بعون صناع ملکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
عجائب القصص
۱۲۸۱
مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مقبول جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز دیباچہ کتاب ستایش اسم بزرگ اوس واجب الوجود تعالیٰ شانہ کی کہ ہو الاول ہو الآخر وہو علی کل شئی قدیر شعبہ صفات تقدس آیات
اوسکا ہو شائستگی رکھتا ہے کہ بمقتضائی مصلحت سنجی ارادت کی حضرت ابو البشر علی نبینا و علیہ السلام کو اول جمیع انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام سے
پایہ سرافرازی و شرف منصب خلافت و نبوت کا دیا اسیطرح خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شائستہ تمکین و سادہ صفوۃ و اصطفا
و صدر نشین ایوان ختم رسالت کا کیا اگرچہ ظہور سعادت نشور سرور کائنات اشرف مخلوقات علیہ افضل التحیات کا بحسب ظاہر ابو البشر اور اور
انبیا علیہم السلام سے پیچھے ہوا لیکن اس جہت سے کہ نور محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول مخلوقات اور واسطہ تکوین کائنات و منشاء خلق و ایجاد جملہ عالم
و آدم ہوا اور ظہور جمیع مکونات ارضین و سماوات و ما فیہا شعشعہ اوس نور کا ہے اور اخبار میں وارد ہے کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس
عالم میں سب پر ارواح انبیا اور اونپر واسطہ افاضہ علوم الٰہیہ کی تھی اور اوس عالم میں شب معراج کو ارواح سب انبیا نے اونکی اقتدا کی اور
حشر میں بھی طوائف مرسلین لوای محمدیہ سے استظلال کرینگے اور جو نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پشت آدم علیہ السلام میں تجلی کی پایا
یمنت و سعادت اوسی نور کرامت ظہور سے حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فضیلت علم اسما جمیع مخلوقات ممتاز و بسجدہ ملائکہ
سرافراز فرمایا پس درحقیقت ذات مقدس حضرت کی سب سے اول ہو ہی ولی نعمت وظیفہ خواران بسیط خاک سزاوار خطاب قدسی لولاک لما
خلقت الافلاک شائستہ تمجید آیت ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما سید الاشراف جامع الاوصاف و الجمع
باعلی المراتب والمقامات المؤیدہ باوضح البراہین والدلالات سیدنا محمدن المحمود فی الایجاد والوجود خاتم النبیین و امام المتقین و سید المرسلین

[illegible]

ہر کتاب میں شہرت باندازہ جداگانہ [illegible] موجود ہیں اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہیں ہے کہ جامع جمیع حالات و مرسوم
بہ تنقیح روایات ہوا اور اس [illegible] ترتیب کا پایا ہے کہ بنظر رعایات ان امور کی ملحق ہر باب و منتخب ہر کتاب اسمین مندرج ہے علاوہ
اسکے رعایت اندراج ہر قسم [illegible] اس تالیف مین مناسب ہر مقام کی عمل مین آئی ہے اور جب خامہ نکتہ سنج مولف ممدوح الصدر نے
بعد حصول الفراغ تحریر [illegible] کی سر زانو تفکر سے اوٹھایا باز از تسطیر حال سمینت مآل حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام
سجدہ ریز مین [illegible] جو حالات انبیا بطرز ترتیب تقدم و تاخر زمان ظہور اونکی کی مذکور ہوئی رعایت اس ترتیب کی
مقتضی اسکی [illegible] پیچھے سبکے رقم کیا جاوے اور شرف ذات کامل الصفات آن سرور کا اور اولیت اونکی بیچ خلق و ایجاد کے
سائر مخلوق [illegible] اسواسطہ علیحدہ اس نسخہ مین کہ جلد دوم اوس کتاب کی ہے رقم پذیر ہوا کہ پایہ شرف منزلت و اولیت بہی
مستقر [illegible] ہاتھ سے نجاوے واللہ الموفق وبہ نستعین اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب
الآخرۃ [illegible] وصلی علیہ وآلہ الاتماء و اصحابہ بدور الدجی و ما انا اشرع فی المقصود پوشیدہ نرہے کہ جو یہ کتاب
[illegible] ور اونیس باب ہیں کہ جلد اول مین بیچ حالات اور پیغمبرون کی بر حسب ترتیب مناسب لکہی گئی اور بیسوان جلد ثانی
[illegible] **باب بیسوان** ذکر بعضی احوال حضرت خاتم النبیین سرور انام محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام مین اور اس باب مین
[illegible] ہین **فصل پہلی** بیان نسب شریف اور پارہ حال فرخندہ مآل آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم مین کہ پیش از ولادت باسعادت
[illegible] از لقب آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ ظاہر اور ہویدا ہوا جاننا چاہیے کہ اولین مخلوقات اور نخستین کائنات نور پاک سرور آنحضرت
[illegible] علیہ وآلہ وسلم ہے کہ بیان اوسکا بالتفصیل والتوضیح فصل پہلی باب اول مین مرقوم ہوا اور اسپ جو کہ اول آثار وجود با جود و احوال
جدا و امجاد حضرت سے اطلاع ضرور ہے تو بیشتر سلسلۃ النسب شریف مفصل لکہا جاتا ہے پوشیدہ نرہے کہ نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا مواہب علیہ مین اسطرح پر مذکور ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصی بضم قاف و فتح میم

مہملہ مشدد بن کلاب بکسر کاف بن مرہ بضم میم و تشدید رای مہملہ بن کعب بفتح کاف و سکون عین مہملہ بن لؤی بہمزہ و تشدید یای
تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فاء و سکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون و سکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر کاف و دو نون بن خزیمہ بضم خاء
منقوطہ و کسر زاء نقطہ دار و سکون یای تحتانی و بفتح میم و یائی زدہ بن مدرکہ بضم میم و سکون دال مہملہ و کسر رای بے نقطہ بن الیاس بکسر الف
ہے بقول بعضے و بفتح نزد گروہی اور یہ لفظ مشتق کیا گیا ہے یاس سے کہ ضد رجا بمعنی امید ہے اور صاحب مواہب کے نزدیک یہ قول صحیح ہے بن مضر بضم
میم و فتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر نون و زاء نقطہ دار بن معد بضم میم و فتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین مہملہ و سکون دال یہان تک
نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میان اہل تاریخ اور صاحبان علم متفق علیہ ہے اور فوق اسکے معلوم و صحیح نہین مگر اتفاق ہے اس امر پر کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام
مین سے ہین **فائدہ** عادت الہی تعالی و تقدس اسطرح پر جاری تھی کہ حضرت ام الانسان حوا صلواۃ اللہ علیہا ہر ولادت مین دو فرزند ایک پسر اور ایک
دختر توام جنتی تھین الا حضرت شیث علیہ السلام کہ جد حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین تنہا وجود مین آئے تا نور نبوی انمین اور اونکی بہن مین
مشترک نہووے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے نسب شریف کا ذکر کرتے تھے معد بن عدنان سے تجاوز
نفرماتے تھے یہین توقف کرتے تھے اور فرماتے کذب النسابون یعنی دروغ کیا ہے نسب نویسون نے اور اسیطرح مروی ہے مسند الفردوس مین لیکن سہیلی
لکہتا ہے کہ صحیح یون ہے کہ یہہ قول ابن مسعود کا ہے اور تہے رسول خدا جب کہ تلاوت فرماتے اس آیت کو آیت الم یاتکم نبؤا الذین من قبلکم قوم نوح و
عاد و ثمود والذین من بعدہم لا یعلمہم الا اللہ یعنی آیا نہین پہونچی تمکو خبر ان لوگونکی کہ پہلے تم سے ہوئے ہین گروہ نوح اور عاد اور ثمود اور
وہ کہ بعد انکے ہوئے نہین جانتا انکو مگر خدا تعالی اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ کہتے تھے کہ نسب کرتا ہون مین
عدنان تک و بالا تر اس سے نہین جانتا اور عروہ بن زبیر کہتا ہے کہ نہین پایا ہم نے کسیکو کہ شناسا ہووے بعد معد بن عدنان کی غرضکہ عدنان سے
تا اسمعیل اور انسے تا آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہے بعضے میان عدنان اور اسمعیل تیس تن ذکر کرتے ہین کہ معروف و مشہور نہین ہین اخبار
اور احوال انکی اور بعضے کم زیادہ لیکن باوجود ہمہ اختلاف جمہور مورخین متفق ہین اسبات پر کہ چہ تن انبیاء مرسل ہین سے یعنی حضرت اسمعیل
اور حضرت ابراہیم اور حضرت ہود اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام سلسلہ آباء حضرت خاتم مین تا بحضرت ابو البشر منتظم ہین اور
اکثر اہل تاریخ اور ابن جوزی نے اور اشیہ روضۃ الاحباب مین عدنان سے تا حضرت آدم علیہ السلام سلسلہ نسب اسطرح پہونچایا ہے عدنان بن اد بن ہمیسع بن
سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم بن آزر بن ناخور بن ساروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح
بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور دریافت کیا جو امام مالک رحمتہ سے

حال اوس شخص سے کہ پہونچتا ہے نسب اپنا تا آدم پس تا خوش معلوم ہوا اونکو اور کہا کسنے خبر دی اوسکے پدرون سے اور اسیطرح روایت کیا گیا
اوسنے پہونچائی نسب انبیا علیہم السلام مین پس چاہیے کہ توقف کرین ہم مافوق عدنان سے بجہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ باوجود کمتر ہونے فائدہ
کے بیچ اسکے اور اسیواسطے وحی نکی گئی آنحضرت پر اب احوال بعض اون اشخاص کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہین ذکر کیا جاتا ہے تفصیل
مناقب اور مآثر اون اسامی کی یہہ ہے کہ والد بزرگوار خجستہ آثار فرخندہ اطوار محمد رسول اللہ عبد اللہ ہین اور یہہ بہ نبالت اور جلالت نسب اور لطف
گفتار اور حسن کردار او مکارم اخلاق و محاسن اعمال اور شمائل مطبوع اور حرکات موزون رجوانان قریش مین ممتاز اور خوبی اور ملاحت مین یوسف وقت
اپنے تہے نور کوکب نبوت محمدی طلعت زیبای اونکی سے ظاہر اور شعاع آفتاب رسالت احمدی چہرۂ دل افروز انکے سے باہر اور راوس اوان
مین اخبار اور اسنۂ کاہنان حجاز مین اسطرح مسموع ہوتا تہا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اس جوان رعنا سے پیدا ہوگا کیونکہ ہماری کتب دینیہ مین لکہا ہے
کہ جبہ صوف سفید ملبوس حضرت یحیی علیہ السلام کا آغشتہ بخون اونکے پاس ہے جب اوسمین سے قطرات دم تازہ متقاطر ہون نبی آخر الزمان قریب ظہور
پہونچین سو اب اوس جامۂ خشک مین سے خون ٹپکتا ہے یہ وہی جوان ہے کہ جسکے صلب سے ولادت اوس باسعادت کی ہوگی کہتے ہین کہ جب
عبد اللہ حد بلوغ کو پہونچے خواتین قریش اور سیاہ چشمان عرب ایسے شیفتہ جمال اور طالب وصال انکی ہوئین کہ دامن اختلاط اپنی ازواج کی صحبت سے اوٹہایا
اور نقد نفیس اپنا باکرائم اموال اور غرائب عجائب جمال عرض کرنا شروع کیا ولیکن بہ توفیق ربانی امتزاج اون پیکرون ماہید پیکران سے متحرز اور مجتنب
رہتے تہے اور ذیل عصمت اپنا بلوث بی عفافی آلودہ نکرتے تہے جب نزدیک ہوا کہ رشحات فیض سحاب مکرمت اوس دُر یتیم کا صدف عزت مین پرورش
پاوے تو بنی نفر یہود شام اور دلیران خون آشام نے عہد باندہا کہ مکہ مین جاوین اور جب تک ذرا حت عمر عبد اللہ کو بشام کربت مبدل نکرین نہ پہرین اس
عزیمت سے روانہ ہوئے اور خوف اشتہار سے شب تار مین قطع منازل کرتے تہے اور دن کو راہ سے منحرف ہو کر آسودہ ہوتے تہے تا آنکہ اسیطرح سے حوالی مکہ پہونچے
اور فرصت کا انتظار کرنے لگے ناگاہ عبد اللہ کو ایک روز صید گاہ مین پا کر بہیات اجتماعی انکی طرف چلے بحسب اتفاق وہب بن عبد مناف طرف سے اوسی
یا مر شکار اوس صحرا مین مشغول تہا جب دیکہا کہ ایک جماعت شمشیر ہائی آبدار کہینچے ہوے بجانب عبد اللہ متوجہ ہین جمعیت عرب انکو مانع ہوئی کہ اوس مہلکہ
مین ساتہ چند ملازمون کے کہ ہمراہ تہے قدم بڑہا کر انکی دفع پر قیام نکرے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا یہ ارادہ تہا کہ انسے درخواست اصلاح کرے لیکن تقدیر سے
اسوقت اسکو ایک گروہ نظر آیا کہ مشابہت بمردم دنیا نرکہتے تہے ابلق گہوڑون پر سوار اوج سما ہوا سے متوجہ مرکز خاک ہوئے اور جب زمین پر پہونچے
یہود پر حملہ کیا اور اون شوربختون نے شکست فاش پائی وہب اس واقعہ سے متحیر و متغیر گہر مین آیا اور جو کچہ مشاہدہ کیا تہا اپنی منکوحہ سے بیان
کیا اور اوسکو بخدمت عبد المطلب بہیجا تا عرض کرے کہ وہب کی ایک کریمہ ہے حجلۂ عزت مین چاہتا ہے کہ اوس محجوبہ نقاب عفت کو ساتہ سلک ازدواج عبد اللہ
فرزند تمہارے کی منسلک کرے چنانچہ مادر آمنہ نے صورت واقعہ کو بعرض عبد المطلب پہونچایا اور وہ چونکہ خوبی صورت اور پاکیزگی طینت آمنہ جانتے تہے

ملتمس وہب کو بحسن قبول استلقے کیا اور جانبین سے بہ تمہید ما تحاج سور اور ترتیب اسباب سرور مشغول ہوکر ایک ساعت مسعود مین کہ زہرہ مشتری سے اکتساب سعادت کرتی تہی زہرہ کو ساتہہ مشتری ماہ سیما کو قرین کیا کہ یہ جشن عروسی مکہ مشرفہ مین سبب ماتم ہوا کیونکہ قریب دو سو خواتین شیرین لب شکر گفتار ذی سوز عشق اور محنت مفارقت عبد اللہ سے خرمن زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ جسکی اجل موعود مین تاخیر تہی فراق گلرخسار اوسکے سو مثل ہزار داستان بصد زبان در د ترجمان سرائیدگی کرتی تہین بیت قتل ما خستہ شمشیر تو تقدیر نبود + ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود +
اور بروایات اس مقال سے قصیہ فاطمہ شامیہ ہے بیان اس مجمل کا یاین تفصیل ہے کہ یہہ ایک حکام دیار شام کی مخدرہ تہی سراپرد عصمت مین کہ عالم دلبری مین ساتہہ خورشید خاوری کے دعوی ہمسری کرتی تہی بیت با ابرو کمان و بہ گیسو کمند × ببالای و کردار سیرو بلند × اور یہہ دختر عالمہ و ماہرہ جو کہ مضمون کتب الہی اور صحف سماوی ہی تہی اور فن کہانت کو بہی جانتی تہی کہ اب وہ وقت ہے کہ حقیقت خاتم الانبیا صلب ایک ابنائی عبد المطلب سے متصف بصفات ذات منفصل ہوکر مشیمہ پاک مین قرار پاوے فاطمہ یہ تصور اسکے کہ شاید نسیم عنایت ملک متعال سے شجرہ آمال اوسکا ساتہہ ثمرہ اقبال کی بارور ہووے بانفائس و کرائم اموال عازم صوب باصواب مکہ متبرکہ ہوی اور منزل مقصود کو پہونچی اور طالب دیدار فرحت آثار مطلوب اپنی کی ہوئی تا آنکہ ایکدن اتفاقا عبد اللہ شکار گاہ سے پہر کر رو برو فرودگاہ اسکی سے گذرے ہر گاہ نظر فاطمہ کی جمال جہان آرا انکی پر پڑی ایک شخص دیکہا کہ خورشید رخسار اوسکا ضیا بخش زمان و زمین ہے اور سوا اس یوسف طلعتی کے اور علامات کہ صحف سابقہ مین مرقوم ہین اوسمین سب موجود ہین لاجرم سراسیمہ و بیحواس ہوکر عنان اشہب بیزگام انکی پکڑی اور التماس کیا کہ ایک لحظہ تشریف قدوم ارزانی فرماوین چنانچہ انہون نے وسعت خلق سے استدعا اوس پری پیکر کی قبول کی اور اوسکی مجلس کو منور حضور اپنی سے کیا ملکہ شام نے بعد از اقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب درمیان سے اوٹہا کر جو کہ خزانہ خیال مین مخزون رکہتی تہی طبق عرض پر رکہا اور بتصریح عرض کیا کہ مجکو اپنی حبالہ نکاح مین لاؤ انہون نے جواب دیا کہ اتصال ملکہ اگرچہ موجب مسرت و ابتہاج ہے لیکن یہہ امر خطیر بے استجازت و استصواب عبد المطلب کہ مین اونکا تابع فرمان ہون امکان نہین رکہتا۔ فاطمہ نے کہا جو کہ مقتضی وقت ہو بتقدیم پہونچایا چاہیے بعد ازین ہنگام شام جو انہون نے بارگاہ فاطمہ سے مراجعت کی اور اپنے گہر مین آئے بمقتضای قضای ربانی آمنہ کی ساتہہ شبکو ہم بستر ہوی اور یہہ اوس شب مین حاملہ بار امانت ہوئین اور اوس نور جہانتاب نے ناصیہ عبد اللہ سے جدا ہوکر شکم آمنہ مین قرار پکڑا بیت آب حیوان کہ سکندر طلبش مے فرمود × روزی جان خضر گشت خضر شد خوش نود × علی الصباح عبد اللہ عبد المطلب کی خدمت مین گئے اور جو کچہہ کہ فاطمہ سے سنا تہا بعرض پدر بزرگوار پہونچایا اور بسبب فرط رغبت امر ترویج مین مبالغہ کیا اور بعد از اجازت مبتہج و مسرور فاطمہ کی پاس گئے اور حدیث موافقت پدر درباب مناکحت بیان کی قرۃ العین حاکم شام نے اوسوقت بشرہ عبد اللہ کو جو نور نبوت سے بے ضیا دیکہا ایک آہ سرد سینہ پر درد سے کہینچی اور کہا فرد ای حسن احوال تو دیگر شدہ × آنچہ از اول بدی اکنون نہ × بعد از شرائط استفسار جانا کہ قضائی ایزا

کام کیا نہ مام اختیار اپنی ہاتھہ سی دیکر عبد اللہ سے کہا کہ خدا دانای نہان و آشکار گواہ ہے کہ باعث اس تگ و پو اور جستجو کا نہ وسوسہ شیطانی تہا اور نہ ہوای نفسانی بلکہ مقصود مواصلت تیرے سے مصاحبت اوس سعادتمندی کی تہی کہ مخدوم فلک الافلاک ہو تا مرکز خاک ہستاک جو کہ ہی خیر و شر اور خشک و تر سی واہب خیر اور مفیض جود ذی بطفیل اوسکی اونکو لباس وجود پہنایا ہی اور مین ہر چند تیری واسطے با قافلہ حسرت و الم اپنی دیار کو جاتی ہون لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب و خرمی مین گذران ہو حیوا القصہ اسکے بعد اظہار ما فی الضمیر اور اشارات بطلوع خورشید نہ مہر عبد اللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سی با خاطر پریشان بجانب شام پہر گئی اور اپنی وطن مین پہنچکر باقی ایام حیات تباسف گذرانی اور مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سی اور ایک روایت سی رقیقہ دختر نوفل یا قتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمای نصارا مین سی تہی منقول ہی اور بعضون نی وجہ تطبیق ان روایات مختلف مین یون لکہی ہی کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتون سے ہوا تہا اور قبل از انفصال حقیقت محمدی بن عبد اللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتی تہی کہ کتب سیر اونپر ناطق ہین اور کہتی ہین آمنہ دامن تربیت وہب بن عبد مناف مین روزگار گذارتی تہین کہ عبد المطلب نی انکو بنا بر عبد اللہ کی خواستگاری کی اور ہالہ بنت وہیب کو اپنی واسطے خطبہ فرمایا اور دونو عقد ایک مجلس مین منعقد ہوئی اور سید الشہدا حمزہ ہالہ سی وجود مین آئی اور خاتم الانبیا آمنہ سی متولد ہوئی اور بروایت صحیح پیش از ولادت رسول اللہ عبد اللہ دیار شام مین گئی اور ہنگام مراجعت اکثر کہتی ہین کہ در وقت توجہ اوس جانب کی اور بعض کا یہہ عقیدہ کہ جب خرما خریدنی کو مدینہ مین پہونچی وہان ہادم اللذات بہدم قوائم بنیان قصر وجود انکی مشغول ہوا اوس سرا مین کہ بدار النابغہ موسوم تہی مدفون ہوئی مدت عمر انکی پچیس ۲۵ سال اور ایک روایت سی تیس ۳۰ برس اور احوال عبد المطلب کا اہل تحقیق نی یون لکہا ہی اور وجہ تسمیہ مین اسطرح بیان کیا ہے کہ جب یہہ پیدا ہوئی تو انکے سر مین سفید بال تہی ــ اور بعضے کہتی ہین کہ ایک سفید بال سے زیادہ نہ تہا اور شیب بمعنی سفیدی ہی ہے اس جہت سے بہ شیبہ موسوم ہوئی اور پس از انکہ بسن تمیز پہونچے اہل قوم بسبب انصاف کثرت محامد انکو بہ شیبۃ الحمد کہنی لگے کہ حمد و ثنا کرتی تہی خلائق انکی نیک افعال پر اور بعضے کہتی ہین کہ نام انکا عامر تہا صاحب مواہب لدنیہ کہتا ہی کہ یہہ قول ابن قتیبہ کا ہی اور محمد شیرازی بہی اس امر پر متفق ہی اور کنیت انکی ابو الحارث باسم بزرگترین اولاد کہ حارث تہا اور بعضون نی سبب اشتہار انکا بہ عبد المطلب یہہ لکہا ہی کہ باپ انکی ہاشم بعضے اسفار مین مدینہ مین پہونچی سلمی بنت عمرو بن لبید بنی النجار سی ترے عقد نکاح مین لاکر بعد از ولادت شیبۃ الحمد بجانب شام گئی اور اوس دیار مین مریض ہوکر فراش ناتوانی پر پہلو رکہا اور حسرت وطن مالوف سی اس عالم غربت و کربت مین کہا بیت سفر گزیدہ ہم و شکست عہد قربت ترا ؛ مگر بحیلہ ببینم جمال سلمی را ؛ اور وقت نزع اپنی بہائی مطلب بن عبد مناف سی فرمایا ادرک عبد الذی فی یثرب یعنی جناح مرحمت و شفقت حال بتامہ پر کہ مدینہ مین رکہتا ہے مبسوط رکہنا اور قول جمہور اس باب مین یہہ ہے کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے بعد ایک شخص کا قریش مین سے مدینہ مین گذر ہوا وہان اوسنی ایک طفل لڑکون مین دیکہا کہ تیر لگا رہا ہے اور کہتا جاتا ہے انا ابن الہاشم اوس شخص نے مدینہ سے مکہ مین آنکر حریم کعبہ مین مطلب سی کہا کہ برادر زادہ تیرا مین نے دیکہا ہے کہ تیر اندازی سے

معروف تھا اور آثار رشد و صلاح صفحہ حال اوسکے پر لائح و ہویدا تھے لیکن علامات فقر و پریشانی اوسمین اسقدر مشاہدہ کین کہ سبب پریشانی خاطر ہوا مطلب نے
قسم کھائی کہ مین گھر مین جاؤنگا جبتک مدینہ مین سے اپنے بھتیجے کو نہ لاؤنگا اوس شخص نے کہا یہی اسیوقت میرا اونٹ حاضر و موجود ہے چنانچہ مطلب اوسکو ناقہ پر
سوار ہو کر بلا توقف مدینہ کو گئے اور بے اطلاع اوسکی والدہ اور قرابتیون کے شیبۃ الحمد کو اپنے ساتھ سوار کرکے مکہ مین لے آئے اور بنابر اسکے کہ عبدالمطلب جامہ کہنہ اور گرد
اور چرک آلودہ پہنے ہوئے تھے جو کوئی راہ مین دیکھتا تھا باحتمال بندہ و مملوک کے پوچھتا تھا کہ یہ کودک کون شخص ہے مطلب درجواب کہتے تھے کہ یہ غلام ہے القصہ جب
مطلب اپنے گھر مین پہونچے جامۂ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش مین لاکر کیفیت حال اور رہائی انکے سے مدینہ مین بطریق استعجال سب کو مطلع کیا اور بسبب اسکے کہ راہ
مین انہون نے آدمیون سے کہا تھا کہ یہ عبد ہے شیبۃ الحمد نے بہ عبدالمطلب شہرت پائی اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ انکی صغیر سنی مین انکے باپ ہاشم نے وفات
پائی اور مطلب انکے چچا نے انکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تھا کہ جو کوئی کسی یتیم کی پرورش کرتا تھا اوس یتیم کو اوسکا غلام کہتے تھے اور لکھا ہے
کہ عبدالمطلب بجلالت قدر اور حلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنے زمانہ مین عدیل نہ رکھتے تھے اسواسطے سلاطین عرب و عجم کے نزدیک نہایت موقر و محترم تھے اور
بہت سے اعمال خیر انسے صادر ہوئے از انجملہ ایک حفر چاہ زمزم ہے اور کیفیت مفصل اسکی اسطرح پر ہے کہ زمان نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین بقدوم
حضرت اسمعیل سے آب زمزم نے حریم حرم مین بہمت ظہور پایا تھا چنانچہ بشرح و بسط قصہ حضرت ابراہیم مین بیان ہو چکا و لیکن جسقدر کہ لائق اس مقام کے ہے
لکھا جاتا ہے کہ بعضے مردم قبیلہ جرہم نے بہنگام عبور حوالی مکہ بعد تفحص جریان آب پر اطلاع پائی اور وہان جاکر بدریافت سیرابی جدید از ہجوم جانوران پرور
اوس مقام پر گیا کہ جہان چشمۂ زمزم جاری تھا اور باجازت ہاجرہ مشروط باین شرط کہ متصرف اس پانی پر بر سبیل تملیک نہون قیام پذیر ہوئے چنانچہ مدت قلیل
مین انبوہ خلائق وہان فراہم ہوئے منقول ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے قوم جرہم مین نشو و نما پاکر انسے وصلت کی اور بعد از چندگاہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھ بنائے خانۂ کعبہ مین اشتغال کیا جب تک کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زندہ رہے ایالت مکہ اور پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانۂ کعبہ انکے ساتھ
متعلق رہی اور جب منزل فانی سے بعالم جاودانی خرامان ہوئے انکی حکومت نے اولاد ثابت پر قرار پایا اور بعد از نقل ثابت بدار سرور چونکہ اولاد اوسکی صغیر السن
تھی منصب ایالت بہ مضاض بن عمرو پدر مادر فرزند اسمعیل پر منتقل ہوئی اور اعقاب ثابت کے حجر تربیت اسکی مین بفراغ بال زندگانی کرتے رہے بعد از انقضای
ایام حیات مضاض اور اولاد اوسکی بطنًا بعد بطن سریر فرماندہی پر متمکن ہوتے مگر اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام باوجود حقیت امر حکومت مین اور باوصف
شوکت و کثرت بیاد حقوق تربیت مضاض امور ریاست مین انکے ساتھ نزاع و خصومت نکرتے تھے ہرگاہ ہجوم اولاد اسمعیل اس مرتبہ کو پہونچا کہ فضائے
مخصوصہ مکہ معظمہ مین گنجایش نرہی ناچار حرم سے باہر گئے اور اطراف دیار عرب مین توطن کیا پس از جلاوطنی انکی ایک مدت کے بعد قبیلہ جرہم اور احفاد
مضاض نے مکہ مین طرح ظلم و فساد اور جور و بیداد کی ڈالی اور دست تصرف نذورات خانہ کعبہ مین کہ اطراف و جوانب بلاد سے آتا تھا دراز کیا اور خیانت
کرنی اوقات بیت اللہ مین شروع کی اور اثر تعدی انکا بمقیم و مسافر پہونچا کار زوال و اشراف قبائل نے کہ نواحی مکہ اور حوالی حرم مین اقامت رکھتے تھے چند

اوس جماعت کو سرزنش کی شدید نہ پڑی آخر الامر بنو بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے کہ اولاد اسمعیل علیہ السلام مین سے تہا ایک سفیر معہ فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے پاس پہونچا خلاصہ پیغام یہہ کہ ہم قبل ازین بنا بر حسن معاش اور بلاحظہ صلۃ الرحم درباب حکومت کہ بحسب ارث و استحقاق ہمکو پہونچا ہے مضایقہ کرتے تہے تمنے اوس طریق مستقیم آبا و اجداد سے منحرف ہو کر جور و اعتساب کہ سب اوقات مین اور کل مذاہب مین اور ہر جگہہ مذموم ہے بہ تخصیص مکہ شریفہ مین اپنا شعار کیا ہے اب بہتر اور مناسب یہہ ہے کہ دیار تہامہ سے نکل کر جہان چاہو توطن اختیار کرو قوم جرہم نے اول عذر کیا اور پہر بدستور سابق اپنے افعال ناشایستہ پر اڑی رہی بلکہ بجنگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر انکی جان کے ساتہہ ہے طالب صلح ہوئی اور بعد از آن وشد سفیر اس امر پر اقرار کیا کہ سب قوم جرہم سرحد مکہ سے باہر نکل جاوے سرداران قبیلہ عمرو بن حارث کو ہنگام وداع حکومت حسد دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑا اور صورت آہو پر طلا کہ ایک نے ملوک عجم مین سے برسم ہدیہ خانہ کعبہ مین بہیجی تہی معہ چند دستہ سلاح کے کعبہ مین سے نکال کر چاہ زمزم مین مدفون کی اور اوسکو مسدود کیا اور سطح زمین ہموار بنا دیا کہ چشمہ آب زمزم مثل آب حیوان نظر سے غائب ہوا اور تا زمان عبد المطلب اسی ویتری پر خاک تیرہ سے انباشتہ رہا اور جو کہ اوس گروہ مین سے کہ جنکو وقت مین انسداد چاہ ہوا تہا کوئی زندہ نہ رہا بلکہ چند پشت اونپر گذر گئی تو مردم عہد عبد المطلب کو نام بہی اوسکا معلوم نہ تہا مقام کا تو کیا ذکر ہے ولیکن جب قریب ہوا کہ چشمہ ہدایت محمدی علیہ التحیۃ والسلام ریاض آمال تشنگان بادیہ غوایت کو سیراب کرے عبد المطلب نے خواب مین دیکہا کہ کوئی قائل کہتا ہے بیر زمزم کی کندہ کرنی مین مشغول ہو عبد المطلب نے اوس شخص سے پوچہا کہ زمزم کے کیا معنے ہین اتنے مین انکی آنکہہ کہل گئی اور یہہ خواب سے اوٹہہ کر بحر اندیشہ مین غوطہ زن ہوئے کہ آیا مقصود حضرت زمزم سے کیا ہے تا آنکہ دوبارہ خواب مین ایک شخص نے انسے کہا کہ زمزم ایک مغاک پر آب ہے کہ ببرکت قدم جبرئیل سے ہوکر آبخور اسمعیل علیہ السلام اور اوسکی اتباع کا رہا ہے عبد المطلب بیدار ہوئے اور کہا الہی یہہ خواب مجہہ پر مکشوف فرما یہہ بشیر غیبی نے تیسری بار خواب مین علامات موضع آب کو مشروحاً انسے بیان کیا تفصیل اس اجمال کی یہہ کہ عبد المطلب سے کہا کہ موضع چاہ زمزم بیچ قربان گاہ قریش کے ہے کہ اوسکو اساف و نائلہ کہتے ہین اور کل جب ایک کلاغ ملون ساتہہ ایسے رنگو نکے آوے اور منقار زمین پر مارے اور وہان آشیانہ مور ظاہر ہووے اوس مقام کو کندہ کرنا چاہیے دوسرے روز علی الصباح عبد المطلب محل معہود پر گئے اور منتظر لطیفہ غیبی رہے کہ ناگاہ ایک کلاغ ویسے ہی رنگ و صورت کا ظاہر ہوا اور جس طرح سے کہ خواب مین دیکہا تہا اوسنے اون دو بتونکے نزدیک منقار سے زمین کہود دی اور وہان آشیانہ مورچہ ظاہر ہوا عبد المطلب نے اپنے فرزند کے ساتہہ کہ اوس زمانہ مین وہی ایک بیٹا تہا چاہ کی کندہ کرنے مین مصروف ہوئے اور ہر چند قریش نے منازعت کی اور بہ ممانعت پیش آئے کہ چاہ متصل اصنام حفر نہو نے پاوے کچہہ موثر نہوا اور تائید الٰہی سے عبد المطلب ہی اوس قوم پر غالب آئے اور اوسدن انہون نے نذر کی کہ بعد از حصول ثمرہ مقصود بستان مطلوب سے اگر حضرت واہب نے منت دس پسر مجکو کرامت فرماوے تو ایک کو اونمین سے بموافقت اپنے جد خلیل الرحمن کے اوسکی راہ مین قربان کرون القصہ بعد از چاہ و جد بسیار چاہ قدیم ظاہر و نمودار ہوا اور جو کچہہ سردار قبیلہ جرہم نے وہان دفن کیا تہا انکو ہاتہہ آیا قریش نے اس حال پر مطلع ہو کر

الت کہا کہ اس عطیہ ارجمند مین سے ہماری حقیقت مقرر کرو کسواسطے کہ ہمنے سنا ہی کہ منافع اس چاہ کے زمان سابق مین ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمعیل علیہ السلام کے
ساتھہ تعلق رکھتے تھے انہون نے اس امر سے انکار کیا اور کہا یہہ چاہ وقف بیت الحرم ہے اور یہہ دفینہ مین نے اپنی قوت بازو سے نکالا ہی اس دولت خداداد کا کوئی مستحق نہیں
ہے الاعذر مقبول افراط طمع نفسانی سے انکو مقبول نہوا اور انہون نے طلب مال مین اس مرتبہ خصومت کی کہ ہمہ یہ نزاع متحیر ہوا اور آخر کار اس طور پر قرار پایا کہ اس
مال کو کاہنہ بنت سعد بن مدایم کے پاس کہ حدود شام مین وارد ہے لیجاوین تا وہ انکے درمیان براستی حکم فرماوے کسواسطے کہ اوس زمانہ مین جسکو کوئی مشکل درپیش
آتی تھی وہ اوسکی رای و دوربین پر عرض کرتا تھا اور جو وہ تجویز کرتی تھی فرط اعتقاد سے بخوشی مان لیتا تھا بنا برین عبد المطلب اور تمامی صنادید قریش نے
اوس طرف توجہ کی اکثر منازل اوس راہ مین کہ آب وگاہ نہ تہا عبد المطلب مانند معدہ گرسنہ کہ آب ونان سے خالی ہووے طی مسافت کرتے تھے ایکدن تشنگی انپر اور
انکے اتباع پر غالب ہوئی یہہ بقدر طاقت وتوان صبر کیا کیے اور جب کار باضطراب پہونچا منازعون سے قدرے آب چاہا اونہون نے آبرو و مروت خاک پر گرا کر جواب
سرد دیا خلاصہ جواب اونکا یہہ کہ اگر ہم تمکو پانی دیوین شاید کہ اس بیابان مین تیری طرح عذاب تشنگی مین مبتلا ہووین انکو اس جواب تلخ سے تلخی جان شیرین
یقین ہوا ناگزیر چاہا کہ مراجعت بوطن کرین جب اپنا ناقہ اوٹھایا دیکہا کہ دریائے رحمت ایزدی موج مین آیا اور زیر قدم شتر چشمہ آب خوشگوار کہ لطافت و عذوبت
مین آبحیات اور دریائے فرات پر طعنہ زن تہا ظاہر ہوا عبد المطلب نے شکر ملک وہاب ادا کیا تا آنکہ مجموع ظروف اپنی اوس پانی سے کہ ہر قطرہ اوسمین سے لولوئے
ابدار عمان پر ترجیح رکھتا تہا مملو کیے اور مخالفون سے کہا کہ اپنا پانی جو حرارت آفتاب سے گرم ہوگیا ہے گرا دو اور اس چشمہ سے کہ بغایت سرد اور تازہ ہے بقدر احتیاج بہر لو قریش نے
جب یہہ صورت برای العین مشاہدہ کی آنسو آنکھون مین بہر لائے اور کہا آفریننده آب و خاک اور پروردگار انجم وافلاک نے کہ حاکم عادل ہے ہمارے اور تیرے درمیان حکم
فرمایا اب ہمکو تیرے ساتھہ کچہہ خصومت اور تنازع نہین ہے اب التماس یہہ ہے کہ بمقام با اکرام اپنی معاودت فرمائیے کہ آئندہ سلوک ہمارا بجز اطاعت وانقیاد تمہارے نہوگا
اور جو سہو اور غلطی کہ ہمسے بہ نسبت تمہارے وقوع مین آئی ہے معاف فرماؤ عبد المطلب نے اوس سفر خیریت اثر سے بخوشی و خرمی مراجعت کی اور نظر خلائق مین
چاہ وشرف انکا نسبت بزمان سابق مضاعف ہوا اور امر حکومت وایالت مکہ بہ تجدید انپر مقرر ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ جب چاہ زمزم ظاہر ہوا آہوے طلا اور اسلحہ
کہ حارث بن عمرو جرہمی نے اوس مقام مین دفن کیا تہا تصرف عبد المطلب مین آئے اور قریش نے اپنا حصہ طلب کیا عبد المطلب نے در جواب کہا باوجود اس
امر کے کہ حفر چاہ زمزم مین تمنے میری مدد نکی بلکہ تمہاری طرف سے ممانعت قوی اس باب مین تم سے صادر ہوئی مین نے تجہہ ملاحظہ خاطر اس باب مین بمقتضاے قرعہ کہ
انکے درمیان مین متعارف تہا عمل کیا قریش نے اس معنی پر راضی ہوکر اموال کو دو قسم کیا آہو بره کو بخانہ کعبہ متعلق کیا اور اسلحہ عبد المطلب کے حوالہ ہوئے
انہون نے بنا بر زینت آہو بره ونکو بدستور سابق خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا کہ وہ بغزال کعبہ مشہور ہوئے اور اسلحہ کو بیچ کر مایحتاج ضروری مین صرف کیا چنانچہ
ایک مدت تک وہان وہ صورت طلائی لٹکی رہی تا آنکہ ایک شب باتفاق ابولہب وہ دونو آہو بره لیکر تجار کے ہاتھہ بیچ ڈالے چنانچہ یہہ قضیہ مشہور ہے اپنے مقام مین مذکور
ہوگا بہر حال جب اولاد عبد المطلب نے مرتبہ احاد سے تجاوز کیا اور بعدد عشرات پہونچے انہون نے چاہا کہ بوفای نذر مشغول ہووین اور قرعہ ڈالکر ایک فرزند اپنے

اولاد مین سی قربان کرین جسطرح سی کہ عرب کو اوس زمانہ مین عادت تہی بعد از استرضای فرزندان انکی درمیان مین قرعہ ڈالا چنانچہ قرعہ بنام عبد اللہ پدر ابا پاک قصد قربان
انکا کیا اور یہہ فرزند سعادتمند بہی اس امر پر راضی ہوا لیکن بنی مخزوم کہ خویشان مادری عبد اللہ تہی عبد المطلب کو اس حرکت سی مانع آئی اور عبد المطلب نی صورت
واقعہ مفصل رای مشکل کشائی کاہنہ شجاع نام پر کہ شیوۂ کہانت مین درانحال عدیل و نظیر اوسکا نہ تہا سو قوف رکہا اور جب اوس سی یہہ ماجرا کہا اونہون جواب دیا کہ
دیت ایک آدمی کی تمہاری قوم مین کیا ہی عبد المطلب نی کہا دس شتر شجاع نی کہا دس اونٹون اور فرزند کی درمیان مین قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر پڑی فبہا والا
دس دس اونٹ لیکر پہر قرعہ ڈالو اور دیکہو مصرع ع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون × عبد المطلب نی بموجب فرمودہ اوسکی عمل کیا اول قرعہ بنام عبد اللہ
نکلا تا آنکہ تعداد شتر سو عدد تک پہونچی اوسوقت بنام اونٹون کی برآمد ہوا اور عبد اللہ نی اوس مہلکہ سی نجات پائی اور جملہ اتفاقات سی یہہ ہی کہ دیت احرار شریعت حضرت
احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم مین اسیقدر دیت النسان مقرر ہوئی اور منجملہ غرائبات سی یہہ ہی کہ تفسیر عزیزی اور شواہد النبوۃ اور روضۃ الصفا وغیرہ کتب معتبرہ
مین لکہا ہی کہ جب ابرہہ ولایت یمن پر مستولی ہوا اوسنی ارادہ تخریب رعایای مکہ معظمہ کیا اور موسم حج مین جو انکو ادای مناسک مین مصروف دیکہا اسکو حمیت جاہلیت
مذہب دامنگیر حال ہوئی اور تعظیم خانہ کعبہ پر حسد لیگیا چنانچہ اسکی رای سست تر بیت عنکبوت سی تہی اسپر مقتضی ہوئی کہ برابر خانہ کعبہ ایک کنیسہ بناوی تا کوئی
شخص بطواف و زیارت خانہ کعبہ مرتکب نہووی اور اوسی خانہ نو احداث کی پرستش کیا کری بنا بران بنایان سابقی ولایت اپنی طلب کر کی حکم کیا کہ جلد شہر
صنعا مین تعمیر کرین انہون نی بغایت تکلف و تزئین بمرتبہ کہ دیدۂ سپہر برین نی روئی زمین پر ویسی بنا کم دیکہی ہو بنائی اور نقاشان شیرین نگار نی سقف و جدار
اوس عمارت رفیع کو بنقوش غریبہ و صور بدیع آراستہ کیا اور بعد از اتمام اوس عمارت کی عرضداشت بپایہ سریر نجاشی ملک حبشہ ارسال کی کیونکہ اوس
زمانہ مین حکام دیار یمن تابع ملوک حبشہ تہی ـ مضمون عرضداشت یہہ کہ مین نی ایک ایسا کنیسہ بنایا ہی تا مطاف حجاج ذرہ ازسما ودور ہو اور رجای واثق کہ شہرت
اوسکی لعاجل و آجل روزگار فرخندہ آثار پادشاہ کو متواصل ہووی ـ نجاشی نی بہی یہہ امر پسند کیا اور مجاز اوسکی تعظیم پر کردانا چنانچہ ابرہہ نی خلائق کو پرستش
کنیسہ پر کہ اوسکا قلیس نام رکہا تہا دعوت تمام شروع کی اور اطراف بلاد سی طوائف عباد بعضی بنا بر تقرب بادشاہ اور بعضی جہتہ تفریح بمعائنہ ایسی خانہ زرکار کے لیے
صنعا مین آئی اور جب یہہ خبر بلاد عرب مین شائع ہوئی نفیل نامی کہ بنی کنانہ مین سی تہا اسکو تعصب دینی دامنگیر حال ہوا اوسنی محافظان کنیسہ سی یہہ بہانہ
اسکی مین نی نذر کی ہی کہ ایک رات اور دن اس مقام متبرک مین بعبادت قیام کرون اجازت شب باشی حاصل کی اور نگاہبانون نی اسکو تمام شب تنہا اوس
کنیسہ مین چہوڑ کر دروازہ مقفل کردیا اور اپنی گہر چلی گئے نفیل نی اوس رات دوای مسہل پیکر بفراغ بال در و دیوار اوس گہر کو اپنی بول و براز سے آلودہ
آلودہ کیا اور منتظر فتح الباب رہا ہرگاہ انہون نی بدستور معہود سحرگاہ در کنیسہ وا کیا نفیل نی مانند تیر کمان سی گریز کی اور وہ لوگ اوس مقام باتوقیر کو آلودہ بنجاست
دیکہکر نہایت آزردہ ہوی اور ابرہہ یہہ خبر سنکر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کی عوض مین خانہ کعبہ کی ہتک حرمت کری اسی اندیشہ مین تہا کہ ایک اور نیا گل کہلا
یعنی ایک قافلہ ساکنان حرم مین سے اوس شہر کی متصل شب باش فرو کش ہوا وقت صباح کہ ارادہ کوچ مصمم تہا اونمین سے کسیسے آگ روشن کی اتفاقا

اوسے کو ہوا نے تند چلی اور اوس گہر کو آگ لگ گئی اور تمام لباس و زیور تیونکا اور فرش و فروش اوس مکان کا جل گیا اور دہوین نے نقشہائے رنگین اوسکی تیرہ و تار کر دئے مردم قافلہ اس حرکت سے خوفناک ہو کر بہاگ گئے بادشاہ یہہ خبر وحشت اثر سنکر کمال غضبناک ہوا اور کہا کہ یہہ حرکت مخصوص نتائج طبیعت عرب سے ہے لاجرم فرط غضب سے قسم کہائی کہ تو سہی کہ اس سے بدتر خانہ کعبہ کو خراب کرون اور اسے اپنا عزم مصمم کر کے باحضار لشکر حکم دیا اور قاصد نجاشی کے پاس بہیجکر صورت حادثہ اور عزیمت اپنی سے اعلام کیا اور فیل سفید کو کہ گویا مجسم تہا ظفر و نصرت سے مسمی بہ محمود بادشاہ سے طلب کیا اور وہ ہاتہی بغایت سفید و بلند تہا قمر در بلون ابر و بسیر صبا و رفعت چرخ × بشکل کوہ و محل زمین و فعل زمان × اور بیاض اوسکی بمرتبہ کہ مشاہدہ اوسکے سے نور بصر متفرق ہوتا تہا کہ جمعیت اوسکی سراپردہ دیدہ مین محال معلوم ہوتی تہی اور رفعت اوسکی بدرجہ کہ قوت باصرہ اوسکے زانو سے تجاوز نکرتی تہی نجاشی ملتمس ابرہہ بہ ہندول رکہہ کر محمود کو مع چند زنجیر فیل دیگر کوہ پیکر عفریت منظر روانہ کیا اور من بعد ابرہہ با مردان صف شکن اور پہلوانان مرد افگن ولایت یمن سے متوجہ جانب مکہ ہوا لیکن دو بادشاہ جلیل القدر اس عزیمت نامبارک پر بالشکر گران بقصد مدافعہ و محاربہ اسکی روانہ ہوئے چنانچہ بعد از تلاقی طرفین جانبین نے بہ تسویہ صفوف قیام کیا اور نائرہ جنگ و جدال نے با ہمدگر اشتعال پایا اور بالآخرہ ابرہہ غالب آیا اور وہ دونو بادشاہ چنگال تقدیر اسکی مین اسیر و دستگیر ہوئے اور ابرہہ نے بنا بر قتل انکے حکم دیا ان دونو نے بتضرع و زاری کہا اگر بادشاہ ہماری سرہون سے درگذرے مدت عمر شکر الطاف کی بتقدیم پہونچا وینگے ابرہہ نے انکا خون بخشا اور حکم دیا کہ انکو با طوق و زنجیر زندہ محبوس رکہین اور آپ بولایت حجاز آکر بقیہ السیف کو تاخت و تاراج کیا اور مراعی اور مواشی اور نواحی و حواشی انکے سب لوٹ لئے چنانچہ اونمین سے دو سو اونٹ عبد المطلب کی لوٹے ایک جماعت نے قبائل عرب مین سے چاہا کہ بہ ممانعت پیش آوین لیکن جب دیکہا کہ تیر تدبیر بہدف مراد پہ نہین لگنے کا ناچار سپر مقاومت ڈالدی اس اثنا مین ابرہہ نے بعد رہائی حمیر کو بطریق سفیر قریش کے پاس بہیجا محصل رسالت یہہ کہ مین اس ولایت مین بجنگ و قتال نہین آیا ہون بلکہ غرض انہدام کعبہ ہے اگر تم بہی بمحاربہ مائل ہو ساز و سامان اوسکا مہیا ہے اور حیاطہ ہمراہ حمیر کیا اور کہا کہ اگر قریش ارادہ مصالحت کرین سرداران قوم کو لے آنا چنانچہ حیاطہ نے مکہ مین آکر ابرہہ کا پیغام انکو پہونچایا اور قریش کو در مقام صلح پاکر عبد المطلب کو اپنی ساتہہ لشکر مین لایا انہون نے بنا بر اوس محبت کے کہ اون دونونکی ساتہہ رکہتے تہے لونسے ملکر انکی خبر گیریات مین استعلام کیا اون دونفر نے کہا کہ ہم صحبت بادشاہ سے دور ہین لیکن اوسکے مقربون مین ایک انیس نامی ہے اگر مصلحت ہو تو تمہاری اوس سے سفارش کر دیوین تا شمہ فضائل حمیدہ اور شمایل پسندیدہ تمہاری بادشاہ کی کان تک پہونچا دیوے عبد المطلب کہ خود طالب اس امر کے تہے کہا بہتر القصہ انیس نے بموجب سفارش کچہہ درباب علو مراتب اور سمو مناقب عبد المطلب بادشاہ سے انکی تعریف کی رخصت ملاقات حاصل کی اور انکو اوسکی مجلس مین لیگیا عبد المطلب مرد بلند بالا نیکو منظر شکوہ مند تہے جب نظر ابرہہ انپر پڑی اور آثار مجد و جلال انکی ناصیہ مین مشاہدہ کئے تخت سے اوتر بیٹہا اور عبد المطلب کو اپنے پہلو مین بٹہایا اور بنا بر اسکی کہ زبان عربی کا فہم نرکہتا تہا ایک ترجمان انکو درمیان مین معین ہوا اور باہمین سے حکایت مین مصروف ہوئے ابرہہ عبد المطلب پر ایسا شیفتہ و فریفتہ ہوا کہ اپنے اپنی دلمین قرار دیا کہ اگر درباب خانہ کعبہ شفیع ہوویں تو اوسکی خرابی

بہی موقوف نکری اور اپنی مملکت کو پہر جاوی لیکن عبد المطلب نی اوسوقت اپنی اونٹ کہ لشکری اونکو بتاراج لیگئے تہی ابرہہ سی طلب کیے اور مطلق ذکر خانہ کعبہ کا نکیا ابرہہ انکی اس التماس سی ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اوسکی ہاتہ سی نکل گئی اور بسبیل عتاب عبد المطلب سی کہا کہ تو سید اور سرور قریش کا ہی اور شرف عرب بتخصیص قریش کا وجود خانہ کعبہ سی ہی اور مین آیا ہون صرف واسطی خرابی اس مقام کی اور تمنی کچہ بہی اس باب مین نکہا محض بنا برہ واپسی چند شتر کہ قیمت اونکی میزان خرد مین چندان گران نہین ہے مبالغہ کیا یہ امر تم جیسے آدمی سے نہایت غریب و بدیع ہے انہون نے جواب دیا کہ اس گہر کا خداوند توانا اور بینا اور دانا ہے کہ محافظت اسکی کرتا ہے اور ضرر اعدا سے نگاہ مین رکہتا ہے مین خداوند چند شترہون سو مانگتا ہون فرد

حدیث من ز مفاعیل فاعلاتن بود	من از کجا سخن ملک و مملکت ز کجا

ابرہہ نی انکی اونٹ دلوا دیئی اور عبد المطلب نی حدیث العود احمد زبان پر لا کر مراجعت کی اور اشارہ کیا کہ اہل حرم سب متفرق ہو گئی اور بعضی اطراف کوہستان مین جا چہپی اور آپ انہون نی آکر مسجد الحرام مین در کعبہ کو پکڑ لیا اور لحظہ بمناجات اور رفع حاجات اشتغال کیا اور شر شریران بدخصال سی پناہ بحضرت بادشاہ ذو الجلال چاہی کہ اثنای اس حال مین ناگاہ انکی نگاہ طیر ابابیل پر پڑی کہ بتعجیل تمام جدہ کیطرف سی کہ متصل بندر دریای شور اور سمت غربی مکہ کے واقع ہی جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تہی اور بعضی روایت کرتی ہین کہ سیاہ رنگ یا گردنا سبز تہی اور مواہب علیہ مین لکہا ہی کہ اون جانورونکی منقار زرد تہین مثال مرغ کی او پنجے اونکی مانند کتون کی اور سر اونکی شیر بیٹریون جیسے اور بعضے کہتی ہین کہ وہ جانور سبز تہے با منقار ہای زرد ہر ایک چمگادڑ سی چہوٹا اور ٹڈی سی بڑا کہ ایسی جانور کبہی نہ دیکہے تہے اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکہا ہی کہ چمگادڑ جیسے تو سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے کتے جیسے اور بعضے کہتی ہین کہ سفید تہی لیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہے اسبات پر کہ ابابیل تہے اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تہے جسکو عرف طبا مین خطاف بضم خاء معجمہ اور طاء مہملہ مشدد کہتی ہین اور عربی اوسکی ابابیل ہے عبد المطلب بمجرد رویت ان طیور کی بہ نشاط و سرور بعد از رفع نیاز بدرگاہ ملک کارساز جانب کوہ حرا راہی ہوسے اور اکثر صنادید قریش انکے گہر مین جا کر چہپ رہے القصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق شرق سے طالع ہو کیسوب ولایت یمن وز طیران مین آئے اور فیل گردون نے جہۃ قلع و قمع شجرہ روضہ حیات مخالفان خرطوم انتقام دراز کی صبح کو بحکم ابرہہ ہاتیونکو ملباس ہای ملون آراستہ کرکے اور محمود کو سب فیلون پر مقدم رکہکر روان ہوئی اور لشکریان بعید سوار ہو کر مثل دریای جوشان حرکت مین آئی فیل محمود نام تا محاذات حوالی بیت الحرام مین دو رستہ کہڑا ہو رہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسنی اوسوقت بسمت خانہ کعبہ سجدہ بہی کیا ہرچند فیلبانون نے تحریک افیال مین حیلہ گری کی مگر اول فیل محمود نے اصلا حرکت نکی اور راہ اوسکی نہ بڑہتے اور اوس جگہہ پر اڑی رہنی سے کسی ہاتہی نی حرکت نکی اور سوای جانب کعبہ جسطرف کو اشارہ کرتی تہے وہ دوڑ جاتے تہے۔ اس اثنا مین لشکر الہی کہ عبارت طیر ابابیل سی تہی پیدا ہوئی اور ہر جانور کی پاس ایک سنگ گل خشک سی چونچ مین اور دو سنگ دیگر ویسی ہی دونو پنجون مین

کہ ہر سنگ پر اون سنگریزون کے نام بکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزہ مسور کی دال سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے جب وہ جانور محاذات لشکر کے برابر آ
ہوئے تب انکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ پتھر گرا معاً ناف چارپائے سے باہر نکل گیا اور جس پیادہ کے سر پر آیا اوسکے سوراخ مقعد سے روان ہوا اور مجموع
لشکریان سے چارپایان سوائے محمود کے بقہر الٰہی اور غضب پادشاہی حل فرکرہ گرفتار اجل ہو کر واصل جہنم ہوئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بچا لیکن اونہین چند
روز مین مرغ روح اوسکا چنگال عقاب موت گرفتار ہوا اور صورت واقعہ اسکی یون لکھی ہے کہ اوس روز ہولناک مین یہہ اپنی لشکرگاہ سے الگ ہو کر
باستعجال تمام بجانب حبشہ روان ہوا اور ایک طیران طیور مین سے بطوق ملازمت اوسکا اپنی گردن مین ڈال کر عقب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا اور راہ مین
ایک مرض صعب ابرہہ پر مستولی ہوا چنانچہ دست قضا کہ فحوای کریمہ آیت یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ اسپر ناظر ہے اوسکی اونگلیون کی بند جدا جدا ہو گئے اور وہ نہ مردہ
نہ زندہ حبشہ مین پہنچ کر پایہ سریر نجاشی حاضر ہوا اور سرگذشت لشکر اور حکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر اور تعجب
مین تھا کہ ناگاہ اوس جانور نے ابرہہ کے سر پر وہ سنگریزہ چھوڑ دیا اور یہہ بھی فی الفور اپنے یارون سے ملحق ہوا اور یہہ اوسکا حیلہ و مکر کہ بیچ ضمن قرار مقام نزول
عذاب سے اسباب مخلصی اپنا سمجھا تھا موثر نہ پڑا بلکہ باعث ندامت و خواری زیادہ ہوا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے بیچ سورۂ فیل کے یہ تفصیل فرمایا ہے
آیت اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ آیا نہ دیکھا تو نے اے محمد ﷺ کہ کیا کیا رب تیرے نے ساتھ صاحبان فیل کے یعنی ساتھ اوس لشکر کے کہ فیل کو
آگے آگے بناء بر ہدم خانہ کعبہ کے لاتے تھے اور لفظ دیکھنے مین اس طرف اشارہ ہے کہ واقعہ عظمی اساس تیری نبوت کا ہے اور منظور دکھانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری
تیری کا ہے گویا ربوبیت الٰہی کہ تیرے حق مین مبذول ہے یہہ مدد غیبی آسمان سے نازل فرمائی اور جو کہ تجکو اتفاق پڑیگا کہ بجہت فتح ایک لشکر کشی کریگا کوئی ممانعت
و مزاحمت غیب سے درپیش نہ آویگی آیت اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَہُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝ آیا نہ کر دیا مکر بداندیشون کو بیچ گمراہی اور بیجا صلی کی یعنی تعمیر خانہ نو احداث مقابل
خانہ کعبہ کی اور حکم کرنا رعایا لوگ کہ اوس گھر کا طواف کرین کہ ایک تدبیر تھی بغایت قوی الیطال حرمت اس خانہ معظم مین لیکن وہ سب رایگان گئی
اور خفت پر خفت اونکو حاصل زیادہ ہوئی اور ہر چند عقلا کو ضائع ہونی سعی امل اپنی مین عبرت کافی حاصل ہوتی ہے مگر جو کہ وہ عقل سلیم نہ رکھتے تھے
واسطے تنبیہ انکی عقوبت شدید آسمان سے انکو نصیب ہوئی چنانچہ فرماتے ہین آیت وَّاَرْسَلَ عَلَیْہِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝ اور بھیجا اونپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتی
تھے لفظ ابابیل اصل لغت مین بمعنی جوق جوق ہے اور واحد اسکا مستعمل نہین ہے بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اسکا ابیل یا ابول یا ابالہ ہے
اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور پر کہ جانوران غیبی بصورت اسکے سنگ لیے ہوئے آئے تھے اطلاق کرتے ہین اور جو کہ اصحاب فیل نے قوی
ترین حیوانات کو کہ ہاتی ہے بناء بر ہدم خانہ کعبہ قرار دیا تھا تو منتقم حقیقی نے انکی جزا مین جانوران ہیچ کارہ و ناتوان بہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خورد تھے مسلط فرمایا تا لوگ
جانین کہ بتائید الٰہی اضعف مخلوقات اقوی موجودات کو زیر کرتی ہین اور بدون تائید اوسکی قوی ترین مخلوقات کی قوت کچھ کام نہین آتی آیت
تَرْمِیْہِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝ مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو ساتھ پتھرون کے کہ جنس سجیل سے تھے اور سجیل معرب سنگ گل ہے یعنی وہ خاک اور مٹی کہ پتھر ہو کر مثل سنگ

ہوجاوی کہ جسکو ہندی مین کہنا کہتے ہین اور جوق جوق نازل کر ان جانورون مین حکمت تہی کیونکہ یہہ مقرر تہا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر متفرق ہوکر باطراف وجوانب فرار کرینگے ناچار جانور بہی متفرق و پراگندہ ہونگے اور از بسکہ مافوق اونکی پرواز کرینگے تو کوئی انمین سے کہین چہپا نہین سکیگا اور تاثیران سنگریزہای خورد کی اس قدر اونکی بدنمین پیدا ہوئی کہ بیان اوسکا اس آیت مین ہو آیت فجعلہم کعصف مأکول پس گردانا لشکر یون کو مانند کاہ خوردہ شدہ یعنی مثل اوس کاہ کی کہ جسکو دواب کہاتی ہین اور آخور باقی رہتی ہے اور کنایہ تفرق اجزای بدن ہو بجایکہ شکل و بدن تمام تر ہا اور یہہ تاثیر بہی جملہ خوارق عادات سی ہے یا اون سنگریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق ہوا تہا کہ بمجرد پہنچنے کی بدن پر اجزای جسم پاش پاش ہو جاتی تہی اور یبس اور خشکی اس طورسی سرایت کرتی تہی کہ تماسک والتصاق اعضا بالکلیہ زائل ہوتا تہا اور یہہ قصہ نمونہ تہا مصنوعات الہی سے اور مشتمل تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہہ کہ اون ہاتہیونکا آنا اور قریب مکہ کی نجانا اور دوسری ایسی جانور ساتہہ کثرت اور ہجوم کی طرف دریای شور سی کہ بحسب ظاہر جائی بود و باش اونکی نہ تہی اور بعد اس واقعہ کی بہی اون جانورونکو نہین دیکہا تیسرے لانا اون سنگریزونکا کہ معدن بہی اونکا معلوم نہین چوتہے یہہ تاثیر قوی کہ اون کنکریون مین عطا کی تہی اور اہل تحقیق نی مرقوم کیا ہی کہ وہ حجارہ ابابیل بنا بر عبرت و استعجاب اکثر اہل قریش نی رکہہ چہوڑی تہے اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحاب کی نظر سی گذری تہے اور چونکہ مرسوم عرب یہہ تہا کہ جس سال مین کوئی واقعہ عظیم ظہور مین آتا تہا ابتدای تاریخ اوس سی مقرر کرتی تہے تو اس برس کا نام عرف اعراب مین عام الفیل مشہور ہوا اور جمہور اہل مکہ اور تاریخ اس امر پر ہین کہ سانحہ اصحاب فیل ۵۵ پچپن یا چالیس روز پہلی ولادت باسعادت آنحضرت سی ظہور مین آیا اور حق تعالی نی برکت مقام حضرت سی بلیہ اصحاب فیل مکہ اور اہالی اوس مقام سی دفع فرمائی اور جملہ علمای اس معنی کو داخل علامات نبوت آنحضرت جانتے ہین اور ایک قول یہہ ہی کہ قصہ اصحاب فیل اور تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکروز مین واقع ہوا اور بعضی کہتے ہین کہ تیس برس بعد ظہور مین آیا اور ایک جماعت کی نزدیک چالیس برس پہلے ولادت حضرت سی یہہ حادثہ واقع ہوا تہا لیکن یہہ تینون قول ضعیف ہین اور قول اول صحیح ہی واللہ اعلم روایت کرتی ہین کہ بعد اس واقعہ عظمی کے کہ اصحاب فیل پر نازل ہوا قریش نے قلہ جبال حرا سے ہرچند نظر بجانب آسمان کی اور دیدہای دوربین سے مشاہدہ طیور کیا کچہہ نظر نہ آیا بنا بر این چاہا کہ بہیات اجتماعی اوس جانب توجہ کرین اور عبد المطلب نی کہ مبادی احوال و خواتیم اعمال ملاحظہ کر چکے تہے بنا بر کسی مصلحت کی تسکین قریش کی اور کہا کہ شاید اعدا کی خیال مین آوی کہ سکون انکا مستلزم حیلہ ہووے کہ اونسے ضرر ہمکو لاحق ہووے اور یہہ جانین کہ مجاوبہ ہمارا ساتہہ فی الجملہ معرفت سابق ہے قرین ثواب یون ہی کہ اول مین جاکر کیفیت اوضاع معلوم کرون اور خبر تحقیق لاؤن قریش کو رای عبد المطلب مستحسن پڑی یہہ تنہا اوس لشکرگاہ مین گئی اور جو زر نقد کہ انکی ہاتہہ آیا انہون نی ایک مقام پر نظر اغیار سی مصئون مدفون کیا اور جب اس مہم سی فارغ ہوئی اور وہانسی پہری جمیع قریش کو کماہی حالات سی مطلع کیا انہون نی فی الفور وہان آکر تمام متروکات اموات لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر مراتب تقسیم کیا مگر جسقدر کہ عبد المطلب انکی اموال سی متمتع ہوی کسی اور کو ایسا فائدہ نہوا چنانچہ اس سبب سی کثرت مال اور زیادتی منال اور

علو شان اور رفعت مکان انکو بہت ہوا بعد ازین لکہا ہے کہ جب ابرہہ سیف ذو یزن پر کہ وہ دمان ملوک حمیر و یمن سے تہا مستولی ہوا اسر دم ذو یزن کو بنا بر
شرف خاندان اوسی طرح بچشم احترام دیکہتے تہے اور اوس زمانہ مین ایک خاتون تہی نہایت جمیلہ و حسینہ کہ اوسکی پیشانی پر داغ کیا چاہتی تہے ابرہہ یہہ معنی
سنکر اوس جمیلہ کا طالب ہوا اور حکم دیا کہ ذو یزن اوس عورت کو چہوڑ دیوے لہذا ذو یزن غصہ ہو کر اول بدرگاہ قیصر روم داد خواہ ہوا اور وہان سے مایوس
ہو کر ثانیا بخدمت نوشیروان رجوع کی اور اسنے بہی بنا بر بتاعد سر دو مملکت او رتباین ہر دو ملت اسکی اوازہین اہمال کیا کیونکہ یہہ مقام دار الملک حبشہ سے
مسافت بعید رکہتا تہا اور نصرانیت ذو یزن او رکیش آتش پرستی نوشیروان مین تفاوت بیش از بیش تہا ذو یزن رانیہ کا مداین مین رہا اور بعد ازین اسنے
بساط زندگانی طی کی اور سیف ذو یزن زمان حکومت مسروق بن ابرہہ بہی بعد از فوت اپنی باپ کی زمرۂ ملازمین نوشیروانی مین منتظم ہوا اور آخر الامر اوس
شہریار دادگستر نی اسپر رحم کہا کر چہہ سو نفر ارباب شجاعت و جلادت کو کہ بمکافات قصورات محبوس تہی چہوڑ دیا اور ایک پیر سالخوردہ کو اپنی سپہ سالارونمین سے
ہرمز نام کہ فن تیر اندازی مین عدیم النظیر تہا انپر امیر کیا اور حکم دیا تا سب ظل رایت سیف ذو یزن مین راہ دریا سے کہ بمقصد نزدیکتر ہے متوجہ حبشہ و یمن ہوون
اور غرض نوشیروانکی انکی بہیجنے سے یہہ تہی کہ اگر دیار حبشہ مین لشکر کو کچہہ آسیب عاید ہو تو موجب ملامت و ندامت نہووے اور معہذا یہہ گروہ انتقام طلب اپنی کیفر کردار
کو پہونچی چنانچہ یہہ بموجب فرمودہ بسواری سفاین راہ دریا سے متوجہ حبشہ ہوئی ولیکن صرف چہہ کشتیان ساحل مراد پہ پہونچین اور باقی غرق آب فنا ہوئین
سو ہرمز اور سیف ذو یزن نے چہتہ آسایش و آرام چندروز حدود حبشہ مین ایک موضع مناسب آتشیانہ کیا اور رہبانان فوج دلیر دل اوس سرزمین کی بہی اوس
لشکر سے ملحق ہوئی اور خبر دارون نے احوال ورود اس عسکر کا بسمع بادشاہ حبشہ پہونچایا اور اوسنے اس حدیث سے متاثر ہو کر ایک قاصد ہرمز کے پاس بہیجا خلاصہ
پیغام یہہ کہ اس کودک یعنی سیف نے تجکو اور تیری بادشاہ کو فریفتہ کیا اور اگر تو میری سپاہ کی کثرت جانیگا تو بمقام اعتذار مین آویگا اور مین ننگ کہتا
ہون کہ تیری ساتہہ محاربہ کرون اگر تو جانب وطن اپنی پہر جاوے تو زاد و راحلہ سے تیری مدد کرون اور اگر اس مملکت مین صلاحیت ہے تو تجکو معزز تر اس سے
کہ ولایت عجم مین ہے رکہون القصہ جب قاصد نے ہرمز کے پاس آکر یہہ پیغام پہونچایا اسنے ایک مہینے کی امان طلب کی اور مسروق نے اسکو مہلت دی تا کہ اوس ایک
ماہ مین بہت حمیری سیف سے مل گئے اور بعد انقضائے اوس مدت کے مہم نے حرب پر قرار پایا مسروق نے اپنی بیٹے کو دس ہزار سوار ساتہہ دیکر بجنگ مخالفان بہیجا اور ادہر
ہرمز نے بہی اپنی بیٹے کو دس ہزار سوار کے ساتہہ اوسکے مقابلہ اور مقاتلہ کو روانہ کیا ہرگاہ دونو سپاہ ہم قرین باہم گرد تقابل ہوا سپاہ عجم نے لشکر حبشہ کو ایسا تیر باران
کیا کہ جمعیت اونکی منہزم ہوئی اور پسر مسروق مارا گیا اور فوج منصورہ نے معہ پسر ہرمز تعاقب ہزیمت زدگان کر کے اونکو بہی قتل کیا مسروق اندوہ ہلاک
لخت جگر سے دوسرے روز خود سو ہزار سوار و نکے ساتہہ ہرمز کے مقابلہ مین آیا جہان پہلوان نے بہی پانچ ہزار آدمی حمیری اور چہہ ہزار عجمی سے مسروق کا مقابلہ
کیا اور ہرمز نے عصابہ لیکر اپنی موہنہ پر باندہا کہ بہوین اور آنکہین اسکی ڈہپ گئین او ربنا بر اسکے کہ یہہ ضعف باصرہ رکہتا تہا پوچہا کہ مسروق کونسا ہے اور کس
مقام پر ہے اوسکو مجکو دکہاؤ اسکی اہل لشکر نے کہا وہ فیل پر بیٹہا ہوا ہے اور تاج مرصع اوسکے سر پر ہے اور ایک یاقوت خوشرنگ اوس تاج مین لگا ہے کہ اوسکی

پیشانی پر آویزان ہی ہرمز اوس یاقوت کو دور سی دیکھکر کہا کہ فیل مرکب بزرگ ہی اسوقت اسکی طرف قصد کرنا نچاہیے بعد ایک لحظہ کی مسروق ہاتی پر سے اوترکر گھوڑے
پر بیٹہا لوگون نی صورت واقعہ تبدیل رکوب کو ظاہر کیا اسنے کہا کہ اسپ بھی مرکب عز و شرف ہی کچہ دیر اور توقف کیا چاہیے جب مسروق گھوڑے پر سے اوترکر
خچر پر سوار ہوا ہرمز نے کہا خچر بچہ ہے اور وہ مرکب ذلت و حقارت ہی اب کمان مجہے دو کہ وقت کار ہی اور کمان لیکر کہا کہ قبضہ اسکا محاذی یاقوت کرو تا تیر میرا
خطا نکرے اور رفقا ان حال کی اپنے خواص سے کہا کہ بعد تیر چہوڑنیکے اگر سپاہ حبش اپنے مقام پر سے متحرک ہوکر بادشاہ کی گرد آوی تو جاننا کہ تیر نی کام کیا
والا بہ تعجیل تمام اور تیر مجہکو دینا بالجملہ بیت چو پیکان ببوسید انگشت او + گذر کرد از مہرہ پشت او + عقاب اجل کہ عبارت تیر چہار پر سے ہی آشیانہ کمان
سے پران ہوکر نشانہ پر پہونچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو ہدف کیا فرد ز ترک چشم تو ہر تیر غمزہ کہ مدراست + درون سینہ نشست آنچنانکہ دل میخواست
مسروق خچر پر سے گر پڑا اور سب لشکر حبشہ نی گرد اوسکے مجمع کیا سیف ذویزن اور ہرمز نے جب یہہ صورت مشاہدہ کی تیغ انتقام نیام سے کہینچکر لشکر پر دوڑے
اور سپاہ حبشہ نی فرار کیا اور اثنای قتال و جدال ہوا کشتون کے پشتہ لگ گئی اور دریائی خون مقتولون سے روان ہوا سیف ذویزن نی مظفر و منصور
صنعا مین آنکر قصر غمدان مین کہ دیدۂ نظارگی نے زیر گنبد خضر نظیر اوس عمارت رفیع کا نہ دیکہا تہا سریر سلطنت پر تمکین کیا اور اعیان و اشراف اطراف و اکناف
بلاد جہت تہنیت عروس مملکت بدرگاہ بادشاہ رفیع المقدار کے متوجہ ہوئے از انجملہ صنادید قریش بہی مثل عبد المطلب بن ہاشم و وہب بن عبد مناف
زہری اور امیہ بن عبد الشمس اور طلحہ اور خویلد اور عبد اسد بن جرعان وغیرہ عازم قصر غمدان ہوکر بعد طی منازل و مراحل شہر صنعا مین پہونچے اور
ملاقات بادشاہ کو وجہ ہمت کر و انکر حاضر بارگاہ ہوئی حاجب نے اجازت دست بوس حاصل کر کے اوس جماعت کو معہ گردن کشان آفاق کہ دست
سینہ پر رکہے کہڑے تہے حاضر کیا قریش نے تحف و ہدایا گذرانے اور عبد المطلب نی اوس محفل مین رخصت طلب کی بادشاہ نی کہا اگر تو آداب عرض مجلس
سلطانی سے عہدہ برآ ہو سکے تو ممانعت نہین ہے عبد المطلب بعبارت مرغوب تہنیت جلوس اسطرح بجا لائے کہ آواز تحسین رفقا اوس انجمن مین
باوج علیین پہونچی مضمون اس رباعی کا انہون نے ادا کیا رباعی گرچہ پیشت نکرد کس تعریف + کہ مرا چیست پایہ و مقدار + سخنم خود معرف
ہنر است + چون نسیمی کہ آید از گلزار + جب بادشاہ نے اسکے کمال حسب پر وقوف پایا اور کیفیت نسب دریافت کی عبد المطلب نی
شمہ اوس مین سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرما کر کہا کہ میری خالہ کا بیٹا ہے کیونکہ مادر بادشاہ بہی اشراف قبیلہ بنی النجار
سے تہی پہر بادشاہ نی انکے آنیسے مسرور و مبتہج ہوکر انکو دار الضیافت مین بہیجا اور وہا کے متعینونکو حکم دیا کہ بایحتاج جملہ ماکولات و مشروبات سی ایسا سر انجام
کرو کہ انکو کچہ حاجت نرہی اور تا عرصہ یکماہ نہ اجازت ملاقات دی اور نہ رخصت انصراف عطا کی جب مدت مذکور منقضی ہوئی ایکدن عبد المطلب کو
خلوت مین طلب کیا اور بعد تمہید مقدمات کہا کہ امور مخفی اور قضایای مختفی نے ہماری مرآت ضمیر پر ارتسام پایا ہے اونکی اظہار مین وقوف اغیار
سے اندیشہ ناک ہون چونکہ تم مخزن اسرار حکم اور مجمع محاسن شیم اور مظہر سر وعود اور اصل ثمر مقصود ہو خرد خورده دان تجویز نہین کرتی کہ یہہ حال تم سے

پوشیدہ رکہوں بیت سریست درین سینہ کہ گفتن نتوانیم * گفتن نتوانیم و نہفتن نتوانیم * اور اس اسرار پر جز اہل بصیرت اور ارباب فراست اطلاع نہین رکہتے چاہیے کہ اصلا و مطلقا رو برو آشنا و بیگانہ اس باب مین کچہہ زبان پر نلاؤ بلکہ اپنے سایہ کو بہی اس راز سے محرم نکرنا پہر بادشاہ نے بآنکہ اخفا مین مبالغہ کیا اول کار بطریق مجمل بیان فرمایا کہ عنقریب عرصۂ غیب سے ایک امر عالم شہود مین جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مباہات احیا و دنیا مین اور سبب رفعت درجات موتی عقبی مین ہوگا اور ساکنان ام القری ساتہہ زیادتی اختصاص اوس موہبت عظمی کی مستحق ہوونگے بتخصیص تیرا دودمان اسیر انہون نے عرض کیا کہ واضح تر ارشاد ہوتا اصل مدعا مشہود ہو غرضکہ بادشاہ نے عبد المطلب کو مقام طلب توضیح و تفصیل مین پاکر فرمایا ہرگاہ کہ حریم حرم محترم اور مکہ مکرم مین وہ مہمان کریم فضای غیب سے بارگاہ شہود جلوہ فرما ہوگا کہ درمیان کتف اوسکے خال ہو اور جن و انس کو متابعت اوسکی ایک انس پیدا ہوگا اور بواسطہ ظہور اوس صاحب سعادت کے شرافت تجکو باوج سموات پہونچا دیگی عبد المطلب نے کہا الحمد للہ والمنۃ کہ خزانہ افضل ملک متعال سے یا خلعت گرانمایہ اور افسر قیمتی کہ موجب سرافرازی میری اور میرے اعقاب کی ہے لیکر وطن مالوف مراجعت کرتا ہون اگر مہابت واحترام مجلس عالی نہوتا حقیقت حال سے اس طرح پر استعلام کرتا کہ ہیچ نوع شائبہ شک و ریب اوسمین نہوتا بادشاہ نے کہا کہ اب وہ وقت ہے کہ ایک نوح منزلت خلیل خلت موسی قدم عیسی دم محمد اسم حسن رسم تولد کرے اور شاید کہ پیدا ہوگیا ہو اور ایک علامات اوسکی سے یہہ کہ ہدایت سن مین ماں باپ سے جدا ہوے اور جد و عم اوسکی بکفالت حال خجستہ مآل اوسکی اشتغال کرین اور محض عنایت خداوندی سے منصب بلند نبوت فائز ہووے اور یا وجود اسکے کہ لکہنا نجانتا ہو قلم نسخ صحف سابقہ پر کہنچے خلق کو متابعت شیطان سے بعبادت رحمان دعوت فرماوے اور طبقات امم پر کہ اوسکے ساتہہ مخالفت کرین غالب آوے اور بتونکو توڑے اور بتخانونکو برباد کرے اور حرارت آتش پرستان بآب تیغ آبدار ستایعون اوسکی مستطفی ہووے اور اگرچہ بمقام محبوبی حضرت مہیمن سنان مین ہو لیکن کوئی دقیقہ دقائق عبودیت سے نا مرعی نچہوڑے عبد المطلب نے کہا کہ اسید بر اہم خسروانہ یہہ کہ زبان گوہر فشان بادشاہ سے یہہ معنی اس سے بہی واضح تر ارشاد ہووین سیف ذو یزن نے کہا کہ برب العزت خداوند کعبہ ہمارے نزدیک صحت کو پہنچا ہے کہ جد صحیح اوسکا تو ہے اور جو کچہہ کہ مین نے تجسے کہا ہے محض حق اور عین صدق جان کیونکہ یہہ حدیث کتب الہی اور اخبار سماوی سے کہ فہم ہر شخص بسر حد ادراک اوسکی نہ پہونچی ہمکو معلوم ہوا ہے عبد المطلب نے از سر خضوع پیشانی مسکنت و خشوع خاک پر رکہکر سجدۂ تعظیم مین گرے بادشاہ نے کہا سر سجدے سے اوٹہا اور اس سر بکنون سے اگر کچہہ خبر دار ہے تو شرف اعلام ارزانی فرما انہون نے سر اوٹہایا اور تقریر کی کہ میرا ایک فرزند تہا عبد اللہ نام کہ سمت کیاست و فرزانگی باوصف مروت و مردانگی جمع رکہتا اور مجکو سب بیٹون سے فرزند و نبین دوست تر تہا بنا بر اہتمام بانتظام حال اوس عزیز کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کو کہ بحلیۂ جمال و عفاف آراستہ تہی اوسکی سلک ازدواج مین لایا ولیکن آمنہ جب حاملہ ہوئی وہ قرۃ العین اور ثمرۂ فواد سیر اعنفوان شباب و ریحان جوانی مین بساط زندگانی طی کرکے رخت حیات بعالم بقا لیگیا اور مجکو بدشت اندوہ و محنت چہوڑا اور بعد از حدوث اس واقعہ ہائلہ کے ایک فرزند پیدا ہوا محمود الخصائل

ساتھہ اون علامات کی کہ بادشاہ نی بیان فرمائین اور یہ محمد موسوم ہوا تا اسم مطابق مسمی ہووی اب اوسنی سرحد طفولیت سی گذر کر بمقام صبی انتقال کیا ہے
ارباب فراست اور اصحاب کیاست آثار سیادت اور انوار سعادت بشرۂ ہمایون اوسکی سے مشاہدہ کرتی ہین اور بنابر اوس موانست کی کہ مجکو اوسکی ساتھہ
واقع ہی ایسا جانتا ہون کہ عبد اللہ اتبک قید حیات مین ہی عبد المطلب نی بیان تک کلام پہونچایا کہ سیف ذو یزن نی کہا کہ صورت واقعہ یہودسی پوشیدہ
بہت رکھنا کیونکہ وہ جماعت اوسکی ساتھہ نہایت عداوت رکھتی ہے اور اپنی قوم سی ان باتون سی کچہ نکہنا اور اونکی حسد سی ڈرتی رہنا اور مرجان اور
آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث ہوگا تو قریش اوسکی ساتھہ مخاصمت کرینگے اور اوسکی رفع مین بہت فتنہ و فساد اوٹھاوینگی اور آنحضرت بحسب ضرورت
مکہ سی نکلکر قدم بادیہ ہجرت مین رکھین گی تا آنکہ اہل مدینہ اونکی متابعت مین آوینگی اور ہم دین ہین اوس سرزمین مین تمشیت قبول کریگی اوسوقت مین
اگر حیات مستعار پر اعتماد رکہتا تو لشکر ترتیب دیکر یثرب پہنچتا اور انتظار قدوم میمنت لزوم کہنچتا اور نصرت دین حق مین کوشش کرتا اور تاخیر اس امر مین
اس سبب سی ہی کہ خالق بزبان دعوت خجستہ آغاز فرخندہ انجام اوسکا نیادن فرد فرشتہ است برین بام لاجورد اندود × کہ پیش آرزوی عاشقان کشد دیوار
اور بعد از بشارت صاحب دودمان طہارت اور اتمام وصیت محافظت اس بشارت کی تمامی اشخاص قریش کو کہ دس نفر تہی طلب کیا اور ہر ایک کو
بانعام دس غلام اور دس کنیز اور دس بردیمانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ اور ایک ظرف پر عنبر اور سو اونٹ سرفراز کیا اور جتنا ان سبکو انعام
کیا تہا اوسکی برابر عبد المطلب کو دیا اور انسی التماس کیا کہ سال آیندہ دار الملک صنعا مین آکر تجدید عہد ملاقات کو اشتغال کرین — پہر سبکو دوست
کام بجانب مکہ واجب الاحترام رخصت کیا اور قضای ایزدی سی اوسی سال مین مرغ روح اوس بادشاہ حمیدہ خصال کا شکارگاہ مین بدام صیاد
اجل گرفتار ہوا کہ تفصیل اس سانحہ حیرت افزا کی مناسب اس مقام کی نہین ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عبد المطلب کو مرگ نی امان ندی کہ دوبارہ بملاقات
بادشاہ جاتی الا اسمین شک نہین کہ انکو سخنان سیف ذی یزن سی وثوق تعبیر خواب کہ پیش از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکہا تہا زیادہ
ہوا اور چونکہ ان اوراق مین مرۃ بعد اخری منامات صادقہ سلک تحریر مین آوینگی ذکر شمہ حقیقت منام اور اوسکی اقسام کا شایاں کہ نزدیک خردمندان
صافی ضمیر چندان نامناسب نہ معلوم ہووی بلکہ واقفونکو وسیلہ زیادتی معرفت اور ناواقفین کو بمقتضای قول مشہور کہ علم شئی بہتر از جہل اوست
موجب مزید مفاد ہو رای ارباب ہوشیاری اور بیداری پر مخفی نہ ہی کہ خواب عبارت ہی باز رہنی حواس ظاہرہ کی مشاہدہ محسوسات سے
بواسطہ میل کرنی روح حیوانی کی بسوی باطن پس اگر نفس اس حال مین کسی صورت کو ملاحظہ کرتا ہی تو اوسکو خواب کہتی ہین اور خواب بمعنی ثانی دو قسم
پر منقسم ہوتا ہی راست اور دروغ خواب راست وہ ہی کہ جب نفس بشری شواغل حسی سی فراغت پاوی بنابر مناسبت اصلی کی بملا اعلی اور منتسبان
عالم بالا اور اتصال روحانیات بعضی صورتون پر کہ مبادی عالیہ مین منطبع ہین مطلع ہووین جو یہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمع حکما کی مقرر ہوا
کہ مجموع صور حوادث عالم کون و فساد نفوس فلکی مین مرتسم ہین چنانچہ خیال مین کہ عقب حس مشترک مقدم دماغ ہر بنی نوع انسان کی ہے اور جو کچہ

کہ اس حس مین حواس ظاہری پہنچیا ہی مخزون خیال ہو جاتا ہی اور سب صور اشیا اوسمین ارتسام پاتی ہین اور جب نفس ناطقہ قوی ہوتا ہی اور متخیلہ ضعیف
پس جو جواہر شریفہ عالیہ عالم نوم مین نفس پر قابض ہوتی ہین وہ اوسمین کچہ تصرف نہین کرسکتا اور دوسری صورت دیگر قدرت انتقال رکہتا ہی بلکہ اوسیطرح
حافظہ کو تفویض کردیتا ہی اور نایم بعد از بیداری اوس نفس کو کہ نفس فلکی سی نفس بشری پر انعکاس پایا ہی اپنی خیال مین موجود پاتا ہی یہہ خواب ہوتا ہی راست غیر محتاج
بتعبیر اور اگر متخیلہ بہی قوی ہووی اور اوس صورت مین کہ نفس فلکی سی نفس بشری پر انعکاس پایا ہو تصرف کری اور لباس ہائی مناسب انکو پہنا کر خیال کو سونپی یہہ خواب ہوتا ہے
راست محتاج بتعبیر ان مقدمات سی لازم آیا کہ خواب راست بہی دو قسم پر تقسیم پاوی جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہی اور رای ارباب دانش پر پوشیدہ نہین کہ رویای صادقہ
مخصوص ہی مقلدان قلادہ شریعت و ملل ہوتا ہی جب قوت متخیلہ قوی ہوا اور نفس ضعیف متخیلہ نفس کو بنا بر رعایت قدیم خواب مین اپنی حرکات تشبیہ اور تمثیل
اور تالیف اور تفصیل سی مشغول کرکی مطالعہ عالم معقول سی اوسکو مانع آوی کیونکہ متخیلہ کا یہہ کام ہی کہ پیوستہ اشیا کو باہم تشبیہ دیوی اور اشیاء منفصلہ کو باہمدگر
ملتصم کری کبہی ہووی کہ اجزای ملتصمہ کو جدا گردانی اور تصویر نفس اوسوجہ پر خالی ہووی مصرع نہی تصور باطل نہی خیال محال اور کبہی ہو کہ کوئی خلط
اخلاط اربعہ مین سی بدن پر مستولی ہووی اور متخیلہ بمقام مناسب اوس خلط کی مختلف صورتین نفس کو دکہلاوی مثلا جب خون بدن مین غلبہ پاوی اور اوسکے
تجارات رنگین جماع بسوئی دماغ ہون اور نفس ناطقہ نی بدستیاری متخیلہ بیداری مین کسی صورت کا ادراک کیا ہو وہ صورت عالم خواب مین حس
مشترک مین منطبع ہو تو خواب مین اشکال سرخ رنگ یا آتش ملاحظہ ہووی اور در صورت ازدیاد صفرا صور زرد اور زیادتی بلغم مین دریا و باران اور کثرت
سودا مین تیرگی و سیاہی اور صورتین مہیب دکہائی دیتی ہین پس فحوای ان سطور سی واضح ہو کہ رویای کاذبہ تین طرح پر ہوتا ہی یعنے ایک تو بسبب
ضعف نفس ناطقہ کہ قوت متخیلہ اوسمین تصرف کرتی ہی اور دوسری غلبہ اخلاط بدنی سی اور تیسری جو مذکور کہ اوقات بیداری مین ہوتی ہین بسبب فرط توجہ
طبع کی وہی امور پایا نہ کہ اختلاف دیکہتا ہی مصرع ہرچہ بیرد مبتلا میرد ہرچہ خیزد مبتلا خیزد * بہرحال منجملہ منامات صادقہ مستغنی التعبیر سی ایک خواب عبد المطلب کا
ہی کہ صورت واقعہ اوسکی یہہ ہی کہ ایکدن حجرہ مین مشاغل سی فارغ ہو کر یہہ سوتی تہے کہ قلم قضا نی انکی لوح خاطر پر ایک سطر عجیب لکہی اور مرات ضمیر انکا ساتہہ
ایک صورت بدیع کی نقش پذیر ہوا یہہ باول حد بیم ایک کاہنہ پاس گئی کہ فن تعبیر مین عدیم المثال روزگار تہی کاہنہ آثار خوف و رعب انکی بشرہ پر مشاہدہ کرکے
پرسان حال ہوئی عبد المطلب نی کہا مینے ایک خواب دیکہا ہی کہ اوسکی مہابت سی پریشان خاطر ہون اور مینے اسطرح پر دیکہا ہی کہ ایک زنجیر سفید میری صلب سے
ظاہر ہوی اور اوسکی چار طرف مین ایک جانب اوسکا زمین سی ثریا سی پیوستہ اور ایکطرف تحت الثری اور ایک سرا اوسکا ملحق بمشرق اور سر دیگر ملتصق بمغرب ہی اور مین بچشم تعجب اوسکو
دیکہتا ہون کہ ناگاہ وہ زنجیر ایک درخت سبز و خرم ہو گیا کہ مشتمل تہا جمیع اثمار پر کہ عالم نباتات مین ہوتی ہین اور اوسمین موجود ہین اور دو پیر روشن ضمیر
فرخ لقا با صفا اوس درخت کی نیچی کہڑی ہین اور مینے اون دونو سی نام و نشان اونکا پوچہا ایک نی کہا میرا نام نوح ہی اور دوسری نے فرمایا کہ میرا اسم ابراہیم خلیل ہے
پہر مجکو کہا ای عبد المطلب یہہ درخت وہ اصل شریف ہی کہ آبا و اجداد سی تجہہ تک پہونچا اور تیری پشت سی ظہور پایا اور قرن بقرن اور صلب بصلب بعہد و میثاق

اشتمال پاتا تھا مامنہ نے کہا اگر اس امر مین تو صادق ہے تو ایک شخص تیری نسل سے ظاہر ہو کہ مقیمان صوامع ملکوت اور ساکنان صوامع ناسوت غاشیۂ طاعت
اوسکا اپنے دوش پر ڈالین اور حلقۂ اطاعت اوسکا کانون مین پہنین گے اور زنجیر دلیل ہے استحکام قواعد دین اور کثرت انصار پر اور حلقی اوسکی مینی مین ثبات امر اور
استحکام کار اوس صاحب سعادت کی جو کہ اوسکے ساتھ مخالفت کرے مانند قوم نوح علیہ السلام بطوفان عدم اور گرداب فنا گرفتار ہو اور جو کہ اوسکی فرمان برداری کرے
آتش جحیم اوسپر گلستان خلیل ہو اور وہ سعادتمند احیاء مراسم ملت ابراہیمی مین شرط التفات اور حسن اہتمام بجا لاوے کہ تا انقراض عالم قصور و انہدام قواعد
قصر نبوت و ارکان امامت اوسکی بنا مین راہ نپاوے اور راویان اخبار صادقہ روایت کرتے ہین کہ زمان عبدالمطلب مین غلبہ قریش اوس گروہ پر کہ انکے ساتھ
مجادلہ و قتال کے لیے آتے تہے یہہ تہا کہ نور نبوت انکے چہرہ پر بشکل بستہ پر کہ افضل اشکال ہے ظاہر ہوتا اور از روے تجربہ کوئی اہل مکہ مین سے کچہ شک نہ کرتا تہا اور جب کہ
واقعۂ صعب و سخت درپیش آتا ساکنان ام القری دست بدعا اوٹہاکر اوسکو نزد حضرت مجیب الدعوات شفیع کرتے تہے اور وہ مہم مشکل بطریق سہل کفایت ہوتی تہی
مصداق اس مقال کا یہہ کہ ایک نوبت مکہ مین قحط غلہ اس مرتبہ ہوا کہ مردم تمنائے نان میں تماشائے فرادیس و جنان مشغول ہوتے تہے و ما احسن قیل بیت
چنان قحط سالی شد اندر دمشق ÷ کہ یاران فراموش کردند عشق ÷ اور گاہے خشک سالی اس حد کو پہنچی کہ نم بجز زبان بیوہ اور یتیمونکی آنکہون مین نہ رہتا تہا
اور جب اشتیاق نان و گوشت سے جان بلب اور دل در فغان آتا صنادید قریش اور سرداران عرب عبدالمطلب کے ساتھ کوہ ثبیر پر جاتے اور انکو بتضرع و تخشع
وسیلہ گردانکر منعم بے منت سے وہ موہبت کہ بالذات جالسہ سبب حیات جانیان ہے سوال کرتے اور دعا اوس جماعت کی باسرع اوقات قرین اجابت ہوتی اور بسبب
نزول باران رحمت کشتزار امید ساکنان حرم خرم و شاداب ہوتا اور یہہ محض برکت قرب زمان ظہور سید المرسلین و خاتم النبیین صلوات اللہ و سلامہ علیہ
الی یوم الدین سے صدور پاتا تہا اور لکہا ہے کہ نتائج لطف ایزدی سے عبدالمطلب کو خداوند دس پسر اور چہہ دختر مسرور و مستبشر ہوئے اول پسر انکے فرزندونمین
کہ بخلعت ہستی مخلع ہوا حارث تہا اور اسنے حفر چاہ زمزم مین اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ سعی بلیغ کی اور ابوسفیان اور مغیرہ اور نوفل جملہ فرزندان حارث سے
تہے اور ابوسفیان سال فتح مکہ مین مسلمان ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکے باب مین فرمایا کہ ابوسفیان سید جلساے اہل جنت سے ہے اور حالات
اور قضایاے عام انکے آیندہ مسطور ہونگے انشاء اللہ تعالی اور یہہ وہ ابوسفیان نہین ہے کہ پدر معاویہ سلطان شام ہے اور دوسرا ابولہب اور اوسکو ابوعتبہ
بہی کہتے تہے اور جملہ سارقان غزال خانہ کعبہ سے ایک یہہ ہے اور باعث دزدی اسکا یہہ تہا کہ ایک شب ابولہب ہمراہ قریش کے کہانا کہاتا تہا اور کنیزگان مغنیہ سرود
کرتی تہین جب اسباب طرب تمام ہوا اور نقدی رائج تر اون دو آہوے طلا سے کہ عبدالمطلب نے چاہ زمزم سے نکالے تہے نظر نہ آئی لاجرم دو غزال کعبہ چورا کر
بیچڈالے اتفاقا عبدالمطلب سرای اہل عیش کے دروازے پر گذرے اور آواز اون عورتون کی گانیکی سنی کہ یہہ وہ ابیات گا رہین تہین کہ مشتمل تہین اس امر
پر کہ وہ فعل منکر انسے صادر ہوا عبدالمطلب نے اور باہل قوم کو اس معنی سے آگاہ کیا اور اوس گروہ کو پکڑکر فراخور حال تنبیہ اور تادیب کی اور فرزندان
ابولہب سے عتبہ اور عتیبہ ہین کہ مان انکی ام جمیل تہی پہوپہی معاویہ کی اور خواہر ابوسفیان کی کہ بمضمون آیت حمالۃ الحطب اوسکا حال کلام مجید مین بتفصیل ہے

اس مجمل کی اسطرح پر ہی کہ ام جمیل یعنی زن ابولہب عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہایت کوشش کرتی تھی لکڑی کرکے خار سے خارستان
اور درخت مغیلان سی لاکر ہنگام شب راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ کرتی تا بوقت صبح دو قدم زمین سی مسجد الحرام مین جاوین وہ خار پائی
مبارک کو آزار پہنچا دین کبھی مین لکڑیون اسکی خار کا بار سر پر کیا اور رسی اوس پشتارہ کی اپنی گردن مین محکم باندہی کہ ناگاہ وہ اسکی سر پر سی گر پڑا
اور اوس رسی سی اسکا گلا کٹ گیا اور یہہ اسی خفگی سی مرا ایسی دو رحمہ ہوئی اور اسیطرح سی ابولہب بھی تا آخر عمر خصومت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین مصر رہا یہانتک کہ بارہا اسنے بنا پر ہلاک آپ کی قصد کیا لیکن محافظت الہی مانع آئی اور دیکھ تفسیر عزیزی کی تفسیر سورہ تبت مین لکھا ہی
کہ جب سورہ شعرا مین آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ نازل ہوئی یعنی اور ڈرا تو ای محمد خویشان نزدیک اپنی کو عذاب خدا سی اور آیت وَاخْفِضْ
جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنْ عَصَوْکَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ یعنی اپنی بازو نیچے کر اونکی واسطے جو تیری ساتھ ہون ایمان وا
پھر اگر تیری نافرمانی کرین تو کہدے مین الگ ہون تمہارے کام سے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف فرما ہوے
اور ہر ایک کو اپنے اقارب مین سی آواز دی اور سب جمع ہوئی بعد ازان فرمایا کہ اگر مین کوئی خبر دور از عقل تمسے کہون اوسکو باور رکھنا مثلا اگر کہون
کہ لشکر جرار تمہاری تاخت و تاراج کے واسطے عقب اس پہاڑ کے پہنچا ہی اسکو باور کرو سو اسلیے کہ تم بسبب نشیب مقام ایسا دیکھی نہین جانتی کہ پہاڑ کی پیچھے کیا ہی اور مین قلہ
کوہ پر کھڑا ہون وہ در درکا بھی نظر آتا ہی پس جو کچھ کہ مین کہون قابل اعتبار ہی سب نے کہا درست ہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس مین تمکو
ڈراتا ہون عذاب خدا سی کہ اگر میری اطاعت نکروگی اور بقرآن شریف ایمان نلاؤگی تو تمپر عذاب نازل ہوگا اور جیسی اوسوقت کچھہ نہوگا ابولہب کہ نام اسکا
عبد العزی ہی کہ یہہ عم علاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب مین کہا کہ آیا اسی کار بار کی واسطے ہمکو بلایا اور جمع کیا تھا
ہلاک ہو جیو تو ای محمد یہہ سورت اس خبیث کی جواب مین نازل ہوئی قال اللہ تعالی تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ یعنی ہلاک ہو جیو ہاتھہ ابی لہب کے وَتَبَّ اور ہلاک ہو جیو آپ
مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ یعنی کچھ فائدہ نکیا اسکے مال اوسکی نے اور جو کچھ کہ کسب کیا نام اور جاہ اور اولاد اور اتباع اور یار اور دوست سی اور بعضون نے اس مقام مین
مال موروثی اور مال مکتسبی مراد رکہا ہی اور بعضی فرزند سی مراد لیتی ہین بہرکیف ہر ایک ان امور مین سی محتمل ہی اب بیان نفی مال و مکسوبات اوسکی کا فرماتی ہین
کہ اگر یہہ چیزین دنیا مین اوسکو فی الجملہ نفع کرین گی تو بھی آخرت مین کہ بیشتر محل حاجات اور جای استقرار و ثبات ہی اصلا نفع نکرین گی کیونکہ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ای
کہ داخل ہوگا آتش مین یعنی بمجرد مرگ اوسکو آگ مین ڈالین اور انتظار روز قیامت اسکی حق مین نکرین بخلاف اور کافرون کی ذات لہب یعنی شعلہ ہای
عظیم کیونکہ کفر اوسکا اورون کے کفر پر زیادتی رکھتا تھا بجہۃ قرب قرابت اور کمال اطلاع احوال و عادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور علاوہ اسکی بنا بر مزید
عداوت اوسکے اور علاوہ ازین اسبابی زیادتی عذاب اوسکی یہہ ہین کہ اوسکی جورو کہ ساتھی اوسکی عذاب مین جلادینگی اور اسیواسطے فرمایا
وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ مراد یہہ کہ وہ عورت کہ ہیزم کشی کرتی دنیا مین پشتارہ خار لاتی تھی اور راہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ

کرتی تھی وہ نہین مطابق اسکی والی ہوا دیکھی کی چھپا کر دی۔ دوسری صورت ہوتی کہ باپ سے فقط وہی جو فرزند بیوہ نہین تو بھیل حق مستنبط سے ہوگی کیونکہ
صفت حرامی کہ اوسکو تکلم بنا ہوگا اور فصاحت اوس بیٹی کی یہ ہوگی کہ بیشتر تین ہوتے ہوگئی نبوت تھی دلیلیں اثبات بیان کرینگی اور جیسے جنگی
کلہ بنا سبت ہوگی او مطابق اس حرف کی کہ اوسکی شان میں آیا ہے اعطائین ہی وغیرہ میں واصل جہنم ہوئی والعلم اسیر اور تواریخ میں مذکور ہی کہ دو دختر
آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت رقیہ اور ام کلثوم معاہدہ دو فرزندان ابولہب کی عتبہ اور عتیبہ کی تھی تو اسکو حیرت میں ابولہب اپنی بیٹیونکو کہا کہ اگر تم
میری رضامندی چاہتے ہو اس علاقہ سے دست بردار ہو والا نا فرمان مرگ تہارا موت نہین دیکھی کا بسرکرات کی کہ عتبہ نا سکوت کیا اور عتیبہ دوم کہ عتیبہ
از راہ کمال بیحیائی اوس جگہ سے اوٹھکر آنحضرت کی پاس آیا اور یہ کہا کہ میں نے تیری دختر کو چھوڑا اور الفاظ ناسزا وہ ملعون زبان پر لایا آنحضرت صلی
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بار خدایا ایک کتا اپنی کتون میں سے اسپر مسلط فرما کہتے ہین اسکو شام میں ایک شیر نے پھاڑ ڈالا اور ششم اعمام عبد المطلب کا
عبد وس ہے کہ کثرت خیر واحسان سے اسکو نحیل کہتے ہین اور اسکی اولاد نہین ہوئی چھوٹا پسر اسکا مقوم ہے کہ ہیا در سید الشہدا حمزہ ایک مان سے تھا
اور حال مقوم غیر ازین کچھ نہ معلوم ہوا پانچوان ضرار ہی اور یہ جملہ شعرائے مشہورہ عرب سے ہی اور کنیت اسکی ابو طاہر اور یہ بھی لاولد ہا چھٹا
زبیر اور یہ بھی جملہ شعرای عرب سے ہی ساتوین ابوطالب اور انکے چار فرزند حضرت علی اور عقیل اور جعفر اور طالب اور دو دختر ام ہانی کہ والدہ
انکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہی کہ مومنات مہاجرین سے ہی اور ذکر ابو طالب او کیفیت اہتمام آنکا نسبت بحال حضرت خیر الانام بالتفصیل
عنقریب سمت گذارش پاویگا انشا اللہ تعالی آٹھوین عبد اللہ ہین کہ زیبا ترین قوم وقبیلہ تھے و بغیر از سید کونین انکی کوئی فرزند نہ تھا
نوین حمزہ کہ سیر پہلوانان عرب ہین اور کنیت انکی ابو عمارہ اور انکا ایک فرزند تھا عمارہ نام اور ایک دختر مسماۃ بنام ابو المہاد دسوین
عباس کہ کنیت انکی ابو الفضل تھی کہ تین برس پہلے عام الفیل سے متولد ہوئی اور بعد از اٹھاسی منزل منازل زندگانی سے طی کی تھی
کہ زمان خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین درمیان مدینہ کی وفات پائی اور حضرت عثمان نے انپر نماز گذاری اور عباس کے
چھہ فرزند تھے عبد اللہ اور فضل اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن اور ایک دختر ام حبیبہ نام اور مادر انکی ام فضل بنت
حارث خواہر میمونہ کہ امہات مومنین سے ہے اور اسامی دختران عبد المطلب یہ ہین صفیہ عاتکہ مضا [illegible] امیمہ اروی اور برہ ہیں
فرزند عبد المطلب کی خواتین متعددہ سے پیدا ہوئی تھی اور انکی فرزند بعضی جاہلیت مین اور بعضی اسلام مین زمرہ اشراف و اعیان انام مین
انتظام رکھتے تھی چنانچہ چھہ تن انمین سے قبل از بعثت فوت ہوگی اور چار پسر زمان نبوت احمدی مین رہی ایک عباس کہ رؤس مشاہیر انکی اولاد سے ابتک مرتبہ بلند مین
اور دوسرا ابولہب باتفاق کافر ہی اور تیسرا حمزہ اور چوتھی ابوطالب انکی ایمان مین اختلاف ہی کیونکہ بعضی علمای معتزلہ اور کافہ امامیہ کا اعتقاد یہ ہی کہ ایمان
لائی تھی اور جمیع ائمہ اہل سنت وجماعت اس امر مین کہ تا آخر عمر اپنے اجداد کی ملت پر تھی اور دونو طائفہ اپنی اثبات واعتقاد پر دلائل قائم کرتی ہین کہ تشریح اوسکی لائق اس مختصر

نہین ہو واللہ تعالیٰ اعلم ولیکن اتفاق سب کا اسپر ہے کہ بیشک وشبہ عبد المطلب نسبت بحضرت رسالت پناہ محبت مفرط رکہتے تہے اور محبت اور شفقت انکی
حضرت پر اس مرتبہ تہی کہ اپنی اولاد صلبی سے انکو بہتر جانتے اور گاہ گاہ کہتے اور ایما کرتے کہ اس کودک کو شان عظیم درپیش ہے اور عنقریب بمعارج سروری اور مدارج
نیک اختری ترقی کریگا کہتے ہین کہ ایک سایہ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تہا اور اوسپر وسادہ واسطے نشست عبد المطلب اور اونکی اولاد کے بچہایا جاتا تہا اور یہہ وہان اور
انکی اولاد اوسپر بیٹہتے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس فرش پر بالاتر انکے جاکر زانو بانکین تمام جلوس فرماہوتے اور اعمام حضرت خیر الانام
آپکو اوس حرکت سے منع کرتے تو عبد المطلب انکو اس ممانعت سے مانع آتے اور اگر عبد المطلب خواب مین ہوتے تو بجز آنحضرت کے کوئی یارا وقدرت نہ رکہتا تہا
کہ انکو بیدار کرے اور اگر خلوت مین جاتے تو سوای حضرت کے وہان کوئی بار نپاتا تہا اور ہمیشہ عبد المطلب حرکات اور سکنات مختلفات حضرت سے
آثار سیادت وسروری مشاہدہ کرتے اور بسبیل تفاخر آنکے شرف دیدار سے اوسکو مقرر کرتے اور اخیر ایام حیات اپنی مین کفالت آنحضرت کو بابو طالب حوالہ
کیا اتفاق یون ہے جب مرض نے مزاج عبد المطلب پر استیلا پایا اور طبیعت انکی وقت بیماری قوی سے عاجز ہوئی اپنے فرزندونکو جمع کیا اور کہا اسبہ وحالے
کہ ناگزیر مخلوقات ہی نزدیک پہونچی اور ضمیر مین کوئی وقدغہ نہین ہے بجز اس اندیشہ محمد کے کہ اسکا باپ اور نہ مان اس جہت سے میری خاطر نہایت پریشان
ہو جاتی ہے کہ تم سب فرزند قبول کرو کہ بعد از فوت میری یہ تعہد اسکے قیام کرو ابو لہب اور بعضی اخوان نے اگرچہ قبول کیا مگر انکو ملتمس انکا سند ولی نہوا
جب ابو طالب نے دیکہا کہ مطلوب برادران بانجاح مقرون نہوا الحرم بعرض پدر بزرگوار پہونچایا کہ رضاء سرور قریش و دیار عرب ہو تو علو شان
احمدی اور التفات مکان محمدی اور اہتمام ترتیب ثمرة الفواد اور سعی تشریح اوس در صدف مین حسب مقدور وامکان بتقدیم اپنے پہنچاؤن اور بروا
نکرون کہ غبار ملال احوال وبال اسکی پر بیٹہے عبد المطلب کو یہہ التماس موافق طبع آیا کہا کہ ہمیشہ سوانح حالات اور حدوث واقعات محمدیہ
باوجود خردسن کی مستشار میرا تہا اب امر مین اوسکے ساتہہ ہی مشورہ کرتا ہون دیکہون کہ وہ کیا مصلحت دیتا ہے یہہ کلام کرکے بسوی توجہ
عالم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور کہا میری داغ فراق اور سوز مہاجرت کو جہان فانی سے بعالم جاودانی لیجاتا ہون بعد از موت میری اپنے
کون سے چچا سے میل رکہتا ہے تا مین اوس سے مراسم حفاظت تیری مین شرائط تاکید بجالاؤن خواجہ علیہ التحیة والسلام اوٹہے اور ابو طالب سے معانقہ
کیا اور انکے زانو پر جلوس فرمایا عبد المطلب نے کہا الحمد للہ کہ رضا تیری میری اختیار سے موافق ہے مصرع ہر چہ رضای تو ہست رضای ماہمان
پہر ابو طالب سے کہا کہ محمد کو مین تجہے سپرد کرتا ہون چاہیے کہ شرائط تحفظ اوسکی مین لوازم تیقظ بجالاوے ایسا کہ فو سعی اور کمال اہتمام ترتیب مراعات
اس فرزند مین کوئی دقیقہ نا مرعی نرہے اور آگاہ ہو کہ اندک مدت مین یہہ سید قوم بلکہ سرور عالم ہوگا اگر اقبال تیری مساعدت کریگا تو زمان ظہور اسکی
کو پاویگا اوسوقت تجہکو معلوم ہوگا کہ دانا ترین اہل عالم اسکا مین تہا ابو طالب نے وصیت پدر بصمیم قلب سے قبول کی اور ہاتہہ پکڑ کر عہد ومیثاق باندہا
بعد از وقوع پیمان عبد المطلب نے کہا اب سکرات موت اور تلخی جان کنی میرے اوپر آسان ہوئی اور روی مبارک حضرت رسول کو چومنا شروع

کیا اور کہا کہ کسیکو اپنے فرزندون مین سے خوشبو اور خوش رو تر تجہ سے نہین پایا جب وصیت تمام ہوئی نقد زندگی بہ تقاضی اجل سپرد کی مدت عمر انکی
ایک سو بیس برس کی تہی حضرت رسول مقبول آٹھ برس کی عمر مین انسے جدا ہوئے اور رعایت کنف ابو طالب مین تا زمان قرب ہجرت مکہ مین بفراغ بال مقیم رہے اور ابو طالب
نے مادہ العمر اپنی بوفائی عہد و پیمان قیام کیا یہہ تہا حال عبد المطلب کا کہ بقدر حاجت لکہا گیا اور ہاشم کہ پدر بزرگوار انکی تہی نام اونکا عمرو ہی اور ہاشم اس جہت سی کہتی ہین ہشم بمعنی نان ریزہ
کرنیکے ہین اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ نام انکا عمران ہے بنا بر رفعت رتبہ کی کہ یہہ رکہتے تہے انکو عمران العامی کہتے تہے کسواسطے کہ یہہ سال قحط اور
عسرت مین بسوئی دیار شام جاکر وہان سے نان بی اندازہ شتران کثیر پر لادکر حرم مین لاتے اور روز دو اونٹ ذبح کرکر پکاتے اور نانہائی خشک کو ثرید
بناکر ہر روز دس دفعہ تقسیم کرتے اول جسنے کہ عرب مین مہمانونکو بہ ثرید ضیافت کی یہی تہی اور اسی جہت سی ملقب بہ ہاشم ہوئی اور یہہ سخاوت مین
ضرب المثل اور صباحت مین بی بدل اشعہ انوار مصطفوی جبین مبین انکی سی ایسی درخشان تہی کہ جو کوئی انکو دیکہتا تاب نظر نہ لاتا اور پیشانی زمین پر رکہتا بعضے
سلاطین ترسا کہ مقلد ملت نصاری تہے اس معنی کو اخبار سماوی سے جانکر بہ مصاہرت انکی راغب تہی از انجملہ ہرقل نے ایک قاصد انکے پاس بہیجا اور وہ
مخدرہ کہ اپنی شبستان عزت مین رکہتا تہا انپر عرض کی ہاشم نی قبول کرنی التماس اوسکی سے اعراض کیا آخر الامر بواسطہ اوس خواب کے کہ مدینہ مین
دیکہا تہا سلمی کو کہ اشراف قبیلہ نجار سی تہی اور زیور عقل و کیاست سے محلی حبالہ نکاح مین لائی مشروط باین امر کہ وضع حمل خانہ سلمی مین ہووی اور بعد از عقد
اوس خاتون کو مکہ مین لیگئے جبکہ اوسکو حمل عبد المطلب کا بنا بر اوس شرط کے کہ واقع ہوئی تہی اوسکو مدینہ مین لائی اور جب عبد المطلب پیدا ہوئی ہاشم بجانب
شام گئی بمقام غزہ مین کہ توابع دمشق سی ہے مریض ہوکر ہنگام نزع وصیت کی کہ کمان اسمعیل پیغمبر اور علم اور کلید خانہ کعبہ کہ باپ سی بیٹی کو منتقل ہوتا آتا ہی عبد المطلب
کو تفویض کرین اور ایام جوانی مین عالم فانی سے انہون نی رحلت کی اور قبر انکی اوس دیار مین معروف و مشہور ہی اور بعضی کہتے ہین ہاشم بسبب اولاد
عبد المطلب شام مین گئی اور مرض موت مین کمان اور علم اور کلید اپنی بہائی کو سپرد کیا اور اپنی حکومت بہی انکی رائی پر قرار دی پہر اون اشیاء مذکورہ نی
مطلب سی عبد المطلب انتقال پایا اور انکی چار بیٹی تہے اسد کہ پدر مادر امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہین اور نضلہ اور صیفی اور عبد المطلب کہ ہمارے
پیغمبر کے جد ہین اور نام عبد مناف انکی پدر بزرگوار کا مغیرہ ہی اور کنیت انکی عبد الشمس ہی اور مناف نامی ایک صنم تہا اصنام مین سی اور بغایت حسن و
جمال سی کہ یہہ رکہتی تہے انکو قمر بہی کہتی تہے اور انکی بہی چار فرزند تہی ہاشم کہ جد عبد اللہ ہین اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ ہے اور نوفل کہ جد جبیر ابن مطعم ہے
اور مطلب کہ جد اعلی امام شافعی ہی کہ شافعی مطلبی اسی جہت مشہور ہوئی اور حکومت کہ انکی باپ سی انپر منتقل ہوئی ملوک اطراف نی باتحاف عبد مناف
مبادرت کی اور کہتی ہین کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوئے تہے اور پیشانیان انکی باہم بہنگام ولادت چسپیدہ تہین اور روضۃ الاحباب مین
مرقوم ہی کہ مشہور اسطرح پر ہی کہ پشتین دونونکی چسپیدہ تہین ہر چند لوگون نی سعی کی کہ افتراق اخوین حاصل ہووی میسر نہوا آخر الامر بتحریک شمشیر
جدا کیا ولیکن اوسوقت بعضی ارباب بصیرت نی ملاحظہ صورت تفریق سیف کہا کہ یہہ اس امر کی علامت ہی کہ اولاد ان دونو بہائیونکی اظہار مافی الضمیر

اپنا آپ مین بہ شمشیر اور مہمات اپنی باہم بحکومت تیغ بانقطاع پہونچا لین چنانچہ انجام کار بمقتضای العقل نصف الکرامات اسیطرح ظہور مین آیا اور انکی نسل مین
بہی اثر اوسکا باقی ہے بمصداق اس مقال کے وہ قضائے ہین کہ درمیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و ابو سفیان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید مین واقع ہوئی کہ تفصیل اونکی سے کتب سیر مشحون ہین **اور قصی**
بمعنی بعید ہی نام انکا زید ہی اور لقب مجمع اور قضاعہ اور انکو قصی اور مجمع اسواسطے کہتے ہین کہ قریش بعد پراگندگی سعی انکی سے جمع ہوئے **اور** صورت واقعہ
اسطرح پر ہے کہ ایک مرتبہ بنی خزاعہ کو مکہ سے خارج اور قریش کو جمع کر کر منازل کو اونپر قسمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ زیادتی شرف اختصاص رکہتی تہے مکہ مین جگہ
دی اور بعضونکو کہ انسے مرتبہ مین نازل تہے ظاہر مکہ مین جابجا تعین کی اور زمرۂ اول قریش البطاح اور فرقہ دوم کو ظواہر اور وجہ توصیف آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہ بطحی اسی جہت سے ہے **اور** قصی انکو اس سبب سے کہتے ہین کہ بعد از فوت پدر او بملازمت مادر خود و شام مین جا کر چند مدت
وہان رحل اقامت ڈالا چنانچہ انکو تقصی یعنی مباعدت قبیلہ او قوم سے حاصل ہوئی یہ قصی ملقب ہوئے بنا بر اسکے کہ تقصی بمعنی بعید یعنی دور کا
افتادہ ہی اور یہ دور پڑی سنے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش نے جائے فیصل قضایای کلیہ قرار دیا تہا انہون نے اسکو بنا کیا دار الندوہ یعنی مجلس
قوم اور جائے سخن انکو کہتے ہین ندوہ لغت مین بمعنی سخن گفتن اور ندی اور نادیہ بمعنی مجلس سے ہے لکہا ہی کہ قصی نے ایکدن ایام حیات مین
اپنے اہلبیت کو جمع کیا اور تقوی اور پرہیزگاری وصیت کی اور غضب الہی سے ڈرایا اور بعد اتمام نصیحت اپنے بڑے فرزند کو ایک مہم پر نامزد کیا
اور نقابت و ایالت کو عبد مناف قرار دیا اور علم و ربانی خانہ کعبہ عبد الدار اور رفادہ کہ عبارت ضیافت حجاج سے ہے عبد العزی کو تفویض فرمایا اور سقایت
زمزم اور حجابت کعبہ اور رفادہ اختراعات انکی سے ہے **اور کلاب** بکسر کاف بمعنی بہمدیگر خصومت کرنا جمع کلب اور کلاب بالفتح بمعنی سگ اور بمعنی
کثرت ہین جیسے کہ سباع بالکسر جمع سبع ہے بمعنی درندہ نام کرتے ہین اور دأب اعراب تہا کہ اپنے فرزندونکے اسطرح نام رکہتے ہین **ایک** اعرابی سے پوچہا کہ تم
اپنے فرزندون کی نام مانند کلب و ذئب کیون رکہتے ہو اور اپنے غلامونکو باسمائے نیک مانند مرزوق و رباح کسواسطے موسوم کرتے ہو جوابدیا
کہ نام کرتے ہین ہم اپنے فرزندون کی بنا بر تہدید دشمنون کی اور غلامونکو اپنے واسطے **اور** نام کلاب حکیم ہے اور بعضے کہتے ہین عروہ اور یہ سردار قریش اور
اشراف قبیلہ عدنان تہے اور بعد ازانکہ دیدہ کلاب بجمال قصی روشن ہوئی کہا بشارت ہو جماعت قریش کہ میرے فرزند کو شرف حاصل
ہوگا بواسطہ صاحب ملت کی کہ انسے ظہور مین آویگا اور تمہاری اولاد بہی اوس شرف سے محروم نہوگی جو کہ اوسکی مکافات کریگا آفات عاجل و آجل سے
سالم رہیگا اور وای اوس شخص پر کہ یہ سنکر بہی طغیان و عناد اور سرکشی کرے لیکن حقیقت اس کلام کی تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ رہیگی
اور یہ بزرگوار انکی مصرع ہین آثار النبوت اور مدارج مین لکہا ہے کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ جمع کیا قوم عروبہ کو اور عروبہ بفتح عین مہملہ نام روز جمعہ ہی
جمع کرتے تہے اس روز مین قریش کو اور خطبہ پڑہتے تہے انپر اور نصیحت کرتے تہے انکو و بعثت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور آگاہ کرتے تہے انکو کہ وہ

اولاد میں سے ہے اور حکم کرتے تھے انکو متابعت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتھہ اونکے اور انشا کرتے تھے اس باب مین اشعار کہ اونمین سے ایک بیت یہ
ہے شعر یالیتنی شاھد نجوائ دعوتہ ٭ اذا قریش تبغی الحق خذلانا ٭ اور لکہا ہے کہ قریش جمیع امور مین رای درست مین انکی عمل کرتے اور انکی فرمان واجب
الاذعان سے سرتابی نکرتے تھے اور یہہ سرانجام اسباب معیشت فقرا و مساکین مین ہمیشہ آمادہ رہتے تھے کہ سالہای قحط مین الوان اطعمہ انکی خوان ضیافت پہ
مہیا رہتا تہا اور پیوستہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر و احسان اور طاعت خالق اور رعایت خلایق پر ترغیب دیتے انہون نے قریب سفر آخرت اپنی اہلبیت
کو جمع کیا اور کہا کہ مینے اپنے آبا و اجداد سے اسطرح سنا ہے کہ ایک پیغمبر عالی قدر ہماری نسل سے ظاہر ہوگا کہ عرب اطاعت اوسکی سعادت جانینگے اور کفر القیاد اوسکی
بلا جانینگے میری وصیت یہہ ہے کہ نطفہ نبوت کو ارحام طاہرات مین کہ کفار اور سفہا سے ہون تفویض کرنا اور تمکو معلوم ہے کہ جسکی اصل کریم سے ہے اوسکا مرتبہ
رفیع ہے اور جو کہ کسی کار مین افراط کریگا ورطہ عنا مین گریگا اور جو کہ عواقب امور سے اندیشہ ناک ہوگا مقام عزت مین رہیگا اور لکہا ہے زبیر بن عجی نے کہ دین ابراہیم
اور اسمعیل اجداد تمہاری کو تغیر دیا اور اپنی اولاد کو گمراہ کیا تمکو چاہیئے کہ ملت حنفی تمسک پکڑو کہ میری باپ نے مجکو اسطرح وصیت کی تہی اور لکہا ہے کہ
انہون نے کلاب سے اپنی آخر عمر مین کہا کہ جو منصب سیادت میری ساتھہ تعلق رکہتا تہا تو مجکو رعایت زیردستو مین طریقہ دیانت بمقتضای وصیت اسلاف
بہت ملحوظ تہا اور سفہای قبیلہ کو افعال شنیع سے مانع آتا اور مجالس قوم استماع علم سے مزین رکہتا تہا اب میرا ہنگام رحلت نزدیک ہے اور قریب ہے کہ تیری
نسل سے ایک شخص ظاہر ہو کہ سروری شرق و غرب عرض بلکہ تمامی ملک و ملکوت اوسکی ساتھہ تعلق پکڑے اور تجکو میری وصیت یہہ ہے کہ تو اپنے فرزند کو وصیت
کرے تا فرزندان جیلا بعد جیل بطنا بعد بطن عہد و میثاق لیوے کہ مردان اعمام اور دختران عمات کو کہ ہم کفو ہین وصیت کرین کہ ہر امر مین عقل اور علم کو کار فرمائین
کہ فلاح پا تا وہ شخص کہ بمقتضای عقل و علم عمل نہین کرتا اور مخفی نرہے کہ سیر حوادث تیری واسطے یہہ ہین صدق مستلزم عزو شرف اور رفق موجب مجد و بزرگی
اور جود قرین فیروزی اور حسن خلق مستوجب محبت خلق خدا اور اسمہ ہے دوست وہ کوئی ہووے کہ معرفت ایمان رکہے اور دشمن وہ ہے کہ راغب لذات
ہووے اور والد بزرگوار انکے کعب اشراف اور صنادید قریش مین سے تہے اور مرجع الیہ جمیع امور اور والد بزرگوار انکے لوی مرجع اور
ملجا قریش اور حاکم اور مطاع اور مقبول القول تہے اور والد بزرگوار انکے غالب یعنی مجدت اور سخی عیش اشراف او صنادید قریش سے تہا اور
قبایل عرب مرجع الیہ جمیع امور مین انکو گردانتے تہے اور والد بزرگوار فہر ہین اور اہل تاریخ کی ایک جماعت اس امر پر ہے کہ انکا لقب قریش ہے اور
جملہ قریش اپنے نسب کو انسے نسبت کرتے ہین اور جو کہ فرزند فہر نہین ہے اوسکو قریشی نہین کہتے بلکہ کنانی کہتے ہین اور بعضو نکے نزدیک قریش لقب نضر بن کنانہ ہے اور
اونکی اولاد کو قریشی کہتے ہین اور قریش ہی وجہ تسمیہ انکی ہین بہ قریش چند وجہہ ذکر کرتے ہین مشہور یہہ ہے کہ قریش نام ایک جانور بزرگ کا ہے کہ وہ
مچھلیان کہاتا ہے اور اوسکو کوئی جانور نہین کہاتا اور یہہ غالب آتا ہے سب جانورون پر اور غالب نہین آتا اسپر کوئی جانور اور مصراحین بعضے
شعرا متقدمین نے اکثر ابیات شاہد اس معنی پر انشا کئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ جمع ہوئے حرم مین بعد اسکے کہ متفرق ہوئے تہے تقرش بمعنی جمع ہوئے

اور فراہم کردہ آنکے ہی اور بنا بر اسکے کہ یہہ اہل تجارت اور کسب ہوتے تھے قریش بمعنی کسب کرنے اور جمع لانیکے بھی آیا ہے اور بعضے کہتے ہین جب خلق حج کیواسطے
آئی اس قوم نے تفتیش حال فقرا کی اور اونکو کچھ دیا کی تو تقریش بمعنی تفتیش کی ہے اور صراح مین لکھا ہی کہ التقریش ورغلانیدن و اقتراش سعی کردن بقصدے
اور انکو انکے والد نے مرض موت مین وصیت کی کہ ایک صفات نفس زکی سی یہہ ہے کہ قبل از وقوع مصائب اوس سے پرہیز کرے جب بے اختیار کوئی حادثہ
لاحق ہو تو مردہ و تقاضائے صبر و تحمل کو پکڑے جو کہ مین اب مردہ موتی ہی ہون وظیفہ یہہ ہے کہ ہر گاہ خوف اشتغال نایرہ فساد اہل فساد مکنون ضمیر ہوچکا ہے
کہ اطفاء اوسکا باب شکیبائی عمل مین آوی اور بی صبری اور بے صبر بھگی نکچاوی ولیکن یہہ دولت اوسوقت حاصل ہووے کہ تعلق اور اطفائے بلیات کو
اطراف و جوانب بہ نسبت بعید بجانی اور ہر ذیحیات کو اہل ممات سی تصور کری اور تھوڑی مال پر قانع ہو کر وظایف شکر بجالاوی کہ وہ قلیل بذا اوس کثیر سے
سے ہی کہ قناعت سو منتظم نہو ویگا تخصیص کہ اوروں کی پاس ہووی اور والد بزرگوار انکے مالک ہین روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ قریش عبارت
انسے ہی اور اطلاق لفظ قریش کی تفسیر مین وجوہ مناسب لکھی ہین کہ اوسی مناسبت سی انکی اولاد کو بھی قریش کہتے ہین اول یہہ کہ دریا مین ایک دابہ ہے
کہ دواب بحری پر مستولی ہی اور وہ بقریش منسوب ہی جب نضر بن قریش نے استیلا تمام اکثر قوم عرب پر پایا اوسکو قریش کہنے لگے دوسرے یہہ کہ
قریش ماخوذ ہی تقریش سی اور تقریش بمعنی تفتیش ہے اور چونکہ یہہ جویای حال مردم کا نعتی کرتی اور مراسم رعایت بجالاتی تو بتقریش ملقب ہوئے
تیسرے یہہ کہ یہہ مشتق ہی قریش سے بمعنی کسب یعنی یہہ جو اپنی متعلقوں کو اکثر بہ تجارت بیجا کرتی تھے لوگ انکو قریش کہنے لگے چوتھی یہہ وجہ مختار الیہ اور
صحیح ہی کہ بنزدیک بعضی از اہل لغت قریش بمعنی فراہم کرنیکے ہی اور نضر نے بنا بر اسکے کہ اولاد احفاد تمامی انکی کو جمع کیا اس اسم کی ساتھ ملقب ہوئے
اور والد بزرگوار انکے نضر ہین کنیت انکی ابو نضیر ہے روایت کرتے ہین کہ نضر ایک شب اپنی حجرہ مین سوتے تھے ایک آواز سنی کہ یا ابو نضیر تجھکو
مخیر گردانا درمیان ملک ظاہری اور عزت ابدی کی کہا کلا یا رب قد اخترت ما یبقی لا بد یعنی ای رب میری تحقیق اختیار کی مینے وہ چیز کہ باقی رہی دوام
اور ہنگام وفات اپنی اولاد کو جمع کیا اور بصلاح و انصاف خلق ترغیب و بخل و حسد سے ترہیب کی اور سیادت عرب النسبی تعلق رکھتے تھے اور یہہ
مرجع الیہ اونکے تھے اور ایک روز انہوں نے قبل از رحلت قوم کو جمع کیا اور کہا کہ تم فرزند ہو ابراہیم اور اسمعیل پیغمبر سے ہو کہ مجد و بزرگی اباواجداد
سے تمکو پہنچی پس مراتب اپنی ملحوظ رکھو اور بشکر اسکے کہ سرداری عرب کی تمپر قرار پایا ہے احکام الٰہی کی تعظیم کرو اور رضاء اللہ باعمال صالحہ تقرب
ڈھونڈ ہو اور امور مستلزم دنائت ہمت سے اعراض اپنی نفس پر واجب جانو اور عقود دائم اپنا اور دکرو اور جو کہ تمسے قطع کرے اوسکے ساتھہ ہم
پیوند ہو اور اکفاء شایستہ اپنی سے بواسطہ قلت اموال اعراض نکرو کہ مال باطل اور زائل ہے اور والد بزرگوار انکے کنانہ بن خزیمہ
کہ با اکثر صفات نیک تو قوم عرب مین مشہور تھے اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت پر تھی کہ اوقات تنگدستی
مین بھی بذل و ایثار مین بقدر مقدور دریغ نکرتے تھے اور حالات طیش و غضب مین کلمہ مکروہ بحق اعدا کی انکی زبان پر نہ آتا تھا بالجملہ آخر ایام حیات

مین انہون نے بہی برحسب عادت آبای کرام اپنے وصایای صیانت نور محمدی اپنی اکثر اولاد کو کی اور بروقت ورود قابض ارواح نقد حیات کو تفویض اوسکے کیا **اور** والد انکے مدرکہ ہین کہ نام انکا عامر یا عمرو ہے اور انکو مدرکہ اسواسطے کہتے ہین کہ جو عز و شرف انکی آبا و اجداد رکہتے تہے اوسکو انہون نے دریافت کیا اور منصب اوسکے ہوے **اور** بعضے کہتے ہین کہ یہ ایکدن ایک خرگوش کے پیچہے دوڑے اور اوسکو پایا اسواسطے انکا مدرکہ خطاب ہوا اور اس لقب نے شہرت پائی اور بر تقدیریکہ ہمزہ اس کلمہ مین بالفعل کیواسطے ہے اور یہ معنی کلام عرب مین متعارف ہین **او**ر والد بزرگوار انکے **الیاس** ہین روایت کرتے ہین کہ ہرگاہ دیدۂ ابوین بعد از یاس بمشاہدہ جمال فرخندہ انکے روشنی پذیر ہوئے لاجرم بالیاس موسوم کیے گئے اور بعد از اکتساب فضائل اور عروج معارج شرف ابنای بنی اسرائیل کو کہ شریعت ابراہیم اور طریق مستقیم سے منحرف ہو گئے تہے اور مسالک مسالک وادی ضلال تہے باتباع ملت خلیل الرحمن دعوت کی جب وفور دانش اور کمال انکی عرب پر ثابت ہوئی آقاسے اور ادانی نے کمر متابعت انکی باندہی اور یہ ممدوح آفاق و عصر ہوے چنانچہ قصائد شعرای عرب انکی مدح مین بہت ہین اور یہ اول وہ شخص ہین کہ بنابر ہدیہ خانہ کعبہ اپنے اونٹ بہیجے اور آخر زندگانی مین بیماری سل انکو عائد ہوئی انکی بی بی کہ خندق نام تہا نذر کی کہ بعد از موت شوہر کسی سقف کے سایہ مین نرہے اور اپنے نفس کو کسیکے عقد مین نلادے اور لباس مکلف کبہی نہ پہنے غرض کہ بعد از فوت شوہر خندق نے اپنی وفای نذر پر قیام کیا اور رفیاقی حیرت اور وادی سرگردانی مین پہرا کیے تا آنکہ وہ بہی رحیل ملک بقا ہوئی **او**ر انکو والد مضر بہت تقویت ملت حنفی مین ساعی ہوے اور شریعت ابراہیمی نے انسے رونق بہت پائی اور اول سب سے فنای شتر حیۃ خانہ کعبہ انہون نے کیا **او**ر بعضے کہتے ہین حدای شتر بہی انکی مخترعات سے ہے **او**ر والد انکے **نزار** ہین اور کنیت انکی ابو ربیعہ ہے اور ابو ایاد بہی کہتے ہین لکہا ہے کہ نزار انکا اسواسطے نام رکہا کہ ہنگام ولادت انکے والد نے شکرانہ مین ہزار شتر قربانی کیے خلائق نے باسراف انکو منسوب کیا اونہون نے کہا ایسی نعمت کے مقابل مین کہ خدا تعالی نے مجہکو ارزانی فرمائی ہے مین اسکو اندک شمار کرتا ہون **او**ر آثار النبوۃ مین لکہا ہے کہ نزار مشتق ہے نزر سے کہ بمعنی اندک ہے **مشہور ہے** کہ جب نزار پیدا ہوے انکے باپ نے انکی دونو آنکہون مین نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ کیا اور کمال سرور و ابتہاج انکو حاصل ہوا مساکین اور فقرا کو طعام کہلایا اور کہا یہ سب اس فرزند کے حق مین اندک ہے اسی رعایت سے نزار انکا نام رکہا کہتے ہین کہ نزار مال بہت رکہتے تہے اور در حال نزع وصیت کی تہی کہ نقود مضر کو دوین اور خیول ربیعہ کو اور عبید ایاد کو اور تمامی اموال اور فرزندونکو **او**ر والد انکے **معد** ہین اور بعضی اسکی نقل اور تمر تازہ کی ہین چونکہ یہ بمرتبہ کمال تازہ روتہے موسوم اس نام کے ہوئے اور از بسکہ بمشاہدہ خندہ روی انکی جن اور انس انگشت تعجب دانتون مین پکڑتے تہے کنیت انکی ابو قضاعہ ہے **او**ر انکے اٹہ فرزند تہے اربعہ ... اور روایت کرتے ہین کہ ابنای معد بغایت شجاع اور دلیر تہے چنانچہ ضحاک بن معد یا چہل ہزار نفر ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کہ کمیت قلم تحریر دور انکی سے عاجز ہے اور کمیت اونکی احاطہ حصار سے افزون چڑہ گئے اور بعد کشش و کوشش مفتوح ہوئی اور اموال غنائم اونکا غارت و تاراج کیا اور بقیۃ السیف یہود کو اسیر و دستگیر لیگئے بنی اسرائیل نے استغاثہ انکی زیادتی کا اپنے پیغمبر وقت سے کیا تا بنی عدنان کے حق مین

دعا کرے کہ بلا اوسپر نازل ہو دو ایسے پیغمبر نے روبقبلہ ہو کر چاہا کہ بموجب درخواست انکی قیام کرے ناگاہ وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اس طلب سے دست بردار ہو کہ جو
خاتم النبیین اور افضل ترین اولین و آخرین انبیا ہے اولاد اور احفاد اسکے سے ہوگا دعا تیری بد انکے حق میں قبول نہوگی اور معد بیٹے عدنان کی
کہتے ہیں کہ ایکدن عدنان ایک جاے تنہا جاتے تھے یہودیوں نے کہ انسے عداوت قلبی رکھتے تھے انکے عقب میں جا کر انکو دو پہاڑ میں گھیر لیا عدنان نے اتنا محاربہ
کیا کہ انکا گھوڑا گر پڑا اور متوجہ قلہ کوہ ہوے دشمنوں نے بچکر انکو ایسا ستایا اور تنگ کیا کہ اوسوقت بدرگاہ حافظ حقیقی ملتجی ہوے اور بجبر رجوع بجناب الٰہی
ایک ہاتھ غیب سے پیدا ہوا اور انکو اوٹھا کر قلہ کوہ پر لیگیا اور ایک آواز ہولناک بگوش اشقیا پہونچی کہ سب اوسکی خوف سے ہلاک ہوگئے الحاصل یہہ بھی ایک
معجزہ تھا معجزات ماتقدم حضرت خاتم الانبیاء سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عدنان سے نسب شریف بالاتر نہیں بیان کیا جاتا بروایت صحیحہ کسواسطے کہ اہل
علم انساب کو اوسمیں اختلاف ہے جیسا کہ حدیث نبوی سے واضح ہے اور ظاہرا بواسطہ کسی مصلحت کی حکمت الٰہی بھی اس امر میں مقتضی نزول وحی
نہوئی اور آنحضرت نے بھی پہونچانا سلسلۂ انساب اجداد کا متصل تا بابو البشر نچاہا اسواسطے قلم شکستہ رقم نے بھی اس مقام میں سر بخاموشی بہ گلو کھینچا
ولیکن بکمیت خوشخرام قلم میدان بیان رویاے صادقہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ میں کہ قبل از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت مخبر
وجود دیا جو آنحضرت دیکھی تھی شبدیز تقریرات غبرا میں جولان پاتا ہے پوشیدہ نرہے کہ ایک خواب مرہ ابن عبد کلاب ہی افواہ رجال سے مسموع
ہے کہ مرہ موصوف کہ مملکت عرب میں ایک بادشاہ ذیشان و شوکت تھا ایک رات اسنے ایسا خواب ہائل دیکھا کہ اوسکی مہابت سے مثل بید لرزا مگر بعد از بیداری
صفحۂ خیال کو حالات مفصلہ منام سے سراپا غیر از ین کہ خوف عظیم اسکی خاطر پر مستولی تھا لہذا اسنے اپنی ماں سے کہ علم کہانت سے کچھ بانصیب تھی شمہ
اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب ہوا اوسنے بواسطہ نسیان خواب جواب سے عاجز ہو کر تمامی کاہنان بلاد عرب کو بلایا اور ماجراے
گذشتہ انسے بیان کیا سب نے متفق اللفظ ہو کر کہا اگر صورت واقعہ سے ہمکو آگاہ کرتے البتہ اوسکی تعبیر میں ہم ذہن لگاتے جو کہ خواب بالکل فراموش
ہوا ہے تمہاری طرح ہم بھی اس باب میں کچھ کہہ نہیں سکتے پس جو انکشاف اس مطلب کا ضمیر مرہ میں راسخ رہا یہہ اکیرہ و تنگدل ہو کر بعزم شکار شہر سے
باہر آیا اور صحرا و بیابان میں طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ نظر اسکی ایک آہو پر پڑی اسنے بارادہ شکار اوسکی پیچھے گھوڑا ڈالا اور تا دور اوسکی تعاقب میں تنہا گیا
چنانچہ اہل لشکر بہت پیچھے رہ گئے اور یہہ کثرت حرکت اور شدت حرارت آفتاب سے بیتاب ہو کر متلاشی سایہ ہوا تا ذرہ وہاں استراحت کرے اس اثنا
میں دامن کوہ اسکا گذر ہوا اور دو تین گھر کہ وہاں آباد تھے دکھائی دیے یہہ اوسطرف متوجہ ہو کر ایک دروازہ پر اون گھروں کے سوار کھڑا رہا کہ مقارن
اس حال کے ایک عجوزہ ایک گھر میں سے نکلی اور اوسنے عرض کیا بیت رواق منظر چشم من آشیانۂ تست × کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست ×
مرہ بن کلاب بموجب کہنے اوس عورت کی وہاں اوترا اور اندرون خانہ جا کر فرش پیراستہ آراستہ پر تمام آرام لیا اور گرمی شکارگاہ سے آسودہ ہو کر
کچھ دیر سو رہا جب بیدار ہوا اور آنکھ کھولی اپنے سرہانے ایک دختر بیٹھی دیکھی کہ طراوت رخسار اوسکی بہشت بریں پر طعنہ زن تھی اور نسیم زلف

عنبرین اوسکی ہوا ای آرزو ہی ہوئی تب اوسکی حکایت کرتی تہی اونسو شہر زاد سے کہا کہ ای شہریار واجب التعظیم امید کہ اسباب تفرقہ سے محروس و مصئون رہی اور کچہ آرزو بھی طعام ہو تو ارشاد ہو وی مرشد اس سخن سے کہ مستلزم اوسکی معرفت کا تہا متوہم ہوا کہ مبادا کوئی دشمن ضمیر مستولی ہوجاوی اور رواج سلطنت سے بخشیص مذلت گرا ہوی لاجرم جواب سے تغافل کرکے بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نے کہا ای بادشاہ وہم کو خاطر اشرف مین راہ دینی نچاہیے اور طریق اندیشہ مسدود کرو کہ نیر بخت بلند تیرا مترشح ہی رجای واثق ہم عطایای ارجمند تیرے محفوظ و منتفع ہوویں اور بعد اس مقال کی الوان اطعمہ حاضر کیے جب بادشاہ تناول طعام سے فارغ ہوا دختر نے ایک قدح شیر خالص اسکے پینے کیواسطے دیا مرشد کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمنای مناکحت اوسکی اسکے ضمیر مین رسوخ پایا پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے جواب دیا کہ غفیرا مرشد نے کہا وہ شخص کہ تو جسکو ملک روی زمین خطاب کرتی ہے جانتی ہی کہ کون ہی دختر نے کہا بادشاہ باستقلال نے کہ جمیع کاہنان اور معبران عرب کو بنابر انکشاف عقدہ ضمیر اپنی کہ جمع فرمایا تہا اور اوس مشکل کا حل اونسے نہوا وہ آپ ہی تو ہین مرشد نے کہا اس واقعہ سے ہم بھی خبر ہے منکشف ہوا ہی غفیرا نے کہا ہاں خواب مین کچہ دیکہا تہا ہول فراوان وجود شہریار پر تہا اگر حکم ہووی تو شمہ اوسمین سے کہون مرشد استماع اس حدیث سے مسرور و مبتہج ہوا اور اوسکے بیان کا مبالغہ کیا اسنے کہا ای بادشاہ تو نے خواب مین دیکہا ہی کہ بگولا پیدا ہوا اور بعد ازان شتابان بجانب آسمان متوجہ ہوکر قریب افق پہنچے اور اوسمین سے آگ چمکتی تہی اور دہوان اوسمین سے نکلتا تہا اور بعد ازین ایک جوی آب روان جاری تہی مشاہدہ کی اور بمقارن اس حال کی ایک آواز سنی کہ خلائق کو اوس پانی پینے پر دعوت کرتی اور کہتی تہے کہ جو کوئی اس پانی مین سے بتدریج تجرع کری یعنی بقدر پیوی سیراب ہووی اور جو کہ بظلم مرتکب شرب ہووی اور حرص کو اپنا شعار کرے انجام مین خسران و ضلال اوسکو نصیب ہو کا مرشد نے کہا صورت واقعہ یہی تہی جو تو نے بیان کی اب تقریر خواب صادق کو بہ تعبیر موافق مقرون کر غفیرا نے کہا باد ہای بگولا عبارت بادشاہون سے ہے اور آتش مخالفت اور موافقت انکی اور جوی آب عبارت ہی مثل شریعت بیضا سے اور وہ کہ خلق کو پانی پینے پر دعوت کرتا تہا ایک پیغمبر شفیع مبعوث ہووے کہ مردم کو بانجور شریعت دعوت فرماوی جو کہ صاحب اعتدال و انصاف ہو متابعت اوسکی کرے او تشنگی بادیہ ہوایت سے خلاصی پاوی اور جو کہ مرتکب افراط ہوا و اسکے ساتہہ مخالفت کرے او غرق بحر ضلالت ہووی مرشد نے سوال کیا کہ یہ پیغمبر بصلح مبعوث ہوگا یا بجبر غفیرا نے جواب دیا کہ بعزت فرازندہ آسمان رسم خونریزی کہ خلاف حکم الٰہی ہو برطرف کریگا اور دختران مادک کو مانند کنیزان لیجا کر بردہ بناوے کہ جو کوئی اوسکی مخالفت کرے بذلت و خواری گرفتار آوے پہر مرشد نے کہا خلق کو کس چیز پر دعوت فرماویگا کہا تر غیب ابنای قوم و صلوۃ و صلہ ارحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص بطرف حضرت ملک العلام ہیگا اور احکام اجتناب اور ارتکاب عبادات اوثان اور فرمان دوری ملاہی و مناہی کریگا اسنے کہا کونسے قبیلہ مین سے ہوگا جواب دیا کہ اولاد مضر بن نزار سے اور وہ اپنی قوم سے محاربات کریگا تا انکو محکوم حکم قضا شیم اوسکے ہونگے پہر پوچہا کہ جب وہ مصروف تادیب قوم اپنی ہوگا نصرت و معاونت اوسکی کون فرماویگا کہا وہ اشراف کہ دیدۂ بصیرت اوسکا بنور معرفت روشنی پذیر ہوگا **القصہ** جب جواب و سوال جانبین تمام ہوگئے مرشد

اندیشہ مین گیا کہ عیفر اکو کسطرح سے خطبہ فرماوے اور اوسنے یہہ امر بفراست دریافت کیا کہا ای بادشاہ تو اہندوہ سیر ایک غیور جیسا کہ ہم تم اوسکی ہم طرح سوسکو
یہہ بات سنکر اپنی سودای خام دامادی کا چہوڑا اور بر سبیل تعجیل سوار ہوکر اپنی سپاہ سے ملحق ہوا اور تنوشتر تحفی برسم ہدیہ عیفر اکے پاس بہیجے اور
یہہ حکایت اوس شاہ عالیجاہ سے بر صفحات روزگار یادگار رہی **اور ایک خواب** ربیعہ بن نصر بن افواگر رجال سے مسموع اور متون کتب مین مکتوب
ہی کہ یہہ ایک حکام دیار عرب سے یمن کا تہا ایک مرتبہ اسنے ہی خواب ہولناک دیکہا اور بحسب اتفاق بروقت بیداری اسکو فراموش ہوا اوسنے رفع
تردد کی اسنے معبران ولایت اپنی کو جمع کیا اور بی انکہ صورت واقعہ انسے کہی تعبیر خواب سے استعلام چاہا انہون نے کہا کہ خواب نا معلوم کی کیا تعبیر کرین
ربیعہ نے غضبناک ہوکر کہا غرض تربیت تمہاری سے اس مدت تک یہی تہی کہ جو کوئی مشکل درپیش ہووی تو اوسکے حل مین اقدام کرو اگر یہہ واقعہ مبہم رہیگا
تو تمکو سیاست کرونگا ایک نے اونمین سے اوسکو سطیح اور دوسرے شق نشان دیکر کہا کہ یہہ دو شخص داناترین روزگار مین عجب نہین ہے کہ حل اس عقدہ لاینحل
کا انکی ناخن تدبیر سے ظہور مین آوی بنابران ربیعہ نے اول سطیح کاہن کو طلب کیا اور ما فی الضمیر اپنے سے استعلام کیا سطیح نے جواب دیا کہ تونے ایسا ہی
خواب دیکہا کہ آتش باریک آئی زنگ دسکا مائل بسودا اور تمام خلق یمن کو جلادیا **اور** بعضی کہتے ہین سطیح نے کہا ای بادشاہ تونے مشاہدہ کیا ہی
کہ ایک چیز سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آئی اور مجموع اہل دیار تیرے نے اوسمین سے کہا یا **اور** بعضے کہتے ہین سطیح نے کہا کہ اخگر سیاہ تاریکی سے نکلی
اور اوس سے زمین تہامہ یعنی یمن کو آگ لگی اور تمام صاحبان استخوان کا سہ سر کو جلادیا بالجملہ جب سطیح نے اسکے خواب کو کہ جسطرح دیکہا تہا تقریر کیا
ربیعہ نے کہا تو نے سچ کہا اب تعبیر اوسکی کیا ہی اسنے قسم کہا کر کہا کہ حبشہ سے ایک لشکر آوی اور تیری مملکت پر مالک ہووے بادشاہ استماع اس سخن سے
پریشان خاطر ہوا اور پوچہا کہ یہہ حادثہ میری زمانہ مین ظہور پاویگا یا بعد میری اوسنے کہا کہ ساٹہہ برس بعد تیری زمانہ کے سیف ذویزن یمن پر مسلط
ہوگا پہر ربیعہ نے کہا بادشاہ زنگبار کے پاس ملک حبش پایدار دوام رہیگا یا نہین جواب دیا بعد ہفتاد و چند سال کے سیف ذی یزن جانب عدن
سے آویگا اور مملکت حبشہ پر مسلط ہوگا ربیعہ نے پہر پوچہا کہ حکومت خاندان سیف ذویزن مین دائم رہیگی یا مدت قلیل مین زوال پذیر ہوگی جواب دیا
کہ بعد از حکومت سیف ذی یزن باندک فرصت ملک یمن ایک پیغمبر عالی تبار منتقل ہوگا ربیعہ نے سوال کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم مین ہوگا کہا
اولاد غالب بن فہر سے اور مملکت اوسپر راستی قرار پکڑیگی تا روز قیامت ربیعہ جو کہ ملت حنفیہ سے بیگانہ تہا اور بقیامت ایمان نرکہتا تہا اس
کلام سے تعجب کیا کہ قیامت بہی کچہہ شے ہی کہ ہوگی سطیح نے کہا قیامت ایکدن ہوگا طولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق اولین و آخرین کو اوس
روز جمع فرماکر حساب افعال و اعمال انکا کریگا نیکوکار بپاداش کردار نیک جنات عدن مین جاوینگے اور بدکردار بجزای بد بدرکات جہنم مین
گرفتار ہونگے بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا سطیح نے کہا سوگند کہاتا ہون مین بسرخی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ حق ہی اور
جو کچہہ سنے کہا مصدق ہی جب سطیح جواب و سوال بادشاہ سے فارغ ہوا شق کو طلب کیا اور اوسنے بہی خواب بادشاہ کو اسطرح تعبیر کیا

کہ یا قوال سطیح موافق تہا اور شمہ بہول رو ذرست خبر ہی بیان کیا بادشاہ کو جوان سو اعظ حقہ سے انتباہ کامل حاصل ہوا تو بت سار دیا اور
بہ نبوت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سماع حالات اوہ خبر اپر ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہو کر اپنی اولاد کو بجانب دیار عجم بہیکر ایک سی اولاد سامان
مین ہی کہ اوس زمانہ مین بادشاہ تہا سفارش کی شہریار عجم فی برعایت سفارش اوس جماعت کو کنار فرات پر ایک مقام دلکش مین اوتارا۔
کہتے ہین نعمان بن منذر فرزندان ربیعہ مین سے ہی اور صاحب روضۃ الاحباب فی اس خواب کو بہ نضر بن ربیعہ منسوب کیا ہی اور جو کہ سطیح عجیب
الخلقت اور بغایت مہارت عظیم کہانت مین رکہتا تہا چنانچہ کمال اوسکا اس خبر ہائی غیب مذکورہ سے ظاہر ہی اور آئندہ بہی مقام لائق مین مذکور ہونگے
لاجرم تفصیل احوال خاص اوسکے کی نظر بصیرت مین مناسب متصور ہو کہ لکہا جاتا ہی کہ ارباب اخبار نقل کرتے ہین کہ ولادت سطیح کاہن ایام سیل
عرم مین ہوی اور اوسنے تا زمان طلوع کوکب درخشان حضرت مقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام زندگانی پائی اور عمر اسکی چہ سو برس تک پہونچی
بعضے کہتے ہین عرم نام ایک بند کا ہی کہ بلقیس نے دیار سبا مین بنا کیا تہا اور یہہ خبر یقین سے مقرون ہوی کہ بخشندہ دست قدرت فی اہل سبا کو بطور نظر عنایت
فرما کر مساکنین مقبول اور بساتین مرغوب اور اشجار پر اثمار اور فواکہ بیشمار ارزانی کیے تہے اور اپنے رسول مقبول کو اوس جماعت پر ارسال کیا
ولیکن کم قسمتون نے قدر نعمت الہی نجانکر نصائح نبوی سے اعراض کیا تہا بنابراین دریای قہر الہی متلاطم ہوا اور سیل عرم نے پہنچکر منازل اور مواطن
اوس قوم ناعاقبت اندیش کو خراب کیا اور چونکہ عذاب استیلای آب سے پہلے منجملہ انکے سطیح ہی تہا کہ اوس دیار سے ہمراہ جماعت مفرور کے شہر شام مین
متوطن ہوا منقول ہی کہ اسکی اعضا مین کہین استخوان نتہی الا کاسہ سر اور ہاتہ اور انگلیان اور بعضے کہتے ہین کہ سر بہی اوسکا سینہ مین تہا اور قدرت
قیام وقعود پر مطلق نرکہتا تہا مگر جبکہ ہیہ ہمین پہونک مارتی تو متحرک ہوتا تہا لکہا ہی ہر گاہ چاہتا کہ کہانت کرے اور امور خفیہ پر خبر دیوے اسکو مانند
مشک کے آب جنبش دیتے اور بسان جامہ پیچیدہ مجالس مین لیجاتے اور یہہ وہ مرد ہی کہ کہتا تہا ایک جنیون مین سے کہ زمان مکالمہ حضرت عالم الغیب
با موسی علیہ السلام کوہ طور پر استراق سمع کر کر مغیبات پر واقف ہوا تہا وہ مجکو قضایای تہامی سے خبر دیتا ہی اور مین آدمیون سے کہتا ہون اور بعضی
کتب مین مرقوم ہی کہ جب سطیح نے وفات پائی علم کہانت بالکل جاتا رہا لیکن یہہ قول مخالف جمہور مورخین کے ہی اصح اصطلاح یہ ہی کہ زمان بعثت حضرت
خواجہ کائنات سے کاہن اخبار امور مخفیہ سے ممنوع ہوے چنانچہ مؤید اس مقال کا ذکر ابو عامر راہب ہی کہ جنون سے اخبار غیر کاذبہ اسکو بہی پہنچی تہی
چنانچہ تفصیل اس مجمل کی روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ خذیمہ بن ثابت سے منقول ہی کہ ابو عامر راہب نے پیش از ولادت با سعادت حضرت خاتم الرسالت
شرک و بت پرستی سے دست بردار ہو کر ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام رجوع کی اور پلاس پہن کر ہر طرف پہرتا تہا اور احبار یہود اور علمای نصاری سے
خصوصیات شریعت حضرت خلیل الرحمن پوچہتا تہا تا آنکہ اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احیای دین ابراہیم سے خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کے
پیوستہ رایج بیتہرہ و متہرو وہان عبادت کیا کرتا تہا۔ اتفاقا ایکدن محفل سران اوس اور خزرج مین بہیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول تہا

ابو الہاشم خزاعی نے کہ یہ بہی موحدون مین ہو تہا کہا ہی ۔ مراگر تو اس پیغمبر کو دیکہیگا تو تعریف اور توصیف اوسکی مین بہت سی مبالغہ کریگا ابو عامر نے کہا مینے اوسکی آتی وصف آدمیون اور یہودیون سے سنے ہین کہ گویا مین اوسکے دیدار فیض آثار سے بہرہ یاب مین مشرف ہوا ہون اور ہر لحظہ اور ہر لحظہ باستمداد شرائف ظاہری و باطنی محظوظ و مستفید رہتا ہون ابو الہاشم نے متعجب ہو کر کہا یہ تو ہو سکتا ہی کہ علمانے اوسکے وصف کتب سماوی سی معلوم کیے ہون لیکن استماع اوصاف اوسکے یہودیون سے خالی استعجاب و غرابت سی نہین ہے خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث جنیان تو بیان کر ابو عامر نے کہا مینے ایک مرتبہ سنا کہ ولایت یمن مین ایک شخص شدید کہانت مین بی نظیر پیدا ہوا ہے آرزوی ملاقات اوسکی دامنگیر ہوئی شہر حرام یعنی ماہ رجب مین کہ عرب نے شمشیرہای آبدار نیام مین کی تہین متوجہ یمن ہوا اور چاندنی رات مین اونٹ دوڑاتا ہوا چلا جاتا تہا کہ خواب نے مجہپر غلبہ کیا جب بیدار ہوا آپکو بیابان سنسان مین دیکہا باطراف نظر کی چند جا دور سے آگ مجہکو نظر آئی کہ ہر ایک و نمین مثل ستارہ درخشان تہی اون آتشونکی طرف روانہ ہوا جب نزدیک پہنچا اونکے گرد ایک جماعت مینے دیکہی باصورتہای مہیب کہ باشکل انسانی تفاوت کلی رکہتی تہے اس جہت سی ہراس عظیم نے میری خاطر پر استیلا پایا اور ایک خوف قوی میرے اونٹ پر غالب آیا تا آنکہ شدت وحشت سی وہ بیٹہہ گیا اور لرزہ اندام راکب و مرکوب پر طاری ہوا اس حال مین مینے اپکو اونٹ پر سے گرا دیا بعضے اونمین سی میری طرف دوڑی اور مینے فریاد و غوغا کیا چند کس اور اونمین سی واسطے ہٹانی اونکی میری طرف آئی اور حمایت مین مصروف ہوئی چار نفر اونمین سی تحیت کہکر میری پاس بیٹہہ گئے اور ایک نے اون چار مین سے مجہسے کہا تو کس قوم مین سے ہی مینے کہا قبیلہ غسان سے کہا کون سے بطن سے ہو مینے کہا بطن قیلہ سی اور قیلہ نام اوس عورت کا ہی کہ اوس اور خزرج فرزند اوسکی ہین پوچہنے والے نے کہا تو کیا دیکہتا ہے اونہون اور تجہکو قتل کرون مینے کہا نہین آخر مینے تمہاری ساتہہ پناہ اختیار کی ہے جب یہہ کلام مینے کیا مقصود میرے استفسار کرنی لگے مینے صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار غیبیات مین قول کاہنون پر اعتماد رکہتے ہین کہ وہ تمسے سنتے ہین اور ہمسے کہتے ہین اب بوسیلہ تمہاری بعض قضایای آیندہ ہمو اسطے تمسے پوچہا چاہتا ہون تین شخصون نے اونمین سے چوتہی کی طرف اشارہ کیا کہ دانا ترین ہم وہ ہے اوس سے سوال کر مینے اپنا مطلب اوس سے پوچہا اوسنے کہا ای ابو عامر ہر آئینہ شتابہ ہوگا آدمیون شتہ ان باریک میان کہ آدمیون کو جہنگ پر تحریص کرنیکو جاوین اور البتہ فرو دآوی ایک شخص پر یعنی سہار ہر بدخوکی دماغ مین کرو اور خاموش کری تا شخصونکو بدرستیکہ ظاہر ہووی وہ شخص کہ شکنندہ گردن کشان روم و فارس ہو ۔ ابو عامر کہتا ہی مینے پوچہا کہ یہہ شخص بادشاہ ہوگا کہا نہین پیغمبر ہوگا بنی ہاشم سی باشرف اور وقار پہر مینے استفسار کیا کہ صفات اوسکی کیا ہونگی ۔ کہا او رخشان ، وہ ہوگا او رمیانہ قد جب دیکہو بارام دیکہو اور کبہی ہو سبک دیکہو اگر کسی سے آزردہ ہو صبر کری اور مقام انتقام مین تعجیل روا نرکہے اور اوسکی شیطان تارتین مین محل سطیح ہووی اور مہر نبوت درمیان دو کتف اوسکی مختوم اور ناخواندہ و نانویسندہ ہو ایک دین مستحسن لاوی نیکبخت وہ ہووی کہ پیروی اوسکی کرے اور یہہ سخنہای راست مینے

فرشتوں نے سنے ہین کہ نویسندگان اعمال عبادہین سے ابو عامر کہتاہے کہ جب یہان پہونچا وہ پیر روشن ضمیر اوٹہا اور ان تینون نفر کے ساتھ روان ہوا اور میری روبرو سب غائب ہوگئے اور مینے بقیہ شب وہان بسر کی اور علی الصباح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اس حکایت کو بعضے ارباب سیر نے یون لکہا ہی کہ اسنے یا انکہ ایسا ماجرای شگفت دیکہا اور سنا ولیکن سعادت متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب شقاوت ازلی محروم رہا اور غلبہ حسد سے ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت کی محاربہ پر تحریص کیا کیا تا انکہ با بوعامر فاسق اشتہار پایا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی

اور ایک طرفہ عجائبات سی یہہ ہی کہ ہشام بن ابی عاص کہتا ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی مجکو معہ ایک قریش کی ہرقل کی پاس بسفارت بہیجاتا اوسکو باسلام دعوت کرے جب ہمین خطہ دمشق مین بپایہ سریر جبلہ بن ایہم غسانی کہ آخر ملوک شام اور باج گذار قیصر تہا پہونچا مثل بادشاہان رفیع مقدار جالس سریر سلطنت پایا اور اوسنے بعد دریافت خبر ورود ایک مقرب بادشاہی کو ہماری پاس بہیجا تا حقیقت حال اور کیفیت رسالت ہماری سے آگہی پاوے ہمنے سوگند کہائی کہ ہم کلام نکرین گے مگر شاہ جبلہ سے اور اگر یہہ امر میسر نہو دیگا تو ناکام پہر جاوین گے جبلہ نے ہمکو بلایا اور ہماری ساتہ کلام کیا اور ہمنے اوسکو باسلام دعوت کی اوسنے قبول نکیا اور ہمنے جو دیکہا کہ تمام لباس اوسکا سیاہ ہی سبب سیاہ پوشی دریافت کیا اوسنے جواب دیا تحصین کیا نہین دکہائی دیتا کہین کیا پہنے ہوے ہون مینے قسم کہائی ہے کہ اس لباس کو اپنے جسم پر سے نہ اوتارونگا جب تک کہ تمکو حدود شام سے جلاوطن نکرونگا ہمنے کہا تو نے عجب خیال باطل کیا ہی اگر خدا چاہی تو ہم اس مملکت کو تجسے چہین لیتے ہین بلکہ شہر ملک بہی اپنے تصرف مین لاتے ہین کیونکہ ہماری پیغمبر نے اس باب مین بشارت دی ہے جبلہ نے کہا تم نہ وہ لوگ ہو کہ اس ملک کے مالک ہوگے کسواسطے کہ وہ جماعت موعود دن کو روزہ رکہین گے اور رات کو افطار کرین گے ہمنے کہا ہمارا روزہ اسیطرح پر ہے جب یہہ سخن ہمنے کہا اوسکا منہہ زرد ہوگیا کہا اوٹہو اور اپنا مطلب حاصل کرو اور ایک شخص کو حکم دیا کہ انکو ہرقل کے پاس لیجاوے جب قریب دار الملک قیصر پہونچے رفیق شامی نے کہا لایق ادب شناسی نہین کہ شہر سوار شہر مین جاو بلکہ چاہیے کہ پیادہ ہوکر صورت حال عرض پیشگاہ قیصر کرو ہمنے کہا فرستادگان عرب تغیر مراکب نہین کرتے بالجملہ ہم اونٹون پر سوار شمشیر حمایل کیے ہوے شہر مین آئے جب در قصر قیصر پر پہونچے اونٹون کو بٹہایا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان پر جاری کیا بمجرد اسکی غرفہ کو ششکا اور ایک روایت سی مجموع قصر قیصر مانند نخل تر کہ باد تند سے حرکت مین آتا ہی لرزنے لگا اوس حال مین کہ قیصر اوسمین دریچہ مین سے متوجہ رہگذر تہا یہہ واقعہ بچشم خود اوسنے دیکہا اور ایک شخص کو ہماری پاس بہیجا کہ اپنی ملت اور جو مدعا رکہتے ہو عرض کرو ہمنے جواب دیا کہ ہمکو از طرف صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اجازت نہین ہی کہ بجز قیصر اور سے اداے پیغام کرین قیصر نے یہہ کلام سنکر رخصت ملاقات دی جب اوسکی مجلس مین آئے ہمنے دیکہا وہ اریکہ شاہی پر بیٹہا ہے اور ایک جماعت موبدوں کی محفل در پای تخت ایستادہ ہی اور بادشاہ معہ مجموع ارکان دولت لباس سرخ پہنے ہوے ہے ہرگاہ چشم قیصر ہم پر پڑی قہقہہ مارا اور ترجمان سے کہا پوچہو انسے کہ تمکو بحسب عادت اپنے ہمکو سلام کیون نکیا ہمنے کہا ہماری تحیت تمپر حلال نہین ہی چنانچہ تمہاری ہمپر قیصر نے کہا تحیت تمہاری

نسبت بہ بادشاہ کسطرح ہوتی ہے ہمنے کہا السلام علیک کہا پہر وہ کسطرح جواب دیوے کہا انہین الفاظ سے پہر پوچہا بزرگتر ین تمہارا کلام کیا ہے ہمنے کہا لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر جب یہ کلام ہمنے کہا غرفہ وکوشک دوبارہ حرکت مین آیا ہرقل نے کہا ہرگاہ تم اپنے گہر مین یہ کلمہ کہتے ہو وہان بہی یہ صورت مشاہدہ ہوتی ہے ہمنے کہا
وہان ہرگز یہہ حالت نہین دیکہتے کہا کاش ہنگام کہنے اس کلمہ کے گہر تمہارے سر پر گر پڑے اور آدہا ملک میرا زائل ہوجاتا ہمنے کہا کیون جواب دیا کہ نوبت
تیمہ ملک مجہپر آسان تہی جو آشکارا ہو نبوت محمد اور دین اوسکے سے ہشام کہتا ہے کہ ہرقل نے بعد ان حکایات کے پوچہا کہ نماز اور روزہ تمہارا کیونکر ہے
ہمنے جسطرح سے کہ واقع مین ہے بیان کیا اوسوقت ہمکو ایک منزل دلکش مین اوتروایا اور مدارات شایستہ عمل مین لایا اور تین دن کے بعد
ہمکو اپنے پاس بلایا اور چند حکایتین پوچہین جب سبکا جواب باصواب پایا تو اوسنے ایک صندوق چوبی طلا کار خزانہ دار سے منگوایا اور اوسکی ایک خانہ
مین سے ایک پارہ حریر سیاہ نکالا اور اوسکو پہیلایا اوس حریر پر ایک مرد کی تصویر سرخ چہرہ فراخ چشم بلند گردن بے محاسن دو گیسو نافتہ رخسار پر پڑے
ہوئے کہ مہابت اوسکی بشرہ سے پیدا تہی کہا جانتے ہو یہہ کسکی صورت ہے ہمنے کہا نہین کہا یہہ صورت ابو البشر آدم علیہ السلام کی ہے پہر اسیطرح ایک اور
پارہ سیاہ نکالا کہ اوسپر شبیہ ایک مرد سفید با موی مجعد اور چشم سرخ اور سر بزرگ اور محاسن نیکو کشیدہ تہی کہا یہہ تصویر نوح نبی کی ہے اسی وضع سے
بہت تصویرین دکہائین اور نام اونکے لیے تا آنکہ صورت ایک مرد کی نکالی بغایت سفید خوب چشم کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی تازہ رو کہا یہہ
صورت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی ہے پہر ایک پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اوسپر صورت بابرکت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکمال عظمت وجلال مصور
تہی کہا جانتے ہو یہہ کون ہے ہمنے کہا یہی ہے صورت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اوسوقت ہمکو شدت رقت ہوئی
اوسنے جب یہہ حال مشاہدہ کیا باکرام اوسکو اوٹہایا اور پہر بیٹہہ کر کہا تمکو خدا کی قسم دیتا ہون راست بتاؤ کہ یہہ صورت محمد کی ہے ہمنے کہا بخدا اسیطرح
اسیطرح پر ہے گویا اوسکو ہم حاضر دیکہتے ہین پس تہوری دیر تک ہماری طرف دیکہا کیا اور کہا فی الواقع یہہ صورت اوسی پیغمبر عالی قدر کی ہے
اس معاینہ سے محض تمہاری آزمایش تہی پہر اور تصویر نکالی ایک مرد گندم گون شکین موی خوب چشم تیز نظر ترش روی کہ پیوستہ دندان سطبر
خشمگین چہرہ تہا کہا یہہ صورت موسی کلیم اللہ کی ہے اور برابر پہلوی شبیہ موسی کی ایک صورت اوسکے مشابہ تہی لیکن بظاہر معلوم ہوتا تہا کہ شاید
اسپر روغن ملا ہے کہا یہہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہے پہر ایک اور صورت ظاہر کی مشابہ باسحق علیہ السلام اور کہا یہہ صورت یعقوب کی ہے
پہر ایک اور شبیہ دکہائی معتدل القامت سفید پوست مائل بسرخی بار وے خوب درخشان کہ تواضع اوسکی بشرہ سے لائح تہی کہا یہہ صورت اسمعیل
جد پیغمبر تمہارے کی ہے بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ بصورت حضرت آدم علیہ السلام نکالی اور کہا یہہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہے پہر
ایک پارہ حریر سفید نکالا کہ اوس صورت پر ایک مرد تہا سرخ رو باریک ساق خفتہ چشم بزرگ شکم میانہ قد با شمشیر حمائل کہا یہہ صورت داود
علیہ السلام کی ہے بعد ازین صورت ایک شخص بزرگ سر گہوڑے پر سوار ہمکو دکہائی اور کہا یہہ سلیمان ہے پہر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم

بسیار موئی خوش خواہش نکالی اور کہا یہ صورت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے الغرض جیسا ہمنے صور انبیا علیہم السلام مشاہدہ کیں قیصر سے پوچھا کہ یہ صورتیں
کسنے کھینچیں اور تمنے کسطرح بہم پہونچائیں کیونکہ ہمنے اپنے پیغمبر کی صورت کی مشاہدہ سے قیاس کیا کہ ہر شبیہ صحیح موافق ہر صاحب صورت کی ہے ہرقل نے
جواب دیا کہ مسموع ثقات سے ایسا ہوا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے واہب الصور سے مسئلت کی کہ اوسکے فرزندونکی صورتیں کہ بشرف نبوت مشرف ہونگی اونکو
دکھادے باری تعالی نے ایجابا للملتمس پیغمبرونکی صورتیں اونکو عنایت کیں لاجرم اولاد ہونے میں بیچ خزانہ آدم علیہ السلام کے محفوظ تھیں تا انکہ ذو القرنین نے
وہاں پہنچکر اونکو نکالا اور پہر حضرت دانیال پیغمبر کیپاس آئیں اونہوں نے انکو ان پارہ ہائے حریر پر کھینچا اور باحتیاط تمام مخزون رکھا بعد اونکے تصرف ملوک
میں آئیں اور آخر کو منتقل ہوکر ہم تک پہونچیں لیکن مجکو صحت مشابہت میں انکی تردد تھا اب جو تمنے مطابقت شبیہ پیغمبر آخر الزمان ساتھ اونکی صورت
متبرک کے بیان کی مجکو وثوق کامل ہوا اور خاطر نے تسکین پائی پہر کہا اے کاش مجکو خدا تعالی توفیق ارزانی فرماتا کہ دست تصرف مملکت سے کوتاہ
کرتا اور عبودیت کثیر شخص کی تمہیں سے تقدیم پہونچاتا ہشام کہتا ہے کہ ہنگام رخصت انصراف ہرقل نے ہمکو بہت الطاف خسروانہ اختصاص دیا جب
ہمنے مراجعت کی اور بخدمت حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پہونچے صورت حال مشروحا معروض کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ روئے
اور کہا بیچارہ ہرقل اگر خدا تعالی سے چاہتا کہ کچھ خیر اوسکو پہونچے دولت اسلام سے فائز ہوتا پہر کہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے فرمایا کہ اہل کتاب میری صفات کو خوب جانتے ہیں چنانچہ توریت اور انجیل میں حضرت عزت نے اوسکی خبر دی ہے کعب الاحبار روایت کرتا ہے
کہ خلیل الرحمن نے حالت نزع میں اپنے فرزندونکو جمع کیا پہر ایک روایت سے تابوت سکینہ اور ایک عبارت سے صندوق منگوایا اور اوسکو کہول کر اونسے کہا
اس تابوت میں نظر کرو اونکی اولاد نے جب اوسمیں نگاہ کی بعدد پیغمبران خانے دیکھے آخر بیوت میں خانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
تہا یاقوت سرخ سے کہ گویا آنحضرت نماز پڑہتے ہیں اور داہنی جانب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکہا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تہا
کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ اس پیغمبر کی ملت اور متابعت قبول کریگا اور پیش آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا کہ ایک شمشیر
دوش پر رکہی ہوئی اور جبین مبین پر لکہا ہوا کہ یہ برادر عم اور رسول اللہ ہے موید بتائید ربانی اور ایک پہلو میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ کو مسلح با چہرۂ نور آگین اور عقب میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو بصورت متبرک آیات کلام الہی پڑہتے دیکہا اور
گرد آنحضرت کی اکابر اصحاب گھوڑوں پر سوار کہ ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت پیدا او ہویدا ہے تب کہا لہذا بعد بطن اپنی نسل میں یہہ وصیت
کرتے تہا کہ جو کوئی اونمیں سے سعادت وقت بعثت پیغمبر آخر الزمان حاصل کرے اونکو ہمارا اسلام پہونچادے اور اونکی ملت حنفیہ کو دل سے اور
رغبت سے قبول کرے پوشیدہ نرہے کہ جو تفصیل حلیوں انبیا علیہ السلام کی اور وجوہ تصویرات کا بیان لکہا گیا از روے کتب تواریخ کے وروایات
معتبرہ علماے بہت مختلف ہے اور نیز موافق حلیہ اکثر پیغمبروں کی ضمن قصہ اونکی میں لکہا گیا ہے نہیں ہے ظاہر امور خون نے بسبب تعدد روایات نقل

اسکی مناسب سمجہی ہوگی اس فقیر بی بضاعت نے بہی اتباعاً لاہل التاریخ تحریر ان حکایات مین خامہ سائی کی ہے اب عطف عنان تیز گام کمیت قلم اس
وادی سے کرکر شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار و آثار ما تقدم میلاد مبارک آن سرور سے ہی کیا جاتا ہی **واضح ہو** کہ از جملہ آثار پیدایش آنحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم بموجب اخبار کاہنان یہہ ہی کہ تخمیناً ہزار برس پہلے اپ کی ولادت باسعادت کے ایک ملوک جبار اوسوقت سی کہ موسوم بہ ورع اور ملقب بتبع تہا
عالم جہان گردی مین وارد دار الملک مکہ ہوا بحسب اتفاق سکنای ام القری سی کوئی آدمی واسطے استقبال اوس بادشاہ با جاہ و جلال کے نہ ایا
اور اصلا رسم مدارات بجا نہ لایا رگ سطوت شاہی اونکی بی اعتنائی سی حرکت مین آئی اور از روی غایت غضب اپنی ارادہ ویرانی اس ملک او مسماری
خانہ کعبہ کا کیا مقارن اس اندیشہ فاسدہ کی اسکو مرض جسمانی مہلک ایسا لاحق حال ہوا کہ قریب بمرگ پہونچا اس حالت اضطرار مین کسی حال رسیدہ
نی اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جان گزا سے بغیر از توبہ ارادہ بد خرابی اس مملکت سی امکان نہین ہی چنانچہ اوسیوقت بادشاہ تائب ہوا اور
شفاخانہ شافی حقیقی سی کہ خداوند اس بیت الحرام کا ہی نعمت صحت اوسکو عطا ہوئی چنانچہ بظہور ایسی کرامات نمایان کی تعظیم خانہ خدا مین اوسنی مبالغہ
کیا اور ساتہ عادلباس قیمتی مکلف سی کعبہ کو ملبس کیا اور اس زمانہ سی الباس اوسکا درمیان اشراف و ملوک مروج و مرسوم ہوا الیس اثنا مین نہ
کہ بادشاہ مذکور نی بعضت بطرف یثرب کی قریب چہار ہزار صاحبان فضیلت و چار کس از حکمای با دانش و حکمت کہ سردار اونکا شامول نام ہودیا
تہا خاص مدینہ مین پہونچا اکابر علما و مشاہیر حکمائی بالاتفاق عرض کیا کہ از روی کتب معتبرہ ہمکو معلوم ہی کہ یہہ مقام دار الہجرت خاتم پیغمبران ہوگا و مدفن تربت
اوس سرور سروران کا ہو گا ہمکو اجازت ہو کہ یہین رحل اقامت ڈالین تا شاید ہماری نسل مین ہی کوئی قسمت والا سعادت زیارت اوس
خلاصہ موجودات سی بہرہ ور ہو اور یہہ عرض کرکے شامول معہ ہمراہیون کے وہان رہ گیا بادشاہ نی بہی ایک نامہ مشتمل بر کمال ضراعت و انکسار
واسطے گذرانی خدمت بابرکت آنحضرت کی سپرد اونکی کیا اور کہا کہ وصیت کرنا اپنی اولاد کو کہ باحتیاط اسکو رکہین اور بروقت شرف بعثت اوس ملازمت
گذرانین غرض کہ اسیطرح انکی نسل کی عمل مین ایا حتی کہ وہ نامہ تا با بو ایوب انصاری کہ اکیسوان فرزند شامول کا یہودی نسب سے تہا پہونچا اور دیا
الحاصل قبیلہ بنی سلیم مین بملاحظہ مقدس حضرت خاتم الانبیا گذرا اور اوسوقت تین مرتبہ حضرت نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی آفرین بہ
برادر نیکوکار نیک اندیش یعنی تبع ہر کیف قبل از وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بہت آثار از روی اخبار ثابت ہین کہ تفصیل اونکی لایق
ذکر مجموع اونکی نہین ہی لہذا باحوال انتقال نور محمدی صلب عبد اللہ سی شکم آمنہ مین لکہا جاتا ہی روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ اور دیگر کتب
سیر مین لکہا ہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی صلب عبد اللہ سی صدف رحم آمنہ مین ایام حج مین درمیان اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوئی
اس سبب سی امام احمد بن حنبل رح شب جمعہ کو نام لیلۃ القدر سے کہتے ہین کہ خیرات اور برکات اور کرامات اور سعادت کہ اس رات مین اہل عالم پر
فائض اور نازل ہوئی کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل اور فائض نہ ہونگے اور یہین جہت شب میلاد حضرت کی بہتر شب قدر سے ہوئی اخبار

مین ایا ہی کہ اس رات کو ملکوت اور ملکوت مین منادی ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین و آسمان کی اظہار سرور و ابتہاج کیسم
کرین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی لیکر فرشتون کے ساتھ دنیا مین جائین اور اوس علم کو سقف خانہ کعبہ پر کھڑا کرین اور ساری
دنیا مین خوشخبری دین کہ نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا برگزیدہ خالق بہترین امتون پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سا جسکا پیغمبر ہوا اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے فردوس برین کی کھولو اور عالم کو بفواح و روائح معطر کرو اور جمیع طبقات سموات و بقاع
زمین کو بشارت دی کہ آجکی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم شکم مادر مین آیا مروی ہے کہ جس رات نور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاگزین بطن
والدہ ہوا اوس رات کی صبح کو تمام بت روی زمین کو واژگون ہوئی اور شیاطین صعود آسمان سے ممنوع ہوئی اور تخت بادشاہون بت پرست کا اولٹ
گئے ابن عباس سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس رات چارپایون روئے زمین کو گویا کیا اور سب نے کہا ہے اے کعبہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نطفہ
اونکا شکم مادر مین آیا اور یہ شخص سراج اہل روی زمین ہی اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا اور اس رات وحوش وطیور آپسمین بشارت دینے لگے اور
اسیطرح اہل دریا ایک دوسرے کو خوشخبری سناتے اور کہتے تھے کہ وہ وقت آیا کہ ابو القاسم پیدا ہوگا روایت ہی کہ اوس رات تخت ابلیس کہ درمیان زمین
و آسمان کے ہوا پر معلق تہا اوندہا ہوا اور وہ مردود چالیس رات دن جبل ابوقبیس پر بحالت اضطراب اور عذاب شدید مبتلا ہو کر واویلا کرتا اور
واسیتبا کہتا رہا اور کہتے ہین کہ شیطان ایک فرشتہ کے شکل تہا اوسکو اوس فرشتہ نے قعر دریا مین غوطہ دیا پہر سونے شیطان کا کالا ہو گیا اور جب
غم واندوہ اوسپر زیادہ از حد گذرا اوسکی ذریت نے جمع ہو کر سبب اس الم و مصیبت کا پوچھا شیطان نے کہا کیا پوچھتے ہو ایسی خرابی ہوئی کہ ہرگز کبہی نہوئی
تہی کہا کیا ماجرا ہی تب اوسنے حال مفصل بیان کیا کہ آجکی رات آمنہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان سے حاملہ ہوئی عزت دنیا اور آخرت کی اوسکے
ساتہہ ہی ایسا شخص اب پیدا ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے پرستش لات و منات اور عزی اور ہبل کی موقوف ہوگی اور ساری بتونکو توڑیگا اور سب دینونکو
منسوخ اور شرک و کفر و زنا اور قمار بازی اور شراب خوار یکو حرام کریگا اور ہمارا جانا آسمان پر اخبار غیبی دریافت کرنے کے واسطے بہی سے موقوف ہوا ہی اور روقت
صعود حکم ہوا ہی کہ شہاب ثاقب یعنی انگارے ہم پر پہنکین اور علم کہانت جو ہماری طرف سے عالم مین جاری تہا سب موقوف اور وقت بالائے آسمان بالکل
جاتا رہا اور تمام عالم عدل و انصاف سے معمور اور آیندہ ہمارے اغوا کی ہاتہہ ظلم اور جور کا کہ عرصون سے دراز ہوتا تہا کوتاہ ہوگا اور تمام زمین ساجد
اور عبادت حق سے آباد ہوگی اور آثار ایمان اور اسلام سے سب خلقت دل شاد رہیگی اور نیک بات کا روز بروز کمال ہوگا اور برے کامون کا ہردم
زوال کتب معتبرہ مثل روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ مین مرقوم ہی کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہین اس امر پر کہ حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مہینے ربیع الاول مین پیدا ہوئی اور بعض علما بہی اس قول پر دعوی اتفاق رکہتے ہین لیکن بعضے کہتے ہین کہ ولادت باسعادت حضرت کی
ماہ مبارک رمضان مین ہوئی ہی اور دلیل اس طائفہ کی یہ ہی کہ علوق نطفہ محمدیہ کا رحم آمنہ مین ایام حج مین عشرہ ذی الحجہ یا اوسط ایام تشریق مین

واقع ہوا اور باتفاق اہل سیر و تواریخ ثابت ہے کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینے کی پوری تھی یا کم زیادہ اس حساب سے ماہ نہم رمضان ہوتا ہے مگر اصح ربیع الاول
ہے صاحب روضۃ الاحباب نے ان دو قول مختلف میں تطبیق یوں دی ہے کہ کفار نسی یعنے تاخیر و تقدیم ماہہای حرام میں کرتے تھے اور اس سبب سے شہور میں حج
اوقات مختلفہ میں ہوتا تھا اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ بموجب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے پورا اور شریعت ابراہیمی میں شہر حرام
ذیقعدہ سے ذوالحجہ و محرم و رجب سے مقرر تھے اور ان مہینوں میں جنگ و جدال ممنوع تھا لوگ واسطے حج و عمرہ کے دور دور نزدیک سے بلا خوف و خطر آمد و
رفت کرتے مگر الکفار نے یہہ گمراہی اختیار کی تھی کہ اگر کبھی انکو ان ماہہای ممنوعہ میں جنگ منظور ہوتا تو حیلہ کرتے اونکی تبدیل میں یعنی کبھی مقدم کرتے صفر کو محرم پر
اور کبھی موخر کرتے ذیقعدہ کو ذوالحجہ پر چنانچہ خدا تعالی سورۂ توبہ میں فرماتا ہے آیت انما النسیء زیادۃ فی الکفر یعنی سوا اسکے نہیں کہ آگے پیچھے کر لینا زیادتی
ہے کفر کی یعنی یہہ مہینے ہٹا دینا ہے سو بہہ ہے باعث کفر کہ عہد میں پس نظر برین تقدیم و تاخیر ماہہای حرام احتمال ہے کہ سال ولادت حضرت میں حج ماہ جمادی الاخری
میں واقع ہوا ہو اس تقدیر پر ربیع الاول میں نو مہینے پورے ہوتے ہیں اور تاریخ میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے کہا بارہوین ربیع الاول اور بعضوں
نے دوسری اور بعضے کہتے ہیں آٹھوین اور بعضے دسوین لیکن قول اول یعنی بارہوین اشہر و اکثر ہے اور عمل اہل مکہ ابتک اسی تاریخ پر ہے چنانچہ بارہوین شب کو
زیارت موضع ولادت شریف کی کرتے ہیں اور اسی رات کو مولود پڑھتے ہیں اور رسم او ضیاع اور آداب مولد بجا لاتے ہیں یہہ بات مدارج النبوۃ میں مذکور ہے
اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کا مکہ میں اوس مکان میں ہے کہ مشہور بسرای محمد بن یوسف تمار ہے اوس عمارت کی ابتک
زیارت کرتے ہیں اور اوس مقام کو متبرک جانتے ہیں اور وہ سرای ایک کوچہ میں واقع ہے کہ اوسکو زقاق المولد کہتے ہیں اور وہ کوچہ ایک شعب میں
ہے کہ مشہور بشعب بنی ہاشم ہے مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے کہ عادت اہل مکہ سے ابتک زیارت اوس مقام کی او قبیل آن و دیگر شغل
خواندن مولود وغیرہ بھی پس جو کہ معمول اصاغر و اکابر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما ہو صحیح و مستند ہے اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ
پیش از انکہ آمنہ حاملہ ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قریش بلای قحط و خشک سالی میں مبتلا تھے چنانچہ درخت انکے باغوں کے خشک اور چارپائے لاغر ہوگئے
جسوقت یہہ حاملہ ہوئین مینہہ خوب برسا اور نہرین جاری اور درخت سرسبز و شاداب ہوئے حق تعالی نے برکت قدوم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وسلم سے خیر بسیار قریش پر ارزانی فرمائی چنانچہ وہ سال بسنۃ الفتح مشہور ہوا اور آمنہ سے روایت ہے کہ جسوقت یہہ حاملہ ہوئین تو کچھ ثقل اور بوجہہ
کہ عورتونکو مدت حمل میں ہوتا ہے انکو اصلا محسوس نہ تہا اور کچھہ آثار حمل معلوم نہ تھے بعد اسکے جب چھہ مہینے گذرے درمیان خواب اور بیداری کے
کوئی شخص مجھسے کہتا تہا کہ کون تیرے پیٹ میں ہے اور کس سے تو حاملہ ہوئی ہے میں نے کہا میں نہیں جانتی ہوں وہ شخص کہنے لگا کہ تو حاملہ ہوئی ہے
سید اور پیغمبر اس امت سے چنانچہ اوس روز سے مجکو یقین ہوا کہ میں حاملہ ہوں اور جب زمانہ ولادت نزدیک آیا وہی شخص پہر نظر آیا اور اونے
مجھسے کہا کہ تو کہیو اعیذہ بالصمد الواحد من شر کل حاسد یعنی پناہ پکڑتی ہوں اور سپرد کرتی ہوں میں اوسکو صمد واحد کو شر ہر حاسد سے اور محمد نام

ہی رکہہ اور تمام اسکا توریت مین اور انجیل مین احمد ہی اور قرآن مین محمد اہل آسمان اور زمین کی حمد و ثنا اسکی کرینگے اور آمنہ سے منقول ہی کہ حضرت میری
پیٹ مین تہے کہ مینے خواب مین دیکہا کہ ایک نور مجہسے نکلا کہ تمام عالم اوس سے روشن ہوا اور اسقدر روشنی ہوئی کہ محل بصرہ کے اور مضافات شہر شام
کے مین برأی العین دیکہے اور اہل تاریخ لکہتے ہین کہ سوائے آنحضرت کے آمنہ حاملہ نہین ہوئین اور کوئی اور لڑکا اوسسے سوا حضرت کے پیدا نہین ہوا
صحیح ابن اسحاق سے روایت ہی کہ حضرت انکے پیٹ مین تہے کہ عبد اللہ نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین دو مہینہ کے تہے۔ مدارج النبوت مین ہی
کہ بقول صحیح اقوال ہی وفات عبد اللہ کی مدینہ مین ہوئی قریش کے ساتہہ مکہ سے تجارت کو گئے تہے جب یثرب مین داخل ہوئے بیمار ہوئے عبد المطلب نے
خبر بیماری کی سنکر اپنے فرزند اکبر حارث کو اونکے لینے کیواسطے مدینہ کو بہیجا اور وہ اونکے پہونچنے سے پہلے وفات پا چکے تہے۔ عبد اللہ ابن عباس سے
روایت ہی کہ جب عبد اللہ نے وفات پائی فرشتون نے کہا ربنا یتیم ہوا پیغمبر اور حبیب تیرا حق تعالے نے فرشتون کے جواب مین فرمایا مین حافظ اور نصیر
اور کفیل اوسکا ہون درود اور سلام اوسپر بہیجو اور برکات اوسکے حق مین چاہو اور دعا کرو۔ مولد ابن جوزی مین حکایت ذکر کیا ہی کہ جسوقت آمنہ کو درد زہ
پیدا ہوا تنہائی سے گہبرا کر خدا کی جناب مین رجوع کی اور کہنے لگی کہ کاش بیبیان عبد مناف کی اسوقت میرے پاس ہوتین۔ یہہ کہتی تہین کہ کیا دیکہتی
ہین کہ عورتین خوبصورت کہ بال اونکے سیاہ اور سرخ رخساری تہے اسقدر حاضر ہوئین کہ سارا گہر بہر گیا اور وہ عورتین کہنے لگین کہ ہم حورین ہین حق
تعالے نے بہشت سے تمہاری خدمت کیواسطے ہمکو بہیجا ہی اور ہم سب تمپر فدا ہین اور عثمان بن ابی العاص اپنی مان فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفی سے
روایت کرتا ہی کہ جسوقت آمنہ کو آثار وضع حمل ظاہر ہوئے مین اونکے پاس حاضر تہی اتفاقاً اوسوقت نظر کی مینے طرف آسمان کی کیا دیکہتی ہون کہ تارے میل بجانب
زمین کرتے ہین یہانتک کہ زمین پر گر پڑینگے اور روایت ہی کہ تارے ایسے نزدیک ہوئے تہے کہ مین خیال کرتی تہی کہ میرے سر پر گر پڑینگے اور آمنہ سے روایت
ہی کہ وقت درد زہ کے اور قریب زمان ولادت ایک آواز وحشتناک سنی گئی کہ جسکے سننے سے خوف اور ترس نہایت مجہکو معلوم ہوا پہر دیکہا مینے ایک
مرغ سفید پیدا ہوا اور اوسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف اور ترس مجہسے دور ہوا پہر وہ مرغ ایک جوان نرم اور نازک اور خوش شکل
ہو گیا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک پیالہ شراب طہور کا تہا سفید زیادہ دودہ سے اوسکو میرے ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ پی مینے پیا تو اوسکا مزا میٹہا شہد سے تہا
پہر کہا کہ سیر ہو کر پی مینے اور پیا پہر کہا کہ خوب سیر ہو کر پی پہر مینے خوب سیر ہو کر پیا پہر اوسنے میرے پیٹ کیطرف ہاتہہ پہیلایا اور اوسکو ملنے لگا اور کہنے لگا اظہر
یا سید المرسلین اظہر یا سید العلمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمۃ للعلمین اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر یا خیر خلق اللہ اظہر یا نور من نور اللہ بسم اللہ اظہر
یا محمد ابن عبد اللہ فظہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالبدر المنیر چنانچہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کیوقت کہ روز دوشنبہ تہا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہوئے

فصل دوسری بعضے فضائل اور شمائل آنحضرت مین۔ مدارج النبوت وغیرہ کتابون معتبرہ مین لکہا ہی کہ ولادت باسعادت حضرت علیہ الصلوۃ والتحیہ
کی روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب ہوئی اور یہہ وقت طلوع غفر تہا غفر بفتح غین معجمہ وسکون فا در اصل نام آخر شب مین تین تارے چہوٹے کہ منجملہ منازل قمر سے

اور مواہب لدنیہ سے منقول ہے کہ مولد سب تمیدون کا ہی وقت ہی اور ارباب تنجیم ساعت ولادت حضرتؐ کو اسعد ساعات کہتے ہین اور حق یہہ ہے
کہ حضرت مشرف بزمان نہین ہین بلکہ زمان کو شرف آپ کی ولادت سے ہے اور یہی سبب ہی کہ ولادت شریف حضرتؐ کی اون مہینون مین کہ مشہور
بکرامت اور برکت ہین جیسے محرم اور رجب اور رمضان واقع نہوی اور ایام مین اگرچہ جمعہ افضل ہے کہ پیدائش حضرت آدم کی اسی دن مین ہی اور اسدن مین
بالاتفاق ایک ساعت ہی کہ جو کوئی اوسمین دعا مانگے قبول ہو لیکن بااین ہمہ کرامت پہر بہی برابری یوم ولادت حضرتؐ کا کہ روز دوشنبہ تہا نہین کرتا
چنانچہ بملاحظہ شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن مین روزہ رکہنا مستحب ہے حدیث مین آیا ہی کہ حضرت دوشنبہ کی دن اکثر روزہ رکہتے تہے اور اسکے
سبب سے جو پوچہا تو فرمایا کہ مین پیدا ہوا ہون اسدن اور نازل ہوئی وحی مجہپر اسدن مین علمای کرام نے اس حدیث سے تعیین مولد شریف اور بیان
فضائل اور سائر آداب کو معمول اہل حرمین شریفین کا ہی استنباط کی ہی عبد اللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ قریب مکہ کے ایک موضع ہے
کہ اوسکو وادی فاطمہ کہتے ہین اوسمین ایک راہب تہا کہ نام اوسکا عیص تہا وہ کہتا تہا اہل مکہ سے کہ پیدا ہوگا تم مین ایک مولود مسعود کہ اطاعت
کرین گے اوسکی تمام قبائل عرب اور مالک ہوگا عجم کا ہی اور یہی زمانہ اوسکی پیدائش کا ہی اور اوسوقت مین جو لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا تہا اوسکا احوال
کو پوچہتا تہا جسدن حضرتؐ پیدا ہوئے عبد المطلب اوس راہب کے پاس گئے اور خبر آپکی ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ یہہ وہی لڑکا ہے جسکو مین
کہتا تہا نام اوسکا کیا رکہا عبد المطلب نے کہا محمدؐ عیص بولا کہ قسم ہے خدا کی تحقیق جانتا تہا مین تمہارے درمیان وجود اس مولود کا تین خصلتون سے
کہ مین اونکو پہچانتا ہون ایک طلوع اوسکے ستارہ کا رات مین ۔ دوسری ولادت اوسکی دوشنبہ کے دن تیسرے نام اوسکا محمدؐ ہے ۔ ابو نعیم نے حسان
بن ثابت سے روایت کی ہے کہ مین وقت ولادت حضرتؐ کے سات یا آٹھ برس کا مدینہ مین تہا سنا مینے کہ صبح کو ایک یہودی پکارتا تہا اپنی قوم کو قوم نے کہا کیا
ہوا ہے تجکو کہ فریاد کرتا ہی اور ہمکو بلاتا ہی بولا کہ طَلَعَ اللَّیلۃَ نَجمُ اَحمَد یعنے طالع کیا اللہ نے آجکی رات ستارہ احمدؐ کا جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے
اوسکو یاد کیا پہر حساب لگایا تو وہی رات آپکی ولادت کی تہی کہ اوس یہودی نے خبر دی تہی مدارج النبوۃ مین مسطور ہے کہ احادیث صحیحہ مین آمنہؑ سے
روایت ہی کہ دیکہا مینے شب وضع حمل مین ایک نور کہ روشن ہوئے اوس سے قصور شام کے اور عبد الرحمن بن عوف اپنی مان سے کہ شفا اوسکا
نام ہے روایت کرتا ہی کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے میری ہاتہہ مین آئے سنا مینے کہ گویندہ کہتا تہا یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے تجکو خدا اور روشن ہوا مشرق
سے مغرب تک کہ دیکہا مینے قصور شام کو اوس روشنی مین اور آمنہؑ سے روایت ہے کہ جب مجکو دردزہ پیدا ہوا مین اکیلی گہر مین تہی اور عبد المطلب
طواف خانہ کعبہ مین ایک آواز بلند میری کان مین آئی کہ اوسکی سننے سے مجکو خوف معلوم ہوا پہر دیکہا مینے کہ مرغ سفید اپنے بازو میری دل پر ملتا ہی مگر وہ خوف
و ترس جاتا رہا پہر دیکہا مینے نور بلند اور دیکہین اپنے پاس عورتین بلند قامت مانند درخت خرما کے گویا بیٹیان عبد مناف کی ہین تعجب کیا مینے کہ یہہ کہان
سے پیدا ہوئین ایک بولی مین آسیہ جورو فرعون کی ہون دوسری نے کہا مین مریم بیٹی عمران کی ہون اور یہہ عورتین حور بہشتی ہین اور

آمنہؓ سے روایت ہی کہ جب حضرتؐ پیدا ہوی چار عورتین آسمان سی اوترین مین اونکو دیکہ کر ڈری اور کہا مینے کہ کون ہو تم کہ ملکی سی عورتین نہین ہو
اونہون نے کہا کہ ای آمنہؑ تم نڈر رہو اور خوف نکرو۔ ایک بولی کہ مین حوا ام البشر ہون۔ دوسری نے کہا مین سارا والدہ اسحٰقؑ ہون۔ تیسری بولی
کہ مین ہاجرہؑ مادر اسماعیلؑ ہون۔ چوتہی کہنے لگی کہ مین آسیا بنت مزاحم ہون حواؑ کی پاس طبق سونیکا تہا اور سارا کی پاس ابریق نقرہ اور اوسمین آب کوثر
اور ہاجرہ کی پاس عطر تہا بہشت کا اور آسیہ کی پاس رومال سبز تہی حضرت کو غسل دیکر آمنہ کی گود مین دیا۔ پہر حضرت نے سجدہ کیا اور کہا یا رب ہبلی امتی
ای پروردگار بخش تو واسطے میرے امت میری کو آواز آئی حق تعالی کیطرف سی وہبتک امتک یا علی ہمتک بخشا مینے تیری امت کو سبب بڑی ہمت تیری کے
اور پہر فرمایا حق تعالی نے اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امتک عند الولادۃ فکیف ینسہا یوم القیمۃ گواہ رہو ای فرشتو میری کہ دوست میرا نہ بہولا
اپنی امت کو وقت ولادت کی پہر کیونکر بہولیگا اپنی امت کو دن قیامت کی کتب سیر مین آمنہؑ سے روایت ہی کہ جب حضرتؐ پیدا ہوی سجدہ کیا اور انگشت
تسبیح آسمان کی طرف اوٹہائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہی پہر آمنہؑ کہتی ہین کہ مینے دیکہا کہ ایک پارہ ابر سفید آسمان سے اوترا اور حضرتؐ کو لپیٹ کر اوٹہا لیگیا
اور میری سامنی سے غائب ہوگیا سنتی ہون کہ منادی ندا کرتا ہی کہ اونکو بطرف مشرق اور مغرب زمین کی پہراو اور موالید انبیا مین رکہو تا اونکی حق
مین دعای برکت کرین اور جامہ ملت حنفیہ کا پہناؤ اور حضرت ابراہیمؑ پر عرض کرو اور دریا اور صحرا پر گذرا تو تا اونکا نام اور صفت پہچانین اور تحقیق
نام اونکا ماحی ہی یعنی مٹانیوالی کفر کی اور شرک اور بدعت کی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ آمنہؑ کہتی ہین کہ جب حضرتؐ پیدا ہوی دیکہا مینے کہ ایک ابر
بزرگ نورانی ہے کہ سنی جاتی ہی اوسمین آواز گہوڑونکی اور کانپنا بازوکا اور باتین آدمیونکی پہر چہپا لیا اوس ابر نے حضرتؐ کو اور غائب ہوے
میری روبرو سے پہر سنا مینے کہ گوینده کہتا تہا سیر کرواؤ محمدؐ کو تمام زمین کی اور عرض کرو اونکو روحانیات پر اور انس اور جن و ملائک پر اور عرض
کرو طیور و وحوش پر اور دو اونکو کلید نبوت اور نصرت کی اور کلید خزانہ عالم کی اور دو اونکو خلافت اور صفوت اور خلق آدمؑ اور معرفت شیثؑ
اور شجاعت اور شکر نوحؑ اور خلت ابراہیمؑ اور لسان اسمعیلؑ اور رضای اسحٰقؑ اور فصاحت صالحؑ اور حکمت لوطؑ اور بشارت یعقوبؑ
اور جمال یوسفؑ اور کلام اور قوت موسیٰؑ اور تحمل ہارونؑ اور صبر ایوبؑ اور صوت داؤدؑ اور عبادت یونسؑ اور جہاد یوشعؑ
اور عصمت یحییٰؑ اور حکمت لقمانؑ اور حب دانیالؑ اور وقار الیاسؑ اور زہد و کرم عیسیٰؑ اور غوطہ دو اونکو دریای اخلاق سب
پیغمبرونمین المختصر جو جو کمال اور خوبی ہر نبی مین تہی سو سب آپکی ذات بابرکات مین جمع ہوئین رباعی خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری
وہ حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری + خوبی شکل و شمائل حرکات و سکنات + آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + پہر آمنہؑ کہتی ہی کہ کشادہ ہوا
وہ ابر اور لپیٹا حضرت کو پارہ حریر سبز مین اوس حریر سی مانند پانی چشمہ کی پسینا ٹپکتا تہا اور ایک روایت مین یہ ہی کہ آمنہؑ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت
کی حضرت کو پہر لای ایک جامہ سفید صوف مین لپٹی ہوی تہے اور گوینده کہتا تہا کیا خوب خوب مقرر ہے محمدؐ تمام دنیا پر یہانتک کہ باقی نرہی کوئی مخلوق اہل

پہر آمنہ کہتی ہین کہ دیکہا مینے حضرت کو کہ گویا ماہ شب چہاردہم ہین اور ابرو شمائل
مانند ... کہ والی آپ سے آتی بندست اور مطلع اور شاداب کا عرق
اذفری آپ کے بدن سے آتی ہے اور دیکہا مینے تین آدمیونکو ایک کے ہاتہہ مین ابریق چاندیکا۔ دوسریکے ہاتہہ مین طشت زمردکا
تیسریکے پاس حریر سفید تہا پہر نکالی ایک انگشتری کہ اوسکے نظارۂ صفا مین ابصار ناظرین کے خیرہ و حیران ہو وین پہر دہویا حضرت کو
سات بار اور مہر کی درمیان شانہ کے اوس انگوٹہی سے اور لپیٹا آپکو اوس حریر مین اور لائے اپنے بازو مین اور رکہا ایکساعت پہر مجکو
سونپا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اوس طشت زمرد کی چار گوشہ تہی ہر گوشہ مین موتی ابدار لگے تہے اوس حال مین کوئی نبی پکارا کہ دنیا
کی مشرق اور مغرب اور برو بحر اوسکا دست خدا کی ہر گوشہ سی اسکے جو چاہے سولے۔ حضرت نی ہاتہہ بیچ طشت کی رکہا غیب سی آواز آئی کہ بجائے
کعبہ اسنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالی نی اوسکو قبلہ نماز اور مولد مبارک اوسکا مقرر کیا۔ حضرت ابن عباس رض نی فرمایا کہ وہ شخص رضوان اور
داروغہ بہشت تہا اور آمنہ سی مروی ہے کہ ایکساعت کی بعد جب آپکو پردون کی تلے سی نکالا اور اونکی کان مین چند باتین کہین کہ مین کچہہ نسمجہی پہر
درمیان دونو آنکہون کے بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تجکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبرونکا تجکو دیا اور علم اور شجاعت اور
سخاوت اور سب اخلاق تیری سب سے زیادہ ہین اور کنجیان خزانہ مدد کی تیری ہاتہہ مین ہین اور رعب اور عظمت تیری آدمیون کے
دل مین اسقدر ڈالی ہے کہ کوئی شخص ذکر تیرا نسنے گا مگر وہ مغلوب خوف و ترس ہوگا اگرچہ تجکو نہ دیکہے گا پہر آمنہ کہتی ہین بعد اسکے اوس
شخص کو مینے دیکہا کہ اوسنے منہہ اپنا حضرت کے مونہہ پر رکہا جیسے کبوتر اپنے بچہ کو بہراتا ہے اور مین دیکہتی تہی کہ حضرت اپنی اونگلی سے اشارہ
کرتے تہے اور طلب زیادت فرماتی تہے اور عبد المطلب سی منقول ہے کہ مین شب ولادت حضرت کی خانہ کعبہ مین تہا وقت نیم شب کیا دیکہتا
ہون کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ابراہیم مائل ہوئے اور سجدہ کیا اور آواز تکبیر اوسے بلند ہوئی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر
رب محمد ن المصطفے الان قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر پروردگار محمد مصطفے کا تحقیق
پاک کیا مجکو میرے رب نے ناپاکی بتون سے اور پلیدی مشرکون سے اور بت کہ پیرامون خانہ کعبہ تہے پارہ پارہ ہوئے اور
کلان تر سب بتونکا کہ نام اوسکا ہبل تہا مونہہ کے بل گر پڑا اور آواز آئی آمنہ سے محمد پیدا ہوئے اور سحاب رحمت اور طشت
فردوس سے آیا کہ اونکو دہو وین عبد المطلب کہتی ہین یہہ جو مینے دیکہا اپنی آنکہونکو ملنے لگا کہ یہہ خواب ہے یا بیداری جب تامل کیا معلوم ہوا
کہ مین جاگتا ہون اور جو کچہہ دیکہا سو بیداری مین دیکہا۔ بعد اسکے بیچ خانہ کعبہ سے متوجہ خانہ آمنہ ہوئی دروازہ بند پایا پکارا کہ ای آمنہ
دروازہ کہولو۔ انہون نی کہولا۔ عبد المطلب کہتی ہین کہ جب دروازہ کہولا پہلی نگاہ میری موضع نور محمدی کی آمنہ کی مونہہ پر پڑی اثر اس نور کا انکی چہرہ
مین ندیکہا بہت آفت ہوا اور کہا واحزناہ ای آمنہ وہ نور کیا ہوا انہ بولی کہ میری فرزند پیدا ہوا ہے مینے کہا میرے پاس لاؤ کہ اوسکو دیکہون

اور اوسکے جمال باکمال سے مسرور ہون — آمنہ نے جواب دیا کہ ابھی آپ اوسکو نہ دیکھ سکین گے اونہون نے کہا کیا سبب آمنہ نے یہہ قصہ کہا کہ جسوقت
حضرت پیدا ہوے ایک شخص میرے پاس آیا کہ ہاتہ اوسکا مانند درخت خرمی کے تہا کہہ گیا ہی کہ اس لڑکی کو گہر سے باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو
نہ دکہانا مجکو سنکر غصہ آیا اور تلوار کہنچکے کہنے لگا کہ اوس فرزند دلبند کو جلد دکہاو نہین تو تمکو یا آپکو ہلاک کرتا ہون — جب آمنہ نے یہہ حال دیکہا
گہبرا کر کہا کہ فلانی مکان مین ہی جا کے دیکہو مینے قصد اوس مکان کا کیا اندر سے ایک شخص نہایت باعظمت وہیبت ظاہر ہوا کہ اسطرحکا شخص مینے کبہی نہین دیکہا
تہا شمشیر برہنہ اوسکے ہاتہ مین مجہپر حملہ کیا اور کہا تکلتک ایک یعنی رو دی تجکو تیری مان کہان آتا ہی — مینے جواب دیا کہ گہر مین آتا ہون اپنے فرزند کے
دیکہنے کو وہ شخص بولا الٹی پاؤن پہر جا کہ جتنیک فرشتے مقرب بارگاہ صمدی اوسکی زیارت سے مشرف نہولین گے کوئی بنی آدم اوسکو نہ دیکہے گا —
عبد المطلب کہتے ہین کہ اوس وقت لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور ہاتہ سے میرے تلوار گر پڑی اور مین باہر آیا کہ قریش کو اس حال سے آگاہ کرون
ولیکن ہرچند چاہا کہ اس حال کی تقریر کرون ہرگز طاقت گویائی نپائی کہ اسبات کو بیان کرون — القصہ بعد تین دن کے جب حضرت کو دیکہا
نہایت خوش ہوا اور اوٹہا کے خانہ کعبہ مین لیگیا اور حق تعالی کی پناہ مین سونپا اور محمد نام رکہا اور دروازہ کعبہ پر کہڑے ہوکر شکر خدا تعالی کا بجا لایا
پہر انکو وہان سے لاکر آمنہ کو سپرد کیا اور بابت محافظت مین نہایت تاکید کی اور کہا میرے اس فرزند کی بڑی شان ہوگی منقول ہے
کہ جسوقت حضرت پیدا ہوے اثر نجاست مثل خون وغیرہ حضرت کے بدن مطہر پر نہ تہا اور مستور بلباس نور تہے کسیکی نظر آپکے ستر عورت پر نہ پڑی اور جب
مان کے پیٹ سے زمین پر آئے سجدہ کیا اور بآواز بلند کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ انا محمد رسول اللہ اور جب دائی نے قصد نہلانیکا کیا حضرت نے کہا غسل
دیا گیا ہون مین آب رحمت سے تہا مین پہلے ازل کے طاہر اور پیدا ہوا ہون مین طاہر اور صفیہ حضرت کی پہوپہی سے روایت ہی کہ حضرت کی تولد کے
بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ اوسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب وغریب مینے دیکہین پہلے حضرت نے سجدہ کیا اور امتی امتی کہا دوسرے جسوقت پیدا ہوے آنحضرت کا نور
چراغ کے نور پر غالب تہا تیسرے مینے چاہا کہ انکو غسل دون غیب سے آواز آئی کہ ہمنے اسکو شستہ اور پاک بہیجا ہے اور جمہور اہل سیر متفق ہین اسبات پر
کہ حضرت مختون اور مقطوع السرہ پیدا ہوے یعنے ختنہ کیے ہوے اور آنول نال کٹے ہوے اور انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ پیدا ہوا مین مختون اور نہ دیکہا کسینے میرے ستر عورت کو اور لکہا ہے کہ حکمت اسمین یہہ ہی تہی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا کی زیب وزینت دیکہنے مین
شریک نہو — بالجملہ جس قدر آیات اور آثار کہ وقت ولادت حضرت کے ظاہر ہوے زیادہ اوس سے ہین کہ حیطہ شمار مین آئین بعضے اونمین سے یہتی کہ معرض
بیان آئے اور از انجملہ اشہر آثار سے یہہ ہی کہ آپکی تولد کے وقت محل نوشیروان کا ہل گیا اور چودہ کنگورے گر پڑے یہہ اشارہ اس امر کا تہا کہ اوسکی
اولاد مین چودہ آدمیون کی بادشاہی رہیگی سو وہی ہوا کہ دس برس تک سلسلہ سلطنت اوسکے خاندان مین رہا باقی تا زمان خلافت امیر المومنین
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اوسکی اولاد کی بادشاہی رہی اور چودہ تخت نشین ہوے اوسکی اولاد مین زیادہ تفصیل یہہ مدارج النبوت مین

سواہب لدنیہ سے منقول ہی اور صاحب روضۃ الاحباب نے نقل کی ہی کہ تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ زمانہ بادشاہی
اولاد نوشیروان کا رہا اور انمیں سے ایک یہ ہی کہ دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ میں کہ رود خانہ خشک ہزار برس سی تہا اوس سی پانی جاری
ہوا اسمیں یہ اشارہ تہا کہ انہار کفر کی خشک ہو جاوینگی اور دریا اسلام کی جاری رہینگی اور انمیں سے ایک یہ ہی کہ آتشکدہ فارس کہ ہزار برس
سی گرم تہا آگ اوسکی بجہ گئی اور بازار آتش پرستونکا سرد ہوا جب ایسی سوانح بریشی کا ر آئی تو کسری کہ فرمان روای ملک فارس تہا گہبرایا اور
نہایت خائف اور ترسان ہوا لیکن از روی حزم و احتیاط کہ لازمہ مراسم سلطنت تہا خوف مکنونہ ضمیر کو کسی سی نہ کہا اتفاقاً اونہیں ایام میں قاضی
القضات اسکے وقت نی کہ سردار موبدان تہا خواب دیکہا کہ شتر تند سرکش عربی گہوڑونکو کہینچتے ہیں یہانتک کہ دجلہ سی گذر گئی اور بلاد میں منتشر ہوی اور
موبدون نی تعبیر اوسکی خواب کی یہہ کہی ـ کہ بلاد عرب میں ایسا حادثہ ہو کہ اوسکے سبب سے ملک عجم منہزم اور مغلوب ہو جاوی نوشیروان نی دریافت
اس حال کی واسطے اپنی آدمی کاہنون کی پاس بہیجے خصوصاً سطیح کی پاس کہ علم کہانت میں یکتائی روزگار تہا اور اپنا نظیر و عدیل اس علم میں نہ رکہتا تہا
اور حال اوس شخص کا نہایت عجیب و غریب تہا کہ سابقاً مذکور ہوا القصہ کسری نے عبد المسیح کو سطیح کی پاس بہیجا جسوقت رسول کسری وہان
پہونچا اوسکو سکرات موت میں پایا وقت ملاقات بعد عرض سلام ابلاغ تحیت نوشیروان کیا سطیح نی جواب نہ دیا عبد المسیح نی چند بیت پڑہین کہ مشتمل
احوال کسری اور اوسکے سوال پر تہین اوسنے اون بیتون کو سنا جنبش کی اور کہا عبد المسیح آیا ہی بجانب سطیح سوار اوپر شتر و امانده رفتار کے
بتحقیق کہ سطیح قریب اوسکے ہی کہ قبر میں داخل ہو فرستادہ ملک بن ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب اضطراب اور تزلزل ایوان اور گر پڑنی کنگورونکے
اور اطفای آتشکدہ فارسیون کی اور خواب قاضی کی کہ دیکہا ہی اونٹ سرکش عربی گہوڑون کو کہینچتے ہیں یہانتک کہ دجلہ سی گذر گئی ـ ای عبد المسیح
جسوقت کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑہنا اور ظاہر صاحب شفیع عقبی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روان ہو رود خانہ سماوہ
اور خشک ہو جاوی دریاچہ ساوہ اور سرد ہو آتشکدہ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت فرس کی زمین بابل سی منقطع ہو
اور سطیح رخت حیات کا سرا چہ دنیا سی باہر لیجاوی اور علم کہانت زمین شام میں نہ رہی اور چودہ آدمی حکومت کرین مردون اور عورتون سی اوسکی
نسل میں اور بعد اسکی شدائد امور پیدا ہون غرض کہ جو کچہ آنیوالا تہا سو آیا اسکا کچہ علاج نہیں سطیح نی یہہ کلام تمام کیا اور گر پڑا اور مر گیا
عبد المسیح نی مراجعت کی اور کسری پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اہل تاریخ نی از روی تحقیق لکہا ہی کہ حق تعالی نی مملکت یزدجرد کہ آخر ملوک فارس تہا
ہاتہ سعد بن وقاص کی فتح فرمائی اور اوسکو ایک آسیابان نی آخر زمان سلطنت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی مرو میں قتل کیا
احوال ارضاع شریف صاحب مدارج النبوت نی اسطرح لکہا ہی کہ پہلی حضرت کو ثوبیہ کنیز ابولہب نی دودہ پلایا اور یہہ کنیز وہی ہی کہ جسنے
حضرت کی تولد کی خبر سب سی پہلی ابولہب کو دی تہی اور اوسنے یہہ بات سنکر فرط خوشی سی ثوبیہ کو آزاد کر کے حکم دیا تہا کہ حضرت کو دودہ پلا وے

حق تعالی نے بدل اس سرور کی ابولہب سے روز ولادت کی کہ دوشنبہ تھا اس دن کا عذاب قبر اوس سے موقوف کیا لہذا مسلمانونکو اس مقام سے بڑی سند ہے
کہ شب میلاد حضرت کی سرور اور بذل اموال کرنا موجب تخفیف عذاب کا ہوگا یعنی ابولہب کہ کافر قطعی تھا اور قران مین سورہ تبت اوسکی حال بد حال مین
نازل ہوا اور کیفیت اوسکی شقاوت کی بمقام اوسکی لکھی جاویگی جب حضرت کے تولد کی خوشی کی باعث تخفیف عذاب شدید مین پاوے خوشحال مسلمانون کا
کہ حضرت کی میلاد سے مسرور ہووین اور موافق مقدور کے طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیئے کہ مجالس مولود شریف کی بدعات اور امور ممنوعہ
محرمہ سے خالی اور پاک ہون تا موجب حرمان طریقہ اتباع سلف سے ہووے اور واضح ہو کہ اسلام ثویبہ مین اختلاف ہے بعضے محدثین اسکو صحابیات سے گنتے مین
اور کتب سیر مین آیا ہے کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم برعایت حق رضاعت اوسکا اکرام کرتے اور مدینہ سے اوسکی واسطے جامہ و انعام ارسال فرماتے اور وفات اسکی بعد فتح
خیبر کے ہوئی آٹھوین سال ہجرت مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بغرض فتح مین مکہ کو تشریف لائے پوچھا کہ اوسکی خویشون مین سے کوئی ہے کسیکو نپایا اور ثویبہ
نے حمزہ بن عبد المطلب کو بھی دودہ پلایا ہے اس جہت سے درمیان آنحضرت اور انمین اخوت رضاعی ثابت ہوا اور مروی ہے کہ سات دن حضرت نے اول اپنی والدہ شریفہ
بی بی آمنہ کا دودہ پیا بعد اسکی چند روز ثویبہ کنیز ابولہب نے دودہ پلایا بعد اسکی یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کی ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا کتب سیر اور مواہب مین بتفصیل
تمام بروایات متعددہ منقول ہے بیان بطریق انتخاب روضۃ الاحباب و مدارج النبوت سے نقل کیا جاتا ہے۔ کہ مکہ کے سردارونکا یہ معمول تھا کہ اپنی اولاد کو دودہ
پلانیکے لیے اطراف و جوانب کی دائیونکو سپرد کرتے تھے اور اسمین بہت سے فوائد متوقع تھے۔ منجملہ اوسکے یہہ کہ اطراف مکہ مین بسبب صفائی آب و ہوا اور کثرت میوونکے
نشو و نمای اطفال بخوبی تمام ہوتا تھا اور فصاحت و بلاغت قریب کی زیادہ تر شہر سے مشہور تھی اور خاص مکہ شریف مین یہہ معمول تھا کہ قبیلہ بنی سعد
کی عورتین شیر دار ہر سال دوبار ربیع و خریف مین شہر مکہ مین آتین اور وہان کی سردارونکی اطفال کو بعد تقرر اجرت دودہ پلاتین اور پرورش کیواسطے
انکو اپنے گھر لیجاتین۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوے کل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کی دودہ پلانے اور پرورش
کیواسطے راغب ہوتی تھی اور سبب اس رغبت کا یہہ تھا کہ بعد پیدا ہونیکے جب حضرت کو آمنہ کے پاس سے اوٹھا لیجا کر تمام مواضع مشرق اور مغرب مین پہرایا
اوسوقت ایک منادی حق تعالی کیطرف سے ندا کرتا تھا کہ ای گروہ خلائق یہہ شخص محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے خوشحال اون چھاتیونکا کہ اوسکو دودہ
پلاوین اور خوشحال اون ہاتھونکا کہ اوسکو پرورش کرین اور خوشحال اون مکانونکا کہ یہہ شخص وہان رہے جب یہہ ندا سنا تمام قابلات نے سب شیر دار
آرزومند دودہ پلانیکی اور سائر مخلوقات آرزومند پرورش کی ہوئی اور ہر ایک عالم مخلوقات سے مانند چرند و پرند ابر ہوا اور سوا انکی دعوی حقیت اور اولویت
انکو اپنی کا نسبت دوسرونکی کرتا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ تم سب اس خواہش اور آرزو سے باز رہو اور یہہ تمنا نکرو کہ یہہ سعادت ازلی حلیمہ سعدیہ کی نصیبہ ہوئی ہے
اور خود اوس بی بی نیکبخت سے بروایت ابن عباسؓ منقول ہے کہ بحسب اتفاق سال ولادت حضرتؐ کی مین اور ہماری اہل قبیلہ کمال سختی اور مشقت مین
مبتلا تھے اور بسبب قحط سالی کی تردد اور پریشانی اوقات بسر ہوتی تھی اور ایسا ہی حال ہماری ناقہ کا تھا کہ بسبب لاغری کے شیر اوسکا بالکل خشک ہو گیا تھا

ولیکن ان سب تکلیفون پر صبر و شکر کرتی تہے اور نوبت افلاس کی یہانتک پہنچی تہی کہ باوجود حمل مجکو تین دن فاقہ رہا تا انکہ بیٹا پیدا ہوا اور مجکو شدت گرسنگی
سے یا تردد روزہ سے ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ زمین و آسمان مین تفرقہ دشوار تہا اور تونگو کثرت گریہ طفل اور شدت گرسنگی سے نیند نہ آتی ایک رات کمال ضعف
اور سستی سے آنکھ میری لگ گئی تو خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک آدمی نے مجکو اوٹھا کر جوی آب مین کہ پانی اوسکا دودہ سے سفید تر تہا غوطہ دیا اور مجسے کہا کہ اسکو
پی لو وہ تیرا زیادہ اور خیر و برکت تجکو حاصل ہو اور وہ شخص ترغیب و تحریص کرتا تہا کہ اور پی تجکو خدای عز و جل کہ اوس پانی کا ذائقہ شہد سے شیرین تر
اور خوشگوار تہا اوسوقت اوس شخص نے کہا کہ مجکو پہچانتی ہو مینے کہا نہین وہ بولا مین تیری شکر کی شکل مجسم ہون کہ حالت مشقت مین کرتی تہی۔
ای حلیمہ اب جانب بطحا کہ روان ہو کہ تیری روزی وہان کشادہ تر ہوگی اور ایک نور روشن وہان سے اپنے ساتھ لاوگی مگر اس راز کو سب سے مخفی رکھنا پہر
اوسنے اپنا ہاتھ میری سینہ پر رکھکر کہا کشادہ کریگا حق تعالی تیرا رزق اور جاری کریگا شیر پس جب مین بیدار ہوئی اپنا حال اور ہی دیکھا نہ وہ گرسنگی باقی
رہی اور خشکی پستانون مین بلکہ تر و تازگی ظاہر و باطن مین پیدا ہوئی اور میری اہل قبیلہ کی جو سختی اور پریشانی مین اوقات گذرتی تہی بعضے
عورات میری اصلاح احوال کو دیکہکر از روی تعجب استفسار کرتی تہین اور مین جو مامور بکتمان راز تہی بجز سکوت کسی سے کچہ نہ کہا القصہ مین
اپنی قبیلہ کی عورتون کے ہمراہ مکہ کو روانہ ہوئی اور جب حوالی بطحا مین پہنچی یہ سنا مینے کہ ہاتف غیب ندا کرتا ہے کہ خبردار اور آگاہ ہو کہ خدای عز و جل نے برکت
مولود قریش سے کہ وہ آفتاب روز اور ماہتاب شب ہے اس برس کو تمپر آسان و موجب فراغت کیا ہے۔ خوشا وقت اون چہاتیونکا کہ اوسکو دودہ پلاوین
ای عورات بنی سعد کی دوڑو اور شتابی کرو تا اوس دولت و سعادت کو پہونچو جسوقت عورتون نے یہہ مژدہ سنا باتفاق اپنی شوہرونکے شتاب متوجہ حرم کی
ہوئین لیکن میری مادہ خر کہ بہت ضعیف اور لاغر تہی آہستہ سبکے پیچہے چلتی تہی اور ساتھ کی عورتین آگے آگے جاتی تہین اور مین اپنی مرکب کو بسبب تاکید شوہر ہر چند
ہانکتی تہی مگر طاقت نہ رکہتا تہا کہ قافلہ سے جا ملے اور اونکے ساتھ چلے اس حالت مین چپ و راست سے یہہ آواز غیبی میری کان مین آئی کہ گوینده نے کہا ہنیا لک یا حلیمہ
خوشا حال تیرا ای حلیمہ ناگاہ شکاف میانہ دو پہاڑ سے ہوا ایک شخص مہیب ظاہر ہوا کہ قد اوسکا مانند نخل باسق تہا اور اوسکی ہاتھ مین ایک حربہ نور کا تہا میری
مرکب کی پیٹ پر مارا اور کہا ای حلیمہ حق تعالی نے تجکو بشارت دی ہے اور مجکو حکم ہوا ہے کہ شیطان اور سرکشونکو تجسے دور کرون چنانچہ اوسوقت مینے اپنے شوہر سے
کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون شوہر نے کہا نہین مگر مین تجکو ہولناک دیکھتا ہون کیا ہے مینے مختصر حال کہا پہر میری مرکب نے چلنے مین شتابی کی جبکہ دو فرسنگ
مکہ رہا وہان مقام کیا شب کو اوس منزل مین مینے یہہ خواب دیکھا کہ ایک درخت سبز بہت سی شاخون والا نے میری سر پر سایہ کیا اور ایک درخت خرما دیکھا کہ انواع
رطب اوسمین لگ رہے تہے اور عورتین بنی سعد کی گرد میرے جمع ہین اور کہتی ہین ای حلیمہ تو ہماری ملکہ ہے اور اوس درخت سے ایک خرما میری گود مین گر پڑا مینے اوٹہا کر
کہالیا زیادہ تر شہد سے شیرین تہا اور اوسکے ذائقہ کی حلاوت میری سینہ سے نکلی جب تک حضرت میری پاس رہے لیکن مینے اس واقعہ کو بہی کسی سے ظاہر نکیا اور

[illegible]

اونکی پہر شیر دار ہوگئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اوسکی پستانون مین نہ تہا اب دودہ سی بہر گئین چنانچہ اوسکو ہمنی دودہا اور دودہ پیا اور سیراب ہوئی اور نیند بہر سوئے اور جو موجب کہنے آمنہ کے مین کئی دن متوقف رہی ایک شب کیا دیکہتی ہون کہ آس پاس آپکے تمام نور محیط ہی اور ایک مرد سبز پوش حضرت کے سرہانے کہڑا ہے مینے اپنے شوہر کو چپکے سے بیدار کر کر کہا کہ اوٹہہ اور دیکہہ جو مین دیکہتی ہون شوہر میرا جاگا اور کہنے لگا کہ اے حلیمہ خاموش رہ اور اپنے راز کو پنہان رکہہ کہ جس روز سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی احبار یہود کو کہانا پینا گوارا اور آرام و قرار نہین ہی اور ہم اس طفل کے طفیل سے امیدوار فضل و کرم حق تعالی کے ہین القصہ مین تین دن یا سات دن مکہ مین رہی اور ہر روز عجائب کرشمے اور غرائب سانحے دیکہا کی اور اونکو بی بی آمنہ سے آکر کہا کی اور وہ بہی مجہسے حکایات عجیب و غریب مدت حمل اور وقت تولد کے بیان فرماتین اور اون اسرار کے پوشیدہ رکہنے کو نہایت تاکید کرتین آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتہہ رخصت کیا اور خدا کو سونپا مین آپکو لیکر سب عورتون کے ساتہہ اپنے وطن کو چلی اور حضرت کو اپنے مرکب کے آگے گود مین بٹہا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف و لاغر تہا بکمال چستی و چالاکی چلتا تہا یہان تک کہ سب ساتہہ والون کے مرکبون سے آگے رہتا اس چالاکی مرکب سے سب عورتین قبیلہ کی تعجب کر کے پوچہتی تہین کہ یہہ وہی مرکب ہے کہ آتے وقت طاقت رفتار اسمین نہ تہی مین کہتی کہ ہان وہی ہی۔ ایکدن مینے سنا کہ وہ مرکب کہتا تہا بخدا کہ میری شان عظیم ہی اور یہہ بہی سنا کہ وہ کہتا تہا زندہ کیا مجکو پروردگار میرے نے اور فربہی اور توانائی پہیر دی مجکو پہیر اے عورتو تم غافل ہو نہین جانتی ہو کہ مجپر خاتم النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین سوار ہی اور سوا اسکے اثنائے راہ مین داہنی اور بائین طرف سے آوازین آتی تہین کہ اے حلیمہ تیری قوم مین بسبب اس لڑکے کے تیری قدر بزرگ ہوئی۔ ایکدن اسی سفر مین جو گلہ گوسپند پر میرا گذر ہوا بکریان میرے پاس آئین اور کہنے لگین کہ اے حلیمہ تو جانتی ہی کہ یہہ رضیع کون ہی یہہ محمد رسول پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزندان آدم اور فاضل ترین انس و جان ہی اور ایکروز ناگاہ راہ مین ایک پیر ضعیف کہڑا تہا حضرت کو دیکہہ کر کہنے لگا کہ بیشک یہہ لڑکا خاتم المرسلین ہی اور جب وادی سدرہ تک پہنچی اوس مقام مین چند علمائے حبش فروکش تہے اونہون نے حضرت کو دیکہکر کہا یہہ لڑکا بلا شبہہ پیغمبر آخر الزمان ہی اور جسوقت وادی سواران مین داخل ہوئی ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکہکر کہنے لگا کہ یہہ لڑکا خاتم الانبیا ہی اور اسکے پیدا ہونیکی خبر حضرت عیسیٰ نے دی ہی اور مین جس منزل مین اوتری اوسمکا کو حق تعالی نے سبز کیا پہر جو اپنے قبیلہ مین پہونچی حق تعالی نے حضرت کے قدم کی سعادت سے میری بکریون اور جانورون اور مال مین برکت بخشی جب قوم نے یہہ حال دیکہا سب اپنی بکریون کو میری بکریون کی ساتہہ چرانے لگے اور میرے گہر آکر حضرت کے پائے مبارک دہو کر اپنے جانورون کے حوض مین پانی ڈالتے پہر اونکی بکریون نے بہی بچے دیے اور موٹی تازی ہوکر دودہ بہت دینے لگین حلیمہ کہتی ہی کہ حق تعالی نے حضرت کی محبت اسقدر میرے دل مین ڈالی

کے سبب کا موجب تھا قبل ہو کر آپکی خدمت بجان و دل کرنے لگی اور رات دن سوای پرورش حضرت کے اور دھیان نرکھتی تھی اور یہہ بات عجیب مشاہدہ ہوئی
کہ حضرت بمقتضای عادت اطفال کے کبھی دن میں بول براز نہیں کرتے بستر اور لباس آپکا تمامی مدت رضاعت میں کبھی نجاست آلودہ نہوا ہر روز ایک
وقت معین پر بول و براز سے فراغت کرتے اور گریہ اور بدخلقی نہیں کرتے تھے اور لعاب دہن دودہ کے جب میں ارادہ کرتی کہ دہن مبارک کو پاک کروں پانی کو
دہوتی غیب سے اوسکا الترام کا قصد ہوتی اور بعد اتفاقا اگر ستر عورت حضرت کا کبھی ظاہر ہو جاتا تو آپ غصہ فرماتے اور رونے لگتے اور بعض روایت میں آیا ہے
کہ غیب سے ڈہانپا جاتا اور حضرت کے نمو کا حال یہہ تہا کہ ایکدن میں اسقدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک مہینے میں اور مہینے میں اسقدر بالیدگی ہوتی کہ اور لڑکونکو ایک برس میں
چنانچہ دوسرے مہینے حضرت اپنے ہاتھوں کے زور سے زمین پر چلنے لگے اور تیسرے مہینے اپنے پاؤں سے کھڑے ہو گئے اور چوتھے مہینے ایک بار ہاتھہ دیوار پر رکھہ کر چلنے اور
پانچویں مہینے بقوت تمام پھرنے چلنے لگے اور پہلا کلام جو حضرت نے فرمایا یہہ تہا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین وسبحان اللہ بکرۃ و اصیلا اور یہہ بھی منقول ہے
کہ حضرت نصف شب کو کہتے لا الہ الا اللہ قدوسا قدوسا نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور کلام کرنا ساتھہ قمر کے بیچ مہد کے اور اشارہ کرنا جانب
اور میل قمر اوس جانب کو کہ آپ اشارہ کرتے اور ہلانا فرشتونکا آپکے مہد کو اور تکلم بوقت تولد معجزات مشہورہ ایام ولادت سے ہے اور حضرت نو مہینے کے ہوئے تو
کہ بفصاحت تمام کلام بلاغت نظام کرتے تہے اور جب چلنے لگے اطفال کو جو کھیلتے اور لہو لعب میں مشغول دیکھتے اونسے دور ہوتے اور لڑکوں کو کھیلنے سے منع کرتے اور جو لڑکے
آپکو کھیلنے کو کہتے تو آپ فرماتے کہ مجکو کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا کیا ہے اور عادت شریف سے لڑکپن میں تہا کہ جو چیز لیتے سیدہے ہاتھہ میں لیتے اور جب لینے لگتے تو
چیز لیتے بسم اللہ کہہ کے داہنے ہاتھہ سے لیتے اور ایکدن اتفاق عجیب ہوا کہ حضرت میری گود میں بیٹھے تہے کہ کتنی بکریاں ادہر سے گذریں ایک بکری نے آپکے
پاس آکر سر زمین پر رکہا اور حضرت کے پیر کو بوسہ دیا اور چلی گئی اور غریب تر یہہ ہے کہ ایکدن حضرت نے مجھسے پوچھا کہ ای مادر مہربان کیا سبب ہے کہ بھائی
ہمارے دنکو گھر میں نہیں رہتے ہیں میں نے کہا بکریاں چرانے کو جاتے ہیں حضرت نے فرمایا ہم بھی بھائیوں کے ساتھہ شبانی کرنے صحرا کو جاوینگے ملتجا اوسکے
کہ خاطر تسلی ہو سب انکو قبول کیا وقت صبح کے حضرت کا موںہہ ہاتھہ دہلایا اور بالوں میں کنگھی کی اور سرمہ چشم مبارک میں لگایا اور کپڑے سفید پہنائے اور ہار مہرہ یمانی کا
واسطے محافظت اور دفع چشم زخم کے حضرت کے گلے میں ڈالا حضرت نے فی الفور اوس ہار کو نکالکر پھینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ و نگہبان ہے وہ میرے
ساتھہ ہے پہر حضرت عصا ہاتھہ میں لیکر بھائیوں کے ساتھہ متوجہ صحرا ہوئے اور قریب آبادی بکریوں کے چرانے میں مشغول ہوئے دوپہر کے وقت
ضمرہ بیٹا میرا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گھر میں آیا اور گریہ و زاری سے کہنے لگا کہ ای مادر بھائی محمد حجازی کی خبر لے کہ قریب ہے تو اوسکو جیتا پائیگی
اور کام اوسکا تمام ہو جائیگا میں یہہ بات سنکر گھبرا گئی اور اوس سے حال مفصل پوچھا اوسنے کہا کہ محمد ہمارے ساتھہ چراگاہ میں تہے کہ ناگاہ
دو شخص اونکے پاس آکر اونکو اوٹھا کر لیگئے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا اور اونکا پیٹ چیر ڈالا آگے مجکو معلوم نہیں کہ حال کیا گذرا یہہ سنکر میں اور
میرا شوہر سخت سراسیمہ ہوئے اور ترساں اور لرزاں حضرت کی طرف دوڑے جب افتاں و خیزاں حضرت کے پاس پہونچے حضرت کو زندہ پایا اور دیکہا

حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما اور طرف آسمان کی نگاہ کرتے ہین اور چہرہ مبارک متغیر ہی مجکو دیکہکر تبسم کیا اوس وقت مین دوڑ کر آپ سے لپٹ گئی اور نہایت
پیار سے حضرت کے سر و چشم کو بوسہ دیا اور سب ماجرا پوچھا آپ نے فرمایا اے مادر مہربان بہائیون کے ساتہہ مین کہڑا تہا کہ ناگاہ دو شخص
اور بروایتے تین شخص ظاہر ہوئے ہیبتناک اور سنا ہے کہ نام اونکا جبرئیل اور میکائیل تہا ایک کے ہاتہہ مین ابریق نقرہ اور دوسرے کے
پاس طشت زمرد لبریز برف سے تہا وہ مجکو بہائیون کے درمیان سے اوٹہا کر پہاڑ پر لیگئے اور ایک نے ملاطفت و نرمی تکیہ دیا اور میرا سینہ
تا ناف شق کیا اور ہر چند سب اپنی آنکہہ سے دیکہا مگر کچہہ درد و الم مینے نہین پایا پہر ہاتہہ میرے پیٹ مین داخل کرکے رودون کو نکالا اور برف
پانی سے دہو کر صاف کرکے بجای خود رکہہ دیا پہر دوسرا شخص اوٹہا اور اپنے ساتہی سے کہنے لگا کہ ہٹ جاؤ جو کچہہ مجکو حکم ہی بجا لاؤن اوسنے ہاتہہ میرے پیٹ
مین ڈالا اور میرے دلکو اپنے مقام سے نکالا اور شق کیا ایک نکتہ سیاہ خون آلودہ اوس سے نکالکر پہینکا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ
یعنی یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسے اے دوست خدا کے بعد اوسکے میرے دلکو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بہر کر اوسی مقام مین رکہدیا
اور خاتم نور سے مہر کی کہ اوسکی خوشی اور سرور ہنوز اپنے عروق اور مفاصل مین پاتا ہون پہر ہاتہہ میرے سینہ کی شگاف پر پہیرا وہ روزن
فی الفور بہر گیا اور سینہ میرا جیسا تہا ویسا ہی ہوگیا اور خط باریک سینہ سے ناف تک باقی رہا چنانچہ انس بن مالک سے کہ حضرت کے خدمتگار
تہے روایت ہی کہ مینے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکہا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سے دہویا بعد
اسکے آب ژالہ سے حضرت کے دل نور منزل کو دہو کر سکینہ سے بہرا اور وہ سکینہ آپکے سینے مین مانند زیرہ گلاب کہ اوسکو حضرت کے دل پر چہڑکا بعد اسکے
حضرت کو دس شخص امت کے ساتہہ تولا حضرت وزن اور مقدار مین اون دس پر غالب آئے اسیطرح سے تولتے تولتے لاکہہ آدمیون کے ساتہہ تولا اونپر بہی غالب
آئے پہر کہا کہ چہوڑ دو اگر انکو تمام امت کے آدمیون کے ساتہہ تولوگے سب پر غالب ہونگے پہر اون سبہون نے حضرت کی دونو آنکہون کے
بیچ بوسہ دیا اور کہنے لگے یا حبیباہ لا تخف یعنی اے دوست خدا کے مت ڈر اور کہا کہ اگر تو معلوم کرسکے کہ کیا کیا خوبیان تیرے واسطے آمادہ ہین تو البتہ آنکہہ تیری
کہل جاوے پہر اون سب نے مجکو چہوڑ کر آسمان کی طرف پرواز کی اور مین اونکو دیکہتا تہا اور اہل تحقیق نے لکہا ہی کہ یہہ شق صدر حضرت کا چار برس
کی عمر مین اور ایکبار قریب بعثت کے اور ایک مرتبہ شب معراج مین واقع ہوا تفصیل اسکی کتب سیر اور تفاسیر مین مرقوم ہی القصہ جب حلیمہ
حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر آئین اور زبانی اور شبانون کے حال حضرت کا اور لوگون کو معلوم ہوا اونکے شوہر اور قوم کے آدمیون نے کہا کہ انکو کاہن کے پاس
لیچلو تا حال دریافت ہو حضرت نے کہا کچہہ اندیشہ نہین الحمد للہ مین اپنکو صحیح اور سالم پاتا ہون پہر آدمیون نے ساتہہ مین چہڑ کر حلیمہ کو متوہم کیا یہہ لاچار ہو کر
حضرت کو کاہن پاس لیگئین اور تمام ماجرا بیان کیا اوسنے کہا کہ یہہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنے مقام سے
کود کر اوٹہا اور حضرت کو زور سے اپنے سینہ سے لگایا اور آواز بلند پکارا کہ اے قوم عرب اس لڑکیکو مار ڈالو اور مجکو بہی اسکے ساتہہ قتل کرو کہ اگر اسکو چہوڑ دوگے اور یہہ بحد بلوغ

پہونچیگا تو عقلمندون کو احمق کریگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کی طرف بلاویگا کہ تم اوسکے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کے منکر ہوگے۔ حلیمہ نے جو یہہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہی جو ایسی باتین کرتا ہی اگر مین تیرا یہہ حال و خیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نلاتی اور تو البتہ اس لائق ہی کہ تجکو کوئی قتل کرے پھر حضرت کو وہان سے گھر مین لائین اور مکہ مین لیجانیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خیر و برکت بنی سعد سے جاتا ہی اور ای بطحا مکہ خوش وقت ہو کہ نور و زینت تجمین پھر آتا ہی القصہ حلیمہ حضرت کو اپنے گھر سے لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوئین جب حرم کے متصل ہوئین حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹھا کر قضاے حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان ندیکھا جماعت آدمیون کی وہان بیٹھی تھی اون سے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہی یہہ بولین محمد بن عبد اللہ اور مین اسواسطے یہان اوسکو لائی تھی کہ اوسکی مان اور دادا کو سونپ دون اور عہدہ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون۔ بخدا ای ابراہیم اگر اوسکو نپاؤنگی تو آپکو ہلاک کرونگی ہرچند حلیمہ نے چپ و راست ڈھونڈہا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچھا ہرگز اثر حضرت کا نپایا آخر ناامید ہوکر رونے لگین اور وا محمداہ اور وا ولداہ کہکر چارون طرف پکارتی تہین یہان تک کہ جماعت مردون اور عورتون کی اونکے پاس جمع ہوئی ناگاہ کیا دیکھتی ہین کہ ایک پیر مرد عصا اوسکے ہاتھہ مین اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای زن سعدیہ تجکو کیا ہوا ہی کہ ایسا روتی ہی اور جزع اور فزع کرتی ہی حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب کہ اوسکو مینے دودہ پلایا تہا یہان سے گم ہوا اور سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ ای حلیمہ غم نکہا مین تجکو بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہی کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہی اوسیکے طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا حلیمہ نے کہا کہ مین تیرے قربان وہ کون شخص ہی اوسکا نام و نشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیر مرد نے کہا کہ وہ ہبل ہی کہ سب بتون کا سردار ہی گم ہونیکا سراغ بتاتا ہی چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتھہ پکڑکے ہبل کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سے ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیرے احسان قوم قریش پر بہت ہین یہہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہی اوسکا اگر سراغ ملی تو بہت تمہاری تعظیم و تکریم بجا لاے بمجرد سننے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کعبہ مین تہے سرنگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان نلے یہہ وہ شخص ہی کہ ہم بتون کو توڑے گا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کرے گا اور بت پرستون کو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیر مرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تہا اور دانت اوسکے کانپتے تہے اور عصا اوسکے ہاتھہ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکیکا حافظ خدا ہے اوسکو ضائع نکرے گا تو خاطر جمع رکہہ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنے دل مین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہے اون سے اس راز کا چھپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکہا کہ گھبرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اوسکے

نکلایا اور بڑا وار بلند پکارا کہ ای قوم عرب اس لڑکیکو مار ڈالو اور مجکو بہی اسکے ساتہہ قتل کرو کہ اگر اسکو چہوڑ دوگے اور یہہ بحد بلوغ پہونچیگا تو عقلمندونکو احمق کہیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کیطرف بلائیگا کہ تم اوسکے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کے منکر ہوگے۔ حلیمہ نے جو یہہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اگر مین تیرا یہہ حال و خیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نلاتی اور تو البتہ اس لائق ہے کہ تجکو کوئی قتل کرے پہر حضرت کو وہان سے گہر مین لائین اور مکہ مین لیجانیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خیر و برکت بنی سعد سے جاتا ہے اور اے بطحا مکہ خوشوقت ہو کہ نور و زینت تجہین پہر آتا ہے **القصہ** حلیمہ حضرت کو اپنی گہر سے لیکر مکہ کیطرف روانہ ہوئین جب حرم کے متصل پہونچین حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹہا کر قضای حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان ندیکہا جماعت آدمیونکی وہان بیٹہی تہی اونسے پوچہا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہے یہہ بولین محمد بن عبد اللہ اور مین اسواسطے یہان اوسکو لائی تہی کہ اوسکی مان کو دادا کو سونپدون اور عہدۂ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون۔ بخدای ابراہیم اگر اوسکو نپاؤنگی تو اپنے تئین ہلاک کرونگی ہر چند حلیمہ نے چپ و راست ڈہونڈہا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچہا مگر اثر حضرت کا نپایا آخر ناامید ہوکر رونے لگین اور وا محمداہ اور وا ولداہ کہکر چار دن طرف پکارتی تہین یہانتک کہ جماعت مردون اور عورتونکی اونکے پاس جمع ہوئی **ناگاہ** کیا دیکہتی ہین کہ ایک پیر مرد عصا اوسکے ہاتہہ مین اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای سعدیہ تجکو کیا ہوا ہے کہ ایسا روتی ہے اور جزع اور فزع کرتی ہے حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب کہ اوسکو مینے دودہ پلایا تہا یہان سے گم ہوا اور سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ ای حلیمہ غم نکہا مین تجکو پتا بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہے کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہے اور اوسیکے طفیل تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا۔ حلیمہ نے کہا کہ مین تیری قربان وہ کون شخص ہے اوسکا نام و نشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیر مرد نے کہا وہ ہبل ہے کہ سب بتونکا سردار ہے گم ہوئی چیزونکا سراغ بتاتا ہے چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتہہ پکڑکے ہبل کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سی ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیرے احسان قوم قریش پر بہت ہین یہہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہے اوسکا سراغ اگر ملے تو بہت تمہاری تعظیم و تکریم بجالاے بمجرد سننے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کہ کعبہ مین تہے سرنگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر مرد دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان نلے یہہ وہ شخص ہے کہ ہم بتونکو توڑیگا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کریگا اور بت پرستونکو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیر مرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تہا اور دانت اوسکے کلکٹیے تہے اور عصا اوسکے ہاتہہ سے گر پڑا جب ہوشمین آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکے کا حافظ خدا ہے اوسکو ضائع نکریگا تو خاطر جمع رکہہ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنے دلمین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہے اونسے اس راز کا چہپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکہا کہ گہبرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اوسکے

پاس نہین ہے مضطر ہوکر کہا کہ تیرا حال کیا ہی اور محمد کہان ہی لوسنے کہا کہ ای ابو الحارث مین اونکو تمہاری پاس لاتی تہی مگر دروازہ حرم کی پاس بٹہا کر قضای حاجت کو گئی تہی وہان سی جو آئی اونکو ندیکہا اور جو کہ بعد ڈہونڈہ نیکے ہر گز سراغ نہ ملا لاچار ہو کے آپکی خدمت مین بنا بر اطلاع حاضر ہوئی ہون عبد المطلب اس خبر وحشت اثر کو سنکر کوہ صفا پر چڑہے اور قریش کو پکاری کہ یا آل غالب تمام قریش نے انکی ندا کی اجابت کی اور اونکی پاس جمع ہوکر کہنے لگے کہ ای سید کیا حال ہمکو در پیش آیا عبد المطلب نے کہا کہ فرزند میرا احمد گم ہوا ہے پہر مع سرداران قریش سوار ہوکر اعلی سے تا اسفل مکہ ڈہونڈا مگر کہین نپایا تب مضطر ہوکر اندرون مسجد حرم کی گئے اور سات بار طواف خانہ کعبہ کیا آواز سنی کہ ہاتف غیبی کہتا ہی کہ ای گروہ آدمیو تم نکے غم نکہاؤ کہ محمد کا خدا ہی کہ اوسکو ضایع نہونے دیگا عبد المطلب بولی کہ ای ندا کرنیوالے محمد کہان ہی ہاتف نے کہا کہ وادی تہامہ مین درخت کیلے کی تلے بیٹہے ہین یہہ سنکر اوس جانب کو روانہ ہوی اثنای راہ مین ورقہ بن نوفل بہی ہمراہ ہوی جب وادی تہامہ مین پہونچے دیکہا کہ حضرت کیلے کے درخت کے نیچے بیٹہے تہے اوسکے چن رہے ہین عبد المطلب نے کہا تم کون ہو فرمایا ہین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون انہون نے کہا کہ میری جان تم پر فدا ہو مین عبد المطلب تمہارا دادا ہون پہر یہہ حضرت کو اپنے آگے سوار کرکے روانہ ہوئے اور مکہ مین لائے اور بہت خوشی سے سونا اور اونٹ بہت سے صدقہ کیے اور حلیمہ کے ساتہ بکمال احسان و انعام پیش آئے پہر اوسی وطن کو رخصت کیا اکثر راویان معتبر نے قصہ کو اسیطرح پر لکہا ہے ولیکن کسی نے کشف اسرار گم گشتگی نہین کیا عالم الغیوب ہی کو خوب معلوم ہے کہ اسمین کیا سر تہا۔ روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ شیما بنت حارث بن عبد العزی سعدی مین اکثر اصحاب نے اونکے ساتہ بے اعتنائی کی شیما نے کہا کہ مین خواہر رضاعی تمہارے نبی کی ہون کسی نے باور نکیا جب حضرت کے پاس آئین آپ نے اونسے احوال پوچہا اور بعض علامات سے پہچانا پہر اونکی تعظیم کی اور چشم پر آب ہوکر فرمایا کہ اپنے مان باپ کا حال بیان کر و شیما نے عرض کی کہ حلیمہ اور اوسکے شوہر نے وفات پائی بعد دریافت حال حضرت نے اونکو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور ایک کنیز اور دو اونٹ اور چند بکریان عنایت کین اور اونکا خدا قوم ارشاد کیا اور لقب شیما باقی رہا لیکن صحیح یہہ روایت ہے کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ طائف کے اپنے شوہر اور بیٹے کی ساتہ حضرت کی خدمت مین مشرف ہوئین حضرت نے اونکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنی ردای مبارک بچہا کر اوسپر اونکو بٹہایا اور وہ سب مشرف باسلام ہوے ۱۹ صفحہ ہا

کہ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت مین جو تصویر حلیہ مبارک کی بتفصیل مرقوم تہی اوسکا خلاصہ بعبارت سلیس رسالہ مصنفہ خلاصۃ المتقین اور سلالۃ المتورعین شاہ سلامت اللہ صاحب مین مسطور تہا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام مین لکہا جاتا ہے **اول** قد مبارک میانہ تہا نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپکی قامت رعنا کا یہہ معجزہ تہا کہ جب کہڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون مین آپکا قد بلند نظر آتا اور کسیکا قد حضرت کے قامت شریف کے برابر نہوتا اور جب مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا کسیطرح غیرت الہی نے آپکا ہمسر پیدا نکیا تہا یہان تک کہ آپکا سایہ بہی نہ تہا تا شائبہ ہمسری اور برابری کا اوس سے ظاہر ہو اور نہونا سایہ کا دلیل واضح ہے

اسباب پر کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نکیا دوسرے سر مبارک بزرگ تہا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہے بسبب قوت دماغ کی کہ حامل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر سے کہ احادیث مین وارد ہے نفی صغر اور حقارت ہے یعنی سر آپکا چھوٹا اور حقیر نہ تہا نہ یہ معنی کہ بہت بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہ قاعدہ کلیہ تمام اعضای جسم شریف مین محفوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت مین تہے تیسرے موی مبارک آپکے سر کے گہونگر والے نہ نرم و فرو ہشتہ یعنی سیدہے تہے کہ اصلاح نہ کرتے ہون اور نہ بہت پیچدار اور سخت جیسے حبشیونکے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تہے نہ بالکلیہ کہلے ہوئے نہ بہت اینٹہے ہوئے اور آپکے بال ہمیشہ نورآگین اور چمکتے تہے اور انمین خوشبوئیں او نسے آتی تہین اور آپکے بالونکا یہ معجزہ تہا کہ جب اونکو دہو کر بیمار کو پلاتے فی الفور شفا ہوتی اور درازی موی سر گاہی درمیان گوش اور دوش کے تہے اور گاہی موی شریف کو سدل کرتے یعنی اطراف سر پر چہوڑ دیتے اور گاہی فرق فرماتے یعنی بعضے بالونکو بعضو نسے جدا کرتے اسطرح کہ درمیان مین ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ جسکو زبان عربی مین مفرق اور ہندی مین مانگ کہتے ہین اور یہ مفرق سنت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی اور دونو جانب دو گیسو اور گاہی دونو طرف چار گیسو چہوڑتے تہے چنانچہ حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ جب حضرت مکہ مین تشریف لائے آپکے چار گیسو چہوڑے تہے اور سر کے بال کا منا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہیے کہ خبرگیری بالونکی رکہو یعنی روغن ڈالو اور شانہ کرو اور حضرت بہت کرتے تہے اور جسکے ژولیدہ و پریشان دیکہتے ناخوش ہوتے اور جسکو دیکہتے کہ روز و شب اپنے بالونکو بناتا ہے اور خوشبو ڈالتا ہے اور شانہ کرتا ہے یعنے بالون کے بنانے سنوارنے مین ہمیشہ مشغول رہتا ہے اوس سے بیزار ہوتے توسط آپکو پسند تہا اور حلق سر مبارک کا سوائے حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا چوتہا روی شریف حضرت کا مرآت جمال الہی اور آئینۂ انوار نامتناہی تہا صحیحین مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبرو اور خوش خو ترین مردم اور حدیث ابی ہریرہ رضہ مین آیا ہے نہین دیکہا مینے کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ حسن و خوبی حضرت کے جمال کی غالب اور فائق سب اشیا پر تہی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن و خوبی برابر حسن و خوبی حضرت کے ہو اور کہا ابو ہریرہ رضہ نے کہ ایسا چہرہ آپکا روشن اور تابان تہا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب تو دیکہے آپکے چہرہ کو دیکہو تو کہ گویا آفتاب طلوع کرتا ہے مقصود اس تشبیہ سے بیان روشنی اور اشراق و لمعان روے مبارک کا ہے اور حدیث بخاری مین وارد ہے کہ پوچہا براء بن عازب سے کہ تہا روی حضرت کا مانند شمشیر کے کہا نہین بلکہ تہا مثل قمر کے ظاہر ہے کہ تشبیہ شمشیر مین معنی تدویر ہوتی تہی اور قمر جامع لمعان و تدویر دونو کا ہے اسواسطے تشبیہ سے طرف قمر کے عدول کیا ہے خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی با اشیاء متعددہ واقع ہے یعنی آفتاب و ماہتاب و شمشیر و آئینہ ماہ شب چہاردہم پارۂ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہون سے براقت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرۂ مبارک ہے جاننا چاہیے کہ تدویر چہرہ مبارک کی نہ ایسی تہی کہ گول مانند دائرہ کے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تہا اور بہت دراز نہ تہا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے نفی زیادت طول ہے اور تشبیہون مین غور درکار ہے کہ وجہ شبہ ہر ایک

پیچھے مین علیحدہ ہے اور فائدہ اختیار تشابیہ مختلفہ مین یہہ ہے کہ روی مبارک حضرت کا جامع جمیع صفات حسن وجمال تہا اور یہہ نکتہ بس دقیق ہے اور اسی کی
تطبیق درمیان احادیث مختلفہ کی کہ تشابیہ روی شریف مین وارد ہین حاصل ہوتی ہے اور ایک بات اور اس مقام مین قابل سننے اور یاد رکہنے کی
ہی کہ یہہ سب تشبیہات بطرز شعرا اور موافق عرف وعادت کہ ہین والا حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ حضرت کی نہین ہے کہ واقع مین وجہ
تشبیہ اور جامع پیدا کرسکے تشبیہ دین یا مجملہ چہرۂ مبارک نہایت پرگوشت اور نہ بہت گول تہا بلکہ مائل بتدویر تہا اور رنگ چہرۂ شریف کا سفید مائل بسرخی
تہا اور ایسی چمک دمک نور کی آپکے چہرہ مین تہی کہ نگاہ کسیکی طاقت اکتناہ نرکہتی تہی اور چہرہ آپ کا مثل آئینہ صاف اور روشن تہا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین
معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدانما کی یہان تک پہونچی تہی کہ صورت نور خدا کی صاف اوسمین نظر آتی تہی ۔ چنانچہ حدیث من رآنی فقد رأی الحق
یعنی جس شخص نے کہ دیکہا مجہکو پس تحقیق مشاہدہ کیا حق کو ۔ کاشف اس رمز کی ہے پانچوین جبین نور اگین کہ انوار خدا سے مالا مال مانند حوصلہ
دل عشاق واضح اور کشادہ تہی اور کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جب چین آپکی پیشانی مین پڑتی ایسا دکہائی دیتا کہ کوئی ٹکڑا چاند کا ہے اور خوشبو
آپکی پیشانی نور افشان کی مشک وعنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تہی چنانچہ عورتین بجای خوشبو اور عوض عطریات کی آپکی پیشانی کے پسینہ کو بدنمین
اور بالون مین ملتی تہین منقول ہے کہ ایک عورت بمقدور تہی اوسکو بروز نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین آئی اور ایک
ظرف مین آپکے جبین نور اگین سے چند قطرہ عرق کے لیجا کر اوس عروس کے بدنمین ملے کئی پشت تک اوسکی اولاد مین ویسی ہی خوشبو آتی رہی
ابروی آپکے قریب بہ پیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون اور عاشقون کے تہے اور عبارات احادیث کی اس مقام مین مختلف واقع ہین
بعض احادیث مین ملے ہوئے ابرو اور بعض مین غیر ملے ہوئے وارد ہے وجہ تطبیق ان دونو روایتونمین اسطرح پر ہے کہ مراد نفی نزدیکی اور
غایت پیوستگی سے ہے یعنی نہ بہت ملے تہے اور نہ بہت جدا تہے ان دونو اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون کہ حدیثونمین وارد ہے صحیح ہوا کہ
اور اسیواسطے قریب بہ پیوستگی کہا گیا کہ دونو روایتون مین تطبیق ہوجاوے خلاصہ یہہ کہ ابروی آپکے پتلی پتلے ظاہر مین ملی ہوئی نظر آتی
اور حقیقت مین جدا تہے اور درمیان دونو ابروکے ایک رگ تہی کہ حالت غضب مین نمود ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی
چھٹے آنکہین حضرت کی کہ ہمیشہ نظارہ حق مین مشغول تہین سیاہی اور سپیدی اونکی بکمال اعتدال تہی اور ڈورے سرخ اونمین خوشنمائی
کے ساتہہ نمودار تہے اور روایات حدیث اس باب مین بہی بہت مختلف وارد ہین ۔ بعض روایات مین عظیم العینین آیا ہے یعنی بزرگ
چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خوردی ہے نہ یہہ کہ نہایت بڑی کہ باہر حد قہ کے ہون سابق گذرا کہ کلیہ اعضای جسم شریف مین اعتدال
اور توسط ہی اور ایک حدیث مین وارد ہے اشکل العینین شکلہ زخم چشمین یعنی سرخی کہ سفیدی مین آنکہہ کی ہو اور بعض روایات
مین اشہل العینین آیا ہے شہلہ کہ سرخی سیاہی ملی ہو سو شاعرون نے معشوقونکی آنکہہ کی تعریف مین نرگس شہلہ باندہا ہی اور مشہور

اشکل العینین بھی اشکل وہ چیز ہے کہ اوسمین سرخی اور سپیدی مختلط ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مائل بسرخی ہو اور بعضی روایات مین ادعج العینین وارد ہی اور ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتے ہین اور قاموس مین بمعنی فراخ چشم بھی اعتبار کیا ہے اور اکحل العینین بھی آیا ہے یعنی آنکہین حضرت کی ایسی تہین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہے اور سرمگین چشم معشوقونکی آنکھ کی تعریف مین مشہور ہے بالجملہ جو جو صفات چشم محبوبون مین باندہتے ہین وہ سب بلاتکلف حضرت کی آنکہونمین مجتمع تہین اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار جامعیت حضرت کی آنکہون کے سب اوصاف کو ظاہر ہے اور یہہ سب بیان حدقہ اور شکل اور ہیات حضرت کی آنکہونکا تہا صفت ابصار مین بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے حضرت عایشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت تاریکی مین ایسا دیکہتے تہے جیسا روشنی مین یعنے اندہیرے اور اوجالے مین برابر نظر آتا تہا اور لکہا ہے کہ حضرت کی نظر پیش روے اور پس پشت سے برابر تہی یعنی آگی اور پیچہے سے برابر دیکہتے تہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت مقتدیونسے فرماتے کہ سبقت نکرو مجہسے رکوع اور سجود مین کہ مین تمکو آگے اور پیچہے سے یکسان دیکہتا ہون اور حق یہہ ہے کہ حضرت کا دل احاطہ اور وسعت ادراک مین اسطرح پر تہا کہ شش جہت کو حکم ایک جہت کا تہا اور بروایت صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کی تارے گیارہ یا بارہ دیکہتے تہے اور بوقت بنای مسجد مدینہ مین قبلہ کو چشم خود دیکہکر سمت قبلہ درست فرمائی اور نظر حضرت کی بسوی زمین زیادہ تر نظر سے بسوی آسمان تہی اور جو حدیث مین آیا ہے کہ نگاہ آپکی بجانب آسمان رہتی تہی مراد اس سے انتظار وحی ہے اور نیچی نگاہ رکہنا حالت روزمرہ تہی اور موجب اسکا حیا اور حضور ہے اور اکثر حضرت کی ملاحظہ تہا یعنی گوشہ چشم سے دیکہنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور رفاہیت و وقار ہے الحاصل حضرت کا جو فعل تہا محمود اور محبوب تہا سوا اوسکے پلکین آپکی دراز مثل سایبان بکمال آرایش اور زیبایش تہین اور کلمہ اہدب الاشفار یعنی دراز مژگان حضرت کی پلکونکی تعریف مین وارد ہے —

اوٹہوین گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تہے اونکا معجزہ یہہ تہا کہ دور و نزدیک سے برابر سنتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکہتے اور سنتا ہون مین اوس خبر کو کہ تم نہین سنتے اور حدیث مین وارد ہے کہ ایکدن حضرت مجمع صحابہ کرام مین بیٹہے تہے ناگاہ طرف آسمان کے نگاہ کرکے فرمایا کہ اسوقت مینے آسمان کی دروازے کہلنے کی آواز سنی اور یہہ دروازہ آگی نہین کہلا تہا اور اوس دروازے سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت نزول سورۂ انعام کی اوترے اس مقام سے حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی دونو معلوم کیا چاہیے سو واقعی یہ ہے کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کہ حق تعالی نے حضرت کو عنایت کی دوسرے شخص کو نصیب نہین ہوئی اور بیداری اور خواب مین برابر سنتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا آنکہین میری سوتی ہین اور دل میرا جاگتا ہی اسی سبب سے حضرت کا خواب ناقض وضو نہ تہا نوین بینی مبارک بلند تہی اور اوسپر نور کا ابہار تہا جو کوئی بتامل دیکہتا جانتا کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت نہ تہی وہ بلندی نور کی تہی جو بلند نظر آتی تہی دسوین رخسارہ حضرت کی نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے رشک گلہای بہشت تہے اور ایسے درخشان

اور رخشان نورانی تہی اجنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تہی گیارہوین دہن مبارک کشادہ تہا یعنی نہایت تنگ نہ تہا ہونہ لٹکا۔ حدیث جابر
مین آیا ہے کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضلیع الفم یعنی فراخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین یہہ ہے کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردون مین ممدوح
ہی اور تنگی دہن خوبی عورتونکی ہی اور تنگدہنی کو کہ شعرا معشوقون کی تعریف مین اعتبار کرتے ہین گویا یہہ مراد اونکے نزدیک عورتونکے حکم مین داخل ہین
بارہوین لعاب دہن شریف شفای بیمار اور دوای درد دل عاشق زار تہا منجملہ اور منبع معجزات اوسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت مرتضی علی کرم
اللہ وجہہ کی آنکہین دکہتی تہین حضرت نے لعاب دہن مبارک سے اونکی آنکہونمین ڈالا فی الفور اچہی ہوگئین اور ایکبار طفلان شیرخوار کو حضرت کی خدمت
مین لای حضرت نے اپنا آب دہن اونکے منہہ مین ڈالا ہمقدر سیراب ہوئے کہ تمام روز دودہ نہ مانگا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسے تہے حضرت نے زبان شریف
اونکے دہن مین رکہی اونہون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے اور روز حدیبیہ ایک کنوان تہا کہ کثرت پانی بہرنے سے خالی ہوگیا اور
پانی اوسمین باقی نرہا جب یہہ حال حضرت کو دریافت ہوا اوس کنوئین پر تشریف لائے اور پانی طلب کرکے کلی اپنی دہن مبارک سے اوس کنوئین مین ڈالی
اور فرمایا یکساعت توقف کرو پہر وہ کنوان جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جب تک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت کے پاس
ایک کنوئین مین سے پانی کا ڈول بہر کر لائے آپ نے اوس ڈول سے پانی پیا اور آب دہن شریف سے اوسمین ڈالا پہر اوس ڈول کی پانیکو اوس کنوئین مین ڈالا اوس
کنوئین کے پانی سے بوی مشک آنے لگی اور انس بن مالک کے گہر مین کنوان تہا کہ اوسکا پانی کہاری تہا اوسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت کا ڈالا وہ کہاری
پانی ایسا میٹہا ہوگیا کہ اوس پانی سے کسی کنوئین کا پانی مدینہ مین میٹہا نہ تہا اور اسطرح کی معجزے بہت سی کتب سیر مین مرقوم ہین تیرہوین دندان نور افشان
کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تہے بوقت کلام گویا نور ٹپکتا تہا چنانچہ مفلج الاسنان اور مفلج الثنایا حدیث مین وارد ہی یعنی کہلے دانت آپکے چہورے
اور کشادہ تہے اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ شعاع تجلیات کہ دل نور منزل مین جلوہ کرتی براہ کشادگی دندان مبارک سے چہرہ شریف پر نور افشان ہی اور
حدیث ابن عباس مین وارد ہی کہ جب حضرت ہونٹ کہولکر بات کرتے دیکہا جاتا کہ کشادگی دو دو دانتون اگلے سے نور نکلتا ہی اور طبرانی نے اوسمین
روایت کی ہی کہ ہونٹ حضرت کی مہر دہان شریف احسن اور الطف سب آدمیون کی ہونٹون سے تہے چودہوین عادات شریف سے اکثر اوقات مین
تبسم تہا تبسم مبادی ضحک سے ہے اور حد ضحک کی یہہ ہی کہ دانت خوشی ہونے مین ظاہر ہون اور آواز بلند نہو اور اگر آواز حالت مین گوش زد ہو
اوسکو قہقہہ کہتے ہین اور اگر آواز اصلا پیدا نہو وہ تبسم ہی جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتے ہین بالجملہ خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال مین زیادہ تبسم
سے نہ تہا اور بطریق ضحک کو پہنچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین۔ حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہین کہ مینے نہین دیکہا حضرت کو ہنستے اسطرح کہ دیکہین جاوین
لہوات آپکی لہوات بفتحات جمع لہاۃ بفتح لام ہی یعنی اوسکے پارہ گوشت کو اعلای حلق مین اقصای دہن سے ہے اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہہ کی
[illegible] پندرہوین حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی تہے بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جب حضرت ہنستے تہے دیواریں روشن ہوجاتین

اور نور دانتون کا دیوارون پر ایسا پڑتا تہا جیسے عکس آفتاب کا **پندرھوین** گریہ یعنی حضرت کا ہنسنا تبسم تک ہی تہا یعنی روتے مین آواز بلند نہوتی فقط آنسو آنکھون سے
حالت گریہ مین گرتے تہے اور سینہ شریف سے ایک آواز مانند جوشش دیگ کی مسموع ہوتی اور سبب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر تہی اور اکثر سماع
قرآن سے اور احیانا نماز شب مین روتے تہے **سولہوین** صورت شریف احسن اصوات تہی کان احسن الناس صوتا و احلاہم یعنی تہے حضرت بہترین مردم از روی
آواز اور شیرین تر آدمیون کی از روی کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت کے خوش آواز اور خوش کلام نہ تہا اور اصدق الناس لہجتہ کا آپ کی وصف مین وارد ہے
مراد اوس سے یہہ ہے کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانون کی تکلم مخارج حروف مین تہے اور صدق لہجہ بمعنی فصاحت آتا ہے۔ انس بن مالک سے
روایت ہے کہ نہین بہیجا حق تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ بہیجا تمہارے پیغمبر کو خوش رو اور خوش آواز زیادہ تر سب سے اور آواز مبارک
بے تکلف پہنچتی تہی اوس مقام تک کہ وہان کسی کی آواز پہنچتی نہ تہی خاص کر خطبہ پڑہنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتے اسقدر آواز بلند ہوتی کہ عورتین اپنے گہرون مین سنتی تہین
اور جب خطبہ پڑہا منی مین ایام حج مین سب آدمیون نے حضرت کی آواز سنی اپنی منازل مین اور دور و نزدیک سے کوئی شخص نہ تہا کہ جسکے کانمین اوس آواز
نہ پہونچی ہو اور وہ جو حدیث مین آیا ہے کہ حضرت منی مین خطبہ پڑہتے تہے اور جناب امیر علیہ السلام اوسکو تعبیر کرتے تہے مراد اس سے تفسیر اور توضیح کلام
شریف ہے نہ سنوانا آواز کا **سترہوین** فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدائع بیان اور غرائب حکم حضرت کی بالاتر اوس سے ہے کہ ہاتہ
فکر و اندیشہ کسی طلیق ذو لیق کا دامن حصر و احصای اوسکی تک پہونچے تعریف اور توصیف آپکی فصاحت و بلاغت کی حیطہ عقل و تخمین قیاس سے خارج ہے
حق تعالی نے کسیکو فصیح و بلیغ تر آپ سے پیدا نہین کیا۔ ایکبار حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے درمیان
مین سے باہر نہین گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچ مین اور مقام سے نہین آیا اسقدر فصاحت آپکو کہان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمعیل محو و مندرس ہو گئی
تہی لائے جبرئیل علیہ السلام میرے پاس اوس زبانکو اور مینے اوسکو یاد کر لیا اور فرمایا ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکہایا مجہکو میرے رب نے اور نیک کیا
میرے ادب کو ادب علم عربیت کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہے اوسکو ادب کہتے ہین اور فرمایا پرورش پائی مینے بنی سعد بن بکر مین کہ قوم حضرت کی مرضعہ
حلیمہ سعدیہ کی تہی یہہ قبیلہ افصح عرب مشہور تہا اور کلام شریف ایسا افصح منفصل مبین ہوتا تہا کہ اگر سامع چاہتا جدا جدا آپ کی کلمات کو شمار کر لیتا او
مقام احتیاط مین ایک ایک کلمہ تین تین بار فرماتے تا سامع خوب سمجہہ لے اور طرز بیان ہمیشہ نہ تہا وقت ضرورت باقتضای فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد
کرتے تہے اور خصائص کلام شریف سے ہے کہ حدیث مین آیا اوتیت جوامع الکلم یعنی دیے گئے ہین مجہکو کلمات جامعہ مراد جوامع الکلم سے یہہ ہے کہ لفظ تہوڑے
اور معنی بہت ہون سے علمای حدیث نے حضرت کے جوامع الکلم مین سے جمع کر کے کتب اور دفاتر موشح اور مزین کیے ہین **اٹھارہوین** ریش مبارک
انبوہ تہی یعنی طول و عرض مین معتدل سے بہری ہوئی اور خوبی حسن کی بکمال زیبایش تہی حدیث ابن ابی ہالہ مین وارد ہے کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کث اللحیۃ یعنی تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کث اللحیہ سے مراد کثرت اللحیہ ہے بسیاری انبوہ موی مبارک اور نزد حکما بالہ نجاہی

اور شفائی قاضی عیاض سے منقول ہے کہ انہوں نے ریش مبارک نے سینہ شریف کو بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک میں قدر معین ثابت نہیں
اور مدارج النبوت میں لکھا ہے کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روی طبیعت یعنی از روی خلقت کے تھی اس قدر سے کم و زیادہ نہیں ہوتی تھی اور شیخ عبدالحق
محدث دہلوی کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند پائی نہیں جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہے خصوصاً اوس صورت میں کہ انبوہ ہو اور یہہ روایت
منافی اوسکی ہے کہ شفائی قاضی عیاض سے منقول ہوا اور منافی روایت ترمذی کی ہے کہ کتاب مذکور میں مذکور ہے کہ حضرت لیتے تھے اپنی لحیہ کو یعنی طول و عرض سے قصر کر کے برابر
فرماتے تھے اور عسوین قص شارب یعنی سبلت کتر لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کاٹے اپنی مونچھوں کو وہ ہم سے نہیں اور صحیحین میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مخالفت
کرو مشرکوں کی اور ایک روایت میں مجوس کی دراز کرو داڑھیونکو اور پست کرو مونچھونکو اور مبالغہ کرو پست کرنے مونچھوں میں اور نافع نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے مونچھوں میں اور چھوڑ دو داڑھیونکو اوسکے حال پر انتہی [illegible]
لکھا ہے کہ قصر اور ارسال لحیہ میں اختلاف روایات ہے لیکن معمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا ارسال معلوم ہوتا ہے اور منقول ہے کہ ریش مبارک
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکے سینہ کو پر کیا تھا اور اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور اسیطرح عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی ریش مبارک
تھی اور حضرت محبوب سبحانی کی بھی ریش مبارک طویل و عریض تھی یہہ سب مدارج النبوت میں مذکور ہے اور حضرت کے خضاب کرنے میں اقوال
علما مختلف ہیں تحقیق یہہ ہے کہ آپ نے خضاب نہیں فرمایا کسواسطے کہ سفیدی حضرت کے موی مبارک سر اور ریش کی حد خضاب کو نہیں پہنچی ہے
تمام سر اور ریش مبارک میں چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوئے تھے بر تقدیر بیس کے تھے جب ادہان فرماتے سفیدی بالونکی پوشیدہ ہو جاتی ہے
حاجت خضاب کی نہ تھی اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ لحیہ شریف میں چند بال سفید تھے اگر چاہتا میں گن لیتا اور اسقدر آپکی عمر مبارک میں اور
خضاب نہیں کیا حضرت نے۔ قائلین خضاب جو کہتے ہیں کہ تھا انس کے بالون شریف کو کہ اونکے پاس تھے وہ مخضوب تھے جواب اسکا یہہ ہے کہ وہ مخضوب
نہ تھے بلکہ ممزوج و مخلوط بہ طیب تھے بسبب استعمال خوشبو کے ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا مخضوب ہیں اور احتمال ہے کہ اونکو مخضوب کیا ہو انس نے تاکہ محفوظ رہیں
اور دیر تک ٹھہریں اور اسیطرح بعض احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتی ہیں تاول ہیں تحقیق محققین یہی ہے کہ آپ نے خضاب نہیں فرمایا اور موی مبارک
ریش و سر کے اسقدر سفید نہ تھے کہ لائق خضاب ہوتے اور حضرت قص شوارب اور اظفار روز جمعہ فرماتے تھے اور بعض روایات میں پنجشنبہ آیا ہے اور کیفیت
ناخن تراشی میں کچھ ثابت نہیں لیکن اسقدر کہ ابتدا سبابہ یمنی سے کرتے اور ختم انگشت ہر ادنی ہاتھ کی فرماتے اور مسواک اور شانہ حضرت سے جدا نہیں
ہوتا تھا اور جب ادہان کرتے ریش مبارک میں شانہ فرماتے اور آئینہ میں جمال شریف کہ مطلع انوار الہی اور مظہر اسرار نامتناہی تھا دیکھتے تھے صلی اللہ
علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ [illegible] گردن شریف رشک مینای بہشت بکمال خوبی حد اعتدال پر درخشان اور نور افشان تھی اور اسقدر صفائی اور
آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ جسکی صفائی کے روبرو شرمندہ تھا گویا چاندی کا گھڑا تصویر کا عالم تھا اور حدیث ابن ابی ہالہ میں آیا ہے کان عنقہ جید دمیۃ

فی صفاء الفضتہ یعنی تہی گردن آپکی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین ۔ دمیہ بضم دال بت کو کہتے ہین کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایہ اور صاحب
قاموس کہتا ہی کہ رخام یعنی سنگ سفید ہی اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ ہی صفت مین اور تحسین مین ۔ اور حاشیہ شمایل وغیرہ مین کہ دمیہ بمعنی تمثال آیا ہو
کی لکہا ہی سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی **اکیسوین** شانہ مبارک اونچا اونچا اونپر بال اور دونو مین کچہ جدائی تہی چنانچہ اوسکے بیان مین بعید ما بین المنکبین
وارد ہو یعنے درمیان دونو شانونکے بعد اور مسافت تہی **اور** بعضون نے بعید بصیغہ تصغیر پڑہا ہے **اور** بعضون نے اوسکو بعریض الصدر تفسیر کیا ہے
عرض صدر اگرچہ وصف جداگانہ ہی لیکن ان دونو وصفون مین تلازم ہے یعنی ایکدوسریکو لازم ہے **بائیسوین** بغل شریف کمال سفیدی سے ہمرنگ بدن
کی تہی اور یہہ ازجملہ عجائبات اور خواص حضرت سے ہی کہ بغل سب آدمیون کی مائل بسفیدی ہوتی ہے ۔ اور بعضون نے لکہا ہے کہ بال آپکی بغل مین نہ تہے
لیکن اس روایت مین کلام ہے ۔ اور بعض احادیث مین آیا ہے حی ینتف البطیہ کندہ کرتے تہے اپنی بغلونکے بالونکو اور حضرت کی بغلون سے خوشبو مشک
کی آتی تہی چنانچہ بعضے صحابہ سے روایت ہے کہ آپ نے مجکو اپنے ساتہہ سلایا حضرت کی بغل کا پسینا مینے سونگہا بوی مشک اوس سے آتی تہی **تئیسوین**
سینہ مبارک عریض وچوڑا اور فی الجملہ اوبہرا ہوا تہا اور فائدہ اس ترکیب مین یہہ ہے کہ سینہ مبارک مجمع علوم ومعارف اور منبع تجلیات اور معدن
اسرار ذات مطلق تہا اس سبب سے وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے **چوبیسوین** شکم مبارک نہایت
ہموار اور صاف برابر سینہ کی تہا چنانچہ حدیث مین وارد ہے سواء البطن والصدر برابر شکم اور سینہ مراد اس سے ہموار ہے ۔ حدیث ام ہانی مین آیا ہے
کہ دیکہا مینے شکم مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا قرطاس بالائی یکدیگر تہہ کیے ہوی رکہی ہین یہہ کنایہ کمال نرمی اور صفائی سے ہے یعنی
شکم مبارک کمال نرم اور صاف تہا **او**ر حدیث ابن ہالہ مین آیا ہے دقیق المسربۃ مسربۃ بفتح میم وسکون سین مہملہ وراء مضموم بے نقطہ وبار موحدہ
وہ بال ہین کہ اوپر سینہ کی تا ناف ہون ۔ یعنی بالونکا ایک خط باریک لمبا ابتدای سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کہنچا تہا باقی سینہ اور شکم
صاف تہا لہذا حدیث شریف مین آیا ہے عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنی سوا اوس خط باریک بالونکے چہاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تہا
پچیسوین پشت مبارک آپکی گویا نقرہ گداختہ تہی یعنی نہایت سفید اور صاف اور ہموار تہی اور استخوان شانہ مضبوط اور پر گوشت تہو اور
دونو شانونمین **مہر نبوت** چنانچہ حدیث مین آیا ہے وبین کتفیہ خاتم النبوۃ وہو خاتم النبیین یعنی درمیان دونو شانونکے مہر نبوت تہی اور
آپ خاتم الانبیا ہین اور وہ ایک چیز اوبہری ہوئی تہی اجزای بدن شریف سے رنگ اور صفائی مین مانند بدن کے تہی اوسکو خاتم نبوت کہتے تہے **او**ر یہہ
مہر نبوت ایک آیت آیات الہی سے تہی ۔ حاکم نے مستدرک مین وہب سے روایت کی ہے کہ مبعوث ہوا کوئی پیغمبر مگر اوسکی علامت نبوت کی دست راست
مین تہی الا ہمارے پیغمبر کہ علامت نبوت اونکی درمیان دونو شانونکے تہی اور بعض روایات مین عند کتفہ الیسرے اور بعض مین عند کتفہ الیمنی وارد ہے
اور یہہ دونو روایتین منافی روایت بین الکتفین کے اشہر روایات ہی نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونو شانونکے ہونا مستلزم اسکا نہین

کہ میانہ اور بیچین دونو کے ہوا کرتا ہی بائین طرف یا داہنی طرف شانہ کے ہو تب ہی درمیان دونو شانون کے ہونا اوسپر صادق ہے اور تشبیہ مہر نبوت مین
روایات مختلف ہین بعضون نے مانند تکمہ حجلہ عروس اور بعضون نے مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہے اور ہمرنگ بدن شریف صفائی اور نورانیت مین ستے
اور اوسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے جمے تہے کہ صورت حرفون کی نمود اتہی جیسے کہا جاتا ہے کہ اوسپر لکہا ہوا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
بعضون نے کہا اوسپر لکہا تہا اللہ وحدہ لا شریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنی جسطرف تو متوجہ ہو پس تو فتحیاب ہی محدثین نے لکہا ہے کہ مہر نبوت
علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی بشارت اگلی کتابون مین ہے اور صیانت اور حفاظت قدح اور طعن و انکار
سے ہے جیسے کسی چیز پر مہر کرین تا خلل و فساد اوسمین راہ نپاوے اور حق یہ ہے کہ مہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تہی حقیقت حال اوسکی حق تعالے
کو معلوم ہے چہبیسوین[26] دونو ہاتہ آپ کی دراز تہے اور درازی ہاتہ کی کمال جود و عطا اور قوت اور غلبہ پر دلیل صریح ہے کلائیان چوڑی
اور دراز تہین ہتہلیان پر گوشت اور نرم اور نازک پہیلی پہیلی اور خوشبودار تہین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک سے روایت ہے ما مسست دیباجا
ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرا اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہاتہ نہین لگایا مینے دیبا
اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتہیلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ سونگہا مینے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مروی ہے کہ جب یتیم کے سر پر ہاتہ پہیرتے شفقت سے اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم مین روایت ہے کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن
سمرہ کو جابر کہتا ہے کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اوسکو طبلہ عطار سے اور نزدیک طبرانی اور بیہقی کے آیا ہے
وائل بن حجر سے کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے اور مس کرتا ہے میرا بدن حضرت سے پہر سونگہتا ہون اپنے ہاتہ کو اوس سے پاتا ہون خوشبو خوشتر
مشک سے اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکہا دست مبارک میری
پیشانی پر پہر مسح کیا میرے منہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت
تک ۔ مستورد بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مس کیا مینے دست مبارک کو
تہا نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے اور مروی ہے کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے منہ کو ہاتہ
لگایا تہا اوسکا چہرہ اسقدر روشن ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا اوس مین نظر آنے لگا ستائیسوین انگلیان دست مبارک کی
دراز اور باریک نہایت خوشنما تہین چنانچہ اوسکی تعریف مین مروی ہے سائل الاطراف یعنے کشادہ اعضا کے کہ عبارت
انگلیون سے ہے دراز اور روان تہی اور بعض روایت مین طویل الاصابع وارد ہے یہ معجزہ حضرت کی انگلیون کا مشہور ہے کہ چاند کو شق کیا
اور سنگریزون نے انکی انگلیون مین تسبیح کی اور کہائیون سے پانی ابلا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ابریق مین ایک وضو کے مقدار پانی تہا

اور تین سو آدمی اوس وقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی حضرت نے اوسقدر پانی میں ہاتہہ رکہا اوس وقت آپکی کہانیوں سے پانی نکلتا تہا یہان تلک کہ اون سبہون نے فراغت تمام سے وضو کیا اور جابر سے روایت ہی کہ ایکبار صحابہ کو روز حدیبیہ میں تشنگی ہوئی اور آپکی ایک چہاگل تہی اوسمین تہوڑا سا پانی تہا حضرت نے دست مبارک اوسمین رکہا فی الفور پانی نے بکثرت تمام انگلیون سے مانند چشمہ کے جوش مارا سبہون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین اگر ایک لاکہہ آدمی ہوتی تو پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تہے اونہتالیسوین ساق مبارک کی تعریف میں آیا ہے کان فی ساقیہ حموشۃ بجای حطی باریکی ساق یعنی دونو ساق حضرت مین باریکی تہی اور مروی ہے کانہما جمارۃ جمارۃ تنیم حیمہم وتشدیدمیم میانہ درخت خرما کہ اوسکو شحم النخل عربی مین اور گابہا کہجور کا ہندی مین کہتے ہین بالجملہ دونو ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت تہین تہوڑا نہ عریض اس سبب سے رفتار مین سرعت تہی اور چلنے مین قدم رکہتے قوت سی خوب جما کر آگی جہکے ہوئی گویا بلندی سے پستی کی طرف اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار سبک تک ہمہ نرم چال تہے اوتالیسوین قدم مبارک اور اسکے وصف مین روایات مختلف ہین خلاصہ یہہ کہ قدم شریف دونو دراز او پر گوشت اور اونگلیان پانوکی دراز اور باریک تہین اور انگشت سبابہ سب اونگلیون سے دراز تہی اور خنصر پر گوشت اوپر سے پانو ڈہلکتی ہوئے کہ اون پر پانی نہ ٹہرتا ایڑیان چہوٹی کم گوشت تہین۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ میری باپ جنگ احد مین شہید ہوئی قرضدار یہودیون کے تہے ایک باغ خرمہ کا اپنی ملک مین چہوڑا جب وہ باغ پہلا یہودیون نے چاہا کہ سارا باغ قرض مین لگا لین میں نے کہا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا ادا کرلین یہودیون نے نمانا آخر یہہ قصہ حضرت کی حضور مین آیا آپ نے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو۔ پہر حضرت اوس باغمین تشریف لائی اور انبار کلان خرمو کے گرد پہر کر قدم شریف اوسپر رکہا اور فرمایا کہ قرض خواہونکو بلا کر خرمے اس خرمن سے اونکی قرض مین لگا دو۔ جابر کہتے ہین کہ مین ناپ ناپ کر دینے لگا حق تعالی کی قدرت سے سب قرض اونکا اوسی انبار سے ادا ہوگیا اور مین دیکہتا تہا اوس انبار کیطرف گویا اوس مین سے ایک خرما بہی خرچ نہین ہوا۔ ای مسلمانون دیکہو یہہ ایک شمہ اثر برکت قدم شریف کا ہی اور اسطرح کے معجزے بہت سی کتب سیر مین مرقوم ہین اور حضرت نہایت باوقار وباتمکین تہے اور اسی انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام کو اپنی آگے روانہ کرتے اور آپ سب سے پیچہے چلتے اور حدیث مین وارد ہے کہ حضرت فرماتی کہ پیچہا میرا فرشتونکے لیی چہوڑ دو یعنی آپ کی پس رو فرشتے ہوتے تہے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تہا اور حدیث ابو ہریرہ رضہ مین آیا ہے کہ نہ دیکہا مینے کسیکو شتاب تر راہ چلنی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نوردیدہ ہوتی تہی زمین آپکے واسطے اور ہم سب مشقت مین ڈالتی تہے اپنی جان کو اور دوڑتے تہے کہ حضرت کی ساتہہ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تہے اور اضطراب رفتار مین نہین کرتے تہے یعنی آپ باوصف سرعت رفتار بے رنج اور بدون مشقت چلتے تہے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور کہنچا تہا کنارون سی گوشت لٹکا نہ تہا اکتیسوین جسم شریف پر اتفاق رکہتے ہین چنانچہ وارد ہے کان ابیض ملیحا یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید نمکین تہا۔ ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان اوسکا حیطہ تحریر سی خارج ہے

اوسکی کیفیت وحالانی ہے نہ بیانی ــ بالجملہ رنگ شریف حضرت کا سفیدی خالص نہ تہی کہ ربودگی نہ رکہتے ہو بلکہ سفیدی ملیح تہی کہ اوسکو تفسیر کیا ہے ساتہ مایل بسرخی کے چنانچہ مروی ہے کہ سفیدی رنگ شریف مشرب بحمرت یعنی مختلط بسرخی تہی اور نظر اس اختلاط کی وصف رنگ شریف مین واقع ہے یعنی گندم گون ظاہر ہے کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا ہے اور اسیواسطے بعضون نے لکہا ہے کہ مراد حمرت سے حمرت ہی کہ مختلط بسیاہی ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعرض میان احادیث خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسرخی تہا کہ اسیکو گندم گون بہی کہا ہے اور حق یہہ ہے کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہے اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تہی ــ براء ابن عازب کہتے ہین کہ مینے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنی دہاری دار پہنے دیکہا پہر دیکہتا تہا مین حضرت کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف حضرت کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تہا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ **قاعدہ** اور دستور یہہ ہے کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب اور کارندے کو سرفراز کرتا ہے تو ایسا معاملہ مہربانی خاص کا اوسکے ساتہ عمل مین لاتا ہے کہ سب آدمی معلوم کرین کہ یہہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہے اسکا ساختہ پرداختہ بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہے اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے ــ اسیطرح پاک پروردگار نے کہ مالک اور حاکم سارے جہان کا ہے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوقات سے برسالت منتخب اور برگزیدہ کرکے اپنی خاص مہربانیون کے ساتہ مخصوص کیا تا سب معلوم کرین کہ یہہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہے یہان تک کہ اسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے **اور** فضیلتین حضرت کو جو حق تعالیٰ نے بخشین ہین دو قسم ہین ایک قسم وہ کہ اور انبیا بہی اوسمین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سے زیادتی اوسی وصف اور صفت مین ہے علاوہ جو جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات مین جدا جدا تہے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات مجمع صفات مین مجتمع اور یکجا ہوئے فضیلت اس اجتماع کی انفراد پر جو ہے ظاہر ہے مثلاً بیس چراغ بیس مکانون مین جدا جدا روشن ہون اور اونہین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین فضیلت اوس مکان کی کہ جسمین بیس چراغ روشن ہین روشنی مین اون مکانون پر کہ وہان ایک ایک چراغ اکیلا روشن ہو معلوم ــ اور متیقن ہے اسیطرح حضرت کی ذات با صفات نسبت ذوات سایر انبیا کی قیاس کیا چاہیے چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلت اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسیٰ اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہہ سب کمال ذات سرور کائنات مین یکجا فراہم ہوئے **اور** دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت کی ساتہ ہے اور کسی نبی کو اوسمین شرکت نہین جیسے انواع ولایات اور محبوبیت مطلق اور اصطفا اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت عظمیٰ اور جہاد اور سوا انکے اور کمالات کہ بجای خود صحیح ہین اور تفصیل بعضونکی اونمین سے رسالہ تحریر الشہادتین مین مسطور ہے مخصوص حضرت کی ساتہ ہین **اور** صفات خلقیہ مین جیسے آگے پیچہے سے برابر دیکہنا اور اندہیری اور اجالے مین برابر دیکہنا **اور** بغل شریف کا سفید ہمرنگ بدن صاف ہونا **اور** جماہی کا تمام عمر مین نہ آنا **اور** احتلام کا نہونا

اور پسینہ سے عنبر و مشک کی خوشبو کا انا اور زمین کا بوقت قضاء حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اوس مکان کی بوی مشک کا انا اور اثر قفصل کا زمین پر نہ دیکھنا اور ختنہ کری کرائے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور بوقت تولد سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف اسمان اونچا نا اور کلمہ پڑھنا اور کلام کرنا اور فرشتوں کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپکے ساتھ باتین کرنا اور بوقت اشارہ آپکی طرف مائل ہونا اور گھواری مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی افتاب کی ہمیشہ آپکے سرپر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپکی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کی بدن اور کپڑون پر مکھی کا نہ بیٹھنا اور جس جانور پر سوار ہونا اوس جانور کا تا مدت سواری بول و براز نکرنا اوصاف مشہورہ سے ہین اور بروایات صحیح ثابت ہی کہ حضرت قبر مین زندہ ہین اور قبر مین نماز پڑھتے ہین اور حضرت کی مزار مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہے کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بھیجتا ہے وہ اوسکو آپکے حضور مین پہونچاتا ہے اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتی ہین اعمال امت کی اور آپ اونکے واسطے استغفار کرتی ہین اور مناقب جلیلہ اور فضائل جمیلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ ہے کہ حق تعالی نے قران شریف مین آپکی حیات اور بقا کی قسم کہائی آیت لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون قسم حیات تیری کی تحقیق وہ اپنی مستی مین بہکے ہوی ہین جمہور اہل تفسیر متفق ہین اسبات پر کہ یہہ قسم ہی پروردگار عز و جل کی بمدت حیات اور بقاء حضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے اور یہہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہی جیسے عاشق اپنی معشوق کی قسم کہای اور کہے تیری جان کی قسم۔ ای مسلمانون قدر و منزلت اس قسم کی محرمان اسرار کو کہ اس راز و نیاز سے واقف ہین معلوم ہی کہ اس قسم سے کیا تراوش کرتا ہے ابن عباس سی روایت ہے کہ پیدا نکیا حق تعالی نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوسکی حیات کی قسم کہائی نہ غیر اوسکی اور ابو الجوزا کہ اجلہ تابعین سی ہین کہتی ہین کہ سوگند نکہائی حق تعالی نے کسیکی حیات کی سوای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگترین خلق ہین نزدیک حق جل و علی کے اور قرطبی نے کہا کہ قسم کہانا حق تعالی کا بحیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہی کہ ہماری واسطے کہ قسم کہائین ہم آپکی حیات کی اور امام احمد کہتے ہین کہ اگر کوئی قسم حضرت کی حیات کی یمین منعقد ہوتی ہے اور اگر کہائی ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہی بسبب ہونی حضرت کے ایک دو رکنون شہادت کا اور معمول اہل مدینہ ہی کہ حضرت کی قسم کہاتی ہین اور کہتی ہین بحق اوسکی کہ پوشیدہ کیا ہی اسکو اس قبر نے اور بحق ساکن اس قبر کے یعنے قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عنوان سورۂ آیت لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد یعنی قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور تو حلال ہی بیچ اس کے اور ظاہر ہی کہ بیچ اس شہر کی خوبیات ظاہر ہے زیادہ تر اوس سی تشریف اور تعظیم متصور نہین کہ منسوب کیا حق تعالی نے قسم کو بہ بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کی اوس شہر مین ابن عباس کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین اور مواہب لدنیہ مین حضرت عمر سے روایت ہی کہ اونہون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ باپ اور ماں فدا ہون پہنچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کہائی خدا نے آپ کی حیات کی نہ حیات سائر انبیا کی اور پہونچی فضیلت آپکی پاس خدا کی اس حد کو کہ سوگند کہائی آپکی خاک پاک کی اور کہا آیت لا اقسم بہذا البلد یعنی قسم کہاتا ہون بلد کی کہ عبارت زمین سی ہے کہ اوس پر چلتی ہین

قسم کہانا خاک پا کی ہی اور یہہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہی کہ نظر کوتاہ بینون کی اوسکی ادراک سی قاصر ہی جو صاف بین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان باتونکی کیفیت اور لذت پاتی ہین یہہ جو کچھہ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہی اور منجملہ خصایص حضرت کی یہہ ہی کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوی اور پہلی الست بربکم کیا نہین ہین پروردگار تمہارا؟ کی جواب مین پہلے ہان آپ نی کہا اور سیر معراج مخصوص آپکی ساتھہ تھی اور سواری براق بھی مخصوص آپکی تھی اور راہ پر آسمانون کی جانا اور حد قاب قوسین او ادنی کو پہنچنا اور دیدار الٰہی سی مشرف ہونا خلاصہ آپکا ہی اور فرشتونکا فوج و حشم ہونا اور آپکی ساتھہ ہو کر کافرونسے لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے عجیبہ غریبہ جو آپسے ظاہر ہوی ہین کسی پیغمبر سے اور کسی ظاہر نہین ہوے اور پہلے قبر سے سر اوٹھانا اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتونکا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش کرسی پر بیٹھنا اور مقام محمود سی مشرف ہونا اور لواء الحمد کا ہاتھہ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام اونکی ذریت کا اوس لوا کی سایہ مین ہونا اور سب انبیا کا ساتھہ اپنی امتونکے آپکی پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپسے شروع ہونا اور شفاعت عظمی مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط سے گذرنا اور حضرت فاطمہ آپکی صاحبزادی کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم آنکھین بند کر لینے کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آپکا کہولنا اور روز قیامت کی مرتبہ وسیلہ مشرف ہونا یہہ سب مخصوص حضرت کی ساتھہ ہی اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہے کہ سوا آپ کی اور کسی پیغمبر کو میسر نہوا اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی یہہ ہی کہ حضرت قیامت کی دن حق تعالی کی طرف سی بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سی ہونگے اور بالجملہ بعد خدا کی سب مخلوقات سی افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مناقب اور مدایح اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمایل ستودہ اور خصایل محمودہ حضرت علیہ السلام کی زیادہ از حد و بیشمار ہین مقدور بشر نہین ہی کہ سب کا احاطہ کرے اور معجزات حضرت کی جو کتب احادیث و سیر مین قلمبند ہین چونسٹھہ ہزار ہین مسلمانونکو لازم ہی کہ موافق ارشاد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل مین لاکر ہمیشہ ذکر خیر آپ کا کیا کرین اور مدام درود و سلام مین مشغول رہین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فصل تیسری اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ خلق بضم خا سیرت باطن کو کہتے ہین جیسا کہ خلق بفتح خا صورت ظاہر کو اور قاموس مین ساتھہ دونو پیشوان اور جزم کی بمعنی سجیہ اور طبع کی لکہا ہی اور خلق کی معنے عقلا کی نزدیک ایک ملکہ ہی کہ نسبت اوسکے افعال بسہولت اور آسانی صادر ہون اور اسکا بیان کتب معقولات مین کیا گیا ہی اور اختلاف اقوال اسمین ہی کہ خلق غریزی ہی کہ حق تعالی نی ہر شخص کو اوسے پیدا کیا ہی یا مکتسب کہ ہر آدمی بکسب و ریاضت حاصل کر سکے قول بعضونکا یہہ ہی کہ غریزی ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ جناب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ قسمت کی حق تعالی نی درمیان تمہاری اخلاق جیسے قسمت کی ارزاق اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ پہاڑ اپنی جگہہ سی ہل گیا یقین کرو اوس خبر کو اور اگر بیان کری کہ فلانی شخص نی خو اپنی چہوڑ دی باور نکرو یہہ روایت بخاری مین ہی مگر ارسال رسل سے یہی ہے کہ تہذیب اخلاق

حاصل ہوا اور یہی نتیجہ صحبت علی اور فقر اتبع سنت سید الوری سے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع کمالات و فضائل و محاسن حاصل ہین تمام انبیا و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و تفوق ہے قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنے یہ سب پیغمبر بڑائی دی ہمنے ایک کو اوپر دوسرے کے + اور یہ بات بھی عقیدے مین داخل ہی کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی نبی کو نہین پہنچا اور شفائے قاضی عیاض مالکی مین مسطور ہے کہ اخلاق انبیا علیہم السلام کی سب مفطور و مجبول ہین مکتسب و معمول نہین اور حاصل ہین اول فطرت اور اصل خلقت مین بی مداخلت اکتساب و ریاضت کی بسبب فضل نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور بسبب کثرت و قوت و عظمت اور اجتماع مکارم اخلاق و محامد صفات کی ثنا کی ذات باری عز اسمہ نے اپنی حبیب کی فرقان مجید مین اور فرمایا آیت انک لعلی خلق عظیم یعنی تحقیق تو ہر آئینہ خلق بڑا رکھتا ہی :. اور فرمایا آیت وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی اور ہی فضل خدا کا تجھپر بڑا اور خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی اوٹھایا گیا مین تاکہ پورا کرون مکارم اخلاق کو + اور جس ذات ستودہ صفات کا معلم رب کریم اور مودب قرآن عظیم ہو کیونکہ یہ مکارم اخلاق و محاسن افعال اوسمین جمع ہوون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خلق حضرت سے سوال کی گئی مین جواب دیا کان خلقہ القرآن یعنی تہا خلق اوسکا قرآن فرد وصف خلق کسیے کہ قرآن ہست + خلق را وصف او چہ امکان ہست + حقیقت وہ ہی کہ کوئی فہم اور کوئی قیاس علو مقام اور کنہ حال عظیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا کہ چاہیے اور ہی سوای ذات باریتعالی نہین جانتا اور پہچانتا تاویل آیات متشابہات قرآنی سوای خدا کی اور کو معلوم نہین پس باعتبار وسعت اور عظمت اخلاق کی بعثت فرمائی حضرت کی طرف کافہ ناس بلکہ ملائکہ اور جن و انس کی تمامہا ایسا ہی آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے آیت یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنی ای لوگو تحقیق مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کیطرف + اور آیت لیکون للعلمین نذیرا یعنی تاکہ ہوون عالم کی لوگونکو ڈرانیوالا اور آیت وما ارسلنک الا کافۃ للناس یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہی مگر واسطے لوگونکے × اور سوای اسکے اکثر آیات و احادیث اسپر دال ہین عقل کامل و علم شمائل حضرت کا معلوم و ظاہر ہوا اخلاق شریف سی اسواسطے کہ منبع اور منشا اخلاق کا عقل ہی کہ اوسی علم و معرفت اور ثقوب رای اور جودت فطنت اور اصابت فکر اور نظر عواقب امور مین اور مصالح نفس اور مجاہدہ شہوت اور حسن سیاست اور تدبیر اور اقتنای فضایل اور تجنب رزایل سے حاصل ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہے لوگونے حقیقت عقل مین اور کلام اوسمین حد کثرت کو پہنچا ہی اور قاموس مین کہا ہی کہ علم صفات اشیا کا حسن و قبح اور کمال و نقصان اونکا ثمرات اور نتائج عقل سے اور عقل تام ایک قوت کا ہی کہ مبدا اور منشا اوسکا علم ہے اور آگاہی عقل ہیات محمودہ انسانی کو حرکات و سکنات مین کہتے ہین اور یہ ہی خواص و آثار عقل سے ہی ـ غرضکہ قول محقق یہ کہ عقل نور روحانی ہی کہ بواسطہ اوسکے معلوم اور دریافت ہوتی ہین علوم ضروریہ و

نظریہ اور ابتدا وجود عقل کا نزدیک اطبائ ولدسے ہوتی ہے رفتہ رفتہ بڑہتی جاتی ہے یہانتک کہ کامل ہوتی ہے سن بلوغ مین پس کمال علم وعقل حضرت کا اوس مرتبہ تہا کہ نہین پونہچا اوس مرتبہ کو کوئی بشر سواے حضرت کی اور عقل مین اور فکر اکتساب اوس اخاصہ مین حیران ہین اور جو کوئی تتبع کرے مجاری احوال اور حمائد صفات اور محاسن افعال اور مطالعہ کرے جوامع کلم اور حسن شمائل اور بدائع سیرا ور سیاست انام اور تقریر شرائع اور تاصیل اداب جلیلہ اور تقریر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا کتب سماویہ اور صحف منزلہ اور سیر امم خالیہ اور احوال ایام ماضیہ اور تدبیر حضرت کی عرب کی حق مین کہ مثل وحوش شتر ردہ صاحب طباع متنافرہ متباعدہ تہے اور مرتبہ جہل و نادانی و جفا مین یکتا کس قدر تحمل اونکی جفا اور صبر ایذا پر فرمایا کہ رام و منقاد ہوکر طریق سلوک راہ خلا اور احراز سعادت عقبی اختیار کیا وہ شخص جانیگا کہ بغیر تعلم و دراست و ممارست و ملازمت کتاب اور بے مطالعہ کتب متقدمین اور جلوس علماء اہل کتاب کی پاس کس درجہ و مرتبہ علم شامل و عقل کامل رکہتی تہے اللہم صلی علے محمد و آلہ بقدر حسنہ و جمالہ اور صبر سید انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیہم کا ملاء و ایذا پر ست سو بہت زیادہ اور سخت تر تہا جیسا کہ فرمایا ہے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت یعنی نہین ستایا گیا کوئی نبی میرے برابر اور حدیث مروی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ نہیں آپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قصیہ مال و منال اور اوسکے مثل مین کسی سے انتقام نفرماتی تہے واسطے اپنی نفس کی مگر اوس صورت مین کہ کوئی شخص حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجہے اوس سے انتقام فرماتی واسطے خدا کی اور سبب صبر و نسے بر البتہ اور صعب تر صبر حضرت کا غزوہ احد مین تہا کہ کافر محاربہ و مقاتلہ کرتی تہے اور طرح طرح کی آزار و تکلیف دیتی تہے باوجود اسکے عوض مین اوسکی شفقت و رحم کی راہ سے عذر کرکر اونکی حق مین دعا فرماتی اللہم اہد قومی فانہم لایعلمون یعنی یارخدایا ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہین جانتی + اور توریت مین لکہا ہے کہ مقابلہ جہل مین حلم آپ کا زیادہ ہوتا تہا جسقدر کوئی جہل کرتا آپ حلم زیادہ فرماتی چنانچہ ایک یہودی نے بوعدہ معین آپ سے خرما خریدے اور مول اوسکا حوالہ کردیا آگے تسلیم خرما سے اور آیا دو تین دن پہلے وعدے سے واسطے لینی خرمونکی اور تقاضا شدید کیا اور دامن قمیص مبارک اور ردا پکڑلی اور نظر تیز و تندسے دیکہہ کر کہا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم حق میرا نہین دیتی اور تم ای اولاد عبد المطلب حیلہ گر ہو ادای حقوق مین پس حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ای دشمن خدا میرے سامنے پیغمبر خدا کی حق مین ایسے کلمات گستاخانہ و بی ادبانہ کہتا ہے قسم خدا کی اگر مجہے خوف نہ فرماتی حضرت کا تو تا جدا کردیتا سر تیرا اپنی تلوار سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بآرام و آہستگی دیکہتی تہے اور از راہ تبسم فرماتی تہے کہ ای عمر رض تمہین لایق تہا کہ مجکو حسن ادا اور اس مرد کو حسن تقاضا امر کرتی پس جاؤ اور ادا کرو حق اسکا اور بیش صاع زیادہ حق سے اسی دو سبب ڈرانی اور تشدید کے کہ تمہاری جانب سے واقع ہوئی ہے پس حضرت عمر رض نے سواقف حکم پیغمبر خدا کے عمل کیا اور کہا یہودی نے کہ سب علامات نبوت نبی آخر الزمان کی توریت سے مین جانتا تہا مگر یہ دو خصلتین کہ اونکا امتحان کیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ کرکے اونکا کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ پیغمبر صلعم

اوٹھے اور ہم بہی حضرت کی ساتہہ اوٹھے دیکہا کہ ایک اعرابی نے آکر ردای مبارک حضرت کی کہینچی اور بسبب خشونت چادر کے گردن شریف مین خراشید گی ظاہر ہوئی اوسوقت حضرت نے طرف اعرابی کے متوجہ ہو کر پوچہا کہ کیا غرض ہے تیری کہا یہہ دو نوا ونٹ میرے بار دار کردو آپ نے فرمایا جب تک تو مجکو اس حالت کشش سے رہا نکریگا اعرابی نے کہا نہین مین نہین چہوڑنے کا تا وقتیکہ یہہ دونوا ونٹ میری بار دار نہون گے پس حضرت نے ایک آدمی کو بلا کر حکم دیا کہ ایک مین خرما اور دوسرے مین جو بہردو **اور** منجملہ عفو وصفح حضرت سے ہے درگذر کرنا لبید بن الاعصم یہودی سے کہ آپکو جادو کیا تہا **اور** ایک یہودیہ خیبریہ سی کہ بکرے کی اندر حضرت کو زہر دیا تہا **اور** روایت ہی کہ ایکبار حضرت قیلولہ سی بیدار ہو کر کیا دیکہتے ہین کہ ایک اعرابی تلوار کہینچے سر مبارک پر کہڑا ہے اور یہہ بات کہتا ہی کہ اب کون روک اور بچا سکتا ہے آپ کو مجہسے فرمایا اللہ پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتہہ سے اور پکڑ لیا حضرت نے اوسکا ہاتہہ اور ارشاد کیا کہ اب کون شخص مانع اور بچانیوالا ہے تجکو میرے ہاتہہ سے پس ڈرا وہ شخص اور کانپا اوسوقت پیغمبر خدا نے ازراہ اتساع خلق کے اوسے عفو فرمایا **اور** ہر چند آپ جہاد اور سختی کفار ومنافقین پر جانب حق تعالی سے مجاز ومامور تہی **ایت** يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اے نبی جہاد کر ساتہہ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کر اوپر اونکے ہا لیکن بسبب محبوبیت ذات شریف کی اخلاق محمودہ پر درگذر فرماتی **اور** شیوہ منافقین کا حضرت کی ساتہہ یہہ تہا کہ غیبت مین ساحر وکاہن ومجنون کہتے اور جب روبرو آتی تملق تعریف کرتے دوروئی انسان مین ایسی بدخصلت ہی کہ اکثر نفوس اوس سی متنفر ہوتے ہین اور مکافات اوسکے بہی بدی کے ساتہہ پیش آتی ہین کہ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا یعنے بدلا برائی کا برائی ہے ویسی ہی ۱ مگر حضرت اوسکی عوض مین عفو ورحمت واستغفار فرماتی **بیت** بدی را بدی سہل باشد جزا ۔ اگر مردی احسن الی من أسا ۔ حدیث بخاری مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ ایک مرد نے اذن چاہا آپ پاس آنیکا آپ نے اذن دیا جب وہ سامنے آیا اور نظر مبارک اوسپر پڑی فرمایا یہہ مرد ہے اپنے قبیلہ مین جب آکر بیٹہا مباسطت ومتاشلت اوسکے ساتہہ فرمائی جب چلا گیا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوس راز پر آگاہی چاہی حضرت نے ارشاد کیا کہ مین فحاش اور زشت خو نہین کہ لوگ مجہسے اجتناب اور پرہیز کرین غرض آپ کی تالیف قلوب تہی تا تشنگان تیہ ضلالت مستغرق خباثت بابرکت ہو کر محلی باسلام اور محلی بایمان ہووین اور تنبیہ وسرزنش ہی است مرحومہ کو سرکشی او تجبر وتکبر سے اور امر ہی مدارا اور تلطف پر لیکن فرق ہے مدارات اور مداہنت مین باعتبار دنیا اور دین کی کہ مدارات امور دنیاوی مین محمود ہے اور مداہنت امور دینی مین مذموم **بیان تواضع** فی الصراح تواضع فروتنی نمودن ونرم گردنی کردن **اور** قاموس مین بمعنی تذلل اور الضاح جہکانا اونٹ کا اپنی پیٹہ کو تو پاؤن اوسکے گردن پر کہین اور اشتقاق اوسکا وضع سے کیا ہے کہ بمعنی فرونہادن کی مستعمل ہی اور ضد اوسکی کبر ہے اور منعت کہ مانا ہی ساتہہ تواضع کے لیکن تواضع وسط ہی کبر اور منعت مین **اور** منجملہ تواضع آپکی سی ایک یہہ ہی کہ جب مخیر کیا حق تعالی نے اونکو درمیان نبوت ملائکہ اور نبوت عباد کی حضرت نے نبوت عباد اختیار فرمائی **اور** کبہی آپ نے کسی خادم پر غصہ نہین کیا اور نہ مارا او واسطے انتقام نفس اپنی کے مگر واسطے دین خدا کے ۔ لوگون نے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حال خلوت سرائی عالیمقام کا

پوچھا جواب دیا کہ ذات والاصفات حضرت تھی نرم ترین بسام وضحاک اور کبھی آپ نے پاے مبارک دراز نہین فرمائی مجلس اپنی اصحاب کی مین اور جب کسی
اصحاب واہل سے آپکو پکارا جواب مین اوسی لبیک فرمایا اور سبکو آپ تالیف کرتے تھے اور اکرام کرتے کریم ہر قوم کو اور اوسی واسطے کرتے اوس قوم پر اور سب
ہمنشینونکو ازراہ عنایت والتفات نفقہ فرماتے اور نصیب و حصہ اونکا دیتے ہرگز کوئی گمان نکرتا افضلیت اور مفضولیت ایک کا دوسرے پر اور جسوقت کوئی شخص
آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے جب تک وہ بیٹھا رہتا آپ بیٹھے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سے سر مبارک جھکا دیتے جب تک وہ عرض حال اپنے سے
فارغ ہوتا سر مبارک بلند نفرماتے اور سب سے تیازہ روئی اور کشادہ پیشانی پیش آتے اور زانوے مبارک اپنا کسیکے زانو سے بڑھا کر نہ بیٹھتا اور انس
بن مالک کہتے ہین کہ مین دس برس خدمت آپکی مین مشغول رہا کاہے آپ نے اف نکہا اور نفرمایا کہ یہ کیون کیا اور وہ کیون نکیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس
آتا اور بچھا دیتے کپڑا اپنا واسطے اوسکے اکثر اوقات اور تکیہ سر مبارک ازراہ مکرمت مرحمت فرماتے۔ اور کبھی واسطے خاطر آنیوالے کے نماز کو تخفیف کرتے اور استفسار
اوسکی حاجت کا فرماتے اور جب فارغ ہوتے اوس حاجت سے پھر نماز کو تشریف لیجاتے اور عیادت کرتے مساکین کی اور مجالست فرماتے ساتھ فقرا کے
اور اجابت کرتے دعوت غلام کی اور بیٹھتے اصحاب مین ملکر اور بیٹھتے اخیر مجلس مین اور سوار ہوتے حمار پر اور ردیف وخلف اپنے دوسرے کو سوار کرتے
اور روایت ہی قیس بن سعد انصاری سے کہ اکابر انصار مین تھا کہ ایکدن حضرت میرے گھر تشریف لائے تھے بوقت مراجعت سعد میرا باپ واسطے سواری
آپکے حمار لایا آپ اوسپر سوار ہوے سعد نے مجھے کہا کہ ای قیس آپکے ساتھ جا حضرت نے مجھے فرمایا کہ سوار ہو مینے انکار کیا لحاظ ادب آپ نے فرمایا سوار ہولے
یا اولٹا پھر جا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ یون فرمایا سوار ہو میرے آگے کہ تو مالک اس دابہ کا ہے اور صاحب دابہ اولی ہے آگے بیٹھنے مین اور اسیطرح
ایک سوار جاتا تھا آپکو دیکھکر نیچے اوترا اور آپ سوار ہوے اور اوس صحابی کو آگے اپنے بٹھایا اور عجیب وغریب تر اوس سے یہ ہی کہ محب طبری نے مختصر السیر مین
نقل کی ہی کہ ایکدن حضرت حمار بے پالان پر سوار طرف مسجد قبا کی تشریف لیجاتے تھے اور ابوہریرہ پیادہ پا حضرت کی رکاب مین ساتھ تھے فرمایا تجھے لینے
ساتھ سوار کرلون مینے عرض کیا جو خوشی آپکی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابوہریرہ رضہ نے سوار ہونے کا سوار نہوسکا آپ سے لپٹ گیا دونو زمین پر گر پڑے
اسیطرح دوسری مرتبہ اتفاق ہوا تیسری مرتبہ پھر آپ نے یہی فرمایا کہ سوار ہو مینے قسم کہائی خدا کی کہ جسنے برسالت مشرف کیا ہی تمہین تیسری مرتبہ مجھے آپکو
گرانا منظور نہین اور طبری مین یہ بھی مذکور ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین تھے امر کیا یارون کو واسطے اصلاح ایک
بکری کی پس اوٹھا ایک اصحاب مین سے اور کہا اسے مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پاک کرونگا تیسرے نے کہا پکانا اسکا مجھپر لازم ہے آپ نے کہا لکڑیان
لانا ذمہ میرا ہے صحابہ نے عرض کی کیا ہم اس کام کو کفایت نہین کرتے آپ نے فرمایا البتہ تم کفایت کرتے ہو لیکن مجھے خوش نہین آتا کہ مین ممتاز ہو کر
تم سب سے جدا بیٹھون اور اس کام مین ساتھ تمہارے شریک نہون ایسے بندے سے خدا بہی ناخوش ہوتا ہے اتفاقاً ایک مرتبہ تسمہ پاپوش مبارک
کا ٹوٹ گیا تھا ایک صحابی نے عرض کی کہ مین اوسے درست کردونگا مجھے عنایت کیجیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ ازراہ امتیاز

مین الگ بیٹھون اور کسی سے کام خدمت لون ایک مرتبہ ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کیطرف سے آئے تھے آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد ہوئے صحابہ
نے خواہش کی کہ ہمین اجازت ہو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ ان لوگون نے خدمت و تکریم ہمارے یارون کی بہت سی کی تھی مین چاہتا ہون
کہ مکافات اوسکی بذات خود بجالاون غرضکہ اکثر کام آپ بذات خود کرتے تھے مثل دودہ دوہنے بکریون اور سینے کپڑون اور دینے کھانس اونٹ اپنے کو
اور اوسے پابند کرنا اور خادم کے ساتہ کہانا پکاتا اور خمیر کرنا اوسکے ساتہ اور مدد کرنا خدمات مین اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سوا اوسکے
بہت سے کام کبہی ذات خود اور کبہی بغیر خود اور کبہی بمشارکت غیر کیا کرتے تھے اور مواہب مین لکہا ہے کہ صادر ایسے کام کا حضرت سے کبہی کبہی ظہور
مین آتا تہا غلام و خادم آپکی اکثر یہ کام سرانجام دیتے تھے **پوشیدن سراویل** کہ جسے تنبان کہتے ہین اوسمین اختلاف ہے ابن قیم جوزی کتاب ہدی
مین لکہتا ہے کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شاید پہنی ہو لیکن یہ روایت ضعیف ہے **اور** ابوہریرہؓ نے آپ سے مقدمہ
سراویل مین سوال کیا کہ رات دن اور سفر و حضر مین عادت شریف استعمال سراویل کی ہے یا نہین جواب دیا کہ نعم یعنی ہان **اور** ابن حبان و طبرانی
و عقیلی بہی اس حدیث کو باسانید ضعیفہ لائے ہین لیکن مدار اوس حدیث کا اوپر یوسف بن زیاد واسطی کے ہے اور وہ راوی بہت ضعیف ہے اور
کہا ہے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو جسدن شہید کیا پانون مین اونکے سراویل تہے اور تحقیق اس کلام کی شرح سفر السعادت مین بہت کی گئی ہے
جسے منظور ہو وہان دیکہ لے **اور ہیبت** آپکے جمال باکمال مین بدرجہ غایت تہی کہ بڑے بڑے مشہور دلیر و نکا بوقت حضوری زہرہ آب ہوتا
تہا لیکن باوجود اسکے تواضع اور خلق اس مرتبہ تہا کہ بمجرد ملاحظہ آثار رعب کے پہر اس حضرت کمال التفات سے تسکین فرماتے تہے چنانچہ لکہا ہے کہ ایکروز ایک
شخص آپ پاس آیا بمجرد نظر جمال باکمال کی مارے ڈر کے کانپنے لگا آپ نے دلاسا دیا اور کہا کانپا اور ڈرتا مین بادشاہ نہین ایک عورت قریشیہ کا بیٹا
ہون **اور** حضرت کے پاس ایک عورت کہ اوسکی عقل مین فتور تہا آئی اور کہا مجہے تمسے ایک حاجت ہے حضرت نے فرمایا بیٹہ جس کوچہ مدینہ مین کہ چاہے
تو بیٹہون اور تیری قضای حاجت کرون پس بیٹہے رہے حضرت اوس عورت پاس جب تک کہ وہ اپنی عرض حاجت سے فارغ ہوئی **اور روایت**
بخاری مین آیا ہے کہ کنیزان مدینہ آتی تہین حضرت کے پاس اور آپکا ہاتہ پکڑ کر واسطے عرض حاجت اپنی کے جہان چاہتین لیجاتین آپ انکار نفرماتے
اور آپ بسبب کمال تواضع کے ہر بیوہ و مسکین اور آزاد لونڈی کے ساتہ جس جگہ کہ وہ لیجاتی گو باہر مدینہ کے ہو چلے جاتے اور تا خوش اور تا رضامند حاجتمند
سے انکو نفرماتے **اور** عادت تہی کہ اکثر ساکنان اہل مدینہ اپنے ظروف و آوند پانی سے بہر کر واسطے بیمارون کے آپکی خدمت مین لایا کرتے اور حضرت
بپاس خاطر عین موسم سرما مین ہر ایک ظرف پانی مین جدا جدا ہاتہ ڈالتے تا دل شکنی کسیکی نہو گو کہ از راہ سردی سے گزند دست مبارک کو پہونچے
اور حسن معاشرت ازواج مطہرات کی ساتہ بہت رعایت فرماتے تہے لڑکیان انصار کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ساتہ آکر کہیلا کرتی تہین **اور**
لیلیتے استخوان گوشت ہاتہ عائشہ صدیقہؓ سے اور تناول فرماتے جس طرف سے ظرف مین کہ عائشہ کہاتین اوسی طرف سے اور اوسی ظرف مین آپ نوش فرماتے

حالانکہ عایشہ رضہ حالت حیض مین ہوتین اور بسا اوقات مسواک اپنے ہاتہہ سے دیتی تہا عایشہ رضہ اپنی لعاب دہن سی اوسے نرم کر دیتین پس ناشتہ دہن مبارک مین لیکر مسواک فرماتے یہہ نہایت محبت اور تواضع پر دلالت ہی اور تکیہ فرماتے کنار عایشہ مین اور بوسہ لیتے اونکا حالت صوم اپنے مین اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخسار اپنے دوشہای مبارک حضرت پر رکہہ لیتین اور پس پشت حضرت کی اوٹ مین تماشا بازی حبشہ کا دیکہتین اتفاقاً ایک مرتبہ عایشہ رضہ صغر السن تہین حضرت نی ازراہ ملاعبت اونکی ساتہہ مسابقت فرمائی عایشہ رضی اللہ عنہا آگی نکل گئین اور بار دیگر کہ اوس زمانہ مین عایشہ رضی اللہ عنہا اندکی فربہ و تن دار ہوگئی تہین دوبارہ مسابقت فرمائی حضرت آگی نکل گیے اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوی اور ایک مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم رونق افروز خانہ عایشہ ہوی تہے کہ ام سلمہ نے کچہہ طعام بہیجا عایشہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہاتہہ مارا کہ وہ طعام سب گر گیا اور کاسہ ٹوٹ گیا حضرت نی کچہہ نفرمایا اور کاسہ دوسرا گہر سے عایشہ رضہ کی لیکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہانا بہی اونکی گہر سے لیا اور بعض کہتے ہین اوسی پیالہ کی ٹکڑے جمع کیے اور کہانا زمین سے اوٹہایا اور خادم کو دیا اور فرمایا حاضران مجلس سے ازراہ اعتذار کی کہ ام المومنین نی غیرت و بیتابی کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر مجبول و مخلوق ہونے عورتون کی بیدائشی پر مردونکو چاہیے کہ بوقت آثار انکی غیظ و غیرت کی صبر کرین اور مواخذہ سی درگذرین اسواسطے کہ ہر شخص بوقت غلبہ غصہ کی مجحوب العقل اور مغلوب الفہم ہو جاتا ہی۔ حدیث مین آیا ہی کہ ایک مرتبہ سودہ رضی اللہ عنہا نی شوربا حضرت کیواسطے بہیجا تہا عائشہ صدیقہ رضہ نی بہ تکرار سودہ سی کہا کہ اول تم کہا لو سودہ نی نہ مانا عایشہ رضہ نی کہا نہین سنہ تمہارا اس شوربے سے الودہ کر دونگی غرض کہ عایشہ نی اونکی منہ پر شوربا ڈال کر تمام منہ سودہ کا آلودہ کر دیا حضرت دیکہہ کر ہنسے اور فرمایا تم بہی عایشہ کا منہ شوربے سے آلودہ کر دو یہہ تہا معاملہ حضرت کی ازواج مطہرات کی ساتہہ کہ کبہی مواخذہ اور معاتبہ نفرماتے غیرت و مزاج پر انکے مین اور سیرت حضرت کی ساتہہ اہل و عیال و اصحاب و فقرا و مساکین و ایتام و ارامل و اصناف و زوار کی اس غایت کمال کو پونہچی تہی کہ فوق اوسکی متصور کسی بشر کا نہ تہا اور تمام اخلاق و اعمال حضرت کی دال اوپر معجزات اور علامات نبوت کی تہے اور معاملہ مباسطت و ملاطفت و مخالطت و محادثت و مزاح کا کہ اصحاب کی ساتہہ وقوع مین آتا تہا محض مقصود دلجوئی اور خوش خوئی تہی۔ درمیان مزاح و ملاعبہ حضرت کی ہزارون کمالات و آثار مضمر تہے ایک بار آپ غسل خانے مین گئے کہ زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ حضرت کی تہین آئین بطریق مزاح حضرت نی منہ پر اونکے پانی چہڑکا اوسکی برکت سی آبروئے جوانی اور رونق بڑہاپی تک قایم رہی اور تغیر نہوی اور محمود بن ربیع کہ صغار صحابہ سی تہے پانچ برس کا سن اونکا تہا کہ آپ اونکی گہر مین تشریف لائے اور محمود کی گہر مین ایک کنوان تہا ڈول مین اوسکی کچہہ پانی باقی تہا حضرت نی دہن مبارک مین لیکر ازروی خوش طبعی کی منہ پر محمود کے ڈال دیا اوسکی برکت سی ایسا حافظہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکہا اسی سبب سی وہ صحابہ مین گنی جاتی ہین اور اونکی حدیث بخاری مین مذکور ہے اور ایک بات تواضع حضرت کی یہہ تہی کہ کبہی طعام کو عیب نفرماتی کہ شور ہی یا ترش یا کم نمک ہی یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول فرماتی اور نہ چہوڑ دیتے اس مقام سی ثابت ہوتا ہے کہ نام رکہنا اور برا کہنا اور عیب نکالنا طعام مین خطا اور خلاف سنت ہی اگر یہ نسبت پکانی والیکے عیب کری کہ کیا برا پکایا ہی نعمت ایسا ضایع اور برباد کیا ہے

وقوع اونسے اشیاء معیوبہ و مقبوحہ اور یہہ اثر ہی حیات قلب کا جسکا دل زندہ ہی خلق و حیا اوسمین زیادہ ہے اور شرع مین حیا نام ایک خلق کا ہے کہ باعث
اوسکے آدمی فعل زبون اور تقصیر حق ہر ذی حق سے باز رہے ذات حضرتؐ مین دونو طرح کی حیا علی وجہ الکمال موجود تہی حیات قلب اور اجتناب مکروہات
سے بسبب اسی صفت کی آدمی کو حاصل ہوتا ہے الحیاء من الایمان یعنی حیا جز ہے ایمان کا اور بخاری مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا یعنے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا زن دوشیزہ سے پردہ اپنی مین اور
ذکر فی خدرہا کا حدیث شریف مین بحسب عرف و عادت کے ہے اور قید اتفاقی ذکر اس تشبیہ کا ابی سعید سے بہ نسبت حضرتؐ خالی بشاعت سے نہین اور ذائقہ
ارباب ادب و تعظیم پر خوش نہین آتا شاید بقصد مبالغہ بیان مقصود مین تشبیہ واقع ہوئی ہوا ور مشائخ طریقت و واقفان حقیقت قدس اللہ ارواحہم سے
تفسیر حیا مین بہت سے کلمات منقول ہین بعض اونمین سے قید تحریر مین پائے جاتے ہین ــ ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا ہے کہ حیا وجود خوف و ہیبت ہے دل انسان
مین یا وحشت و ندامت بسبب پیش پونہچانے امور ناشایستہ بجناب باری عز اسمہ کی اور کہا ہے الحب ینطق والحیاء یسکت والخوف یقلق یعنے محبت گویا
کرتی ہے محب کو بہ ثنا و مدح محبوب کی اور حیا خاموش کرتی ہے بسبب تقصیر ادای حقوق محبوب مین اور خوف مضطرب و بے آرام رکہتا ہے عتاب و عقاب
محبوب سے یحیی بن معاذ کہتے ہین جو کوئی شرم رکہتا ہے خدا سے طاعت و عبادت مین حیا رکہتا ہے اوس سے خدا معصیت و تعذیب مین اور صادر
حیا کبہی بباعث کرم ہوتا ہے جیسے کہ حیا آپ کی ایک قوم سے طعام ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مین کہ وہ لوگ حاضر تہے اور بسبب دیر ازی قعود اونکے حضرت
بہت متاذی ہوے لیکن بمقتضای حیا کہ مجبول ذات شریف تہی کچہہ نفرمایا حق تعالی نے ایذای حضرتؐ سے اوس قوم کو متنبہ فرماکر کہا آیت فاذا طعمتم
فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذالکم کان یؤذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق یعنے پس کہانا کہا چکو پس منتشر و پراکندہ ہوا اور
نہ بیٹہو آرام و چین سے باہم باتین کرنیکو یہہ فعل تمہارا ایذا دیتا ہے پیغمبر کو پس وہ حیا کرتا ہے تمسے اور خدا نہین شرماتا سچ سے ــ آدمی کو لازم ہے کہ ہر دم
عیوب نفس اپنے سے آگاہ و مطلع رہے اور جو بات کہ انسان کو اپنے حق مین بری معلوم ہو دوسرے کے حق مین روا و پسند نہ کرے اور ہمیشہ معایب خلق
سے چشم پوشی و تغافل کرتا رہے ــ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرتؐ پاس آیا کہ اثر صفرت و زردی اوسکے کپڑون پر اسقدر ظاہر تہا
کہ زعفرانی ہو گئے تہے آپ نے دیکہکر کچہہ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سے کہدو کہ یہہ کپڑے دہو ڈالے اور ایک روایت مین یہہ آیا ہے کہ اوتار ڈالے ایسے
بات منہہ پر کسیکی مجلس مین نفرماتے کہ ہم چشمون مین خجل و شرمندہ ہوے اور روات معتبر نے لکہا ہے کہ حیا حضرتؐ کی ذات مین بمرتبہ کمال تہی گاہے کسیکا خطا
وسہو دیکہکر کچہہ نصیحت نفرماتے اور نام لیکر منع نکرتے بلکہ بکلام حاملہ و عبارت شاملہ بنابر منع ارتکاب مناہی بعضی اوقات اسطرح فرماتے کہ وای برحال اون
قومون اور گروہون کی کہ سطوت غضب الہی سے نہین ڈرتے اور مرتکب افعال منہیہ کے ہوتے ہین اور غرض اس ابہام کنایہ سے یہی تہی کہ کوئی مرتکب
مناہی اپنے ہمچشمون مین شرمندہ و خجل نہووے چنانچہ صحیح بخاری مین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرتؐ فاحش یعنی کلام ناشروع اور الفاظ

اور بنسبت ذات مبارک کر کوئی بیدی و بدگوئی اور اسواق و بازار و نمین آواز بلند نفرماتی تھے اور مبارک پر نلاتی تھے زبان ایسے الفاظ بخلاف یعنے مکروہ یا بطبع اور متفحش
وبدزبانی پیش آتا عفو و درگذر فرماتی ایسے ہی کلام حکایت کیو گئے ہین توریت مین روایت عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے۔ قلم بریدہ زبان کو
کیا طاقت کہ احاطہ حلم وحیا حضرت کا قرطاس سست اساس پر لکہہ سکی کہ کاتب تقدیر پہلے ہی لوح محفوظ مین کلک قدرت سے لکہہ چکا ہے اب کیا کسی سے بیان
اوسکا ہوسکے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان **شفقت و رافت و رحمت** سبزان بغضامین رافت و رحمت اور ممدان تمہیدات شفقت ذات سید المرسلین
شفیع المذنبین کہ **آیت** وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہے مگر رحمت واسطے تمام عالم کے **اور** لقد جاءکم رسول من
انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم یعنے آیا تمہاری پاس پیغمبر تمہاری جنس سے بہت دشوار ہے اوسپر وہ چیز کہ رنج مین ڈالے
تمہین اور نہایت حرص رکہتا ہے ہدایت مومنین پر اور کمال مہربانی اور رحمت رکہتا ہے تمپر ایسا کہتے ہین کہ معنی رحمت کی بخشودن و مہربانی کرنا ہی اور معنی
رافت بہت بخشنا اور مہربان ہونا۔ امور مسلہ و مخففہ حضرت کی اپنی امت کی حق مین حد و احصا سے باہر ہین منجملہ اونکے احکام و شرایع مین اور ترک
فرمانا آپ کا بعض افعال شریف کو دوام و التزام سے کہ مبادا ایسی امت پر فرض ہو جاوے جیسے ترک امر مسواک واسطے ہر نماز کی اور ترک امر تاخیر نماز
عشا اور منع صوم وصال سے اور مانند اوسکے **اور** درخواست کرنا حق تعالی سے کہ سب و لعن اور زبون کہنا کسیکا آن سرور صلے اللہ علیہ وسلم کو
باعث رحمت الہی اور موجب قرب ناستناہی جناب قدس کبریائی مین ہووی آپکے یہانتک رقیق القلب تھے اگر سنتی آواز گریہ کسی لڑکے کی کہ ماں اوسکی نماز مین
شریک جماعت ہوتی سبک فرماتی قرات حال تصفح آپ کا اس مرتبہ تہا کہ جب قریش حد تکذیب سے گذر کر لگے ایذا دینے جبرئیل علیہ السلام بامر ملک العلام
آئی اور کہا کہ فرشتہ موکل جبال کو امر ایزد متعال پونہچا ہے کہ بخدمت سید الکونین حاضر ہوا اور کہہ اگر حکم آپ کا ہو جبل الاخشبین کو کہ مکہ معظمہ اون دونو
پہاڑونمین آبادی اس قوم پر ڈالدون تا سب ہلاک ہوجاوین حضرت نی فرمایا مین نہین چاہتا ہلاکت انکی بلکہ حق تعالی سے یہہ امید رکہتا ہون
کہ پیدا کرے اصلاب آبا انکے سے ایسی اولاد کہ عبادت کرین خدا کی اور ساتہہ اوسکے کسیکو شریک نکرین **اور** یہہ قصہ واردہے سال دوم بعثت مین بلیا تفصیل
بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی **اور** روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ امر الہی آسمان و زمین اور
پہاڑون کو صادر ہوا ہے کہ سب انقیاد امر سامی کرین اور جو ارشاد ہو بجا لائین اور اعدای حضرت کو ہلاک کرین حضرت نی فرمایا جبکہ حق تعالی
نی صبر و حلم مجہے عطا کیا ہے چاہیے کہ طلب عذاب انکی مین تاخیر کرون بلکہ درگذرون شاید کہ اوسبحانہ توفیق توبہ اونکو بخشے اور رجوع برحمت کرے
اونپر **اور** عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نی کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی تھے کہ جس دو امر مین خدا کی طرف سے مین مخیر ہوا آسان تر
کو اختیار کیا یعنے اپنی امت کی حق مین اور بمقتضای شفقت و رحمت مین یہہ بہی داخل ہی کہ حضرت کبہی کبہی لوگونکو پند و نصیحت فرمایا کرتے تھے نہ ہر روز
بجہتہ خوف ملالت و کسالت سامعین کی یہی روایت کی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نی **بیان خلق و عہد و وفا و صلہ رحم** ناشران

سنا مخیر حسن و خلق و عہد و وفا اور نہ اکرام تہا شیر صلہ رحم و اہتمامے سید الوری نے ایسی روایت کی ہے کہ جب حضرت پاس کچہہ چیز بطریق ہدیہ آتی فرماتے لیجاؤ
یہہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مجھے بہ نسبت کسی ازواج مطہرات حضرت کی ایسا رشک نہ آتا تھا جیسا
خدیجۃ الکبری سے رضی اللہ عنہا پر بجہة زیادہ یاد کرنے حضرت کی اونکو اور اگر کوئی بکری ذبح کیجاتی بہیجتے گوشت اوسکا اون عورتون کو کہ جو دوست و اخلاص مند
خدیجہ رضی اللہ عنہا تہین اتفاقاً آئی ایک عورت حضرت پاس کہ آپ اوسکے آنے سے نہایت شادان و فرحان ہوئے اور بہت مستفسر حال اوس عورت کے
ہوئے جب وہ چلی گئی فرمایا یہہ عورت ہماری پاس آتی تہی زمانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مین اور متکلم بکلام تربیت و موعظت انجام حسن العہد من الایمان یعنے
خوبی وفاء عہد جز ایمان ہی ہوئی اور حال حضرت کی شفقت و رافت کا اولاد امجاد سے حیطہ تحریر سے باہر ہے اکثر اوقات حضرت مشغول نماز ہوتے
کہ امامہ بنت زینب دوش مبارک پر سوار ہوتین جب حضرت سجدہ مین جاتے پہسل جاتین پہر سوار ہوتین یہ حال محبت و رافت آپکا تہا اولاد امجاد
کی ساتہہ اور ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بندیان ہوازن مین شیما بنت حلیمہ کہ بہن رضاعی حضرت کی تہی کہ آپکو تربیت کیا تہا چنانچہ ابن اثیر نے
اوسے صحابیات مین ذکر کیا ہے اور اپنی ماکے ساتہہ بشرف اسلام مشرف ہوئی تہی آئی اور اپنے کو جتایا حضرت نی ردای مبارک اپنی اوسکے واسطے بچہا دی
اور ارشاد کیا اگر خوش آوی یہان رہ مکرم و محبوب تا بہرہ مند کرون تجہے بمال یا اپنی قوم مین چلی جا اوسنے جانا قوم مین اختیار کیا حضرت کچہہ متعرض و مانع
نہوئے اور ابو الطفیل نے کہا دیکہا مینے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ اوس زمانہ مین لڑکا تہا آپ کی پاس ایک عورت آئی آپ نی اوسکے واسطے
ردا اپنی بچہا دی وہ اوسپر بیٹہی مینے حضرت سی پوچہا یہہ کون ہے فرمایا میری ماشیر دہ ابو البر نے استیعاب مین کہا ہے کہ وہ حلیمہ تہی اور بعضون نے
کہا ہے کہ شیر دہ پیغمبر علیہ السلام کی آٹہہ عورتین تہین یہہ کوئی ایک اونہین مین سے تہی اور عمر بن السائب سی بوقت آنی پدر و مادر و برادر رضاعی
کی درباب بسط ردا اور اظہار محبت یہی روایت آئی ہے اور بہیجا کرتے تہے حضرت واسطے ثویبہ مولاۃ ابو لہب کی کہ شیر دہ حضرت کی تہی قسم خوراک و پوشاک
سے جب مر گئی پوچہا کوئی اوسکا قرابتی باقی ہے کہا کوئی نہین اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ حضرت کو کہا ابشر فو اللہ لایخزیک اللہ ابداً
انک لتصل الرحم و تحمل الکل و تکسب المعدوم و تقری الضیف و تعین علی نوائب الحق یعنے خوش ہو اے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پس قسم خدا کی
کہ نہ رسوا کرے تجہے خدا تعالی ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہے رحم کو یعنی حقوق رشتہ دارون کو ادا کرتا ہے اور اوٹہاتا ہے گرانی و رنج لوگون ناتوان کا
اور پیدا کرتا ہے ناپیدا کو اغنی معیشت اور مہمانی کرتا ہے مہمان کی اور مدد کرتا ہے اوپر سختیون اور حادثون حق کے مانند ادای حق قرض و مال اور
تقویت ضعیف اور مثل اوسکے **بیان عدل و امانت و عفت و صدق** حاملان اثقال اخبار اور ناقلان علامات و آثار حال
عدل و امانت و عفت و صدق شفیع گناہ گاران آشفتہ روزگار واسطے آفرینش زمین با تمکین و گنبد دوار سے یون خبر دیتے ہین کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام بہت امانت دار اور بڑے عادل اور نہایت پارسا اور برتبہ راست گو مردم تہے کہ دشمن بیگانہ سب مقر تہے کہ صفات ستودہ مین حضرت

اپنا عدیل نرکھتے تھے اور پیش از نبوت آپکو موسوم بہ محمد الامین کرتے تھے یعنی امانت دار ابن اسحاق وجہ تسمیہ یاہین یہہ بیان کرتاہی کہ جمع کی گئے حضرت مین اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ اور دربیان تفسیر قول سبحانہ تعالی مطاع ثم امین یعنی فرمان برداری کی گئی بیچ ملکوت آسمانون مین امانت دار۔ اکثر مفسرین یہہ کہتے ہین کہ مراد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین چنانچہ قصہ اوٹہانی حجر اسود کا اسپر دال ہے کہ قریش باہم چار قبیلے تھی ہر ایک بوقت بنای کعبہ معظمہ رکھنے حجر اسود مین باہم تنازع واختلاف کرتے تھے آخر الامر سب نی اس بات پر اتفاق کیا کہ اول جو شخص آوی او راس باب مین حکم کرے ہم راضی ہین ناگاہ جناب سرور انبیا تشریف لائی سب نی کہا یہہ محمد امین ہین جو کچہ یہہ فرماوین ہم سب منقاد وتابع ہین حضرت نی ایک چادر طلب کی اور حجر اسود اوسمین رکہا اور چارون گوشہ چادر کے ہر ایک رئیس قبیلہ قریش کے ہاتہ مین دیئے اور حجر اسود آپ اوٹہا کر جہان مقام رکہنے کا تہا رکہا وقوع اس واقعہ کا پیش از نبوت سال تولد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مین ہوا تہا۔ اکثر وقایع بیش از زمان اسلام سے قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تھے چنانچہ یہہ قول حضرت کا واللہ انی لامین فی السماء امین فی الارض یعنے قسم بخدا کہ تحقیق مین ہر آئینہ امانت دار ہون آسمان مین اور امانت دار ہون زمین مین اسپر دال ہے اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابوجہل ملعون بسا اوقات یہہ سخن زیادہ و نامعقول و ناموزون آپ کی شان مین کہا کرتا تہا کہ ہم لوگ تمہاری تکذیب نہین کرتے اور تمہین جہوٹا نہین جانتے بلکہ تم راست گو ہو الا دین کہ تم لائی ہو وہ نامرضی و ناپسندیدہ ہمارا ہے حق سبحانہ جل شانہ نی اس آیہ مین تشفی و دلاسا دل سرور انبیا کو فرمایا اور کہا کہ تم غمگین و ملول نہو آیت فانہم لایکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون یعنے وہ کفار تحقیق تجہے نہین جہٹلاتی ولیکن یہہ ستمگار بہ نشانیہای خدا انکار کرتے ہین چنانچہ مثل مشہور ہے ضرب الغلام اہانت المولی یعنے مارنا غلام کا اہانت مولی کی ہے۔ سزا اس تکذیب آیات کی جو کرتا ہے مجہپر چہوڑ دے آیت ذرنی ومن یکذب بہذا الحدیث قیامت مین حال تکذیب معلوم ہو جاویگا۔ لائی ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل علیہ اللعنہ والعذاب الی یوم الحساب سے روز بدر ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ یا ابا الحکم اسوقت یہان میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہین سچ کہہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی رسالت مین راست گو ہین یا نہین۔ ابوجہل نے کہا واللہ صادق و راست گو ہین اور سوال کیا ہرقل نے ابوسفیان سے اوس حدیث مین کہ پوچہا ہے احوال و اوصاف حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے اور دلیل پکڑی ہے اوسکے ساتہ نبوت حضرت پر کہا یہہ حال بابت تم لوگو نکا تہا کہ دعوی نبوت و ابلاغ رسالت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے تھے اور تہمت دروغ بیفروغ کرتے تھے ابوسفیان نی کہا واللہ وہ سچے تہی ہرقل نی کہا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ساتہ خلق کے راست گو اور خالق پر دروغ و بہتان بندہا اور یہہ حدیث ہرقل بہت مفید و سودمند ہے شناخت نشانیون نبوت حضرت مین کہ اول بخاری کی مذکور ہے اور شرح مشکوۃ مین اس حدیث کو کتاب الجہاد مین لکہا ہے اور باب الکتابۃ الی الکفار مین اور اس جلد مین بیان اوسکا باب ارسال رسل مین مفصل کہا جاویگا انشا اللہ تعالی اور نضر بن الحارث نی کہ ایک کافر تہا اور عناد و کفر اپنے دل پر رکہتا تہا لیکن نسبت اور کفار کی عاقل و منصف تہا کہ وہ بخیلاد و شدید تھے کفر و حق پوشی مین قریش سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوردسالی اور جوانی سے پیری تک پہلے

ترین افعال ہو صادق ترین اقوال و عظیم ترین امانت دار تم سب مین رہے اور دین حق اور کتاب صادق لائی اب تم اوسے ساحر کہتے ہو عداوت سے خدا دوہ
ایسا نہین اور ولید بن مغیرہ کہ رؤسائے کفار قریش سے تہا بارہا قرآن سنتا اور روتا اور یہہ بات کہتا کہ بالیقین یہہ کلام بشر و ساختہ مردم نہین ہے
اس کلام مین وہ شیرینی و دلچسپی ہے کہ اور مین نہین ان لہ لحلاوۃ و طلاوۃ یعنی تحقیق واسطے اوسکے البتہ شیرینی اور خوبی ہے اور حارث بن عامر
ایک مشرکین سے تہا کہ لوگون کے روبرو حضرت کو برا کہتا اور تکذیب کرتا اور جب تنہا ہوتا یہہ بات کہتا کہ واللہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین لائق
تکذیب نہین یہہ معاملہ کفار و منافقین کا حضرت کی ساتھہ تہا اور مشرک اور اہل کتاب یہود و نصاری سے خوب بہ یقین حال رسالت حضرت سے مطلع
تہے آیت یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنی پہچانتے تہے اوس رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو جیسے پہچانتے تہے اپنی بیٹونکو اور پشت بہ پشت منتظر پیغمبر آخر الزمان
رہتے تہے اور بوقت پہنچنے وقت موعود کی اپنے بیٹونکو وصیت کرتے کہ بوقت پانی زمانہ ختم الانبیا کے یہہ عرض کرنا کہ مژدہ آمد آمد حضرت مین اور اشتیاق
جمال باکمال مین ہم نے اپنی جان دی ہمکو مصدقین سے جانکر سلام ہمارا قبول فرمائو اور حدیث مین آیا ہے کہ عفت و پارسائی ذات ستودہ صفات
مین اس مرتبہ تہی کہ دست مبارک آنحضرت نی احیانا ہاتہہ کسی عورت اجنبیہ کا مس نہین کیا۔ ابو العباس مبرد کہ پیشوا اون علم نحو سے ہے کہتا ہی کہ کسری نے
ایام سلطنت مین اوقات شبانروزی اسطرح پر قسمت کی تہی کہ روز باد و ہوای خنک واسطے خواب و آسایش کے اور روز ابر واسطے صید و شکار
اور روز مطر و باران واسطے شراب نوشی اور روز آفتاب واسطے انجاح حوائج خلق باوجودیکہ کسری دانا بتدبیر و سیاست دنیا نہ تہا اور دین بہی
نرکہتا تہا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجزیہ فرمایا تہا ہر ایام اسبوع کو تین جز پر ایک واسطے عبادت خدا اور دوسرا واسطے اہل و عیال اور
تیسرا خاص واسطے اپنے کہ اوسے دو قسمت فرمایا تہا ایک واسطے ذات شریف اور دوسرا واسطے حوائج اہل حاجت کہ اشارہ اسکا آخر باب
حلیہ شریف مین گذرا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ابو جعفر طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت سے قصد عمل اہل جاہلیت وقوع مین نہین آیا
بجز دو بار سے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام راعی غنم کہ ساتھہ حضرت کی بکریان چراتا تہا ایک رات اوس سے کہا کہ اس گلہ غنم کو دیکہتا رہ تا مین مکہ معظمہ
مین جاکر مثل جوانان دیگر قصہ و کہانی کہون اور سنون حضرت باہر نکلے اور اتفاقاً وارد ایک گہر کے خانہ کعبہ سے ہوئے اور سنا کہ وہان لوگ بسبب
تقریب شادی عروسی بازی کرتی تہے اور دف و مزامیر بجا رہی تہے آپ بارادہ سماع بیٹہے کہ حق تعالی جل شانہ نی حفاظت اپنی حبیب کی فرمائی اور غافل
ایسا کر دیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار و ہوشیار ہوئے اور وہان سے پہرے اور سماع و جلوس نفرمایا اور دوبارہ بہی ایسا ہی اتفاق ہوا تہا کہ حضرت
بحمایت و توفیق الہی اوس سے باز رہے اور قصد و ارادہ اعمال اہل جاہلیت کا نفرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان وقار و تودہ و**
صمت و مروت وحسن ہدی بتیان صفات وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدی سلطان چار بالش اصطفا برگزیدہ
ملک اعلی اکمل و افضل انبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسطرح زیب بیان فرماتے ہین **وقار** بفتح واو رزانت و آہستگی **تودہ**

ہدی بفتح ہا و سکون دال سیرت مروت بمعنی مروت و انسانیت صمت بفتح صاد خاموش شدن عصمت رکھتا ہے یعنی مہملہ دال و میم و فتح ہا و بضم
وراہ و روش انبیاست رسول امین محرم کردگار ٭ کز و گشتہ بنیاد کون استوار ٭ وجود ش جہان را کلید آمدہ ٭ جہان ازلی او پدید آمدہ
چراغ جہان ذات ٭ کہ ہست ازلی او شمارہ ہر چہ ہست ٭ ہمہ ہستی عالمش زیر دست ٭ بمعنی دو حرف از ان کاف و نون ٭ باوج کمالش معانی فزون
پر نور او ٭ خطا شرح طغرای منشور او ٭ حدیث میں آیا ہے کہ وقار حضرت کا سب سے زیادہ تھا مجلس میں کبھی پانو پھیلانا پاؤں دراز کرنا عادت شریف نہ تھی
اور نشست حضرت کی اکثر بطریق احتباء تھی یعنے سرین پر بیٹھنا اور دونوں زانو کھڑا کر کے پشت و ساقین ملا کر کسی جامہ شل فوطہ وغیرہ کے باندھنا یا دستوں سے پکڑنا اور کبھی نشست
چار زانو بھی فرمائی ہے اور بعض وقت قرفصا بھی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہے قرفصا بضم قاف و سکون را و ضم فا و صاد مہملہ ممدود و مقصور کی تفسیر
کی ہے کہ بطور احتباء تھی کہ اتفاق کرا دسکا گذرا اور یہ جلسہ اعراب غربا کا ہے اور حدیث قیلہ بفتح قاف و سکون تحتانیہ بنت مخرمہ میں آیا ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھے دیکھا بہ قرفصا متخشع بیٹھا دیکھا کہ خوف و ترس سے میں بیتاب و طاقت ہو کر کانپنے لگی اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کثیر
السکوت تھے بے حاجت کلام نفرماتے اور لا یعنی اور بیہودہ گوئی سے اعراض تھا اور کلام حضرت مفصل تھا یعنے رشتہ مروارید کم نہ زیادہ اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ آپ ایسا کلام وجیز و مختصر فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا ہر کلمہ یاد اور گن لیتا اور حدیث ابن ابی ہالہ میں آیا ہے کہ حضرت کا سکوت
منحصر چار چیز پر تھا حلم و حذر و تقدیر و تفکر اور مجلس حضرت کی تھا علی ہذا القیاس مجلس اصحاب بسبب توقیر و تعظیم و اقتدا و اتباع حضرت کا اور
مجلس شریف ہمیشہ آراستہ علم و حیا و خیر و امانت تھی کوئی آواز بلند نکرتا اور تذاکرہ کلمات بد سے اجتناب کرتا اور سبب حضرت در زیر مواعظ و نصایح ہوتے
سامعین ایسے سر افگندہ و سر نگون ہوتے کہ گویا اونکے سروں پر جانور بیٹھے ہیں اگر سر بلند کرین اڑ جاوین اور قاضی عیاض نے
شفا میں یہ حال صحابہ بتقیید و تخصیص بوقت کلام حضرت کیا ہے اور اوروں نے اپنی کتابوں میں بطلق اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کے روبرو سر نگوں رہتے تھے کہ گویا تیر ہدف یا دم بند ہیں اور رفتار شریف یا وقار بے اضطراب و کسل ملال تھی اور یہ بھی ادا
میں تھا کہ آپ سرعت کرتے تھے یعنے پیروں کو نزدیک رکھ کے یہ جلدی جلدی قدم اٹھا کر چلتے تھے اور گو کہ کھانا اگلے سے کھاتے اور داہنی بائیں اور پرسے نکھاتے
اور مسواک اور پاک کرنے اور پاک رکھنے پر انچ یعنے بند ہائی انگشتان حکم فرماتے اور سنت و خصلت حضرت کی بہترین سیرتوں اور خصلتوں کی تھی
اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں آیا ہے خیر الحدیث کلام اللہ و خیر الہدی ہدی محمد یعنے بہترین سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب حضرت ختم الانبیا دوست رکھتے تھے خوشبو اور اوسکے استعمال کو اور ترغیب فرماتے اور دونکو اور یہ کلام
معجز نظام ارشاد کرتے حبب الی من دنیاکم النساء و الطیب و جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنے دوست کی گئی ہے میری طرف تمہاری دنیا سے عورتین
اور خوشبو کہ حق تعالی نے محبوب و مرغوب کر دی ہین نہ بین باختیار خود اونہیں محبوب و دوست رکھتا ہوں اور کیا گیا ہے قرار و آرام یا سرور

ٹھنڈی میری آنکھوں کی نماز میں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شادی و مسرت و خوشدلی و روشنی چشم کہ نماز میں پاتے تھے کسی اور عبادت میں کسی وقت ایسا
ذوق و شہود نہ پاتے اور حدیث میں فی الصلوٰۃ فرمایا نہ الصلوٰۃ اسواسطے کہ سرور و آرام و ذوق شہود مصطفے کا نماز میں بغرض مشاہدہ حضرت حق جل و علی
حاصل ہے کانک تراہ یعنی گویا مصطفے حق سبحانہ تعالی کو دیکھتا ہے نہ بغرض نماز یا بحصول ثواب و فزائی ثواب ہر چند نماز بھی منجملہ نعم جلیلہ حق تعالے
ہوئے لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام و التفات غیر نہیں ہوتا پس نماز اور چیز ہے اور مشاہدہ حق اور بیان زہد راوی حدیث افراد خصال
حمیدہ و آحاد خلال پسندیدہ زہد اوس فصیح لسان فسیح جنان فرستادہ خدا واسطہ آفرینش عرض و سما سے فن سیر میں نقالم تحقیق اور منقحہ تدقیق کے
یوں لکھا ہے کہ زہد بیشتر یعنی دنیا سے حضرت کو اس حد تک تھی کہ بکرات و مرات زبان حق ترجمان سے دعای اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا سے
بار خدایا گردان اور مقرر کر رزق آل محمد کا قوت اعنی اندک کہ بسبب اوسکے علاقہ جان قایم رہے نکلتے تھے اور باوجود اکتفا بقوت و قناعت بکفاف
لاہوت بحاجت قوت عیال زرہ مبارک کہ منجملہ اسلحہ جنگ و دغا تھی ایک یہودی پاس گرو کر دی تھی کہ بسبب زہد و منجملہ ایثار انفاق انفکاک کا وقت
وفات تک میسر نہ ہوا اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبتک اس سپنجی سرای میں قائم رہے کبھی تین دن
متواتر روٹی گیہوں کی سیر ہو کر تناول نفرمائی اور بعض روایات میں نان جو بھی آیا ہے اور روایت دوسری میں آیا ہے کہ ایکبار جبرئیل
علیہ السلام نے بفرمان ملک العلام نازل ہو کر آپکی خدمت میں جانب پروردگار عالم سے بعد ابلاغ سلام و مسرت و تحیت التیام یہ عرض کیا کہ اگر خوشنودی
و رضامندی اسمیں ہے حبیب کی ہو تو ان پہاڑونکو سونیکا کردوں جہاں آپ تحویل و نقل فرماویں خدمت میں حاضر رہیں یہ پیام از مالک فرجام حضرت ملک
ساکت و خاموش و سرنگون ایک ساعت تک رہے بعد ازان لسان راستی بیان سے یہ تکلم فرمایا کہ دنیا گھر اوس شخص کا ہے کہ جسکے گھر نہیں اور
مال اوسکا کہ جسکے مال نہیں جمع کرتا ہے دنیا کو وہ کہ اوسے عقل و انتباہ نہیں پس کہا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثابت رکھے تمہیں خدا قول ثابت پر اور حضرت عائشہ صدیقہ سے آیا ہے کہ ہم آل محمد کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ مدت ایک مہینہ تک آگ دیگدان میں نہ
ڈالتے فقط خرما خوراک ہماری ہر ہے اور پانی تہا اور عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خوان خرما ہوا کھانے کا عبد الرحمن پاس
لائے یہ اوسے دیکھکر بہت روئے اور کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اونکے نہایت تنگ فاقون سے جان بلب ہوئے کہ روٹی جو کی بھی
سیر نہ ہوتی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اور آپکی اہل اکثر راتیں برابر بھوکے سو رہتے تھے اور طعام شبانگاہ میسر نہوتا تھا
اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت فاقہ کو بہت دوست رکھتے تھے کبھی کسیکے روبرو شکایت نفرماتے فاقہ و گرسنگی سے کہ تمام شب
بیآرام رہتے اور صبح اوس شب کی روزہ رکھتے کوئی مانع نہوتا اگر آپ جناب الہی سے طلب و درخواست فرماتے عنایت کرتا تمام خزانے زمین اور
میوے اوسکے اور فراخ و کشادہ کرتا زندگانی حضرت کی لیکن بہ نظر شفقت و مہربانی یہ حال عسرت مآل دیکھکر رو دیا کرتے اور کہتے روحی فداک

کا شکر بقدر قوت دنیائی دینے سے اختیار فرماتے تو جواب زبان صدق بیان سے
یارسول اللہ یعنے میری جان تمپر قربان ہو یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ارشاد کرتے کہ مجھے زخارف دنیای فانیہ سے کچھ طمع و رغبت نہین اور میرے بہائی پیغمبر اولو العزم دنیا سے یکسوئی و بیرغبتی کرتے رہے ہین تنظر با فزونی ثواب و
عظمت و بزرگی تردیک حق جل و علی کے پس مجھے شرم آتی ہے کہ تن آسانی دنیا مین کرون اور نعم باقیہ سے محروم اور اپنے بہائیون سے تنہا و جدا رہون میرے
تردیک کوئی چیز فائق و بہتر اس سے نہین کہ اپنے بہائیون سے ملون ۔ ایک مہینہ اس بات پر نہ گذرا تہا کہ حضرت نے ذات پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ توشک زیر افگندنی حضرت کہ جسپر بوقت شب استراحت فرماتے ایک چیز لیف خرما سے آگندہ تہی اور حفصہ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہے کہ فرش خانہ رسول خدا پلاس تہا بوقت خواب ہم اوسے دوتہ حضرت کے نیچے بچہا دیا کرتے تہے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ ہمنے اوسی چارتہ کر دیا
جب صبح ہوئی آپ نے پوچہا کہ آج میرے نیچے کیا بچہایا تہا عرض کی ہمنے کہ وہی فرش قدیم کہ بچہایا کرتی تہی فرمایا کہ اوسے بحال نخست چہوڑ دو اور کچھہ اوسمین تکلف
نکرو کہ نرمی اوسکی نے نماز شب سے مجھے باز رکہا اور ہر گاہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر پر بوریا و بالش برگ خرما سے تہے خواب استراحت فرمایا ہے کہ نقش
ونشان اوسکے پہلوی شریف مین تاثیر کرتی تہے غرض کہ حال زہد و بیرغبتی حضرت کا دنیا و ما فیہا سے کتب سیر مملو و مشحون ہے یہ مختصر گنجایش بیان
اوسکا نہین رکہتا صلے اللہ علیہ وآلہ الجنبہ و جمالہ **بیان خوف و خشیت و سختی طاعت و شدت عبادت** ارباب سیر
باخبر نے نعت خوف و خشیت و وصف طاعت و عبادت اوس خیر البشر کو سلک تقریر مین یون منتظم کیا ہے ابیات ای تو بہر مرتبہ عالی مقام ؛ مرتبہ
ہائی ہمہ تست از تو دوام ؛ صبح باو راد تو رخشان شدہ ؛ کفر بارشاد تو ایمان شدہ ؛ طاعت تو بر ہمہ ہا فرض عین ؛ پیروی امر تو بر جملہ دین ؛
مائدہ معرفت از خوان تست ؛ آیت این مرتبہ در شان تست ؛ نہ فلک از قدر تو آراستہ ؛ ماہ شب قدر تو ناکاستہ ؛ خوف و خشیت و طاعت
و عبادت حضرت کی بقدر علم و معرفت آپ کی ساتہہ پروردگار تعالی و تقدس کی تہی فی الحقیقت جو کوئی دانا تر اور شناسا تر خدای عز و جل ہوتا ہی ترا خائف
و سعید ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے آیت انما یخشے اللہ من عبادہ العلماء یعنے سوای اسکے نہین کہ خوف و خشیت اللہ کی اوسکے بندونمین سے
علما کو حاصل ہے حدیث بخاری مین آیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتے تہے اگر تمہین عرفان و علم و ترس و خوف جسقدر کہ مجھے ہر آن و ہر لحظہ
موجود رہتا ہے حاصل ہو تو کبہی ضحک و خندہ سے واقف نہو اور ہمیشہ حالت گریہ و بکا مین گرفتار رہا کرو اور حدیث ترمذی مین آیا ہے کہ دیکہتا
ہون مین جو تم نہین دیکہتے اور سنتا ہون مین جو تم نہین سنتے اور فرمایا اطت السماء و حق لہا ان یاط یعنے آواز کرتا ہے آسمان اور سزاوار ہے اوسکو
کہ آواز کرے ۔ اطیط آواز پالان و نالیدن شتر کو کہتے ہین اور آواز کرنا آسمان کا بجہت کثرت و افزونی اوس چیز کی کہ اوسمین ہے ملائکہ اور گرانی
و ثقل اونکی سے اور یہ کنایہ و اشارہ بیان کثرت سے ہے اگرچہ وہان آواز نہو اور فرمایا ہے نہین ہے آسمان مین جای چار انگشت کہ جبہہ ملائکہ سے
خالی ہو مگر خدا تعالی کو سجدہ کر رہے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت کو ہوتا ہے

کہنا روا ہی لیکن اسمین خاطر شکنی بچانیوالی کی ہوتی ہی اولی یہہ ہی کہ نہ کہی اور غایت تواضع حضرت سی یہہ ہی کہ کبہی دنیا کو زبان مبارک سی برا نکہتی ہر چند کہ اہانت و تحقیر و مذمت اوسکی زبان خلق سی بسا اوقات بیساختہ زبان پر آجاتی ہی اور ارشاد کرتی تہی کہ دنیا کو سب و دشنام نہ دو کہ خوش مرکب ہی واسطے مومن کے پہونچاتی ہی اوسکو ساتہہ خیر کی اور نجات دیتی ہی شر سے اور ایسا ہی منع فرماتی سب دہر سی کہ حدیث قدسی اوسپر دال ہی لا تسبوا الدہر فانا الدہر یعنی دشنام اور برا نکہو دہر کو کہ خالق دہر کا مین ہون دہر کی حکم سی کچہہ کر نہین سکتا اور در دولت سرای عالی پر کوئی حاجب و دربان متعین نہ تہا جیسے کہ ملوک و اغنیا کے دروازون پر مقرر رہتی ہین الا انا دولتخانہ عالی مین موقوف اذن و اجازت حضرت پر تہا تا مبادا اہل و عیال آپکی اوسکے آنی سے اپنی شغل سے باز رہین اور یہہ بہی قول حضرت کا داخل تواضع مین ہی کہ فرمایا لا تفضلونی علی یونس ابن متی ولا تخیرونی علی موسی یعنی بزرگی ندو مجہے اوپر یونس بن متی کے اور نہ بہتر گردانو مجہے موسی پر اور قول حضرت انا سید ولد آدم یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور مانند اوسکی اور اقوال دلالت آپکی فضل پر کرتے ہین سب انبیا اور رسل پر اور تحقیق اس بحث کی اوسکے مقام پر آویگی انشاء اللہ تعالی اور تواضع سے تہا مبادرت و مسابقت کرنا آپکا سلام علیک پر ساتہہ ہر وارد کی کہ مبادا وہ تقدم سلام پر کرے بیٹہے اور رد سلام ہر شخص کا فرماتی غرض ذات شریف حضرت سراسر رحمت ہی اپنی امت کی حق مین نشانی مین یا جود و سخاوت کی ایک معنی ہین یعنی جوانمردی اور کہا ہی کہ سخا صفت غریزی ہی اور مقابل اوسکے شح یعنی بخل و حرص کہ وہ بہی جبلی ہی لوازم نفس انسانی سی اور اطلاق سخی کا حق تعالی پر جائز نہین مگر جواد کا کہ معنی اوسکے دنیا بی غرض و بی عوض ہی یہہ صفات حق تعالی سے ہی کہ تمام نعم ظاہرہ و باطنہ اور کمالات حسی و عقلی خلایق پر افاضہ فرمائی بعد باریتعالی کی اجواد الاجودین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے ہین اور بعد آپ کی علما۔ حدیث مین آیا ہی اللہ اجود جود و انتم انا اجود بنی آدم و اجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یعنی اور سبحانہ جل شانہ سخی تر ہی از روی بخشش کی پس مین سخی ترین پسران آدم ہون اور بعد میری وہ مرد کہ سیکہا علم پہر اوسی پہیلایا اوس یعنی لوگونکو تعلیم کیا اور سکہایا اور بخاری و مسلم مین انس سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کان احسن الناس واجود الناس واشجع الناس یعنی تہی پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سب لوگون کی نیکوتر اور سخی تر اور دلاور تر اور سبب اسمین یہہ ہی کہ نفس آپ کا شریف ترین نفوس تہا اور مزاج آپکا عادل ترین مزاجون کا تہا اور جو شخص ایسا ہو فعل اوسکا البتہ بہترین افعال اور شکل اوسکی بہترین اشکال اور خلق اوسکا بہترین اخلاق ہو اور کیون نہ ایسا ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات حسی و روحی اور حاوی خوبی صورت و سیرت تہی اور مستغنی فانیات سی ساتہہ باقیات صالحات کی اور مکتفی باللہ اور جود ما سوی اللہ سے اور احادیث صحیحہ مین آیا ہی کہ اپ رد سوال کسی سائل کا نفرماتی اور اوسکی جواب مین لفظ لا زبان حق ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا بیان ہی کہ کسی شاعر نی منظوم کیا ہی بیت نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز۔ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اور اگر فرضا اوسوقت کچہہ حاضر نہوتا سکوت فرماتی اور بقول معروف دلجوئی سی عذر فرماتی صاف انکار نکرتی اور بعضون نی یہہ بہی کہا ہی کہ تکلم بلفظ لا بسبب منع کی عطا سی نہ تہا اور اوس سی یہہ بہی لازم نہین آتا کہ بقصد اعتذار

یہی زبان سے نکلا ہوا اور اسیواسطے معذرت ایک گروہ ہین کہ طلب سواری کو خدمت شریف مین حاضر ہوکر عرض کیا تھا جہاد کفار مین شریک آپکی ہووین فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ یعنی نہین پاتا مین کوئی سواری کہ سوار کرون تمہین اوسپر اور باوجود اسکے اہل تحقیق نے کہا ہے کہ لا اجد ما احملکم اور ولا احملکم مین فرق ظاہر ہے کہ قول اول سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ سواری موجود ہوتی تمہارے دینے مین دریغ نکرتا اور قول دوسرا صریح رد وانکار پر دلالت کرتا ہے اگرچہ بمقابلہ اشعریین ہین کہ آپسے سواری چاہتے تھے لا احملکم اونکے جواب مین ارشاد کیا تھا اور بعض روایات مین تقیید قسم آیا ہے کہ واللہ لا احملکم فرمایا محمول اس توجیہ پر ہے کہ باوجود علم سائلین کے اس بات مین کہ حضرت پاس سواری بالفعل موجود نہین گستاخانہ طلب سواری مین مبالغہ کیا اسواسطے تاکید بقسم فرمائی تا طمع سائلین کی قطع ہو جاوے پس یہہ صورت عموم حدیث سے مستثنی و مخصوص ہے ایسا ہی مواہب لدنیہ مین مذکور ہے شیخ عبدالحق قدس سرہ تحقیق اس حدیث مین یہہ بیان کرتے ہین صواب یہہ ہے کہ جو جاری کلمہ لا کا زبان شریف پر نفی بخل دست ہی میدان غیرت حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے بخلا و ضعفا کیا کرتے ہین اور یہہ جو آیا ہے ہر شخص جو چیز مانگتا دیا کرتے مراد اثبات جود ہی یعنے دینا ہر چیز کا کہ وہ شخص لایق اوسکے ہو اور بسا اوقات حضرت علیہ الصلوۃ والسلام مصلحت وقت یا مصلحت سائلین نہ دینے مین دیکھتے تھے جیسے طالب عمل و حکومت کو تا انتظام مسلمانون اور حال اوس شخص مین خلل راہ نپاوے اور کبھی منع کرتے تا وہ شخص دریای طمع اور گرداب حرص مین ڈوب نجاوے جیسے حکیم بن حزام کہ مقبول درگاہ اور ہمشیرہ زادہ خدیجہ کبریٰ تھے کچہہ مانگا نہ دیا اور فرمایا دیتا ہون لیکن اوسکے ساتھہ کدورت و کراہت ہوگی ابو ذر کہ زہاد کبیر صحابہ تھے طالب عمل ہوے آپ نے فرمایا کہ تم مرد ضعیف ہو طالب عمل نہو اور کسی سے کچہہ نمانگا کرو یہانتک کہ اگر تمہارا تازیانہ زمین پر گر پڑے آپ اوٹھا لو ـ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخشش فرما رہے تھے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کسیکے واسطے کہ اوسکے افلاس پر آگاہ تھے طالب ہوکر عرض کیا ہے مومن فیما اعلم یا رسول اللہ یعنی وہ شخص میری دانست مین مومن ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تین مرتبہ تکرار کی آپنے فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہین کہ مین اونہین دوست رکھتا ہون اور نہین دیتا اصلاح حال اوسکے نہ دینے مین ہے دو بار برابر قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہ مومن کہا خود او وسلم فرمایا گویا اس مقام سے تخلق حضرت کا باخلاق الٰہی معلوم ہوا حق تعالی اپنے بندہ کو دوست رکھتا ہے اور نہین دیتا باوجود غنی اور جود کے حطام دنیوی سے اور بہتونکو دشمن و مبغوض رکھتا ہے اور ایثار نعم فانیہ اسقدر فرماتا ہے کہ محسود ابنای روزگار ہوتے ہین جسطرح طبیب مریض کو روکتا ہے اور منع کرتا ہے استعمال اشیائی مضرہ سے اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم الٰہی است کہ این منع و عطا مین اندازہ حکمت رعایت فرماتے تھے ـ بخاری مین یہہ حدیث انس رضی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بہت سا مال بحرین سے حضرت کے پاس حاضر کیا گیا بعد ازان حکم فرمایا کہ اسی مسجد مین ڈالدو بعد نماز وہان تشریف فرما ہوکر بیٹھے جو سامنے آیا اوس مال سے اوسے دیا اور محروم نکیا ـ اثنای اس حال مین عباس بن عبد المطلب آئے ہی اوس مال سے مانگا حضرت نے اونکے کپڑے مین بہت سا ڈالدیا کہ اوٹھا نہ سکے عرض کیا یا رسول اللہ کسیکو اجازت دو کہ یہہ مال

میری سامنے لیکر چلے آپ نے فرمایا یہہ نہین ہوسکتا جسقدر تم اوٹھا سکو لیجاؤ یہہ ارشاد واسطے قطع طمع عباسؓ اور تہذیب و تادیب اونکی تہا پس اوٹھایا حضرت عباس نے اپنے دوش پر اور لیچلے حضرت اونکی طرف دیکہتے تہے اور تعجب فرماتے تہے اونکی حرص پر غرض کہ سب مال مستحقین اور سائلین کو دیدیا تہا تنک کہ ایک درہم باقی نرہا اور روایت ابن ابی شیبہ مین آیا ہی کہ وہ لاکہ درہم تہے بہیجے ہوسے علاء بن خضرمی کے خراج بحرین سے اور وہ اول مال تہا کہ لایا گیا تہا حضرت کے پاس اور ظہور اثر جود و فتح باب کرم حضرت کا روز حنین زیادہ حد وحصر و قیاس سے تہا ہر شخص کو اعراب سے سو سو اونٹ اور ہزار ہزار بکریان دین اور موٗلفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تہے اونکو واسطے تالیف ہدایت کی کہ بسبب مدد دنیا کی انکا دین ثابت و قایم رہے سب سے زیادہ دیا چنانچہ صفوان بن امیہ کہ زمرہ ضعیف الایمانون سے تہا اوسے سو بکریان ایک مرتبہ دین اور سو دوبارہ اور مغازی واقدی سے منقول ہے کہ دسلیے صفوان کو ایک وادی پر از شتر و گوسپند عطا فرمایا واسطے ازالہ درد و مرض کفر کے کہ اوسے لاحق تہا اور ابوسفیان اور بیٹے اوسکے بہی ابہی قریب جہل سے تہے ایکدن ابوسفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ آپکے دن تم قبیلہ قریش مین سب سے زیادہ مالدار ہو اس مال سے ہمین بہی بہرہ مند کرو یہہ سنکر حضرت علیہ السلام متبسم ہوے اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسے دو۔ ابوسفیان نے عرض کیا کہ یزید میرا بیٹا ہے وہ بہی امید عطا رکہتا ہے فرمایا سو اونٹ اور چالیس اوقیہ نقرہ اوسے دو پہر عرض کی کہ دوسرا بیٹا میرا معاویہ ہے وہ بہی امید اپنے حصہ کی رکہتا ہے حکم دیا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اوسے بہی دو۔ [وزن چالیس درم ۱۲] اوسوقت ابوسفیان یہہ بولا کہ میری مان باپ تمپر قربان ہون خدا کی قسم آپ کریم و رحیم ہین زمان جنگ اور زمان صلح مین خدا تعالی تمہین جزای خیر دیوے اور پہیر دینا حضرت کا اہل ہوازن پر اونکی قیدی کہ چہہ ہزار تہے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور علی ہذا القیاس فتح حنین مین پانچ لاکہ دینار ہوا ہبہ لدینہ سے ثابت ہوتا ہے غرض کہ سخاوت و کرم حضرت کا ایک طرح پر نہ تہا انواع شتی اور انحای متنوعہ سے سائلین کو مالا مال استغنا فرماتے و تہے بطریق ہبہ و گاہی بطور صدقہ اور کبہی بسبیل قرض و گاہی بطریق ہدیہ چنانچہ اتفاقاً ایک روز کوئی عورت ایک طبق خرمای تر کہ مرغوب الطبع حضرت کا تہا حضور مین لائی آپ نے عوض ہدیہ زر و زیور کہ فتح حنین سے آیا تہا دست مبارک بہرکر اوسے دیا غرض کہ ہر حال مین ذات شریف پر تکلیف و رنج اوٹہاتی اور غیر کو راحت و آرام پہونچاتی اکمل اور اشرف اور ارفع و اعلی اولاد آدم کی صفات و اخلاق مین ذات مقبول حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی

بیان شجاعت و قوت

فی الصراح شجاعت پردلی و دلیری نمودن در تجاوف — وفی الشفا فضل قوت غضب و انقیا دا وامر عقل را — وفی القاموس شجاع بفتح تحتین سخت دل شیر مردمان — زور شجاعت و قوت و دلاوری و مردانگی حضرت کا اندازہ تحریر او رحیطہ تقریر سے باہر ہے اکثر مقامون دشوار و سخت مین دلاور دلیر سراسیمہ و مضطر ہو کر سرگردان و خفا ہوتے اور حضرت بذات خود مثل کوہ البرز استقلال و استقامت فرماتے اور استعانت و استمداد حق تعالی سے چاہکر بیک مشت خاک آنکہین اعدای دین اور دشمنان اہل کین خیرہ و تیرہ کرتے کہ وہ تاب مقاومت نلاکر فرار میدان جنگ سے غنیمت جانتے

حکایت ہے کہ ایک رات مدینہ مین شور ہوا دستبرد کسی چور یا دشمن سے حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم تن تنہا سب سی جلد اور آگی اوٹہی اور شمشیر گردن مبارک مین حمایل فرمائی اور گہوڑا ابو طلحہ کا کہ بطی السیر و تنگ گام تہا اوسپر سواری فرما کر بجانب آواز
قصد و ارادہ کیا اور تشریف لیگئے اور بوقت مراجعت لوگ راہ مین ملا دتہے ارشاد کیا کہ اب کچہ قصہ نہین اولٹی چلے اؤ کہتے ہین وہ گہوڑا ابی طلحہ کا کہ بہت کم قدم
اور سست رو تہا برکت سواری حضرت کی ایسا سبک گام اور تیز رو ہو گیا کہ کوئی گہوڑا اوسکی جلد رفتاری اور سبک خرامی کی برابری نکر سکتا تہا اور یہہ امر خرق عادت
حضرت سی تہا اور حقیقت مین جسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قوت بخشین اور مدد فرمائین ہرچند وہ شخص کیسا ہی ضعیف و سست و ناتوان و نامراد ہو برکت
زبان حق ترجمان حضرت سی ایسا قوی اور توانا اور کامران و کامگار ہو جاوی کہ کوئی ہمسری و برابری اوسکی نکر سکے بیت تو مرا دل دہ و دلیری بین ؛
روبہ خویش خوان و شیری بین ؛ اور حضرت زور بازو اور قوت مین ایسے یکتا اور بی ہمتا تہے کہ کشتی گیران عالم اور پہلوانان بنی ادم آپ کی زور و قوت کی سامنے
پشہ و مگس و مور سی کم معلوم ہوتی تہے اور محمد بن اسحاق اپنی کتاب مین لایا ہی کہ مکہ معظمہ مین رکانہ نام ایک شخص تہا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری مین حکیم
و سہیم اپنا نرکہتا تہا اکثر لوگ بلاد و امصار سی واسطے کشتی اور زور آزمائی کی آتے اسکو پست و زیر کرتا تا گاہ ایکدن شعب مین شعاب مکہ سی یہہ شخص حضرت کے
سامنے آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا اور دعوت اسلام قبول نہین کرتا رکانہ نی گستاخانہ و بی ادبانہ یہہ کلمہ زبان سی کہا
کہ اپنی صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکہتے ہو تو لاؤ حضرت نی فرمایا کہ تیرے واسطے یہی کافی ہے کہ مین اور تو کشتی اور آویزش باہم کرین اگر مصارعت
مین تو مغلوب اور مین غالب اؤن اوسوقت تو ایمان لاویگا کہا نعم یعنے ہان۔ پس فرمایا آپ نی واسطے کشتی کی طیار و آمادہ ہو رکانہ مستعد کشتی ہوا
باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف پر رکہتے تہے اوسیطرح برابر رکانہ کی اکر بدست سطوت رسالت پکڑ کر زمین پر گرایا کہ وہ بمعاینہ اس حال ندرت
اشتمال کی حیران و متعجب ہو گیا اور رہائی اپنی آپکے دست مبارک سی چاہی چنانچہ حضرت نی چہوڑ دیا اور پہر اوسکے اعتقاد استقلال کی واسطے مکرر و سہ کرر
مصارعت باہم کی ولیکن ہر مرتبہ حضرت اوسپر غالب آئی آخر الامر اوسنے بمشاہدہ زور بازوی نبوت متحیر و مضطر ہو کر کہا۔ عجب شان حضرت کی ہی کہ کوئی بشر
برابری ساتہہ آپکے کسی امر مین نہین کر سکتا اور حال اسلام رکانہ معلوم نہین کہ آیا بعد مشاہدہ ایسے اعجاز کی مشرف باسلام ہوا یا نہو احادیث مین اسی
قدر بیان ہی جو لکہا گیا اور اہل تحقیق سے مروی ہی کہ سوای رکانہ کی اور زور آوروں اور پہلوانون سے بہی آویزش و کشتی حضرت کی واقع ہوئی ہی چنانچہ
ابو الاسود حجمی ایک مرد سخت زور و شدت شاہیر زمانہ سی تہا کہ بوقت استادگی اوسکے پوست گاو پر اگر دس مرد قوی چہاتی اوس پوست کو اوسکے زیر پا سے کہنچکر
اوسے حرکت و جنبش دیوین ممکن نہ تہا ایکدن اوسنے حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجہو بزمین لاوین ایمان لاتا ہون نہین حضرت نی اوسیوقت بزور قوت ہاشمی اوسکو
زمین پر ڈالا مگر وہ بدبخت باوجود اسکے بہی دولت ایمان سی بی نصیب رہا اور یہہ قصہ ابو الاسود کا طوالت رکہتا ہے بر سبیل اجمال اس مقام پر لکہا گیا ہے

ذکر حیاء حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا بمد شرم کی معنون مین مستعمل ہے اور مادہ اوسکا حیات ہی اور اسی جاسے استعمال حیا کا باران
کی جگہہ آتا ہے کہ سبب حیات ہی لیکن وہ مقصور ہی اور یہہ ممدود ہے۔ اور حیا لغت مین بمعنی تغیر و انکسار استعمال کیے جاتے ہین کہ عارض ہوتی ہی آدمی کو ترس

فرمایا بہشت و دوزخ کا کہ علم الیقین اور عین الیقین دو نو جمع کر دی ہین حق تعالی نے میری واسطے ساتھہ خشیت قلبیہ و استحضار عظمت الہیہ کی کہ نہ تہا اور کسیکو سوای میرے ۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات حضرت کی خدمت مین حاضر تہا کہ آپ خواب سی بیدار ہوے اور مسواک و وضو کیا اور واسطے نماز کے قیام فرمایا پس مین بہی باقتدا آپ کی کہڑا ہوا آپ نے قرآت سورۂ بقر شروع فرمائی جہان آیت رحمت آتی وہان حق تعالی سے طلب درخواست رحمت فرماتے اور جب آیہ وعید عذاب پر گذرتی تعوذ و پناہ حضرت باری عز اسمہ سے مانگتے عذاب و عقوبت سے پس درنگ رکوع مین مثل قیام فرماتے اور بعد از فراغ رکوع قیام مثل رکوع عمل مین لاتے بعد از ان سجدہ اور نشست بین السجدتین مانند اوسکے اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کبہی سورۂ آل عمران اور گاہی سورۂ نسا اور وقتی سورۂ مائدہ تلاوت فرماتے اور کبہی بتکرار ایک آیہ تمام شب قیام کرتے اور مروی ہے کہ وہ آیت یہہ تہی **آیت** ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے اگر عذاب کرے تو انکو بس یہہ بندے تیرے ہین اور اگر بخش دے تو خاص انکو پس تو غالب استوار کار حکمت والا ہے ۔ اور مقصود تکرار اس آیت سے غرض حال امت اور طلب درخواست مغفرت اور آمرزش تہا **اور** آیا ہے کہ نماز مین شکم مبارک سے کبہی آواز جوش دیگ سی اور گاہے آواز آسیا کی سی آیا کرتی تہی **اور** حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کہ حضرت پر طریان و ورود غم پیاپی ہوتا تہا اور ازدحام اندوہ و الم متواتر اور آرام و آسایش کم **اور** آپ نے فرمایا ہے کہ مین دن مین ستر مرتبہ اور ایک روایت مین ہے کہ سو بار واسطے امت کی حق تعالی سے استغفار کرتا ہون غرضکہ یہہ بہی خالی غم و محنت و اندوہ سے نہین **اور** رسالہ مجمع البحرین مین وجوہ اور بہی بیان کیے گئے ہین **اور** حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مینے طریقہ و حال حضرت سے سوال و استفسار کیا فرمایا المعرفۃ راس مالی والعقل اصل دینی والحب اساسی والشوق مرکبی وذکر اللہ انیسی و الثقۃ کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبر ردائی والرضا غنیمتی والفقر فخری والزہد حرفتی والیقین قوتی والصدق شفیعی والطاعۃ حسبی والجہاد خلقی وقرۃ عینی فی الصلوۃ وثمرۃ فوادی فی الذکر وغمی لاجل امتی وشوقی الی ربی یعنے معرفت خدا تعالی اصل و سرمایہ مال میرے کا ہے اور عقل جڑ میرے دین کی اور دوستی خدا بنیاد میری اور شوق بلقای خدا سواری میری اور ذکر خدا دوست و ہمدم میرا اور اعتماد و توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق و مصاحب میرا اور علم ہتیار و حربہ میرا اور صبر چادر میری خوشنودی خدا مال غنیمت میرے کا اور احتیاج بخدا بزرگی میری اور بے رغبتی و ترک دنیا پیشہ اور کاریگری میری اور یقین قوت میرا اور راستی شفاعت کرنیوالی میری اور بندگی خوبی و جمال میرا اور جہاد راہ خدا مین سیرت و خو میری اور خنکی اور آرام میری چشم کا نماز مین ہے اور حاصل و میوہ دل میرے کا یادگاری خدا مین ہے اور غم و اندوہ میرا واسطے امت اپنی کی ہے اور شوق میرا طرف پروردگار اپنے کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان صفات حضرت کہ قرآن شریف مین مذکور ہین** محررات طوامیر صفات اوس سدرہ صفحۂ راستی و بصفا مہر سپہر رفق و حیا نقطۂ دائرۂ اصطفا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ جامع اکثر فضائل حضرت کو ہے کہ قرآن مصدق بیان اور خالق انس وجان مبنی ومخبر اوسکا ہے یون حیطۂ تحریر مین لائے ہین کہ ایک حدیث مرویہ عطا سے
صحیح بخاری مین لایا ہے اور کہا کہ وصف کیے گئے حضرت بعض صفات کہ قرآن مین مذکور ہے آیت یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا و
حرزا للامیین یعنے آگاہ ہوای پیغمبر بدرستیکہ بہیجا ہے تجکو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا اور پناہ واسطے ناخواندون عرب کے ؛ انت عبدی
ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق لا یدفع السیئة ولکن یعفو ویغفر ادفع بالتی ہی احسن السیئة ولا یقبضہ اللہ حتے یقیم
بہ الملة العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ویفتح بہ اعینا عمیا وآذانا صما وقلوبا غلفا یعنے تو بندہ میرا اور فرستادہ میرا ہے اور نام کہا
یعنے تیرا متوکل کہ نہین درشت خو اور سخت گو اور نہ آواز بلند کرنیوالا بازارون مین نہین دور کرتا بدی ساتھ بدی کے ولیکن درگذر تا ہے
اور بخشتا ہے دفع کر ساتھ حسن سیرت کے کہ وہ پسندیدہ تر ہے بدی کو اور نہین مارتا اوسے خدا تا انیکہ راست کرتا ہے ساتھ اوسکے امت کی کجی کو
تا آنکہ کہین وہ کلمۂ توحید اور اقرار رسالت اور کہولتا ہے اور روشن کرتا ہے بسبب اوسکے آنکہین اندہی اور کان بہرے اور دل غافل وپوشیدہ
اور بعض طرق اس حدیث مین یہ زیادہ آیا ہے کہ حق تعالے فرماتا ہے اسدد بکل جمیل واہب لہ کل خلق کریم واجعل السکینة لباسہ والبر شعارہ
والتقوی ضمیرہ والحکمة معقولہ والصدق والوفاء طبیعتہ والعفو والمعروف خلقہ والعدل سیرتہ والحق شریعتہ والہدی امامہ والاسلام ملتہ
واحمد اسمہ اہدی بہ بعد الضلالة واعلم بہ بعد الجہالة وارفع بہ بعد الخمالة واسمی بہ بعد النکرة واکثر بہ القلة واغنی بہ بعد العیلة واولف بہ بین قلوب
مختلفة واہواء متشتتة وامم متفرقة واجعل امتہ خیر امة اخرجت للناس راست گفتار اور درست کردار کرتا ہون مین اوسے ساتھ ہر خوبی کے
اور بخشتا ہون مین واسطے اوسکے ہر خوی نیک اور گردانتا ہون مین آرام وآہستگی کو پوشش اوسکی اور نیکی کو علامت اوسکی اور گردانتا ہون مین پرہیزگاری کو نہانی دل اوسکے
اور گردانتا ہون مین حکمت کو معقول اوسکا اور گردانتا ہون مین راستی اور وفاء عہد کو طبیعت اوسکی اور گردانتا ہون مین عفو ونکوئی خو خصلت اوسکی اور گردانتا ہون مین عدل
وانصاف سیرت وخصلت اوسکی اور حق شریعت اوسکی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین اوسکا اور احمد نام اوسکا ہے راہ راست
دکہاتا ہون ساتھ اوسکے پیچہے گمراہی کے اور دانا کرتا ہون مین ساتھ اوسکے بعد نادانی کے اور بلند کرتا ہون ساتھ اوسکے بعد نیچے کرنے کے
اور بلند وبالا لیجاتا ہون اور شناسا کرتا ہون بسبب اوسکے جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہون مین انکو بعد کمی کے اور غنی وبی نیاز کرتا ہون مین
بسبب اوسکے بعد فقر واحتیاج کے اور تالیف کرتا ہون مین ساتھ اوسکے دلون مختلفہ مین اور خواہشون اور عقلون پراگندہ مین اور گروہان
متفرقہ مین اور گردانتا ہون مین اوسکی امت کو بہترین اوس امت کی کہ نکالی گئی ہین واسطے لوگون کے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ
وامتہ اجمعین

فضل وشرف حضرت کا بآیات قرآنی ثابت ہے

موسسان قواعد مذہبیہ فروع واصول
اور مشیدان معاقد معقول ومنقول رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین فضل وشرف جناب رسالت سلطان مسند قربت کا کہ بآیات بینات

فرقانی نسبت یاست ثابت ہوا ہے اصطلاح قرطاس سست اساس کے اوپر بقید تحریر لائے ہین قطعہ نظم پایۂ این کار بمقدار تست × کار کنی
نیست ہمین کار تست × لایق این کار ترا دیدہ اند × زانکہ زاول بتو بخشیدہ اند × ہر کہ عطا بخش و کرم خو بود × ہر کرم خویش سبب جو بود
تو سبب رحمت بچون شدے × چون غم است بخوری چون شدے × فی المواہب واذا اتی ما اتوہ من الخصال الحمیدۃ
فقد اجتمع فیہ ما کان متفرقا فیہم فیکون افضل منہم وبان دعوتہ علیہ السلام فی التوحید والعبادۃ وصلت الی اکثر بلاد العالم بخلاف سائر الانبیاء
فظہران انتفاع اہل الدنیا بدعوتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل من انتفاع سائر الامم بدعوۃ سائر الانبیاء فوجب بان یکون افضل من سائر
الانبیاء انتہی یعنے جسوقت لائے حضرت تمام وہ چیز کہ لائے اوسکے یعنے سارے انبیا خصلتون ستودہ سے پس تحقیق جمع ہوئی حضرت
مین وہ چیز کہ تہی جدا جدا اون انبیا مین پس ہوے حضرت افضل اون سب سے اور دوسرا سبب فضیلت یہہ کہ دعوت حضرت کی توحید
و عبادت مین پہنچی اکثر شہرون عالم تک برعکس سارے نبیون کے پس ظاہر ہوا یہہ کہ فائدہ دنیا والون کا ساتہہ دعوت حضرت کی بدرجہ کمال
تہا فائدہ ساری امتون سے ساتہہ تمام انبیا کے پس واجب ہوا ہونا آپ کا افضل سب انبیا سے آخر ہوا قول صاحب مواہب کا اول
اون آیات سے کہ حضرت کی رحمت و شفقت بحال امت خبر و بشارت دیتی ہین یہہ آیت ہے آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ
ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم یعنے بہ تحقیق آیا تمہارے پاس ایک پیغمبر تمہین مین سے کہ پہچانتے ہو تم مکان و محل و صدق
امانت اوسکی کہ کبہی تم مین متہم بکذب و دروغ نہین ہوا اور پہچانتے ہو آبا و امہات اوسکے کہ سب ارفع و اشرف و افضل قوم عرب ہین اور طاہر
و مطہر ہوے ہین کہ اونمین زنا اور نقصان اور زبونی جاہلیت نہ تہی جیسے کہ فرمایا خرجت من اصلاب الطاہرۃ الی الارحام الطاہرات یعنے باہر آیا
مین پشتون پاک سے طرف رحمون پاک کی۔ اسی جگہہ سے شرف ذات و محامد صفات و عظام اخلاق و محاسن افعال حضرت کے ظاہر و باہر
ہوتے ہین اور جای دوسری فرمایا آیت لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یعنے ہر آئینہ بتحقیق منت و احسان
رکہا حق تعالے نے مومنون پر بسبب برانگیختہ کرنے رسول کے اونہین کی جنس سے پس بہیجا رسول مقبول کا اونکی جنس و قوم سے
ادخل و اقرب ہے تانیس و تصدیق و ایمان و اتباع و امتنان مین اور فرمایا آیت ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یعنے وہ
ایسا خدا حکمت والا ہے کہ مبعوث و برانگیختہ کیا ناخواندگان عرب مین پیغمبر اونکی جنس سے اور فرمایا آیت کما ارسلنا فیکم رسولا منکم
یعنے جیسا کہ بہیجا ہے تم مین پیغمبر تمہاری جنس سے۔ امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی آلہ الکرام کہتے ہین کہ حق تعالی بعلم غیب اپنی تجرد
قصور مخلوقات کا معرفت و طاعت مین جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے اونہین خبردار کرے پس پیدا و مبعوث کیا اونہین کی جنس سے
ایسا پیغمبر کہ مخلع بخلعت صفت رحمت و رافت کیا اپنی صفات مین سے۔ اور سفیر صادق القول کہ اوسکی اطاعت و فرمان برداری اپنی

اطاعت وخوشنودی فرمائی کہ آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے فرمان برداری رسول مقبول کی اختیار کی پس تحقیق طاعت
حکم خدا بجالایا آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہے مگر رحمت واسطے عالمون کے تمام ہوا ملخص ومحصل کلام امام علیہ السلام کا
پس ذات ہدایت وارشاد سمات مظہر ومصدر رحمت شاملہ ورافت کاملہ ہے عموماً اگر کوئی ازراہ انکار وعناد واستکبار گرفتار وپابند شقاوت وضلالت
وحرمان وخذلان رہا اور ظلم وجفا اپنی جان پر گوارا کیا آپکا ارسال کہ واسطے رحمت کے ہے اوسمین کچہہ نقصان وزیان نہین راہ پاتا جیسیکہ آفتاب
واسطے انارت واضاءت وروشنائی عالم کی مخلوق ہے اگر کوئی شخص پردۂ ظلمت وغشاوۂ حیرت اپنے منہ پر کہینچ لے اور اوس نور سراپا ظہور سے
بسبب علت کوری وضعف بینائی ستیز وستمز شدہ تو ذات آفتاب مین کچہہ قصور وفتور نہین آتا فرد گرنہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب راچہ گناہ ؛
اور توجیہ آیت مقدمہ سے تقریر آیت چاہیے سمجہنا آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے نہین پیدا کیے ہمنے جن وانس مگر واسطے
عرفان وشناخت اپنی کے پس ترکیب ہر واحد کی افراد فریقین سے اوپر صورت مستعدہ ومستعد للعبادۃ والعرفان فرمائی اور عقل کامل اور
ادراک شامل کہ مانع غلبہ شہوت وثوران غضب سے ہو عطا کیا گو بوسوسہ شیطانی وہوای نفسانی مورد عذاب وعقاب رحمانی ہو جاوینا
پس ذات رفیع الدرجات حضرت رحمت ہی واسطے مومنون کے بالفعل اور سائر الناس کے بالقوۃ یا واسطے مومنون کے رحمت بہدایت
اور منافقون اور کافرون کے امان قتل ونہب اور تعجیل عذاب دنیوی سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعثت ورسالت
حضرت رحمت ہی واسطے مومنون اور کافرون کے ورود وقوع عذاب سے کہ امم مکذبہ انبیا بسبب دعای بد اونکی ہلاک ہوگئے ہین اور بعضے
علما بحصول رحمت بوجود ذات سید المرسلین سائر اجزاء ابعاض عالم مین کہتے ہین چنانچہ خاک طاہر ومطہر ہوئی اور پانی طوفان سے
باز رکہا گیا اور رہا اہلاک کفار سے اور آتش جلانے صدقات سے باز رہی اور آسمان صعود شیاطین اور استراق سمع سے حال
امم سابقہ کا یہہ تہا کہ قربانیان اور صدقات اپنے زیر آسمان رکہتے ایک آگ آسمان سے آتی اور جلا دیتی کہ یہہ علامت ونشان قبول صدقہ
وقربانی تہا پس اسواسطے کہ ذات حضرت رافت ورحمت ہے اپنی امت کے حق مین نور تام وسراج منیر فرمایا کہ بواسطہ حضرت وصول الی اللہ
حاصل ہوا اور یہہ تنویر جمال باکمال اونکے ابصار وبصائر منور وروشن اور فرمایا آیت قد جاءکم من اللہ نور وکتب مبین یعنے
تحقیق تمہارے پاس خدا کیطرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا آیت یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا
الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا یعنے ای پیغمبر بدرستیکہ ہمنے بہیجا تجہے گواہ اور مژدہ پونہچانیوالا اور ڈرانیوالا اور پکارنیوالا خدا کی طرف بحکم خدا اور
چراغ روشن سا اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف بہ سراج فرمائی بآفتاب ومہتاب کیون نہ ارشاد کی کہا جاوے کہ دو سبب سے ایک یہہ
کہ وجود عنصری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضی ہے سماوی نہین اور دوسرے یہہ کہ ایک چراغ سے چراغہاے بیشمار روشن ہوسکتے ہین بخلاف شمس و

قمر سے **بیت** یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن ٭ ہر کجا مے نگری انجمنے ساختہ اند ٭ اور اگر سراج سے مراد آفتاب لیوین تو بھی بعید نہین کہ حق تعالے نے سراج فرمایا ہے **آیت** وجعل فیہا سراجا و قمرا منیرا یعنے اور گردانا حق تعالے نے آسمان مین آفتاب و ماہ کو روشن پس جیسیکہ آفتاب عالم اجسام مین نور بخشتا ہے اور اخذ نور مین محتاج غیر نہین ایسی ذات حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اسیطرح اگر تشبیہ ذات شریف بماہ بیجا وسے روا است آتی ہے کہ ماہ بجز آفتاب محتاج اخذ نور مین دوسرے کا نہین مانند اسیکے آنسرور انبیا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم استفادہ نور ذات باریتعالے سے حاصل کرتے ہین اور نفوس انسانیہ پر ایثار فرماتے ہین اور تشبیہ ذات مقدس نبوی مین ساتھ نور کے عجب تلمیح ہے کہ حق جل و علی فرماتا ہے **آیت** اللہ نور السموات والارض گویا آسمان و زمین اکوان واد وار مین بجز نور الٰہی ساری و طاری نہین کہ وہی ہے سر وجود و حیات و جمال و کمال اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مظہر اتم اور واسطہ ظہور اوس نور کے ہین اور تفسیر مثل نورہ الآیہ مین مفسرین یون بیان فرماتے ہین کہ مثل ایمان قلب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مانند مشکوۃ ہے کہ اوسمین مصباح ہے مشکوۃ صدر شریف حضرت ہے اور زجاجہ مثال قلب آنحضرت و مصباح نور معرفت و ایمان کہ آپ کے قلب شریف مین ہے اسیطرح مواہب مین ہے ساتھ زیادتی تحقیق بیان کے اور **آیت** الم نشرح لک صدرک یعنے کیا نہ کھول دیا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا۔ کہ شرح صدر نعمت عظیم اور امتنان جسیم ہے اور مراد شرح صدر سے توسیع و تفسیح تفتیح صدر مبارک ہے واسطے جمع میان مناجات حق و دعوت خلق یا براز انوار معارف و علوم و توحید و معرفت و ابداع اسرار و ازالہ ضیق جہل و نکرت و اعراض حق سے اور لگاؤ دل کا غیر کے ساتھ اور آسانی وحی اور او ٹھانا اعبار رسالت و ابلاغ اور فرمایا **آیت** ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی اور دور کیا ہمنے تجسے بوجہ تیرا وہ شکستہ و گران کرتا ہے پشت تیری۔ اعظم و ارفع اسباب انشراح صدر ایک نور بندے کے دلمین کہ تابندہ و درخشان کرتا ہے اوسکو جیسے کہ فرمایا ہے اذا ادخل النور القلب انفتح وانشرح یعنے اور جبکہ نور داخل ہوتا ہے دلمین کھول دیتا ہے دل کو۔ اور عمدہ سبب انفتاح و انشراح صدر کا پاک ہونا دل کا صفات ذمیمہ و رذیلہ سے پس اتم و اکمل و اعلی اس صفت مین حضرت سید الثقلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور تابعان و پیروان حضرت بھی اس سے نصیب و بہرہ رکھتے ہین بقدر محبت و متابعت اور بیان شگرف اس سخن کا کتاب سفر السعادۃ اور بعض رسائل فارسیہ مین شرح کیا گیا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے **آیت** ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہمنے نام اور آوازہ تیرا دنیا و آخرت مین ساتھ نبوت و شفاعت کے اور مقرون و متصل کیا ہمنے اپنے نام کے ساتھ نام تیرا کلمہ اسلام و اذان و نماز مین ایسا کوئی نمازی و تشہدی و خطیب نہین کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ نکہے اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر کہا کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ کچھہ بلندی اپنے نام کی تمکو معلوم ہے مینے کہا اللہ اعلم یعنے اللہ خوب جانتا ہے۔ کہا اس سبب سے اذا ذکرت ذکرت معی یعنے جسوقت کہ مین یاد کیا جاتا ہون یاد کیا جاتا ہی تو میرے

ساتھ پس گویا ذکر حضرت کا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہے آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے اطاعت
و انقیاد حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمان برداری اور بجا آوری امر الٰہی عمل میں لایا پس اتباع و پیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہے
محبت رب العالمین با معان نظر و تعمق فکر دیکھنا چاہیے کہ کس قدر اعزاز و تکریم الٰہی درباره حضرت رسالت مبذول و مقرون ہے کہ جا بجا بوقت ندا
ختم الانبیا کو ساتھ وصف آیت یاایہا النبی یاایہا الرسول موصوف فرمایا ہے اور اور انبیا ساتھ نام کے یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ ندا کیے گئے اور
ندای آیت یاایہا المزمل یاایہا المدثر میں آثار محبت و ملاطفت و مہربانی ارباب ذوق پر ظاہر و باہر ہے حلیہ میں ابو نعیم نے روایت کی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت علیہ السلام نے ارض ہند میں نزول فرمایا متوحش و متفکر ہوے حضرت جبرئیل علیہ السلام بہ تلقین و تعلیم اذان نازل
ہوے اور کہا اللہ اکبر دو بار اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار کہو الحدیث پس برکت اس نام کے توحش
کو تفکر آدم علیہ السلام کا زائل و دور ہو گیا اور اسم سامی حضرت کا عرش اور ہر آسمان پر مکتوب و مرقوم ہے اور بہشت میں کوئی حور و
قصور اور شجر و برگ و بار تزئین کلمہ طیب سے خالی نہیں اور بزار ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ زبانی حضرت کی سنا میں کہ فرماتے تھے
جب مجھے شب معراج عروج آسمانی اور تقرب یزدانی حاصل ہوا کسی آسمان پر گذرا میں مگر وسپر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا میں نے
اور اشتقاق کیا حق سبحانہ نے اسم کریم حضرت کا اپنے ناموں میں سے جیسا کہ حسان بن ثابت قصیدہ مدحیہ اپنے میں بیان کرتا ہے مصرع
فذو العرش محمود وہذا محمد یعنے پس صاحب عرش اسکے حق سبحانہ کا نام محمود ہے اور یہ ہمارا صاحب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
حق سبحانہ نے اسماء حسنی اپنے سے حضرت کو ستر ناموں کے ساتھ یاد فرمایا ہے کہ ذکر اسکا بیان اسماء شریف میں آویگا انشاء اللہ تعالے
جاننا چاہیے کہ باری عز اسمہ نے نام اپنے حبیب کے ساتھ قسم بانواع شتی قرآن مجید و فرقان حمید میں یاد فرمائی ہیں از انجملہ ایک آیت
یس والقرآن الحکیم ہے مواہب لدنیہ میں کہ کتاب بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سے ہے یوں لکھا ہے کہ ذکر حروف تہجی کا اوائل
سور قرآنی میں خالی فائدہ و حکمت سے نہیں لیکن علم و ادراک انسان اوسکی کنہ و باریکی کو نہیں پاتا مگر جسپر کھولدے اللہ تعالے اور کتابوں
اور مفسرین سے معانی یس میں چند اقوال منقول ہیں ایک اونمیں سے یہ کہ یس یعنی یا انسان ہے لغت بنی طی میں اور یہ قول
ابن عباس و حسن و عکرمہ و ضحاک و سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کا ہے اور بعضے کہتے ہیں لغت حبشہ میں اور بعض لغت کلب میں اور
ابن الحنفیہ اور ضحاک سے معنی یس کے یا محمد کہتے ہیں اور ابو العالیہ سے یا رجل اور قتادہ نے کہا وہ اسم ہے اسماء قرآن
سے اور ابی بکر وراق سے منقول ہے یا سید البشر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا کہ اسمیں تعظیم و تمجید بہت ہے اور طلحہ بن عباس سے روایت ہے کہ یس قسم ہے کہ قسم یاد

فرمائی حق تعالے نے اور اسکے ساتھ آپ کے اسما کی اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ دو ہزار برس پہلے خلق آسمانون اور زمین سے حق سبحانہ
نے قسم یاد فرمائی ہے یامحمد انک لمن المرسلین پر فرمایا والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین اور یہہ رد ہے اوپر کفار کے کہ وہ کہتے تھے لست مرسلا یعنے نہین تو
فرستادہ خدا پس قسم کہائی اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین انہ لمن المرسلین یعنے بدرستی وہ ہر آئینہ پیغمبرون فرستادہ سے ہے علی صراط مستقیم
یعنے اوپر راہ سیدہی کے ہے کہ اوسمین کجی اور عدول حق سے نہین غرضکہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین رسالت کسی نبی کی اپنے انبیا سے قسم یاد نہین
فرمائی مگر ساتہہ اسم مبارک حضرت کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا اور کہین ساتہہ مدت حیوۃ وعصر وبلد کے جیسے کہ لعمرک
انہم لفی سکرتہم یعمہون یعنے سوگند زندگانی تیری کی ای محمد بدرستی وہ کفار گمراہی اپنی مین سرگردان وپریشان ہوتے ہین ۔ جمہور اہل تفسیر کے نزدیک
یہہ نہایت تعظیم وتشریف ہے جیسیکہ محب سر وحیات محبوب کی سوگند کہاتا ہے ۔ ابن عباس کہتے ہین کہ پروردگار نے پیدا نہین کی کوئی ذات گرامی تر
نزدیک اپنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سوگند کہائی اوسکی حیات کی ساتہہ نہ ساتہہ غیر اوسکے اور آیت لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد
یعنے سوگند کہاتا ہون مین اس شہر کی کہ تو حلول کرنیوالا ہے اس شہر کا زیادہ شرف رتبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتہہ
بلد کے کہ بلد حرام وبلد امین نام اوسکا ہے اور معزز ومکرم ہے خدا کے نزدیک بوقت نزول وحلول علیہ الصلوۃ والسلام کی اوسمین آیت ووالد وما ولد
یعنے سوگند کہاتا ہون مین باپ اور بیٹے کی ۔ بعضون کے نزدیک مراد والد سے حضرت آدم علیہ السلام اور ما ولد سے ذریت آدم کہ اوسمین حضرت بہی داخل
ہین اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہین اور ما ولد سے مطلوب حضرت سید المرسلین ۔ مواہب لدنیہ مین
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا بابی انت وامی یارسول اللہ یعنے پدر ومادر من
فدای تو باد یارسول اللہ تحقیق پہونچی ہے فضیلت آپکی اس مرتبہ کمال کو کہ حق تعالے ساتہہ آیت لا اقسم بہذا البلد کی سوگند یاد فرماتا ہے تمام
ہوا قول صاحب مواہب کا اور کہا اللہ تعالے نے آیت والعصر ان الانسان لفی خسر یعنے سوگند عصر کی بدرستیکہ انسان ہر آئینہ زیان کاری
مین ہے اختلاف اقوال ہے تفسیر عصر مین بقول بعض عصر سے مراد دہر ہے ۔ فی الصراح عصر روزگار عصران شب و روز اور دہر بہی شمول ان معانی
پر رکہتا ہے کہ اوسمین اعاجیب حوادث ووقائع کہ زبان بیان وحصر واحصا اوسکے سے قاصر ہے اور بزرگی دیا گیا ہے ساتہہ بزرگی کے لاتسبوا الدہر
فان اللہ الدہر یعنے سب ودشنام نہ دو دہر کو کہ مین خالق دہر ہون اور دہر مین واقع ہوتے ہین منافع ومضار وصحت وسقم وآفات وتجاویف اور حاصل
ہوتے ہین برکات وکمالات اسمین اور ضائع ہونا عمر اور بیکار نشینی وکاہلی کسب کمال مین اور اصلاح حال تصدیق وایمان رسول رب متعال کے
ساتہہ اور تکذیب وناگرویدگی رسول مقبول کی موجب زیانکاریون اور رسوائیون کا اسیواسطے فرمایا آیت ان الانسان لفی خسر الا الذین
آمنوا وعملوا الصلحت یعنے بدرستیکہ انسان البتہ زیانکاری مین ہے مگر جو کہ یقین وباور لاوے خدا اور رسول پر اور کام کیے نیک وستودہ ۔

اور بمکان لاأقسم مین اور بحیات خیر البریات لعمرک مین اور الم الف اشارہ ساتھہ اسم اللہ کے
ہیں سوگند یاد کی حق تعالے نے بزبان خیر البشر والعصر مین اور
ہی اور لام ساتھہ جبرئیل علیہ السلام کے اور میم ساتھہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ق مین ساتھہ قوت قلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور علی ہذا القیاس
والنجم اذا ہوے کہ ہوی بمعنی سقط کرنیکے آیا ہے اور الم نشرح اور والفجر اور آیہ وما ادراک وما الطارق النجم الثاقب ہر ایک مین جا بجا
قسم بہ نجوم وغیرہ یاد فرمائی اور برات وتنزیہ حضرت صلواۃ اللہ علیہ کی قول اعدا سے اور آیت سورہ ن والقلم وما یسطرون مین قسم کہائی ہے
حق تعالی نے اوپر نفی جنون حضرت کے اور ثبوت اجر غیر ممنون یعنے غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اوپر تحمل ان مشقتون اور صبر اوپر
بلاؤن اور جفاؤن اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولمہ وموذیہ کے اثبات واستقرار اوپر خلق
عظیم کے یہ خصائص ذات شریف سے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مراد ساتھہ ن کے دوات سے ہے
کہ قسم یاد کی ساتھہ دوات قلم کے اور جو کچہ کہ وہ کتابت وتسطیر دوات کرتی ہے اور بقول بعض نون ایک لوح ہے نور سے
کہ ملائکہ امر الہی کو اوسپر لکہتے ہین مقدرات کونی سے اور یہ قلم نمونہ اوس قلم اعلے کا ہے اور نشان ہے نشانیون الہی سے کہ بسبب
اوسکے احکام شرائع ودین وملت وعلوم عالیہ اور وحی الہی اور بندگان اور اخبار پیشینیان اور اونکی باتین اور کتابین اور صحیفہ آسمانی مرقوم ہوتی ہین
اور امور دین ودنیا کہ متعلق بمعاد ومعاش ہین بذریعہ اسی قلم کے استقامت واستقرار پذیر ہوتے ہین اور صاحب کشاف نے بیچ
تفسیر سورہ اقرأ بیان علم بالقلم مین لکہا ہے کہ دقائق حکمت الہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی اور نعت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب اللہ اور
شرح احادیث رسول اللہ اور مقالات اولیا اور مواعظ دین مبین اور نصائح شرع متین اور قبائح ملت بیگانہ لکہنا اور ثبت کرنا کام اسی قلم راستی
رقم کا ہے تا مزید یقین وتقویۃ وتکمیل ایمان اور رواج ونضارت گلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور عندیات نفس نامعقول اور خیالات
واوہام نامقبول کہ اپنی زعم فاسد مین اونہین حقائق ومعارف کہتے ہین اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام سمجھتے ہین اجتناب کرین
الغرض کہ اکثر سور وآیات قرآنی آپ کی تعظیم وتکریم کے اوپر دال وشاہد ہین چنانچہ بزرگترین چیزون اور بلندترین نعمتون غیر متناہی حق تعالی
سے آیہ والضحی واللیل اذا سجی سے ہے یعنی سوگند ساتھہ وقت چاشت اور ہنگام شب کی جب ڈہانپ لے ساتھہ تاریکی وسیاہی اپنی کے
قسم کہائی حق سبحانہ نے ساتھہ دن اور رات کے کہ وہ تو محل ظہور آیات ونعمات کے باوقات خود ہین اور خبر دی احوال رفعت ومحبت
اشتمال اپنی حبیب کے ساتھہ دنیا وآخرت مین اور فرمایا ما ودعک ربک وما قلی یعنے نہین چہوڑا تجہے رب تیرے نے اور نہ دشمن کہا تجہے
بعد برگزیدگی اپنی کے مواہب مین لکہا ہے کہ سوگند یاد کی حق تعالی نے ساتھہ دو ایتون عظیمہ کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر ربوبیت وجلال نیت
وحکمت رحمت کے اور وہ دو نور رات ودن ہین اور تفسیر کیا ہے بعض نے والضحی ساتھہ روی شریف اور واللیل کو ساتھہ موی منیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور رہین کچھہ استبعاد دور نہین یہانتک کہ کہا دشمنون حضرت کی نے کہ محمد علیہ السلام کو اوسکے رب نے چھوڑ دیا پس سوگند یاد فرمائی صبح نہار کی ساتھہ یعنی ظلمت وتاریکی لیل کے اوپر ظہور روشنی وحی کی بعد تب اور رک جانے وحی کے ساتھہ کسی سبب کی اسباب سے یا کسی مصلحت کی مصالح سے کہ خدا ہی اوسے خوب جانتا ہے - عبارت مواہب تمام ہوئی آیت وللآخرة خیر لک من الاولی یعنی ہر آئینہ ورجی آخرت کے اور نعمتین وہانکی شفاعت و مقام محمود سے بہتر و بلندتر ہین نعمتون دنیا سے کہ دنیا جائی تنگ ہے گنجائی اور سمائی اون نعمتون عظیمہ کی نہین رکہتی اور نہایت امر تیری ہدایت سے بہتر اور برتر ہے واسطے ہونے تیرے ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت مین اور مواہب مین منقول ہے کہ آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی ہر آئینہ عنقریب تجہے دیگا رب تیرا یہانتک کہ راضی ہووے تو - یہہ آیہ دلالت کرتی ہے اثبات پر کہ اللہ تعالی اپنے حبیب کو جو مرضی محبوب اوسکا ہے عطا کریگا اور یہ باتین کہ جہال افترا و بہتان کرتے ہین کہ رضا و خوشنودی حضرت کی دخول امت اپنی سے دوزخ مین نہین یا نہین راضی ہوینگے حضرت کہ کوئی میری امت مین سے دوزخ مین جاوے پس یہہ بات غرور ہ بازی ابلیس پرتلبیس ہے اسواسطے کہ خوشنودی و رضامندی حضرت کی بیچ خوشنودی حق تعالی کے ہے اور سبحانہ تعالی کفار و عصات جو کہ مستحق نار ہین اونہین داخل کریگا مگر یہہ کہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی سے یہہ ہے کہ بعد اذن شفاعت حضرت امتی کو دوزخ مین نہین چہوڑینگے پس پروردگار تبارک وتعالی اذن دیگا حضرت کو پس آپ شفاعت فرماوینگے جسکی شفاعت بمشیت ایزدی ان شاء اللہ کریگی اور جسکی حق مین مرضی واذن خدا کا نپاوینگے شفاعت نفرمائینگے انتہی اور پوشیدہ نرہے کہ مدارج مین لکہا ہے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت عصات بترتیب فرمائینگے جیسکہ طوائف زانیون اور گروہ سارقون اور جماعہ شرابیون کے مثلا پس ایسے لوگ وجاوینگے کہ اونکی ذات مین خیر ونیکی جز ذرہ ایمان با صحہ ایقان نہین پس پروردگار جل وعلی فرماویگا کہ یہہ لوگ میرے خاص تہے ہین انکی شفاعت و بخشش کرونگا پس نکالے جاوینگے آتش دوزخ سے ساتہہ آمرزش پروردگار اور شفاعت سید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہہ بات معلوم ہے کہ بدون اذن و رضامندی خدا شفاعت نہوگی مگر یہہ کہ حق تعالی نے وعدہ رضائی حبیب فرمایا ہے اور خدا اپنے وعدہ کو خلاف نکریگا آیت ان اللہ لا یخلف المیعاد ہ اور مراد اوس قایل کے نہ ہمیشہ آتش دوزخ مین دوام وہمیشگی اور مقرر یہہ بات ہے کہ گنہگار ہمیشہ دوزخ مین نرہینگے جیسکہ قول خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہے شعر - فہمیہ ماست بہشت ای خداشناس برو - کہ مستحق کرامت گناہ گارانند - اور اوس روایت مین دو عبارتین آئی ہین ایک دو کہ حضرت راضی و خوشنود نہونگے جبتک کہ نیسیے دوزخ مین اپنی امت مین سے دوسرے یہہ کہ راضی نہونگے حضرت کہ میری امت ہمیشہ دوزخ مین رہے پس سمجہہ تو ساتہہ باریکی نظر اس نکتہ کو - اب تتمہ و بقیہ اس سورہ مین وہ نعمتین کہ ابتدائی حال حضرت مین نسبت کنار عنایت اپنی مین عطا یتیم ہوجانیکے مبذول رہین بیان کیا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد در یتیم ہے - یعنے پایا ذات شریف کو بے نظیر و عدیل در راہ جہل و ضلالت سے کہ اہل کفر اوسپر قایم و مستقر تہے نکالکر بمقام

رہنمائی پہنچایا اور ساتھ بشارت وصال و گنج قناعت و غنائی دل کے غنی کیا اور فرمایا آیت الم یجدک یتیما فآوی و وجدک ضالا فہدی و وجدک عائلا فاغنی
یعنی کیا نپایا تجھے یتیم پس جگہ دی تجھے اور پایا تجھے راہ بھولا ہوا اور پایا تجھے مفلس تنگدست پس غنی کر دیا اور کیا تجھے تا معلوم و مفہوم ہووے
کہ در حالت یتیمی و بیکسی محروم و مایوس نچھوڑا بعد اختصاص بمرتبہ نبوت و رسالت کیونکر عاطل و بیکار چھوڑیگا آیت فاما الیتیم فلا تقہر و اما السائل فلا تنہر
و اما بنعمۃ ربک فحدث یعنی پس جو یتیم ہو اوسکو مار یا اور جو مانگتا ہو پس اوسکو جھڑک اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر یہ اسواسطے کہ
اظہار نعمت اور اوسکا بار بار زبان پر لانا موجب شکر گزاری منعم کا ہے اور پہونچانا احکام شرع اور تعلیم و ہدایت خلق منجملہ حدیث نعمت سے ہے اور
جو فضل و شرف محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیات سورہ والنجم سے ثابت و محقق ہوتا ہے ممکن نہیں حد و احصا اوسکا اور متعذر ہے وصول بکنہ
حقیقت اوسکی اول کما اقسم کا ساتھ والنجم کے کہ مراد اوس سے جنس نجوم ہے یا ثریا کہ اطلاق اسم نجم اوسپر غالب ہے یا نبات الخشش یا قرآن
کہ تھا نجماً نجماً یعنی تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے یا محمد مصطفی کہ شب معراج آسمان سے نیچے آئے اور اوترے یا قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منشرح بانوار اور
منقطع از اغیار ہے کہ اوترے آسمان قدس سے اوپر زمین انس کے بنا بر ثبات و قیام حضرت کے اوپر طریقہ راہ نمائی کے اور پاک ہونا آپ کا
گمراہی اور ہوائے نفسانی سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مراد ساتھ آیت و ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی نہیں بات کرتا خواہش
نفس سے مگر وحی کہ نازل اور بھیجی جاتی ہے اوسکیطرف قرآن ہے اور اگر یہ کلام و حدیث حضرت کی کہ وحی خفی ہے مراد کہیں سوائی دو تین
موضع کے کہ انہیں مستثنی کہیں کہ قضیہ اساری بدر اور قضیہ مارنیقطیہ اور تابیر نخل اور نہیں ہیں سب سے درست ہی اور مواہب لدنیہ میں
لکھا ہے کہ یہ بہتر ہے مراد کہنی قرآن سے اسواسطے کہ قرآن و حدیث دونو وحی ہیں فرمایا اللہ تعالی نے آیت و انزل علیک الکتاب و الحکمۃ
یعنی اوتاری اوپر تیرے کتاب و حکمت مقصود کتاب سے قرآن اور مراد حکمت سے سنت ہے جیسا کہ اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے نقل کی ہے
کہ نزول جبریل علیہ السلام کا حضرت کی اوپر واسطے تعلیم سنت کے ویسا ہی تھا جیسے واسطے تعلیم قرآن کے اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ نطق گویائی
حضرت مخصوص بقرآن نہیں بلکہ اجتہاد آپکا بھی داخل وحی خفی ہے اور منشاء تعظیم و تکریم الہی اور اعلای شان و اظہار فضل و کرامت و رفع
قدر حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ آیت ہے آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما یعنی بدرستی و راستی خدا تعالی و تمام فرشتگان حق تعالی درود بھیجتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کے اوپر ای گروہ مومنان درود و سلام بھیجو اوپر
اور درود تمہاری اور فرشتوں کی یہی ہے کہ دعا کرو اور چاہو پروردگار سے کہ درود بھیجے اور رحمت کرے اونکے اوپر نہیں انکی قوت و قدرت
کہاں کہ حضرت کی رفعت شان و رفعت مکان کے موافق درود بھیج سکو کہ اندازہ ارسال درود بقدر شناخت قدر مرتبہ انکے ہی اور اوس مرتبہ کو
حق تعالی خوب جانتا ہے اور پہچانتا ہے اللہم صل علی محمد کما تحب و ترضی ان تصلی علیہ وصل علیہ کما ینبغی ان تصلی علیہ اللہم صل علی محمد صلوۃ

انت لہا اہل ہو ہو لیما اہلہ ہو بارک وسلم یعنی اے بار خدایا رحمت نازل کر اوپر محمد علیہ السلام کے جیسا کہ تو دوست رکھتا اور چاہتا ہے اور جیسا کہ رحمت بھیجی جاوے اوسپر اوسپر
رحمت نازل کر او جیسا کہ سزاوار و لائق ہے کہ رحمت بھیجی جاوے اوپر اوسکے یا اللہ درود و رحمت نازل کر اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اوسکے واسطے لائق
ہے اور محمد علیہ السلام اوس رحمت کے سزاوار ہے اور برکت دے اوسکو اور سلامت رکہ نقائص دنیوی و اخروی سے یہیں جمع کیا حق تعالی نے عالم
علوی و سفلی کو اوپر ثنا و مدح حضرت کے اور اظہار کیا ذکر اوسکا اولین و آخرین میں اور نشر و پراگندہ کیے مناقب اوسکے آفاق میں شرفا و غربا
دریا و صحرا اور آسمان اور عرش و کرسی لوح و قلم میں اور ڈالی محبت اوسکی مومنونکے دلون میں جیسا کہ راحت و لذت پاتی ہین روحین اونکی اوسکے
ذکر سے اور خوش ہوتی ہین ساتہہ اوسکے سینہ اوسکے ذکر کے اشباح اونکے اور مست ہوتی ہین اوسکی یاد سے دل اونکے اور اوسکے ذکر سے
زبانین اونکی بلند و خوش ہوتی ہین گویا پروردگار نے کہا کہ عالم وجود کو باتباع و پیروی تیرکے پیدا کیا ہے کوئی نماز کوئی فرض خالی سنت سے نہین سب
لوگ ادای فرض مین میرا حکم بجا لاتے ہین اور سنت مین تیرا امر پس در حقیقت دونو ساتہہ حکم میرے اور امر تیرے کے ہین در حقیقت تیری طاعت میری طاعت
ہے اور تیری بیعت میری بیعت سب تمام مفسرین اور علماے تفسیر معانی قرآن کہ تیری شان مین نازل ہوا ہے کرتے ہین اور وعظ و نصیحت
پہونچاتے ہین اور سب ملوک و سلاطین و فقرا و مساکین تیرے آستانہ ملائک آشیانہ کے اوپر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کرتے ہین اور مسح تراب
روضہ منورہ تیرے سے روسفید و جبان ہوتے ہین اور سب امیدوار تیری شفاعت کے ہین شرف و رتبہ تیرا تا ابد الابدین باقی و دائم ہے الحمد للہ رب العالمین

بیان سورہ فتح مین اتم و اکمل کمال جاہ و جلال اور کرامات و برکات کہ درگاہ رب العزت سے حضرت کے اوپر وارد و فائض ہین

سورہ فتح ہے کہ پروردگار تقدس و تعالی اوسمین خطبہ مدح و ثنا آپ بیان فرماتا ہے **آیت** انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک
وما تاخر ویتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا یعنے کھولا اور ظاہر کیا ہمنے واسطے کشایش ظاہر تجہے تیرے لیے پروردگار
تیرا اگلے اور پچھلے گناہ تیرے اور پورا اور تمام کرے تجہپر نعمت اپنی اور راہ دکہاوے تجہے راہ سیدہی اور یاری دیوے تجہے یاری دنیا غالب و
قوی - جاننا چاہیے کہ فتوح صوری و معنوی کہ جناب عزت و کبریا سے حضرت خیر الوری کے اوپر فائض ہین غیر متناہی ایک اونمین سے فتح بلاد
و تسخیر عباد و حصول غنائم و تقویت دین و تکثر است اور تشیع احکام اسلام ہے اور سب اعظم اور بڑے فتوحات سے فتح مکہ معظمہ ہے کہ بعد حصول
اوسکے تمام قبائل عرب اور طوائف انام جوق جوق اور فوج فوج دین خدا مین آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عالم قدس ہوئے
اس سورہ مین وعدہ و بشارت ہے ساتہہ حصول اوس فتح کے کہ بسبب تحقیق وقوع کے تعبیر ماضی کی گئی اور فتح مبین معنی پیدا و ہویدا کہ ظاہر
و باہر ہے قوت و شوکت اوسکی دین متین مین اور معنی پیدا و ہویدا کنندہ بہی آیا ہے یعنے ظاہر کرنیوالا عزت و شوکت و غلبہ دین اسلام کا - روضۃ
الصفا مین یون لکہا کہ زمرہ اہل تفسیر نے کہا ہے کہ مراد فتح مبین سے صلح حدیبیہ ہے کہ یہ صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تہی اسواسطے کہ بعد اوس صلح جو لوگ سعادت مند

وارادت مند ایمان اپنا بسبب غلبہ شوکت و ایذای کفار کے پوشیدہ رکھتے تہے مطلق العنان ہوکے اور مشرکون کے ساتہہ مباحثہ اور مناظرہ بکار لیجا کر آیات بینات اوپر
پڑہنے لگے اور اوس سبب سے ایک جماعت کثیر گمشتون بادیہ ضلالت و غوایت سے راہ سلوک و ہدایت کے تابع ہوئے اور اونہین دنون مین فتح خیبر
کو بعلامات فتوح اسلام سے ہے ظاہر ہوئی اور مفسرین نے فتح مبین عبارت فتح مکہ سے رکہی ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم اخر ہوئی عبارت صاحب روضۃ الصفا
کی اور آمرزش گناہون حضرت کی کہ آیہ سابقہ مین مذکور ہے بہت قول ہین بعضے کہتے ہین مراد گناہون سے ایک چیز ہے کہ ایام جاہلیت مین پیش از نبوت
واقع ہوئی۔ امام سبکی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہہ قول مردود ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت مین اور پیش از نبوت و بعد از نبوت معصوم و
پاک ہین اور مجاہد نے کہا مراد ما تقدم سے قضیہ ماریہ قبطیہ اور ما تاخر سے ارادہ قضیہ زینب بنت جحش ہے کہ اول حبالہ نکاح زید بن حارثہ مین تہی پس ازان
بشرف فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف ہوئی اور سبکی نے کہا یہہ قول بہی باطل ہے اسواسطے قضیہ ماریہ اور زینب مین اصلا و مطلقا گناہ نہ تہا
اور جیسی اعتقاد گناہ کیا خطا کی جار اللہ زمخشری نے کشاف مین لکہا ہے اور قاضی بیضاوی بہی اوسکے تابع ہوا ہے کہ ما تقدم سے مراد جمیع لغزشہائے
گذشتہ ہین کہ محل عتاب کیا اور امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہہ قول بہی مردود ہے بجہت ثبوت عصمت انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے اور تحقیق
اجماع امت دال ہے اوپر عصمت انبیا کے تبلیغ امر حق مین اور اوسکے سوا کبایر و صغایر رذیلہ کہ حط کرے انکا مرتبہ اور ہمیشگی سے اوپر صغایر کے یہہ چارون قسم
عصمت مجمع علیہا ہین۔ اور جو صغایر کہ حط مرتبہ انبیا نہین کرتے اوسمین اختلاف کیا ہے معتزلہ اور غیر معتزلہ سے بہت طرف جواز کی گئے ہین اور بعض کے
نزدیک مختار منع ہے اسواسطے کہ ہم لوگ مامور ساتہہ اقتدا اونکے ہین جو کہ اونسے قول و فعل صادر ہو پس کیونکر واقع ہو اونسے وہ چیز کہ ناشایستہ و ناپسند
ہو اور ہم ساتہہ اقتدا اونکے امر کئے جاوین اور حشویہ کو تجرد تجاسر ہے اوپر حضرات انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جواز صدور گناہ مین مطلقا اگر نسبت
اس قول کی اونکیطرف صحیح ہے پس وہ جو بعضے ذکر کیا ہے اجماع سے ساتہہ اوسکے صحیح ہین۔ اور مجوزین صغایر اوسپر کوئی دلیل نہین رکہتے بجز آیہ
ما تقدم یا مثل اوسکے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اوسکا اور بعض جماعت نے کہ صدور صغایر غیر رذیلہ تجویز کیا ہے ابن عطیہ نے اوسمین اختلاف کیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا وقوع ہوا ہے یا نہین قول صحیح یہی ہے کہ وقوع نہین ہوا اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بلا شک و شبہہ وقوع
نہین ہوا اور خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے حالانکہ آیت وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی صفت اوسکی ہے یعنے نہین
کہتا خواہش اپنی سے نہین قول اوسکا مگر وحی اور فعل اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے قطعا اور یقینا اتباع و اقتدار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہر تہوڑی اور بہت اور چہوٹی اور بڑی مین معلوم ہوتا ہے اور جو کوئی احوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کے ساتہہ تامل کرے اور وہ جو بہجاتے
اور دیکہتے تہے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم رکہی خدای عز وجل سے کہ ایسی بات زبان سے نکالے یا خطرہ کرے مثل ان خطرات اپنے کے
اور یہہ کلام مجمل ہے بیان اوسکا یہہ ہے کہ سلاطین و خواقین کا قاعدہ ہے کہ بوقت تکریم و تشریف نیت بعض بندہای خاص اپنی کے کہتے ہین کہ ہمنے

پہلے پچھلے تیرے گناہ بخشے اور اونسے ہیں سو اخذہ نہیں باوجودیکہ گناہ اوس بندہ سے صادر و خطاء گناہ آگے پیچھے نہیں ہوا لیکن ازراہ محبت و کرم بحال اپنے بندونکے
یہہ کلام کہا کرتے ہین فافہم باللہ والتوفیق یعنے پس سمجہہ تو اور اللہ کے ہاتھ توفیق ہے ۔ اور قول بعض محققین کا یہ ہے کہ مغفرت کنایہ ہے عصمت سے پس معنی آیہ
لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر لیعصمک اللہ فیما تقدم من عمرک وفیما تاخر یعنے چاہیے کہ بچاوے تجہی خدا تعالی اول عمر اور آخر عمر مین اور یہہ تاویل
حسن وقبول سے ہے اس لیے بلحاظ اسالیب بلاغت قرآن سے کنایہ ہی اور بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالی اپنے حبیب کو کہتا ہے کہ تو
مغفور ہے ماخوذ بگناہ نہین کو بفرض محال گناہ ہوا اور بعضون نے کہا ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور غیر واقع کا اور بقول بعضے وہ گناہ کہ بسہو وغفلت
وتاویل ہین اسی حکایت کیا ہے طبری نے اور اس قول کو اختیار کیا ہے قشیری نے اور مراد رکہا گیا ہے پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے
اور اور پچہلی تیری امت کے گناہ ہونسے اسی حکایت کیا ہے سمرقندی نے ابن عطا سے اور بقول بعض امت مراد ہے اور بعض کے نزدیک گناہ سے
مراد ترک اولی ہے اور ترک اولی گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل مشترک ہین اباحت فعل مین قول ابن عباس سے یہانتک عبارت
مواہب ہے اور کنایہ کیا گیا ہے ساتھ لفظ مغفرت و توبہ وعفو کے تحقیقات غرایب سے جیسا کہ علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر منہ مین یعنے
جانا خدا نے کہ ہرگز تم طاقت قیام تمام شب نہین رکہہ سکو گے پس تم پر رجوع برحمت کیا پس پڑہو بقدر آسان و میسر ہو قرآن سے اور بعضی مفسرین نے کہا
ہے کہ جس جگہہ پروردگار نے قرآن مین ذکر توبہ وغفران انبیا فرمایا ہے ذکر زلت وخطا کا اونسے صادر و واقع ہوئی ہین بیان کی ہے جیسے کہ قصہ آدم
علیہ السلام مین فرمایا وعصی آدم ربہ یعنے نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی ہے اور شان نوح علیہ السلام مین آیہ انی اعظک ان تکون من الجاہلین یعنے بدرستی
مین تجہے نصیحت کرتا ہون یہہ کہ ہووے تو نادانون سے ۔ اور قصہ یونس علیہ السلام مین فظن ان لن نقدر علیہ یعنے گمان کیا یونس نے یہہ کہ ہرگز تنگ نہ
ہونگے ہم اوسپر اور داود علیہ السلام کو کہا ولا تتبع الہوی یعنی پیروی اور فرمان برداری مت کر تو خواہش نفس کی اور قصہ موسی علیہ السلام
مین فرمایا فوکزہ موسی یعنے پس مکا مارا اوسے موسی نے اور شان سید الملکان سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فتح کو مقدم
رکہا اور بعد ازان ذکر غفران ذنوب گذشتہ وآئندہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو ستودہ مخفی رکہا اور شیخ عز الدین عبد السلام نے اپنی کتاب
مین کہ نہایۃ السؤل فیما سنح من تفضیل الرسول کہا ہے کہ تفضیل دی ہے خدای عز وجل نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے
انبیا علیہم السلام کے اوپر بوجوہ کثیرہ اور انحای عدیدہ کے ایک اونمین سے یہہ ہے کہ معفو و آمرزش گناہون اگلے پچھلے حضرت کے خبر دی ہے اور
منقول ومحکی نہین کہ ایزد متعال نے خبر دی ہو ایک کسیکو انبیا علیہم السلام سے مانند اسکے بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ خبر نہین دی اور اسی جا سے معلوم
ہوتا ہے کہ جسوقت اونسے شفاعت طلب کیجاویگی ذکر اپنی خطا کا کرینگے اور اوسکے ڈر سے اقدام شفاعت پر نکر سکین گے اور جسوقت خلایق مضطرہ
ومضطربہ حضرت شفیع المذنبین سے استشفاع چاہین گے آپ فرماوینگے کہ یہہ کام میرا ہے اور بیان اوسکا یہہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے پہلے ثابت کیا واسطے

حضرت سے کے فتح مبین بعد اوسکے ذکر کیا مغفرت ذنوب کا پس ازان اتمام نعمت و اثبات ہدایت صراط مستقیم و بشارت بہ نصر عزیز پس ان سب میں یہ علوم و مفہوم متیقن ہوا
کہ مقصود اثبات ذنوب نہین بلکہ نفی ذنوب ہے یہہ سب جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے آیت ویتم نعمتہ علیک یعنے تمام و کمال کر دانا اپنی نعمتونکو تجہپر
اہل تحقیق پر پوشیدہ نرہے کہ تمامی فضائل و کمالات و کرامات و برکات اس کلمہ مین داخل و شامل ہین اور جو کچہہ کہ ذکر خیال کیا جاوے خصوصیات
و عمومات نعم سے محاسب اندیشہ و مقاییس فکر عدد اوسکے احصا سے عاجز و قاصر ہے اور زبان قال و حال ذکر بیان سے گنگ و لال یعنے اجمال ممکن
و تفصیل ممتنع قال الشاعر شعر فان فضل رسول اللہ لیس لہ حد فیعرب عنہ ناطق بفم + فضل رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین ہے حد کہ فصاحت
کرے اوس سے کوئی بولنے والا ساتہہ مونہہ کے آیت قل لو کان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا +
یعنی کہدا ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہووے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکہنے کلمات میرے رب کے ہر آئینہ آخر و تمام ہووے پانی دریا کا آگے
اس سے کہ آخر ہووین باتین میرے رب کی اگرچہ لاوین ہم مانند اوس آب دریا کے دریا دوسرا واسطے اوسکے مدد کے آیت ولو ان ما فی الارض
من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمت اللہ یعنے اور جو درخت کہ زمین مین ہین قلم ہووین اور پانی دریا کا اونکی سیاہی اور بعد ازان مدد
کرین اوسکو سات دریا نہ تمام ہووین باتین خدا کی ـ مراد ان کلمات سے نزدیک اہل تحقیق کے فضائل و کمالات و حقایق و معارف ہین کہ حضرت ذی
الجلال والاکرام نے اوپر خاصان درگاہ اپنی کے انبیا و اصفیا سے خاصکر سید انبیا محمد مصطفے علیہ السلام کے اوپر افاضہ کئے ہین والا صفات حق اور شیون
ذات مطلق تمثیل و تنظیر سے کہ مبنی تشبیہ سے اور مشعر تحدید ہین منزہ و مقدس ہے اور بعد از شمول و تعمیم نعمت کے سب نعمتون دنیوی و اخروی کو تخصیص
نعمت ہدایت صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور مشعر فوز و فلاح انام اور منبع صلاح عالم و انتظام کارخانہ وجود ہے اور علت غائی بعثت و ارسال کی
ذکر فرمائی اور کہا آیت ویہدیک صراطا مستقیما و ینصرک اللہ نصرا عزیزا یعنے ہدایت کریگا تجکو خدا راہ سیدہی اور نصرت و یاری دیگا تجہے یاری دنیا
غالب و بزرگ + ابن عطا رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ جمع کی گئین حضرت کیواسطے اس سورہ مین نعمتین متعددہ کہ فتح مبین نشانیون اجابت سے ہین
اور مغفرت علامتون محبت سے اور اتمام نعمت آثار اختصاص سے اور ہدایت مقدمات ولایت سے پس مغفرت جمیع نقایص و عیوب سے
تنزیہ حضرت کی ہے اور اتمام نعمت ابلاغ آپ کا ہے بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہے بمشاہدہ اور بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتہہ کہ مرتبہ
قرب مین فوق اوسکے کوئی مرتبہ و مقام نہین اور فرمایا آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم یعنے تحقیق وہ لوگ کہ
بیعت کرتے ہین تیرے ساتہہ اسکے سوا نہین کہ بیعت کرتے ہین ساتہہ خدا کے خدا کا ہاتہہ اونکے ہاتہہ پر ہے اور فرمایا آیت ومن یطع الرسول
فقد اطاع اللہ یعنے جسنے اطاعت و فرمان برداری اور پیروی رسول مقبول کی حاصل کی پس تحقیق انقیاد حکم خدا تعالی بجالایا × اگرچہ باصطلاح
اہل عربیت قبیل مجاز سے ہے یہہ لیکن اہل حقیقت جانین کہ یہہ کیا رمز ہے واللہ اعلم ازان بعد منت رکہی حضرت اور مومنونکے اوپر ساتہہ انزال

اور اوتارنے سکینہ وطمانیت وآرام ویقین سے کہ خلاصہ نعمتون کا ہے اور مدح وثنا اصحاب کامل انصاب فرمائی ساتھ تفصیلات ومعیت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نتیجہ محبت کا ہے اور آپس مین ائتلاف واتفاق اور شدت وسختی کفار نابہنجار بدکردار کے اوپر کہ انتظام کارخانہ دین وملت ساتھ اوسکے منوط ومربوط ہے اور ساتھ اسی صفت کے ماصدق یحبھم ویحبونہ کے ہوئے یعنے دوست رکھتا ہے اونہین خدا اور دوست رکھتے ہین وہ خدا کو اور منقبت آیت اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین کے موصوف یعنی فروتنی کرنیوالے مومنون کے اوپر اور غلبہ وسختی کرنیوالے کافرون پر اور وعدہ کیا انکے ساتھ مغفرت واجر عظیم کا دنیا و آخرت مین اور یہہ سب موجب امتنان وفضل وشرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جاننا چاہیے کہ تمام فضائل وکرامات وبرکات کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فایض ہوئے ہین اس کلمہ مین کہ جوامع الکلم سے ہے داخل ہین آیت انا اعطینک الکوثر یعنے عطا کیا ہمنے تجھے اے محمد کوثر کہ مراد ساتھ اوسکے خیر کثیر ہے دنیا وآخرت مین اور یہہ کلمہ ساتھ اس اختصار وایجاد کے متضمن اظہار وابراز اس راز کا ہے کہ اگر تمام عالم وعارف عالم شرح وبیان اس کلمہ کا کرین استیفا واستقصا اوسکا نکرسکین ۔ انا اعطینک الکوثر یعنی ہمنے دیے تجھے مناقب اسکا ثمرہ کہ ہرایک اونمین سے اعظم واکبر ہے تمام ملک دنیا سے اور جود دین ہمنے تجھے یہ نعمتین پس مشغول طاعت وعبادت ہماری کا ہو اور رکھنے بدگویون اور حاسدون سے باک وہراس مت رکھ اور عبادت دو قسم ہوتی ہے ایک مالی دوسری بدنی بدنی اشارہ ہے فصل ایک اور مالی طرف وانحر کی اور ذکر انا اعطیناک ساتھ لفظ ماضی کے بلفظ مستقبل کہ سنعطیک ہے دلالت رکھتا ہے کہ اعطا حاصل ہوئی ہے پیش از وجود عنصری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ کہا آپ نے کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد یعنے مین نبی تہا حالانکہ آدم درمیان روح وبدن کے تہا گویا کہا کہ اے محمد علیہ السلام ہمنے مہیا کیے تیرے واسطے سارے اسباب خیر وسعادت پیش از دخول تیرے کے دائرہ وجود مین پس کیونکر مہمل ومعطل چہوڑینگے ہم تجھے بعد از وجود تا اور یہہ فضل عظیم اور عطائے عمیم جہت بندگی وفرمان برداری کے نہین دی بلکہ بمجرد احسان وامتنان بیوجہ وسبب کے اور یہی معنی اجتبا یعنی برگزیدگی کے ہین اگر کہین کہ سب انبیا اور لوگ جو کچہ رکہتی ہین پہلے وجود عنصری سے اونہین دیا اور بخشا ہے اسمین کیا فضل حضرت کا پایا گیا جواب اسکا یہہ ہے کہ نبوت وکمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح مین ظاہر کیے تہے کہ ارواح انبیا اوس سے استفادہ واستفاضہ کرتی تہے جیسیکہ حدیث سابقہ سے مفہوم ومعلوم ہوتا ہے اور نبوت انبیاء دیگر کی علم الٰہی مین تہی وجود خارجی مین نہ تہی مفسرین نے لکہا ہے کہ مراد کوثر سے ایک نہر ہے جنت مین کہ وصف اوسکا احادیث مین آیا ہے اور بسبب کثرت وارد ہونے کے وہ نہر موسوم بکوثر ہوئی ہے انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اثنای سیر بہشت ایک نہر مینے دیکہی کہ ہر طرف اوسکے گنبد مین دُر مجوف سے اور گل اوسکی مشک اذفر یعنے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا یہہ کیا ہے کہا یہہ کوثر ہے کہ پروردگار تعالی شانہ نے تمہین عنایت کی ہے ۔ رواہ البخاری اور مشہور سلف مین یہی تفسیر ہے اور حدیث مین بہی یہی تفسیر واقع ہوئی ہے اور بعض مفسرون نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اسواسطے کہ یہہ سورہ رد قول اوس شخص مین نازل ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تہا بعدم اولاد اور ابتر کہتا تہا حق تعالی نے کہا کہ ہمنے تجھے ایسی اولاد امجاد عطا فرمائی

کرتا قیامت باقی و دایم رہے اور بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر کثیر ہے اور کوثر لغت مین مصدر ہے بمعنی کثرت
اور عین المعانی مین کہا ہے کہ کوثر اوپر وزن فوعل کے ہے کثرت سے جیسے کہ نوفل نفل سے کہ مقابلہ رد قول مدعی واقع ہوا ہے آیت ان شانئک
ہو الابتر یعنے جو کوئی تجھے عیب کرتا ہے اور بے نسل کہتا ہے انجام کار ابتر وہی ہے اور ابتر اوسے کہتے ہین جسکی نسل نہو اور کشاف مین کہا ہے
کوثر فوعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی بہت بہت نقل ہے کہ ایک اعرابی کا بیٹا سفر سے آیا تہا لوگون نے پوچہا کس حال مین
پہر آیا کہا جا رہا بالکوثر یعنے آیا ساتہہ خیر کثیر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتہہ کرتے تہے سعید بن
جبیر نے اونسے پوچہا کہ لوگ یون کہتے ہین کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت مین کہا وہ بہی منجملہ خیر کثیر ہے معنی وہ ہین کہ ہمنے تجہے دی ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نیکی دونو سرای بے نہایت و نہایت کہ کوئی انبیا ما تقدم مثل اوسکے نہین دیا گیا سوا تیرے اور دینے والا اوسکا مین ہون کہ پروردگار
جہانیان اور خدا ہے سب افشان ہون فصل لربک یعنے پس عبادت تمام بہ پرستش اپنے پروردگار کی بجالا کہ عزیز کیا تجہے ساتہہ اپنی عطاؤنکے اور نوازا
اور نگاہ رکہا سنت خلق سے بر عکس تیری قوم کے کہ عبادت غیر خدا کرتے ہین وانحر یعنے اور ذبح کر واسطے اوسکے اور بنام اوسکے برخلاف اس
قوم کے کہ بنام بتون کے ذبح کرتے ہین ان شانئک یعنے بدرستی و راستی تیرا دشمن کہ تجہے دشمن رکہے تیری قوم سے ہو الابتر یعنے وہی ہے
بے نسل و بے برکت قیامت تک جو کوئی پیدا ہوگا امت سو تیرے سب اولاد معنوی و اعقاب تیرے ہین تیرا ذکر مرفوع و بلند ہے اوپر منابر و زبان ہا
عالم ذاکر کے انقراض دہر تک اپنا نام خدا کرتے ہین ثنی و دوبارہ تیرے نام کے ساتہہ اور آخرت مین ایسی نعمتون کے ساتہہ سرفراز و سربلند کرینگے
احاطہ وصف و بیان سے باہر ہے تجہ جیسے کو ابتر کہنا لایق نہین ابتر تیرا عیب کرنیوالا ہے دنیا و آخرت مین کہ کوئی نام اوسکا نہین لیتا مگر ساتہہ لعنت
و نفرین کے ابو بکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہے اور حسن بصری نے قرآن مراد رکہا ہے اور عکرمہ نے نبوت اور مغیرہ
نے اسلام اور حسین بن فضیل نے تیسیر و آسانی قرآن و تخفیف شرایع مراد رکہا ہے اور بعض نے شفاعت اور بعض نے معجزات اور
بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم و نصر برای ارادہ کیا ہے اور بعض نے علما است کہ العلماء ورثۃ الانبیاء یعنے عالم وارث پیغمبرونکے
ہین روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور بقول بعض کوثر سے مراد علم ہے بقرینہ ذکر فصل لربک پیچہے اوسکے کہ
نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت ہے اور کوئی خیر کثرت و بسطت صفت علم کو نہین پہنچ سکتی اور بعضونکے نزدیک کوثر حسن خلق ہے ثواب وہ ہی کہ
کوثر مخصوص کسی چیز کے ساتہہ نہین بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہے وصل بیان مین اون چیزون کے کہ دلالت رکہتی ہین
اوپر غایت فضل و کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہونے آپکے نبی الانبیا اور ہونا انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کا حضرت کی امت سے
بیچ آیہ کریمہ ہے آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم

وَاَخذتم علیٰ ذٰلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین فمن تولیٰ بعد ذٰلک فاولٰئک ہم الفاسقون یعنے یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم جسوقت کہ لیا اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان نبیوں کا کہ ہر آئینہ جو چیز میںنے دی تمہیں کتاب و حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس ایسا رسول کہ تصدیق
کرنیوالا ہو اوس چیز کو کہ تمہارے پاس ہے ہر آئینہ ایمان لاؤ اوسکے ساتھ اور ہر آئینہ مدد و یاری دو اوسکو کہا خدا تعالیٰ نے کیا اقرار کیا تمنے اور لیا تم
اوپر اوسکے عہد و پیمان میرا کہا انہوں نے اقرار کیا ہے ہمنے کہا حق تعالیٰ نے پس گواہ رہو تم اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہونیسے ہوں پھر جو کوئی اولٹا پھرے
اس سے پیچھے پس وہ لوگ فاسق ہونیسے ہیں جمہور مفسرین اتفاق رکھتے ہیں کہ مراد ساتھ رسول کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بار رسالت
ہر ایک نبی اور اونکی امتوں سے عہد و میثاق لے لیا تھا کہ جب زمانہ پیغمبر آخر الزمان ادراک پاوے چاہیے کہ اونکی تصدیق و اتباع بجا لاوے اور اوس
دین و پیغمبر کو سچا جانو اور نصرت و مدد اوسکی کرو **اور آیت** من تولیٰ بعد ذٰلک فاولٰئک ہم الفاسقون بہ نسبت امم کے ہے پس لینا میثاق کا انبیا سے
اور تاکید و تشدید اوپر اقویٰ و ادخل ہے مقصود میں ۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس آیہ میں اشارہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تقدیر حیات انبیا کے اونکے زمانہ میں مرسل ہیں طرف اونکے پس رسالت و نبوت حضرت کی عام و شامل ہے تمام خلق کو از زمان آدم علیہ السلام تا روز قیامت
اور انبیا اور اونکی امتیں ساری امت حضرت کی ہیں **اور** اسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخرت میں آدم اور اوسکے سوا ساری نیچے نیزہ حضرت کے
ہووینگے جیسے کہا آدم و من دونہ تحت لوائی یعنے حضرت آدم اور اونکے سوا انبیا یا عموماً سب نیچے جھنڈے میرے کے ہونگے **اور** اگر فرضاً انبیا
علیہم السلام آپکے زمانے میں ہوتے یا حضرت اونکے وقت میں سب حضرت پر ایمان لاتے اور اونکی نصرت و یاری کرتے اور اسیواسطے فرمایا
لو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی یعنے اگر ہوتا موسیٰ علیہ السلام زندہ نہ گنجایش تھی اوسے مگر میری پیروی بجہت لینے میثاق کے **اور** اسیواسطے
عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام آپ ہی کی شریعت کے اوپر آخر زمان میں نزول فرماوینگے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہیں اور اپنی نبوت پر باقی ہیں اوس
سے کچھ نقصان نہیں ہوا اور اسیطرح تمام انبیا بالفرض جو اونکی زمانہ حضرت میں بافرض وجود یا جو آپکا اونکے زمانہ میں ثابت و مستمر ہیں اوپر
رسالت و نبوت اپنی کے امتوں اپنی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں اونکے اوپر اور رسول ہیں طرف اون سب کے پس نبوت
حضرت کی اعم و اشمل و اعظم ہے یہ مقام تامل و فکر ہے تا کوئی یہ گمان نہ لیجاوے کہ اس جگہ نفی نبوت سائر انبیا علیہم السلام کی ہے ایسا ہی
کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے ساتھ زیادہ تحقیق و تفصیل کے **اور** شیخ عبد الحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوت نے کہا ہے یہ بات پوشیدہ
نہیں کہ ظاہر آیہ اخذ میثاق ہے انبیا سے بقرینہ ظاہر قول حق تعالےٰ **آیت** لما اتیتکم من کتب و حکمت کی **اور** تصریح حضرت امیر المومنین علی بن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ مراد اخذ میثاق سے یہی موافقت و توثیق عہد یا قصد نصرت ہووے کہ سب سے
وجود میں آیا **اور** ربیت شخص پیش از وجود عنصری با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے ہیں بلکہ تمام خلق سالف کہ بسماع خبر نبوت و فضایل

وکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمان سابق مین مشرف ہوئے تہے اور اسقدر کافی و وافی ہے تا پیچ ہونے انبیا اور اونکی امتون کے حکم مین امت حضرت علیہ السلام کی اور ہونا آپکا رسول بہ نسبت اونکے اور انبیا علیہم السلام خود شب اسری مسجد اقصی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ جمع ہوے اور آپ نے امامت کی سب نے اقتدا کیں اوسوقت مین ایمان لائے اور اتفاق امت ہے اسپر کہ حیات و بقائی انبیا بحیات دنیاوی ہے اور اگرچہ درمیان میثاق لینے انبیا علیہم السلام سے اپنی امتون سے بایمان حضرت کے بہی فضل و شرف آپکا ہے کہ اورونکو نہ تہا لیکن درمیان میثاق لینے حق تعالی کے انبیا سے اوسپر اغر و اعظم و اکبر ہے پس سمجہ تو اور اللہ کے ہاتہ توفیق ہے **وصل** قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنے یہہ جماعت ہے انبیا کہ تفضیل دی ہمنے بعض کو اوپر بعض کے وقال ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض یعنے اور کہا ہر آئینہ تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض انبیا کو بعض کے اوپر یہہ دو نو آیتین نص قاطع اور دلیل ساطع ہین اوپر تفاوت مراتب و مدارج انبیا و رسل کے اور رد ہے اوپر قول معتزلہ کے کہ قایل تفضیل نہین اور سبکو متساوی و برابر جانتے ہین پس ایک قوم یہہ کہتی ہے کہ آدم بحیثیہ ابوت افضل ہین اور یہہ قول فاسد ہے اسواسطے کہ بیان سخن فضیلت من حیث النبوت مین ہے نہ من حیث الابوت مین بسا اوقات بیٹا باپ پر فضیلت و رفعت رکہتا ہے کمالات مین اگرچہ باپ کو باختیار ابوت بیٹے پر تفوق ہے اور ایک قوم یہہ کہتی ہے کہ سکوت و خاموشی اس مقام مین اولی اور انسب ہے لیکن بعد از نطق نص قرآنی تفضیل بعض کی بعض کے اوپر اور جائی صمت و سکوت مستحسن و محمود نہین اور فرمایا اللہ تعالی نے منہم من کلم اللہ اور بعض پیغمبر وہ ہین کہ کلام کیا حق تعالی نے اونکے ساتہ مفسرین نے کہا ہے کہ مراد اس سے موسی علیہ السلام ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے بیواسطہ اونسے کلام کیا پس یہ آیہ نص نہین ہے اور تخصیص موسی علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے اونکے ساتہ بیواسطے اور حالانکہ ثابت اور متحقق ہوا ہے کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یا رب العالمین شب معراج مین بیواسطہ مگر وہ کلام موسی علیہ السلام کا بوجہہ خاص ہووے اور سبب اسی وجہ کے خاص ہے اطلاق کلیم اوسپر جیسے کہ کہتے ہین کلام نفسی سنا یا ہر جہت سے سنا اور جسوقت آنحضرت فوق العرش جلوہ افروز ہوے اور اوس جگہہ پہونچے کہ منتہای علوم خلایق ہے اور کوئی وہان نہین پہونچا پس کلام اور ورائے کلام درجات وکمالات سے جو کچہ کہ آپکو حاصل ہوا بہ نسبت اورونکے اعلی و اتم و اکمل ہے چنانچہ اشارہ فرمایا حق تبارک و تعالی نے ساتہ اس قول اپنے کے ورفع بعضہم درجات یعنے اور بلند کئے بعضے نکے درجے ، باتفاق مفسرین کے مراد اس بعض سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اس ابہام مین نہایت تعظیم فضل و بلند قدر اونکی ہے کہ عارف و ماہر اسالیب کلام عربیہ اوسی خوب جانتے ہین اور علما نے کہا ہے کہ تفضیل انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تین وجہ سے ہوتی ہے یا باعتبار معجزات یا باعتبار امت یا ذات پس آیات و معجزات حضرت کے اظہر و اقوی و ابہر ہین اور امت آپکی ازکی و اعلم و اکثر اور ذات شریف مخصوص بمراتب علیہ و مناقب سنیہ کلام ذلت و دویت اور سوا اوسکے لطایف و تحف سے اور شک نہین کہ جناب رسالتمآب باعتبار مراتب و مناصب ہمہ گانہ کے انبیاء سالقہ سے مزیت و شرف رکہتے ہین۔ حدیث شفاعت مین دیکہنا چاہیے کہ

محکمۂ محشر مین تمام خلایق استدعای شفاعت کیواسطے آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ وعیسی علیہم السلام کے پاس جاکر التماس شفاعت کرینگے اور ہر ایک عجز وناتوانی اپنی کے تحمل اس بار عظیم سے اعتراف واقرار کرینگے اور کہینگے کہ یہہ کام ہمارا نہین پس سب لوگ مضطر ومضطرب آپکے پاس مایوس ہو کر حاضر ہونگے حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین فرماوینگے کہ البتہ بوعدہ الٰہی آیت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کے یہہ کام میرا ہے پس بارگاہ عزت مین جاوینگے الخ اخرالحدیث اور فرمایا انا سید ولد آدم یعنے مین سردار اولاد آدم کا ہون وانا اکرم ولد آدم یعنی مین بزرگترین ہون اولاد آدم کا وانا سید الناس یوم القیمت یعنی اور مین ہون سردار بنی نوع انسان کا دن قیامت کے اور راولی استدلال ساتھہ حدیث ومن دونہ تحت لوائی کی ہے کہ ترجمہ اوسکا اوپر گذرا اور بعض نے استدلال ساتھہ آیہ کریمہ کے کیا ہے آیت کنتم خیر امت اخرجت للناس یعنی تھے تم بہترین امت علم الٰہی مین کہ باہر لائے گئے واسطے ہدایت لوگون کی شک نہین ہے کہ خیریت امت بحسب کمال اونکے ہے دین مین اور یہہ تابع کمال پیغمبر کے ہے کہ اوسکے تابع و پیرو ہین اور امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتھہ استدلال کیا ہے کہ حق تعالےٰ نے وصف کیا انبیا علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے پس ازان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا آیت اولئک الذین ہدی اللہ فبھداہم اقتدہ یعنی انبیار ماتقدم ایسے ہین کہ ہدایت کی اونہین اللہ نے پس پیروی اونکی ہدایت کی کر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقتدای تمامہ انبیائے سالفہ امر کیا اور بجا اوری امر خدا واجب اور جب بجالائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی بجمیع اون چیزونکے کہ انبیا دیے گئے یعنی خصایل وکمال سے پس بتحقیق جمیع ہوین حضرت مین وہ چیزین کہ ہر ایک نبی مین متفرق تہین پس بالا ولے فضیلت حضرت کی اور انبیا کے اوپر ثابت ومتحقق ہوئی اور یہہ استدلال لطیف ہے اول نظر مین ایسا آتا ہے کہ آنحضرت باقتدا واتباع انبیا امر کی گئی پس مفضول ہوئے لیکن مراد اس جگہہ اقتدا سے موافقت ہے بسبب اسکے کہ انبیا پہلے حضرت سے تہے اسی سبب سے لفظ اقتدا اطلاق کیا گیا جیسے کہ باتباع ملت ابراہیمؑ امر کی گئے اور ایک وجہہ اور افضلیت حضرت کی یہہ ہے کہ دعوت آپکی اکثر بلاد وامصار عالم مین بہ نسبت سائر انبیا زیادہ ساری وجاری ہے پس انتفاع اہل دنیا کا بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر واکمل واشمل ہوا انتفاع ساری امم سے بدعوت ساری انبیا ونکے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے انبیاؤن سے افضل واکرم ہوے ساتھہ دلیل خیر الناس من ینفع الناس یعنے بہترین آدمیونکا وہ ہے کہ نفع پہونچاوے لوگونکو لیکن وہ جو قرآن مجید مین واقع ہوا ہے آیت لا نفرق بین احد منہم یعنے تفریق وجدائی نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت انبیا سے اور حدیث صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے لاتفضلونی علی الانبیاء یعنے نہ فضیلت دو مجہے اوپر انبیا کے اور ایک روایت مین ہے لاتفضلوا بین الانبیاء یعنے تفضیل نہ دو درمیان انبیا کے کہ ایک کو دوسرے سے بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لاتخیروا بین الانبیاء روایت کی ہے یعنے فیمابین انبیا ایک کو دوسرے سے بہتر مت بکہو اور بیچ حدیث ابن عباس کے کہ مسلم نے روایت کی ہے آیا ہے کہ نہین لایق بندہ کو کہ کہے مین بہتر یونسؑ بن متی سے ہون اور حدیث ابوہریرہ مین بروایت شیخین یعنی بخاری ومسلم کے آیا ہے کہ جو کوئی کہے مین بہتر

یونس ابن متی سے ہون پس تحقیق وہ جھوٹا ہے جواب دیا ہے علمانے کہ مراد قول عزوجل آیت لانفرق بین احد منھم تفریق ایمان مین ہے کہ بعض پر ایمان لاوین اور بعض پر نلاوین جیسیکہ فرمایا آیت ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض یعنے بدرستی اور راستی جو لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتہ خدا کے اور اوسکے رسولونکے اور چاہتے ہین یہہ کہ تفریق کرین اللہ اور پیغمبرون اوسکے مین اور کہتے ہین کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہین اور بعض پر نہین۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیا کے اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتہ حقیقت مین تکذیب سب انبیا کی ہے از جہت اتحاد کلمۂ اسلام کے اور راحی پر حمل کیا ہے بعض علمانے قول حق تعالی کو آیت وان یکذبوک فقد کذب رسل من قبلک یعنے اور اگر جھٹلاتے ہین تجھے کافر پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھسے اور رتسویہ درمیان پیغمبرون بیچ ایمان کے منافات نہین رکہتے ہین کہ بعض بعض سے افضل ہووین اور جواب دیا گیا ہے احادیث سے بوجوہ متعددہ بعضون نے کہا ہے کہ نہی تفضیل و تخیر سے پیش از آنے وحی کے حضرت پر کہ تم سید انبیا اور افضل بشر و سید ولد آدم ہو لیکن قایل کو واجب ہے کہ اثبات کرے تقدیم کو تاریخ اور بعضون نے کہا ہے کہ تفضیل اس وجہ سے نکرے جس سے تنقیص و اہانت مفضول پر فاضل و لازم آوے واللہ اعلم اور بعض نے کہا ہے کہ تفضیل اصل نبوت مین حد واحد پر ہین و رسالت مین ہے اسواسطے کہ انبیا اصل نبوت تفاضل نہین درمیان اونکے بلکہ تفاضل امور زاید سے ہے جیسیکہ بعضے رسل ہین اور بعضے اولوالعزم اور یہہ بات خالی خفا سے نہین تفضیل اوسکی وہ ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ تفضیل کرتے ہین ہم جسکا بلند کیا ہے رب العزت نے درجہ بخصائص قرب اور بعض نے کہا ہے کہ ہم اعتقاد کرتے ہین خدا تعالی نے تفضیل دی ہے بعض انبیا کو بعض کے اوپر علی الاجمال اور باز رکہتے ہین اپنے تئین تفضیل بآرا و عقول سے بلکہ بحکم کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کرتے ہین ہم جیسیکہ مذکور ہوا دلایل سے فتدبر مسئلہ فضل بشر کا ملک پر کہ جمہور اہل سنت و جماعت اوسپر ہین مشہور و متعدد ہے یا بن تفصیل کہ خواص بشر کہ انبیا علیہم السلام ہین افضل ہین خواص ملائکہ سے کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملۂ عرش و مقربان و کروبیان و روحانیان ہین ایساہی تفسیر کیا ہے مواہب لدنیہ مین اور عبارت عقاید یہہ ہے ورسل البشر افضل من رسل الملائکہ یعنے پیغمبر کہ بشر ہین افضل ہین اون پیغمبرونسے کہ ملائک ہین اور شعب الایمان مین اسپر تنصیص کی ہے اور جو قول کہ متقدمین و متاخرین نے نقل کیا ہے وہ یہہ ہے کہ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے اور اولیاء بشر افضل ہین اولیاء ملائکہ سے انتہی اتنی تمام ہوا قول شعب الایمان والیکا اور قید جمہور اہل سنت و جماعت کی اسواسطے لگائی ہے کہ بعضے اشاعرہ طرف تفضیل ملائکہ کی گئی ہین اور قول مختار قاضی ابوبکر باقلانی کہ عمدہ اہل مذہب اشاعرہ اور شاگرد شیخ ابوالحسن اشعری کا ہے یہی ہے اور ابو عبداللہ حلیمی بہی اسیطرف گیا ہے اور کلام امام غزالی سے بعض مواضع مین ایساہی سمجھا جاتا ہے اور بعض کا قول یہہ ہے کہ ملائکہ من حیث التجرد والقرب افضل ہین اور بحیثیت کثرت ثواب افضل ہین اور مراد اہل سنت کے ساتہ تفضیلت کی کثرت ثواب سے ہے جیسیکہ پیغمبر کے یار وغیرہ نہین اور شیخ تاج الدین سبکی نے کہ اعاظم علما و مذہب شافعیہ کا ہے اور علم مین پایہ بلند رکہتا ہے یون

کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اپنی مین مسئلہ افضلیت مخطور و معلوم نہووے لا نفیا و لا اثباتا امیدوار ہو نہین کہ قیامت مین مسئول نہووے اور ظاہر ایہہ بات مسئلہ فضیلت ملک و بشر مین معلوم ہوتی ہے اور دلیلین طرفین کی کتابون کلامیہ مین مذکور ہین **اور** ملائکہ بھی باہم تفاضل رکھتے ہین سب مین افضل جبرئیل علیہ السلام ہین کہ اونہین روح الامین و مظہر علم و حامل وحی کہتے ہین اور بعد اون کے تین فرشتے دوسرے کہ میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہین سب ملائکہ سے افضل ہین اور رسائی انکے گروہ ملائکہ مین فاضل و مفضول ہین۔ جاننا چاہیے کہ رسل انبیا سے افضل ہین اور رسل مین بھی باہم تفاضل حاصل ہے لیکن سب مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل الخلایق اجمعین ہین اور اونکی آل و اصحاب و اتباع کہ راہ نمایان راہ حق اور زندہ کرنیوالے علوم دین کے ہین **اور** عدد انبیا مین بھی اختلاف ہے اور مشہور اس باب مین حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ سے ہے نزدیک ابن مردویہ کے چنانچہ سوال کئے گئے رسول خدا عدد انبیا سے فرمایا چوبیس ہزار پھر عدد مرسلین سے فرمایا تین سو تیرہ **اور** انبیا کہ قرآن مین مذکور ہین نام اونکے یہہ ہین آدم علیہ السلام۔ ادریس علیہ السلام۔ اور نوح علیہ السلام۔ اور صالح علیہ السلام۔ اور ہود علیہ السلام۔ اور ابراہیم علیہ السلام۔ لوط علیہ السلام۔ اسمعیل علیہ السلام۔ اسحاق علیہ السلام۔ یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام شعیب علیہ السلام۔ موسی علیہ السلام۔ ہارون علیہ السلام۔ یونس علیہ السلام۔ داؤد علیہ السلام۔ سلیمان علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام۔ یسع علیہ السلام۔ زکریا علیہ السلام۔ یحیی علیہ السلام۔ عیسی علیہ السلام۔ اور ذو الکفل علیہ السلام نزدیک اکثر مفسرین کے **اور** قرآن مجید مین آیا ہے کہ قصہ بعض انبیا حضرت پر ظاہر کیا ہے اور بعض کا نہین جیسا کہ اس آیہ سے مفہوم ہوتا ہے **آیت** منھم من قصصنا علیک الایہ اس جا سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے انبیا علیہم السلام کا قصہ حضرت کے اوپر ظاہر نہین کیا **وصل** اعظم و اعلی اوس چیز کا کہ اظہار کیا ہے حق سبحانہ تعالی نے کرامت و مکانت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب مجید اور فرقان حمید مین قصہ اسری ہے سبحان الذی اسری اور والنجم مین کہ منطوی و مشتمل ہے اوپر عظم قدر و منزلت اور علو درجت و قرب و مشاہدہ آیات و عجائب قدرت حق جل و علی سے **نظم** احمد مرسل کہ نبشتہ قلم * حمد بنام وی و حامیم ہم * ابلق ایام بہ آخر کشش * غاشیہ فقر و نفاخر کشش * تیغ کشیدہ قلم انداختہ * تیغش علم انداختہ * گوی زمین بردہ بچوگان خود * عرصہ میدانش ازل تا ابد * نہ فلک از نام محمد مقیم * ہر دو جہان در جانامش دو میم * ای بتخشش گنج خدا را کلید * گوہر آن گنج تو کردی پدید * غرہ ماہ از خم ابروی تست * طرہ شام از شکن موی تست * پرتو تو مشعل راہ ہمہ * ظل لوائی تو پناہ ہمہ * از عمل خویش ندارم امید * بہر کرم تست ہزار اشتنید * این ہمہ گستاخی ما بیگناہ * زان سبب آمد کہ توئی عذر خواہ * صلی اللہ علیہ وآلہ و بارک وسلم و عظم و کرم سے حفظ و عصمت آپکی ہے اعدا سے خصوصا مشرکان مکہ و مدینہ جیسے کہ فرمایا ہے **آیت** واللہ یعصمک من الناس اور اللہ محافظت و پاسبانی کرتا ہے تیری شر لوگون کے سے جسوقت یہہ آیہ نازل ہوئی فارغ ہوئے کید اعدا سے **آیت** واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک

الآیہ یعنے یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت مکر کیا تیرے ساتھہ کافرون نے تاقید کرین تجھے یا قتل کرین تجھے یا نکالین تجھے مکے سے یہہ معاملہ ابتدای ایام
ہجرت مین تھا جسکا قصہ اوسکا معروف و مشہور ہے اور قول حق تعالی کا آیت الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنے اگر تم نصرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نہین کرتے پس تحقیق یاری وی اوسے حق تعالی نے بدفع اور دور کی حق سبحانہ نے حضرت سے اس قصہ مین ایذا مشرکونکی بعد از یقین اونکی ہلاک
حضرت مین اور اتفاق او خلاص امرین اور اندہا کر دینا اونکی آنکھونکا نزدیک خروج آپکے اونکے آگے سے اور غفلت اونکی طلب سے غار مین اور باوجود
یقین کے روگردانی اونکی طلب حضرت سے اور ظہور آیات و نزول سکینہ و شہود معیت حق سبحانہ و تعالی اور یہہ اعاظم معجزات اور آیات بینات کا ہے کہ آپکے حق مین
مذکور ہوے اور حفظ و عصمت الہی تعالی شانہ مین سے اپنے حبیب کو یہہ آیہ ہے آیت اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا یعنے وقتیکہ کہتا تہا پیغمبر
اپنے صاحب یعنے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غار مین غم نکہا تحقیق اللہ ساتھہ ہمارے ہے اور مثل اسکے موسی علیہ السلام سے بہی ظاہر ہوا ہے
بوقت برآمد اونکے بنی اسرائیل کے ساتھہ اور تعاقب فرعون بے عون کا اونکے پیچہے لیکن مشہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشہود موسی
علیہ السلام مین فرق یہی کہ حضرت کی نظر اول وجود حق تبارک و تعالی پر پڑی کہ ان اللہ معنا فرمایا اور نظر اول موسی علیہ السلام اپنے نفس پر پیچہے اوسکے پر
کہ ان معی ربی کہا یعنے بدرستی ساتھہ میرے میرا پروردگار ہے ہر چند یہہ دونو اقسام شہود و قرب سے ہین لیکن اول اتم و اقرب ہے دوسرے سے کہ
اول مصداق ما رایت شیئا الا و رایت اللہ قبلہ کا ہے یعنے نہین دیکہی مینے کوئی چیز مگر دیکہا اللہ کو پہلے اوسکے اور ثانی مصداق ما رایت شیئا الا
و رایت اللہ بعدہ کا ہے یعنے نہین دیکہی مینے کوئی چیز مگر دیکہا اللہ کو پیچہے اوسکے اول طریقہ جذب کا ہے اور ثانی طریقہ سلوک کا اور کہا اللہ تعالی نے
آیت ولقد آتینک سبعا من المثانی والقران العظیم یعنے تحقیق دیا ہمنے تجہے مثانی سے اور قرآن عظیم مراد سبع مثانی سے سات سورہ دراز
مقدم ہین سورتون قرآنی کے اوپر کہ اول اونکا الم ہے اور آخر سورۂ انفال یا توبہ کہ دونو ایک سورہ کے حکم مین ہین اور مراد قرآن عظیم سے ام القرآن
یعنے الحمد ہے یا سبع المثانی ام القرآن کہ سات آیتین ہین اسنے سورہ فاتحہ اور قرآن عظیم باقی قرآن اور تسمیہ قرآن کا سات مثانی سے کئی وجہ سے
ہے یا بجہت اسکے کہ ثنی مکرر کہی گئی ہین قصہ اوسکے یا باعتبار اوسکے کہ ثنا کرنیوالا ہے حق تبارک و تعالی کی یا اوسپر ثنا کی گئی ہے ساتھہ بلاغت
واعجاز کے اور کہا اللہ تعالی نے آیت وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا یعنے اور نہین بہیجا ہمنے تجہے مگر طرف تمام خلق کے خوشخبری
دینے والا اور ڈرانیوالا اور فرمایا آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنے کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستی مین
بہیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کیطرف یہہ بہی خصایص حضرت سے ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
یعنے اور نہین بہیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان اوسکے قوم کی تا بیان کرے احکام خدا ساتھہ اونکے پس تخصیص کیا اور رسولونکو ساتھہ اونکی قوم کے
اور بہیجا حضرت کو طرف کافۂ خلق کے جیسیکہ حضرت فرماتے ہین بعثت الی الاسود والاحمر یعنے بہیجا گیا مین طرف سیاہ و سرخ کے کہ سیاہ عرب مین اور عجم

مزید توقیر اور فرمایا حق تعالیٰ نے آیت النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نزدیک ہیں مومنوں کے ساتھہ ذاتوں
اونکی سے اور ازواج حضرت اونکی مائیں ہیں یعنی حکم حضرت کا نافذ وجاری ہے جیسے کہ خواجہ کا اپنے غلام پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولیٰ ہے
اتباع رای اپنی نفس سے اور یہہ معنی باب وجوب اتباع محبت حضرت میں بتفصیل واقع وروشن ہوئیں انشاء اللہ تعالیٰ اور ازواج مطہرات حضرت کے مائیں مومنوں کی ہیں
حرمت نکاح میں بعد حضرت کی بجہۃ کرامت وخصوصیت حضرت کے اور سبب اوسکے کہ یہہ ازواج حضرت کی ہیں آخرت میں اور قراۃ شاذ میں آیا ہے وہو اب لہم یعنے اور حضرت
باپ ہیں خاص مومنوں کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیت وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اوتاری
اللہ نے اوپر تیرے کتاب وحکمت اور سکلایا تجھے جو چیز کہ تو نجانتا تھا اور ہے فضل خدا کا تجھ پر بڑا کہ دریافت کسی شخص کی اوسکی کنہ کو نہیں پہنچتی اور آیات قرآنی
کہ متضمن فضل وکرامت آنحضرت کے اوپر دال ہیں بہت ہیں احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی اور حقیقت میں سارا قرآن بعد حمد وثنائی الٰہی مبین اوصاف وکمالات
حضرت رسالت پناہی ہے اوسکے بیان میں درازی کلام بہت ہوتی ہے اسواسطے چند آیات بطور اختصار لکہی گئیں **وصل** بیچ بیان دور کرنے شبہات کے
بعض آیات مبہمات وموہمات قرآنی سے کہ بادی النظر میں زیغ ونادانی مشعر تنقیص وانحطاط درجہ اوس حبیب ربانی کے ہیں اور حقیقت میں قبیل متشابہات سے
کہ علمانے معانی لائقہ ذوات وبلاغت رائقہ کی ساتھہ راجع بحق کیا ہے اونمیں سے ایک یہ قول حق تعالیٰ ہے آیت ووجدک ضالا فہدی کہ نسبت ضلالت
سابقہ حضرت کیطرف اور رفع اور دور کرنا اوسکا ساتھہ ہدایت کے کرتا ہے جاننا چاہیے کہ سارے علما اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے
نبوت سے اور نہ پیچھے نبوت کے متصف وموسوم بضلالت وگمراہی ہوئے ہیں اور بشارت وپیدایش حضرت کی توحید وایمان وعصمت کے اوپر واقع ہوئی ہے
اور اسیطرح تمام انبیا ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اوسپر مفطور ومجبول ہیں اور کسی اہل اخبار نے نقل نہیں کیا کہ کوئی انبیا ومرسلین سے کہ
ساتھہ صفت نبوت ورسالت کے اصطفا واجتبا پایا ہے پہلے اس منصب جلیلہ سے ساتھہ کفر وشرک وفسق وضلالت موصوف ومعروف ہوا ہو اور مستند اس بات
میں نقل ہے البتہ اختلاف اسمیں ہے کہ آیا عقلا جایز ہے یا نہیں ۔ فرقہ معتزلہ اسطرف گئے ہیں کہ عقلا جایز نہیں کہ یہ بات موجب تبعید اور باعث تنفر ہے اور
نزدیک اہل سنت وجماعت کی جایز ہے کہ حق تعالیٰ ایک شخص کو جادۂ ضلالت وگمراہی سے نکال کر اور زمرۂ ہدایت پہونچا کر مرتبہ نبوت ورسالت پہونچاوے
لیکن نقل ودلیل سمعی اسپر پائی نہیں گئی اسواسطے کہ سب انبیا پیش از نبوت جہل وکفر وتشکیک بہ نسبت باری اور فسق ومعاصی سے کہ موجب نفرت ونقص
کا ہے معصوم ومبرا ہے ہیں اور بعد از نبوت کبایر سے مطلقا اور صغایر سے عمدا وسہوا ونسیانا اور استدامت واستمرار غلط وغفلت بیچ حالت رضا وغضب و
وجد وہزل اون چیزوں میں کہ تعلق بہ تشریع ملت وتبلیغ امت رکہی معصوم ومحروس ہیں سیما سید انبیا وافضل رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین
کہ عصمت آپکی سب سے اتم واکمل اور رتبہ اعلے وارفع ہے اور جو کوئی بہ نسبت حضرت کے ساتھہ چیز ناپسندیدہ اور سوء ادب کے دم مارے گوئی ضلالت وگمراہی میں
پڑا ہے اسواسطے کہ ذات حمیدہ صفات حضرت کی ازل سے پاک وآراستہ وپیراستہ مخلوق ہوئی ہے تاکہ کسی عیب ونقصان کو بیان عزت وجلال حضرت کے

مجال وصول نہین ہیبت یہ تعلیم واداب اور راہ حاجت ہ کراو خود ز آغاز آمد مؤدب ہ جانا چاہیے کہ بیان ادب و قاعدہ یہ ہے کہ بعضے اصفیائی اہل تحقیق نے ذکر کیا ہی کہ شناخت و رعایت اوسکی موجب حل اشکال اور سبب سلامت حال ہے اور وہ یہ ہی کہ اگر حیات ربوبیت سے کوئی خطاب و عتاب و سطوت و سلطنت و استغنا و استیلا واقع ہوا ہے نسبت حضرت کے انک لاتھدی **اور** ولیحبطن عملک **اور** ولیس لک من الامر شئ **اور** ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا یا مانند اسکے یعنے بدرستی تو ہی محمد اختیار ہدایت نہین رکھتا **اور** ہر آئینہ حبط و ضایع ہو جاوینگے عمل تیرے **اور** نہین واسطے تیرے کوئی چیز امر سے **اور** چاہتا ہے تو آرایش و زیبایش زندگانی دنیا کی یا جناب نبوت سے عبودیت و انکسار اور افتقار و عجز و مسکنت وجود مین آئی ہے مثل انما انا بشر مثلکم **و** اغضب کما یغضب العبد **و** لا احلم ما وراء ھذا الجدار **و** ما ادری ما یفعل بی ولا بکم یعنے سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے **اور** غصہ کرتا ہون مین جیسے کہ بندہ غصہ کرتا ہی **اور** نہین جانتا مین کہ پیچھے دیوار کے کیا ہے **اور** نہین جانتا مین قیامت کو کیا معاملہ کیا جاویگا میرے ساتھہ اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھہ کیا معاملہ پیش آوے اور ما نند اوسکے ہمین نہین لازم کہ اوسمین دخل کرین بلکہ اوپر حد ادب اور سکوت و تحاشے کے توقف کرین خواجہ کو اختیار ہے کہ اپنے بندہ کے ساتھہ جو کچھ چاہے سو کرے اور کہے اور استعلا و استیلا ظاہر کرے اور بندہ بہ نسبت اپنے خواجہ کے بندگی و فروتنی و عجز و انکسار دکھاوے غیر کو کیا مجال و طاقت و یارا کہ اس مقام راز و نیاز مین دخل کرے اور حد ادب سے باہر آوے کہ یہ مقام پانو پھسلنے اکثر ضعیف الایمان اور جاہلون اور نقصان اونکا ہے اور اللہ سے ہے امید توفیق عصمت و مدد کی جاننا چاہیے کہ مفسرین نے بیچ تفسیر و تاویل اس **آیت** ووجدک ضالا فھدی کے وجوہ کثیرہ بیان کی ہین اول یہ کہ پایا حضرت کو ضال اور نادان معالم نبوت اور احکام شریعت سے پس ہدایت یہ تعلیم و تلقین فرمائی اور یہ قول ابن عباس **اور** حسن **و** ضحاک **اور** شہر بن حوشب سے مروی ہے **اور** موید اس قول کا یہ قول ہے **آیت** ماکنت تدری ما الکتب ولا الایمان یعنے پہلے وحی سے راز دعوت خلق الی الایمان اور روشن قرات قرآن تجھے حاصل و معلوم نہ تھی **اور** بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھہ ایمان کے فرایض و احکام ہین والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نزول وحی سے بھی مومن تھے ساتھہ توحید حق تعالی کے اوس سے پیچھے فرایض نازل ہوی کہ علم اوس کا آپکو نہ حاصل تھا یا مراد ایمان تفصیلی ہے بہ شرایع یا مراد ایمان سے صلوۃ ہے جیسے کہ بیچ اس قول سبحانہ و تعالی کے **آیت** ما کان اللہ لیضیع ایمانکم مراد صلوۃ ہے طرف بیت المقدس کے **اور** حدیث مین آیا ہے کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید کرتے تھے اور بتونکو برا جانتے تھے اور حج و عمرہ ادا کرتے تھے زمانہ جاہلیت مین ثانی یہ کہ روایت کی گئی ہے مرفوعا کہ اتفاقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اپنے جدا مجد عبد المطلب کی پاس سے گم ہوے تھے بچپن مین حضرت فرماتے ہین کہ مارے بھوک کی قریب ہلاکت ہو گیا تھا کہ راہ دکھائی مجھے میری پروردگار نے ایسا ہی ذکر کیا ہے امام فخر الدین نے اور اسیطرح ہے مواہب مین **اور** مشہور یون ہے کہ حلیمہ شیردہ آپکی اپنے گہر سے حضرت کو مکہ مین لائی تھین تا اہل و عشایر مین لا کر سونپ دے راہ مین سے حضرت کہوی گئے اور ظاہر امراد امام کی بھی یہی ہے ثالث یہ کہ ضلال اس جگہ ضل الماء فی اللبن سے ہے یہ ہے یہ کب بولتی ہین جبکہ پانی مغلوب و مغمور ہو جاوے دودھ مین مراد یہ کہ تہا تو مغلوب کفار مین پس قوت و غلبہ عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے دین خدا کا ۔ رابع وہ

کہ جو درخت جنگل میں یکہ اور اکیلا ہووے اوسے ضالہ محاورہ عرب میں بولتے ہیں گویا حق سبحانہ فرماتا ہے کہ تو ای محمد یگانہ و یکتا و بے ہمتا تہا تو اون شہروں میں مثل اوسی درخت کے کہ وحید و فرید ہے جنگل میں اور ایمان و توحید تیرا ایسا ہے کہ ہدایت کیا حق تعالی نے خلق کو تیری طرف تا بہرور ہووے ساتھ تیرے ۔ خامس یہ کہ بسا اوقات سردار و سرگروہ کو مخاطب کرتے ہیں اور مراد اوسے قوم ہوتی ہے یعنے ہمنے تیری قوم کو گمراہ پایا پس ہدایت کیا سبب تیرے اور شرع تیری کے رسا دس یہ کہ مراد ضال سے محبت ہے یعنے پایا ہمنے تجھے مستغرق محبت اور طالب معرفت اپنی کا اور وجہ تسمیہ محبت کا ضال کے ساتہ بہت کم آیا ہے کہ گم ہوتا ہے ہستی و قرار و اختیار اپنے سے لقائی محبوب و معشوق میں جیسا کہ یہ دو قرآنیں اسپر دال ہیں آیت انا لنریہا فے ضلال مبین یعنے بدرستی کہ ہم دیکھتے ہیں اوس زلیخا کو گمراہی ظاہر میں آیت وانک لفی ضلالک القدیم یعنے تحقیق کہ تو ای یعقوب گمراہی پہلے میں واقع ہے تو اعنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہے عطا سے کہ وہ تابعین میں سے ہے ۔ سابع وہ کہ پایا تجھے فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھے اور اس توجیہہ کو حالت لیلۃ المعراج پر حمل کرتے ہیں کہ دہشت و وحشت و ہیبت اوس مقام سے آپ سب بہول گئے تہے کہ کیا کہیں اور کیا چاہیں اور کس طریق پر حمد و ثنائی الہی بجا لاویں پس ہدایت کیا اونہیں حق تعالی نے کیفیت ثنا سے اور کہا لا احصی ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک یعنے شمار نہیں کر سکتا میں ثنا و تعریف کا تیری اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کی تو نے اپنی ذات کو اور شاید کہ بعض کسی اور وقت میں بہی حضرت سے سہو و نسیان وقوع میں آیا ہو جیسا کہ خطا اجتہادی میں بعض نے کہا ہے پہر آگاہ کر دیا حق تعالے نے حضرت کو اوسپر اور ثابت کر دیا حق و ثواب کے اوپر کہ یہ آیہ کریمہ اوسکے امتنان و احسان میں نازل ہوئی ۔ ثامن مراد وہ ہی کہ پایا تجھے درمیان اہل ضلال کے کہ مظنہ وقوع ضلال اور پڑنا در ورطہ جہل و اختلال میں اوس سے متصور رہتا پس معصوم و محفوظ رکہا اوس سے اور زیادہ بہت کیواسطے ایمان ابرار رشاد اونکی جیسا کہ اشارہ کیا طرف اوسکے ان دو قرآنیوں سے آیت وان کادوا لیفتنونک یعنے ہر آئینہ قریب تہا کہ فتنہ میں ڈالیں تجھے اور لقد کدت ترکن الیہم یعنے ہر آئینہ قریب تہا کہ میل کرے تو طرف اونکے یا مثل اسکے اور آیات کہ دلالت اسی مطلب پر رکہتی ہیں ۔ تاسع کہ پایا تجھے متحیر بیان لطائف سے مرسولہ یعنی قرآن میں طرف تیرے پس ہدایت و رہنمائی اور تشفی اور دلاسا فرمایا ساتہ ان آیات کے آیت ثم ان علینا بیانہ یعنے پس تحقیق ہمپر ہے بیان اوسکا اور فرمایا وانزلنا علیک الذکر یعنے اوتارا ہمنے تجھپر ذکر اور یہ وجہ مروی ہے جنید رضی اللہ عنہ سے ۔ عاشر مروی ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ میں نے کسی وقت و حال میں قصد و ارادہ عمل اہل جاہلیت کا نہیں کیا الا دو مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز رکہا حق تعالی نے اپنے حول و قوت و فضل سے میرے تئیں اوس سے اور حایل اور ساتر ہوئی عصمت و ہدایت اوسکی مجہہ میں اور اوس عمل میں تا ارتکاب اوس عمل سے باز رہا میں پہر مکرم و مشرف کیا مجھے حق تعالی نے ساتہ رسالت اپنی کے اور ہندکور اعمال جاہلیت کا کہ حضرت نجابت الہی اونکے ارتکاب سے

باز رہے ہے اوپر بالتفصیل بیان ہو چکا ہے اسواسطے بیان تکرار لاطایل ہے **وصل** اور آیات سو ہمہ مین سے ایک یہ آیہ ہے **آیت** ووضعنا عنک
وزرک الذی انقض ظہرک یعنے اور اوتارا اور ہمسو رکھا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا کہ باعث شکستگی پیٹھ تیری کا تہا۔ کہ ظاہر مین جو موہم اثبات بار گناہ کہ
سبب شکستگی پشت طاقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے معلوم ہوتا ہے اسکے ازالہ مین علما و مفسرین نے بہت سے وجوہ و اقاویل لکھے اور
بیان کیے ہین کہ اونکے لکھنے سے بسط کلام ہوتا ہے ایک اونمین سے لکھی جاتی ہے کہ مراد وزر سے گناہ امت ہین کہ رایماد ل رؤف و رحیم حضرت
شفیع المذنبین مغموم ومحزون رہا کرتا تہا بس مطمئن و مستمال فرمایا خاطر رافت مظاہر حضرت کو دنیا و آخرت مین آیہ سابقہ اور آیات لاحقہ کے ساتھ اور
فرمایا **آیت** وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے نہین منظور الٰہی کہ عذاب کرے اونکو دنیا مین باوجود ہونے تیرے بیچ اونمین **اور** فرمایا بوعدہ قبول
شفاعت آخرت مین **آیت** ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے قریب ہے کہ دیوے تجھے پروردگار تیرا بس راضی وخوشنود ہو ویگا تو **اور** قول سبحانہ
تعالے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی چاہیے کہ بخشے اللہ تیرے واسطے اگلے گناہ تیرے اور پچھلے یہ آیت عمدہ اور اشہر ہے اس مطلب
مین لیکن تاویلین اسکی علمانے ذکر کین ہین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مراد ذنوب سے بہ تقدیر وقوع اور فرض امکان عقلی ہے
نہ از روی وجود فعل **اور** بعضون نے کہا ہے کہ مراد وقوع و صدور ذنوب بسہو و غفلت اور یہی تاویل طبری نے حکایت کی اور قشیری نے اختیار
کی ہے **اور** بعضن نے کہا ہے کہ مراد ما تقدم سے خطیہ آدم علیہ السلام اور ما تاخر سے ذنوب امت یہی حکایت کیا ہے سمرقندی نے۔ **اور** قول
بعض کا یہ ہے کہ مراد ساتھ ذنب کے ترک اولی ہے اور ترک اولی حقیقت مین گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل دونو شریک ہین
اباحت مین قول محقق اور مسلم اس باب مین یہ ہے کہ یہ کلمہ تشریف و تکریم کا ہے بیلے اوسکے کہ اس جگہہ کوئی گناہ ہووے **اور** تمام تحقیق
اس کلام کی ذکر فصل حضرت کی مین بآیات قرآنی گذری ہے خلیطالع ثمہ وہان دیکھلے **اور** آیت یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکفرین
والمنافقین یعنی ای نبی پرہیز کر اور ڈر خدا سے اور اطاعت و فرمان برداری کفار و منافقین کی مت کر۔ کہ موہم امکان عدم تقوی اور
وجود اطاعت بمقتضای صیغہ امر و نہی ظاہر یہ ہے کہ مراد استقامت اوپر تقوی کے اور عدم اطاعت کے ہے **اور** بعض نے کہا ہے کہ ظاہر مین
خطاب ساتھ نبی کے ہے اور مراد امت ہے اسیواسطے فرمایا **آیت** ان اللہ کان بما تعملون خبیرا یعنے بدرستی اللہ تمہارے عملون پر
خبردار ہے۔ اور نکہا بما تعمل عجب نادان اور ناقصون سے کہ اس آیہ کو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور نسبت توہم نقص اور صدور ذنوب طرف جناب
رسالت مآب اعاذنا اللہ منہا ہم سبکو خدا اوس سے مامون و محفوظ رکھے **اور** اس قول حق سبحانہ تعالی مین کہ **آیت** فان کنت فی
شک مما انزلنا الیک فاسئل الذین یقرءون الکتب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا
بآیات اللہ فتکون من الخسرین یعنے اگر ہے تو شک مین اوس چیز سے کہ اوتارا ہمنے تیری طرف پس پوچھ اون لوگون سے کہ پڑھتے ہین

کتاب تجھسے پہلی البتہ تحقیق آیا ہے تیرے پاس راست اور ٹھیک تیرے ربکی پاس سے یعنی قرآن پس نہو وے تو ہرآئینہ شک کرنیوالوں سے اور ہرآئینہ نہو وے تو
اون لوگون مین کہ جھٹلایا اونھون نے ہماری نشانیونکو پس ہوگا تو زیان کارونسے۔ مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ مخاطب اس کلام کے ساتھ کون
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اونکے سوا کوئی اور جو کہ مخاطب آنحضرت علیہ السلام مراد لیتے ہین اونھون نے تین وجہ کے اوپر اختلاف کیا ہی
اول یہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کے ہے لیکن مراد تعریض بغیر ہے جیسکہ اس آیت مین **آیت** لئن اشرکت لیحبطن عملک یعنے ہرآئینہ اگر شریک کرد انے
تو ہرآئینہ ضایع و نابود ہو جاینگے عمل تیرے **اور** جیسکہ قول حق سبحانہ تعالی عیسی بن مریم علیہما السلام کے باب مین **آیت** ءانت قلت للناس
اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ یعنے کیا تو ہی نے کہا ہے لوگونکو کہ پکڑو مجھے اور میری مانکو معبود خدا کے سوا غرضکہ اس روش کے کلام
بہت مستعمل ہین جیسے کہ بادشاہ کسی امیر کو ایک قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہے ایسا ایسا کر اگر ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق مین ایسا کرونگا ظاہر
مین خطاب امیر کیطرف ہوتا ہے اور مراد رعیت ہے ثانی یہ ہے کہ خدا خوب جانتا ہے کہ اوسکا رسول مقبول شاک یعنے شک کرنیوالا نہین ہے لیکن بسا
اوقات راہ محبت اور پیار سے باپ اپنے بیٹے کو اور مولی اپنے غلام کو کہتا ہے کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہے تو میرا حکم بجالا اور اطاعت میری کر
باوجودیکہ یقینا جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہے لیکن تشدد اور تاکید اً یہ بات کہتا ہے اسیطرح حق تعالی تعریضاً و کنایتاً فرماتا ہے۔ ثالث کہ مراد
اس جگہہ ضیق صدر اور تنگدلی ہے ایذا و عداوت کفار سے یعنی اونکی ایذا رسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچھ اس حال کو پہلی کتابین پڑھنے والونسے
اور احوال انبیا ما تقدم سے کہ کیونکر اونھون نے صبر کیا اور استقلال رکھا اپنی قوم کی ایذا رسانی اور عداوت رانی کے اوپر پس انجام کار تائید
سبحانی و نصرت یزدانی نے اونکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیا کو مخذول و منکوب کردیا چنانچہ قرآن مین تحقیق ان قصص کا ہی اسیواسطے
بوقت نزول اس آیہ کے حضرت نے فرمایا لا اشک ولا اسئل یعنے نہ مین شک کرتا ہون اور نہ مین پوچھتا ہون۔ ابن عباس کہتے ہین سو گمتہ بخدا کہ
آپ نے نہ شک کیا اور نہ پوچھا شیخ عبدالحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزایا الصدق والیقین وعصمہ عن الشک والتخمین کہتے ہین کہ یہان مراد شک سے
وہ معنی ظاہری نہین ہین کہ منافی و مباین تصدیق کی ہووین بلکہ ایک حالت ہے کہ بیش از معائنہ و مشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہووے حاصل
ہوتی ہے **اور** یہ جو حمل خطاب بر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قول حق تعالی کا ہے **آیت** قل یا ایہا الناس ان کنتم فی شک من دینی
الآیہ یعنے کہہ ای محمد ای لوگو اگر ہو تم شک مین دین میرے سے۔ ولیکن قول خدا تعالی کا **آیت** ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجاہلین
یعنے اگر چاہتا خدا ہرآئینہ جمع کرتا سب آدمیونکو ہدایت کے اوپر پس نہو تو نادانون سے قاضی عیاض نے کہا ہے مراد یہ نہین کہ نہو تو نادان باوجودیکہ
اگر مشیت الٰہی تقاضا کرے جمع کرے سب لوگونکو اوپر ہدایت کے اسواسطے کہ اثبات جہل ہے ساتھ ایک صفت کے صفات حق تعالی سے اور
جہل بصفات الٰہی جائز نہین اوپر انبیا کے سیما اوپر سید الوری پس مقصود بیان وعظ و پند حضرت کی ہے کہ اپنے امور مین تشبہ بسمات جہال

منکرین یہ دلیل اس آیہ مین نہین کہ حضرت مین صفت جہل ہے کہ اوس سے منع کیا ہے بلکہ امر کیا ہے اوپر التزام صبر کے مخالفت اور اعراض قوم سے کہ باہر لانا آیات
و صبر سے عادت و خصلت جاہلونکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب امت کو ہے کہ تم جاہلون سے نہو جیسا کہ اور مواضع مین کہا ہے اور مثل اسکے قرآن
مین بہت ہے اور ایسا ہی قول حق تعالی مین آیت وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ یعنے اور اگر اطاعت کرے تو اکثر ونکی
کہ زمین مین ہین یعنی کفار گمراہ کرینگے تجھے راہ خدا کی سے کہ مراد حضرت نہین بلکہ غیر حضرت اور ایسا ہی آیت وان تطیعوا الذین کفروا الآیہ یعنی اور اگر اطاعت
کرو تم اونکی جو کافر ہوئی اور آیت فان یشاء اللہ یختم علی قلبک یعنی اگر چاہے اللہ مہر کردے اوپر دل تیرے ساتھ صبر کرنیکے اوپر اذیت کفار کے
اور مثل اسکے اور آیتین کہ مراد سب جگہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسے کہ گذرا اور اللہ تعالی امر و نہی کرتا ہے اپنے حبیب کو ساتھ جس
چیز کے کہ چاہتا ہے حالانکہ حضرت سے کبھی وہ چیز وقوع مین نہین آئی جیسا کہ کہا آیت ولا تطرد الذین یدعون ربہم الآیہ یعنی اور دور مت کر اور مت
ہانک اونکو کہ پکارتے ہین اپنے پروردگار کو صبح اور شام حالانکہ حضرت نے کبھو اونہین طرد نہین فرمایا اپنے پاس سے اور قول حق سبحانہ
آیت وان کنت من قبلہ لمن الغفلین یعنے اگرچہ تہا تو پہلے اسکے غافلون سے مراد نہ غفلت آیات حق سے ہے بلکہ مقصود غفلت قصہ یوسف
علیہ السلام سے کہ کبھی مخطور دل مبارک اور مسموع گوش شریف نہوا تہا مگر بوحی الہی اور سوا اسکے بہت آیات فرقانی اور اقوال سبحانی اسی مضامین
موہمہ کے اوپر دال ہین کہ اون سبکے بیان مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسیواسطے بعض پر اختیار کیا گیا وصل بیان مین ذکر حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب سابقہ مین اور تعظیم و تبجیل اونکی اور اخبار اونکی رسالت و کمالات کا توریت و انجیل مین اور اقرار اہل کتاب کا
اوسکے ساتھ قال اللہ تبارک و تعالی آیت الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التورٰۃ والانجیل یامرہم بالمعروف
وینہاہم عن المنکر یعنے کہا خدا با برکت و برتر نے جو لوگ کہ پیروی کرتے ہین بہیجے گئے خبر دینے والی ناخواندہ کی ایسا ناخواندہ کہ پاتے ہین
تعریف اوسکی لکہی ہوئی اپنے پاس توریت و انجیل مین حکم کرتا ہے اونہین ساتھ امور شرعیہ کے اور روکتا ہے اونہین اشیاء نامشروعہ
سے اور یہ بڑی دلیل ہے اوپر صدق آنحضرت کے کہ خبر دیتی ہے ساتھ ہونے احوال و صفات اونکی کتابت یہود و نصاری مین اور الزام
اونکا اوسکے ساتھ کہ اگر مطابق واقع نہوتا البتہ موجب نفرت و تکذیب اونکی کا ہوتا خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت مین
خوب جانتے اور پہچانتے تہے احوال صدق نبوت حضرت کا اور ایسا کوئی یہودی نہ تہا کہ وصف آپکا توریت و انجیل مین نہ پڑہا تہا اور مدینہ طیبہ
مین ہوا کیے دریافت سعادت ملازمت حضرت اور دیکہنے علامات ظہور اوسکے مین بیٹہے تہے اور ہمیشہ منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان
رہتے تہے اور نصاری کہ معادات و مخالفت رکہتے تہے ساتھ بعثت پیغمبر آخر الزمان کے استفتاح و استنصار کرتے تہے اور کہتے تہے کہ نزدیک
پہنچا ہے وہ وقت کہ سایہ دولت نبی آخر الزمان مین دمار روزگار تم مخالفین و معاندین و مکذبین کا نکالین ہم اور اونکے باپ دادا اوسوقت ارتحال

اس عالم سے وصیت نامی لکھکر اپنی اولاد کو دیتے تھے اور یہ بات لکھتے تھے کہ ہمارا اسلام پیغمبر علیہ السلام کو پہونچانا اور کہنا کہ ہمنے تمہارے اشتیاق مین جان
دی اور باایمان اس جہان سے سمت بنیان سے کوچ کیا ہے قولہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ کافر آنحضرت کو پہچانتے ہین
جیسے کہ پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو کہ باوجود اونکی علم یقینی شعور ہی رکھتے ہین بخلاف باپ دادے کہ علم اونکا بسماع اخبار حاصل ہے لیکن جب اس
نور نے ظہور کیا سابق شقاوت ازلی نے کشان کشان اونہین حسد وعناد وتکذیب مین ڈالا اور کفر انکار اختیار کیا اور دیدہ ودانستہ براہ کتمان حق جا کر
تحریف وتغیر کتاب اللہ کردیا اور محبت دنیا دون اور حب ریاست دائرہ دن مین بدرک اسفل شقاوت وخسارت وذلت پہنچی گئے اور باوجود تحریف وتغیر انکے
دلائل نبوت ورسالت اور اعلام شریعت اونکی کتاب مین واضح ولائح ہین اور یہ روایت ہے کہ نام حضرت کا سریانی زبان مین مشفح اور مشتق ہے کہ معنی
اوسکے محمد ہین اسواسطے کہ شفح اونکی زبان مین بمعنی حمد ہے جب حمد خداتعالی کی کرتے ہین اور کہتے ہین شفحا لالاہا بمعنی الحمد للہ پس جو شفح بمعنی حمد
ہوا مشفح بمعنی محمد ہووے اور احوال وصفات وعلامات واشارات نبوت حضرت اور زمان بعثت وخروج اونکا مستیقن ومتعین تھا جس روز کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے عبد اللہ بن سلام کہ احبار واشراف یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا ایمان لایا اور جس روز
سے کہ خروج آنحضرت کا مکہ مین سنتا تھا اوسنے منتظر حصول سعادت لقای شریف تھا بیت مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم لاجرم روی ترا دیدم
وازجہان رفتم جد اور جب بلقای شریف مشرف ہوا آپ نے پوچھا کہ ابن سلام تو ہی ہے عالم اہل یثرب نے کہا نعم یعنی ہان فرمایا مین تجھے سوگند
خدا کی دیتا ہون کہ جسنے توریت بھیجی ہے آیا پاتا ہے تو ذکر وصفت میری کتاب خدا مین کہا البتہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو رسول خدا ہے اور خدا
ظاہر وغالب کرنیوالا تیرا ہے اور دین تیرا سب دینون کے اوپر غالب ہی اور پاتا ہون مین صفت تیری کتاب خدا مین کہ خدا نے بھیجا ہے شاہد اوپر امت
کے بتصدیق وتکذیب ونجات وہلاک اونکی اور بشارت دینے والا مطیعون کا ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیون کا ساتھ عقاب کے اور حرز الامیین
کہ مراد اوس سے عرب ہین کہ اکثر خط وکتابت نہین رکھتے اور تعلیم وتعلم نہین جانتے باوجودیکہ جناب حضرت سید الوری پشت وپناہ تمام عالم مین تخصیص
بوجہ بعثت حضرت کے اونہین اور قرب اونکا آپکے ساتھ زیادہ تر غلو وانہماک اس قوم کے جہل وقساوت مین اور بعد مقام علم وہدایت سے
دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابن عباس نے کعب سے پوچھا کہ کیونکر پاتا ہے تو نعت رسول مقبول کی توریت مین کہا یون لکھا ہے محمد بن عبد اللہ
عبدی المختار مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بالمدینۃ وملکہ بالشام لا فظ ولا غلیظ ولا صخاب بالاسواق ولا یجزی السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو ویغفر یعنی محمد بیٹا عبد اللہ کا
بندہ میرا ہے مختار کہ مولد اوسکا مکہ ہے اور مہاجرت اوسکی مدینہ اور ملک اوسکا شام نہین ہے درشت خو اور نہ سخت دل اور نہ فریاد وبرلانیوالا
بازارون مین اور نہین جزا دیتا بدی کو ساتھ بدی کے لیکن عفو فرماتا ہے اور درگذر کرتا ہے اور اس روایت مین مدح امت مرحومہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی یہی ہے کہ ذکر پایا ہے کہ امت اوسکی شکر گذار ہوگی غم وشادی خوشی ونا خوشی مین تکبیر کہنے والے ہر طریقہ ہی مین حمد کہنے والے ہر بستی مین

رعایت کرتے ہین آفتاب کی نماز مین اور جب پوچھے وقت نماز ادا کرتے ہین اگرچہ خاک رویہ مین ہووین ازار باندہین نصف ساقون اپنی کے اوپر اور وضو کرین
اوپر اطراف اعضا اپنی کے موذن اونکا ندا کرتا ہے جو آسمان مین یعنے جای بلند پر صفین اونکی قتال و نماز مین یکسان ہووین اور او نہین رات مین زمزمہ
ہووے مثل زمزمہ زنبور مراد اس سے اوراد شب ہین اور روایت ابوہریرہ رضی مین آیا ہے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا
جب اوتری موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریت اور پڑہا اوسے پایا اوسمین ذکر امت حضرت کا کہا خداوندا پاتا ہون مین الواح مین ذکر اس امت کا
کہ وہ آخر و سابق ہین یعنے آخر وجود مین اور سابق فضل مین شفاعت کیجاتی ہے اونکی واسطے برستا ہے مینہہ اونکی دعا سے اور کہا قی ہین غنائم اور
یہ خواص اس امت سے ہے کہ آسان کیا گیا کام اونکا اوپر اور حلال ہوئین غنائم اونکیواسطے اور صدقات بخلاف امم سابقہ کے اور جب ارادہ کرتا ہے
ایک انمین سے بدی کا اور نہین کرتا وہ بدی بخطورہ لکھی نہین جاتی بوقت عمل البتہ لکھی جاتی ہے ایک اور جب کرتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہین دسنا دو
دیا گیا ہے اونہین علم اول و آخر اور مارینگے مسیح دجال کو اور بعض روایت مین آیا ہے کہ موسی علیہ السلام نے الواح توریت سے قریب بیشتر صفت کی اس
امت سی کہ آخر مین آوینگا ذکر کین اور کہا ای خداوند اوس امت کو میری امت گردان فرمان آلہی آیا کہ یا موسی اوس امت کو تیری امت کیونکر کردون کہ وہ
امت میرے حبیب کی ہوگی پہر دعا کی موسی نے کہ یارب مجھے اوس امت مین گردان پس دیئے گئے موسی نزدیک اس کلام کے دو خصلت کہ آیت یموسی انی
اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشکرین یعنے ای موسی بتحقیق مینے برگزیدہ و اختیار کیا تجھے سب لوگونکے اوپر
ساتہہ رسالت و کلام اپنی کے پس لے اور پکڑ جو چیز کہ دی ہے مینے تجھے اور ہو شکرگذارونمین سے پس کہا موسی نے خداوندا مین راضی ہوا ساتہہ اوسکے اور
ابونعیم سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ مینے دیکہا خواب مین کہ گویا لوگ واسطے حساب کے جمع کیے گئے
ہین پس پکاری گئے کلی انبیا اور آئی ہر نبی کی ساتہہ امت اوسکی اور دیکہے گئے ہر نبی کیواسطے دو نور اور اونکے متابعون اور پیرو نکے لیے ایک نور کہ جاتا تہا
اونکی ساتہہ پس پکارے گئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تہا ہر موی شریف کہ اونکی بدن مبارک مین تہے اوس سے ایک نور اور ہر ایک کو اونکی متابعین و معتقدان
سے دو نور پس کعب نے کہا اور وہ نہ جانتا تہا کہ یہ مرد اپنے خواب سے خبر دیتا ہے ای مرد تجہے اس حدیث سے کسنے خبر دی ہے اوس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور
کہا مینے اپنے خواب مین یہ معاملہ دیکہا ہے پس کعب نے کہا سوگند بخدا کہ جان کعب کی اوسکے دست قدرت مین ہے یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی
امت کی ہے اور یہ صفت انبیا اور اونکی امتونکی کتاب خدا مین کیا تو نے توریت مین پڑہا ہے غرضکہ کتب سابقہ و صحائف سالفہ سب آپکی فضیلت و بعثت کا اوپر مخبر ہین
وصل اخبار بشیار سبق علم یہود مین ساتہہ صدق اور نبوت حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عناد و انکار اون اشرار نابکار کا بعد از ظہور اس
دولت پایدار کی بگروہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال اونکی ہوئی اکثر ہین کہ ہمیشہ ذکر آنحضرت صلعم توریت مین درس کہتے تہے اور تکرار کرتے تہے اور اپنی اولاد کو
تعلیم و تلقین کرتے تہے اور حلیہ شریف بیان کرتے تہے اور وقت خروج و بعثت حضرت تعین کرتے تہے اور کہتے تہے کہ خروج اونکا مکہ سے اور ہجرت طرف مدینہ کے

ہو گی اور جب حضرت مبعوث ہوئے از راہ حسد و عناد یہ بات کہنے لگے کہ یہ وہ شخص موعود نہیں ہے کہ جسکے حال سے ہم خبردار تھے بلکہ از روی اغراض انحراف
تحریف لگے کرنے لیکن باوجود تحریف و تغیر اتنے دلائل و شواہد اوسکے توریت میں لائح و واضح ہیں۔ ابوعامر راہب ایک شخص تھا قبیلہ اوس سے
اور کوئی شخص اوس و خزرج میں سے زیادہ تر وصاف راہب سے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تھا۔ حال اوسکا یہ تھا کہ یہود مدینہ کی ساتھ الفت
ومصاحبت رکھتا تھا اور پوچھا کرتا تھا اونسے باتیں دین کی اور یہود اوسی صفات رسول رب العالمین سے آگاہ و خبردار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ
مدینہ دار ہجرت اوسکا ہے از انجا بعد یہود دیتما پاس گیا انہوں نے بھی مثل اوسکے خبر دی پھر بطرف شام گیا اور نصاری سے سوال کیا انہوں نے بھی
بہ نعت و صفت آنحضرت خبر دی پس باہر آیا اور نکلا وہاں سے ابوعامر اور ترہب اختیار کیا اور پلاس پہنا اور کہا کرتا تھا کہ میں اوپر ملت حنفیہ اور دین ابراہیم
علیہ السلام کے ہوں اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان کا اور بسا اوقات اسی ابوعامر مخذول نے صحیفوں سے بھی صفات و نشانیاں حضرت کی معین کی تہی
لیکن بوقت ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حالت پر رہا اور نفاق و انکار اختیار کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے
اوپر تو مبعوث ہوا ہے آپ نے فرمایا اوپر ملت حنفیہ کے کہا نہیں بلکہ خلط و آمیزش کر دیا تو نے اوسکو اوسکے غیر کے ساتھ حضرت نے جواب دیا اور فرمایا بلکہ لایا
میں اوس دین کو بیضا و نقی پاک و صاف تجھے کیا ہوا ای ابوعامر وہ احبار کہ تجھے خبر دیتی تھے احبار یہود میری صفات سے کہا تو وہ نہیں ہے کہ جسکی
توصیف و تعریف یہود بیان کرتے تھے آپنے فرمایا تو جھوٹا ہے ای ابوعامر کہا میں دروغ گو نہیں ہوں تمہارا دعوی دروغ ہے حضرت نے فرمایا خدا دروغ گو جسیم
وطرید و غریب مارے بعد ازان رجوع کی ابوعامر نے مکہ میں اور متابعت اختیار کی دین قریش کی اور تدین و مذہب کہ پہلے رکھتا تھا چھوڑ دیا پس
ازان ملحق بشام ہوا اور وہاں جا کر غریب طرید و وحید موا اور دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوسکے حق میں کی تھی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و دانش
کچھ کام نہیں آتی بغیر توفیق و ہدایت کے آیت واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم یعنی اور حق تعالی ہدایت کرتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کی بیت
این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدای بخشندہ + اور بیٹا ابن ابی عامر حنظلہ کہ اوسی غسیل الملائکہ کہتے ہیں بملازمت خدمت بابرکت حضرت
میں حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سادات صحابہ سے ہوا اور قصہ اوسکے تسمیہ کا بغسیل مشہور و معروف ہے۔ ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم مستدرک
میں لائے ہیں کہ وہ نو کد خدا تھا بلکہ اوسی دن تزوج کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کی ناگاہ آواز شدت حرب و جنگ کفار روز احد میں سنی بیطاقت ہوا
اور فرصت غسل جنابت نپائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہو کر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر مکشوف ہوا کہ فرشتے اوسے غسل دیتے
ہیں فرمایا حقیقت حال حنظلہ کیا ہے اور کس سبب اوسی شہدا میں سے مخصوص بغسل کیا ہے اور روایات میں یوں آیا ہے کہ جنب تھا جاؤ اوسکی
زوجہ سے پوچھو جو زوجہ نے حقیقت حال عرض و بیان کر دی اور اسی جگہ سے ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ شہید جنبی کو حکم غسل فرماتے تھے اور امام شافعی
اور صاحبین امام صاحب کے ساتھ خلاف رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ غسل کہ جنابت اوسکا موجب تھی بوجہ خروج دائرہ تکلیف سے ساقط ہوا اور وہ غسل کہ

بسبب موت تھا مستقلا اوسکی شہادت ہوئی پس اوسپر غسل واجب نہووے اور امام صاحب اسی قصہ حنظلہ کو دلیل وسند لاتے ہین اپنے قول کی اور قول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعض روایات مین آیا ہے کہ وہ جنب تھا اول واقوی دلیل ہے اوسپر ابیات مثنوی کہ در ہزار مجلد توان نوشت دیباچہ
صحیفہ مدح وثنای تو + در ہر طرف کہ عقل کند استراق سمع + ذکر جمیل میشنود از برای تو + کروبیان عالم علوی نمی برند + از سینہ ہای اہل تولا دعای تو +
رضوان ابریشم سرمہ گرش دسترس بود + در دیدہ ہای خویش کند خاکپای تو + نظم + دوسرا صفت وثنای سید + دوسرا این نظم سید وانی علوم ومن لدنی اقتباس
شاہ او ادنی ربر رب رفتی التماس + سعی وحی او شستہ چرک شرک از ثوب دل + امر ونہی او نہادہ قصر ملت را اساس + راز او در رفعا اتقاہ لی مع اللہ بیشمار + ناز او
در بارگاہ شب الی اللہ بیقیاس + طبل فضل دولتش در آسمانہا میزدند + در تواضع در زمین او مشت جو میکرد داس + گفت حق ای گنج رحمت رنج تو از بہر کیست
گفت یارب از برای عاصیان بیقیاس + کذا فی درج الدرر وآثار النبوۃ ومدارج النبوۃ یون ہی ہے درج الدرر اور آثار النبوۃ اور مدارج النبوۃ مین - اب وہ
اخبار کہ توریت وانجیل اور زبور اور صحف ابراہیم وآدم وغیرہا سے صفت ومدح حضرت مین آئی ہین نقل کرتے ہین وصل دانشوران عقل بلند اور طالبان
سیر ارجمند پر مخفی وپوشیدہ نرہے کہ بعد از اخبار قرآن صحیح البیان کہ صفات واحوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ناطق ہے اثبات اس مدعا
مین حاجت کسی کتاب سالفہ اور دلیل قاطعہ کی نہین ہے لیکن واسطے الزام وافحام آن کفار معاندہ شعار کی وارد کرنا اوسکا درکار ہے تا مومنین
موقنین کو بھی زیادہ موجب اطمینان ومزید نورانیت ایمان وایقان ہووے - جاننا چاہیے کہ توریت مین بعد انحذف وتحریف وتبدیل وخیانتہا کہ جانب
اون اشقیا سے وقوع مین آئی یون لکھا ہے کہ تجلی کی خدا تعالی نے سینا سی اور چمکا وہ نور ساعیر سے اور آشکارا ہوا فاران سے معلوم کرنا چاہیے کہ سینا نام
ایک پہاڑ کا ہے کہ اوسے طور سینا اور طور سنین کہتے ہین تجلی کی حق سبحانہ نے اوس کوہ پر اور کلام کیا اوسکے اوپر عیسی علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور
نازل ہوئی انجیل اوسپر اور فاران نام عبرانی ہے جبال بنی ہاشم سے مکہ مین کہ ایک مین اونمین سے حضرت تعبد فرماتے تھے اور بدو وحی وہین ہوا ہے اور وہ
تین پہاڑ ہین - ابن ابی قتیبہ کہ علماء امت سے ہین اور شرح نے والا کتب سالفہ اور مترجم اونکا اعلام النبوۃ مین لکھتا ہے کہ اسمین کچھ غموض وخفا نہین کیونکہ
اور پرکہ تامل وتدبر کری اوسمین ثابت ہوا ہے کہ مراد تجلی خدا سینا سے انزال توریت ہے اوپر موسی علیہ السلام کے طور سینا مین اور مقصود اشراق
حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل عیسی علیہ السلام کے اوپر ہے کہ وہ وہان سکونت رکھتے تھے ساعیر مین بیچ ارض خلیل کے ایک گانو مین کہ اوسے ناصرہ
کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اس قوم کی بہ نصاری یہی ہے اور ایسا ہی ثابت ہے کہ استعلان اوسکا جبل فاران سے بانزال قرآن ہووے اوپر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور توریت کی سفر خامس مین آیا ہے کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسی علیہ السلام کے ساتھ کہ تیرا پروردگار پیدا کرتا ہے
اور برپا کرتا ہے واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تیرے بھائیون سے اور ایک روایت مین اونکے بھائیون سے - پس اس کلام سے دلالت واضح
ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بعضے یہود کہتے ہین کہ مراد ساتھ اس نبی موعود کے یوشع بن نون سے ہے یہ قول باطل ہے اسواسطے کہ

یوشع کفو و مثل موسی کا نہ تہا بلکہ خادم اونکی حیات مین اور موکد و موید اونکی دعوت کا پیچھے وفات کی پس ثابت و متحقق ہوا کہ مقصود نبی موعود محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کفو و مماثل موسی علیہ السلام کی تہے نصب دعوت مین اور تحدی بمعجزہ و تشریع احکام و اجرای نسخ اوپر شرایع سالقہ کے اور بہت دلیلین باہر و ظاہر ہین کہ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اوسمین کچہ شک و شبہ نہین اور یہ فرمانا حق سبحانہ کا کہ رکہتا ہون مین اپنا کلام اوسکے منہ مین دلیل واضح ہی کہ مراد اوس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اسواسطے کہ غرض اوس سے یہ ہی کہ وحی کرتا ہون مین طرف اوسکے کلام نہ صحف و الواح اسواسطے کہ وہ امی ہی لکہہ پڑہ نہین جانتا وصل وہ جو ذکر کیا ہی ابن ظفر ذکر ناقل قول یوحنا ہی کہ وہ حواریون مین سے ہے انجیل مین مسیح سے یون لاتا ہی کہ مسیح نے کہا کہ طلب کرتا ہون مین اپنے باپ سے کہ دے تمہین فارقلیط دوسرا کہ ثابت و قایم رہے تمہارے ساتہ ابد تک وہ روح حق ہی تعلیم کریگا تمہین ہر چیز اور کہا پسر جانیوالا ہی کنایہ کیا اپنی ذات سے اور آتا ہی بعد اوسکے فارقلیط زندہ کریگا اسرار کو واسطے تمہارے اور تفسیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا میرے واسطے جیسے کہ مین گواہی دیتا ہون واسطے اوسکے اور لاتا ہون تمہین تمہارے واسطے امثال اور وہ لاویگا تاویل اوسکی کہ مراد ساتہ تاویل قرآن ہے کہ محتمل تاویلات و معانی بہت کا ہی بخلاف اور کتابون کے پس اگر مجہے دوست رکہتے ہو اجابت کرو اور نگاہ رکہو میری وصیت اور مین مانگتا ہون اپنے باپ سے کہ دیوے تمہین فارقلیط دوسرا کہ ہووے تمہارے ساتہ انقراض دہر تک اور یہ اختلاف کیا ہی نصاری نے فارقلیط مین بعضے کہتے ہین بمعنی حامد ہے اور بعضے بمعنی مخلص پس مخلص رسول ہی کہ آتا ہی واسطے خلاص عالم کے اور یہ تفسیر موافق ہماری غرض کے ہے اسواسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہے کفر و شرک سے اور اسی بات پر شاہد ہی قول مسیح کا انجیل مین کہ آنا میرا واسطے خلاصی عالم کے ہے اور جب ثابت ہوا کہ مسیح نے اپنے کو فارقلیط کہا اور باپ سے دوسرا فارقلیط طلب کیا پس مشارکت لفظی و معنوی حاصل ہوئی۔ اور اگر فارقلیط بمعنی حامد ہووے پس کونسا لفظ قریب تر ہے ساتہ احمد و محمد کے بیچ اس لفظ سے اور اطلاق لفظ پدر کا بہ نسبت باری عز اسمہ محرفات اہل کتاب سے ہے اور اشارہ ہی ساتہ پروردگار سبحانہ و تعالی کے اسواسطے کہ یہ لفظ تعظیمی ہے کہ خطاب کرتے ہین ساتہ اوسکے معلم کو کہ استفادہ علم اوس سے حاصل کرتے ہین نہ معنی حقیقی پدر کا اور ہمیشہ عادت بنی اسرائیل اور بنی عیص کی تہی کہ کہتے تہے نحن ابناء اللہ یعنے ہم بیٹے خدا کے ہین اپنی سوہ [?] فتدبر اور یہ جو مسیح نے کہا کہ بہیجتا ہی وہ مجہے میرا باپ بنام میرے اشارت ہی بشہادت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے حق مین ساتہ صدق و رسالت کے کہ متضمن ہی اوس سے قرآن مدح و تنزیہ اوسکی سے کہ افترا و بہتان کیا گیا ہی اوسکے حق مین اور یہ دوسری ترجمہ انجیل مین آیا ہی کہ کہا مسیح نے نہین آتا فارقلیط جب تک کہ جاؤن نہین اور جبکہ وہ آویگا توبیخ و تشدید کریگا عالم کو اوپر تخطئہ کے اور نہین کہتا وہ کلام اپنی طرف سے بنا کر اور خبر دیتا ہی حوادث آیندہ اور یہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ نہین کہتا وہ اپنے نفس سے بلکہ تکلم کرتا ہی جو کچہ سنتا ہے خدا کی طرف سے بوحی جیسے کہ فرمایا ہی اوسکے حق مین آیت وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے اور نہین کہتا خواہش نفس سے وہ کہتا اوسکا مگر بوحی کہ وحی کیا گیا ہی طرف اوسکی اور یہ کہا ہی کہ سنے تمجید [?] نقایس [?] نہین کی باپ مسیح مین جیسے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہی کہ وصف کیا اوسے ساتہ رسالت اور پاک و مبرا کیا اوسے اور اوسکی ماکو نسبت ظن [?] فاسدہ اوسکی امت کے پس یہ تمام صفات حضرت کی ہین کہ مسیح نے خبر دی ہی اور یہ کون ہی جسنے توبیخ کیا ہی علمای

بنی اسرائیل کو اوپر کتمان حق کی اور تحریف کلم کے اونکی سو فضیحت ہی اور بیع دین سے ساتہ ثمن قلیل کی اور انجیل مین حق تعالی نے وحی کیا عیسی علیہ السلام کو
کہ تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنی امت کو آگاہ کر کہ جو کوئی اونمین سے اوس زمان حضرت کا کرے ایمان لاوے اوسپر اوسپر کہ تو لیہ جان لے کہ
اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوتا آدم و بہشت و دوزخ کو مین پیدا نکرتا اور جب مینے عرش کو ایجاد و پیدا کیا مضطرب تہا قرار نپکڑتا تہا پس عرش کے اوپر
لکہا مینے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ساکن ہوا اور قرار پکڑا اور مواہب لدنیہ مین بیہقی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جب جارود نصرانی ملازمت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اور اسلام لایا کہا سوگند بخدا کہ سچا ہی تجہے بحق بتحقیق پائی مینے وصف و تعریف تیری انجیل مین اور بشارت دی ہی تیری ساتہ
ابن بتول نے اور بیہقی دلایل النبوۃ مین ابو امامہ باہلی سے اور وہ ہشام بن العاص اموی سے لایا ہی کہ ہم گئے ایک شخص دوسرا طرف ہرقل قیصر روم کے
تا اوسے دعوت اسلام کرین ہم پس ایک رات ہرقل نے ہمین اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق زر اندودہ کہ اوسمین بیت خانہ چہوٹے چہوٹے تہے منگا کر کہولا کہ اوسمین
تصویرین آدم سے تا محمد مصطفے تک سب انبیا علیہم السلام کی موجود تہین ہمکو ہر ایک تصویر دکہا کر پوچہا کہ آیا اس تصویر کو جانتے ہو ہمنے جواب دیا کہ نہین
جسوقت تصویر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دکہائی اور کہا اسی پہچانتی ہو ہمنے کہا ہان یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس رونا کیا ہم
اور اوٹہا ہرقل واسطے تعظیم شبیہ حضرت کے اور بیٹہا اور کہا کیا یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ہمنے کہا ہان اس شبیہ کو کہ تونے دکہایا گویا زیارت حضرت سے مشرف ہوا تو
پس ایک ساعت اوس صورت کو بغور دیکہا اور کہا واللہ یہ آخر نبوت ہی اس صندوق مین تصاویر انبیا علیہم السلام ہین اور سوای اونکے کہا ہمنے
کہا تمنے تجہے یہ حاصل ہوئی ہین کہا آدم علیہ السلام نے جناب باری عز اسمہ سے درخواست کی تہی جو انبیا علیہم السلام کہ اوسکی اولاد مین ہونگے اونکو مجہے
دکہلا پس بہیجین حق تعالی نے صورتین اونکی آدم کے پاس اور تہین یہ صورتین خزانہ آدم مین جہان کہ سورج چہپتا ہی پس نکالا اونکو ذو القرنین نے اور سونپا
دانیال کو بیان ذکر شریف در زبور وہ جو چوالیسوین مزمور زبور مین حق تعالی نے پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا یہ ہی فاضت النعمت
من شفتیک یعنے ٹپکتی ہی نعمت دنیا و آخرت دونو ہونٹون تیرے سے من اجل ذلک بارک اللہ لک الی الابد اسی سبب سے برکت دی اللہ نے تیری واسطے ابد تک
تقلد ایہا الجبار السیف حمایل کر ای بزرگ شکستہ بنا اپنی شمشیر کو فان شرائعک وسنتک مقرونۃ بہیبۃ یمینک یعنے پس بار ستیکہ تیری شریعتین اور
حکمتین ملی ہوئی ہین ساتہ بزرگی اور ڈر و داہنے ہاتہ تیرے کے وسہام مسنونۃ اور تیر تیری تیز کئے گئے ہین وجمیع الامم یخرون تحتک اور ساری
امتین اور تمام عالم منہ کی بل گرینگے نیچے تیرے غرضکہ مراد اس مزمور سے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہ فیضان نعمت شیرین کلامی اور برکت
ابد تک اور تقلد سیف کہ عادات عرب سے ہے اور آنحضرت عربی ہین اور کسی امت مین بجز عرب شمشیر کو اپنی گردنون مین حمایل نہین کرتے اور حضرت صاحب
شریعت و سنت ہین کہ ظلمت کفر ساتہ سیف اسلام کے دور کردی اور بہی زبور مین آیا ہی کہ داؤد علی نبینا و علیہ السلام نے گریہ و زاری بجناب حضرت
باری عرض کیا کہ یارب جلد بہیج ظاہر و پیدا کرنیوالے سنت کو تا لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے اور یہ دعا داؤد نے پیش از وجود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حضرت مسیح علیہ السلام کی تھی مراد وہ یہی کہ خداوند احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجتا لوگونکو بشارت دی اور آگاہ کری کہ مسیح بشر ہے نہ الہ اور داؤد کی یہ بھی کہ لوگ
باپ مسیح مین دعوی الوہیت کرینگے اور ذکر داؤد علیہ السلام بھی آیا ہی کہ آنحضرت کو حق تعالی نی برگزیدہ کیا ہی ساتھ راستی و درستی کردار و گفتار کی اور دیا
ہے اوسی ظفر و نصرت اوپر اعدا کی اور اوسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھ کرامت کی تسبیح کرتے ہین حق تعالی کو اپنی خوابگاہ مین اور تکبیر کہتے ہین ساتھ آواز
بلند کی اونکی ہاتو مین شمشیرین تیز ہین واسطے انتقام دشمنون خدا کی امتونسے کہ عبادت نہین کرتے اوسکی اور قید و بند کرتی ہین بادشاہ اون امتونکو ساتھ قیود و سنگلے
اور اونکی اشرافونکو ساتھ طوقونکی اور زبور مین آیا ہی کہ خدا تعالی نی صیہون سے کہ مراد اوس سی مکہ ہی ظاہر کیا ہی تاج سر صحیح محمود کہ مقصود تاج سے
ریاست و امامت رکھی ہی اور محمود سی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری مزمور مین آیا ہی کہ وہ مالک ہوتا ہی اور جود و بخشش کرتا ہی دریا سی دریا تک
اور انہار سی انقطاع ارض تک بیٹھتی ہین اہل جزایر آگی اوسکے بزانوی ادب کے اور چاٹتے ہین دشمن اوسکی خاک کو ساتھ زبان کی آتی ہین ملوک ساتھ تحفونکے
اور خواصون اپنی کی اور سجدہ کرتی ہین اور سر زمین پر رکتے ہین اور فروتنی ظاہر کرتی ہین اوسکے روبرو ساتھ فرمان برداری و گردن نہی کی خلاص کرتے
ہین اندوہ و ستم دیدہ کو اوس شخص سی کہ قوی و زبردست ہی اوس سی اور رہائی دیتی ہی ایسے ضعیف کو کہ اوس کا کوئی نصیر و یاور نہین ہی اور مہربانی
کرتی ہی ضعیفون اور مسکینون پر اور درود بھیجی جاتی ہی اوپر اوسکے اور دعا کیجاتی ہی ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہی ذکر اوسکا ابد تک و حاصل جیسی کہ کتب ثلثہ
توریت و انجیل و زبور مین وصف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور و مذبور ہی صحف اور انبیا مین بھی مسطور و مرقوم ہی حتی کہ بیچ صحیفہ حضرت آدم
ابو الانبیا کی نقل کیا ہی کہ پروردگار تعالی و تقدس نی وحی بھیجی طرف آدم علیہ السلام کی کہ مین ہون خدای مکہ اور اہل مکہ کہ میری ہمسایہ ہین اور
زایر اور آنیوالے کعبہ کی میری مہمان اور کنف عنایت و حمایت اور سایہ حفظ و رعایت میری مین ہین معمور و آباد کرونگا مین وہ خانہ ساتھ اہل آسمان
و زمین کی آوینگے وہان گروہ گروہ پریشان بال غبار آلودہ آواز نالے نی دالی لبیک کہنیوالے اور اشک آنکہونسے گرانیوالے اور جو کوئی بزیارت اوس گہر کی آوے
اور مقصود اوسکا بجز زیارت خانہ کعبہ اور رضا و خوشنودی میری کی کہ صاحب خانہ ہون نہووی ایسا ہووے کہ گویا میری زیارت کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار
و لایق میری کرم کی وہ ہی کہ اوسکی تکریم کرون مین اور محروم نپھیرون اور کام اوس گہر کا ایک پیغمبر کو سونپ دون تیری فرزندونسے کہ اوسی ابراہیم کہین اور صحف
ابراہیم مین آیا ہی کہ ای ابراہیم تیری دعا شان اسماعیل تیری فرزند مین مینے قبول کی اوسپر اور اوسکی نسل پر برکات فایض کرونگا مین اور اوس سے
ایک فرزند پیدا کرونگا بہت معظم و مکرم کہ نام اوسکا محمد ہووے اور بلند قدر اور برگزیدہ ہووے اور امت اوسکی بہتر سب امتونسے اور کتاب حیقوق مین کہ ایک
پیغمبر تہے معاصر دانیال پیغمبر منقول ہی کہ کہا لاتا ہی اللہ تعالی جبال مکہ معظمہ سے احمد کو کہ پر ہوتی ہی زمین اوسکی تعریف و توصیف سی اور مالک ہوتا ہی سب زمین
و گردنون کا اور کتاب مین یہ بھی آیا ہی کہ ہر آئینہ منیر و روشن ہوتا ہی آسمان بہائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی روشنی سی اور نہایت کو پہنچا ہی کام
دین و ملت کا اوسکے زمانہ نبوت مین جیسکہ قرآن شریف مین آیا ہی اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یعنی پورا کیا مینے تمہارے واسطے دین تمہارا اور تمام

کیسا تیسرا اپنی نعمتیں۔ وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ بیچ کتب قدیمہ میں پڑھا ہے کہ خدا تعالی و تقدس اپنی عزت و جلال کی سوگند یاد کرتا ہے کہ بھیجوں میں جبال عرب پر ایک
نور کہ بھر دے مابین مشرق و مغرب کو اور پیدا کروں میں اولاد اسماعیل سے پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاویں اوسپر سب ستارے آسمان کے اور روئیدگان زمین کے اور میری
ربوبیت اور اوسکی رسالت پر سب ایمان لاویں اور اپنے دین آبائی سے بیزار ہوں اور بھاگیں اور موسی علیہ السلام نے کہا کہ پاک ہے تجھے خدا اور تیرے ناموں کو تحقیق گرامی
رکھا تو نے اس پیغمبر کو کیا انتقام کھینچیگا میں اوسکے دشمنوں سے دنیا و آخرت میں ظاہر و غالب کرونگا اوسکی دعوت ہر دعوت کے اوپر اور خوار و ذلیل کرونگا اوسکے مخالفین
شریعت کو اور بعدل تربیت کیا میں نے اور واسطے عدل و داد کے برانگیختہ کیا میں نے قسم بعزت اپنی کی کہ خلاص کروں میں بسبب اوسکی امتوں کو آتش دوزخ سے آغاز کیا میں نے
دنیا کو ساتھ ابراہیم کے اور ختم کیا میں نے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی پاوے اوسکو اور ایمان نلاوے اوسپر اور اوسکی شریعت میں نآوے پس وہ خدا سے بیزار ہے

وصل اور صحف اشعیا پیغمبر علیہ السلام میں آنحضرت کا مذکور ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ وہ بندہ محبوب میرا ہے کہ شاد و خورم ہے ساتھ اوسکے دل میرا بندہ مختار میرا خوشنودی
میری نفس کی افاضہ کرتا ہوں اوسپر روح اپنی اور بھیجتا ہوں وحی پس ظاہر ہوتا ہے اوپر امتوں کے عدل ایسا بندہ کہ خندہ نہیں کرتا سنی نہیں جاتی آواز اوسکی
بازاروں میں بینا کرتا ہے آنکھیں اندھوں کی شنوا کرتا ہے کان بہروں کے زندہ کرتا ہے دلوں مردوں کو۔ وہ نہیں اوسکو جو سکو نہیں دیا احمد کہ حمد کرتا ہے میری حمد تازہ و توصیف
و مغلوب نہیں کیا جائیگا اسیل درغبت نہیں کرتا بسوائی نفس خوار نہیں رکھتا صالحین کو اور سوائی اسکے بہت تعریف و توصیف اوسکی مذکور ہے اور یہ بھی آیا ہے
ای محمد میں خدا ہوں کہ عظیم و رفیع و قوی کیا میں نے تجھے بحق اور کیا میں نے نور امتوں کا تاکہ آنکھیں کوروں کی اور خلاصی بخشے تو اسیران نفس اور مقیدان ہوا و ہوس کو
تاریکیوں جہل سے طرف نور ایمان کے اور یہ بھی اوسی صحیفہ اشعیا میں آیا ہے کہ کہا مجھے پروردگار نے اوٹھ اور دیکھ اور خبر دے جو کہ دیکھتا ہے تو پس اوٹھا میں اور دیکھا
میں نے دو سوار سامنے سے آتے ہیں ایک سوار حمار اور دوسرا سوار جمل کہتا ہے ایک دوسرے کو گرا بابل اور وہاں کے بت کہ تراشتے تھے۔ ابن قتیبہ کہ علما ہے تتبع اور متفحص اور مصنف
کتب سماویہ کا کہتا ہے کہ مراد صاحب حمار سے مسیح بن مریم ہیں باتفاق ہمارے اور نصاری کے پس کیوں نہ مراد صاحب جمل سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوویں اسواسطے
کہ سقوط بابل اور وہاں کے بتوں کا اوپر ہاتھ ہمارے پیغمبر کے نہ اوپر ہاتھ مسیح کے اور کہا ابن قتیبہ نے کہ کتاب اشعیا میں ذکر مکہ و بیت و حجر اسود کا ہے جسے بوسہ دیتے ہیں اور
کہا پروردگار نے مکہ کو کہ خوش ہو ای عاقر اور نطق کر بہ تسبیح کہ تیرے اہل بیت ہوویں میرے اہل ہے مراد اپنے اہل سے اہل بیت المقدس رکھتی ہیں بنی اسرائیل و حاج سے
کعبہ مکہ بیت ہوویں اونمیں سے اور تشبیہ کیا ہے زن عاقر سے اسواسطے کیا کہ نتھا اوسمیں پہلے مگر اسماعیل کہ اوسپر کتاب نہیں نازل ہوئی بخلاف بیت المقدس کے کہ انبیا
وہاں بہت اور مہبط وحی تھی۔ حاصل کلام صفات آنحضرت و احوال شریف کتب متقدمہ میں بہت ہے کہ اوسمیں کچھ خفا و اشتباہ نہیں بہ نسخہ و جیزہ حامل اوسکا
نہیں ہو سکتا ہر چند اعدائے دین و منبع شیاطین نے تمام شریعت مصطفوی اپنی کتابوں سے تغییر و تحریف کر دیا ہے باوجود اوسکے دلایل و شواہد اوسکے ظاہر و

باطن ہیں **آیت** یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواههم واللہ متم نوره ولو کره الکافرون یعنی چاہتے ہیں کہ بجھاویں اپنے موہوں کی پھونک سے خدا کے نور کو
حالانکہ خدا تمام کرنیوالا اپنے نور کا ہے اگرچہ مکروہ رکھیں کافر صلے اللہ علی سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

وصل مجملاً معلوم ہوا کہ ذکر شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب سالفہ سماویہ مین مذکور و مسطور ہی اور اہل کتاب کو اوسکا علم قطعی حاصل تھا
لیکن براہ حسد و عناد و غلبہ شقاوت و خسارت جانکر استنکار و استبعاد کرتی تھے اور تحریف و تغییر دیتی تھے پس اگر اس جگہ بعض حکایات و روایات کہ متضمن اوپر
تبیین و تفصیل اوسکی ہو لائی جاوین مناسب ہے اگرچہ تطویل کلام ہوتا ہو لیکن ذکر اوسکا موجب مزید علم و یقین ارباب دین اور ذوق و نشاط محبان سید المرسلین کا
ہوتا ہی سو ذکر اوسکے ہی نچاہیے کہنا مصرع کہ ہر چہ بگذرد سخن دوست خوشتر است ۔ ابو سعید خدری اپنے باپ مالک بن سنان کہ شہدای احد سے ہین ناقل ہین
کہ کہتا آیا مین بنی عبد الاشہل پاس ایکدن واسطے بیٹھنے کی تا حدیث کرون مین اور رہتے تھے ہم اوس ایام مین صلح کرنیوالی یہود کی ساتھ پس سنا مینے یوشع یہودی کو
کہ کہتا تھا نزدیک پہونچا ہی زمانہ خروج اوس پیغمبر کا کہ نام اوسکا احمد ہی حرم سے اور ہجرت گاہ اوسکی مدینہ ہی پس آیا مین اپنی قوم کیطرف متعجب قول یوشع سے
پس سنا مینے ایک مرد کو اپنی قوم سے کہ کہتا تھا تنہا یوشع قایل اس قول کا نہین بلکہ تمام یہود یثرب یہی کہتے ہین وہانسے باہر نکلا مین تا بنی قریظہ پاس جاؤن
کیا دیکھتا ہون کہ وہ ساری تا ذکر آنحضرت کر رہی ہین اور زبیر باطا کہ رؤسای یہود سے کہتا ہی کہ ستارہ سرخ نہین طلوع کرتا مگر بخروج و ظہور اوس پیغمبر کے کہ نام اوسکا
احمد ہے اور اب مانند خروج اوسکا عنقریب آیا ہی اور یہ شہر مدینہ جای ہجرت اوسکا ہی ۔ ابو سعید خدری کہتا ہی کہ بوقت قدوم رسول خدا کی مدینہ منورہ مین قول
زبیر یہودی سی خبردار کیا مینے فرمایا کیا خوب ہوتا اگر زبیر بشرف اسلام مشرف ہوتا کہ تمام رؤسای یہود اور ساری اوسکے تابع اسلام لاتی اور قتادہ سے
روایت ہی کہ کہا کرتی تھے یہود خداوندا نبی امی کو کہ ذکر اوسکا توریت مین ہم پاتی ہین مبعوث فرما تا عذاب کری کفار عرب کو اور قتل کری آرزو اونکی یہ تھی کہ وہ
نبی اونکی جنس سے ہو بنی اسرائیل مین سے جو مبعوث ہوی اونکی غیر سے حسد کرنے لگے اور کفر و انکار کیا روایت ہی سعید بن زید سے کہ نکلا اوسکا باپ زید بن عمرو طلب
و جستجوی دین مین پس آیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تھا اور زید کو کہا کہ کہانسے آتا ہی تو کہا بیت ابراہیم سی کہا کس چیز کا تو طالب ہے بیٹے کہا دین کا
کہا راہب نے اولٹا پھر جا قریب ہے کہ جسکا تو طالب ہے تیری ہی زمین مین ظاہر ہووے اور یہ زید بن عمرو بن نفیل موحدان جاہلیت سے ہے کہ ذبیحہ مشرکین کا
نکھاتا تھا اسکا ذکر صحیح بخاری مین ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ خدا تعالی نے برانگیختہ کیا اپنی پیغمبر کو واسطے ہدایت کرنے ایک شخص کی
اور قصہ اوسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن کنیسہ مین تشریف لائی ایک یہودی کو دیکھا کہ توریت اپنی قوم پر پڑہ رہا ہے جب اوپر مقام
صفت پیغمبر آخر الزمان کی پہونچا خاموش ہوا پڑہنے سی اتفاقاً گوشہ کنیسہ مین ایک بیمار پڑا تھا اوسنے پوچھا کسو اسطے باز رہا تو پڑہنے سے پس وہ بیمار اوسنے
لڑکھڑاکے اور آیا یہودی پاس اور لیا نسخہ توریت اور پڑہی صفت آنحضرت اور کہا یہ ہی صفت تیری اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اسی کلمہ پر
جان دی پس فرمایا حضرت نے اپنے یارونکو کہ تیاری تجہیز کرو اپنے بھائی کی اور رہتے تھے یہود قریظہ و نضیر و فدک و خیبر کہ پاتے تھے صفت آنحضرت اپنے پاس پیش از برانگیختہ
ہونیکے اور کہتے تھے کہ مدینہ اوسکا دار ہجرت ہی جب حضرت متولد ہوی کہا آجکی رات طلوع کوکب اقبال ولادت باسعادت آپکا ہوا ہی اور جسوقت مبعوث ہوے
کافر ہوگئے اور منع اور باز رکھا مومنین ایمان سے مگر بغی و حسد و عناد ذاتی اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور اوسنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

کی ہی کہ مکہ مین ایک یہودی آرہا تھا جب شب ولادت تھی وہ یہودی ایک مجلس مین مجالس قریش سے بیٹھا تھا کہا آیا آجکی رات تمہارے بیچ مین کوئی لڑکا وجود
مین آیا ہی کہا ہم نہین جانتے کہا دیکھو اور دریافت کرو ای معشر قریش اور تحقیق کر دیو میری اس خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات پیغمبر اس امت کا احمدؐ درمیان دو شانوں
اوسکے کی ایک علامت ہی کہ اوسمین بال ہین لوگونکی زبانی معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اوسکا نام محمدؐ رکھا ہے پس اگر یہودی کو خبر دی
اوسنے کہا مجھے لے چلو پس لیگئے اوسے آنحضرتؐ پاس دیکھا یہودی نے علامت کو پشت مبارک مین اور بیہوش گر پڑا جب ہوش مین آیا پوچھا سبب بیہوشی کا کہا اب نبوت بنی اسرائیل
مین سے اور کتاب انکے ہاتھ سے گئی ایسا مولود ہے کہ اونہین مار یگا اور ہلاک کریگا اب نبوت عرب مین آئی تم خوش ہوا ای معشر قریش اور خبردار ہو خدا کی قسم تمہارا
غلبہ وسطوت ہوگا مشرق سے مغرب تک اور اسیطرح ابوہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایتین سید بشریف اور دعوی نبوت ثبانی یہود ورا ہبون کے
باخبار ستی ثابت ومتحقق ہین اور جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ بوقت بھیجنے حق تعالی کی اپنے پیغمبر کو اور ظاہر ہو پایا ہونا اوسکے امر کا مکہ مین اتفاقاً بجانب شام مین
بھی جاتا تھا جب بصرہ مین پہونچا میرے پاس ایک جماعت نصاری آئی اور کہا تو مکان حرم سے ہے مینے کہا ہان پوچھا پہچانتا ہی تو صورت اس پیغمبر کی جسنے دعوی
نبوت کیا ہی تم مین سے مینے جواب دیا کہ پہچانتا ہون پس میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے دیر مین لیگئے اور کہا نظر کر ان صور وتماثیل مین سے اوس مرد مدعی نبوت کی
کہ تم مین پیدا ہوا ہی کون سی صورت ہی پس نگاہ کی مینے اور صورت حضرتؐ کی اون صورتون مین نہ دیکھی بعد ازان لائے مجھے ایک اور دیر بڑی مین کہ وہان
بھی تصاویر کثیرہ بنسبت دیر اول تھین اپس کہا دیکھ آیا پاتا ہی تو صورت اوسکی اس جگہ پس نگاہ کی مینے دیکھی صورت و صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دونو زانو حضرتؐ کی پکڑے ہوئے ہین کہا صفت حضرت پہچانی مینے کہا البتہ پھر کہا یہ شخص کہ دونو زانو پکڑے ہوے ہا اسے بھی پہچانا کہا ہان
یہ یار و خلیفہ اوسکا ہی بعد اوسکے مینے کہا مجھے یہ خوف ہی کہ مبادا قریش اسے مار ڈالین کہا خدا کی قسم اسے نہ مار سکینگے وہ پیغمبر آخرالزمان ہی غالب کریگا اوسے خدا تعالی
سب کے اوپر صفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی سے کہ امہات المؤمنین مین سے روایت ہی کہ بوقت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تنزل اوسکے قبا مین
گیا میرا باپ حیی بن اخطب گو اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب بگاہ تاریکی شب مین حضرتؐ پاس اور نہ آئے یہانتک کہ ہنگام شام ہوگیا جسوقت گھر مین تثاقل و کسل
و غم واندوہ سے آکر گھر مین پڑرہے اور مین محبوب ترین اولاد تھی نزدیک اونکے پس بعادت ملاطفت اون پاس گئی یہانتک میرا غم واندوہ شکستہ و محزون سے
کہ اصلاً ملتفت میری طرف متوجہ ہوئے اثنای اس حال مین چچا نے میرے باپ سے پوچھا آیا یہ مرد وہی ہے جو پیغمبر آخرالزمان ہو کہ نعت اوسکی
توریت مین ہی سنے ہین میرے باپ نے چچا سے کہا نعم واللہ سو ہون ہان سوگند بخدا وہ وہی ہے کہا تجھے یقین ہے کہ وہ وہی ہے کہا قسم بخدا البتہ وہی ہے پوچھا کہ نسبت
اوسکے تو اپنے دل مین کیا پاتا ہی محبت یا عداوت جواب دیا کہ عداوت واللہ جب تک مین زندہ ہون عداوت سے باز نہین رہونگا پس دونو شقی ازلی بعداوت
آنحضرتؐ گرفتار وبال و نکال ابدی ہوئے نعوذ باللہ من ذلک اور بعضے ان اشقیا جہنم مادا نے حیلہ و نفاق کو وسیلہ جمع و اخذ حطام دنیاوی اور صیانت
حیات فانی سمجھکر بدرک اسفل السافلین گئے اور بعض علما و احبار یہود کہ سابقہ رحمت ازلی از ناصیہ اقبال اونکے پر حرف سعادت لکھا تھا طرف دین

اسلام کی مبادرت کی اور احراز دولت سعادت حاصل کیا جیسے کہ عبداللہ بن سلام اور امثال اونکی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مخیریق کہ حبر اور عالم و غالب کثیر المال
تھا ہمیشہ منتظر تھا جب روز جنگ احد ہوا کہا ای معشر یہود مجدا تم جانتے ہو کہ نصرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم سب پر واجب و حق ہے پس حاصل کرو
اس سعادت کو کہا آج یوم السبت ہے یعنے روز شنبہ ہے مخیریق نے کہا کہ کچھ مانع نہیں پس مسلح ہو کر آپ نکلا اور ایمان لایا اور شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر میں مارا
جاؤں اس جنگ میں سارا مال میرا واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے جو کچھ چاہیں کریں جیسے چاہیں دیویں پس مارا گیا وہ رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کی تصرف
میں آیا اکثر صدقات اوس مال سے فرماتے تھے اور قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب میں ساتھ سننے خبر بعثت کے تین سو برس تک اور ایک روایت میں
زیادہ اوس سے اور دیکھنا منہ مقصود کا مشہور ہے غرضکہ بعث اخبار اسمیں مشہور ہیں الابد المقدار و یکفی وصل ذکر فضائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
کہ مشترک ہیں درمیان حضرت کے اور سوائی حضرت کے اور انبیا میں اور فضائل و کمالات مخصوصہ کہ اونمیں کوئی سہیم و شریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا و
آخرت میں نہیں جاننا چاہیے کہ حق جل و علی نے جواہر نفوس مختلف پیدا کیے ہیں بعضے نہایت مرتبہ صفا اور غایت جودت و بہا میں اور بعضے متوسط اور بعضے
غایت کدورت و نہایت رداءت میں اور ہر قسم میں مراتب و درجات متفاوت نفوس انبیا علیہم السلام ساری ساحت نفوس سے بہتر اور بہتر اونکے بہی اکثر
نقصان اور تسلیم ترغیب سے نسبت بسیار نفوس بشریہ کے اور زیادہ جید دیکھیے سب ایک کمال میں داخل اور اپنی غیر سے فاضل و کامل ہیں لیکن اونمیں بہی
تفاضل و تفاوت حاصل ہے اور سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اصح و اعدل مزاج ہیں اور اتم و اسلم بدن میں اور اصفی و ازکی
روح میں اور اکمل و اعلی خلق میں اور الطف و اشرق نور میں اور کچھ خلاف نہیں کہ حضرت افضل البشر اور سید ولد آدم اور افضل الناس منزلت میں
اور اعلی الناس درجہ میں اور جو کچھ اور انبیا کو حاصل تھا اسکو بہی مثل اوسکے یا زیادہ اوس سے حاصل اور وہ جو آنحضرت کو حاصل اونمیں بہی حاصل سو آدم
علیہ السلام کو دی گئی یہ فضیلت کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا اونہیں ساتھ قدرت اپنی کے اور نفخ روح اونمیں کیا اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دیے گئے یہ کمال
کہ متولی شرح صدر اونکا ہوا خود ذات باری عز اسمہ اور رکہا اونمیں ایمان و حکمت پس متولی ہوا آدم سے خلق وجودی کا اور ہمارے پیغمبر سے خلق نبوی کا
اور سجود ملائکہ آدم کو کہ حقیقت میں وہ سجدہ واسطے نور محمدی کو تھا جو ہر روح میں اونکا ظاہر کرنا اوس نور کا جبہہ شریف میں اور تشریف و تکریم حضرت
بسند آیت ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یعنے بدرستی خدا اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے اتم و اجمع ہے اوس سے آدم سے مسجود
ملائکہ اسواسطے کہ حق تعالیٰ ساتھ ملائکہ کے شریک سجود نہ تہا کیونکہ یہ حق تعالیٰ پر جائز نہیں اور صلوۃ و سلام میں شریک بلکہ مقدم فرشتوں پر اور سجود
ملائکہ میں تعظیم و تشریف ایک مرتبہ اور صلوۃ و سلام میں افاضہ انوار رحمت و اسرار قدس دائم و مستمر و متجدد ہے جمیع ازمنہ میں اور مومن بہی اس امر کے
میں مامور ہیں اور فضیلت تعلیم اسما آدم کو اسکا بیان دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث ابو رافع سے یوں کیا ہے کہ حضرت کی امت ماء و طین
میں آپ پر متمثل کی گئی ہے اور سب کے نام تعلیم کر دیے تھے پس جیسا آدم کو تعلیم اسما فرمائی ایسے ہی حضرت کو ساتھ زیادتی ذوات و مسمیات کے

اور شک نہیں کہ یہ تسمیات تیرا سما و زیادہ ہی بیان ہو نو موجود اور ادریس علیہ السلام کے حق میں فرمایا آیت و رفعناہ مکانا علیا یعنے اوٹھایا اور دیا ہمنے اوسے
مکان بلند اور حضرت کو شرف و قرب بمعراج فرمایا کہ یہ مرتبہ کسی اور کو بجز حضرت کے نہیں عطا فرمایا اور نوح علیہ السلام اور جو شخص کہ اونکے اوپر ایمان لائے
تھے طوفان غرق سے نجات بخشی اور حضرت کی امت کو عذاب نازل کیے گئے آسمان سے قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اور نہیں
اللہ کہ عذاب کرے اونہیں حالانکہ ہو تو اونہیں موجود۔ امام فخر رازی اپنی تفسیر میں لائے ہیں کہ اکرام حق تعالیٰ کا نوح کو یہ تھا کہ نگاہ رکھا سفینہ اونکا پانی پر اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اوس سے عظیم تر تھا چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ تھے آنحضرت ایکدن کنارہ آب پر اور بیٹھا تھا عکرمہ بن ابی جہل اوس جگہ پس کہا
عکرمہ نے اگر تو دعویٰ نبوت میں سچا ہے تو بلا اس پتھر کو کہ دوسرے کناری پر ہے پانی کے تا شنا کرے اور نہ ڈوبے اور اسطرف چلا آوے پس اشارہ فرمایا آنحضرت نے تا منقلع
ہوا حجر اپنی مکان سو اور سباحت و شناوری کی اور آگے حضرت کے آکر کھڑا ہوا اور شہادت دی آپکی رسالت و نبوت کی اوپر پس فرمایا حضرت نے آیا خاطر جمع ہوئی
تیری ای عکرمہ کہا اس پتھر کو کہہ تا رجوع کرے جیسا آیا ہے پس شنا کی سنگ نے اور گیا جس جگہ کہ تھا پس شنا کرنا سنگ کا اور نہ ڈوبنا اوسکا پانی میں عظیم تر
و غریب تر ہے قایم رہنے کشتی کے پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اوسکا کہ خاصیت چوب کی ہے اور برد و سلام ہونا نار نمرودی کا ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ کے اوپر اس سے
عجیب و غریب نہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نار حرب کفار کا اطفا و خاموش ہونا کما قال اللہ تعالیٰ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ یعنے کہ جب
خدا تعالیٰ نے جس وقت افروختہ کرتے کفار آتش واسطے جنگ کے سرد کر دیا اوسے پروردگار اور ہر چند چاہتے کہ سرد کریں نور دین ساتھ نار کفر کے پس ابا و انکار لایا
اللہ جبار و قہار مگر یہ کہ تمام کرے اپنا نور اور سرد کرے نار شرور اور لیوے واسطے محمد کے سرور ظہور آیت ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون
یعنے اور انکار کرتا ہے خدا مگر یہ کہ پورا کرے اپنا نور اور اگرچہ مکروہ جانیں کافر۔ اور مذکور ہے کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریائے آتش پر گذرے
کہ حکما اوسے کرہ نار کہتے ہیں اور سلامت و محفوظ رہے اوس سے اور روایت کیا ہے نسائی نے کہ محمد بن حاطب نے کہا کہ ایام طفولیت میں میرے اوپر دیگ جوشان
آن پڑی تھی اور تمام پوست میرے بدن کا سوختہ ہو گیا پس لیگیا مجھے میرا باپ حضرت کے پاس اور ڈالا آپ نے میرے بدن پر کہ جل گیا تھا آب دہن مبارک اور
کہا اذہب الباس رب الناس یعنے لیجا اور دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیوں کے پس شفا پائی میں نے گویا کوئی آفت مجھے نہ پہنچی تھی اور وہ کہ
ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ خلعت خلت ممتاز کیا حضرت کو ساتھ مقام محبوبیت کہ مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے اور اختصاص ساتھ شفاعت
عام برگزیدہ کیا اور بعض کہتے ہیں کہ آنحضرت جامع مقام خلت و محبت ہیں اور خلت حضرت کی ارفع و اکمل و افضل و اعلیٰ خلت ابراہیم سے ہے اور
تحقیق اس کلام کی آخر بیان تخصیص آنحضرت بفضایل آخرت میں آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کہ بکسر اصنام موصوف ہیں
کہ ساتھ تبر کے بتونکو توڑا سیدنا و مولانا و مولی الثقلین نے اصنام مضبوط دیوار ہای کعبہ کو باشارہ ایک چوب کے۔ اور یہ نہیں مگر ساتھ قوت ربانیہ
اور قدرت الہیہ کی اور کہا آیت جاء الحق و زہق الباطل یعنے آیا حق اور گیا باطل اور یہ ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ بناء بیت الحرام شرف حاصل ہوا

حضرت کو ساتھ وضع حجر اسود کی اوس مقام میں جیسے کہ قصہ بنا قریش میں مذکور ہے اور جو موسی علیہ السلام کو عصا دیا گیا کہ وہ سانپ بن جاتا تھا لیکن وہ
تعلق نہ تھا ہمارے حضرت کی جدائی میں روتا و فریاد کرتا چوب ستون کا کہ مسجد میں تھا زیادہ فضل و بزرگی رکھتا ہے کہ قصہ اسکا باب معجزات میں آویگا اور امام فخر رازی نے
اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ایکدن ابو جہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو بضرب سنگ مجروح و خستہ کرے کیا دیکھتا ہے کہ کتفین شریفین کے اوپر دو اژدہے ہیں مارے ڈر کے بھاگا
اور روشنی ید بیضا موسوی کی اوسکے نور سے چشم بینندہ خیرہ ہوتی تھی ذات حضرت سر سے قدم تک نور ہی تھی کہ دیدۂ حیرت جمال باکمال حضرت میں خیرہ ہوتا تھا
اور مثل ماہ و آفتاب تابان و درخشان اگر نقاب حجاب بشری میں وہ نور احمدی مستور و محجوب نہوتا کیا تاب و طاقت کسی میں کہ بنظر حسن و ادراک اودہر
نظر کرتا اور قتادہ بن النعمان نے کہ صحابہ کرام سے ہیں ایک رات نماز عشا حضرت کے ساتھ ادا کی اوس رات تاریکی ابر و باران بہت تھا حضرت نے شاخ خرما
اونکے ہاتھ میں دی اور فرمایا اسی لیجاؤ روشنی بخشیگی آگے سے اور پیچھے سے بقدر دس گز اور جب گھر میں آؤ وہ مار سیاہ معلوم ہوگا اوسی مار کر باہر ڈال دینا
روایت ابو نعیم اور صحیح بخاری اور کتابوں میں مذکور ہے کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر شب تاریک میں بملازمت شریف آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں عصا تھا
پس روشن ہوا عصا کہ ہاتھ میں ایک کے اون دونو کے تھا کہ اوسکی روشنی میں قطع مسافت راہ وقوع میں آیا اور جب جدا ہوئے عصا کہ دوسرے شخص کے ہاتھ میں تھا
روشن ہوا اور بخاری تاریخ میں اور بیہقی اور ابو نعیم حمزہ اسلمی سے لائے ہیں کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر میں پس متفرق و جدا ہوئے ہم رات اندہیری
روشن ہوئیں میری اونگلیاں تا سب اوس روشنائی میں جمع ہوئے اور ایک کوئی ہلاک نہوا اور اونگلیاں میری روشن تہیں اور حدیث میں آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت اوسکی قوم کے بھیجا تھا اوسنے ایک نشان چاہا کہ حجت ہووے اوسپر پس حضرت نے انگشت مبارک
اوسکی دونو آنکھوں میں ماری اوس جگہ سے ایک سفیدی اور نور پیدا ہوا پس اوس صحابی نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہے کہ لوگ برص خیال نکریں پس
نقل کیا اوسی حضرت نے ساتھ تازیانہ اوسکے اور یہ حدیثیں دلیل ہیں حضرت کی نورانیت پر اور سرایت نورانیت حضرت خادمان درگاہ میں اور شگافتہ
ہونا دریا کا واسطے موسی علیہ السلام کے اور شق القمر اوس سے زیادہ تر ہے کہ وہ تصرف عالم ارض میں ہے اور یہ تصرف عالم سما میں اور فرق ان دونو میں
ظاہر ہے والفرق بینہما واضح اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ درمیان آسمان و زمین کے ایک دریا ہے کہ نام اوسکا مکفوف ہے اور دریای زمین اوسکی نسبت
حکم ایک قطرہ کا رکھتا ہے نسبت ساتھ بحر محیط کے ایسا دریا منشق و شگافتہ ہوا واسطے حضرت کی شب معراج میں پس یہ امر بہت بڑا ہے انفلاق بحر سے واسطے موسی علیہ السلام
کے اور وہ جو موسی علیہ السلام کو معجزہ مار حجر سے اور بہنا چشمہ کا اوس سنگ سے دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انفجار آب اصابع مبارک سے اور یہ
اوس سے ابلغ و اکمل ہے اسواسطے کہ سنگ جنس میں سے ہے کہ باہر آتے ہیں اوس سے چشمیں بخلاف روان ہونے چشموں کے گوشت و پوست سے اور وہ جو
فرمایا حق تعالی نے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنے اور کلام کیا حق تعالی نے موسی کے ساتھ کلام کرنا مثبت ہوئی حضرت ہمارے کو اوس سے زیادہ شب اسری میں دو نوع کے
ساتھ اور یہی مقام مناجات حضرت فوق سموات علی و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسی علیہ السلام طور سینا اور وہ جو دی گئی ہارون

علیہ السلام کو فصاحت لسانی جیسی کہ آیا ہے واخی ہارون ہو افصح منی لسانا یعنی میرا بھائی ہارون وہ فصیح تر ہے مجھسے ازروی زبان کے عطا ہوئی ہمارے
حضرت کو ایسی فصاحت و بلاغت کہ بالاتر اوس سے بلکہ مانند اوسکے متصور نہیں اور فصاحت ہارون غایت اوسکی عبرانی میں اور عربی زبان عبرانی پر افصح ہے
اسواسطے موسی علیہ السلام نے افصح منی کہا نہ افصح مطلق اور زبان موسی علیہ السلام میں لکنت تھی جیسے کہ قصہ اسکا مشہور ہے اور یوسف علیہ السلام کے
بشطر حسن شہرت رکھتے ہیں ہمارے حضرت تمام حسن و جمال و صباحت و لطافت وہ تھا کہ اور ونمیں نہ تھا اور تعبیر رویا و تاویل منام کہ حضرت یوسف علیہ السلام
عنایت ہوئی تھی اوس میں چیزیں منقول و معلوم ہیں ایک اونمیں سے دیکھنا کواکب و شمس و قمر کا سجدہ کنندہ واسطے انکے — دوسرا دیا یا صاحبی السجن کا تیسرا
خواب بادشاہ کا اور حضرت کے فضایل و شمایل اس باب میں زیادہ از حد و عد ہیں جو کوئی تصفح اخبار و تتبع آثار کرے اوسی بخوبی معلوم ہووے اور
وہ جو داود علیہ السلام کو دیا گیا تھا یعنی حدید کہ بوقت مسح نرم ہوجاتا تھا اور چوب خشک اونکے ہاتھ میں سبز اور برگ آور ہوتی تھی — شاۃ ام معبد کہ بہت دبلی
و نزار و خشک ہوگئی تھی ببرکت دست مبارک شیر اوسکی پستانوں سے جاری و ریزان ہوا اور بادیہ صحرائی عادت سے بعید گویا ایک طرح کی سخت چیز کا نرم کرنا ہے
اور آپکے واسطے بھی سنگ سخت نرم ہوگیا ہے حافظ ابونعیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت مائل نماز ہوئے اور سر مبارک نزدیک طرف سنگ کو تا پنہان کریں
اپنے جسم شریف کو پس نرم کیا حق تعالی نے سنگ کو تا لائے سر مبارک غار میں اور استتار حاصل کیا ساتھ سنگ سخت کے پس نرم ہوا واسطے حضرت کے اور
اثر کیا بازوی شریف نے اوسمیں اور ہوا صخرہ بیت المقدس مثل خمیر کے باندہا اوسکے ساتھ براق اپنا اور تسبیح کی جبال نے داود کے ساتھ اور تسبیح کی سنگ نے
دست شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور وہ جو دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام طیر اور تسخیر شیاطین و ریح و ملک کہ نہیں دیا گیا بعد اونکے
کسی کو دیا گیا ہمارے سید و سلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اوسکے اور زیادہ اوس سے اما کلام طیر کہ فرمایا وعلمنا منطق الطیر یعنے اور سکہائی گئی ہمکو بولی
جانوروں کی سخن کیا حضرت کے ساتھ سنگ نے اور تسبیح کی اوپر ہاتھ آپکے حصی نے ذکر جسکا ہوا اور یہ اعلی و اعجب ہے کلام طیر سے اور کلام کیا حضرت کے ساتھ ذراع
شاۃ مسمومہ نے اور کلام کیا اونٹ نے اور شکایت کی مالک سے جیسے کہ باب آویگا اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک طایر آیا اور گرد سر مبارک پھرا اور کچھ سخن کہا
آپ نے فرمایا کہ ستایا ہے کسی نے تم میں سے اس طایر کو بچہ اوسکے بچونکے چاہیے کہ پہیر دے اوسکی طرف بچے اوسکے اور قصہ کلام گرگ حضرت کی مشہور ہے اور ریح
کو لیجاتی تھی تخت سلیمان کا جس جگہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے اقطار زمین میں حضرت کو براق عنایت ہوا تھا کہ تیزرفتار تر ریح سے بلکہ تیز تر برق خاطف سے کہ لیگیا
حضرت کو فرش سے عرش تک ایک ساعت میں اور مسخر کی گئی واسطے سلیمان علیہ السلام کے زمین تا دیکہا مشارق و مغارب ارض اور ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طے کی گئی اور گرد لائی گئی واسطے اونکے زمین تا دیکہا مشارق ارض اور اوسکے مغارب کو اور تسخیر شیاطین کہ حدیث
صحیح میں آیا ہے کہ سامنے آیا حضرت کے شیطان نماز کے اندر پس قدرت عطا فرمائی اللہ تعالی نے حضرت کو اوسکے اوپر اور چاہا کہ اوسے باندہ دیں ساتھ
ایک ستون کے ستونوں مسجد سے کہ بازی کریں اوسکے ساتھ لڑکے کوچہ کے اور وہ جو دیے گئے عیسی علیہ السلام ابرای اکمہ و ابرص و احیای موتی —

دی گئی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روگی آنکھ ابو قتادہ کی کہ باہر نکل پڑی تھی پس ہوگئی بہتر اوس سے کہ بہتر تھی اور مروایت کی گئی ہے زن معاذ بن عفرا
برص رکھتی تھی پس شکایت اس امر کی حضرتؐ پاس لائی حضرت نے چوب دستی سے مسح اوسپر فرمایا پس دور کیا حق تعالیٰ نے برص اوسکا نقل کیا ہے شواہد سبب
لدینہ مین امام فخر نے اور بیہقی نے دلایل النبوۃ مین قصہ ایک مرد کا نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین ایمان لاتا ہون اگر
زندہ ہو جاوے یہ میری بیٹی مردہ پس جناب محمد مصطفےٰ اوسکی قبر پر تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور ندا کی یا فلانہ اوسکی قبر سے آواز آئی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ
الحدیث احیاء موتیٰ جناب آنسرور سے بمواضع متعددہ واقع ہوا ہے کہ باب معجزات مین آویگا غرضکہ وہ جو فضایل وکمالات ومعجزات تمام انبیاء ورسل مین تھے وہ
سب ذات شریف مین موجود تھی بلیت خوبی وشکل وشمایل حرکات وسکنات ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری * وصل یہ فضایل ومعجزات کہ
مذکور ہوے مشترک تھے درمیان انبیاء اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن وہ فضایل کہ مخصوص بذات شریف ہین اور اونہین خصایص نبوی
کہتے ہین خارج حد وعد وحصر سے ہین لیکن وہ جو قید وضبط مین محصور ہین مذکور ہوتے ہین خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قسم ہین ایک قبیل
احکام شرع سے اور دوسری قسم صفات اور احوال ومعجزات سے اور بعضون نے کہا ہے کہ تکلم قسم احکام مین اور بحث کرنا اوس مین بیفایدہ ہے اور متعلق نہین ہے اب
اوسکے ساتھ کوئی حکم اور ایک امر کہ لذرا درصواب یہ ہے کہ فایدہ اوسپر مترتب ہے اہل علم بجال شریعت حضرت کی اور تحقیق وہ ایک سعادت اور ایک نوع کمال ہے
کہ اتباع واقتدا اوپر اوسکے موقوف ہے جب تک کہ نجانا جاوے عمل اوسپر نہین کیا جاتا ہے پس یہ قسم چار قسم ہے قسم پہلی وہ جو مخصوص آپکے ساتھ ہے واجبات سے
اور حکمت اوسمین زیادتی قرب ودرجات ہے جیسا کہ وجوب نماز ضحی مین یہ ایک قول ہے اور صواب اوسکے خلاف ہے اور قول عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسبح سبحۃ الضحی محمول اسی نماز پر ہے یعنے نہین دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسبیح کرتے تسبیح ضحی اور جیسے
نماز تہجد حضرتؐ کے اوپر فرض تھی اور بعضون نے کہا کہ امت کے اوپر بہی فرض تھی پس مرفوع ہوگئی اونسے جیسے مسواک اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ مامور
بوضو تھے واسطے ہر نماز کی جب شاق ودشوار آیا اوپر مامور ہوئے بمسواک واسطے ہر نماز کے اور حدیثین اور بہی شان مسواک مین آئی ہین کہ دلالت اونکی
وجوب قطعی پر نہین اور قسم دوسری خصایص آنحضرتؐ حرمت مین یعنی احکام کہ حضرت پر حرام ہین اونکے غیر پر حرام نہین جیسے کہ تحریم زکوۃ اور تحریم صدقہ
اوپر قول صحیح ومشہور کی منصوص بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انا لانا کل الصدقۃ یعنے ہم نہین کہاتے صدقہ روایت کیا اسے مسلم نے
پس بعضونکے نزدیک امتناع اکل سے جہت حرمت ہے اور بعضونکے نزدیک تنزہ سے بہرحال امتناع اکل صدقہ سے خواہ تحریما ہو خواہ تنزیہا خصایص
حضرت سے ہے جیسے کہ تحریم زکوۃ آل وموالی حضرت پر اور جیسا کہ کہانا چیز کریہ الرایحہ کا مانند سیر وپیاز کے احادیث مین آیا ہے اور جیسے کہ تحریم نکاح کتابیہ
اسواسطے کہ ازواج مطہرات حضرت امہات المومنین ہین اور زوجات حضرت بہشتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اغر واشرف ہین اس بات سے کہ مین
نطفہ پاک اپنا رحم کافرہ مین اور جیسے کہ تحریم نکاح امۃ مسلمہ لیکن تسرے یعنی کنیز گردانا جایز ہے باتفاق قسم تیسری وہ کہ مخصوص ہے آنحضرتؐ کے ساتھ

مباحات سے جیسیکہ نہ ٹوٹنا وضو کا ساتھہ نوم کے اور بعضون نے لکہا ہی یہ حکم عام ہی سب انبیا علیہم السلام کو اور جیسیکہ اباحت صلوۃ بعد العصر اور جواز نماز وتر اوپر
راحلہ کی باوجود وجوب وتر اور نماز جنازہ اوپر غائب کی نزدیک حنفیہ کے اور شافعی کی نزدیک عام ہی ساری امت کو اور صوم الوصال کہ تحقیق اوسکی باب الصیام
مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور اباحت نظر باجنبیات اور جواز خلوت باجنبیہ اور اس جگہہ کلام ہی کہ اوسکی محل مین مذکور ہوگا اور نکاح زیادہ چار عورتون سے
اور اسی طرح اور انبیا کو اور نو سے زیادہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسمین خلاف ہی اور جواز نکاح بلفظ ہبہ جانب زن سے کہ بخشے ایک عورت اپنی نفس کو
اور مہر طلب نکرے بغیر ولی و شہود کی نسبت بآنحضرت نہ اونکی غیر کی اور آنحضرت کو جائز تھا کہ تزویج کردین کسی عورت کو ساتھہ کسی مرد کی بدون اذن اوسکے اور
اوسکے اولیا کی اور نکاح زن بے رضائی زن اور رغبت فرماتے حضرت طرف نکاح ایک کی کہ شوہر نہین رکہتی لازم ہوتا تہا اوس عورت کی اوپر اجابت اوسکی اور
حرام ہوتی تہی دوسرے پر خواستگاری اوسی زن کی اور اگر شوہردار ہوتی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اوسے اور اس جگہہ امتحان ایمان اوس شخص کا تہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ واہلہ وولدہ والناس اجمعین یعنے مومن نہین ہوتا ایک تم مین سے
یہانتک کہ ہوؤن مین محبوب تر طرف اوسکے اوسکی ذات اور اہل اور اولاد اوسکی اور سب لوگون اور اسی واسطے واجب تہا اوپر اوس مرد کے کہ
احتیاج رکہتا ہو طرف طعام و شراب کے صرف کرے اوسی صورت احتیاج مین حضرت کی اوپر اور فدا کرنا اپنی نفس کو اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
فان النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس تحقیق نبی بہتر ہے مومنین کو اونکی ذاتون سے اور مصداق اسکا قصہ زید و زینب کا ہی اور حاصل اس قصہ کا یہ
ہے کہ حق تعالی نے تزویج کیا زینب کو پیش خود حضرت کے ساتھہ اور ڈالی کراہیت اوسکے دل زید مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرتے تہے اوسکی اظہار سے
تا ضعیف الایمان ورطہ ہلاک مین نہ پڑین پس وحی نازل ہوئی جانب حق تعالی سے کہ تو خدا سے ڈر اور خلاف اوسکے امر کے نکر لوگون سے خوف و ضرر
بیفایدہ ہی پس تزویج فرمایا آنحضرت نے اور اپنے گہر مین لائے اور بعضے مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام مین کلام ہی کہ نہین لایق منصب نبوت اور
اہل تحقیق نے اسی زلات مفسرین سے شمار کیا ہی اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتھہ زن عزیز یعنی زلیخا کی اور قصہ داؤد علیہ السلام ساتھہ زن اوریا کے
اور مقرر کرنا عتق کا بجائی مہر جیسیکہ مقدمہ صفیہ مین واقع ہوا اور وجوب نفقہ ازواجات مین حضرت کی اوپر اختلاف ہی نووی نے لکہا اصح وجوب ہی
اور واجب نہ تہا حضرت پر رعایت قسم درمیان زنان نزدیک اکثر علما اور حنفیہ بہی اسیطرف گئی ہین اور وہ جو حضرت نسبت ازواج رعایت فرماتے
بطریق تفضیل تہا نہ بسبیل وجوب اور حلال ہوتا حضرت پر جمع درمیان زن و عمہ و خالہ کے وہ وجہ ہین ہمشیرہ و مادر و دختر مین کہ یہ درست نہین اور
اہل تحقیق نے لکہا ہی کہ مرجع ان سب خصایص کا اسطرف ہی کہ نکاح آپکے حق مین حکم تسری رکہتا تہا یعنی کنیزگی اسواسطے کہ سب مرد و عورت حکم داو
و غلام حضرت مین تہی اور مباح تہا حضرت کو کہ لین مال غنیمت سے پیش از قسمت جو چاہین لونڈی و شمشیر وغیرہ سے اور مباح تہا حضرت کو قتال
مکہ مین اور دخول مکہ مین بلا احرام کہ تحقیق اور تفصیل اوسکے باب فتح مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور خصایص حضرت سے تہا کہ حکم کرین ساتھہ علم

اپنے سب اور حاکم کرین اپنے واسطے اور اولاد اپنی کے اور گواہی دیوین واسطے نفس اپنے کے اور ولد اپنے کے اور شتم و لعن اوسکا قربت و رحمت اور
مباح تھا خاص حضرت کو کہ قسمت کرین اراضی پیش از فتح کہ مالک الملک نے مالک کر دیا تھا حضرت کو تمامہ اراضی و ممالک کا کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
جبکہ حضرت کو اختیار قسمت ارض جنت حاصل ہووے پس قسمت ارض دنیا بطریق اولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصل اور خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی قبیل احکام سے نہین بلکہ قبیل صفات و احوال سے ہین لاتعد و لاتحصی ہین خصوصاً صفات و احوال باطن کہ علم کسی فرد انسانی کا اوسکی
کنہ کو نہین پہونچتا اور مذکور اون بعض صفات کا ظاہر ہے کہ علما نے اونکا شمار کیا ہی اور معجزات سارے اسی قبیل سے ہین کہ کسی ایک انبیا علیہم السلام سے
ظاہر نہین ہوے لیکن اونکے واسطے جدا باب وضع کیا گیا از جہت عظمت و کثرت اونکی اور فضیلت اصل و اکمل حضرت کی وہ ہی کہ پروردگار تعالیٰ نے اونکی
روح پیشتر ارواح خلائق سے پیدا کی اور ارواح سائر موجودات کی اونکی روح مبارک سے منشعب کین اور سبکو آپکے نور سے پیدا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نبی تھے اور آدم ہنوز درمیان روح و جسد جیسا کہ روایت کیا ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح مین نبی فیض بارواح انبیا
روح سید الوریٰ سے پہونچتا تھا اور جب تک کہ آفتاب روح حضرت پردۂ غیب مین تھا کواکب ثواقب حضرات انبیا کے ستوہ نور حضرت سے ظہور کیا اور
جب آفتاب عالمتاب نبوت حضرت نے ظہور کیا سب محو و مخفی ہوے بعینہ جیسے رات مین یا وقت طلوع آفتاب کے اور ابوہریرہ رضی نے روایت کیا ہی
کہ حضرت نے فرمایا ہین اول انبیا پیدایش مین ہوں اور آخر اونکا بعث مین اور فضائل عظیمہ حضرت کی سے وہ ہی کہ جوامع الکلم عطا کیے گئے کہ مراد
اوسے کلمات مختصر شامل و حاوی معانی کثیرہ کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول وہ شخص کہ جنکا لیا گیا اوس سے میثاق روز الست مین اور
کہنے قول بلیٰ مین اوس روز جیسا کہ آیا حدیث مین اور عالم و آدم سب واسطے اونکے پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدایش عالم سے وجود حضرت سے ہے
اور لکھا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرش اور ابواب جنت و ما فیہا کے اور لیا حق تعالیٰ نے عہد انبیا سے اگلے باب مین کہ بوقت بعثت حضرت کے
اوپر ایمان لاوین اور نصرت و تائید اونکی کرین جیسا کہ سابق گذرا اور واقع ہوئین اخبار و تبشیر بوجود شریف حضرت کتب سابقہ مین اور نسب شریف
مین تا زمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا جیسا کہ عہد جاہلیت مین عادت تھی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ برگزیدہ کیا حق تعالیٰ نے کنانہ کو اولاد اسمعیل
سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے حضرت کو پس برگزیدہ اور بہتر و مہتر سبکے حضرت ہووین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف سارے بت سرنگون پڑے اور جنون نے اشعار پڑھے اور پیدا ہوے شکم آمنہ سے مختون و نظیف بدون چرک
و ناف بریدہ ولادت کے وقت اور رافع نظر طرف آسمان اور رافع انگشت شہادت اور دیکھا ماں نے اوسے کہ ایک نور اوسے خارج ہوا
کہ بسبب اوس نور کے کوشک شام کے روشن ہوے اور متحرک تھا مہد مبارک ساتھ تحریک ملائکہ کے اور کلام کیا مہد مین اور لکھا ہے سخن کرنا
قمر کا ساتھ حضرت کے اور میل کرنا جس طرف کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اور سایہ کرنا ابر کا حضرت کے اوپر حرارت آفتاب مین اور یہ امر ہمیشہ نہ تھا بلکہ

اوقات متعددہ میں واقع ہوا ہے۔ اول زمان صغر میں کہ ہمراہ اپنے عم ابوطالب کے سفر میں نکلے تھے اور بحیرا راہب نے آپکو پہچانا اور بعضون نے اسیواسطے سایہ کرنے ابر کو جملہ خصائص میں ذکر کیا ہے اور شق صدر شریف ہے کہ صحاح میں آیا ہے اور وقوع اوسکا چار بار اتفاق ہوا۔ اول اوسوقت کہ صغیر السن تھے بنی سعد میں۔ دوسرے دس برس کی عمر میں۔ تیسرے قریب بعثت کے۔ چوتھے شب معراج میں اور رفتار ون جبرئیل کا حضرت کو ابتدائی وحی میں اور تصرف کرنا وجود مبارک میں اسے بہی خصائص سے شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ کسی ایک کو انبیا سے یہ نہیں ہوا اور تفاصیل ان معانی کی اونکے مواضع و مواقع میں آویگی اور حق تعالی نے ہر عضو آنحضرت صلعم کو قرآن میں ذکر کیا ہے قلب کو اس اپنے قول میں آیت نزل به الروح الامین علی قلبک یعنے نازل کیا جبرئیل امین نے قرآن کو تیرے دل پر اور لسان کو آیت فانما یسرناہ بلسانک یعنے پس سوا اسکے نہیں کہ آسان کیا ہم نے قرآن کو تیری زبان پر آیت وما ینطق عن الھوے یعنی اور نہیں نطق کرتا اپنی خواہش نفس سے اور بصر ساتھہ آیت مازاغ البصر وما طغی یعنے کجی و میل نکیا بصر نے اور نہ تجاوز اور روی مبارک کو ساتھہ آیت قد نری تقلب وجھک فی السماء کے تحقیق دیکھتے ہین ہم روگردانی تیری طرف آسمان کے۔ واسطے انتظار وحی کے اور عنق کو ساتھہ آیت ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک کے یعنے اور نہ بند کر اپنے ہاتھ کو انفاق سے اور صدر و ظہر مبارک کو ساتھہ آیت الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک کے یعنے کیا نہ کہولا ہمنے سینہ تیرا اور اوتارا ہمنے تجھسے بوجہ تیرا وہ کہ توڑی اوسنے پشت تیری۔ اور یہ دلالت رکھتا ہے کمال محبت و عنایت حق جل و علی پر حضرت کو اور نکالا حق تعالی نے اپنا اسم محمود سے احمد و محمد سے کہ پہلے اسکے اس اسم کو ساتھہ کوئی تسمیہ نہیں کیا گیا اور کہلاتا پلاتا تہا آپکو حق تعالی طعام و شراب بہشت سے کہ ذکر اوس کا صوم وصال میں آویگا انشا اللہ تعالی اور دیکھتے تہے حضرت پیچہے سے جیسے دیکھتے تہے آگے سے اور شب و تاریکی میں جیسیکہ دن اور روشنی میں اور ذکر اوسکا حلیہ شریف میں گذرا ہے اور جسوقت حضرت سنگ پر چلتے نشان دونو پائی مبارک کا اوسمین پڑجاتا جیسیکہ مقام ابراہیم مین متواتر ہے اور اثر مرفقین شریفین کا سنگ مکہ مین مشہور ہے اور اثر جائے قبلہ شریف کا مسجد بنی معاویہ مین مدینہ مین واقع ہے اور آب دہن مبارک شیرین کردیتا تہا آب شور کو اور کفایت کرتا تہا طفل شیرخوار کو جیسا کہ باب حلیہ مین گذرا اور بغلین حضرت کی سفید تہین بال نرکہتی تہین بعضون نے کہا ہے یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ ابطین شریفین مین رائحہ کریہہ نتہی بلکہ نظیف و طیب الرائحہ جیسیکہ ثابت ہوا ہے صحیح مین اور آواز حضرت کی دور رس تہی کہ وہان کسیکی آواز نہ پہونچتی تہی اور مگس بدن مبارک پر نہ بیٹہتی تہی اور شپش یعنی جون لباس مبارک مین نہ پڑتی تہی اور حضرت کو اتفاق احتلام نہین ہوا ہرگز اور ایسی ہی اور انبیا کو روایت کیا ہے اسے طبرانی نے اور بعض علما نے انزال تجویز کیا ہے کہ شاید بجہتہ غلبہ ماء کے ہوتا ہو نہ خواب شیطانی سے اور تہا عرق شریف خوشبودار زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تہا کہ محل کثافت و نجاست ہی اور نہین دیکہا گیا سایہ حضرت کا آفتاب و ماہتاب مین۔ ایسا ہی بیان ہے علما سے لیکن مقام استعجاب و استغراب ہے کہ کسی نے

ذکر چراغ نہین کیا اور حدیث طویل مین کہ پڑہنا اوسکا بعد از نماز شب آیا ہے اور بعض مشائخ درمیان سنت فجر کے پڑہتے ہین درخواست کیا ہے حضرت نے
خدا سے کہ سائر اعضا آپکے مین نور بخشے اور اس کے آخر مین فرمایا واجعلنی نورا یعنے تمام جسم میرا نور کر دے پس آنحضرت جب نور ہووین نور کا سایہ نہین
ہوتا اور جب مشے فرماتے دراز قدون کی ساتھہ اون سب مین دراز معلوم ہوتے اور مگس جامہ مبارک پر نہ بیٹھتی تہی ذکر کیا اسے فخر رازی نے
پس اندام شریف پر نہ بیٹہنا مگس کا بطریق اولی ہووے اور کاٹا اور چوسا نہین خون حضرت کا پشہ نے اور نہین ستایا جون نے یہی ہے عبارت قوم کی
اور مراد عدم وجود قمل ہے اور یہ کہ بعض احادیث مین آیا ہے کہ کان یفلی ثوبہ یعنے تہے حضرت کہ ڈہونڈتے جون اپنے کپڑون مین سے مراد
اس سے حقیقت نہین ہے اسیطرح کہا لوگون نے اور جملہ خصائص حضرت سے انقطاع کاہنون کا ہے نزدیک مبعث آپکے اور حراست وحفاظت
آسمان کی استراق سمع اور رمی شہاب سے۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ محجوب ومسدود نہ کیجاتی تہے شیاطین آسمان سے اور لاتے تہے احوال غیبیہ
اور لاتے تہے خبرین اور سکہاتی کاہنون کو کہ اونکی ارواح کو ساتھہ ارواح خبیثہ جنون کے علاقہ ومناسبت روحانی تہا اور بسبب اس علاقہ کے اون سے
کسب علوم کرتے تہے اور دروغ اپنی طرف سے اوسپر بڑہاتے تہے جیسا کہ حضرات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو ساتھہ ارواح طیبہ ملائکہ کے
کہ اوس مناسبت سے مورد وحی اور اخبار صادقہ ہوتے تہے جب حضرت سید الثقلین امام القبلتین پیدا ہوئے ممنوع ومحجوب ہوئے اور باز رکہے گئے
عروج وولوج سموات سے اور کہا ہے کہ جو تولد عیسے علیہ السلام کی ممنوع ہوئے تہے تین آسمانون سے اور ساتھہ تولد حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تمام آسمانون سے جو کوئی قصد وارادہ کرے عروج آسمان واستراق سمع کا رمی شہاب کہ شعلہ نار ہے روکا جاتا ہے کہ ہرگز جرات نہین
کرتا بعض کو مارتا ہے اور بعض کا سر جلاتا ہے اور بعض کو فاسد وتباہ کرتا ہے اعضا وعقل سے معمر نے کہا مین پوچہا زہری سے کہ آیا رمی شہاب
وسقوط نجوم ایام جاہلیت مین بہی تہا کہا البتہ لیکن تغلیظ وتشدید وقت بعثت حضرت سے شروع ہوئی اور یہ تحقیق ہے کہا کرچہ پیش از بعثت
حضرت تہا لیکن بعد از بعثت شدت کی گئی حراست مین اور بعضون نے کہا ہے کہ سقوط نجوم اور رمی شہاب شیاطین کو کیا جاتا تہا لیکن بحسب
شعور ذکر آیتے اپنی جگہہ ذکرہ البغوی اور شبا شب لیگئے حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے اور مرفوع ہوئی مجلس اعلی اور ظاہر کی گئین اوسپر
آیات کبری اور مکشوف رکہی گئے تقدیر سے طرف ناسوتی کے اور حاضر کیے گئے واسطے حضرت کے انبیا اور امامت کی اونکی اور ملائکہ کی اور
مطلع اور خبردار کیا حضرت کو بہشت ودوزخ پر اور پہنچے ایسی جگہہ کہ علم وقیاس کسیکا وہان پرواز نکر سکے اور دیکہا پروردگار کو بچشم سر جیسا کہ ذکر
معراج مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور جمع کیا حق تعالی نے درمیان رویت وکلام کے اور مشرف کیا حضرت کو اسی عالم مین برویت جمال الہی کی کہ ملک
نبی وولی کو یہ فضیلت حاصل ومیسر نہین ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت کے پیشی کرتے تہے پس پشت جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ چہوڑدو صحابہ کرام کو واسطے پیش
روی کے ناپس پشت ملائکہ کے لیے باقی رہے اور قتال کیا ملائکہ نے آپکے ہمراہ کہ غزوہ بدر وحنین مین اور نگاہ رکہی گئی حضرت کی کنایت قرآن

تبدیل اور تحریف سے ہر چند کہ سعی کی بہت سی ملاحدہ و معطلہ و قرامطہ نے تغیر و تبدیل اوسکی میں لیکن رائیگان ہوئے اور مصرف اور تغاور نہوئی اوسکے اطفاء نور پر اور
تغیر ایک کلمہ کلیہ اوسکے کلمات سے اور تشکیک ایک حرف میں اوسکے حروف سے اور باوجود توفیر دواعی ملاحدہ اور یہود و نصاری کے اوسپر تغییر و تبدیل و افساد
و ابطال اوسکے فرمایا اللہ تعالی نے آیت لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنے نہیں آتا قرآن میں باطل روبرو اوسکے سے
اور نہ پیچھے اوسکے سے نازل کیا گیا ہے حکمت والے ستودہ سے یہ کتاب عزیز مشتمل ہے اوپر خیر کے مشتمل ہین اوپر جمیع کتب اور جامع ہے اخبار قرون
سالفہ اور احوال امم ماضیہ پر اور اون شرائع و احکام کو کہ نشان اونکا ظاہر و پیدا نہیں اور نہیں جانتا اوسے مگر ایک احبار اہل کتاب سے کہ قطع کر دی عمر عزیز
اپنی اوسکی تعلیم میں باوجود ہمتمام ایجاز و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز میں معجزات میں آویگا انشاء اللہ تعالی اور آسان کیا حفظ اوسکا
جو کوئی چاہے پڑھنا اور اسطرحکہ کوئی نہین ایک کو بہی انبیا علیہم السلام کتاب اپنی یاد نہی کیا حکم غیر کی باوجود مرور قرون و سنین کے اور پڑھنا قرآن کا بہت آسان ہے
بچا اطفال و غلمان کو باعث تربیت و تقلیل میں اور نازل کیا ہے اوپر سات حروف کے واسطے تسہیل و تیسیر و ترحم و تفضل کے اور تحقیق سبع احرف کی
شرح مشکوۃ میں کی گئی ہے اور پروردگار تعالی خود متکفل ہوا ہے اوسکی حراست و حفاظت کا اور یہی سبب ہے اوسکی سلامت تحریف و تبدیل و زیادت
و نقصان سے جیسے کہ فرمایا ہے آیت انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یعنی بہ تحقیق ہمین نے نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اوسکے واسطے البتہ نگاہبان
ہین اور حفظ توریت و انجیل کا انبیا و احبار پر چھوڑا اسیواسطے راہ پائی اوسمین تحریف و تبدیل نے اور بعضے شافعیہ نے کہا ہے کہ اس جگہ دلیل
قوی ہے اوپر ہونے بسملہ کی جزو ہر سورہ کا سور قرآن سے بجہۃ اثبات اوسکے قرآن میں اور نہین تو لازم آوے زیادتی میں جب زیادتی متحقق ہوئے
گمان نقصان بہی متصور ہو جاویگا اوسکا یہ ہے کہ لکہنا بسملہ کا اوپر سر ہر سورہ کی باجماع صحابہ ثابت ہے اور بسملہ نازل واسطے فصل و جدائی کے درمیان
سورکے ہے اور یہ داخل تغییر نہین ہے کہ موجب شبہہ کا ہووے اور مخصوص کیا حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فاتحۃ الکتاب
اور آیۃ الکرسی کے اور آمن الرسول خزانون تحت العرش کے سے ہے کہ نہین دیا گیا کوئی ایک پیغمبر ان سے مثل اسکے اور حدیث ابن مسعود میں
آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر یہ کہ موکل کیا گیا ہے ساتھہ اوسکے قرین اوسکا جن سے اور قرین اوسکا
ملائکہ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے واسطے بہی فرمایا البتہ لیکن اعانت و یاری دی مجہے میرے پروردگار نے اوسپر پس اسلام لایا
اور امر نہین کرتا مجہے مگر ساتھہ خیر کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اسلام لانے سے انقیاد و اطاعت اور نہ تصرف کرنا آنحضرت کی باب مین اور قول اکثر کا
یہ ہے کہ مراد حقیقت اسلام ہے اور یہ غریب نہین خصوصیات آنحضرت سے ہے اور یہ کہ جائز نہین آنحضرت پر ذکر کیا ہے اسے ماوردی اور حجازی نے مختصر مین
اور ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ نسیان بہی جائز نہین حکایت کیا ہے یہ قول نووی نے شرح مسلم مین اور اسیطرح ذکر کیا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے تفصیل
اور ذکر اختلاف و تفصیل یہ ہے کہ اجماع کیا ہے اوپر ہونے نسیان کے اقوال و افعال مین کہ متعلق تبلیغ شرائع اور وحی کے ہین اور بعضون نے

اخبار مین اختلاف کیا ہے اور نسیان جائز رکہا ہے یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ اخبار خلاف واقع کذب ہے اور منقصت کہ واجب ہے تنزیہہ ساحت عزت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسے اور مذہب جمہور علما یہی ہے لیکن نسیان افعال مین جائز ہے اور وقوع اوسکا نماز مین ساتھہ صحت کے پہونچا ہے
پس چارہ نہین قابل ہونے سے ساتھہ اوسکے باوجودیکہ فراموشی اس مقام مین متضمن حکمت تقرر حکم شریعت اور مشتمل اوپر فائدہ بیان مسئلہ واسطے امت کے اور
ادراک امت کا سعادت اقتدا آنحضرت کو اس امر مین اور اقتضا بشریت اور احکام جبلیت کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساتھہ احتمال حصول شہود
خاص اور استغراق اوسمین کہ موجب نسیان اس عالم ماسوائی حق ہوتا ہو اور افعال اعضا اور حرکات جوارح اسی عالم سے ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
اور خطا اگر مراد ساتھہ اوسکے خطا فی الاجتہاد ہے بعض مواضع مین واقع ہوئی ہے جیسیکہ فدیہ لینا اسیران بدر سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نرکہتے تہے
بلکہ آگاہ و خبردار کرتے تہے اور ایساہی نسیان مین لیکن شک حضرت سے ہرگز واقع نہین ہوا کہ متردد ہووین کہ دو رکعت اداکین ہین یا تین اور نہ فرمایا شک
شیطان سے ہے اور یہہ بہی کہ میت سے سوال کیا جاتا ہے آنحضرت سے قبر مین اور کہا جاتا ہے کہ کیا کہتا تہا تو حق مین اس مرد کے کہ درمیان تمہارے
مبعوث ہوا الحدیث جیسا کہ کہا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیا اور انبیا کی سوال نہین ہوتے اور انبیا سے قبر مین اور حرام کی گئین
ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچہے حضرت سے قال اللہ تعالی وازواجہ امہاتکم فرمایا اللہ تعالی نے اور زنان حضرت تمہاری مائین ہین
یعنے حرمت مین حکم ماؤن کا رکہتی ہین جہت تکریم و تعظیم آنحضرت کے اور فرمایا آیت وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ
ابدا یعنے اور نہین تمکو کہ اذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کے ساتھہ بعد حضرت کی کبہی ۔ روضۃ الاحباب مین کہا ہے کہ کہتے ہین
کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رحلت فرماوین مین عائشہ صدیقہ کے ساتھہ نکاح کرون پس یہ آیت نازل ہوئی اور
بعضی کتابون مین لکہا ہے کہ یزید مرہ نے طمع کی درباب عائشہ رضی اللہ عنہا کی پس پڑہی یہ آیت اوسکے سامنے پس ممنوع ہوا اوس ارادہ سے
اور یہ حکم سب ازواج مطہرات کا انہین غیر مخیرات کا ہے جنہون نے ترک دنیا و زینت اوسکی چاہی یا خدا اور رسول کو چاہا پس جن ازواج نے کہ دنیا چاہی اور
آنحضرت سے جدا ہوئین اونکی حل مین خلاف ہے ۔ امام الحرمین اور غزالی نے جزم کیا ہے ساتھہ حل اوسکے لیکن جو ازواج کہ وقت وفات تک
حضرت کے ساتھہ تہین حرام ہین غیر حضرت پر اور جواز نظر مین دو وجہ ہین اشہر منع ہے اور حکم امومت احترام و اطاعت تحریم نکاح مین ہے نہ جواز خلوت
و نفقہ و میراث مین اور نہ تعدیہ و تجاوز نہین کرتا یہ حکم غیر ازواج سے جیسا کہ نہین بنات حضرت اخوات مومنین ہین اوپر قول اصح کے اسیطرح امہات بین
مین ہے اور حقیقت مین سبب حرمت ازواج کا یہی ہے کہ آنحضرت قبر شریف مین حی اور زندہ ہین اسیواسطے کہا ہے کہ عادت وفات ادا نہ واجب
نہین و حمل اور اولاد بنات نسبت کیجاتی ہے حضرت کیطرف جیسے کہ آپنے فرمایا ہے ہر پیغمبر کی اولاد اوسکی صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہما مین آئی ہے ہذان ابنای و ابنا بنتی اللہم انی احبہما فاحبہما و احب من یحبہما

یعنی یہ دونوں دو بیٹے میرے ہیں اور دو بیٹے میری بیٹی کے یا خدایا میں دوست رکھتا ہون ان دونونکو پس دوست رکھ تو ان دونوں کو اور دوست
رکھ جو ان دونونکو دوست رکھے اور دوسری حدیث میں آیا ہے ان ابنی ہذین ریحانتان من الدنیا یعنی درستی یہ دونوں فرزند میرے دو ریحان میرے ہین
دنیا سے اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فرماتے تھے بلاؤ میرے پاس میرے دونوں فرزندوں کو پس
گلے سے لگاتے اور پیار کرتے اونہیں اور شان امام حسن میں فرمایا ان ابنی ہذا سید یعنی تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت
امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما ایک بار یہ دونوں صاحبزادے سجدہ میں حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آپنے سر مبارک سجدہ سے نہ اوٹھایا اور سجدہ
دراز کیا پس صحابہ نے سبب درازی سجدہ سے سوال کیا اور کہا مگر وحی تمہارے پیغمبر نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا یہ بیٹا سوار ہوا میرے پس ناخوش
جانا میں شتابی کو جب تک وہ اپنی قضای حاجت کرے اور ازانجملہ یہ ہے کہ ہر نسب و سبب روز قیامت منقطع ہے یعنی سود مند نہین الا نسب و سبب
حضرت اور مراد نسب اولاد ہے اور مقصود سبب ازدواج اور اسیواسطے ترویج کیا امیر المومنین عمر نے بنت فاطمہ زہرا کو باامید داری اتصال آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور ایک یہ ہے کہ ترویج نکیا جاوے اوپر بنات حضرت کی یعنی اگر کوئی دختر دختران حضرت سے نکاح میں کسی مرد کی ہو وے نہین
سزاوار اوس مرد کو کہ اوپر دوسری زن خواستگاری کرے اور اصل اس باب میں قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے
دختر ابو جہل کو کہ مسلمان ہو کر مدینہ میں آئی تھی خواستگاری فرمائی جب یہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئین
پس آنحضرت اوٹھے اور اوپر منبر کے تشریف لیگئے اور خطبہ پڑھا اور کہا کہ فاطمہ جگر گوشہ میری ہے اور میں روا نہیں رکھتا اور خوش نہیں آتا مجھے
کہ ستاوین اور فتنہ میں ڈالین اوسے اور مجھے ایذا دیتا ہے جو کوئی ستاتا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور میں سنتا ہون کہ علی خواستگاری کرتا ہے دختر
ابی جہل کو سو گنجایش جمع و فراہم نہین ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کی نکاح میں چاہیے کہ علی طلاق دیوے فاطمہ کو بعد
ازان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضی آئے اور عذر چاہا اور ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرت نے حرام کیا حضرت علی پر
نکاح اوپر حضرت فاطمہ کی تا مدت حیات فاطمہ تک اور فرمایا اے علی میں تجکو دوست رکھتا ہون اور ڈرتا ہون کہ آزار دیوے تو فاطمہ کو کہ
لازم آوے ازاوس سے آزار میرا اور متعلق اس حدیث کا مخصوص بفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہے لیکن چونکہ علت ایذا ابھی جاری کیجاتی ہے سبب
بنات میں قندہا اور یہ کہ اجتہاد و تحری نکیجاوے قبلہ محراب مسجد نبوی میں کہ مدینہ میں ہے چپ و راست اور روایات میں آیا ہے کہ دور کیا گیا
حجاب کہ درمیان تھا پس دیکھا حضرت نے کعبہ کو اور بنایا محراب مسامت عین کعبہ کے اور منجملہ خصایص حضرت سے ایک یہ ہے کہ جسنے دیکھا حضرت کو
خواب میں دیکھا اوسنے حق و راست بیشک و شبہ اسواسطے کہ شیطان بصورت شریف متمثل نہیں ہوتا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا من
رانی فقد رای الحق یعنی جسنے دیکھا مجھے پس تحقیق دیکھا حق و راست مراد یہی دیکھنا خواب میں اور روایت جابر میں آیا ہے من رانی فی المنام

فقد رآنی یعنی جسنے دیکھا مجھے خواب مین پس تحقیق مجھی کو دیکھا اگرچہ حق تعالی نے شیطان کو قدرت بخشی ہے ہر صورت کہ چاہے متمثل ہووے لیکن
قادر نہین کیا اوسکو کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہووے اسواسطے کہ آنحضرت مظہر ہدایت ہین اور شیطان مظہر ضلالت اور ہدایت
وضلالت مین تضاد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ فضیلت شامل ساری انبیا کو ہے کہ شیطان متمثل نہین ہو سکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن صاحب
مواہب لدنیہ اسی خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لایا ہے اور دیکھنے حضرت رسول مقبول مین یہ شرط نہین کہ بصورت خاص حضرت مشرف
بزیارت ہو بلکہ جس صورت مین دیکھا حضرت ہی کو دیکھا بعضون نے تعریف مراد رکھی ہے اور بعض نے تنکیر اور رکھتے ہین کہ جو کوئی ابن سیرین پاس
کہ معبرین خواب سے تھا آتا اور کہتا کہ مینے خواب مین حضرت کو دیکھا ہے پوچھتا کس صورت پر میرے سامنے ظاہر کر اگر ایسی صورت بیان کرتا کہ حضرت
اوس صورت پر نتھی ابن سیرین کہتے کہ تو نے حضرت کو نہین دیکھا اور سند اس حدیث کی صحیح ہے واللہ اعلم اور کسی نے روبرو حضرت عباس کے
کہا کہ مینے حضرت کو خواب مین دیکھا ہے پوچھا کس صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکھا تو نے قول جمہور محدثین یہ ہے ہر صورت کہ دیکھی
گویا حضرت ہی کو دیکھا لیکن دیکھنا بصورت خاص اتم واکمل ہے اور تفاوت حال درایا ہے جیسا آئنہ خیال صاف تر اور بنور اسلام منور تر
رویت اوسکی درست تر اور کامل تر غرض کہ تحقیق اس مقام کی بہت ہے تمام وکمال شیخ نے شرح مشکوۃ مین لکھی ہے وہان دیکھنا چاہیے اور بعض
روایات مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پاس آکر عرض کیا کہ میرا باپ بوڑہا ہے ملازمت شریف مین حاضر نہین ہو سکتا لیکن خواب مین مشرف بزیارت
ہوا ہے فرمایا من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ یعنے جسنے دیکھا مجھے خواب مین عنقریب ہے کہ دیکھے مجھے بیداری مین علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین حالت بیداری مین بعد از وفات شریف اختلاف ہے صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ کہا نہین پہونچا ہے مین
کسی ایک صحابہ ومن بعدہم سے یہ قول صحت کو باوجودیکہ رنج واندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شدید و
سخت ہوا تھا تا آنکہ وفات پائی اوسی اندوہ نہانی مین بعد از حضرت چہ مہینے پیچہے حالانکہ گہر فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تہا نقل نہین کیا اونسے
رویت حضرت اس حالت فراق مین لیکن علما سے حکایتین اس باب مین — تو شیخ عمری المازری اور بہجۃ النفوس ابن ابی جمرہ — اور روضۃ الریاحین
عفیف یافعی — اور رسالہ شیخ صفی الدین بن ابی منصور — اور سوا اسکے اور تصانیف مین اور بیچ مواہب مین عبارت ابن ابی جمرہ سے نقل کیا ہے
کہ کہا یہ تحقیق ذکر کیا گیا ہے جماعہ خلف و سلف سے کہ تصدیق کی ساتھ اس حدیث من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ کے کہ دیکھا اونہون نے
حضرت کو خواب مین پس از ان دیکھا بیداری مین اور حضرت سے پوچہین وہ چیزین کہ اونمین مشوش تہے پس خبر دی اونہین کشود کار اونکا اور ظاہر کین
راہین کہ اونسے کشود حاصل ہوا اور ویسا ہی وقوع مین آیا بے زیادت و نقصان اور کہا ہے کہ منکر رویت آیا کرامات اولیا تصدیق رکھتا ہے
یا نہین اگر نہین رکھتا اوس سے بحث نہین چاہیے کہ کرنا جو چیز ہم اثبات کرین وہ تکذیب کریگا اور اگر تصدیق رکھتا کہنا چاہیے کہ یہ اونہین مین سے ہے

اسواسطے کہ کشف کیا جاتا ہے اولیا کو بخرق عادات اشیای غریب عالم علوی و سفلی مین کہ سایر الناس کو اوسطرف راہ نہین اور صبحی صاحب مواہب نے
کہا کہ شیخ ابو المنصور نے اپنے رسالہ مین کہا ہے کہتے ہین شیخ ابو العباس قسطلانی ایک مرتبہ آئے حضرت پاس پس فرمایا حضرت نے اونسین اخذ اللہ بیدک
یا احمد یعنی دستگیری کری خداتعالی تجھے ای احمد اور کہا شیخ ابو العباس حرانی نی کہ آیا مین نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایکبار دیکھا مین کہ آنحضرت
مناشیر اولیا روالیون کو لکھتے ہین اور لکھا آنحضرت نی واسطے میری بہائی کے کہ محمد نام رکھتا تھا ایک فرمان کہا مین یا رسول اللہ میری واسطے نہین
لکھتے بہیا میرے بہائی کے لیے لکہا آپ نی فرمایا کہ اوسکو ایک مقام ہی سوائی اسکے اور امام حجۃ الاسلام کتاب المنقذ من الضلال مین کہتے ہین کہ
ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہین بیداری مین ملائکہ اور ارواح انبیا کو اور سنتے ہین اونسے آوازین اور اقتباس کرتی ہین اونسے انوار اور استفادہ کرتی ہین
حکایت کیا گیا ہی سید نور الدین ایجی والد سید عفیف الدین سے کہ سنا بعض زیارات مین جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر
شریف سے اور مواہب لدنیہ مین اسی قبیل سے حکایات لاتا ہے اور حکایت کرتی ہین شیخ ابو العباس مرسی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طرفۃ العین مین اپنی کو مسلمانون سے نہین شمار کرتا اور یہ محمول اوپر دوام مشاہدہ اور حضور اور رعایت سنن و آداب
سلوک مناہج حضرت اوپر طریقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ فرمایا ہے الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنے احسان وہ ہی کہ عبادت
کرے تو خدا کی گویا کہ تو اوسے دیکھتا ہی — حاصل کلام یہ کہ دیکھنا آنحضرت کا بعد از وفات بمثال ہی جیسا کہ خواب مین دیکھا جاتا ہے بیداری مین یہی
اور وہ شخص شریف کہ مدینہ منورہ مین قبر مقدسہ مین آسودہ و زندہ ہین وہی شخص بصورت مثال ایک نہین ساتھ صورتون بہت کی متصور ہوتا ہی عوام کو
خواب مین اور خواص کو بیداری مین اور مواہب مین کہا ہے جو کوئی تصدیق بکرامات اولیا رکھتا ہی قائل ہی اسبات کا کہ منکشف ہوتا ہی اون پر
احوال اشیا عالم علوی و سفلی مین مشکل و مشتبہ نہین ہوتی اوسپر کوئی چیز اس باب مین اور امام غزالی نی کہا ہے کہ جو چیز عوام خواب مین دیکھتے ہین خواص
بیداری مین پاتے ہین اور جو کچہ کہ وہ بکسب حاصل کرین خواص بموہبت اور جملہ خصائص حضرت سے وہ ہی کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کی میمون و مبارک
و نافع ہے دنیا و آخرت مین روایت کیا گیا ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ ایستادہ کیے جاوینگے دو بندے
درگاہ حق مین اور حکم ہوگا کہ انہین بہشت مین لیجاوین وہ دونون عرض کرینگے کہ ہم کس سبب مستحق و سزاوار بہشت کی ہوی حالانکہ ہمسے کوئی عمل استحقاق
بہشت کا وقوع مین نہین آیا رب العزت جل جلالہ فرماویگا انہین بہشت مین لیجاؤ کہ مینی سوگند بنفس خود یاد فرمائی ہے کہ آتش مین نہ آوی جسکا کہ نام احمد
و محمد ہے اور علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ کہا کوئی مائدہ نہین کہ حاضر ہووے اوسپر وہ شخص کہ نام اوسکا احمد یا محمد ہے مگر یہ
کہ پاک کرے خداتعالی اوس منزل کو کہ رکھا گیا ہے وہ مائدہ اوسمین ہر روز دو بار روایت کیا ہے ابو المنصور دیلمی نی اور آیا ہے کہ اگر جمع ہوا ایک
قوم واسطے مشورت کی اور اوسمین نام کسیکا محمد ہے البتہ برکت ہووے اوس مشورت مین اور آیا ہے جسکا نام محمد ہو آنحضرت اوسکی شفاعت

فرماوین اور بہشت مین لاوین ۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ مین نے حضرت غوث الثقلین کو ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ آگے اونکے بنابر تعظیم کے کھڑا ہوگیا حاضران مجلس شریف نے عرض کیا کہ محمد عبدالحق سلام کرتا ہے پس حضرت غوث پاک کھڑے ہوئے اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دوزخ تمپر حرام ہی ظاہرا یہ بشارت نتیجہ اس تسمیہ بابرکت کا ہے اور علما کو جواز تسمیہ باسم مبارک آنحضرت اتفاق ہے اور کنیت مین اختلاف کہ وہ ابوالقاسم ہے خواہ محمد نام اوسکا ہو یا نہو بعضون نے جمع کرنے سے درمیان نام وکنیت کی منع کیا ہے اور تنہا نام یا کنیت کو جائز رکھا ہے اور یہ قول صحیح تر ہے اور نووی نے کہا کہ اس مسئلہ مین چند مذہب ہین ۔ مذہب شافعی منع مطلق ہے ۔ اور مالک نے مطلق بجواز حکم کیا ہے ۔ اور مذہب ثالث یہ کہ جائز ہے اوسے کہ جسکا نام محمد نہو اور رجوع کوئی کہ قائل بہ تجویز مطلق ہے مخصوص کرتا ہے منع کو بحیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور یہ قول نزدیک تر بصواب ہے انتہی اور از انجملہ یہ کہ مستحب ہے غسل وتطیب واسطے قرأت حدیث آنحضرت اور چاہیے کہ نزدیک پڑھنے حدیث کی آواز پست کیجاوے جیسے کہ حالت حیات مین جب آپ تکلم فرماتے تھے قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ای ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو اوپر آواز پیغمبر کے ۔ اسواسطے کہ کلام حضرت کہ مروی وماثور ہے بعد حضرت کے درجہ عزت مین مثل کلام آپکے ہے کہ سنا جاتا ہے لفظ شریف حضرت سے اور چاہیے کہ پڑھا جاوے اوپر مکان عالی مرتفع کے ۔ روایت مطرف سے کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتے باہر بھیجتے کنیز کو اور کہلا بھیجتے کہ تم کیا چاہتے ہو حدیث یا مسائل اگر کہتے مسائل جلد باہر آتے گھر سے اور تعلیم کرتے اور غیر اس روایت مین آیا ہے کہ کہہ بھیجتے اندر سے جواب مسائل کا اور اگر کہتے کہ ہم خواہان وطالب حدیث ہین غسل خانہ مین جاتے پس غسل کرتے اور جامہ سفید پہنتے اور عمامہ سفید سر پر رکھتے اور طیلسان پہنتے اور تطیب کرتے اور رکھی جاتی کرسی پس باہر آتے اور بیٹھتے اوسپر اور تبخیر عود کرتے اور تحدیث کرتے بخشوع و وقار اور نہ بیٹھتے کرسی پر مگر وقت تحدیث مین اور کہتے ہین کہ امام مالک نے یہ روش سعید بن المسیب سے اخذ کی تھی اور تحقیق مکروہ رکھا ہے قتادہ اور مالک اور جماعہ نے تحدیث اوپر غیر طہارت کے اور تہا اعمش کہ جب بے وضو ہوتا تیمم کرتا اور شک نہین کہ احترام وتعظیم وتوقیر آنحضرت صلعم بعد از وفات نزدیک ذکر حضرت صلعم وسماع حدیث وسماع اسم مبارک وسیرت حضرت لازم ہین لازم تہا اور چاہیے کہ وقت قرأت حدیث واسطے آنیکے کسیکے تعظیم نکرے کہ اسمین قلت ادب اور قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہے واسطے غیر کے خصوصا واسطے خاسفون کے اور بیٹھتے نکے اور رہتے کہ قطع حدیث نکرتے تھے اور نہ حرکت اگرچہ کوئی ضرر وآفت لاحق ابدان اونکے ہوتی صبر کرتے اوسپر بحیثیت احترام حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ کشتر یا عقرب نے امام مالک رحمہ کو اثنای قرأت حدیث مین کاٹا اونہون نے جنبش نکی اور صبر وتحمل کیا اوسپر اور قطع نکیا حدیث نبوی کو از جہت تعظیم وتوقیر حدیث پیغمبر صلعم کے اگرچہ ایسی حالت مین معذور تھے پس حرکت وقیام بضرورت کیا گنجایش رکھی تھی کہ مضاف ہو ساتھہ اوسکے کلام بیہودہ ذکر کیا اسے ابن الحاج نے مدخل مین اور قوت القلوب مین لکھا ہے کہ بجرد حقیقی نظر کی اوپر جمال باجمال حضرت صلعم کی دوکشایش کار دشوار حاصل ہوتی ہے کہ اور ونکو اربعینات مین نہین حاصل ہوتی ۔ اور یہ معجزات وخصائص سید انبیا سے ہوے ہین کہ اور انبیا مین نتہے اور اسے خصائص حضرت سے لکھا ہے قال الشاعر

قطعات منت نداریم اگر با آمدی و بروئے تو ہدایت تو غلام ضلال را بہ بود بخارا ستی دگر ہیچم از زحمت، بر خویشتن محبتہ و فرحۃ، قال اللہ تعالیٰ کی اعمال
وسعادت یابم، مقبل آن روز شود بندہ کہ گردد مقبول، دارم امید کہ نا امید نگردم ز در رتہ، چون منم سائل، تو کریمی مسئول۔ اور خصائص آنحضرت میں
مرقوم ہے کہ اصحاب حضرت سب عدول تھے باعتبار ظواہر کتاب و سنت کی کہ مدح و تعدیل اونکی بیچ واقع ہوئی ہیں پس بحث و تکرار نکی جاوے عدالت کسی ایک
کی اونمیں سے جیسا سائر رواۃ حدیث میں اور حدیث کو بانفراد صحابی فرد و غریب نہیں کہتے بلکہ تفرد سے تابعین و من بعدہم کے اور اہل سنت و جماعت
نے اجماع کیا ہے اوپر تعدیل صحابہ کی اگرچہ بعضے اونمیں سے ملابس فتنہ ہوئی ہیں اور تحسین ظن کرتے ہیں کہ ملابست فتنہ اونسے اور وقوع اونمیں مجمل
در اجتہاد اور تاویل میں تھا اور نظر کرنا بیچ فضائل و مآثر اونکے بیچ امتثال و انتہا اوامر و نواہی آنحضرت کی اور حضور اونکا آپکے ساتھ غزوہ و جہاد
و فتح اقالیم و بلاد میں اور تبلیغ احکام و ہدایت ناس ساتھ مواظبت و مداومت کی اوپر نماز روزہ و زکوٰۃ اور انواع قربات و صفات کمال کی شجاعت
و براعت و کرم و اخلاق حمیدہ کہ نہ تھا کسی امت میں امم سالفہ سے اور جمہور علما اس بات پر ہیں کہ صحابہ خیار امت اور افاضل تھے میں اور جو کوئی
انکے پیچھے ہی انکے مرتبہ کو نہیں پہنچا اور بقول بعض محدثین کا یہ ہے کہ خیریت و افضلیت مخصوص اون صحابہ کی ساتھ ہے کہ مستند دراز تھی صحبت اونکی اور
بہت تھا استفاضہ و استفادہ اونکا حضرت سے لیکن مختار اول ہے اور حق یہ ہے کہ فضل رویت حضرت بحصول ایمان عیانی اور یقین کی مخصوص
صحابہ سے ہے کہ اور کوئی نہیں رکھتا اور احادیث کہ فضل آخر امت میں وارد ہیں فضیلت دوسری سے ہے کہ ایمان بالغیب ہے جیسے کہ یؤمنون بالغیب میں ساتھ
اس وجہ کی تفسیر کیا ہے واللہ اعلم اور خصائص آنحضرت سے ایک یہ ہی کہ نمازی خطاب کرتا ہی حضرت کو السلام علی اللہ السلام علی جبریل السلام علی میکائیل
السلام علی فلان پس آنحضرت نماز سے پھرے منہ ہماری طرف کیا اور فرمایا السلام علی اللہ نکہو اسواسطے کہ خدا خود سلام ہے یعنی سالم نقائص و حوادث
سے اور سلامتی بخشنے والا بندوں کا پس سلام اوسپر کہ موہم خوف و احتیاج ہی بیجا ہے اور کچھ معنی نہیں رکھتا اور جب تم نماز میں بیٹھو کہو التحیات للہ
والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جسوقت مصلی نے یہ کہا پہنچا ہر عبد صالح
کو کہ آسمان و زمین میں ہے الحدیث پس اس جگہ تخصیص واقع ہوئی ساتھ سلام کے آنحضرت پر علی الخصوص اور اوروں پر علی العموم اور کرمانی
شرح صحیح بخاری میں کہا ہے کہ صحابہ بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتے تھے نہ بصیغہ خطاب واللہ اعلم اور از انجملہ یہ ہے کہ جسے حضرت پکاریں
اجابت کرے اگرچہ نماز میں ہو اور شاہد اس حدیث کا سعید بن المعلی سے ہے کہ کہا در حالت نماز مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا آپ نے
فرمایا کیا نہیں کہا خدا تعالیٰ نے استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی جواب دو خدا اور رسول کو جسوقت پکاریں تمہیں اسواسطے کہ زندہ کریگا
تمہیں پس یہ اجابت حضرت سے خاص ہے اوروں کی اجابت سے گناہ ہوگا اور اگر کرے تو کلام اسمیں ہی کہ آیا نماز باطل ہوتی ہے یا نہیں قول صاحب مواہب یہ ہی کہ تصحیح کیا
ایک جماعت نے شافعیہ وغیرہ سے کہ باطل نہیں ہوتی اور بقول بعض باطل ہوتی ہے لیکن حدیث سے کوئی چیز معلوم نہیں ہوتی واللہ اعلم اور

از انجملہ یہ ہے کہ دروغ کہنا حضرت پر مثل دروغ کہنے کے سے غیر اونکے پر اور جو کوئی دروغ باندھے آنحضرت پر قبول نہ ہوا و سے روایت اوس سے کبھی اگرچہ توبہ کرے جیسا کہ ذکر کیا ہے جماعت محدثین نے اور سعید بن الجبیر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت کی اوپر دروغ کہا پس بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابیطالب اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا اگر پاؤ اوس شخص کو مار ڈالو اور شیخ محمد جوینی پدر امام الحرمین اسطرف گئے ہین کہ تعمد کذب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر ہے لیکن ائمہ حدیث نے اونکی موافقت اس قول مین نہین کی اور حق وہ ہے کہ دروغ باندھنا حضرت پر فاحشہ عظیمہ اور موبقہ کبیرہ ہے لیکن کافر نہین ہوتا ایسا صاحب اوسکا استحلال نکرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اوسکے عیان ہووین مقبول ہے اور بیچ شہادت و روایت ہین اور از انجملہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع انبیا علیہم السلام گناہون صغیرہ و کبیرہ سے معصوم ہین خواہ عمداً خواہ سہواً مذہب مختار یہی ہے اور کتب کلامیہ مین تفصیل اسکی ہے لیکن حق یہی اجمال ہے اور از انجملہ یہ کہ حضرت اور جمیع انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین پر جنون اور اغماء طویل جائز نہین اور تنبیہ کیا ہے سبکی نے اسپر کہ اغماء انبیا کا مخالف اغماء اور ونکے ہے اور غلبا و جاع سے ہی اوپر حواس ظاہرہ کے نہ اوپر قلب کے اسواسطے کہ وارد ہوا ہے کہ آنکھین انبیا کی سوتی ہین نہ دل اور جب بچاو رہنے انکے دلونکی خواب سے کہ سبکتر اغماء سے ہے کی گئی پس اغماء سے بطریق اولی اور یہی سبکی نے ذکر کیا ہے کہ انبیا پر کوری جائز نہیں کہ یہ نقص ہے اور اعمی نہین ہوا کوئی پیغمبر ہرگز اور وہ جو مذکور ہوا ہے شعیب سے ثابت نہین ہوا اور یعقوب علیہ السلام کی نظر پر ایک پردہ حائل ہوا تھا بسبب شدت حزن لیکن مرتفع ہو گیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول حق سبحانہ وابیضت عیناہ من الحزن مین یعنی اور سفید ہو گئین دونو آنکھین اوسکی غم سے کہا ہی کہ غالب ہوا یعقوب علیہ السلام پر بکا کہ بسبب اوسکی سفیدی معلوم ہوتی تھی اور دلیل صحت اس قول پر یہ کہ تاثیر حزن غلبہ بکا ہین ہی نہ حصول عمی مین بعد ازان کہا گیا کہ اختلاف کیا ہی بعض کہتے ہین کہ یعقوب علیہ السلام اندھے ہو گئے تھے بالکل پس کیا حق تعالی نے اونہین بصیر بیچ وقت القاء قمیص یوسف علیہ السلام کی اور بعضے کہتے ہین کہ بصر اونکی کثرت بکا سے ضعیف ہو گئی تھی بوقت القاء پیرہن یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے منہ پر قوی و تیز ہو گئی بصر اونکی اور نقصان جاتا رہا اور قصہ عمی شعیب علیہ السلام کا مشہور ہے مگر ساتھ عدم ثبوت اوسکے محکم ہے اور صحیح یہ ہے کہ یعقوب بین عمی سے ہا اسیواسطے فرمایا فارتد بصیرا یعنی پس ہو گیا بینا اور مقاتل نے کہا ہے کہ مدت چھ برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہا تا قمیص یوسف علیہ السلام سے انکشاف بصر حاصل ہوا اور از انجملہ یہ کہ جو کوئی دشنام گوئی یا تنقیص جناب آنحضرت کرے ساتھ کسی وجہ کے وجوہ سے بصریح یا بکنایہ واجب ہی قتل اوسکا اس قول مین اتفاق ہے اختلاف اسمین ہے کہ یہ قتل بطریق حد ہے یا بقتل مارنا چاہیئے یعنی توبہ نہین چاہیئے یا بجہت ردت کہ توبہ چاہیئے یعنی کرنا اگر توبہ بجا لاوے عفو کرین لیکن مختار قول اول ہے اور یہ اوس صورت مین ہے کہ مسلمان ہووے اگر کافر ہے اور اسلام لایا درگذر کرین اور یہ بحث آخر کتاب مین تفصیل آویگا انشاء اللہ تعالی اور جملہ خصائص حضرت سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام بفرمان ملک العلام تین مرتبہ مرض حضرت مین واسطے عیادت اور پرسش کے آئے اور مواہب مین مذکور ہے کہ نماز دوگانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

فوج فوج مسلمانوں نے بے امام بی دعای جنازہ کے کہ مشہور ہے ذکر کیا اس روایت کو بیہقی اور ابن سعد وغیرہما نے اور مدفون ہوئے حضرت بعد تین دن وفات کے
اور بچھایا گیا واسطے آنحضرت کی لحد میں قطیفہ کہ بچھاتے تھے نیچے آپکے اور یہ دونوں امر جائز نہیں غیر آنحضرت کیواسطے انتہی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ قطیفہ شقران نے
کہ موالی آنحضرت سے تھا بچھا دیا تھا بے علم و اطلاع صحابہ کی تاکہ کوئی اور بعد آنحضرت نیچے اپنے نہ بچھاوے کہ اوسکے حق میں مکروہ ہے اور زمین مظلم و تاریک
ہوئی بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسا کہ محل اوسکے میں آویگا اور از انجملہ یہ ہے کہ زمین جسد مبارک حضرت و دیگر انبیا کو نہیں کھاتی اسیطرح
مواہب میں بھی مرقوم ہے اور بعض اولیاء اللہ سے بھی نقل کرتے ہیں جیسے کہ قبر شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی بعد چودہ برس کے کسی تقریب سے کھولی تھی بدن و
کفن باقی تھا یہاں تقریب یہ ہے کہ لوگ چاہتے تھے کہ برادر زادہ انکی کو کہ جوان صالح تھا اونکی قبر میں دفن کریں چنانچہ مکہ معظمہ میں عادت ہے کہ اموات کو
شہر کا قبر بزرگوں میں دفن کرتے ہیں اور ظاہر وہ ہے کہ نکھانا زمین کا جسد شریف کو کنایہ ہے حیات سے اور یہ مخصوص با آنحضرت اور حضرات انبیا ہے اور
خصائص حضرت سے یہ ہے کہ میراث مال حضرت میں جاری نہیں ہوتی بلکہ باقی رہتے ہیں ترکہ حضرت کے اونکی ملک میں اور بعض نے کہا ہے کہ وہ مال صدقہ
ہو جاتا ہے اور یہی قول صواب ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ما ترکناہ صدقۃ یعنے متروکہ ہمارا صدقہ ہے صرف کیا جاوے جس مصارف میں کہ آنحضرت
صرف فرماتے تھے اہل و عیال و فرزندان و فقرا و صحابا اور مصالح مسلمین میں اپنی حیات میں اور مباح ہے حضرت کو وصیت کرنا بجمیع مال اپنے کے
اور غیر کو جائز نہیں مگر ثلث اور اسیطرح حکم سارے انبیا کا ہے کہ اونکی اموال میں ارث نہیں ہوتی اور اس طریق پر جواب دیا جاتا ہے قول حق تعالے
وورث سلیمان داود یعنے میراث لیگیا سلیمان داود سے اور قول حق سبحانہ سے رب ہب لی من لدنک ولیا یرثنی یعنے اے رب میرے
بخش مجھے اپنے پاس سے کوئی ولی کہ میراث لیجاوے مجھسے مراد ارث سے نبوت و علم ہے ہکذا فی المواہب والمدارج اور از انجملہ یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر میں اور اسیطرح ساری انبیا علیہم السلام اور آنحضرت نماز پڑھتے ہیں اپنی قبر میں باذان و اقامت اور حکایت کیا
ابن زبالہ نے اور ابی النجار نے کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ میں تین دن اور باہر گئے لوگ اور سعید بن المسیب مسجد میں تھا کہتا ہے سعید کہ متوحش ہوا میں
جب وقت ظہر ہوا تو نزدیک قبر شریف کے گیا میں آواز اذان سنتی تھی اور نماز ظہر کی ادا کی پس تر سنتے تھے اذان و اقامت قبر میں واسطے ہر نماز کے
تاکہ گذر گئے تین دن رات اور پھر لوٹے اور عود کیا موذنوں نے پس سنتی تھی اذان اونکی جبکہ سنتی تھی قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہتا ہے
قول صاحب مواہب اور مدارج کا تنبیہ جاننا چاہیے کہ بعد از اتفاق حیات پیغمبر کی اختلاف کیا ہے کہ زندہ قبر میں ہیں یا نہیں جا ہے معین میں
بلکہ جس جگہ خدا چاہے بہشت یا آسمان یا عرش یا اور جگہ میں کہ مقید جا معین نہووے بعضے کہتے ہیں کہ جب جسد شریف قبر میں رکھا اور اوسکی
خروج پر دلیل نہیں رکھتے ہم پس ظاہر یہ ہے کہ اسی بقعہ میں ہو اور اگر کہیں یہ تو تنگ ہے مناسب نہیں جسد شریف اوس میں جواب اوسکا
یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ وسعت و فراخی لیجاتی ہے قبر مومن میں منتہے نظر تک کیا جگہ قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وسعت اوسکی دائرہ

قیاس سے باہر ہے اور اگر کہین کہ فردوس اعلی انسب واولی ہی واسطے تمکین و استقرار آنحضرت کی بقعہ قبر سے جواب دیکھا یہ ہی کہ کوئی بہشت بہتر و شرافت تر زمین سے نہین اگر حضرت صلعم اوس جگہ ہووین۔ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی اگر اس بقعہ کو کہ ضم اعضائی شریفہ حضرت صلعم کیا ہے تمام اماکن و مواضع پر تفضیل و ترجیح دیوین حتی کہ کعبہ معظمہ اور عرش مجید پر نہین جانتا مین کسی مومن کو کہ توقف کرے اوسمین اور حدیث شب معراج کہ آنحضرت نے فرمایا دیکھا مین موسی کو کہ نماز ادا کرتا تہا اپنی قبر مین موید اس قول کا ہی اور حدیث دیکھنا انبیا کا شب معراج مین آسمان پر اور حدیث دوسری کہ دیکھا مین نے موسی کو کہ ساتہہ ستر ہزار بنی اسرائیل کی حج مین آتے تہے اور تلبیہ کہتی تہے ناظر اطلاق مکان ہین سے اور اگر کہین قرآن مجید ناطق ہے بموت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قال اللہ تعالے انک میت وانہم میتون یعنے بدرستیکہ تو مرنیوالا ہے اور یہ سب مرنیوالے اور یہ فرمایا آنحضرت نے انی رجل مقبوض یعنی بدرستی کہ مین ایک مرد مقبوض ہون اور صدیق اکبر نے فرمایا فان محمد اقد مات یعنے پس بدرستی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوی اور اجماع امت اسی پر ہے جواب اوسکا یہ کہ حضرت صلعم نے ذوق موت چکہا بعد ازان زندہ کیا اونہین حق تعالی نے جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مین گرامی تر ہون خدا کی نزدیک کہ چہوڑے مجہے قبر مین زیادہ اوپر چالیس دن کے اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہے اجساد انبیا کو زمین پر پس آنحضرت صلعم زندہ ہین بحیات جسمانی دنیاوی کے ساتہہ اوس بدن کی کہ حیات شریف مین رکہتے تہے اور یہ اکمل ہی حیات شہدا سے کہ روحانی آخروی ہی اور حق تعالی قادر ہی کہ نگاہ رکہے ارواح کو بے ابدان و لیکن نقل وارد ہوئی ہی بوجود ارواح ابدان مین جیساکہ پڑہنا موسی علیہ السلام کا نماز کو اندر قبر مین اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جیسے دنیا مین حاجت بطعام وشراب وغیر ذلک صفات اجسام سے مشاہدہ و محسوس تہا وہان کا معاملہ بہی مقیس علیہ ہی پر ہووے بلکہ اونمین عالم برزخ مین اور احکام ہووین اور احتیاج بطعام وشراب و امثال اوسکے امر عادی ہی اور وہان کا حال برخلاف عادت ہووی اور ہو سکتا ہی کہ بر جا دنیایم اور مانند اونکی ارزاق روحانی سے ہووی جیسا کہ شان شہدا مین واقع ہوا ہی یرزقون فرحین یعنے روزی دیے جاتی ہین اوس حال مین کہ خوش و خورم ہین اور اگر طعام بہشت سے مراد ہو تو بہی عجب نہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی یطعمنی ویسقینی یعنی مجہے کہلاتا اور پلاتا ہی۔ لیکن علم و ادراک و سماع انبیا مین شک نہین بلکہ بہا کر موات مین تصریح کیا ہی اسے علمانے البنیا ہی پایا جاتا ہی مواہب مدارج مین اور احادیث مین آیا ہی کہ حج ادا کرتی ہین اور تلبیہ کہتے ہین اور ذکر و تسبیح کرتا ہین اور اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ آخرت دار عمل نہین اور وہان تکلیف نہین یہ اعمال کسواسطے کرتا ہین جواب اعتراض یہ ہی کہ عالم برزخ پر احکام دنیا جاری ہین اسکا سارا اعمال و زیادت اجور سے اور کاہی حاصل ہونا ہی عمل بی تکلیف اور براہ تلذذ و ذوق و شوق کی جیسے کہ نوافل و تطوعات کا حال ہی اور اسیواسطے بہشت مین تسبیح پڑہتے ہین اور قرآن خوانی اور جملہ خصائص حضرت صلعم سے یہ ہے کہ معین و مقرر روضہ مبارک حضرت پر ایک فرشتہ ہی کہ پہونچاتا ہی صلواۃ وسلام طرف زائر سے روایت کیا ہی اس حدیث کو احمد اور نسائی اور حاکم نے اور تصحیح کیا ہی اوسے حاکم نے ساتہہ اس لفظ کی ان اللہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام یعنے بدرستی واسطے خدا کی فرشتے ہین کہ پہرتا ہین زمین مین پہونچاتی ہین مجہے میری

امت کی طرف سے سلام اور ازانجملہ وہ ہی عرض کیے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال امت کے اور استغفار فرماتے ہین خاص اوسکے لیے اور روایت
کیا ابن المبارک نے سعید ابن المسیب سے کہ کوئی دن نہین مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت کے صبح وشام پس پہونچاتے ہین اونکو حضرت ساتھ نشانون اونکے
اور اعمال اونکے اور بعض روایت مین یون آیا ہی کہ عرض کیے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت کے جو اونمین بد ہین اونکو مین ستر وپوشش کرتا ہون اور وہ جو نیک ہین عرض
کرتا ہون بدرگاہ رب العزت اور مراد ستر سے عرض نکرنا گناہون کا ہوگا گویا سنت الہی جاری ہی اوسپر کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتے ہین اور جو عرض نہین کیے جاتے
محو وساقط ہوتے ہین درجہ اعتبار سے فافہم وباللہ التوفیق اور مدارج مین ہے کہ حدیث کعب الاحبار مین آیا ہی کہ ہر پگاہ وبیگاہ ستر ہزار فرشتے قبر شریف پر نازل ہوتے ہین اور طواف
کرتے ہین اور مارتے ہین بازو اپنے اور جب آپ مبعوث ہوتے ہین قبر سے باہر آتا ہے درمیان ان فرشتونکے اور لیجاتے ہین آنحضرت کو بدرگاہ رب العزت اور ازانجملہ وہ ہے
کہ منبر آنحضرت کہ مسجد شریف مین ہے بالا حوض حضرت کی ہے اور ایک گروہ اسطرف گئی ہین کہ یہ اخبار ہی اوس منبر سے کہ اوسدن واسطے حضرت کی بنا کرین نہ یہ منبر کہ مسجد شریف
مین ہی اور یہ قول نہایت بعید ہے سیاق لفظ حدیث سے کہ فرمایا ہی مابین حجرہ میری اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون جنت کے سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے
ظاہر ومتبادر اس کلام سے وہی منبر ہے کہ واسطے تجدید روضہ مقدسہ کے مذکور ہی ایسا ہی مذکور ہے تاریخ مدینہ مین اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ اختلاف کیا ہی
کسی ایک نے علما سے بیچ اسکے کہ یہ محمول اوپر ظاہر کے ہے اور یہ حق ہی اور محسوس وموجود اور قدرت شامل ہی سب چیز کو اور جس چیز کی خبر دی ہی مخبر صادق نے
اسکے غیب سے ایمان اوسپر واجب ہے اور ازانجملہ وہ ہی درمیان منبر اور قبر شریف حضرت کے ایک روضہ ہی ریاض جنت سے روایت کیا امام بخاری نے ساتھہ لفظ مابین بیتی
ومنبری کے یعنی درمیان میری گھر اور میری منبر کے اس جگہ تکلم کیا ہی بعض نے کہا ہی کہ مراد تشبیہ بقعہ شریفہ ہی بروضہ جنت نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے
کہا ہی کہ طاعت وعبادت اس مقام مین موصل الی الجنۃ ہی اور یہ دونو قول ضعیف ہین اور بعید اسواسطے کہ تشبیہ بریاض جنت ونزول رحمت واتصال خیر
بروضہ بہشت اور ترتب ثواب اوسپر شامل تمام مساجد اور کل بقاع خیر کو ہی اور مخصوص ساتھہ اس مسجد شریف ومنبر منیف کے نہین اور اگر حمل اوپر رحمت خاص
اور روضہ مخصوص کے جنت سے کرین یہ بھی خالی بعید سے نہین اور تکلف سے اور حق وہ ہی کہ کلام محمول اوپر حقیقت ظاہر اپنی کے ہے کہ مابین حجرہ آنحضرت
ومنبر شریف ایک روضہ ہی ریاض جنت سے باعتبار اس معنی کے کہ فردای قیامت اوسی بہشت برین مین نقل کرین اور مانند سائر بقاع ارض فانی و
مستہلک نکرین جیسا کہ ابن فرحون اور ابن جوزی نے امام مالک سے نقل کیا ہی اور اتفاق جماعۃ علما کا اوسکے ساتھہ منضم کیا ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی
اور اکثر علمای حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہے اور ابن ابی جمرہ نے کہ اکابر علمای مالکیہ سے ہی فرمایا ہی کہ احتمال رکھتے ہے کہ عین یہ بقعہ شریفہ روضہ ریاض جنت سے
ہو جو کہ اوس جگہ سے دار دنیا مین پہونچایا ہے جیسا کہ شان حجر اسود اور مقام ابراہیم مین واقع ہے اور بعد از قیام قیامت بھی بمقام اصلی اوسکی لیجاوین
اور نزول رحمت واستحقاق جنت لازم ضرب فضل اور علو مرتبت اس مقام کو ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آتا ہون مین باب جنت کے تئین
دن قیامت کو اور استفتاح کرتا ہون مین پس کہتا ہی خازن جنت بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک یعنی ساتھہ تیرے امر کیا گیا مین کہ کھولون نہین دروازہ بہشت

واسطے کسی ایک کے پہلے آنحضرت کے اور جائز ہے کہ سب یک مین واسطے قسم کے ہووی اور یہ بعنی احسن الزہین اور ازانجملہ وہ ہی کہ محشور ہو وین حضرت سوار

اوپر براق کے اور لپوسوت خلعت دیا جاوی اعظم و انفس حلل جنت سے ۔ حدیث مین آیا ہی کہ حشر کیے جاوین لوگ قیامت کے دن پس ہونین اور میری

امت مقام بلند پر اور پہناوی مجھے میرا پروردگار حلہ سبز اور ایستادہ ہون حضرت اوپر آستان کرسی کی نہین کہڑا ہوتا وہان کوئی ایسے مقام مین کہ رشک لیجاوین اوسپر

اولین و آخرین اور ازانجملہ یہ ہی کہ دیا جاوی اونہین مقام محمود ۔ مجاہد نے ذکر ائمہ تفسیر سے کیا ہی کہ مراد مقام محمود سے جلوس حضرت کا ہی اوپر عرش کے اور

عبداللہ بن سلام سے منقول ہی جلوس اوپر کرسی کے اور تفسیر بیضاوی مین کہا ہی کہ ایسا مقام کہ تعریف اوسکی کرین جو کوئی وہان کہڑا ہی اور جو کوئی

اوسے دیکھے اور یہ مطلق ہی ہر تمام مین کہ متضمن ہی کرامت کو اور مشہور یہ ہی کہ وہ مقام شفاعت ہی کذا فی المواہب اور ازانجملہ یہ ہی کہ دیا جاوے

حضرت کو لواء حمد قیامت کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور ماسوای اونکے نیچے اوس لواکے ہووین اور عطا کیا جاوی وسیلہ کہ اعلے درجہ ہی بہشت مین

وہ بہی مخصوص ہی آنحضرت ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا انا سید ولد آدم یوم القیمت وانا اکرم الاولین والاخرین وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما

من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی یعنے مین ہون سید اولاد آدم قیامت کے دن اور مین ہون کریم تر ین پہلون اور پچہلون کا اور میرے ہاتہ مین ہی

نشان حمد اور نہین فخر اور نہین کوئی نبی اوس دن آدم اور غیر اوسکے مگر وہ نیچے نشان میرے کے ہی اور ازانجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حق تعالی نے

ساتہ کوثر کے کہ سیلان کرتے ہین اوسمین دریا قوت اور پانی اوسکا بہت شیرین ہی شہد سے اور بہت سفید ہی دودہ سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بہت

سفید ہی برف سے اور کوزے اوسکے ستارون سے زیادہ ہیں اور بعضون نے کہا ہی کہ ہر پیغمبر کے لیے آخرت مین ایک حوض ہووی اوپر قدر فضل و مرتبت

اوسکے اور کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے عظیم تر اور شریف تر ہے اور ازانجملہ وہ ہی کہ جو چیز انبیا ماسبق کو بعد از سوال عطا فرمائی حضرت علیہ الصلوۃ

والسلام کو بے سوال ارزانی رکہا ابراہیم خلیل اللہ نے کہا ولا تخزنی یوم یبعثون یعنے رسوا نکر مجہے دن بعث کے اور آنحضرت کی شان اور اون کی

امت کے حق مین فرمایا یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ الآیۃ یعنے دن ہے کہ نہین رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو کہ ایمان لائے اوسکے ساتہ آخر

آیت تک اور موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے کہا رب اشرح لی صدری یعنے ای رب میرے کہول میرے لیے سینہ میرا اور شان پیغمبر صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک یعنی کیا نہین کہولا ہمنے تیرے لیے سینہ تیرا اور اونہین سے یہ ہی کہ حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بمقام خلت اور مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے کہ اول ذکر اوسکا گذرا اور آخر مین بہی

کلام اوسکے بیان مین آویگا اور بعضے عارفین نے علماء سے فرق بین درمیان خلیل و حبیب کے ایک کلام لطیف کہا ہی کہ خلیل خلت سے ہی بمعنی حاجت

اور ابراہیم علیہ السلام محتاج و مفتقر تہا طرف خدا کی اسی جہت سے اوسے خلیل کہا اور حبیب فعیل ہے بمعنی فاعل یا مفعول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم محب ہین اور محبوب ہیں بے وساطت غرض کا اور بعض نے کہا ہے کہ خلیل کا فعل برضای حق ہوتا ہے اور فعل حبیب رضا و خوشنودی

حبیب اور خلیل کا ہی شتابی نہین کرتا اسواسطے لقائی محبوب کی جیسے کہ بوقت آنی ملک الموت کی ابراہیم علیہ السلام پاس قبض روح کی لیے توقف کیا ابراہیم علیہ السلام نی اور کہا پروردگار سے پوچھہ جو اوسکا حکم ہو بلا توقف بجا لا اور آنحضرتؐ نی فرمایا اخترت الرفیق الاعلی یعنے اختیار کیا مینی رفیق اعلی کو اور ازانجملہ وہ ہی کہ نماز نافلہ حضرتؐ کہ بیٹھکر ادا فرماتی ثواب اوسکا برابر ثواب ایستادہ نماز کی تہا بخلاف اورونکے کہ فرمایا من صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم یعنی جو کوئی بیٹھکر نماز پڑہے اوسکے لیے ثواب آدہا بنسبت قائم کی ہے اگرچہ ظاہر اس حدیث کا عام ہی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ساتھہ مخصوص ہین اور منجملہ خصایص یہ ہی کہ جیسا حضرتؐ روبرو سے دیکھتے ویسا ہی پیچھے سے اور جیسا تاریکی مین دیکھتے ویسا ہی روشنی مین اور کلام اسکی تحقیق مین ذکر مہر شریف مین پہلے گذرا ہی یونہین ہے مواہب و آثار النبوت مین اور از انجملہ یہ ہی کہ جو کچھ دنیا مین ہے زمان آدمؑ تا نفخۂ اولی تک سب حضرت پر منکشف و ہویدا کر دیا تا سب احوال سو آخر تک معلوم ہو وی اور حضرت نی بہی یارون اپنی کو بعض اون احوال سے مطلع و آگاہ فرمایا اور بعض صلحا اہل فضل سے سنا گیا ہی کہ بعض عارفون نی ایک کتاب لکہی ہی اور اوسمین اثبات کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامہ علوم الہی تعلیم و معلوم کروا دیے تہی ایک ہی مرتبہ اور یہ بات بظاہر مخالف بہت دلیلونکی ہے تا قائل اوسکے نی کیا قصد کیا ہو واللہ اعلم وصل فضایل و خصایص امت مرحومہ محمدیہ صلعم بہی بیشمار ہین اور یہ بہی راجع طرف فضائل آنحضرتؐ کی ہے کہ ایسی امت اور ایسی پیرو رکہتے ہین جیسکہ فضائل آنحضرتؐ داخل امت مین ہین کہ ایسا پیغمبر رکہتے ہین اور متبع اور مقتدی ساتھہ ایسی ذات کامل الصفات کی ہین جاننا چاہیے کہ جب پیدا کیا پروردگار تعالے وتقدس نے اور ابراز و اظہار کیا عنصر لطیف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم عیان مین نہایت احکام و اتقان کی ساتھہ متوجہ و ملاحظہ ہوئی عنایت ربانیہ ساتھہ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ جن و انس ساری امت حضرت کی ہین بجہت خصوصیت و قابلیت کے کہ انکو ظہور کیا اور دوسری جا ہی ظہور نکیا اور فرمایا آیتؐ کنتم خیر امت اخرجت للناس یعنے تہے تم بہترین امت نکالی گئے واسطے لوگونکے اور یہ خطاب بواسطہ ساتھہ اوائل اس امت کی ہی کہ اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سابقان اور مقربان درگاہ ہین اور ان صفات مین کہ آیتؐ تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر یعنے امر کرتے ہو تم ساتھہ معروف کی اور منع کرتی ہو منکر سے۔ درحقیقت بسبب اور شرط خیریت مین اتم و اکمل و اسبق ہین اور ساتھہ فضل صحبت رسول مقبول اور مشاہدہ جمال جہان آرای حضرتؐ اور اقتباس و استفاضہ انوار و آثار اونکے بواسطہ مخصوص ہین اور اسی جگہہ سے معلوم ہوا کہ اول اس امت کا افضل ہے مابعد اپنی سے کہ اس باب مین شارع سے ترتیب بہی واقع ہوئی ہے کہ فرمایا خیر القرون قرنی الذین انا فیہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنے بہترین اہل زمانہ ہم زمانہ میرے ہین کہ مین اونمین ہون پہر وہ کہ متصل ہین اونکے ساتھہ پہر وہ کہ پیوستہ ہین ساتھہ اونکے مشہور یہ تین مرتبہ ہین صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ چوتہا بہی معلوم ہوتا ہی کہ اوسمین احتمال تبع کہتے ہین ثم یفشوا الکذب یعنی پہر ظاہر و آشکارا ہوگا جہوٹ دو فسیلہ ربط دین اور صدق و تقوی و یقین کہ اوائل مین تہا نرہا اور لیک

جماعت صحابہ سے ہے کہ ایک لحظہ بھی بذات شریف حضرت مشرف ہوئے اور ایمان لائے اور چلے گئے اور ساتھ کاروبار اپنے کے مشغول ہوئے اور ساتھ استعداد
صحبت اور طول خدمت کی استفادہ اور استفاضہ حاصل کیا جو لوگ ساتھ تفضیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کی بطلق قائل ہین کہتے ہین کہ اونہین بھی کمال
حاصل ہی کہ موجب افضلیت ہی من بعد سے اور معلوم نہین ہوتا کہ مقصود اس طائفہ کا کیا ہی اگر چاہتے ہین کہ برکت رویت و مشاہدہ آنحضرت تمام کمالات
حاصل ہوتی ہین جیسا کہ متاخرین رکھتے تھے پس یہ محل توقف ہی اور مستلزم عدم تفاضل و تفاوت کو ہی درمیان صحابہ کی اور خلاف واقع ہے یا چاہتی ہین
کہ وہی رویت و مشاہدہ آنحضرت فضیلت ہی کہ اکمل واتم ہی سب فضائل و کمالات سے اور کوئی فضیلت اوسکے ساتھ برابری نہین کرتی اور حاصل کلام صحابہ
من حیث الصحبۃ اگرچہ مدت قلیل اوسکی ہو افضل ہین من ورا اپنے سے اور جماعہ اصولیین اطلاق اسم صحبت کا بھی مخصوص رکھتے ہین ساتھ جماعہ
اول کی اور یہ خلاف مذہب محدثین کا ہے کہ صحبت مین ساتھ رویت و ملاقات ایکبار کی اکتفا کرتے ہین اور پہلے بھی تھوڑا سا اس باب مین مذکور ہوا ہے اور
چاہیے کہ بعد بھی بتقریب مذکور ہوا اور فضائل و خصائص اس امت کے علی الاطلاق بیشمار ہین اور اخبار و آثار اونمین بہت وارد ہے بڑا اون سب فضائل مین
ہونی امت محمد مین جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا اور جامع فضائل و کمالات جمیع انبیا کی ہین اور مکارم اخلاق و محامد صفات حضرت پر
منتہی ہوئی امت اونکی خاتم الامم ہے اور مخصوص ہے ساتھ کمال دین اور اتمام نعمت کے کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یعنے آج کے دن کامل کیا
مینے تمہاری لیے دین تمہارا اور تمام کین تم پر نعمتین اپنی اور صفتین اس امت کی کتب سابقہ مین مذکور ہین جیسا کہ ذکر انکا آگے بیان ہوگا اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا موسی علیہ السلام نے ای رب آیا کوئی ہی امتون مین گرامی تر امت میری سے کہ سایہ
کیا تو نے اوپر ساتھ غمام کی اور نازل کیا اوپر من و سلوی پس فرمایا خدا تعالی نے یا موسی نہین جانتا تو کہ فضل امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب امتون پر
مانند فضل میرے ہے سب مخلوقات پر کہا موسی نے یا رب کہ مجھے وہ امت دکھا فرمایا کہ تو نہین دیکھیگا لیکن سنواتا ہون تجھے کلام اونکا پس ندا کی حق تعالی
اونہین پس جواب دیا سب نے ایک آواز لبیک اللہم لبیک اور حالانکہ وہ اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تھے پس فرمایا حق سبحانہ نے صلواتی علیکم و رحمتی
سبقت غضبی و عفوی سبق عذابی یعنی درود و رحمت میری تمپر اور رحمت میری نے سبقت کی میرے غضب پر اور عفو میرے نے پیشی کی میرے عذاب پر
اور جو کوئی یاد کی مجھے اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بخشتا ہون مین گناہ اوسکے فرمایا حضرت نے پس چاہا حق سبحانہ نے
کہ منت رکھے مجھپر اس نعمت کی ساتھ کہا و ما کنت بجانب الطور اذ نادینا یعنے نہ تھا تو ای محمد بیچ نشأ عنصری مین وقتیکہ ندا کیا ہمنے تیری امت کو
تا سنوادین ہم موسی کو کلام اونکا روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے اور زیادہ کہا یہ کہ کہا موسی علیہ السلام نے یا رب کیا عجب نیک ہے آواز امت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے دوبارہ سنوا اور ابو نعیم نے حلیہ مین انس سے روایت کیا اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ وحی نازل کی حق تعالی نے موسی پیغمبر بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی مجھے یاد وے اوس حال مین کہ منکر ہے ساتھ احمد کے لاؤنگا مین اوسے آتش دوزخ مین

کہا موسی نے یا رب احمد کون ہے خدا تعالی نے کہا احمد وہ شخص ہے کہ پیدا نہین کیا مین نے کسی پیدایش کو گرامی تر اپنے نزدیک اوس سے لکھا ہے مین نے نام اوسکا اپنے نام کے
ساتھ عرش پر پہلے اس سے کہ پیدا کرون مین آسمان و زمین اور جنت حرام ہے تمام خلق پر جب تک آوین حضرت اور اونکی امت پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ امت حضرت کو جنت حضرت کے پہلے اور انبیا سے بہشت مین لاوینا اور کیا عجب کہ جو عمان عزیز ہے اوسکے طفیلے بھی عزیز ہووین مگر وہ کہ مراد خلق سے
غیر انبیا ہووین اگرچہ کہا ہے جمیع خلق ای پر یہ کہ امت افضل از انبیا ہے ہووی برابر ساتھ اونکے پس حاشا و کلا اسواسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہنچتا
کہا موسی نے اور کون لوگ ہین امت محمد اور کیا ہین صفات اونکی پس ذکر کیا حق تعالی نے صفات اونکی کا پس کہا موسی نے خداوندا مجھے نبی اوس
امت کا کر دے فرمایا خدا تعالی نے نبی اوس امت کا انہین کی جنس سے ہوگا پس کہا موسی نے خداوندا کر دے مجھے امت اوس نبی کی اور بعضون نے
کہا ہے کہ وضو بھی خصائص امت اونکی سے ہے نسبت با امم سابقہ اگرچہ اونکے پیغمبرونکو یہ صفت حاصل تھی اور استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے ان امتی یدعون
یوم القیمة غرا محجلین من آثار الوضوء یعنے امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے سفید رو سفید دست و پا نشانیون وضو سے کہ یہ اجزاء وضو مخصوص ساتھ
اونکے ہوا اور فتح الباری مین قصہ سارا مین ساتھ اوس جبار کے کہ پکڑا اوسنے ظلم و تعدی کہا ہے کہ جب چاہا اوس کافر نے قربت سارا سارا اوٹھی
اور وضو کیا اور نماز ادا کی اور ایک روایت مسلم مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سیما ہے کہ نہین غیر تمہارے کو
اور ظاہر حدیث احمد سے بھی کہ مشکوة مین بیچ کتاب الطہارت کے لایا ہے ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور مجموع صلوة خمس کے خصائص اس امت سے ہے
کہ امت سابقہ مین چار نمازین تہین سوا عشا کے پیغمبر ہمارے اول گذارندہ عشا کے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تاخیر
کرو نماز عشا کی اسواسطے کہ تمہین تفضیل عطا ہوئی ہے ساتھ اس نماز کے سائر امم پر اور نہین ادا کیا اس نماز کو کسینے پہلے تمہارے اور اذان و اقامت بھی
خصائص اس امت سے ہے اور بسملہ بھی کسی امت پر نازل نہین ہوئی پہلے اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر اور آمین کو خصائص امت محمدیہ رکھا ہے
اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یہود حسد نہین لیجاتے اوپر ہمارے کسی چیز پر جیسا کہ حسد لیجاتے ہین اوپر جمعہ کے اور
ہدایت کیا ہمکو خدا تعالی نے اوپر کہنے آمین کے پیچھے امام کے اور خصائص اس امت سے ہے رکوع نماز مین روایت ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ
کہا پہلی وہ نماز کہ رکوع کیا ہمنے اوسمین نماز عصر تھی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہے یہ رکوع کہ ہرگز نہین کیا تمنے اور کسیکے دن کیا فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اسکے امر کیا گیا مین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اوائل ہمارے دین مین بھی رکوع نہ تہا جیسا کہ نماز یہود و نصاری مین
پیچھے اوسکے حکم ہوا اور واقع مین انتقال قیام سے رکوع اور رکوع سے سجود اور تدریج اوسمین ادخل ہے حدوث حضور اور وجود خشوع مین و لیکن اس
جگہ اشکال لازم آتا ہے کہ قول حق سبحانہ تعالی یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین یعنے اے مریم قنوت کر اپنے رب کی لیے اور سجدہ کر
اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنیوالونکے دلالت رکھتا ہے اوپر وجود رکوع کے امم سابقہ مین اور کہتے ہین کہ مراد قنوت دوامت طاعت ہے اور

یعنی طاعت وقیام وخشوع بھی مشتمل ہے اور خصائص اس امت سے وہ ہی کہ صفوف اونکی نماز وقتال میں مانند صفوف ملائکہ کی ہین قدر و منزلت اور قرب
درگاہ مین اور خصائص اس امت سے تحیۂ اسلام اور جمعہ اور ساعت جمعہ ہی کہ جو چیز اوس ساعت مین حق تعالی سے چاہین حاصل ہووے - اور اس
مقام مین اقوال ہین قریب چالیس کے کہ شرح سفر السعادت مین وہ اقوال بالتطبیق منقول ہین اور صحیح ترین اونمین سے دو قول ہین کہ وہ ساعت بعد خروج
امام ہے خطبہ کے لیے فراغ نماز تک اور قول دوسرا آخر ساعت مین روز جمعہ سے اور از انجملہ یہ ہے کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہے نظر کرتا ہی حق سبحانہ
طرف اونکے نظر عنایت اور جو شخص کہ نظر کرے خدا تعالی طرف اوسکے نظر عنایت عذاب نکرے اوسے کبھی اور زینت دیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے
بہشت کو اوس مہینہ مین اور کرتا ہے بوی فم صائم خوشبو تر نزدیک بوی مشک سے اور استغفار کرتے ہین واسطے صائمین کی ملائکہ شب
بوقت افطار اور حسب آخر شب رمضان سے ہوتی ہے بخشتا ہی سب روزہ دارونکو اور دی گئین اس امت کو شہر رمضان مین پانچ خصلتین کہ نہین دی
گئین امت کسی پیغمبر کو اور بند ہوتی ہین ان مین کی جاتے ہین مردہ شیاطین اور از انجملہ استحباب سحور اور تعجیل افطار اور اباحت اکل و شرب و جماع رات مین کہ
ناجائز و حرام تھا اون لوگون پر کہ پہلے ہمسے تھے بعد از خواب اور ایسا ہی ہمپر بھی ابتداء اسلام مین بعد از ان منسوخ ہوا اور از انجملہ شب قدر ہی اور روایات
مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد تھا کہ ہزار مہینہ راہ خدا مین لڑا تھا اور سلاح بدن سے نکھولا تھا - صحابہ نے کہا کسے طاقت ہی ہم مین سے کہ ایسا کرسکے
پس نازل ہوئی سورۂ قدر کہ شب قدر بہتر ہزار ماہ سے ہی اور قیام اس ایک رات مین افضل جہاد سے ہی راہ خدا مین ہزار مہینے باقی کلام تحقیق اس مقام مین اپنے
محل مین آویگا اور اختلاف کیا ہی کہ صیام رمضان خصائص اس امت سے ہی یا امم سابقہ بھی شریک اس مطلب مین ہین اور آیۂ کریمہ کتب علیکم الصیام
کما کتب علی الذین من قبلکم یعنی فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسے کہ فرض کیا گیا اوپر اون لوگون کے کہ پہلے تمسے تھے - کہ مراد صیام ماہ رمضان ہین ظاہر یہ ہے
کہ امم سابقہ پر بھی مکتوب تھی اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ صیام رمضان امم سابقہ پر مکتوب تھے جیسا کہ ہمپر اور اسناد اس حدیث
مین ایک مرد مجہول ہی اور اگر کہین ہم کہ مراد مطلق صیام مین نہ قدر اور وقت اور تھا پس تشبیہ جو رفع اوپر مطلق صوم کے ہے اور قول جمہور یہی ہے اور خصائص
اس امت سے استرجاع اونکا ہے وقت مصیبت کے کہ مستوجب و مستحق صلوٰۃ و رحمت ہو پروردگار تعالی سے اور سبب ہدایت کا ہے خاص اونکا اور سعید
بن جبیر سے روایت ہی کہا تحقیق دیا گیا ہے اس امت کو نزدیک مصیبت کے وہ کہ نہین دیا گیا انبیا کو مانند اوسکے اور وہ قول الہی انا للہ وانا الیہ
راجعون یعنی نزدیک مصیبت کی اور اگر دیا جاتا انبیا کو دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتی کہ کہا یا اسفی علی یوسف اور بدر رسنی کہا یعقوب نے فصبر جمیل واللہ
المستعان اور یہ معنی استرجاع سے ہے اور قول یعقوب یا اسفی علی یوسف منافی اوسکا نہین اور از انجملہ وہ ہی کہ خدا تعالی نی اوٹھایا اس امت سے اصر
و اغلال کہ امم سابقہ پر تھے مثل تعیین قصاص عمد و خطا مین اور قطع اعضاء خاطیہ و قطع موضع نجاست اور نار کا قربان کا توبہ مین اور تھی بنی اسرائیل
اگر کرتے تھے گناہ رات مین اور لکھا پاتی تھے صبح کو اپنے گھر کے دروازہ پر کہ کفارہ اس گناہ کا یہ ہی کہ نکال تو دو نو آنکھین اپنی پس نکال ڈالتے اور مروی ہے

ابن عباس سے کہا جو کچھ کرتا اور پر بنی اسرائیل کے شدائد و مکارہ سے اوتارا حق تعالے نے اس امت سے **اور** انہ جملہ
یہ سے ہے کہ خدا تعالے نے رفع کیا ہے اس امت سے مواخذہ خطا و نسیان اور جس چیز پر اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کا اور
خاطر اور وسوسہ کہیں اور تہے بنی اسرائیل کہ نسیانا یا خطاءً مرتکب کسی چیز کے ہوتی اوسیوقت عقوبت اوس گناہ کی اونپر ہوتی اور پرانداوہ اوس گناہ کے
طعام و شراب ہے **اور** تحقیق فرمایا ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ تعالی رفع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرہوا علیہ یعنے بدرستیکہ اٹھایا
اللہ تعالی نے امت میری سے خطا اور فراموشی اور وہ چیز کہ اکراہ کیجاوین اوسپر روایت کیا اسے احمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے **اور**
خصائص کاملہ اس امت سے وہ ہی کہ شریعت انکی اکمل ہے جمیع شرائع متقدمہ سے اور یہ ظاہر و واضح ہے محتاج بیان نہین **اور** چونکہ انحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہین واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق و محامد افعال کی لاجرم دین اور شریعت اونکی اتم و اکمل ادیان و شرائع ہوے اور
یہ شریعت غرا جامع ہے میان جلال و جمال و قہر و لطف غایت مرتبہ توسط و اعتدال مین نظر بشریعت موسی علیہ السلام کرنا چاہیے کہ کیا تکالیف شاقہ
اوسمین تہی قتل نفوس و تحریم طیبات و تعجیل عقوبات و تحمیل اغلال و بار گناہان اور اظہار آثار قہر و جلال **اور** تہے موسی علیہ السلام اعظم و اشد
خلق اللہ ہیبت و غضب و بطش مین کہ خلق اللہ اونکیطرف دیکہہ نہ سکتی تہی ۔ لائی ہین کہ جسوقت تہے موسی علیہ السلام بشرف تکلم و تجلی مخصوص
ہوی برقع روی مبارک پر رکہتے تہے تا تاب قہر و جلال اونکے سے لوگ بیتاب نہون اور نفوس اونکی امت کی بہی شدید و غلیظ و معوج کہ سوای
تکالیف غلیظہ اور احکام شدیدہ اصلاح و استقامت نہین قبول کرتے تہے جیسیکہ حق تعالی فرماتا ہے **آیت** ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ
او اشد قسوۃ یعنے پہر سخت ہوگئے دل تمہارے اس سے پیچہے پس وہ دل مانند سنگ کے ہین یا سخت تر سختی مین **اور** تہے علیہ السلام مظہر صرف
جمال و لطف و احسان جیسیکہ تہے موسی علیہ السلام مظہر محض جلال و قہر و سطوت لیکن ہمارے پیغمبر صلوات اللہ علیہ مظہر کمال اور جامع میان جلال
و جمال تہے قوت عدل و شدت و لین و رافت و رحمت مین اور شریعت اونکی اکمل شرائع اور امت اونکی اکمل امت اور احوال انکی اکمل
احوال اور مقامات انکے ارفع مقامات **اور** اسیواسطے آیا ہے کہ شریعت حضرت غایت توسط و اعتدال اور نہایت جامعیت و کمال مین تہی
کبہی وارد ہوا الزام و ایجاب اور کبہی ندب و استحباب موضع شدت مین شدید اور جای لینت مین نرم کسی جگہہ شمشیر مارتے اور کہین عطا کرتے
کبہی عدل کرتے اور کبہی فضل اور کسیوقت **آیت** وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے بدلا بدی کا بدی ہے مثل اوسکے کرتے تہے اور یہ عدل ہے **اور** کاہے
آیت فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ یعنے پس جسنے بخشا اور اصلاح کیا پس اجر اوسکا اوپر خدا کے ہے اور یہ فضل ہے **آیت** انہ لا یحب
الظلمین یعنے بدرستی حق تعالی نہین رکہتا ظالمونکو دوست تحریم ظلم ہے **آیت** وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ یعنے اور اگر عذاب کرو تم پس
عذاب کرو مانند اوسکے کہ عذاب کیے گئے تم ساتہہ اوسکے یہی ایجاب عدل اور یہی تحریم ظلم ہے **آیت** ولئن صبرتم لہو خیر للصبرین یعنے اور

ہر آئینہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالوں کے تنبیہ ہے اوپر فضل کے اور خصائص اس امت سے وہ ہی کہ مجتمع نہین ہوتی اوپر ضلالت کی اور یہ حدیث مشہور ہے باسانید کثیرہ اور روا سطے اوسکے ہین شواہد بعا یدہ اور حدیث مین آیا ہے کہ سوال کیا مین پروردگار اپنے سے کہ جمع نہووے میری امت اوپر گمراہی کے پس سوال میرا مجھے دیا اور یہ دلیل ہے اوپر حجیت اجماع اور اجماع حجت ہی اور اختلاف اونکا رحمت اور اختلاف امم سابقہ کا عذاب تھا اور حدیث مین آیا ہے اختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنے اختلاف میرے اصحاب کا تمہارے لیے رحمت ہی اور مشہور اس الفاظ کے ساتھہ ہی کہ اختلاف امتی رحمت اور بعض نے اس حدیث سے اختلاف امت حرفت وصناعات مین مراد رکہا ہے کہ موجب تیسیر وتسہیل امور دنیا اور انتظام کارخانہ معیشت کا ہی جیسیکہ اختلاف علما کا مسائل فقہیہ مین سبب نفی حرج وتوسعہ امر دین کا ہے اور خصائص اس امت مرحومہ سے وہ ہی کہ طاعون شہادت ورحمت ہی اس امت کے لیے اور اوپر امم پر عذاب تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے الطاعون شہادۃ لامتی ورحمۃ لہم ورجز علی الکافر یعنے وبا شہادت ہی واسطے امت میری کے اور رحمت ہی اونکے لیے اور عذاب ہی اوپر کافر کے اور فرار اوس سے بیچ حکم فرار کے زحف ہی جیسیکہ حدیث عائشہ رضی اور حیا مین آیا ہی حیثیک معصیت اور گناہ کبیرہ ہی اور خصائص اس امت سے ہی کہ نزدیک گواہی دو شخص کی آپس مین سے کسی بنا پیکے حق مین تحسیر واجب ہوتی ہی واسطے اوس بندے کے جنت اور امم سابقہ مین فقط کہ گواہی دیوین سو آدمی اور حدیث مین آیا ہے من اثنیتم علیہ بخیر وجبت له الجنۃ ومن اثنیتم علیہ بشر وجبت له النار یعنی جسکو ثنا کرو تم ساتھہ خیر کے واجب ہوئی اوسکے لیے جنت اور جسکو ثنا کرو تم ساتھہ بدی کے واجب ہوئی اوسکے لیے آتش دوزخ ۔ اور کہا گیا ہے کہ معتبر شہادت اہل عدالت وصدق کی ہے کہ جو آمیزش غرض اور کذب کی ہووے اور خصائص اس امت سے ہی کہ عمرین انکی اقصر اور اعمال انکے اقل نسبت باامم سابقہ کے اور اجر انکا اکثر اور وافر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داستان تمہاری اور داستان اونکی کہ پہلے تم سے تھے یہود ونصاری سے مانند داستان اوس شخص کے ہے کہ لیے تین اجیر ایک صبح سے پیشین تک اور ایک پیشین سے عصر تک اور ایک عصر سے شام تک اور واسطے ہر ایک کو ایک درہم اجرت مقرر کی جب وقت دینے مزدوری کا ہوا مزدور کہڑے ہووے کہ کیونکر روا ہووے کہ کام ہمارے متفاوت اور مزدوری برابر اوس شخص نے کہا میں جو شرط اور دینا تمہین کیا تھا دیا باقی میرا فضل ہی جسے چاہون دون اول مثال یہود اور ثانی مثال نصاری اور ثالث مثال اس امت مرحومہ کی ہے اور جملہ خصائص اس امت سے وہ ہی کہ دیے گئے ہین یہ اسناد کہ ساتھہ اوسکے سلسلہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہے اور دور قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا اور یہ خصوصیت فاضلہ اور سنت سنیہ کہ اکرام کیا حق تعالی نے اوسکے ساتھہ اس امت کو اور تشریف وتفضیل دی اونہین اوسکے ساتھہ کسی ایک کو امم سابقہ سے نہین دیا اور نہی صحیفے انبیا کے اونکے ہاتھو مین اور خلط کیا اوسکے ساتھہ اپنی اخبار کو کہ لیا ہے اوسنے غیر ثقات سے اونہین اونکے پاس تمیز وتفرقہ درمیان توریت اور انجیل کے اور درمیان اوس چیز کے کہ لاحق کیا اخبار سے اور اس امت فاضلہ شریفہ نے اخذ کیا احادیث کو ثقات سے کہ معروف

وشہور تھے اپنے زمانہ مین ساتھہ صدق و امانت کی اور اونہون نے اوروں سے تا تعتی ہوا سلسلہ حضرت تک اور بحث و تفتیش حاصل کی تا بیچا تا احتیاط و
ضبط کو مرتبہ مین اور تمیز و تفرقہ کیا اونمین کا طول تہے مصاحبت و مجالست اوسکی ساتھہ شیخ اپنے کے اوس شخص سے کہ قصیر و قلیل تہی صحبت
اوسکی اور لکہا احادیث کو بطریق سنی دہ اور ضبط کیے حروف و کلمات اوسکے غلط و خطا و زلل و خلل سے اور تہذیب و تنقیح کیا خصوصا صحاح
صحاح نے کہ عمدہ اونمین سے بخاری اور مسلم ہین کہ نیرین آسمان جلالت و عدالت کے ہین — ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ نہ تہا کسی امت مین امم سابقہ سے
ہنگام پیدایش آدم علیہ السلام سے علما اور امتین کہ نگاہ رکہین آثار رسولون اپنے کو مگر اس امت مرحومہ مین اور معرفت تواریخ و انساب بہی خصائص
اس امت سے ہی کہتے ہین کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تہے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائی ہین کہ صحبت
کرتی تہے ساتھہ التزام اور حفظ دواوین شعرا اور لغات عرب کیواسطے معرفت وجوہ تفسیر قرآن اور اوسکے اعراب کا اور جملہ خصائص سے یہ ہے
کہ یہ امت مخصوص و موفق ہوئی ساتھہ تصنیف کتابونکے اور اس کام مین مصداق حدیث کی ہین لا یزال طائفۃ منہم ظاہرین علی الحق حتی یاتی امر
اللہ و مجاہدین فی سبیل اللہ و متمسکین بسنۃ رسول اللہ یعنی ہمیشہ اونمین سے ہوگی ایک جماعت مددگار اوپر حق کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا اور
لڑنیوالی راہ خدا مین اور چنگل مارنیوالی ساتھہ سنت رسول خدا کی اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان نہ آیا تہا اگرچہ کتابت
علم اور جمع احادیث نہ اوپر وجہ تصنیف و ترتیب کی موجود تہا لیکن یہ منہاج بہ تبویب و تفصیل اور وضع و اصطلاح اور تدوین علوم اور تعیین موضوع
اور مسائل مسلوک نہ تہا بعد ازان اسقدر ہوا کہ حد و حصر سے باہر آیا کہ بجز علم علام الغیوب کے احاطہ اوسکا نہین کر سکتا اور خصائص امت محمدیہ سے
وجود اقطاب و اوتاد و نجبا و ابدال کا ہے اونمین ہے حدیث مرفوع مین انس سے آیا ہی کہ ابدال چالیس مرد و زن ہین جب مرتا ہے ایک اون مرد
یا زن سے پیدا کرتا ہے حق تعالی بدل اوسکا مرد یا زن دوسرا اور روایت کیا ہے طبرانی نے ساتھہ اس لفظ کے کہ خالی نہین ہوتی زمین چالیس مرد سے
مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ساتہہ اونکے قایم ہے زمین اور ساتہہ برکت اونکی سیراب ہوتی ہین لوگ نہین مرتا ایک کوئی اونمین سے
مگر وہ کہ بدل کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو اور تسمیہ بابدال اسی جہت سے ہی اور بعض مشائخ عظام نے کہا ہے کہ اس لیے ابدال کہتے ہین
کہ صفات ذمیمہ اونکی بدل بصفات حمیدہ کی گئی ہین اور منسلخ ہوئی ہین صفات بشریت سے اور مراد ہوتی انکے سے مانند خلیل الرحمن کے
ہونا اونکا ہے بیچ ایک صفت کی صفات کمال سے کہ اخص صفات بہی شریک ساتہہ اوس علیہ السلام کے اور یہی معنی ہین قول اوس قوم کے
کہ کہتے ہین کہ ہر ولی اوپر قدم نبی کے ہے نہ مثل نبی کے جمیع صفات مین حاشا اور ابن عدی نے کامل مین بیان کیا ہے کہ بائیس ان
چالیس کے شام مین ہوتے ہین اور اٹہارہ عراق مین اور جب امر الہی ہوگا کہ سب مقبوض ہووین قایم ہووے قیامت اور اسیطرح مروی ہے نزدیک
امام احمد کے مسند مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر سے مرفوعا آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اخیار میری امت کے

ہر قرن مین پانچسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین نہ پانچسو کم ہوتی ہین نہ چالیس جس وقت کہ ایک مرتا ہی دوسرا اوسکے بدل آتا ہے اور یہ مرد تمام روی زمین
ہوتی ہین **اور** رہی حلیہ مین ابن مسعود مرفوعا لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چالیس مرد ہین میری امت سے کہ دل اونکے اوپر دل ابراہیم کے
ہین دفع کرتا ہی خدا تعالی ساتھہ برکت اونکی بلا کو خلق سے کہا جاتا ہی اونہین ابدال اور اونہون نے پایا یہ درجہ بسبب نماز و روزہ و صدقہ کے پوچھا ابن مسعود نے
پس یہ درجہ کس چیز کے سبب پایا فرمایا ساتھہ سخاوت و خیر خواہی مسلمانونکے یعنی نماز و روزہ مین شریک ہین مسلمانونکے ساتھہ لیکن صفت خاص اونکی جسکے
سبب یہ درجہ پایا ہی یہی دونون صفتین ہین **اور** نقل ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی ہر روز کہے اللھم ارحم امۃ محمد لکھین اوسے ابدال سے **اور**
آیا ہی کہ نشان ابدال وہ ہے کہ پیدا نہین ہوتی اونکی اولاد اور وہ نفرین نہین کرتے کسی چیز کو **اور** یزید بن ہارون نے کہا کہ ابدال اہل علم ہین **اور** امام احمد نے
کہا کہ اصحاب حدیث **اور** تاریخ بغداد خطیب مین ایک کتاب سے منقول ہی کہ نقبا تین سو ہین اور نجبا ستر اور ابدال چالیس ہین اور اخیار سات اور
عمد چار اور غوث ایک مسکن نقبا مغرب مین ہے **اور** مسکن نجبا مصر مین **اور** مسکن ابدال شام مین **اور** اخیار سیاح ہین زمین مین **اور** عمد گوشہ ہای
زمین مین **اور** مسکن غوث مکہ مین **اور** جب کچھ عارض ہوتا ہے امر عامہ سے دعا و ابتہال کرتے ہین برآمد اوس حاجت کے لیے نقبا بعد از آن نجبا
بعد از آن اخیار اوسکے پیچھے عمد اونکے پیچھے ابدال اگر مستجاب ہوی دعا اون سب کی فبہا نہین تو ابتہال کرتے ہین غوث اور اجابت کیجاتی ہے دعا
غوث کی پہلے تمام ہونے مسئلت سے **اور** خصائص اس امت سے وہ ہی کہ داخل ہوتے ہین قبور مین بگناہ اور خارج ہوتے ہین بیگناہ پاک کیجاتی ہین
گناہون سے باستغفار مومنین کے اونکے لیے۔ روایت کیا اسی طبرانی نے اوسط مین حدیث انس سے **اور** ساتھہ اس حدیث کے استیناس حاصل
ہوتا ہی وہ جو بعضے علما نے کہا ہی اگرچہ قول شاذ ہے کہ عذاب قبر خواص اس امت سے ہی تا اونہین پاک و صاف آخرت مین لیجاوین اور یہ عذاب اونپر نہوا **اور** از انجملہ
وہ ہی کہ پہلے سب امم سے یہ اپنی قبور سے جو شگافتہ ہوتی زمین کی باہر آوین **اور** حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض عنی وعن امتی یعنے
مین اول اوس شخص کا ہون کہ شگافتہ ہوتی ہی زمین مجھسے اور میری امت سے **اور** از انجملہ وہ ہی کہ یہ ہر وقت مین مکان بلند پر ہووین۔ حدیث
جابر مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہونگا مین اور میری امت اوپر جای بلند کی مشرف اوپر خلائق کے اور نہین کوئی مرد مگر یہ کہ دوست رکھتا ہے کہ ہم سے
ہووین اور نہین کوئی پیغمبر کہ تکذیب کیا اوسے اوسکی امت نے مگر وہ کہ گواہی دونگا مین اوسکے حق مین اوپر ابلاغ رسالت پروردگار کے **اور** حدیث
دوسری مین آیا ہے کہ فرمایا پس ہونگا مین اور امت میری اوپر تل کی **اور** از انجملہ وہ ہے کہ اونکے واسطے علامت و نشان ہوگا اوپر منہ کے
اثر سجود سے **قال اللہ تعالی** سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یعنی نشانیان اونکی اونکے مونہون پر اثر سجود سے۔ آیا یہ علامت
دنیا مین ہیگی یا آخرت مین پس دو قول ہین۔ ایک وہ کہ یہ سیما دنیا مین ہی اور مراد ساتھہ اوسکے سمت حسن ہے اور سیمای اسلام اور خشوع **اور**
بعضون نے صفرت رو اثر بیداری سے کہ گمان لیجاوے دیکھنے والا کہ یہ بیمار ہین حالانکہ بیمار نہین۔ قول دوسرا وہ کہ یہ سیما آخرت مین ہوگا کہ موضع

سجدہ اونکے مونھونسے روشن و تابان ہونگے تا امتیاز و شناخت حاصل ہو کہ یہ ساجد تھے دنیا مین اور از انجملہ وہی کہ دیے جاوین اونکے نامہ اعمال داہنے ہاتھہ مین روایت کیا اوسے احمد و بزار نے اور ریونی سے مواہب و مدارج و آثار النبوت مین اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا نامہ اعمال کا داہنے ہاتھہ مین خصائص اس امت مرحومہ سے ہے اور مشکوۃ مین بھی حدیث احمد ابی الدرداء سے لاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اپنی امت کو پہچانتا ہون دن قیامت کی تین علامت سے ایک تحجیل غرہ اور دوسرے ہونا کتاب کا داہنے ہاتھہ مین اونکے اور تیسرے سعی کرتی ہوگی اونکے ذریت اونکی شیخ ابن حجر شرح مین لکھتا ہے کہ ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ دینا کتاب کا داہنے ہاتھہ مین خصائص اس امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور وجہ دلالت کرتے ہین اوپر اوسکے آیات و بقیہ احادیث عموم ہے مگر یہ کہ حمل کیا جاوے اوسپر کہ دیے جاتے ہین پہلے اور دوسرے یا ویسی صفت کہ نہین حاصل اونکے غیر کو ولیکن سعی ذریت ہو سکتا ہی کہ خصائص سے ہو اسواسطے کہ نہین پائی جاتی کوئی چیز کہ معارض اوسکی ہو تھی اور از انجملہ وہ ہی کہ نور اونکا دوڑتا ہے آگے اونکے اور جانب راست اونکے جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہے۔ اور امام احمد نے باسناد صحیح اوسے اخراج کیا ہی اور جملہ خصائص اونکے سے وہ ہی کہ وہ جو اونھون نے سعی و کوشش کی اپنی حیات مین بذات خود اور وہ جو سعی کی اوسکی واسطے اونکے اور نہ تھا اون لوگون کے لیے کہ پہلے اونسے تھے مگر وہ چیز کہ سعی کرتی تھی بذات خود ایسا ہی کہا ہے عکرمہ نے اور اس مقام مین اشکال وارد ہوتا ہے ساتھہ قول حق سبحانہ وتعالی کے آیت وان لیس للانسان الا ما سعی یعنی اور برستی نہین واسطے آدمی کے مگر وہ کہ کیا اپنی حیات مین اسواسطے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اسپر کہ آدمی کو نفع نہین مگر اس بات کا کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا اور جواب اس اشکال سے بچند وجہ ہے ایک یہ کہ منسوخ ہے ساتھہ قول حق تعالی کے آیت واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم یعنی اور تابع ہووین مومنونکی اولاد اونکے ایمان مین لاحق کرین ہم ساتھہ اونکے اولاد اونکی پس کیا جاوے ولد طفل میزان والدین مین اور ہووے فرد واسطے والدین کا اور قبول کرتا ہے حق تعالی شفاعت آبا حق ابنا مین اور شفاعت ابنا کی حق آبا مین بدلیل اپنی قول کے آیت اباؤکم وابناؤکم لا تدرون ایھم اقرب لکم نفعا یعنی باپ دادا تمہارے اور بیٹے تمہارے کون اونمین سے نزدیک ہے تمہارے واسطے از روی نفع کے۔ قرطبی نے کہا احادیث بہت دلالت کرتی ہین اوپر اس قول کے اور مومن کو پہونچتا ہے ثواب عمل صالح کا غیر اوسکے سے اور صحیح کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جو کوئی مرا اور رہا اوسکے روزہ رکھے اوسے ولی اوسکا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی حج کرے غیر اپنے سے حج کرے پہلے اپنی طرف سے پیچھے غیر کیطرف سے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ اعتکاف کیا اور اعتاق اپنے بھائی عبد الرحمن کیطرف سے اور کہا سعد بن عبادہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مرگئی آیا تصدق کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا ہان کہ دینا صدقہ فاضلتر ہے فرمایا پانی پلانا پس بنایا سعد نے ایک چاہ اور کہا یہ واسطے ام سعد کے ہے اور عبد اللہ بن ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تھا کہ پیادہ جاوے طرف مسجد قبا کے پس مرگئی اور رو خاک گئی

پس فتوی دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کو کہ جاوے اوسکی طرف سے **اور** مفسرین سے بعض نے کہا ہے کہ مراد انسان سے وان لیس
للانسان الا ما سعی مین ابوجہل ہے **اور** بعض نے کہا مراد یا انسان اس جگہ جی سے ہے نبیت **اور** بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط **اور** بعض نے
کہا ولید بن مغیرہ **اور** بعض نے کہا ہے کہ یہ اخبار ہے شرایع من قبلنا سے اور دلالت کیا ہے ہماری شریعت نے کہ انسان کو سعی اوسکی اور اوسکے
غیر کی دونون ہین **اور** صاحب کشاف نے کہا ہے کہ سعی غیر کیونکر نافع نہین ہے اوپر سعی نفس اپنی کے ساتھ ہونے اوسکے مومن مصدق پس ساتھ
اس اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیچ حکم سعی نفس کے واسطے ہونے اوسکے تابع اور قائم مقام - اور یہی سعی غیر نافع نہین وقتیکہ وہ عمل کرلے واسطے
نفس اپنے کے ولیکن جو نیابت کی غیر کے لیے موافق شرع کے وکیل اور قائم مقام اوسکا ہوا انتہی - اسیطرح سے مواہب ومدارج و آثار النبوت مین
اور تحقیق اختلاف کیا ہے علما نے بیچ ثواب قرات قرآن کے آیا پہونچتا ہے میت کو یا نہین اکثر اوسپر ہین کہ نہین **اور** مشہور مذہب
شافعی اور مالک اور جماعہ حنفیہ سے یہ ہے **اور** اکثر شافعیہ اور حنفیہ اسپر ہین کہ پہونچتا ہے اور ساتھ اسیکے قائل ہین امام احمد بن حنبل بلکہ منقول امام احمد سے
وہ ہے کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور حج و اعتکاف و قرات قرآن و ذکر وغیر ذلک پہونچتا ہے ولیکن کہا ہے کہ قرات قرآن قبر کے اوپر بدعت ہے
اور ذکر کیا ہے شیخ شمس الدین قسطلانی نے کہ صحیح وصول ثواب قرات ہے قریب و اجنبی وارث و غیر وارث سے جیسا کہ نافع ہے صدقہ اور دعا و استغفار
باجماع **اور** امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تکملہ روضۃ الریاحین مین ذکر کیا ہے کہ شیخ عزالدین ابن عبدالسلام کو خواب مین دیکہا کہتے ہین کہ ہم حکم
کرتے تہے دنیا مین ثواب قرات میت کو نہین پہونچتا اب معلوم ہوا کہ پہونچتا ہے اور ثواب اوسکا پہونچا **اور** فتوی دیا ہے قاضی حسین نے کہ استیجار واسطے
قرات قرآن کے قبر پر جائز ہے جیسیکہ استیجار اذان و تعلیم قرآن کے لیے - اور چاہیے کہ دعا کرے میت کے لیے بعد از قرات اسواسطے کہ لاحق ہوتی ہے اوسی دعا
بعد از قرات باجابت اور اکثر ہے از روی برکت کے **اور** ذکر کیا ہے شیخ عبدالکریم سالوسی نے اگر نیت کرے قاری ساتھ قرات اپنی کے کہ ہووے ثواب اوسکا
واسطے میت کے نہین پہونچتا اسواسطے کہ نیت کرنا بیچ اس تلاوت قرآن عبادت بدنی ہے پس غیر سے واقع نہین ہوتی لیکن اول پڑہا بعد از آن کہا وہ جو
اوسے حاصل ہوا ہے اجر سے واسطے میت کے اور یہ دعا ہے بحصول اوس اجر کے خاص میت کو نفع کرتا ہے میت کو **اور** کہا ہے کہ موضع قرآن موضع
برکت ہے اور نزول رحمت ہے اور میت بیچ حکم زندہ حاضر کے ہے پس امید رکہا جاتا ہے اوسکے لیے نزول رحمت اور حصول برکت وقتی کہ بہیجے قاری
ثواب اوسکے لیے **اور** ذکر کیا ہے صاحب عدہ نے اگر بنا کر لایا چشمہ یا کہود اکنوان یا لگایا درخت یا وقف کیا مصحف حال حیات اپنی مین یا کین بہ بابتین
غیر اوسکے نے بعد از موت اوسکی پہونچتا ہے ثواب اوسکا میت کو جیسا کہ وارد ہوا ہے خبرین اور مخصوص نہین حکم وقف مصحف کا بلکہ ملحق ساتہ اوسکے
ہر وقف اور یہ قیاس تقاضا کرتا ہے جواز اضحیہ طرف میت سے اسواسطے کہ وہ ایک نوع صدقہ سے ہے ولیکن تہذیب مین کہا ہے کہ جائز نہین
اضحیہ غیر سے بدون اذن وامر اوسکے اور ایسا ہی میت سے مگر اوس حال مین کہ وصیت کیا ہو ساتہ اوسکے **اور** تحقیق روایت کیا گیا ہے

اور ابی العباس محمد بن اسحق سراج سے امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرتی تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کے
آیا ہے کہ کیا تھا بعض کیا ہے آنحضرت سے شعر سنا لیکن اہل ثواب قرأت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں پہنچاتے ہم اور ائمہ دین کو کوئی امر و اثر
انکار کیا ہے اوسکا ایک جماعت نے اور کہا ہے کہ نہیں کیا یہ صحابہ نے اور بعض فقہای متاخرین نے مستحب کہا ہے اور بعضے اوسے باعث جانتے ہیں اور
کہا ہے کہ آنحضرت غنی ہیں اوس سے اسواسطے کہ حضرت کو لیئے ثابت ہے اجر ہر شخص کا کہ عمل خیر کیا امت میں سے بلا اوسکے کہ نقصان ہووے اجر عامل کو کچھ بھی
امام شافعی نے کہا ہے کہ کوئی خیر نہیں کہ عمل کرتا ہے ایک امت اوسکی سے مگر یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل ہیں و سبب ہیں اور جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ
اونکے صحائف بیچ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں زیادہ اوسکے عامل کو اجر سے ہے نا مضاعف کہ نہیں جانتا اوسے مگر خدا تعالی اور اسی قبیل سے ہے
وہ جو مشروع ہے نزدیک دیکھنے کعبہ کے کہتے ہیں اللهم زد هذا البيت تشريفا وتعظيما یعنے ای پروردگار زیادہ کر اس گھر کی بزرگی و تعظیم یہ سب مذکور ہے مواہب
اور مدارج و آثار النبوت میں اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے من سن سنة حسنة فله مثل
اجر من عملها یعنے نکالی راہ و روش نیک پس اوسکے لیے مانند اجر اوسکے ہے کہ عمل کیا اوسپر بعد از ترغیب تحریص امت کی اوپر تسنن سنت حسنہ کی بفعل و کمال اپنا
اثبات اجر غیر متناہی ہیں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور خصائص اس امت سے ہے کہ بہشت میں داخل ہوں پیش انبیاء کرام سے روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں روایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا بہشت اوپر انبیاء کے جبتک
کہ داخل ہوں میں اور حرام کیا گیا امتوں پر جبتک کہ داخل ہووے میری امت اور آئی خبر وہ ہے کہ داخل ہوں بہشت میں اونمیں سے ستر ہزار بغیر حساب کے روایت
کیا شیخین نے اور نزدیک بیہقی و طبرانی کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وعدہ کیا میرے ساتھ پروردگار میرے نے کہ لاوے امت میری میں سے ستر ہزار کو بہشت
بے حساب میں سوال کیا میں نے زیادتی کا پس دیا مجھے ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار بغیر ہزار اور حاصل کلام کہ دیا ہے پروردگار تعالی نے اس امت کو وہ جو نہیں دیا
اور امتوں کو جیسا کہ دیا ہے اونکے پیغمبر کو وہ جو نہیں دیا اور پیغمبروں کو و فصل اور اخص خصائص اور اشرف فضائل و کمالات اور اکبر معجزات و کرامات ائمہ
و تخصیص خدای عزوجل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فضیلت اسری اور معراج کے ہے کہ کسی شخص کو انبیاء و رسل سے ساتھ اوس تشریف کے ذریت
و کرم نہیں کیا اور جس جگہ کہ حضرت کو پہونچایا اور جو کچھ کہ حضرت کو دکھایا کوئی نہیں پہونچا اور نہیں دیکھا آیت سبحن الذی اسری بعبده لیلا من
المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من ایتنا یعنے پاک و منزہ ہے وہ کہ لیگیا بندے اپنے کو رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک
کہ برکت دیا ہے ہم نے گرداگرد اوسکے تاکہ دکھلا دیں ہم اوسے آیتوں اپنی سے - اسری کہ لیجانا حضرت کا ہے مکہ سے مسجد اقصی تک ثابت بکتاب اللہ اور منکر اوسکا
کافر ہے اور اوس جگہ سے آسمان پر لیجانا کہ معراج نام اوسکا ہے ثابت ہے باحادیث مشہورہ کہ منکر اوسکا مبتدع اور فاسق و مخذول ہے اور
ثبوت جزئیات حکایت عجائب احوال کا باخبار احاد ہے کہ منکر اوسکا جاہل و محروم ہے اور صحیح وہ ہے کہ وجود اسری و معراج سب بیداری میں بجسد تھا

اور جمہور علماء صحابہ و تابعین و اتباع و من بعدہم محدثین و فقہاء و متکلمین اسپر متفق ہین اور متواتر ہین اوسکے ساتھ احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ اور بعضے
یہ کہتے ہین کہ بروح تھا منام مین اور ایک جماعت اوسپر ہے کہ قضیہ متعدد تھا ایک وقت مین بیداری مین بجسد اور اوقات دیگر مین بمنام و بروح بعض
مکہ مین تھا اور بعض مدینہ مین اور باوجود اوسکے سب اتفاق رکھتے ہین کہ رویای انبیاء وحی ہے کہ اونہین شبہ کواہ مین اور بیدار رہے دل اون کا
اوس مین اور پوشیدہ ہے چشم اونکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہے چشم وقت حضور و مراقبہ مین تا شاغل ہووے کوئی چیز محسوسات سے اور قاضی ابوبکر بن العربی نے
کہا کہ وقوع اوسکا نوم مین واسطے توطیہ و تیسیر کے تھا جیسے کہ ابتدای نبوت مین رویای صادقہ دیکھتے تھے تا سہل و آسان ہو اوپر او ظہار تحمل حق کا
کہ ایک امر عظیم ہے اور عاجز ہین اوسسے قوای بشریہ اسیواسطے معراج اول منام مین واقع ہوئی تا قوت و استعداد وصول اوسکا بیداری مین حاصل ہووے
بلکہ بعض قائلین اس قول نے کہا ہے کہ وقوع اوسکا منام مین پیش از بعثت تھا واللہ اعلم اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ آنحضرت کی اسرات و معاریج بہت تھے
اور بعضون نے چونتیس کہے ہین ایک اونمین سے بجسم تھا اور بقیہ مین اور باقی بروح منام مین اور ایک قوم کہتی ہے کہ اسری مسجد حرام سے مسجد
اقصی تک بجسد بیداری مین تھا اور معراج وہان سے سموات تک بروح منام تھا اور تحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری کی مدارج النبوت مین یہ ہے
کہ اشارہ قول حق سبحانہ لنریہ من آیاتنا بمعراج ہے یعنی مسجد اقصی لیگئے پھر وہان سے سموات لیجا کر آیات دکھائی اسواسطے کہ ارادت آیات ظہور عجائب
کرامات و معجزات سموات مین تھا نہ فقط مسجد اقصی مین اور لیجانا مسجد اقصی مین مبدا اوسکا ہے اسواسطے ذکر کیا مسجد اقصی کو اور دو واقع مین اگر معراج
منام مین ہوتی استبعاد نکرتے اوسے کفار اور فتنہ مین نہ پڑتے ضعفاء اور مومنین اور یہی وقوع ان سب وقایع اور قضایا کا خارج حس اور احصار غیر متعارف
ہے نوم مین اور یہی اسری نوم مین اطلاق نہین کرتے اور جب اسری بیقظہ مین ہوا معراج کہ پیچھے اوسکے واقع ہوئی بھی بیداری مین ہووے اور کوئی دلیل
نہین ہے منام پر پیچھے اوس سے اور شبہہ قائلین کا بوقوع معراج منام مین کئی چیزین ہین ایک قول حق سبحانہ تعالی آیت وما جعلنا الرؤیا التی
اریناک الا فتنۃ للناس یعنے اور نکیا ہم نے خواب جو خواب کہ دکھایا ہمنے تجھے مگر آزمایش لوگونکے لیے کہ بعض مفسرین نے اوسکو حمل اوپر قضیہ
معراج کے کیا ہے اور رویا نام رویت کا منام مین ہے اور جواب اوسکا وہ ہے کہ یہ رویا محمول اوپر رویای قضیہ حدیبیہ یا رویای واقعہ بدر ہے
اور کہا ہے کہ رویا بمعنی رویت بصر ہے آیا ہے اور استشہاد لاتے ہین ساتھ قول متنبی کے کہ کہا ہے مصرع ورؤیاک احلی فی العیون من الغمض
یعنے اور رویت اور دیکھنا تیرا شیرین تر ہے آنکھون مین چشم پوشی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ تسمیہ بر رویا بجہت وقوع اوسکے رات مین ہے اور وہ
کہ حدیث مین آیا ہے کہ خبر یا یا فاستیقظت اس جگہہ بھی دلیل اوپر ہونے اسری و معراج کے منام مین نہین ہے جیسیکہ واقع ہوا ہے ثم استیقظت
وانا فی المسجد الحرام یعنی ہو گیا مین بیدار حالانکہ مین مسجد حرام مین تھا اور محققین نے کہا ہے کہ مراد باستیقظ افاقہ و ہشیاری اور بحال خود
آنا ہے اوس حالت سے کہ سخت پکڑ لیا تھا حضرت کو مشاہدہ عجائب جبرائیل ملکوت سموات و ارض اور مشاہدہ ملاء اعلی سننے اور وجود دیکھا آیات کی

الٰہی اور انوار اسرار نامتناہی سے ولیکن تکلم کرنا اوسمیں زبان تاویل اور اثبات اوسکے امکان کا ساتھ دلائل کلامیہ کے کہولنا اور گرفتار عقل اور حیلہ ہای عقلیہ کا ہونا منافی مقام ایمان وعبودیت سے بعید ہے اور ہم مومنین کو کوئی دلیل ورای قول خدا اور رسول خدا کے نہین جو کچہ کہ اونسے سنا ایمان لائے ہم اور بیشک وشبہ دل مین ظہور نہ کیا اور فرقہ اسی تقلید کہتے ہین اور اس بات کو نہین سمجہتے کہ یہ تقلید کیس شخص کی ہے یہ تقلید ایسے شخص کی ہے کہ ثابت ہے تحقیق اوسکی بمعجزات باہرہ اور تقلید محقق عین تحقیق ہے اور حقیقت مین یہ تقلید نہین بہ اتباع صراط مستقیم ہے تم لوگ مقلد ہو کہ تقلید عقل کی کرتے ہو اور عقل سے کہے پر کہ ثابت نہین ہوئی تحقیق اوسکی باور کرتے ہو کہ تمام شکوک وشبہات اوسکی راہ مین ہین فلاسفہ خود در اصل منکر انبیا کے ہین اونسے کیا کام اونہا پیغمبر اونکے عقل ہے ان متکلمان خانہ خراب کو کیا ہوا کہ باوجود راہ راست راہ کو گم کیا اور راہ گفتگو اور شبہ وجدل پڑی اگرچہ نیت مین اونکی مخالفت فلاسفہ اور رد اونکے قول پر تہا لیکن سلوک راہ عقل مین سپر د اور موافق اونکے ہوئے اور گمراہ ہوئے اور اور ونکو بہی گمراہ کیا ضلوا واضلوا والله الهادي یعنے بہکے اور بہکایا اور اللہ ہدایت کرنیوالا ہے **نظم** شاہ معراج نبی وافراست + آنکہ بدین نیست منکر کافراست + دستگہ سلطنت این وصال + نیست بپامردی خیل خیال + طبع مداراو زمعارج فرح + لیس على الاعرج فيها حرج + خلق چہ داند کہ مدام است این + عشق شناسد کہ چہ دام است این + جام کشان ساغر جم می کشند + خاک خوران درد شکم میخورند + قصہ قوسین کجا وکمان + نیست بیازوی کمان این کمان + **نظم** ای زغنہ شبے بکام اسری + از حجرہ مکہ تا باقصی + از شوق ہوای پای بوست + رفتہ دل سنگ صخرہ از جا + بر بام سپہر راندہ از شام + چون صبح براق سدرہ پیما جبریل زسر عت رکابت + واماندہ نشستہ پای برجا + تو تاج لقد رآی نہادہ + بر تارک لامکان زد طغرا + از جام مراد خوردہ ہر دم + در بزم دنی مدام اوحی + دیدہ ہمہ رازہای پنہان + در جام جہان نمای پیدا **نظم** امی بر دہ قضیت بوش محمل + او رفتہ بزر گرم منزل + نیم شبان کان مہ گردون غلام کرد بدولت سوی گردون خرام + ولولہ در عالم بالا فتاد + غلغلہ در گنبد مینا فتاد + تفتق وہفت نیم خاستند + ہفت وہشت خویش بیاراستند ثابت وسیارہ دران انتظار + ماندہ زبیرون ودرون بیقرار + روضہ براورد وغبار بجور + ساختہ جاروب زگیسوئی حور + حور براہ داشتہ چشم سیاہ کردہ زدیدہ درم افشان راہ + سدرہ طوبی سوئی بدرچنان + سجدہ کنان در شب قدر چنان + **وصل** بیان کہ حدیث معراج کو جمع کثیر نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہے بمرتبہ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات مین روایات مختلف آئی ہین اور مشہور اوس سے حدیث اوس کی ہے کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح مین قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک سے اور انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ سے لائے ہین اور اس حدیث مین ذکر شق قلب نبوی اور دہونا اوسکا آب زمزم طشت ذہب مین اور پر کرنا حکمت وایمان اور رکہنا اوسکا سینہ شریف مین اور التیام اوسکا واقع ہوا ہے اور شق صدر شریف چار مرتبہ ہوا۔ اول عہد طفولیت مین کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تہے۔ دوسرا دس برس کی عمر مین کہ قریب بوقت بلوغ پہونچے تہے۔ تیسرا نزدیک بعثت کے۔ چوتہے اس وقت مین کہ وقت اسری تہا۔ تاکہ بکمال طہارت وصفا

مستعد و متوجہ دریافت عالم ملکوت کے ہووے اور پر قیاس وضو و تطہیر کے کہ پیش از نماز کرین کہ نمونہ معراج کا ہے اور یہ بھی ایک مواضع وثیقہ ہی ہے کہ حکما طبیعیین اس سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شق صدر و قلب موت ہے کہ حیات کے ساتھ جمع نہین ہوتی اور ارباب عقل تاویل کرین اور کہین کہ مراد تطہیر و تلطیف باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لوث حدوث و امکان سے اور اہل ایمان تصدیق کرین بے تاویل و صرف ظاہر سے اور کہین یہ سب اسباب عادی ہین اور خدا پر کوئی چیز محال نہین اور لانا طشت ذہب کا اور دہونا اوسمین ایک نوع تکریم ہے بسبب عرف و عادت کے اور اشارہ ہے کہ حضرت مکرم و معظم ہین سب عوالم مین اور رہ وہ کہ استعمال ذہب شریعت محمدیہ مین حرام ہے اور دار آخرت مین مومنونکے واسطے خالص ہو وسے باشارہ قول حق تعالی کے آیت قل ہی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ یعنے کہدو وہ اون لوگون سے جو ایمان لائے زندگانی دنیا مین خالص ون قیامت کے اور قصہ اسری حقیقت مین عالم آخرت سے ہے یا یہ کہ استعمال و استمتاع مذہب بذاتہ حضرت سے حاصل نہین ہوا بلکہ ملائکہ سے کہ غیر مکلف ہین ساتھ اوسکے یا یہ کہ احتمال ہے کہ یہ واقعہ پہلے حکم تحریم سے ہووے اور فی الحقیقت یہی ہی اسواسطے کہ تحریم اوسکی مدینہ مین ہوئی ہے بعد قضیہ اسری کے اور حکمت دہونے قلب مقدس مین آب زمزم وہ کہا ہے کہ آب زمزم تقویت کرتا ہے قلب کو بس دہویا قلب شریف کو تا قوی ہوا در مشاہدہ عالم ملکوت کے اور بعض علمانے استدلال کیا ہے اوسپر کہ آب زمزم افضل ہے آب کوثر سے کہ دہویا گیا قلب مکرم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ساتھ افضل میاہ کے اور قول بعض کہ آب زمزم قریب و حاضر تہا اور آب کوثر بعید و غائب نہایت ضعیف ہے اسواسطے کہ قرب و غیبت یہان معقول نہین سب برابر ہے واللہ اعلم بعد ازان لائے جبرئیل علیہ السلام آپکے واسطے دابہ سفید کہ نام اوسکا براق ہے نیچا خچر سے اور اونچا حمار سے کہ رکہتا تہا قدم کو باندازہ نظر ابیات اسپی از باد سبکپای تر + آتش از آب تن آسا ئے تر مرتع فردوس چراگاہ او + آئینہ خورشید خوردہ ماہ او + نعل قصور رش شدہ ماوای خواب + حور زچاہ و قش دادہ آب + بال ودم خویش چو برجی متشا بر سر شب عنبر تری فشاندہ + کردہ شمہ مکہ وداع حرم + دیدہ زمزم شدہ وزان عین نم + از غم موی اللیل شب مشک بیز + اختر ہ سان شدہ جہد بیکدگر + سر حرم مکہ چو دامن فشاندہ + تا حرم قدس مقدس براندہ منادی عنایت گوش جان مین یہ لطیفہ غیبیہ پہونچاتا ہے پس مقتضی حال و زمان اور مناسب عہد داوان یہ ہے کہ لطیفہ خفیہ اس روز کا وصف شب معراج مین پڑہا جاوے اور بیچ عرض جوہریان مجامع فضل و فصاحت و صیرفان اقالیم فہم و بلاغت کے پہونچایا جاوے ا آرام و قرار شب مین حاصل ہے ب بہجت افطار شب مین ہے ت تجلیات آثار شب مین ث ثواب ہزار ماہ شب مین ج جود عاشقان بختیار کے شب مین ح حلاوت طاعت ابرار شب مین خ خزائن عبادت اخیار شب مین د دیرینہ تسبیح مسبحان عالی مقدار شب مین ذ ذوق قراءت مقربان شیرین گفتار کا شب مین ر راحت متعطشان دیدار شب مین ز زینت تسکین و وقار شب مین س سودا و خواب بیچ خلوت خانہ انکہون طالبان انوار کے شب مین ش شرف نزول قرآن گوہر بار شب مین ص صلوات

در بیت طول اسرار شب میں ض ضیا بار آخر شب بیداری کا از شب بینی ط طرب راکعان وساجدان شب بیدار شب میں ظ ظہور روشنائی آشنایان با اعتبار شب میں ع عشرت مومنان روزہ دار شب میں غ غبطہ ہوا اہل اشتیاق جمال پروردگار شب میں ف فتح وظفر جانبازان وفادار شب میں ق قافلہ مخدوم مہاجر وانصار شب سے ہے ک کفایت کار اولیا ہمیں بزرگوار شب میں ہوا ہے ل لذت سیر وسلوک واختیار شب میں م معرفت حقائق ومرگ معنوی پوشیدہ وآشکار شب میں ن نور روز قیامت اثر بیداری شب ہی اوپر رخسار بردبار کے ہوویگا و وسیلہ تسمیم سلطان جبار کے شب میں ہ ہیبت دلہای اشرار بسبب ظلمت شب ہے لا لآلی تدبیر وتفکر صنایع کردگار شب سے ہے ی یمن سفر احمد مختار بعالم افتخار شب میں نظم شب چیست چراغ جاودانی + از شعلہ شمع آن جہانے + شب برقع اطلس سیاہ مست + بر چہرہ شاہد معانے + در ظل شب است موکب جان + سرمست مدام لن ترانے + با عاشق اشک ریز شب خیز + شب راست کرشمۂ نہانے ای دولت میں سر جانت + کز لذت شمیں شب بدانے اور حدیث میں آیا ہے پس سوار کیا گیا میں اور لیگیا مجھے جبرئیل آسمان پر اور ظاہر اس حدیث میں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تھے اور ہوا میں جاتے تھے جیسیکہ زمین پر چلا میں اور یہ بھی خارق عادات ہے کہ بشر ہوا پر نہیں جاتا اور خصوصاً بوقت سواری چار پایہ پر غرضکہ سب وسعت قدرت الٰہی میں ہے اور قدرت مقید نہیں بجریان عادت اور بعض روایات میں آیا ہے کہ اوس براق کے دو بازو تھے کہ اونکے ساتھ اوڑتا تھا اور حکمت بیچ بھیجنے براق کے تعظیم وتکریم حضرت محبوب رب العالمین کی تھی جیسا کہ محب محبوب کے لیے گھوڑا بھیجے اور اخص خواص کہ محرم وانیس مجلس خاص کا ہے واسطے بلانیکے بھیجے اور رات میں کہ زمان خلوت خاص سے ہے پوشیدہ چشم اغیار سے بلاوے اور حکمت ہونے براق بیچ ہیئت ترکیبی کے ... سے اوپر شکل فرس کے اشارہ ہے کہ بلانا مسلم وامن میں تھا نہ حرب وخوف میں اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتھ وقوع اسراع شدید کے ساتھ دابہ کے کہ موصوف نہیں ہے اوسکے ساتھ عرف وعادت میں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ جب حضرت نے پانو مبارک رکاب میں رکھا براق نے سرکشی کی پس جبرئیل علیہ السلام نے براق کو کہا کہ کیا ہوا تجھے کہ سرکشی کرتا ہے تو سوار نہیں ہوا تجھ پر کوئی گرامی تر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس عرق کیا براق نے اور زمین پر بیٹھا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی پیٹھ پر بیٹھے اور یہ سخن دلالت کرتا ہے اسپر کہ براق آمادہ تھا واسطے سواری انبیا علیہم السلام کے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر نبی کو براق تھا اوسکے اندازہ قدر ومرتبہ اوسکے جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آتے تھے سوار اوپر براق کے بیت المقدس سے مکہ میں واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے اور گویا اشارہ جبرئیل کا بجنس براق کے ہے واللہ اعلم اور وجہ استصعاب براق یا اس جہت سے تھی کہ ہرگز کوئی اوسپر سوار نہ ہوا تھا یا بجہت بعد عہد سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ استصعاب براق بجہت ناز وطرب وافتخار تھا نہ بطریق استبعاد وسرکشی اور کہتے ہیں

کہ رکاب براق کی جبرئیل کے ہاتھ مین تھی اور زمام میکائیل کے ہاتھ مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ جبرئیل ردیف آنحضرت تھے اور اور شاید کہ
اول رکاب مین ہووین بعد ازان اثنائی راہ مین محبت و عنایت حضرت سے یہ اقتضا کیا ہو کہ اونہین ردیف اپنا کرلیا یا پہلے ردیف ہون
ازان بعد برعایت طریقہ ادب اور تکریم آنحضرت اتر لیے ہون واللہ اعلم اور یہ روایت مین آیا ہے کہ گذر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسے
علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہے تھے اپنی قبر مین پس کہا اشہد انک رسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہون مین بدرستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہے اور جو
انبیا زندہ ہین اپنی قبرین خدا کے نزدیک تعبد کرتے ہین جیسیکہ ذکر کرتے ہین اہل جنت جنت مین بی آنکہ مکلف ہون ساتھ اوسکے بعد ازان
گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین اوپر اقوام و طوائف انام کے نیکون اور بدون سے کہ عالم برزخ و مثال مین ساتھ آثار
و ثمرات و افعال احوال اپنے کے مشغول و گرفتار ہین اور ذکر اوسکا طول رکھتا ہے بعد ازان پہونچے بیت المقدس مین اور باندھا براق کو
ساتھ حلقہ باب مسجد کے کہ اب اوسے باب محمد کہتے ہین پس آئی مسجد مین اور ادا کین دو رکعت کہ ظاہرا یہی دو رکعت تحیۃ المسجد ہون اور حاضر ہوے
ملائکہ اور متمثل کی گئین ارواح انبیا آدم علیہ السلام سے عیسی علیہ السلام تک اور ثنا کہی خدا کے لیے اور درود بہیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور اعتراف و اقرار کیا سب نے ساتھ فضل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اذان کہی اور تکبیر واسطے نماز کے اور مقدم کیا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو پس آنحضرت نے امامت فرمائی اور سب انبیا اور ملائکہ نے اپکا اقتدا کیا اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ یہ نماز نفل تھی یا فرض
اور اگر فرض تھی نماز عشا تھی یا صبح اور ظاہر سیاق حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ادا بیت المقدس مین پیش از عروج باسمان ہووے
پس نماز عشا تھی اور اوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے یہ قضیہ بعد از نزول ہے نماز صبح ہووے شیخ کبیر عماد الدین بن کثیر کہ اعاظم
علماے حدیث و تفسیر سے ہین کہا ہے کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا انبیا کے ساتھ پیش از عروج و بعد ازان دونو حال مین تہا اور جب باہر آئے
حضرت مسجد سے لائی جبرئیل ایک ظرف خمر اور ایک ظرف لبن اور تخییر کیا کہ ان دونون سے جسے چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لبن کو کہا جبرئیل نے اختیار فرمایا آپ نے فطرت کو اور مراد فطرت سے اس جگہہ دین اسلام ہے اور استقامت
اوسپر اسواسطے کہ شیر اسہل و طیب و طاہر و سائغ ہے پینے والونکو جو کوئی خواب مین دیکھے کہ شیر پیتا ہے تعبیر اوسکی وہ ہے کہ علم دین پاوے
بخلاف خمر کہ ام الخبائث اور جالب انواع شر ہے خال و بال ہین اگرچہ اوسوقت مین مباح تھی اسواسطے کہ قضیہ اسری مکہ مین تہا اور تحریم
خمر مدینہ مین لیکن انجام کار حکم اوسکا حرمت تہا اور حدیث ابن عباس مین دو قدح آئی ہین ایک لبن سے اور دوسرا عسل سے اور
ایک روایت مین تین اوانی لبن و خمر اور ذکر عسل نعین کیا۔ اتیان آن اوانی کا متصل وصول سدرۃ المنتہی بہی آیا ہے تصریح کیا
اسے حافظ عماد بن کثیر نے اور تحقیق ظاہر ہوا اثر شفقت موسی علیہ السلام کا اس امت مرحومہ پر تخفیف صلوۃ مین پچاس سے ساتھ پانچ کی

اور کہا ہے کہ یہ رحمت تھی حضرت موسی علیہ السلام سے اس امت مرحومہ سے اور یہ سبب اوسکے تھی کہ موسی علیہ السلام نے توریت مین صفات امت
کی پڑہین تہین اور آرزو کی کہ اونہین میری امت گردان حق تعالی نے فرمایا کہ یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوویگی اس آرزو کو قطع کر پس
کہا مجہے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردان **وصل** ازان بعد برداشتہ ہوے آنحضرت طرف سدرۃ المنتہی کے کہ اوسی طرف منتہی ہوتے
ہین اعمال و علوم خلق کے اور اوسی جگہہ سے اوترتا ہے امر اور لیے جاتے ہین احکام اور اوسکے نزدیک وقوف کرتے ہین ملائکہ اور کسیکو
مجال تجاوز و عروج اوس سے نہین اور اوسی طرف منتہی ہوتا ہے جو کچہ صعود کرتا ہے عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہے عالم علوی سے اور تجاوز نہین کیا
اوس مقام سے کسینے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور باز رہے اور جدا ہوے حضرت سے جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا ای جبرئیل
یہ کیا جگہہ باز رہنے اور جدا ہونیکی ہے یہ وہ جگہہ نہین کہ دوست دوست کو تنہا چہوڑے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر بمقدار سر انگشت نزدیک
ہونمین سوختہ ہونمین **ابیات** بگفتا فراتر مجالم نماند + بماندم کہ نیروی بالم نماند + اگر یک سر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم
بعض روایات مین آیا ہے کہ آنحضرت نے کہا جبرئیل علیہ السلام کو اگر تمہین کچہ حاجت ہو کہو تا بحضرت رب العزت عرض کرون جبرئیل نے کہا حاجت
میری وہ ہے کہ درخواست و خواہش کرو درگاہ حق سے کہ فراخ کرون مین بازو اپنے اوپر پلصراط کے قیامت کے دن تا اوسپر امت تمہاری
گذرے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہی آسمان ششم مین ہے اور دوسری روایت مین ساتوین آسمان مین ہے اور تطبیق بین
الروایتین یہ ہے کہ بیخ اوسکے آسمان ششم مین ہے اور شاخین آسمان ہفتم مین اور وجہ تسمیہ بسدرہ کے معنی کنار ہے مفوض و موقوف ہے بر علم
شارع کے ہے اور کہتے ہین کہ اس درخت مین تین طرح کی منفعت ہے ظل ممدود و طعم لذیذ و رائحہ طیب او بمنزلہ ایمان کے ہے کہ جمع کرتا ہے
قول و نیت و عمل ظل بمنزلہ عمل کے ہے اور طعم بمشابہ نیت اور رائحہ بمنزلہ قول کذا قالوا اور ہوسکتا ہے کہ یہ درخت لگایا گیا ہو آسمان مین جیسکہ
لگائی جاتے ہین زمین مین اور قدرت شامل ہے جیسا کہ اور درخت زمین مین لگائے جاتے ہین یہ درخت ہوا مین ہو جیسے کہ سیر فرمائی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا مین اور ہوسکتا ہے کہ مغروس ہو تراب مین جیسکہ درخت جنت کے اور درخت کا بہی احتمال ہے
کہ مغروس نہوون اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو ـ جاننا چاہیے کہ سدرۃ المنتہی سے چار نہرین نکلی ہین دو باطن مین اور دو ظاہر مین
دو باطن کی بہشت مین جاتی ہین اور ظاہر نیل و فرات ہین اور حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار نہرین جنت سے ہین نیل و فرات
و سیحان و جیحان پس بعضے کہتے ہین کہ ہونا انکا جنت سے باین معنی ہے کہ منافع و ثمرات اونکے دائم و بسیار ہین واللہ اعلم اور احوال نیل مین
جو کہ عجائب و غرائب لکہے ہین عقل اونمین حیران ہے اور نہرین ماء و لبن و عسل و خمر جدا ہین کہ بہشت مین جاری ہین جیسا کہ منطوق قرآن
عظیم کا ہے اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے حدیث انس سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لیگئے ایک

نہریں ہیں اوپر سنگریزے ہیں یاقوت و زمرد کے جاری ہے اور اوانی اوسکی ذہب و فضہ و یاقوت و لولو و زبرجد کے ہیں اور پانی اوسکا صفید زیادہ دودھ سے
اور شیرین زیادہ شہد سے اور حدیث ابی سعید میں آیا ہے کہ بہشت میں جاری ہوتا ہے ایک چشمہ کہ اوسے سلسبیل کہتے ہیں کہ نکلتی ہیں اوس سے دو نہریں
ایک کو کوثر کہتے ہیں دوسری کو نہر رحمت اور یہ وہ نہر ہے کہ جس وقت عقبات دوزخ سے سیاہ و سوختہ ہو کر نکلیں جب اوسمیں پڑیں اوسی وقت تر و تازہ ہو جاوینگے
اور سدرۃ المنتہی کو انوار نے ہیں پوشیدہ مانند ملخ و پروانہ کے طلا سے اور ہر ایک پر ایک فرشتہ ہے اور وصف اس مقام کا باہر حد قیاس عقل سے ہے
اور اس جگہ بھی آیا ہے کہ واسطے آنحضرت کے اوانی ہیں خمر و لبن و عسل سے پس اختیار فرمایا لبن کو جیسا کہ بیت المقدس میں معلوم ہوا اور درمیان ہی
نماز پڑھی انبیا کے ساتھ اور امامت کی جیسی کہ بیت المقدس میں بعد ازآن دکھایا گیا حضرت کو بیت المعمور اور اوٹھایا گیا اوس سے پردہ پھر دیکھے
یہی سبب ہے لفظ حدیث کا ثم رفع الی البیت المعمور اور تفسیر کیا اوسے ان معنوں کے ساتھ کو درمیان اوسکے اور بیت المعمور کے عوالم تھے کہ قدرت
اوپر ادراک اونکی نہ تھی پس اوٹھایا گیا حجاب اور ظاہر کیا گیا اور لایا گیا بیچ بصر و بصیرت حضرت کے تا دیکھا اوسے اور بیت المعمور ایک مسجد ہے
محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر گرے اوپر کعبہ کے اور کہتے ہیں یہ وہ گھر ہے کہ بھیجا گیا واسطے آدم علیہ السلام کے بعد
از ہبوط اور اوٹھایا گیا ازان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و منزلت اوسکی اوپر آسمان کے مانند خانہ کعبہ کے ہے زمین میں اور طواف کرتے ہیں اوسکے
اور نماز پڑھتے ہیں وہاں ملائک جیسے کہ طواف کرتے ہیں کعبہ کو آدمی اور آتے ہیں بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نہیں آتے اوسطرف پھر دوسری
مرتبہ اور دوسرے دن پھر ستر ہزار اور آتے ہیں کہ نہیں آئے اس سے پہلے اور یہی حال ہے جس روز سے کہ پیدا کیا ہے ابتک اور یہ دلیل ہے اوپر عظمت
قدرت پروردگار تعالی و تقدس کے اور کوئی خلق عظیم تر اور بیشتر ملائکہ سے نہیں اور روایت ہے کہ نہیں آسمانوں اور زمینوں میں جگہ ایک
بالشت کی مگر وہ کہ رکھی ہے فرشتوں نے پیشانی اپنی واسطے سجدہ کے اور نہیں کوئی قطرہ دریا سے مگر وہ کہ موکل ہے اوسپر فرشتہ اور آیا ہے
کہ آسمان میں ایک نہر ہے کہ اوسے نہر الحیوۃ کہتے ہیں آتے ہیں جبرئیل علیہ السلام وہاں ہر روز اور نہاتے ہیں اوس نہر میں پھر باہر آتے ہیں اور جھاڑتے ہیں
پروبال اپنے اور جدا ہوتے ہیں اوس سے ستر ہزار قطرے اور پیدا کرتا ہے پروردگار تعالی ہر قطرہ سے فرشتہ پس یہی فرشتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں
بیت المعمور میں اور پھر دوبارہ اوسطرف نہیں آتے۔ اسیطرح سے مواہب اور آثار النبوۃ میں اور نقل کیا ہے امام فخرالدین رازی نے تفسیر
قول حق تعالی میں ویخلق ما لا تعلمون یعنے پیدا کرتا ہے وہ چیز کہ تم نہیں جانتے + عطا و مقاتل و ضحاک کہ ائمہ تفسیر میں روایت کیا ہے ابن عباس سے
کہ کہا داہنی عرش کی ایک نہر ہے نور سے باندازہ ہفت آسمان و ہفت زمین و ہفت دریا کے اور جبرئیل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے ہیں اور زیادہ
کرتے ہیں نور پر نور اور جمال پر جمال اپنا اور جھاڑتے ہیں پر اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ہر قطرے سے کہ گرتا ہے اوسکے پر سے کئی ہزار فرشتے قیامت تک
اور روایت کیا گیا ہے کہ اوس جگہ فرشتے ہیں کہ تسبیح کرتے ہیں خدا تعالی کی اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ساتھ تسبیح کے فرشتہ واحد [illegible]

کی تقدیر سے اور حق تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے * صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ یہ باعداد اون فرشتوں کے ہیں کہ واسطے تعقب کے ہیں اور بعضے
اون ملایک سے کہ موکل اوپر نباتات اور ارزاق اور حفظ اور موکل اوپر تصویر بنی آدم اور ملایک کہ نازل ہوتے ہیں سحاب میں اور فرشتے کہ لکھتے ہیں
حسنات لوگوں کے جمعہ کے دن اور فرشتے حفظہ اور فرشتے کہ آتے ہیں متعاقب یعنی نوبت بنوبت ضبط کرتے ہیں اعمال بندوں کے رات دن میں اور فرشتے نزدیک قبر
کہ اوپر قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور سلام اور درود کہتے ہیں اور مقربات عالی کے اور وہ کہ کہتے ہیں
ربنا ولک الحمد اور وہ کہ دعا کرتے ہیں منتظران نماز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہیں عورت کو جو چھوڑے جامہ خواب مرد اپنے کا اور واسطے ہر ایک کے آسمانوں سے
فرشتے ہیں کہ ہر طائفہ کی تسبیح جدا ہے اور آیا ہے کہ ہر فرشتے کو حملہ عرش سے منہ میں جیسا ملین کہ فرشتے نہیں ہوتے بعض بعض کے ساتھ اور
اگر ایک فرشتہ پھیلاوے بازو اپنا ڈھانک لیوے دنیا کو پر و بازو اپنے سے اور حملہ عرش اللہ فرشتے ہیں ساتھ اس عظمت و بزرگی کے
کہ مسافت نرمہ گوش سے دوش تک اونکی دو سو برس کی راہ اور ایک روایت سے سات سو برس کی اور کتاب العظمہ میں کہ ابی الشیخ کی ہے
وہ چیزیں ذکر کی ہیں کہ اعجب العجائب سے ہیں اور اسی جگہ سے عظمت و کبریائی خالق تعالیٰ کی تصور کرنا چاہیے اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صعود کیا میں نے اوپر آسمان ہفتم کے ابراہیم خلیل کو دیکھا میں نے کہ تکیہ ساتھ بیت المعمور کے بیٹھے ہیں اور اوپر
اوسکے ایک قوم ہے خوشرو پس سلام کیا میں نے اوپر اور سلام کیا اونھوں نے مجھ پر اور اپنی امت کو دو قسم پایا میں نے ایک جماعت لباس سفید
رکھتی ہیں مثل قراطیس اور ایک گروہ لباس چرکین پس آئے میرے ساتھ وہ کہ لباس سفید رکھتے تھے بیت المعمور میں اور محجوب رہے وہ
کہ لباس چرکین رکھتے تھے پس نماز پڑھی میں نے بیت المعمور میں اونکے ساتھ کہ لباس سفید رکھتے تھے اور سفیدی جامہ کنایہ حسن اعمال سے ہے
اور آیا ہے کہ فرمایا کہ نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکھی میں نے سفید رو خوش رنگ مانند قراطیس کے اور دوسری کہ اونکے رنگوں میں کچھ تھی
پس آئی وہ قوم ایک نہر میں غسل کیا پس اونکے رنگوں سے کچھ خالص ہوا پھر دوسری نہر میں گئی اور خالص ہوئے اور اونکے رنگ تمام مثل اوس
قوم کے کہ سفید رو خوش رنگ تھے پس پوچھا آنحضرت نے وہ سفید رو کون لوگ ہیں اور یہ تیرہ رنگ کون اور یہ مرد کہ بیٹھا ہے کون ہے اور
یہ نہریں کہ جن میں نہائی کیا ہیں * حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ مرد باپ تمہارا ہے ابراہیم علیہ السلام اور یہ سفید رنگ ایک جماعت ہے کہ نہ ملایا
ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے اور یہ تیرہ رنگ وہ لوگ ہیں کہ خلط کیا اعمال صالحہ کو ساتھ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی حق تعالیٰ نے
اور یہ نہریں اول نہر رحمت اور ثانی نہر نعمت اور ثالث نہر شراب طہور ہے بعد ازاں بالا تر گئے اور اوس جگہ پہنچے کہ سنی جاتی تھی آواز اقلام کی
کتابت کرتے تھے ساتھ اوسکے فرشتے اقدار الٰہی کو اگرچہ قضا و تقدیر الٰہی قدیم ہے و لیکن کتابت اوسکی حادث اور کتابت لوح محفوظ
کہ کائنات اوس میں ثبت ہیں پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہے و جف القلم بما ہو کائن یعنی خشک ہوا قلم ساتھ اوس چیز کے کہ ہونے والی

اشارہ ہے ساتھ اوسکے ولیکن یہ کتابت صحف ملائکہ مین مثل فروع منتسخ ہے اپنے اصل سے جیسا کہ شب نصف شعبان مین اور دیگر ایام و لیالی مین
لکھتے ہین اور محو و اثبات اوسمین جاری ہوتا ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت یعنے نابود کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے - عبارت
اوس سے ہے جیسا کہ آثار مین آیا ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے ابن قیم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقلام بارہ ہین اور متفاوت
ہین درجہ اور رتبہ مین اعلی و اجل قلم قدر ہے کہ لکہا ہے پروردگار جل و علی نے اوسمین مقادیر خلائق کو جیسے کہ سنن ابی داؤد مین عبادۃ ابن الصامت
سے آیا ہے کہ کہا سنا مینے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اول ما خلق اللہ القلم یعنے اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالی نے قلم ہے - کہا
قلم کو لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا لکہہ مقادیر خلائق قیامت تک پس یہ قلم اول اقلام ہے اور اجل اوسکا اور تحقیق کہا ہے [illegible] تفسیر
کہ یہ قلم ہے کہ سوگند کہائی حق تعالی نے ساتھ اوسکے ثانی قلم وحی ہے - ثالث قلم توقیع ہے واسطے رسولوں کے - رابع قلم طب ہے کہ حفظ ابدان
ساتھ اوسکے متعلق ہے - خامس قلم توقیع ملوک اور اونکے نائبون کا کہ ساتھ اوسکے اصلاح ملک کی جاتی ہے امور مملکت کا - سادس قلم
حساب ہے کہ ضبط کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے مال مستخرج و مصروف و مقادیر اوسکی اور یہ قلم ارزاق ہے - سابع قلم حکم کہ ثابت کیجاتی ہین
ساتھ اوسکے حقوق اور جاری کیجاتے ہین اوسکے ساتھ فرمایا - ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکہی جاتی ہین اوسکے ساتھ حقوق - تاسع
قلم تعبیر اور وہ کاتب وحی منام اور تفسیر و تعبیر اوسکی کا ہے - عاشر قلم تواریخ عالم اور وقائع ہے - حادی عشر قلم لغت اور اوسکی تفاصیل کا
ثانی عشر قلم جامع ہے اور وہ قلم رد اوپر مبطلین اور دفع شبہات محرفین ہے - بعد ازان دکہائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت بطور دوزخ جیسا کہ
مذکور ہا کتاب و سنت مین ہین دیکہا بہشت کو کہ مظہر رحمت الہی ہے اور دوزخ محل غضب حق تعالی اور کہولا گیا بہشت اور بند کیا دوزخ
پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل مین اور وہ ہوگئے یومئذ الاثنین کہ دن ولادت کی ظاہر و باطن حضرت سے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ کہا لیا
آپ کو اوپر ایک درخت کے درختون بہشت سے کہ تہا بہشت مین کوئی درخت احسن و اطیب اوس سے کہایا میوہ اوسکا جو نطفہ صلب حضرت ہوا
اور جب پہنچے اسے زمین پر مواقعت فرمائی ساتھ خدیجہ کے پس باردار ہوئین ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور اس جگہ اشکال صحیح ہے
کہ ولادت حضرت فاطمہ کی پیش از نبوت پانچ برس کچھ اوپر ہے اور اسری بعد از نبوت مگر وہ کہ التزام کرین کہ آنحضرت کو پیش از نبوت بہی اسری متعدد
ہین ہو وسے اور یہ حکایت اوس مقام کی ہے آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت مین لائے ہون بالسری کے اور یہ واقعہ وہان کا ہے ولیکن ذکر اسکا
بیچ قصہ اسرے کے درست نہووسے واللہ اعلم و عمل اور جب رویت آیات الہی اور نوبت اونکی مشہد غیب و شہود مین آپہونچی اور جبرئیل سے
انقطاع قبول کیا اور تنہا رہے اور کوئی فرشتہ اور انیس آپ کے ساتھ نرہا اور ہنوز حجاب ہای نورانی کہ ستر تھے اور ہر حجاب پانچسو برس
کی راہ تہا درپیش رہے اور سب حجاب بامداد و اعانت حق جل و علی قطع کیے حیرت و دہشت جلال و عزت کبریا سے پیش آیے اور منادی نے

بلغت ابی بکر پس ندا دی کہ قف یا محمد فان ربک یصلی یعنے ٹھہر ای محمد پس بدرستی پروردگار تیرا نماز ادا کرتا ہے حضرت تفکر مین گئے کہ یہ آواز ابی بکر کی کہان سے آئی اور انس کہ ساتھ اوس آواز کے پایا باہر آئے وحشت و تحیر سے کہ حاصل ہوا تھا پس حضرت پروردگار سے ندا آئی ادن یا خیر البریہ ادن یا احمد ادن یا محمد یعنی پاس آ ای بہترین خلائق پاس آ ای احمد پاس آ ای محمد پس نزدیک کیا مجھے اپنے ساتھ میرے پروردگار نے اور ایسا ہوا جیسے کہ فرمایا ہے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی یعنے نزدیک ہوا پس نیچے آیا پس تہا بعد فاصلہ دو کمان کا یا کمتر۔ اور پوچھا مجھسے میرے پروردگار نے کچھ پس مین جواب نہی سکا پس رکھا دست قدرت اپنا درمیان دو شانون میرے کے پس پائی میں نے خنکی اوسکی اپنے سینہ مین پس دیا مجھے علم اولین و آخرین۔ اور جمیع انواع علم تعلیم فرمائے۔ ایک علم تہا کہ اوسکے کتمان کا مجھسے عہد لیا کہ کسی سے نکہون مین اور کوئی شخص طاقت برداشت اوسکی نرکہے میرے سوا اور ایک علم دوسرا کہ مخیر کیا اظہار و کتمان اوسکے مین اور ایک علم تہا کہ امر کیا مجھے ساتھ تبلیغ اوسکی تمام خاص و عام میری امت سے پس کہا آنحضرت نے ای پروردگار میرے متوحش ہوا مین پہلے قدم اپنے سے تیرے پاس ناگاہ ندا سنی مینے ساتھ لغت کہ مشابہ لغت ابی بکر تہی کہ کہتا ہے قف فان ربک یصلی پس تعجب کیا مینے اس سے کہ ابو بکر یہان کہانسے پہونچا اور پروردگار میرا نماز ادا کرتا ہے حکم ہوا کہ مین بے نیاز ہون نماز پڑہنے سے واسطے دوسرے کے اور مین کہتا ہون سبقت رحمتی علی غضبی یعنی پیشی کی رحمت میرے نے غضب پر میرے۔ پڑہ ای محمد یہ آیہ ہو الذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمومنین رحیما یعنے وہ خدا ایسا ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے تمپر اور فرشتے اوسکے تاکہ نکالین تمہین تاریکیون سے طرف روشنی کی اور ہے اوپر مومنون کے رحم کرنیوالا ہے پس صلوات میری رحمت ہے تمپر اور تیری امت پر اور رسنوانا میرا تجھے آواز یار تیرے کی کہ ابی بکر ہے اوس واسطے ہے تا الفت پکڑے تو اور بحال خود آوے تو اوس مقام پر ہیبت سے ای محمد اور رعب جاتا رہے کلام کرین ہم تیرے بہانہ کی سوتی کے ساتھ پس پکڑا اوسے ہیبت عظیم نے پس پوچھا مینے اوس سے وما تلک بیمینک یا موسی یعنے اور کیا ہے یہ داہنے ہاتھ مین تیرے ای موسی پس حاصل ہوا موسی کو انس ساتھ ذکر عصا کی اور بحال ہوا۔ ایسے ہی تو ای محمد چاہا مینے کہ انس پکڑے ساتھ آواز یار اپنے کے کہ وہ انیس تیرا ہے دنیا و آخرت مین پس پیدا کیا مینے فرشتہ کو اوپر صورت ابی بکر کے کہ اگر سے تجھے بلغت اوسکے تا زائل ہو وسے استیحاش تجھسے اور لاحق نہو وے ہیبت سے کچھ کہ باز رکہے تجھے سمجھنی اوس چیز کے سے کہ چاہا ہے مینے تجھسے۔ بعد ازان پوچھا حق تعالی نے کہ کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیل کی کہ تجھسے چاہی تہی کہا مینے ای خداوند تو خوب جانتا ہی اوسے۔ فرمایا قبول کی مینے حاجت اوسکی لیکن اوس شخص کی حق مین کہ تجھے دوست رکہے پس بہیجا گیا میری واسطے رفرف سبز کہ غالب تہا نور اوسکا اوپر نور آفتاب کی پس چمکی اوس نور سے میری آنکھ اور رکہا گیا مین اوپر اوس رفرف کے اور اوٹہایا گیا مین تا پہونچا مین اوپر عرش کے پس دیکھا مینے ایک امر عظیم کہ زبانین اوسکا وصف نکرسکین پس نزدیک ہوا میرے ساتھ ایک قطرہ عرش سے

اور پڑا میری زبان پر پس چکھا مینے وہ کہ نہ چکھا کسی چکھنے والے نے شیرین زیادہ اوس سے اور حاصل ہوئی مجھے خبر اولین اور آخرین کی اور روشن
کیا دل میرا۔ اور ڈہانکی نور عرش نے بصر میری پس دیکھا مینے سب چیز کو اپنے دل مین۔ اور دیکھا مینے پیچھے سے جیسا کہ دیکھتا ہون مین آگے سے
اور یہ رفرف بساط کو کہین اور اصل مین اوس بساط کو کہین کہ رقیق ہو دیبا سے اور اوسکے سوا اور جاننا چاہیے کہ یہ دنو وتدلی کہ مذکور ہے
اور تعبیر کیا گیا اوس سے ساتھ قاب قوسین او ادنی کے اور مذکور ہے احادیث معراج مین غیر دنو وتدلی کے کہ مذکور سورۂ والنجم مین ہے کہ وہ نسبت
ساتھ رویت اور نزدیکی جبرئیل کی ہے ساتھ قول برگزیدہ کی اور سیاق وسباق آیۂ کریمہ ظاہر ہے اوسمین اور بعضے اوپر رویت وقرب حق تعالے
کے بھی حمل کرتے ہین جیسا کہ کتابون تفسیر مین مذکور ہے اور تمام ترین کمال ادب اور بزرگ داشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حد بندگی
اور رعایت سکون دل اور اطمینان باطن اور بلندی ہمت اور موافقت بینائی اور بصیرت کا وہ کہ با وجود ظاہر ہونے ان کرامات وآیات کے
ساتھ کسی ایک کے اوسمین توجہ اور التفات نفرمایا اور دیدہ خواہش ورغبت نکھولا جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا مازاغ البصر وما طغی یعنی نہ کج
ہوئی چشم اور نہ حد سے گذری جیسا کہ نوکر بارگاہ سلطانی مین نگاہداشت آداب کرتے ہین اور یہ کمال ہے کہ سوا مہتر کاملترین انبیا اور سید
وسرور انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے کسی اور کو میسر نہین عادت نفوس اوسپر ہے کہ جب بمقام عالی اقامت کرین مقام اعلی کو مستطلع
ومستشرف ہوتی ہین جیسا کہ کلیم جب بمقام مناجات وتکلیم پہونچے طالب رویت ہوے اور یہ ایک نوع سکر وانبساط سے ہے کہ مقام قرب مین
رعایت ادب سے دور پڑتا ہے اور سید وسرور ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مقام قرب مین مقیم کیے گئے اوسکا حق وفا کیا اور باوجود
قربت التفات نکیا بصر نے بغیر اوس چیز کے کہ اقامت ہوئی اوسمین اور ارادہ وخواہش وری اوسکی نفرمایا اسیواسطے بجمیع مرادات ومراتب
ودرجات کہ اقصے اور اعلی اوسکا رویت حق ہے اور اقامت فیما اقام اللہ اعلی مقامات اہل صحو اور ارباب تمکین کا ہے فائز ہوئے اور فرمایا
ماکذب الفواد ما رای یعنی دروغ نجانا دل نے وہ جو دیکھا آنکہ سنے بصر وبصیرت دونون متوالی ومتصادق ہوئے جو کچھ کہ بچشم دیکھا دل نے اوسکی
تصدیق مین ارتیاب نکیا سب حق وتصحیح تھا پس پہونچے آنحضرت بکمال کہ سبقت لیگئے اولین وآخرین کو اوپر اور ہوئے مقتدا انبیا ومرسلین کے
اور مستقیم ہوے صراط مستقیم پر دنیا وآخرت مین آیت ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم یعنے یہ فضل خدا کا ہے دیتا ہے
جسے چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے۔ اور فرمایا آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنے وحی بھیجی طرف بندے اپنے کے جو وحی بھیجی
تمام علوم ومعارف اور حقوق وبشارات واشارات اور اخبار وآثار اور کرامات وکمالات حیطۂ اس ابہام مین داخل ہین اور کثرت وعظمت اونکی
سے ہے کہ مبہم لایا اور بیان نکیا اشارہ اسواسطے کہ علم اسکا بجز علم علام الغیوب اور رسول محبوب کے اوسپر محیط نہین ہوتا مگر وہ جو آنحضرت نے بیان فرمایا
یا وہ جو مقابلہ ومحاذات روح اقدس حضرت سے اوپر بواطن بعضے اکمل اولیا کے کہ بطفیل اتباع حضرت کے مستعد اور مستحق ہین چمکا واللہ اعلم

وصل اور جب چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مراجعت فرماوین طرف اس عالم کی کہا خداوند اہر قادم کو سفر سے تحفہ ہوتا ہے میری امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہے فرمایا تبارک وتعالی نے مین اونکے واسطے کافی ہون مدت حیات ممات اور قبور ونشور مین سب حال مین مدد معین اونکا ہون پس خوشحال تمہارا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت تمہاری لیے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اور جب رجوع فرمایا آنحضرت نے اسری سے اور صبح ہوی بیان کیا لوگون کے روبرو۔ مرتد ہوئی ایک جماعت ضعیف ایمانون سے اور دوڑے بعضے مشرک طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کہا کچہ تمہین خبر ہے اپنے یار کی کہ کیا کہتا ہے مجھے آج رات طرف بیت المقدس کے لیگئے کہا ابوبکر نے آیا تحقیق کہتا ہے وہ یہ بات کہا البتہ اور یہ تکرار کرتا ہے کہا پس جو کچہ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے ایمان لایا مین ساتہ اوسکے کہا تصدیق کرتا ہے تو اوسکو کہ شب بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح پہان آیا کہا البتہ تصدیق کرتا ہون مین اوسے دورتر مین اوس سے اور اگر کہے کہ آسمان پر گیا مین اور پہر آیا مین باور کرون مین کیا جای بیت المقدس پس اوسیدن سے اوسکا لقب صدیق ہوا پس آئی ابوبکر رضی اللہ عنہ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا حدیث کرتے ہو تم یا رسول اللہ ساتہ انکے خبر بیت المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف بیت المقدس میرے سامنے بیان کرو کہ مین وہان گیا ہون پس وصف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا ابوبکر صدیق نے مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول اللہ ہو اور حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا بیت المقدس کی در کتنا ہے فرمایا آپ نے کہ مینے نہین گنا تہا اب کہ مرفوع ومکشوف ہوا میرے اوپر گنا مینے اور خبر دی مینے اور لائی ہین کہ آنحضرت نے جسوقت رجوع کیا سفر اسری سے گذری ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اوٹہایا تہا اور زامین دو غراری تہے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اوتہائی مین مقابل شتر کے لائے ڈرتا اور بہاگتا پس گر دلایا اوسے ایک اونمین سے کہا حضرت نے پس سلام کیا مینے اونکے اوپر کہا کہ یہ آواز محمد کی ہے پس آئے مکہ قبیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکہا تہا اور کہا نشانہ اوسکا وہ ہے کہ گذرا مین اوپر شترون تمہارے کے فلانی جگہہ مین آتی تہے اور گم کیا ایک شتر کو اور لایا اوسے ایک فلانا مرد اور آگے آتا تہا قافلہ کے شتر سیاہ سفید رنگ اوپر اوسکے پلاس سیاہ ہے اور دو غراری فلانے روز یہان پہونچتے ہین جب وہ دن ہوا نہ آسے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا کہولا قریب نصف نہار تہا کہ قافلہ پہونچا جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف کیا تہا اور منہہ مین دشمنون اور منکرون کے خاک پڑی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روز چہارشنبہ قافلہ آویگا آفتاب نزدیک بغروب پہونچا اور ہنوز قافلہ نہ آیا آنحضرت نے دعا فرمائی اور حبس کیا آفتاب کہ قافلہ آگیا وصل اختلاف کیا ہے اگلے پچہلے صحابہ اور تابعین ومن بعدہم نے بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کو شب معراج مین اور عائشہ صدیقہ اور ایک جماعت صحابہ اور سلف سے جانب نفی مین ہین اور بخاری حدیث مسروق سے لایا ہے کہ کہا مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ای مادر میری آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو

پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے تحقیق میرے بال کھڑے ہو گئے اس بات کے سننے سے اور کہا جو کوئی حدیث کرے کہ محمد نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس تحقیق
دروغ کہا بعد ازاں پڑھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت آیت لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر یعنے نہیں پاتین اوسکو بینائیان
اور وہ پاتا ہے بینائیون کو اور وہ لطیف ہے خبردار اور روایت مسلم مین آیا ہے کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد اعظم
الفریۃ یعنے جو کوئی حدیث کرے تجھسے کہ بدرستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس تحقیق افترا بزرگ کیا اور دروغ اور بدرستی مخالفت کی بعضے
صحابہ نے اوسکو اور صحابی جو کہے ایک قول اور مخالفت کرے اوسکی غیر اوسکا صحابی سے نہیں ہوتا وہ قول حجت باتفاق اور آیہ مین تاویلات ہین ادراک
اخص ہے رویت سے اور لازم نہین آتا نفی اوسکی سے نفی رویت ادراک معرفت حقیقت ہے اور وہ منفی ہے جیسا کہ کوئی تمکو دیکھتا ہے اور ادراک
حقیقت اور کنہ اوسکی نہین کرتا اور بعض نے کہا ہے کہ ادراک احاطہ ہے اور عدم احاطہ سے عدم رویت لازم نہین آتی جیسا کہ عدم احاطہ العلم سے عدم علم
لازم نہین آتا اور منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ملا بھیجا ابن عباس سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے نعم اور کہا دی خدا نے خلت ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسی علیہ السلام کو اور رویت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن بصری سے منقول ہے
کہ اون نے سوگند کہائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی آیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
پروردگار کو دیکھا اور روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے عروۃ الزبیر سے کہ اثبات و جزم کیا ہے ساتھ اوسکے کعب احبار اور زہری و معمر اور اونکے سوا نے
اور یہی ہے قول اشعری کا اور مسلم حدیث ابی ذر سے لایا ہے کہ اونے پوچھا حضرت سے حال رویت پروردگار کا پس کہا نورانی اراہ یعنے نور ہے کیونکر دیکھون
مین اوسے اور یہ حدیث معارض ہے ساتھ حدیث دوسری کے کہ واقع ہوا ہے رایت نورا یعنے دیکھا مینے نور کو اور امام احمد سے بھی اثبات
رویت منقول ہے اور اوس سے کہ قول عائشہ کو کس چیز سے دفع کرین ہم کہا بقول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا رایت ربی یعنی دیکھا مینے اپنے رب کو
اور قول پیغمبر اکبر ہے قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دیکھا بدل نہ بچشم اور مراد ساتھ دیکھنے دل کے نہ علم جاننا ہے کہ وہ ہمیشہ
اوپر وجہ اتم کے حاصل تہا بلکہ مراد وہ ہے کہ حق سبحانہ نے پیدا کیا رویت کو حضرت کے دل مین جیسا کہ چشم مین کذا قیل پس جاننا بدل اور ہے اور دیکھنا
بدل اور تطبیق کرتے ہین ساتھ اس توجیہ کے قول عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما مین ظاہر یہ ہے کہ اختلاف رویت بچشم مین ہے نہ رویت
بدل مین اور دیکھنا بدل چاہیے کہ متفق علیہ ہووے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل اور اسیطرح ہے مواہب لدنیہ مین شیخ محی الحق ابن سیف الدین
نصرہ اللہ تعالی بالصدق والیقین یعنے خاص کرے اوسے خدا ساتھ زیادتی راستی اور یقین کے کہ کلام علما نظر بدلایل و اخبار و آثار ویسا ہو کہ مذکور
ہوا لیکن یہ خلجان کرتا ہے کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا کہ کوئی انبیا سے اوس جگہ حضرت کے ساتھ
شرکت نرکہتا اور کسی بشر و ملک کو گنجایش اوس مقام کی نہ تہی پس عجب ہے کہ اوس مقام مین لیگئے اور خلوت خاص مین لائے اور ساتھ اعلی مراتب

اور واقعی مآرب دیدار کے مشرف کیا اور آپ اس بات پر راضی ہوئے اگرچہ کمال تشنگی اور ادب سطوت کبریائی حق اسکو تقاضا کرتا ہے کہ سوال نکر سکے اور ذوق کلام سے مست ہیکر انبساط ظاہر کیا اور دیدار نہ طلب کیا جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کیا لیکن کمال محبت و محبوبیت کہ حضرت غیاب قابس سے رکتے ہین کہاں چھوڑتے اور روا رکہے کہ حجاب درمیان رہے یہ دولت بطلب ہاتہ نہین آتی اور کتے ہین کہ مانع دیدار موسی کو طلب وسوال وانبساط ہوا اگاہی ناخواستہ دیتے ہین کہ مانع دیدار موسی کو طلب وسوال وانبساط ہوا اور اگرچاہین خواستہ بہی نہوین۔ قول غریب وہ ہے کہ ایک قوم کہتی ہے کہ جب موسی علیہ السلام طلب سے باز رہے اور بیہوش ہوئے دیکہا وہ جو دیکہا اور لن ترانی خراشتابی اور بیتابی کی تہی اور تحقیق وہ ہے کہ سبب ناکامی موسی علیہ السلام کا وہ تہا کہ ہنوز سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہ دولت دیدار کے مشرف نہین ہوئے دیر کی کیا طاقت کہ طالب دید ہوئے اور دیکہے اور علما بالتحقیق متفق ہین اوپر امکان رویت کے دنیا مین اور بعد از امکان کون مانع ہوا اور خود مقام معراج در حقیقت عالم آخرت سے ہے اور جو کچہ عالم آخرت مین دیکہنا اور حاصل کرنا چاہیے دیکہا اور پایا تا دعوت خلق بحکم عین الیقین کرے جیسا کہ کہا ہے مصرع انددیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ۔ واللہ اعلم **وصل معجزات آنحضرت مین** کہ دلائل وآیات صحت نبوت اور صدق رسالت حضرت کی مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ امر خارق عادت ہے کہ ظاہر ہووے اوپر ہاتہ مدعی رسالت کے کہ مقرون ہووے ساتہ تحدی کے اور معنی تحدی کی ہمابرد کرنا کسی کام مین اور آگے بلانا خصم کو اور غلبہ دہونڈہنا اور تحقیق یہ ہے کہ معجزہ مین تحدی شرط نہین ہے اتنے معجزات حضرت رسالت سے ظاہر ہوئے تہے کہ تحدی اوس جگہہ نتہی مگر وہ کہ کہین مراد وہ ہے کہ شان اوسکی سے تحدی ہووے اور اوپر تقدیر اس قید کے وقوع ہاتہ مدعی رسالت سے کافی ہے اور سخن مشہور وہ ہے کہ وہ جو مدعی رسالت سے واقع ہوا اوسے معجزہ کہین اور وہ جو غیر نبی سے واقع ہووے اگر مقرون بکمال ایمان و تقوی اور معرفت واستقامت ہووے کہ ولایت عبارت اوس سے ہے کرامت ہے اور وہ جو عوام مومنین اہل صلاح سے وقوع پاوے اوسے معونت کہین اور وہ جو کافرون اور فاسقون سے صادر ہووے استدراج کہین مگر وہ کہ باعث اوپر تقویہ اور اسلام کے ہووے اور سخن تحقیق معجزی بین علم کلام مین بہت ہے اگر ساتہ اوسکے اشتغال کرین ہم اور جو غرض کہ اس جگہہ رکتے ہین ہم آوین ہم بہتر ہے اور تمام انبیا اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہین اور کوئی پیغمبر بے معجزہ نہین اور معجزات ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر اور فرد اقوی اور ابہر وازہر اشہر معجزات ہین اور نفیس معجزات سے کلام اللہ مین بدلائل وآیات بہت واقع ہوئی ہین اور دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ اخبار ہین کہ واقع ہوئی ہین توریت وانجیل اور سائر کتب منزلہ مین ذکر ونعت اور خروج اور نکار ارض عرب سے جیسیکہ تہوڑا اوس سے گذرا اور وہ جو ظاہر ہوا ہے ایام مولد وبعثت مین امور غریبہ عجیبہ کہ ماحی آثار کفر اور مومن ارکان شرک ہین جیسا کہ ذکر اونکا اونکے محل مین بتفصیل آویگا جیسے کہ قصہ اصحاب فیل اور خمود نار فارس اور سقوط شرفات ایوان کسری اور خشک ہونا آب دریاچہ ساوہ از خواب موبدان اور سماع ہواتف

صاحب نبوت وصفات آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو نقل کیا گیا ہے اخبار مین مشہور ہے ظہور عجائب ولادت شریف مین اور ایام رضاعت مین اور پیچھے
اوس سے زمان بعثت تک اور ظہور غلبہ وتصرف بعد از بعثت اور حالانکہ نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال کہ استمالت کرین وہ قلوب کو اور طمع مین پڑین
لوگ واسطے مال کی اور نہ قوت کہ غالب و قاہر ہووین ساتھ اوسکے لوگون پر اور نہ اعوان وانصار کہ ساتھ مال وعقل کی مظاہرت کرین اوپر دین کے ظاہر کیا
اور بلایا لوگونکو طرف اوسکے حالانکہ سب مجتمع ومتفق تھے اوپر عبادت اصنام اور التزام ازلام ممکن اوپر عادت جاہلیت بیچ عصبیت اور حمیت اور تمادی وتباغض
اور فسق وفساد اور سفک دماء اور الفت وغلو اور انہماک دین جاہلیت مین اور عدم اتفاق امر خیر مین اور بازنہ رکھتا تھا اونکو سوء افعال سے نظر طرف عاقبت کے
اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ ملامت پس اصلاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال وافعال اونکے اور تالیف کیے دل اونکے اور جمع کیے
کلمہ اونکے تا آنکہ متفق ہوئین آرا اور مجتمع ہوئے دل اور سب منقاد مسخر اور یکدل ویکرو ہوئے نصرت حضرت مین اور عاشق ہوئے اوپر طاعت حضرت کے
اور چھوڑ دیے بلاد واوطان وخانمان اور قوم وعشائر اپنی محبت ومودت حضرت مین اور فدا کیا جان ومال اپنا نصرت حضرت مین اور قائم کیا اپنی
ذاتونکو مقابل سیوف مین بیچ اعزاز کلمہ حق کے اور دلائل نبوت حضرت سے وہ ہے کہ تھے آپ امی ناخواندہ کہ اصلا خط وکتابت نہ جانتے تھے اور جاہل
وناخواندہ مولود ہوئے اوس قوم مین کہ سب امی وجاہل وناخواندہ تھے اور ناشی ہوئے درمیان اوسکے ایسی بلد مین کہ نہ تھا اوسمین کوئی کہ جانے
اخبار ماضیہ اور سفر نکیا شہر دوسرے مین کہ وہان کوئی عالم ہووے تا ملازمت اوسکی کرین اور پڑھین اوسکے آگے اور جانین اخبار توریت اور احوال امم ماضیہ
اور جاری رہے تھے عالم ان کتب کی مگر قلیل ونادر پس محبت ودلیل آپکے سامنے نہ آسکے اور عاجز وساکت ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اچھا کہا
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیت یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشست وصل اور اونمین سے قرآن ہے کہ اعظم ترین معجزات ہے
تا آنکہ عاجز ہوئے ہین فصحا معارضہ اوسکے سے اور قاصر رہے ہین بلغا اوسکے مثل لانے سے پس نہ لاسکے کوتاہ ترین سورہ مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکے
بعض کو معاون ومددگار ہوئے اور قرآن مشتمل ہے اوپر بہت وجوہ اعجاز کے تا آنکہ تقریبا ساٹھ ہزار معجزے اوسمین شمار کیے ہین اور متعرض ہوا ہے
قاضی ابو الفضل عیاض مالکی شفا مین جہتہ ضبط انواع واقسام اوسکے بلکہ انفی شرح الجواہر اور مدارج مین مذکور ہے کہ معجزہ دوسرا انشقاق قمر ہے
جیسا کہ روایت کیا امیر المومنین علی ابن طالب رض اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس بن مالک اور حذیفہ الیمان اور جبیر بن المطعم رضی اللہ
عنہم اجمعین کہ ایک جماعت مشرکین حوالی کعبہ مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس جمع ہوئے اور کہا اگر دعوی نبوت مین تم صادق ہو چاند کو آسمان مین
دو نیم کرو اور وہ شب چہار دہم تھی ماہ بمرتبہ کمال کو پہونچا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرون ایمان لاتے ہو کہا آرے ایک روایت
مین ہے کہ آنحضرت نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بعد ازان ہاتھ بدعا بلند کیا اور حق تعالی سے درخواست کر کر ساتھ انگشت مسبحہ اپنی کے اشارہ طرف
ماہ کے کیا ماہ دو ٹکڑے ہوا اور آسمان پر رہا اور درمیان کوہ نمایان ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو بلاتے تھے اور فرماتے تھے ای فلان

و فلان کوہ ہوا اور ایک روایت مین وہ کہ آدھا ماہ اوپر پہاڑ قعیقعان اور آدھا دوسرا اوپر پہاڑ ابوقبیس کے ظاہر ہوا اور ایک روایت وہ کہ دونون شق
آپس سے ایسے جدا ہوئے کہ کوہ حرا کو درمیان اون دو شق کے دیکھا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معجزات اونکو دکھائی کہا محمد نے ماہ پر سحر کیا ہے
اور ابوجہل لعین فریاد برلایا سحر مستمر یعنی یہ سحر ہے کہ سب کو پہونچا اور مراد استمرار سے عموم ہے نہ استمرار بحسب دوام اور بعضون نے کہا کہ اگر بہ نسبت ہمارے
سحر کیا ہے لوگون پر نہ کر سکے لاجرم جو مسافر کہ آتے تھے پوچھتے تھے وہ کہتے تھے کہ البتہ فلانی رات مین انشقاق قمر ہوا اور ہر نیمہ اوس سے ایک جانب گیا اور دونون
کہا محمد نے ہم پر سحر کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نزدیک ہوئی قیامت اور
شگافتہ ہوا قمر اور اگر دیکھتے تھے کوئی نشانی روگردانی کرتے تھے اور کہتے تھے جادو سبکو پہونچا ٭ نظم ٭ در چرخ را ماہ قفل زر است ٭ کلید وی انگشت پیغمبر است
کلید قرآن چو در مشت او ست ٭ ماہ از داغداران انگشت او ست ٭ ہم از نور آن پنجہ شگاف ٭ صف بدر شکست روز مصاف ٭ اور صاحب مواہب
لایا ہے کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب مین کہتا ہے کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہے کہ انشقاق قمر متواتر ہے منصوص علیہ قرآن مین اور مروی ہے
صحیحین وغیرہما مین بطریق کثیرہ صحیحہ کہ شک نہین کیا جاتا تواتر اور صحت اوسکی مین اور انکار کیا ہے اس معجزہ کو بعضے مبتدعہ نے کہ موافق ہین مخالفان ملت کے
ساتھ نہ قبول کرنے اجرام علویہ کے خرق والتیام کو اور علما اور متبعان ملت کہتے ہین کہ عقل کو انکار نہین اوسمین اور شمس وقمر مخلوق خدا ہین کرتا ہے
اونمین جو کچھ چاہتا ہے جیسا کہ احوال قیامت مین نصوص مین مذکور ہے ٭ تنبیہ ٭ مواہب لدنیہ مین کہتا ہے کہ وہ جو بعض قصاص ذکر کرتے ہین کہ قمر
جیب نبی مین در آیا اور باہر آیا آستین شریف سے کچھ اصل نہین رکھے جیسا کہ شیخ بدرالدین زرکشی نے اپنے شیخ عماد الدین کثیر سے نقل کیا واللہ اعلم اور رد شمس
یعنی پھرنا اوسکا بعد از غروب بھی معجزہ آنحضرت کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے اسما بنت عمیس نے کہ وحی نازل ہوئی آنحضرت پر اور سر مبارک
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ مین تھا پس اتفاق ادا ہی نماز عصر علی بن ابیطالب کو نہوا تا آنکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرت نے
پوچھا آیا نماز عصر پڑھی تو نے یا علی کہا نہین پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ بندہ تیرا تیری طاعت اور تیری رسول کی طاعت مین تھا پس اولٹا پھیر لا اوپر آفتاب
کو کہا اسما نے دیکھا مین نے آفتاب کو کہ بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع اوسکی جبال وارض پر اور یہ واقعہ صہبا مین تھا خیبر سے اور تمام کلام
اس حدیث کا غزوہ خیبر مین آویگا انشاء اللہ تعالی ٭ فصل ٭ اور ایک معجزہ مشہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکرر واقع ہوا ہے مواطن عدیدہ
اور مشاہد عظیمہ مین اور روایت کیا گیا ہے بطرق کثیرہ سے اور نہین سنا گیا ہے کسی ایک انبیا علیہم السلام سے اگرچہ باہر آئی چشمی سنگ سے اوپر
ہاتھ موسی علیہ السلام کے اور شک نہین کہ باہر آنا پانی کا اصابع سے ابلغ ہے اور اعجاز مین روان ہونی پانی کے حجر سے کہ باہر آنا پانی کا اوس سے
معہود و متعاد ہے بخلاف باہر آنے کے گوشت و پوست و استخوان سے ـ اور تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو جماعہ صحابہ سے اور مشہور اوس سے
حدیث انس و جابر و ابن مسعود رضی اللہ عنہم ہے لیکن حدیث انس صحیحین مین واقع ہوئی کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وقت

نماز دیگر قریب آگیا اور لوگ طالب آب ہوئے اور نہ پایا آخر لا مر لایا گیا حضرت پاس آب وضو اور رکھا آپ نے دست مبارک اپنا ظرف آب میں اور امر کیا لوگوں کو کہ
وضو کریں اوس سے پس دیکھا میں نے پانی کو کہ باہر آتا تھا مانند چشمہ کے میان انگشتان مبارک حضرت سے پس وضو کیا قوم نے تا آخر حدیث کہا میں نے انس سے
تم کتنے لوگ تھے کہا تین سو اور حدیث ابن شاہین میں انس سے روایت ہے کہ گیا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ تبوک میں پس
کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ ہم اور اونٹ اور چروا ہے ہمارے پیاسے ہیں فرمایا آیا ہے کچھ بچا ہوا پانی سے تمہارے پاس پس لایا ایک مرد تھوڑا سا پانی
بچا ہوا ایک مشک کہنہ میں پس فرمایا لاؤ ایک کاسہ اور ڈالا پانی اوس کاسہ میں اور رکھا کف دست مبارک اپنا پانی میں کہا انس نے کہ دیکھا میں نے باہر آتا چشمہ تھا
میان انگشتان حضرت سے پس سیراب کیا ہم نے اپنے شترون اور چروا ہون کو اور اوٹھا رکھا باقی پانی اور حدیث جابر صحیحین میں آئی ہے کہ کہا جابر نے
پیاسے تھے ہم روز حدیبیہ اور آگے حضرت کے رکوہ تھا کہ وضو کرتے تھے اوس سے اور گرد آئے لوگ آپ کے پاس پوچھا حضرت نے کیا حال رکھتے ہو اور کسواسطے
آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی پینے اور وضو کو نہیں رکھتے ہم مگر یہی پانی کہ آپ کے پاس دہرا ہے پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اپنا رکوہ میں پس
جوش مارنا پکڑا پانی نے مانند چشمون کے پس پیا ہم نے پانی اور وضو کیا کہا جابر سے تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکہ آدمی ہوتے کفایت کرتا ہمکو اور تھے ہم پندرہ سو آدمی
اور روایت کیا ہے حدیث جابر کو امام احمد و بیہقی اور ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح میں روایت علقمہ سے آئی ہے کہ کہا ابن مسعود نے اثناء
اوس حال میں کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ تھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمکو حضرت نے کہ طلب کرو کسی پاس کچھ تھوڑا سا پانی ہو
پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی کو ایک ظرف میں اور رکھا دست مبارک اپنا پانی میں اور ان احادیث کو اگرچہ ایک نے صحابہ سے روایت کیا ہے مثل انس
یا جابر کے مثلا حقیقت میں گویا وہ سب جماعہ کہ حاضر تھے راوی دہا کی ہیں اور اگر انکار رکھتے سکوت نکرتے جیسے کہ جبلت انسانی اور عادت صحابہ تھی اور ساتھ
اس نکتہ کے خبردار اگر لوگ جماعہ صحابہ نے مثلا روایت کریں اور وہ سکوت کریں حکم اوسکا رکھے گا گویا سب راوی ہیں مختصر صحیح مسلم میں معاذ بن جبل سے
غزوہ تبوک میں لایا کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ پہونچو گے تم وقت روشن ہونے دن کے بمشیت الٰہی چشمہ تبوک پر آتے ہو
پس جو کوئی وہان اوسے چاہیے کہ ہاتھ نڈالے اور مساس نکرے پانی اوسکا جب تک میں آؤن کہا معاذ نے پس آئے ہم اوس چشمہ پر اور حالانکہ آئے تھے
پہلے دو مرد وہاں پہونچے تھے اور چشمہ مثل تسمہ چمکتا تھا اور ٹپکتا اوس سے پانی پس پوچھا آنحضرت نے اون دونون مرد سے آیا مساس کیا تم نے اور
ڈالا اپنا ہاتھ پانی میں کہا ہم نے ہاں پس زبون کیا اونہیں اور کہا جو چاہا تھا خدای عز وجل نے پس کہود اصحابہ نے اپنے ہاتھون سے چشمہ کو تا جمع کیا اوس سے
کچھ پانی اور جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا کہ اوس سے آواز ہوئی مثل آواز صاعقہ پس دہویا آنحضرت نے منہہ اور دونو ہاتھ اپنے پہر ڈالا اوس پانی کو چشمہ میں
پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگون نے بعد ازان فرمایا حضرت نے اے معاذ نزدیک ہے اگر دراز ہو تیری حیات دیکھے تو اس جگہ بساتین و عمارات
پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ خبر دینا بہی معجزات حضرت سے ہے اور اخبار بغیب ایک قسم اوفی و افر سے معجزات سے اور قصہ حدیبیہ میں آیا کہ چودہ سو

آدمی سے اور چاہ اوسکا سیراب نکرتا تہا پچاس بکریون کو پس نکالا پانی اوس کا اور چہوڑا اوسمین ایک قطرہ پس بیٹہے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اوپر لب
جانب چاہ کے اور کشیدہ کیا اوس سے ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور ڈالا اوسمین لعاب دہن مبارک اپنا اور دعا کی پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا
پس سیراب ہوے لوگ اور سیراب ہوے اونٹ اونکے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نکالا ایک تیر اپنی ترکش سے اور ڈالا چاہ مین پس جوش ملا
پانی نے تا آنکہ سیراب ہوے اور حدیث جابر مین جیسا کہ گذرا حدیبیہ مین نکلنا چشمہ کا میان اصابع سے آیا ہے اور درمیان ان دونون قصون کے
مغائرت ہے اور کہا کہ توفیق ہے میان تطبیقین یہ کہ ہر کدام ایک وقت مین تہا پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز تہی جب حضرت وضو کر چکے اور باقی پانی
رکوہ مین ڈالا پس زیادہ ہوا پانی چاہ مین اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ مین درباب جیش عسرت آیا ہے کہ لوگو نکو عطش سے یہان تک ایذا پہونچی کہ نحر
کرتے تہے اپنے شتر اور فشردہ کرتے اونکے شکنبی اور پیتے پس چاہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اوٹہائی حضرت نے دونون ہاتہ
اور ہنوز بازنلائی تہے ہاتہ اونکو کہ برسا مینہ اور بہرے لوگون نے وہ جو اونکے پاس ظروف تہے اور تجاوز نکیا اوس مینہ نے لشکر کو ۔ ائی مین
کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ردیف ابی طالب تہے ذی المجاز مین پس کہا ابو طالب نے مین تشنہ ہون یا ابن اخی اور نہین ہے پاس پانی
پس آنحضرت نیچے آئے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے پس باہر آیا پانی اور کہا پی اے عم اور صحیحین مین عمران بن الحصین لایا ہے کہ تہے ہم ساتہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک سفر مین پس شکایت کی لوگون نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اوترے حضرت اور بلایا دو شخص کو
صحابہ سے کہ ایک اونمین سے علی بن ابیطالب تہے کہا جاؤ اور طلب کرو پانی اور آگاہ کرو اونکو کہ پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے
کہ اوسکے ساتہ دو مزادہ مین پس روان ہوے وہ دونو اور سامنے آئی اونکے ایک عورت کہ دو مزادہ یا دو سطیحہ رکہتی تہی پانی سے پس لائے
اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اوتارا اوسے اوسکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آوند اور ڈالا اوسمین پانی اور پکارا لوگو نکو کہ آؤ اور پیو
اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کہڑی دیکہتی تہی کہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے قسم خدا کی پہر چہوڑ دیا اوسکو اور حالانکہ خیال کرتے تہے ہم کہ زیادہ ہے
پانی اوس سے کہ پہلے تہا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جمع کرو اوس عورت کے واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہووے پس جمع کیا
صحابہ نے اوسکے لیے تمر و دقیق و سویق سے اور گروانا اون سبکو ایک کپڑے مین اور سوار کیا اوسکو اوسکے شتر پر اور رکہا بار آگے اوسکے
اور کہا آنحضرت نے جا جانتی ہے تو کہ ہمنے کم نہین کیا پانی تیرے سے کچہ ولیکن خدا نے پانی عنایت کیا ہمکو اپنی قدرت سے پس آئی
وہ عورت اپنے لوگون پاس اور کہا بو العجب پیش آیا مجہے دو مرد لیگئے پاس ایک مرد کے کہ کہا جاتا ہے اوسے صابی پس ایسا ایسا کہا
اور تمام قصہ بیان کیا اور کہا تحقیق سوگند یہ مرد یا ساحر ترین مردم ہے یا رسول خدا ہے اور کہا اپنی قوم کو آیا ہے تمہین رغبت طرف اسلام کے
الحدیث ایسا ہی ہے مواہب لدنیہ مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ اطاعت کی اوس عورت نے اور آئی اسلام مین اور حادث

استسقا ہے اسی باب سے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہو وین فصل جیسا کہ احادیث تکثیر اب قلیل مین آئی ہین تکثیر طعام سے مین بھی بہت ہین اور یہ دو نو اثر تربیت اور ولی نعمتی سید کائنات کا ہے جیسا کہ بسبب روحانیت مربی و مکمل قلوب وارواح کے ہین عالم جسمانیت مین بھی پالنے والے اور خورش دینے والے ابدان واشباح کے ہین بیت شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار * کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردہ تست اور مشہور اس باب مین حدیث جابر ہے رضی اللہ عنہ غزوہ خندق مین کہ روایت کیا ہے اوسکو بخاری اور مسلم نے کہا آیا مین آگے اپنی بی بی کے اور کہا مینے آیا ہے کچھ تیرے پاس طعام سے کہ دیکھا مینے روی مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اثر گرسنگی سخت کا پس باہر لائی بی بی ایک انبان کہ اوسمین ایک صاع جو تھے اور ہمارے گھر مین ایک بزغالہ تھا فربہ پس ذبح کیا مینے اوسے اور پیسا اوسنے جو کو اور ڈالا ہمنے گوشت کو دیگ مین اور آیا مین نزدیک حضرت کے اور عرض کیا مینے یا رسول اللہ ذبح کیا مینے بزغالہ اور طحن کیا میری جورو نے اندکے شعیر کو پس گھر مین تھے تشریف لاؤ ساتھ چند نفر کے صحابہ سے حضرت نے فرمایا کہ جابر نے سور تیار کیا ہے آؤ اور مجھے فرمایا دیگ کو نہ اوتارنا اور خمیر کو نگاہ رکھنا جبتک کہ مین آؤن پس آئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہزار آدمی کے اور باہر لائے ہم خمیر اور دیگ حضرت کے روبرو پس ڈالا اوسمین آب دہن مبارک اور دعای برکت فرمائی اور کہا جورو میری سے بلا روٹی اور شریک کر اپنے ساتھ دوسری عورت کو پکانے مین اور نکالتی جا دیگ سے گوشت کو اور نیچے نہ اوتار دیگ کو اور نگاہ نکر و اوسمین پس سوگند خدا اون ہزار شخص نے کہایا اوس طعام سے اور ہنوز دیگ جوش مین تھی اور خمیر باقی اور حدیث انس کہ اوسے بھی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ کہا ابو طلحہ نے ام سلیم سے قسم بخدا سنا مینے آواز رسول خدا کو سست پہچانا مینے اوسمین آثار جوع آیا ہے تیرے پاس کچھ پس کہا ہاں لائی ام سلیم قرص چند جو سے اور لپیٹا کپڑے مین اور مجھے دیا پس لیگیا مین پاس آنحضرت کے اور تھے حضرت کے ساتھ لوگ پس آپ نے کہا بھیجا ہے تجھے ابو طلحہ نے کہا مینے ہان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا حضرت نے اون لوگون کو کہ آپ کے ساتھ اوٹھو پس روان ہوئے آنحضرت اونکے ساتھ اور روان ہوا مین آگے آگے اونکے تا آیا مین اور آگاہ کیا ابو طلحہ کو کہ آتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا ای ام سلیم آئی رسول خدا ساتھ جماعت مردون کی اور نہین ہمارے پاس کچھ چیز کہ کھلاوین ہم اونہین سوا ان چند قرص کے کہ ہم نے بھیجے تھے اونکی خدمت مین کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اوسکا دانا تر ہے یعنی جو واقع ہونے والا ہے گویا دریافت کیا ام سلیم نے کہ آنا رسول خدا کا ساتھ جماعت کے باوجود علم کے ہمارے حال سے خالی از حکمت نہوگا پس گیا ابو طلحہ واسطے استقبال کے اور آئے رسول خدا اور کہا ای ام سلیم جو تیرے پاس ہے حاضر کر دہ جو تیرے پاس ہے پس لائی ام سلیم وہ روٹیان کہ بھیجین تھین پس فرمایا کہ توڑی جاوین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے اوس ظرف کو کہ اوسمین روغن تھا اور نان خورش کیا اوسے پس فرمایا سو لخذا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین جو کچھ کہ خدا نے چاہا یعنی دعای برکت بعد ازان کہا کہ بلاو دس آدمی پس آئے اور کہایا حتی سیر ہو کر اور باہر نکلے
پھر فرمایا بلاو اور دس آدمی تا آنکہ اسی آدمی تک اور سب نے کہایا اور سیر ہوئے ستر یا اسی شخص شک راوی سے اور ایک روایت مین مسلم کے
اسی ہشتاد مرد ہوئے ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ نے تناول فرمایا اور اہل بیت ابو طلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ اور بعض روایات مین
آٹھ آٹھ بھی آیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہ دوسرے قضیہ مین ہے اسواسطے کہ اکثر روایات صحیحین مین دس دس مین - کذا فی المواہب اللدنیہ
اور حکمت جماعت جماعت بلانے مین نہ سبکو ایکبارگی وہ کہا ہے کہ اگر سب یکبارگی آتے طعام اونکی نظر مین قلیل معلوم ہوتا اور کافی نکہائی
دیتا اور یہ سو ظن موجب ذہاب برکت ہوتا یا جگہہ تنگ تھی گنجایش سبکی اوسمین نتہی یا کاسہ ایک تہا تناول جماعہ کثیر کا اوس سے دشوار تہا
اور موجب ازدحام ہوتا اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب بیچ غزوہ تبوک کہ آخر غزوات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
گرسنگی لوگون پر غالب ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ امر کرو لوگونکو تا بقایای توشہ اپنونکی جمع لاوین اور دعا کرو ساتھہ
برکت کے اوسمین فرمایا ارے پس فرمایا نطع بچہا دین اور بقایای ازواد لاوین ایک مٹھی ارزن لایا اور دوسرا روٹی کے ٹکڑے اور ایک
اونکا وہ تہا کہ لایا ایک صاع خرما سے تا گرد ای نطع پر تہی اندک پس دعا فرمائی حضرت نے برکت اور فرمایا ڈالو اپنے ظروف مین پس نرہا
لشکر مین کوئی ظرف مگر یہ کہ بہر گیا اور کہایا سب نے اور سیر ہوئے اور ہنوز بقیہ اوس سے رہا تہا اور لشکر غزوہ تبوک مین بروایتے تیس ہزار
مرد تہے اور جب مشاہدہ کیا حضرت نے یہ معجزہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ملاقات نکرے خدا تعالی سے ساتہہ ان دو شہادتونکے
کوئی بندہ کہ باز رکہا جاوے بہشت سے اور ایک روایت مین ہے انس سے کہ آنحضرت نے زینب کو عروسی مین لائی تہے پس بہیجا ام سلیم نے
واسطے حضرت کے ایک بڑے کاسہ مین طعام خرما اور روغن وقروت سے کہ تیار کرتے ہین اور کبہی بجای قروت ستو بہی ڈالتے ہین
اور کہا انس کو حضرت کے پاس لیجا اور کہہ یا رسول اللہ اسکو میری ماں نے آپ کے واسطے بہیجا ہے اور آپ کو سلام کہا ہے اور عذر
قلت اس طعام کا عرض کیا ہے پس انس اوسکو لے گیا و آنحضرت کے لایا فرمایا رکھہ اور جا فلان فلان جماعت کو جنکا نام لیا بلا لا اور لے آ
جو کوئی تجہے اثنای راہ مین پیش آوے پس باہر گیا مین اور بلایا جسکا کہ حضرت نے نام لیا تہا اور جو کوئی میرے روبرو آیا جب پہر آیا مین دیکہا
کہ گہر لوگونسے پر ہے پوچہا انس سے کہ کس قدر آدمی ہین کہا بقدر تین سو کے پس دیکہا مین کہ رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دست مبارک اپنا اوس طعام پر اور کچہ پڑہا اور طلب کیا دس دس آدمیونکو اور فرمایا کہاو بسم اللہ کہکر اپنے اپنے آگے سے پس کہایا اور
سیر ہوئے اسیطرح طائفہ طائفہ آتے تہے اور کہاتے تہے تا سب نے کہایا پس فرمایا ای انس اوٹھا پس اوٹہایا مین مجھے نہین معلوم کہ
وہ طعام رکہتے وقت زیادہ تہا یا اوٹہاتے وقت روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے اور حدیث ابو ایوب مین آیا ہے کہ اوسنے طیار کیا

حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طعام بقدر کفایت ان دونوں صاحبوں کے پس فرمایا حضرت نے طلب کر
تیس آدمی اشراف انصار سے پس طلب کیا ابوایوب نے اونکو پس کھایا اونھوں نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ساٹھ آدمی اور اونھیں سے
کھایا سب نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ستر آدمی اور اونہیں سے اونھوں نے کھایا اور باہر نہ آیا اونھیں سے کوئی مگر اسلام لایا اور بیعت کی
کہا ابوایوب نے کھایا اس طعام میرے سے ایک سو اسی مرد نے اور مروی ہے سمرہ بن الجندب سے کہ کھاتے تھے ہم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
کہ نوبت بنوبت ہم کھاتے تھے صبح سے رات تک دس اٹھ کھڑے رہتے تھے اور دس بیٹھتے تھے اور کھاتے تھے کہا کسی نے یہ برکت کہاں سے تھی
پس اشارہ کیا سمرہ نے طرف آسمان کے اور کہا یہاں سے تھی روایت کیا اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور
ابونعیم نے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما میں آیا ہے کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سو تیس تن اور خمیر کیا گیا ایک صاع طعام سے
اور ذبح کی گئی ایک بکری پس بریان کیے گئے جگر دل اور گردے اور جو پیٹ میں ہوتا ہے اور سوگند بخدا نہ تھا کوئی ان ایک سو تیس تن سے
مگر دیا کاٹ کر آنحضرت نے اوسکے واسطے ایک پارہ اوس شاۃ سے دو کاسہ بزرگ میں اور طعام سے پس کھایا ہم سب نے
اور باقی رہا وہ جو کاسہ میں تھا پس اوٹھایا ہمنے اوسے اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امر کیا مجھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلب کر ونہیں اہل صفہ کو پس ڈھونڈھا میں نے اونکو اور جمع لایا میں پس رکھا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ طعام پس
کھایا ہمنے جسقدر چاہا اور فارغ ہوئے ہم اور کاسہ ویسا ہی پر تھا کہ رکھا گیا تھا مگر اتنا کہ اوسمیں نشان اصابع تھا اور یہ بھی ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ میں نہایت گرسنہ تھا ایک کاسہ شیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا فرمایا طلب کر اہل صفہ کو پس میں نے اپنے دل میں کہا
یہ شیر کیا مقدار ہے اگر مجھے دیتے میں پیتا اور آسودہ ہوتا لیکن آپ کے فرمانے اور حکم سے چارہ نہیں پس بحکم آنحضرت باہر آیا میں اور
یارونکو بلایا میں نے پس سب آئے اور کھایا اور باقی نہ رہا میرے سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پس مجھے دیا بعد ازاں آپ پیا
اور فرمایا ساقی القوم اخرہم یعنی ساقی قوم کا آخر پیتا ہے اور مروی ہے علی رض بن ابیطالب سے کہ جمع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بنی عبدالمطلب کو کہ چالیس شخص تھے کہ کھاتے تھے جذعہ اور پیتے تھے فرق پس تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کھایا سب نے اور
سیر ہوئے اور باقی رہا جیسا تھا اور طلب کیا ایک قدح پانی سے سب نے پیا اور سیر ہوئے اور ویسا ہی باقی رہا رواہ فی الشفا اور
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک انصاریہ بھیجتے تھے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکہ میں روغن پس آتے فرزند
اوسکے اور طلب کرتے نان خورش اور گھر میں اوسکے کچھ نہوتا پس قصد کرتے ام مالک طرف اوس عکہ کے کہ اوسمیں روغن حضرت کی واسطے
بھیجتے تھے پاتی اوسمیں روغن پس ہمیشہ ہوتا اوسکو روغن اوس عکہ میں تا ایکدن اوسے نچوڑا پس آئی ام مالک نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کا اور بیان کی صورت حال فرمایا حضرت نے چھوڑا تو نے اوس عکہ کو اور اگر نہ چھوڑتی اوسے چھوڑتی بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن ہمارے لیے
اوس عکہ میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی خدمت کرے حضرت سید المرسلین کی اور
اتفاق کرے محبت اونکی میں کچھ خیر برکت دیوے حق تعالی رزق اور مال اوسکے میں اور سب خیر میں رزقنا اللہ محبتہ یعنے نصیب کرے ہم سب کو خدا
محبت و اتباع سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بھی جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا
بس دیا اوسکو نیم وسق شعیر پس ہمیشہ کھاتا وہ اور جورو اوسکی اور مہمان اوسکے اون شعیر سے تاوقتیکہ پیمانہ کیا اوسے پس آیا وہ آگے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نکرتا تو قائم رہتی برکت اوسکی تیرے پاس اور کھاتے اوس سے ہمیشہ اور
کہا ہے حکمت جاتی رہنے برکت روغن کی بوقت افشردن عکہ کے اور معدوم ہونا شعیر کا وقت پیمانہ کے وہ ہی کہ نچوڑنا اور پیمانہ کرنا منافی
تسلیم و توکل اوپر خدا کے ہے اور متضمن تدبیر و اخذ بحول و قوت کی پس عوض دیا گیا فاعل اوسکا ساتھ زوال نعمت کے کیا تو نے نے اور
مثل اسکی سے نگاہ کرنا ویک اور حمیر میں درمیان حدیث تکثیر الطعام کی کہ گذرا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی دربارہ قرضدار مرنے اوسکے باپ
عبد اللہ انصاری کی کہ بخاری نے روایت کیا ہے اس باب میں مشہور ہے کہ چھوڑا تھا قرض اور نہ قبول کیا واسطے غرما اسکے باپ کے اصل مال کو
اور قبول نکیا اور نہ تھا تمر نخیل اوسکے میں کفاف اونکے دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق حضرت جانتے ہیں
کہ باپ میرا روز احد شہید ہوا اور چھوڑا وام بہت اور میں چاہتا ہوں کہ دیکھیں تمہیں غرما فرمایا جا اور خرمن تمر کو ایک گوشہ میں رکھ پس کیا یعنی جیسا
حضرت نے امر فرمایا اور بلایا آنحضرت کو جب غرما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا لپٹ گئے مجھسے جب دیکھا آنحضرت نے اونکو پھرے گرد خرمن کے
کہ کلان تر تھا سب سے اوپر بیٹھے اور کہا طلب کر اپنے غرما کو پس کیل کیا اونکے واسطے تا ادا کیا حق تعالی نے والد میرے کی امانت اوسکی
اور میں راضی تھا کہ امانت والد ادا کیجاوے اور کچھ واسطے خواہرونکے نرہے اور جابر رضی اللہ عنہ کی نو بیٹیاں تھیں کہ اوسکے باپ نے چھوڑا تھا
خرمن کل خرمن بھی باقی و سالم رہا اور قرض بھی ادا ہوا اور میں دیکھتا تھا اوس خرمن کو کہ اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے گویا ایک
خرما اوسمیں کم نہیں ہوا پس تعجب کیا غرما نے اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہ لوگ بھوک سے سخت عاجز ہوے پوچھا آنحضرت نے کچھ
کچھ چیز رکھتا ہے تو یا ابا ہریرہ میں نے عرض کیا البتہ تھوڑے سے خرما رکھتا ہوں بیچ توشہ دان میں لائی اور نکالی اوس سے ایک مشت خرما اور دعا برکت
فرمائی اور طلب کیا دس دس آدمی کو تا تمام لشکر اوس سے سیر ہوا اور کہا مجھسے لے جو کچھ لایا تھا تو اور ڈالدے اسکو اپنے توشہ دان میں اور
نکال اوس سے ایک مشت بوقت حاجت اور نہ الٹ اسکو اوس سے پس لیا میں نے زیادہ اوس سے کہ لایا تھا میں پس کھایا میں نے اور کھلایا اوس
خرما سے مدت حیات رسول خدا اور ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم تک تا کہ وہ شہید ہوے عثمان اور غارت کیا گیا میرا گھر گر پڑا مجھسے وہ خرما اور روضۃ الاحباب میں

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیت منقول ہے شعر للناس ہم ولی فی الیوم ہمان ٭ ہم الجراب وہم الشیخ عثمان ٭ یعنے لوگونکو ایک ہم ہی اور مجھے آج دو ہم
ہین ٭ ہم توشہ دان و ہم شیخ عثمان ٭ واللہ اعلم اور مروی ہے کہ آنحضرت نے عمر بن الخطاب کو امر فرمایا تاانکہ خرما سے چار سو شتر سوار کو زاد و توشہ
ترتیب کیا اور وہ خرما باقی رہے گویا ایک خرما اوس سے کم نہوا تھا اور احادیث تکثیر طعام مین بہت وارد ہین اور رفائق سب مین حکایت غزوہ تبوک ہے
کہ بقایای ازواد کو باوجود قلت ایسی برکت دی تھی کہ تیس ہزار آدمی اوس سے سیر ہوے اور تمام لشکر نے ظروف پر کیے جیسا کہ لذا پروردگار تعالی
ہم سبکو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات سے محروم نرکھے اور فقر و فاقہ کو نعمت ظاہر و باطن آنحضرت سے مجبور کرے حکایت
یاد رکھو تین کہ بازار مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما و تکریما مین ایک ترہ فروش اوپر ترہون اپنی کے پانی چھڑکتا تھا اور کہتا تھا یا برکۃ اللہ تعالی وانزلی نزل
ثم لا تزحلی اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد و بارک وسلم ای برکت پیغمبر آتو اور اوتر میرے گھر مین پھر نہ کوچ کر تو وصل کلام حیوانات اور اطاعت اونکی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسے آدمی مطیع و مسخر و منقاد امر دین و شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہین کہ قرعہ سعادت بنام اونکے پڑا اہل ایمان
سے ہین ایسی ہی سائر حیوانات کو مطیع و منقاد امر اراد سے الہی کے ہین بطریق اعجاز اور خرق عادات منقاد و مطیع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کیا اسی جگہ سے ہو کہ بعضے ارباب تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بکافہ خلق حیوانات و نباتات و جمادات سے مبعوث
ہین لیکن ہو جو دائرہ عقل اور تکلیف امر و نہی سے باہر ہین اونسے بخبر اطاعت و ایمان اور شہادت بصدق رسالت نہ آوے اور موسوم بمعیت نہوین
جیسے آدمی لیکن حیوانات از انجملہ سجود جمل و شکایت اوسکی ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسیکہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت
کی ہے کہ خاص ہر ایک کو اہلبیت انصار سے ایک شتر تھا پس آئے وہ پاس آنحضرت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ تھا ہمارے پاس ایک اونٹ کہ کھینچتے ہین ہم اوپر اوسکے
پانی اب سختی اور سرکشی کرتا ہی پھر اور منع کرتا ہے ہمکو پشت اپنی سے اور نخل و زرع ہمارے بے آب ہین پس اوٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اصحاب
اور گئے طرف اوس شتر کے پس آئے باغ مین اور کھڑے رہے اور شتر ایک گوشہ مین بیٹھا تھا کہا یا رسول اللہ یہ شتر مانند سگ گزندہ ہوا ہے اور ہم
خوف کرتے ہین کہ ذات شریف پر مبادا گزند پوہنچے فرمایا مجھے اوس سے کچھ خوف و خطر نہین پس جب دیکھا شتر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منہہ لایا
آپکی طرف اور سجدہ مین گیا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑے حضرت نے موی پیشانی اوسکے اور کام مین لائی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
اس حیوان لایعقل نے آپکو سجدہ کیا پس ہم سزاوار تر ہین ساتھ اوسکے فرمایا نہین سزاوار و لائق آدمی کو کہ سجدہ کرے آدمی کو اور اگر ہوتا امر کرتا مین
زن کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو بسبب بزرگی حق شوہر اوپر زن کے رواہ احمد والنسائی اور بعض روایات مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اس مقام مین
نہین مابین آسمان و زمین کوئی چیز کہ میری رسالت کا اوسے علم نہو مگر عصات جن و انس اور دوسری خبر مین آیا ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ اوسے ذبح کرین پس
وہ شکایت لایا آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک شتر نے اگر اپنی گردن آگے آنحضرت کی خاک پر رکھی اور فریاد کی

ساتہ اوس اونٹ کی کہ شتر کہتا ہے پس کہڑے ہوئے اوسکے سر پر اور فرمایا صاحب شتر کو کہ اسکے سر سے ہاتہ کہینچ کر اوسنے کہا یا رسول اللہ نذر [illegible]
لیکن یہ شتر بہت بگڑ گیا ہے کہ وہ صحبت نہیں [illegible] اس شتر کے اور نہیں رکہتے فرمایا کہ اوسنے شکوہ کیا اس شتر نے کثرت عمل اور قلت علف کا احسان کرو اوسکے
ساتہ اور تجار کہو حق اوسکا اور یہ حدیث بطریق متعدد و بالفاظ مختلفہ آئی ہے اور حدیث صحیح ہے اور انس سے آیا ہے کہ کہا تہا رسول خدا اور ابو بکر و عمر
رضی اللہ عنہما باغ میں ایک کے انصار سے اور تہی اوسمین ایک گوسفند پس سجدہ کیا اوسنے حضرت کو کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ ہم سزاوار تر ہیں کہ سجدہ
کریں آپکو فرمایا آنحضرت نے نہیں سزاوار کسیکو کہ سجدہ کرے کسیکو الحدیث اور ایک مرتبہ ایک شتر آنحضرت کے پاس آیا اور شکوہ کیا اپنی قوم کا کہ یہ قوم میری
ادائی نماز عشا سو رہتی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ خدا تعالی اوس قوم کو عذاب کرے پس آنحضرت نے اوس قوم کو بلایا اور اس عمل سے منع فرمایا
اور عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمارے گہر میں ایک بکری تہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گہر میں تشریف لاتے یہ بکری ساکن و ثابت
و آرمیدہ ہوتی اور جب باہر تشریف لیجاتے بیقرار و پریشان و مضطر ہوتی اور آیا ہے کہ آنحضرت شتروں کو قربانی فرماتے پس ہر ایک دوسرے کو
اور نزدیک آتا آپ کے تا پہلے اوسے ذبح کریں اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت پر ایک گوسفند کے
پہیرا کہ نر اوس سے متصل نہوا تہا پستان اوسکی پر شیر ہوئے حضرت نے شیر دوہا اور آپ پیا اور ابو بکر کو پلایا اور قصہ دوشیدن شیر شاة
ام معبد کا کہ غنم ہو گئی تہی اور شیر مطلق نرکتی تہی مشہور ہے باب ہجرت میں تفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی - روایت کیا ہے امام احمد نے حدیث
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا دوڑا ایک گرگ اوپر ایک بکری کے اور اوسے پکڑا پس دیکہا راعی غنم نے اور چہڑایا اوسکو ذئب سے پس بیٹہا
گرگ اوپر دم اپنی کے جیسیکہ عادت سباع کی ہوتی ہے اور کہا کہ نہیں ڈرتا خدا سے تو اور چہینتا ہے مجہسے میرا رزق کہ بہیجا تہا حق تعالی نے میری
طرف پس کہا راعی نے عجیب گرگ تکلم کرتا ہے ساتہ کلام آدمیوں کے پس کہا گرگ نے آیا خبر دون میں تجہے ساتہ عجیب تر اس سے کہ محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم خبر دیتا ہے لوگونکو باخبار سابقہ اور لوگ باور نہیں کرتے اور نہیں ایمان لاتے اوپر اوسکے پس آیا راعی غنم مدینہ میں اور چہوڑا
غنم کو ایک گوشہ میں اور آیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور خبر دی حضرت کو پیغام گرگ کا حضرت نے اذان کہی جب لوگ فراہم
آئے کہا راعی کو کہ خبر دے لوگونکو جو سنا اور دیکہا تو نے اسیطرح روایت کیا بیہقی نے حدیث ابن عمر سے اور ابو نعیم نے حدیث انس سے اور
بعض طرق میں ابی ہریرہ سے آیا ہے کہ کہا گرگ نے راعی غنم کو حال تیرا عجیب تر ہے مجہسے کہ [illegible] چہوڑا اور پیر غنم اپنی کے اور ترک کیا تو نے
ایسے پیغمبر کو کہ مبعوث نہیں ہوا [illegible] عظیم القدر زیادہ تر نزدیک خدا کے اوس سے [illegible] کشادہ ہوئے اوسپر دروازے جنت کے اور مشرف
ہوئے [illegible] اہل جنت اوپر اصحاب اوسکے در منتظر قتال ہیں بعض ملائکہ اور [illegible] دیکہتے ہیں اصحاب اوسکے کو اور [illegible] ہیں کہ
اوسکے ساتہ بہشت میں آوین [illegible] کہتے ہیں کہ مارے جاوین اور بہشت میں آوین اور کہا ذئب نے راعی کو نہیں [illegible]

درمیان تیرے اور اوسکے کوئی دیوار سے جاتا ہے تو اوسکے حضور میں اور ہوتا ہے تو جنود خدا سے کہا راعی نے پس غنم میری کو کون چراوے
کہا ذئب نے میں چراتا ہوں پس آیا نزدیک حضرت کے اور اسلام لایا اور ذبح کیا واسطے ذئب کے ایک شاۃ اونمین سے اور مثل اسکے حکایت
ابی سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بھی لاتے ہیں کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ آہو پکڑا اسنے جب آہو حرم میں آیا اور تعجب کیا پس کہا گرگ نے
عجب تر اس سے وہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ پکارتا ہے تمکو طرف جنت کے اور پکارتے ہو تم اوسکو طرف آتش دوزخ کے یدعوکم الی الجنۃ وتدعونہ
الی النار پس ابوسفیان نے صفوان سے کہا سوگند لات و عزی کی اگر ذکر کرتا ہے تو یہ حکایت مکہ میں چھوڑتا ہے تو زنان مکہ کو بے مردوں کے اور ابوجہل
اور اصحاب اوسکے سے بھی مثل اوسکے روایت کیا ہے اور اسی باب سے ہے حدیث ضب یعنی سوسمار اور کلام کرنا اوسکا یہ حدیث بھی مشہور ہے
اور روایت کیا ہے اوسے بیہقی نے احادیث کثیرہ میں اور ذکر کیا ہے قاضی عیاض نے شفا میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک محفل میں اصحاب اپنے سے ناگاہ آیا ایک اعرابی بنی سلیم سے کہ شکار کیا تھا ضب کو اور رکھتا تھا اوسے اپنی آستین میں تا لیجاوے
منزل گاہ اپنی میں اور بریان کرے اور کھاوے پس جب دیکھا اعرابی نے ایک جماعت کو کہا کہ یہ کون ہے کہ ساتھ جماعت کے بیٹھا ہے کہا رسول خدا
ہیں پس باہر لایا اپنی آستین سے ضب کو اور کہا سوگند ہے لات و عزی کی کہ ایمان نہیں لاونگا میں تم پر جبتک ایمان لاوے یہ ضب اور ڈالا ضب کو آگے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ندا فرمائی آنحضرت نے ضب کو اور کہا ای ضب جواب دیا ضب نے ساتھ [illegible] زبان [illegible] کہ سب قوم
تھی لبیک و سعدیک کہا اور کہا ای زینت تمام خلق پس فرمایا آنحضرت نے ضب کو کسکی عبادت کرتا ہے تو کہا خدا کو کہ آسمان میں ہے عرش اوسکا اور
زمین میں ہے سلطنت اوسکی اور دریا میں ہے راہ اوسکی اور جنت میں ہے رحمت اوسکی اور آتش میں ہے عقاب اوسکا فرمایا آنحضرت نے میں
کون ہوں کہا رسول رب العالمین خاتم النبیین قد افلح من صدقک و خاب من کذبک یعنی بدرستی فیروزی حاصل کی جسنے تجھے سچا جانا اور بے بہرہ
اور ناامید ہوا رحمت خدا تعالی سے جسنے تجھے جھوٹا جانا پس اسلام لایا اعرابی الحدیث بطوله و اشعار بھی نقل کیے ہیں کہ اس ضب نے آپ کی
نعت میں پڑھے اور ابن حجر نے کہا حدیث مذکور ہے کہ روایت کیا اوسے اکثر نے بطریق متعددہ کہ تقویت کرتا ہے بعض اوسکا بعض کو ذکر کیا ہے قاضی
عیاض نے شفا میں اور ابونعیم نے دلائل میں ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا میں پھرتے تھے ناگاہ سنی آواز ایک [illegible] کی کہتی تھی یا
یا رسول اللہ پس اوس طرف دیکھا آنحضرت نے کیا دیکھتے ہیں کہ آہو مادہ بستہ خیمہ میں پڑی ہے اور اعرابی سویا ہے [illegible] پس فرمایا
آنحضرت نے آہو کو کیا ہے حاجت تیری کہا صید کیا ہے اسی اعرابی نے مجھے اور میرے دو بچے ہیں اس پہاڑ میں رہا کر مجھے تا جاوں اونکو دودھ پلا کر
پھر اونکے پاس آؤں پس فرمایا آنحضرت نے ایسا ہی کریگی تو کہا اگر نہ پلٹ آونگی کہا عذاب کرے مجھے خدا تعالی عذاب عشار کا پس آزاد کیا
اوسے آنحضرت نے اور گئی اور پھر آئی اور بندھا اوسے آنحضرت نے پس بیدار ہوا اعرابی اور کہا یا رسول اللہ کچھ حاجت رکھتے ہیں فرمایا ہاں [illegible]

کہ ہاں کہ تو اس ظبیہ کو پس رہا کیا اعرابی نے اوسے پس دوڑتی تہی صحرا مین خوش خوش اور پاؤن کو بہی کرتی تہی اور کہتی تہی اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک
محمد رسول اللہ اور بہی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر مین تہے اور سب لوگ پیاسے ہوئے باوجودیکہ پانی کے اوپر اونٹ تہے
پس آہو مادہ حضرت پاس آئی اور آنحضرت نے اوسکا دودہ دوہکر سبکو سیراب کیا کہ باندازہ تین سو آدمی کے تہے پس رافع کو کہ مولی حضرت کا تہا
فرمایا کہ اسے نگاہ رکہو پس رافع نے اوسے باندہا بعد ایکساعت کے کیا دیکہتے ہین کہ چلی گئی فرمایا ان الذی جاء بہا ہو الذی ذہب بہا یعنی جو ہستی
جو لایا تہا اوسے وہی اوسے لیگیا اور از انجملہ وہی کلام حمار روایت کیا ہے ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
خیبر کو تکلم کیا ایک حمار نے اور کہا آنحضرت نے نام تیرا کیا ہے کہا میرا نام یزید بن شہاب کہ پیدا کیے ہین پروردگار تعالی نے میرے دادا کی نسل سے
ساٹہ حمار کہ سوار نہین ہوا اونپر سوای پیغمبر کے اور مین امیدوار تہا کہ حضرت مجہپر سوار ہون اور باقی نہین رہا نسل جد میرے سے سوا میرے اور انبیا کے
بجز حضرت اور کہا کہ تہا مین اس سے پہلے ایک یہودی کے قبضہ مین اور تہا مین عمدا گرتا اوسکی سواری مین اور تہا وہ یہودی کہ مجہے شکم سیر کرتا تہا
پس فرمایا آنحضرت نے کہ نام تیرا یعفور ہو وے اور تہا یعفور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور آنحضرت دروازے پر اوسے بہیجتے
کسیکے تا خبر کرے اور بلا دے اوسے پس آیا یعفور اوپر دروازہ کے اور کوٹتا اوسکو ساتہ سر اپنے کے جب باہر آتا صاحب دار اشارہ کرتا
کہ اجابت کر رسول خدا کو تجہے بلاتا ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی یعفور اوپر سر چاہ ابو الہیثم بن التیہان کے آیا اور اپنے کو
اوس چاہ مین ڈالا بجہت جزع اور حزن کے اوپر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بہی اسی باب سے ہے تسخیر اسد اور تابع ہونا
ساتہ سفینہ کے کہ صحرا مین لشکر سے دور پڑا اور راہ بہول گیا اور کہنا اوسکا کہ مین مولا رسول اللہ کا ہون پس راہ بتائی اور
پہونچایا اوسے شیر نے لشکر مین اور یہ معجزہ آنحضرت تہا اور فی الحقیقۃ کرامات اولیا معجزہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور ابن وہب
نے روایت کیا ہے کہ کبوتروں نے مکہ مین اوپر حضرت کے سایہ کیا روز فتح پس دعا سے فرمائی اونکے حق مین ساتہ
برکت کے اور تنسیج عنکبوت اوپر تبیض حمام اوپر در غار کے مشہور ہے اور کہتے ہین کبوتر حرم کے نسل اون کبوترونکے
سے ہین کہ غار مین سکن رکہتے ہین اور روایت کیا گیا ہے کہ امر کیا آنحضرت نے شجرہ کو بقدر آدمی کہ روئیدہ ہوا اور پوشیدہ
کیا در غار کو ذکرہ فی الشفاء اور قاضی عیاض نے کہا کہ احادیث درباب کلام حیوانات اور اطاعت اونکی خاص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہین وہ جو مشہور اور واقع کتب ائمہ مین تہین بیان کیے گئے **وصل** جیسا کہ حیوانات سب مطیع و منقاد
امر آنحضرت تہے نباتات بہی حیطہ فرمان برداری اور اطاعت مین حاضر تہے اور اسی جگہ سے ہے کلام و سلام شجر اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی اور اطاعت و شہادت رسالت آپکی۔ حدیث مین آیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بہیجی گئی طرف میرے

نہ گذرتا تھا مین کسی سنگ و درخت پر مگر وہ کہ سلام کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور حضرت علی رضہ سے آیا ہی کہ کہا تھا مین ساتھہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ مین پس باہر آئے ہم بعض نواحی اوسکی مین اثنا راہ مین پیش نہ آیا کوہ اور درخت کہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ رواہ الترمذی اور یہہ حال ابتدای وحی مین تھا جیسا کہ حدیث سابق مین گذرا یا ادہی اور زمانون مین واللہ اعلم اور حاکم مستدرک مین لایا ہے باسناد جید ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس پیش آیا اعرابی اور جب نزدیک حضرت صلعم کے آیا کہا اوسکو خاص حضرت رسول اللہ صلعم نے کہان جاتا ہی تو کہا جاتا ہون طرف اہل اپنے کے فرمایا آیا تجہے رغبت ہی طلب خیر مین یعنے چاہتا ہے تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کرے تو واسطے اپنے کہا وہ کیا ہے فرمایا شہادت أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ یعنے نہین کوئی معبود بحق سوا اللہ کے واحد ہے وہ نہین انباز واسطے اوسکے اور بدرستی محمد بندہ اوسکا اور فرستادہ اوسکا ہے — اعرابی نے کہا آیا کوئی اسپر شاہد ہے جو کہتا ہی تو فرمایا یہہ درخت میرا شاہد ہے پس بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس درخت کو اور وہ نہ کرانہ وادی پر تہا پس شگاف کرتا تہا زمین کو اور آتا تھا حتے کہ پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر کھڑا ہوا پس شہادت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے تین مرتبہ اور گواہی دی اوس درخت نے بعد ازان پہر گیا اپنی جگہہ الحدیث اور دارمی نے بھی روایت کیا مانند اسکے اور روز احد مین کہ کافرون نے رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خون آلودہ کیا اور دندان شریف مین آزار پہونچایا آنحضرت ایک گوشہ مین بیٹہے تہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حال پوچہا پس محزون و غمگین پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا آیا دوست رکہتا ہی تو کہ دکہلاؤن تجہے ایک آیہ کہ موجب تسلی و تشفی خاطر تیری کا ہووے پس دیکہا جبرئیل علیہ السلام نے طرف ایک درخت کے کہ پس وادی تہا کہ طلب کرای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درخت کو درخت نے مشے کی اور آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کھڑا رہا کہا جبرئیل علیہ السلام نے امر کر کہ پہر جاوے اپنی جگہہ پس امر کیا اور پہر گیا وہ اپنی جگہہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حَسْبِي حَسْبِي یعنے کفایت ہی سب مجہے کفایت ہی سب مجہے + رواہ الدارمی من حدیث انس روایت کیا ہے دارمی نے حدیث انس سے اور بریدہ اسلمی سے آیا ہے کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتہہ اعرابی کے کہہ اس درخت کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجہے بلاتا ہی پس میل کیا اوس درخت نے راست و چپ اور پیش و پس اپنے سے اور جدا ہوئین رگین اوسکی پس آیا اوس حالت مین کہ پارہ کرتا تہا زمین کو اور کہینچتا تہا رگین اپنی اور کھڑا رہا آگے آنحضرت صلعم کے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہا بولا اعرابی نے امر کر اس درخت کو کہ جاوے اپنی جگہہ پس بیٹہین رگین اوسکی اپنی جگہہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت صلعم کو کہ اذن دی مجہے تا سجدہ کرون تمہین اذن نہ پایا پس کہا اذن دی تا دست و پای بوسی کرون پس اسکا اذن دیا۔ لای ہین کہ آنحضرت صلعم ایک سفر مین شب تاریک مین شتر پر سوار متصل درخت کنارے کے

پہونچی خواب لوہ وہ دو سدرہ دو نیم ہوا تھا آنحضرت بسلامت درمیان اوسکے سے گذرے اور وہ ویسا ہی منفرج رہا اور معروف بسدرۃ الشق ہوا
اور ابن عباس سے آیا ہے کہ کہا ایک اعرابی حضرت پاس آیا اور کہا ساتھ کس چیز کے پہچانیں ہم آپکو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھ اوسکے کہ پکاروں میں
اس شاخ خرما کو کہ گواہی دیوے کہ میں رسول خدا ہوں پس بلایا اوس شاخ کو جدا ہوئی وہ درخت سے اور گری زمین پر پس فرمایا حضرت نے پھر جا اپنی جاگہ
پھر گئی اور بجای اپنے گئی پس اسلام لایا اعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور آنا درخت کا نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سلام کرنا
اور لوٹنا پھر جانا اپنی جگہ بہت احادیث میں آیا ہے اور صحیح میں حدیث طویل جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرود آئے ہم ایک صحرای کشادہ میں
پس تشریف لیگئے حضرت واسطے قضاے حاجت کے اور گیا میں پیچھے حضرت کے ساتھ چھاگل پانی کے پس نہ پائی کوئی چیز ساتر ناگاہ دو درخت کنارہ وادی کے
نظر پڑے پس گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک درخت کی اور پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں سے اور فرمایا میرا انقیاد واطاعت کر باذن خدا عز وجل
پس منقاد ہوا وہ درخت مثل انقیاد شتر کہ مہار اوسکی ناک میں ہے پس نزدیک درخت دوسرے کے گئے اوسے بھی کھینچکر لائے اور کہا میرے اوپر
چسپیدہ ہو پس چسپیدہ ہوئے اور روایت دوسری میں آیا ہے کہ فرمایا جابر کو کہہ اس درخت کو کہ رسول خدا تجھے کہتا ہے کہ ملحق ہو ساتھ صاحب
اپنی کے بیٹھوں میں پیچھے تمہارے پس گیا میں اور کہا میں نے درخت کو وہ جو رسول خدا نے کہا تھا پس آیا اور ملا وہ درخت ساتھ صاحب اپنے
اور بیٹھے آنحضرت پیچھے اونکے اور باہر آیا میں اور دیکھا میں نے اور بیٹھا میں دور جگہ اور اپنی نفس سے بات کر رہا تھا ناگاہ التفات کیا میں نے کیا دیکھتا ہوں
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے آتے ہیں اور دونو درخت آپس سے جدا ہوکر ہر ایک اپنی اپنی جگہ استادہ ہیں اور
حدیث اسامہ بن زید میں بھی مانند اسکے آیا ہے کہ کہا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض مغازی اپنی میں آیا دیکھتا ہے تو واسطے حاجت
رسولخدا کی کوئی مکان کہا میں نے نہیں وادی میں کوئی جگہ خالی آدمیوں سے فرمایا دیکھتا ہے تو کوئی درخت خرما یا سنگ کہا میں نے دیکھتا ہوں نخلات
متقارب فرمایا حضرت صلعم نے جا اور کہہ ان نخلات کو کہ رسولخدا امر کرتا ہے تمہیں کہ آؤ واسطے حاجت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور احجار سے بھی
مانند اسکے کہہ پس گیا میں اور کہا میں نے سوگند ہے اوس خدا کی کہ بھیجا آنحضرت صلعم کو بحق دیکھا میں نے نخلات کو کہ باہم متصل ہوئے اور احجار آپس میں قریب جب
حضرت قضای حاجت فرما چکے کہا اونکو کہ جدا ہو وین قرب اتصال سے اور امثال ان معجزوں کی بہت آئی ہیں وہ مثل جیسا کہ نباتات کو مطیع
ومنقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھا جمادات بھی یہی حکم رکھیں سلام کرنے حجر سے اور تکلم کرنے اوسکی سے ساتھ آنحضرت صلعم کے جیسا کہ گذرا
کوئی شجر و حجر نہ تھا مگر وہ کہ سلام کرتا تھا مجھپر اور کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور علی مرتضے کرم اللہ وجہہ اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث اس باب میں گذری اور جابر سے بھی آیا ہے اور ایسی ہی حدیث راہب وقت میں کہ جب حضرت ہمراہ ابو طالب کے
ابتدای امر اپنی میں پیش از بعثت کہا باقی نہ رہا کوئی شجر اور حجر مگر وہ کہ سجدہ کیا حضرت صلعم کو اور آوے گا انشاء اللہ تعالی اپنے محل میں

اور جیسا کہ روایت کیا ہی مسلم نے حدیث جابر بن سمرہ کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرستی مین پہچانتا ہون اوس سنگ کو
مکہ مین کہ سلام کرتا تھا مجہپر پہلے مبعوث ہونے میرے سے بدرستی تحقیق مین اوسکو پہچانتا ہون اور لوگونکو اختلاف ہی اوس حجر مین کہ کونسا ہے
بعضون نے کہا ہی کہ حجر اسود ہی اور بعضون کی نزدیک سوا ای اوسکے کوچہ مین کہ اوسے رقاق الحجر کہتے ہین راہ مین خانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے
استوار کیا گیا ہی ایک دیوار مین اور لوگ تبرک جانتے ہین لمس اوسکا اور کہتے ہین یہہ وہی سنگ ہی کہ سلام کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
جسوقت گذرتے تھے اوس اوپر شیخ ابن حجر مکی ہیثمی نے کہا متواتر آیا ہی اہل مکہ سے یہہ حجر کہ رقاق الحجر مین ہی وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا اوپر حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقابلہ اوسکے دوسری دیوار مین اثر مرفق شریف آنحضرت صلعم ہے اور کہتے ہین کہ سنگ و آہن واسطے انبیا کے
نرم کیا جاتا ہی اور مکہ معظمہ مین ایک جبل ہی کہ آنحضرت رعی غنم کبہی کرتے تہے اثر قدمین شریفین بیان کرتے ہین واللہ اعلم اور
صاحب مواہب لدنیہ ابو حفص میانشی سے لایا ہے کہ کہا خبر دیتا تھا مجہے جو کوئی کہ ملاقات کرتا تھا مین ساتہہ اوسکی اہل مکہ سے کہ یہہ حجر مذکور
وہی حجر ہے کہ سلام کرتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اور ازانجملہ آمین کہنا آستانہ اور در و دیوارون کا ہی جسوقت دعا فرمائی
آنحضرت صلعم نے خاص عباس اور اوسکے بیٹونکو واسطے روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے مختصر اً کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل نجا اپنے گہر سے تو اور تیرے بیٹے کل جبتک آؤن مین تمہارے پاس اسواسطے کہ مجہے تمسے کچہہ کام ہے
پس منتظر رہے تا آنکہ تشریف لائے حضرت صلعم اون پاس بوقت چاشت اور کہا السلام علیکم جواب دیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
فرمایا کیونکر صبح کی تمنے کہا صبح کی ہمنے بخیر و الحمد للہ فرمایا نزدیک ہو آپسمین اور ملصق ہو ایک دوسرے سے پس اوٹہائی اونہین
حضرت صلعم نے چادر اپنی اور کہا یارب یہہ عم میرا ہی اور صنو پدر میر لیکا اور یہہ اہلبیت میرے ہین پس محجوب کر انکو آتش دوزخ سے جیسا کہ
محجوب کیا مینے اونکو ساتہہ اس چادر کے پس آمین کہا آستانہ اور دیوارون خانہ نے اور کہا آمین آمین آمین اور ایک مرتبہ عقیل بن ابیطالب
سفر مین خدمت آنحضرت صلعم مین تہے تشنہ ہوے پس آنحضرت صلعم نے اونہین ایک کوہ پر کہ وہان تہا بہیجا اور کہا کہہ اس کوہ کو کہ مجہے پانی
دیو کہ وہ کوہ متکلم ہوا اور کہا پیغمبر خدا سے کہہ کہ جسدن سے یہہ آیت نازل ہوئی فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ کہ مینے پس ڈر و اوس آتش
کہ ہیمہ اوسکی آدمی اور سنگ ہین ساتہہ ارہ رویا مین ترس خدا سے کہ پانی میری اجزا مین نرہا اور مشہور اس باب مین حنین جذع ہی اور حدیث حنین جذع
جماعہ کثیر صحابہ سے مروی ہی کہ مفید قطع اور یقین ہی اوسکی ساتہہ مواہب مین تاج الدین سبکی لایا ہی کہ شرح مختصر مین ابن حاجب نے کہا صحیح میرے نزدیک یہ
وہ ہی کہ حدیث حنین جذع متواتر ہی روایت کیا ہی علماء حدیث سے بخاری و مسلم وغیرہ نے بطریق کثیرہ متعددہ خارج حد و حصر احصا سے اور ہوسکے کہ متواتر
ایک قوم کے نزدیک سا غیر متواتر ہو دوسری قوم کے نزدیک اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہی کہ حنین جذع اور انشقاق قمر نقل کیا گیا ہے

ہر ایک وجہ ہی نقل شائع کہ مستغنی از قلم و تقیین کو نزدیک اوس شخص کے کہ مطلع ہو اوپر طرق حدیث کے نہیں اوسکا کہ ممارست نہ رکھی اس کلام میں اشد اعلام
اور بیہقی نے کہا کہ قصہ حنین جذع امور ظاہرہ سے ہے کہ نقل کیا ہے اوسکو خلف نے سلف سے اور نقیہ اکبر آیات اور اظہر معجزات سے ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر
نبوت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہیں دیا ہے حق تعالی نے کسی پیغمبر کو وہ جو دیا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
پس کہا شافعی کو کہ دیا ہے خدا تعالی نے عیسی علیہ السلام کو احیاء موتی تو کہا دیا پیغمبر صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو حنین جذع تا سنی گئی آواز اوسکی اور یہ اعظم
و اکبر ہے اوس سے بعد ازاں شمار کیا ہے علماء حدیث نے صحابہ کو کہ روایت کیا ہے اور روایت و اسانید اور طرق اوسکی کہ ذکر اونکا طول ہے
روایت کیے گئے ہیں کہ تھے نبوی مسقوف اوپر جذوع نخل کے اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیش از انکہ بنایا جاوے واسطے اونکے منبر کھڑے
رہتے تھے واسطے خطبہ کے تکیہ کی طرف جذع اون جذوع سے اور جب بنایا گیا منبر مفارقت فرمائی اوس جذع سے پس سنی گئی اوس جذع سے آواز مانند آواز ناقہ
اور روایت انس میں آیا ہے کہ جنبش و لرزہ آیا مسجد کو اوسکی آواز سے اور بہت گریہ کیا لوگوں نے بسبب مشاہدہ حال غریب اوسکی اور ایک روایت میں
آیا ہے شگافتہ اور پارہ ہوئی جذع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رکھا دست مبارک اپنا اوسکے اوپر اور گلے سے لگایا پس تسکین و سکوت حاصل ہوا اوسے
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اس چوب نے گریہ کیا از جہت اوس چیز کے کہ گم کیا اوسنے ذکر خدا سے اور اگر اوسے گلے نہ لگاتا میں ہمیشہ یونہیں رہتا حال اوسکا روز قیامت تک
واسطے اظہار حزن کے اوپر میرے۔ پس امر کیا آنحضرت صلعم نے کہ دفن کیا جاوے زیر منبر پس نماز پڑھتے تھے آنحضرت صلعم طرف اوسکی اور
ایک روایت میں آیا ہے کہ بلایا اوسے آنحضرت صلعم نے اپنی طرف پس زمین پارہ کرتا آیا پس گلے سے لگایا اوسے اور فرمایا پھر چلا جا اپنے مکان کو اور
حدیث میں آیا ہے جو روایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اوس چوب کو اگر چاہے تو سر سبز کردوں میں تجھکو جس باغ میں کہ تو تھی تا روئیدہ ہوں
رگ و ریشہ تیرے اور کامل ہو خلقت تیری اور تر ہوں شاخین تیری اور پیدا ہو میوہ تیرا اور اگر چاہے تو سر سبز کروں میں تجھے بہشت میں تا کھاویں دوست خدا کے میوہ تیرا
بعد ازاں گوش مبارک بسماعت اوسکے قول کے متوجہ فرمایا کہ کیا کہتی ہے پس فرمایا کہتی ہے سر سبز فرما مجھے یا رسول اللہ صلعم بہشت میں تا کھاویں مجھسے دوست خدا کے اور میں اوس میں کہنہ
اور فانی نہوں پس کہ سنا اس آواز کو جو کہ اوسکے متصل تھا پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ایسا ہی کیا میں نے اور فرمایا اختیار کیا اوسنے دار بقا کو اوپر دار فنا کے اور تھے حسن بصری رضی اللہ عنہ
جب تحدیث کرتے ساتھ اس حدیث کے کہتے تھے اے بندگان خدا چوب نالہ کرتی ہے شوق پیغمبر خدا صلعم سے پس تم زیادہ سزاوار ہو کہ مشتاق لقائے آنحضرت صلعم کے ہو بیت
سنگے و گیاہی کہ در و منفعتی ہست ٭ بہ ز آدمی دان کہ در و معرفتی نیست ٭ اور اس حدیث کو بالفاظ مختلفہ روایت کیا ہے جسقدر کہ ذکر کیا ہمنے کافی ہے اور اسی باب سے ہے
کلام کرنا آنحضرت صلعم کا جبل کے ساتھ اور کلام کرنا جبل کا انکے ساتھ۔ روایت کیا ہے انس نے کہ نکلا آنحضرت صلعم اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم جبل احد کی طرف کہ کوہ مدینہ ہے
اور اوسکی شان میں وارد ہوا ہے احد جبل یحبنا و نحبہ یعنی احد ایک پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور ہم دوست رکھتے ہیں اسکو پس جنبش کی احد نے پس آنحضرت صلعم نے اوسپر پائے مبارک اپنا اور کہا ثابت
رہ جا اے احد تجھپر نہیں ہے مگر پیغمبر اور صدیق اور دو شہید روایت کیا احمد و البخاری و الترمذی و ابو حاتم اور حدیث دوسری ابن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے آیا کہ تھے آنحضرت صلعم اوپر جبل

ثبیر کے کہ جبل مناسی ہی اور آپکے ساتھ ابو بکر اور عمر اور مین تھا پس جنبش کی جبل نے تا آنکہ گری اوس کے سنگ حضیض مین پس مارا آنحضرت نے
پای مبارک اپنا اور فرمایا اپنی جگہہ ثابت و قائم رہ یا ثبیر نہین تیرے اوپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ البخاری و احمد و الترمذی و ابو حاتم اور ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ تھے آنحضرت اوپر حرا کے اور ابتدا وحی مین اوس جگہ مشغول رہتے تھے اور وحی وہان نازل ہوئی تھی اور تھے حضرت کے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان و علی
و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم پس ہلا صخرہ پس کہا حضرت نے آرمیدہ ہو اے حرا نہین اوپر تیرے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور ایک روایت مین سعد بن ابی وقاص سے
مذکور ہے نہ علی اور ایک روایت مین تمام عشرہ مبشرہ مذکور ہین مگر ابو عبیدہ بن الجراح واللہ اعلم اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب طلب کیا آنحضرت
کو قریش نے کہا ثبیر نے اوتر یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون کہ مارین تجکو میری پشت پر پس عذاب کرے مجھے خدای عز و جل پس کہا حرا نے مجہہ پر آ یا
رسول اللہ اور ثبیر اور حرا دو کوہ ہین مکہ مین مقابل آپس مین اور کہا ہی کہ جنبش ان جبال کی نہ بجنس رجفہ سے تھی کہ ساتھ قوم موسی علیہ السلام کے
واقع ہوئی جسوقت تحریف و تبدیل کلمہ کیا تھا اسواسطے کہ وہ رجفہ غضب تہا اور یہہ رجفہ طرب اور اسیواسطے تنصیص فرمایا آنحضرت ص نے اوپر مقام نبوت اور
صدیقیت و شہادت کے کہ موجب سرور و استقرار جبال ہین اور اسی باب سے ہی تسبیح حصی اوپر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جیسیکہ روایت
کیا ہی انس رضی اللہ عنہ نے کہ لیا آنحضرت نے ایک کف حصی سے پس تسبیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھہ مین اور سنی ہمنے آواز تسبیح پس دیا اون
حصے کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین اور تسبیح کی بعد ازان ہمارے ہاتھہ مین دیا پس تسبیح نکی اور قاضی نے شفا مین کہا کہ روایت کیا مثل
اسکے ابو ذر نے اور ذکر کیا کہ تسبیح کی کف عمر و عثمان رضی اللہ عنہما مین بہی اور یہہ حدیث طبرانی مین آیا کہ کہا ابو ذر نے پس رکہی گئی وہ سنگریزے
ہاتون ہمارے مین پس تسبیح نہ کی ساتھہ کسی ایک کے ایسا ہی لایا اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین اور روضۃ الاحباب مین تمہید ابو شکور سالمی
سے نقل کیا ہی کہ کہا علی مرتضی رض بہی اوس مجلس مین تہے اور اوپر اونکے ہاتھہ کے بہی تسبیح کہی اور ازانجملہ ہی تسبیح طعام سے بخاری نے ابن مسعود
سے روایت کیا ہی کہ کہا تہے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طعام کہاتے تہے اور تسبیح طعام سنتے تہے اور جعفر بن محمد باقر بن علی بن العابدین
سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہی کہ کہا بیمار ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس آے آپکے پاس جبرئیل علیہ السلام ساتھہ ایک طبق کے کہ اوسمین انگور
و انار تہے پس تناول فرمایا حضرت نے اور تسبیح کی فواکہ نے اوپر دست مبارک کے اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ پڑہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ایکدن منبر پر یہہ آیت آیہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی اور نہ جانچا انہون نے اللہ کو پورا جانچنا بعد ازان کہا تہا کہتا ہی جبار اوپر ذات
اپنی کے اور فرماتا ہے اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ یعنی مین ہون زبردست مین ہون زبردست مین ہون بزرگ برتر پس ہلا منبر
تا کہا ہمنے کہ زمین پر گرے حضرت اور اسی حکم مین ہی تکلم صبیان اور شہادت اونکی ساتھہ رسالت حضرت کے سے روایت ہی معیقیب یمانی سے کہ کہا حج کیا
مینے حجۃ الوداع اور آیا مین سرا مین بیچ مکہ کے دیکہا مینے اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور مشاہدہ کیا مینے حضرت سے ایک امر عجیب کہ آیا

آیا اونکے پاس ایک مرد اہل یمامہ سے لڑکا لیکر کہ گویا اوسیدن پیدا ہوا ہے پس کہا اوسکو رسول خدا نے من انا مین کون ہون کہا انت محمد رسول اللہ
تو محمد رسول اللہ ہی ۔ فرمایا حضرت نے صدقت بارک اللہ فیک یعنی راست گو ہی تو برکت و کرامت فرماتی خدا تعالی تجہین بعد ازان اوس
لڑکی نے تکلم نکیا جوانی تک اور نام رکہا ہنہی اوسکا مبارک الیمامہ اور فہد بن عطیہ سے روایت ہے کہ لائے ہین حضرت پاس ایک لڑکے کو کہ جوان
ہوا اور ہرگز تکلم نکیا آپنے پوچہا مین کون ہون کہا رسول اللہ رواہ البیہقی وصل ابرا ذوی العاہات اور احیاء موتی مین یعنی تندرست کرنا
بیمارونکو اور زندہ کرنا مردونکو ۔ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایک عورت خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور چہوٹے
بیٹے اپنے کو ہمراہ لائی اور کہا یا رسول اللہ یہہ پسر میرا جنون رکہتا ہی اور غلبہ کرتا ہے اسپے جنون وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور مکدر
کرتا ہی ہمپر وقت کو پس مسح فرمایا آپنے اوسکا سینہ پس قے کی اور باہر آئی اوسکے شکم سے مثل سگ بچہ سیاہ کہ دوڑتے تہے رواہ الدارمی اور
آئی حضرت پاس ایک عورت خثعم سے اور اوسکی ہمراہ ایک طفل تہا کہ تکلم نکرتا تہا پس پانی طلب کیا حضرت نے اور مضمضہ فرمایا اور دہوئے دونو ہاتہ اپنے
اور پلایا پانی لڑکے کو تندرست ہوا فی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوئی اوسکی عقل لوگونکی عقلون پر اور پہونچا روز احد ایک زخم قتادہ النعمان
کی آنکہہ پر کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس آیا قتادہ حضرت پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زوجہ ہے دوست رکہتا ہون مین اوسے ڈرتا ہون مین
کہ دیکہے مجہے اور اوسکی آنکہہ مین قبیح و زشت آوے مین پس پکڑا حضرت نے اوسکی آنکہہ کو بدست مبارک اپنے کے اور رکہا بیچ ہولہ مین اور کہا
خداوندا پہنا اوسکی چشم کو حلیہ پس تہی وہ آنکہہ بہترین اور زیباترین اور بیناترین اوسکی آنکہون سے درد نکرتی تہی جسوقت کہ درد کرتی تہی
آنکہہ دوسری اور روایت کیا طبرانی نے اور ابو نعیم نے قتادہ سے کہ کہا تہا مین نگاہ کہتا تیرونکو اپنی موںہہ پر رو مبارک پیغمبر خدا سے
یعنی اپنے کو سپر آنحضرت کیا تہا مینے آخر کو تیر مجہے پہونچا کہ بیغولہ میری آنکہہ کا نکل پڑا پس پکڑا مینے اوسکو ہاتہ سے اور دیکہا مینے طرف رسول خدا
جب دیکہا حضرت نے میری چشم کو میرے ہاتہ مین رو دئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا خداوندا قتادہ نے جیسا کہ نگاہ رکہا موںہہ تیرے پیغمبر کا
اپنے موںہہ کے ساتہہ اور پہونچی آفت اوسکی چشم کو پس کر دی یہہ چشم اوسکی بہترین چشمان اور روایت کیا گیا ہی کہ ایک شخص گرفتار علت
استسقا ہوا حضرت پاس کسیکو واسطے استشفا کے بہیجا پس لیا حضرت نے دست مبارک مین ایک کف خاک سے اور ڈالا اوسمین پانی دہن مبارک اپنے سے
اور اوس مرسل کو دیا وہ متعجب ہوا اور گمان لگیا کہ حضرت نے استہزا فرمایا اوسکی ساتہہ پس لایا اوسکو نزدیک اوس مریض کے کہ قریب المرگ تہا اور پلایا پس
شفا پائی اور ایک شخص ورتہا کہ دونو آنکہین اوسکی سفید ہو گئی تہین یہانتک کہ کچہہ معلوم نہوتا تہا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو
آنکہونکو بینا ہوا اور اسی برس کی عمر مین سوئی پر و لیتا تہا اور امثال اسکی بہت ہین اور غزوہ خیبر مین پوچہا کہ علی رض کہان ہین عرض کیا کہ بسبب
درد چشم حاضر نہین پس کسیکو بہیجکر بلایا اور رکہا سر اونکا اپنی بغل مین اور تفل فرمایا دونو آنکہون اونکی مین اور دعا کی پس فی الحال درد جاتا رہا گویا کہ کبہی تہا

اور ہرگز درد نکیا چشم علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اور زخم فرمایا تین کرت اوپر ضربت ساق سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس فی الحال اچھا ہوگیا
اور ہرگز درد نکیا اور پای یزید بن معاذ مین شمشیر لگی تہی پاشنہ پاتک جبکہ مارا کعب بن الاشرف کو پس تفل کیا درحال اچھا ہوگیا اور صحیح بخاری مین
آیا ہی کہ جب عبد اللہ بن عتیک نے ابو رافع یہودی کو مارا شب مہتاب تہی جسوقت پانو زینہ پر رکہا سمجہا کہ زمین ہے پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق اوسکی
پس آنحضرت پاس آیا حضرت نے دست مبارک اپنا اوسکی ساق پر ملا فی الحال شفا پائی اور امثال ان حکایات کی نہایت کثرت اور شہرت سے ہین اور کتب
حدیث مین مذکور و مسطور سے ولیکن احیای موتی ۔ روایت کیا ہی بیہقی نے دلائل مین کہ آنحضرت نے بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اوس مرد نے مین
ایمان نہین لاتا تیرا اوپر تا زندہ کرے تو بیٹی میری کو کہ مردہ ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دکہا مجہے قبر اوسکی پس دکہائی قبر اوسکی اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ کہا ڈال آیا مین بیٹی کو وادی مین پس فرمایا آنحضرت نے دکہا مجہے وہ وادی پس ندا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس دختر کو پس جواب دیا
اوسنے اور کہا لبیک و سعدیک پس فرمایا آنحضرت نے آیا تو دوست رکہتی ہی کہ رجوع کرے تو دنیا مین کہا نہین یا رسول اللہ پایا مینے آخرت کو بہتر دنیا سے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ باپ اور مان تیرے ایمان لای ہین اگر دوست رکہتی ہی راجع کرون مین تجہے اوپر اونکے
کہا حاجت نہین مجہے مان باپکی پایا خدا کو بہتر اور مہربان زیادہ اونسے یہہ حدیث دلالت رکہتی ہی کہ اولاد مشرکین کو عذاب نہین ہے اور قصہ زندہ کرنی
بیٹون جابر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکے گہر مہمان تہے اوسنے برہ بسمل کیا اور پسر بزرگ اوسکے نے ساتہ دیکہنے اس حال کے چہوٹے بہائی اپنے کو
ذبح کیا جسوقت مان اوسکی پیچہی دوڑی وہ کوٹہی پر چڑہ گیا اور اپنی کو زمین پر ڈالا اور مرگیا پس دونو بیٹے اوسکی بدعای حضرت زندہ ہوے شواہد النبوت
مین تفصیل مذکور ہی اور احیا حضرت کا اپنی ابوین کو اور ایمان لانا اونکا جیسا کہ احادیث مین آیا ہے اسی قبیل سے ہی ولیکن محدثین کو صحت
ان احادیث مین کلام ہی اور بعضی متاخرین نے اونہین پیرایہ اثبات دیکر بدرجہ اعتبار پہونچایا ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے آیا کہ ایک جوان انصار مین سے مرگیا تہا
تہا اور اوسکی مان تہی بڑہیا اندہی پس تجہیز و تکفین کیا ہمنے اوس مردہ کو اور تعزیت کی ہمنے اوس عورت کی کہا اوسنے آیا مرگیا میرا بیٹا لوگون نے کہا البتہ مرگیا کہا خداوندا
تو جانتا ہے کہ مینے ہجرت کی ہی طرف تیرے اور تیرے پیغمبر کے بامید اوسکی کہ یاری اور فریادرسی کرے تو میری ہر شدت و محنت مین پس نرکہہ مجہپر بار اس مصیبت کا ۔ پس ہم
اوسجگہہ سے نکلے تہے تا دور کیا ہمنے جامہ مونہہ مردہ سے پس زندہ ہوا اور طعام کہایا اپنی مان کے ساتہ ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی
اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے اور یہہ برکت التجا اور استغاثہ اوس زن کے تہا ساتہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
پس معجزہ حضرت کا ہوے اور ایسا ہی روایت کیا ہی ابو بکر بن الضحاک نے سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصار مرگیا تہا جب تکفین کر چکے اور لوگ
اوٹہانیکو تکلم کیا اور کہا محمد رسول اللہ اور ایسا ہی آیا کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی نے کہ بدر اور بیعۃ الرضوان مین حاضر ہوا تہا وفات پائی
خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین اور تکلم کیا بعد موت کے وہ کلام کہ محفوظ رکہا گیا اوسنے کہا احمد احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابو بکر الصدیق

عثمانُ بنُ عفّان علیٰ منہاجہم الضّعیفُ فی نفسہِ القویُّ فی امرہِ فی الکتبِ الاوّلِ صدق صدق عمرُ ابن الخطّاب القویُّ الامینُ فی الکتبِ الاوّلِ صدق صدق عثمانُ بنُ عفّان علیٰ منہاجہم مضت اربعُ سنینَ وبقیت سنتانِ اتتِ الفتنُ واکلَ الشدیدُ الضعیفَ وقامتِ الساعۃُ یعنے احمد تعریف وستائش کیا گیا لوح محفوظ مین راست راست ہے ابوبکر صدیق ناتوان اپنی ذات مین زورآور ہی اپنے امومین لوح محفوظ مین راست راست ہے عمر بن الخطاب قوی اور امین ہے لوح محفوظ مین راست راست ہے عثمان بن عفان اوپر طریق اور راہ اونکی کے ہی گذرے ہین چار سال اور باقی رہے دو سال آوینگے فتنے اور کھاوے زورآور کمزور کو اور برپا ہووے قیامت یہ ایسا ہی مذکور ہی جامع الاصول مین — اور مواہب لدنیہ مین یون بیان کیا ہی کہ نعمان بن بشیر نے کہا کہ تہا زید بن خارجہ سرداروں انصار سے درمیان مشی کے راہ مین راہون مدینہ کی میان ظہر وعصر موہنہ کے بل گرا اور مرگیا پس اٹہین زنان انصار اور رووین اوپر اوسکے اور مرد اونکی پس با بحال خود تہا تا آنکہ تہا بامین المغرب والعشا سنی آواز کہ کہتا تہا خاموش ہو پس دیکہا لوگون نے کہ ناگاہ آتی ہی آواز زیر جامہ کفن سے پس کہولا موہنہ اور سینہ اوسکا کہتا تہا محمد رسول اللہ النّبیُّ الامّیُّ خاتمُ النّبیّین لانبیَّ بعدہٗ وکان ذٰلک فی الکتبِ الاوّلِ ثمّ صدق صدق ثمّ قال رسول اللہ السّلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ یعنے محمد رسول اللہ نبی ہی ناخواندہ خاتم الانبیا نہین کوئی نبی بعد اوسکے اور یہی کہہ مسطور لوح محفوظ مین ہے پہر راست راست ہے اے رسول اللہ مین سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی روایت کیا ہی ابوبکر بن الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین انتہی اور روایت کیا گیا ہی عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے کہا تہا مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا تہا ثابت بن قیس بن شماس کو اور مارا گیا تہا وہ یمامہ مین پس سنا ہمنے جسوقت داخل کیا ہمنے اوسکو قبر مین کہتا تہا محمد رسول اللہ ابوبکر ن الصدیق عمرُ الشہیدُ عثمانُ بنُ عفّان البرُّ الرحیمُ یعنے محمد رسول ہین ابوبکر صدیق ہے عمر شہید ہی عثمان بن عفان نیکوکار ہین رحیم پس نگاہ کیا ہمنے اور دیکہا کہ مردہ ہے کذا فی الشفا اور اگر تشکیک کرین اور کہین کہ شاید زندہ ہوا اور بوجہی واقع ہوئی ہوا اور یہی حضرت کے ہاتہہ پر واقع نہین ہوا تا معجزہ ہووے کہین جواب اوسکا وہ کہ موت ایسا امر نہین کہ پنہان رہے اور ذکر آنحضرت اور مدح اونکی ناظر ہے اس طرف کہ یہہ سب برکت وعزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا اور اگر کرامت ہی تو بہی معجزہ حضرت کا ہی انتہی اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ ذبح کی تہی جابر نے ایک شاۃ اور پکائی اور نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لایا پس بلایا حضرت نے قوم کو اور فرمایا کہاو ولیکن ہڈی نہ توڑو بعد ازان جمع فرمایا ہڈیون کو اور رکہا دست مبارک اپنا اوپر اور تکلم فرمایا بکلام ناگاہ اوٹہ کہڑی ہوئی شاۃ کان جہر جہڑا کر اپنے انتہی یعنے اکمل اولیا کہ مظہر قادریت خدای جل شانہ کے تہی بشرف متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک پرتوہ اس خارق عادت سے بہی پڑا کہ ایک مرغ کہایا اور ہاتہہ اوپر ہڈیون اوسکی کے رکہا اور قُم باذن اللہ ورسولہٖ کہا تب مرغ اوٹہ کہڑا ہوا اور چلنے لگا پس یہہ بہی معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی انتہی اور معلوم ہوا کہ تکلم شاۃ مسمومہ کہ خیبر مین ہوا بعض اوسے قبیل ہوتی رکہتے ہین اور بعضے کہتے ہین وہ تکلم ہی کہ پیدا کیا حق تعالے نے اوس شاۃ میت مین جیسا کہ شجر وحجر مین حروف واصوات پیدا کرتا ہی پروردگار تعالی اور سنوانا

اوسنے بی تغیر اشکال اور نقل ہیات اون کے ۔ اور مذہب شیخ ابو الحسن اور قاضی ابو بکر باقلانی کا یہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بغیر تو ایجاد
حیات کی ہے اوسمین اولاً اور تکلم ثانیاً اور کہتے ہین کہ حق تعالی نے پیدا کیا اوسمین حیات اور شگافتہ کیا واسطے اوسکے موںھ اور زبان اور قدرت دی
اوسے اوپر کلام کے اور ظاہر قول اول ہے واللہ اعلم **وصل** اور ایک انواع معجزات اور اقسام اوسکے سے اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے **اور** شفا مین کہا ہے کہ یہہ باب دعا واسع ہے جدًا اور اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص جماعت کو نفعًا و ضرًا
متواتر المعنی اور معلوم ہے ضرورةً **اور** حدیث حذیفہ مین آیا ہے کہ تہے رسول خدا کہ جب دعا کرتے کسیکے لیے ادراک کرتی دعا حضرت کی اوسکو مین اشیت
تک اور اشہر اخبار سے اس باب مین دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے انس بن مالک کو کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر رہے اور بانواع
نعم و کرامات ظاہر و باطن مخصوص ہوے اوہر لائی مان اونکی حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کر واسطے انس خادم اپنے کے پس دعا
کی آنحضرت نے اور کہا خداوندا زیادہ کر مال اور ولد اور برکت دے خاص اوسکو جس چیز مین کہ عطا کیا ہے نعمت سے ۔ اور روایت کرتا ہے
عکرمہ کہ کہا انس نے سوگند بخدا مال میرا بہت ہے اور اولاد میری زیادہ سو تن سے **اور** ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا نہین جانتا مین کسی شخص کو
کہ پہونچا ساتھہ رخا اور فراخی عیش اور خوش زندگانی کے جیسا کہ مین پہونچا اور کہا تحقیق دفن کیا مینے ساتھہ ان دو ہاتھ اپنے کے سو تن اپنے اولاد سے
اور سقط اور ولد ولد نہین بیان کرتا مین اور آیا ہے کہ نخل اوسکے دو بار ثمر دیتے تھے **اور** از انجملہ ہے دعا حضرت کی عبد الرحمن بن عوف کے حق مین
ساتھہ برکت کی وہ رضی اللہ عنہ کہتا تھا اگر اوٹھاتا مین بالفرض سنگ کو امیدوار ہون کہ پاتا نیچے اوسکے زر اور کہولے گئے اوسکے واسطے
دروازے رزق کے اور ہجرت کی تہی فقر مین کہ کچھہ چیز نرکہتا تہا اور صلح کی اوسکی زوجات نے کہ چار تہین ربع پر کہ حق اونکا ثمن ہے اسی ہزار پر اور
ایک روایت مین لاکہہ پر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صلح کیا گیا ساتھہ ایک زن کے اونمین سے کہ اوسے طلاق دی تہی حالت مرض مین اوپر اسی
اور چند ہزار کے اور وصیت کی ساتھہ پچاس ہزار کے ورای صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات مین رکہتا تہا اور آزاد کرتا تہا ایکروز مین تیس غلام
اور تصدق کیا ایک مرتبہ کاروان اپنے کو کہ اوسمین سات سو شتر تہے اور ہر جنس کا مال ساتھہ سامان اونکے اور باعث اوسکا یہہ تہا کہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے خبر دی اوسکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکہا مینے عبد الرحمن بن عوف کو بہشت مین کہ داخل ہوتا تہا مانند کودک کے
پس بشکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان اپنا **اور** دعا کی آنحضرت نے واسطے معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھہ تمکین کے بلاد مین پس پائی خلافت
و امارت **اور** دعا کی واسطے عروہ بن ابی الجعد کے بین بیان کرتا ہے عروہ تہا مین کہ کہڑا رہتا تہا مین کناسہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے تا آنکہ فائدہ حاصل کرتا
چالیس ہزار درہم ایکدم مین اور بخاری نے اپنی حدیث مین کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا اوسمین بہی فائدہ ہوتا **اور** بہاگے ایک مرتبہ ناقہ آنحضرت پس دعا کی
اور آواز دی ناقہ کو پس آئی ایک ہوائے تند اور سونپا آنحضرت کو **اور** دعا کی واسطے مادر ابو ہریرہ کی باسلام پس مسلمان ہوئی اوسیوقت باوجودیکہ برا

کہا کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دعا فرمائی واسطے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے کہ نگاہ رکہی گئی گرمی و سردی سے پس تہے حضرت علی
کہ پہنتے تہے شتا مین ثیاب صیف اور صیف مین ثیاب شتا اور سردی و گرمی مضرت نکرتی تہی اور دعا فرمائی فاطمہ زہرا رضہ کے حق مین کہ گرسنہ
نہو وین پس گرسنہ نہوتین بعد ازان ہرگز اور درخواست کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیل بن عمرو نے ایک آیت و کرامت واسطے
قوم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت نے اوسکے لیے اور کہا خداوندا بخش اوسے نور پس ساطع ہوا نور درمیان ہر دو چشم اوسکے پس کہا یا رسول اللہ
ڈرتا ہون مین کہ لوگ برص خیال نکرین پس پہر گیا اور آیا نور بجانب تازیانہ اوسکے اور روشن ہوتا تہا تازیانہ اوسکا شب تاریک مین اور نام
کیا گیا اوسکا ذوالنور اور دعا کی اوپر مضر کے پس قحط پڑا اونپر پس مہربانی طلب کی قریش نے حضرت سے اور دعا کی دور ہوا قحط اونکا اور دعا کی
اوپر کسری کے جسوقت کہ پارہ کیا کتاب آنحضرت کو کہ پارہ ہو ملک وسکا پس باقی نرہا اوسکے لیے کوئی ملک اور باقی نرہی فارس کو ریاست
اقطار مین اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع کی اوپر حضرت کی نماز کہ قطع کرے حق تعالی اثر اوسکا پس جا ماندہ ہوا وہ شخص اور دیکہا ایک
مرد کو کہ بائین ہاتہ سے کہا تا تہا فرمایا سیدہے ہاتہ سے کہا کہا سیدہے ہاتہ سے نہین کہا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کبہی نکہا سکیگا پس
نہ اوٹہا سکا ہاتہ اپنا سیدہا اور کہا عتبہ بن ابی لہب کو خداوندا مقرر و موکل کر اوپر اوسکے ایک سگ اپنے سگون مین سے پس کہایا اوسے شیر نے
اور حدیث دعای آنحضرت اوپر قریش کے کہ رکہا شکنبہ اوپر گردن مبارک کے مشہور ہے اور کشتہ ہوئے وہ لوگ غزوہ بدر مین اور
کج کرنا حکم بن العاص کا اپنے مونہہ کو اور پوشیدہ کرنا اپنی چشم کو نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقصد تہکم اور استہزا کے
اور فرمانا آپکا ایسا ہی ہو وے تو پس ایسا ہی رہا جبتک ہوا اور دعا کی اوپر محلم بن جثامہ کے کہ قبول نکرے اوسے زمین اور جب
اوسے قبر مین رکہتے تہے باہر ڈالتی تہی زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر رکہا اوسے دو طرف وادی مین اور اوٹہائی دیوار
ساتہ پتہرون کے اور ایسی ہی دعا کی اوپر ابن عامر کے یَمُوْتُ طَرِیْدًا وَحِیْدًا یعنے مرے راندہ شدہ تنہا اور ایسا ہی ہوا اور کہا ہے
صاحب شفا نے کہ مثال اسکی بہت ہین اندازہ حصر و احاطہ سے **وصل** کرامتون اور برکتون آنحضرت مین جس چیز کو کہ لمس و مباشرت
فرماتے صحیح مین آیا ہے کہ باہر لائین اسما بنت ابی بکر رضہ جبہ طیالسہ اور کہا یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے اور ہم اسے
دہوتے ہین واسطے بیمارون کے اور طلب شفا کرتے ہین اور تہے چند اشعار شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلاہ مین خالد بن الولید کے
جس جنگ مین حاضر ہوتا فتح اور فیروزی پاتا اور ڈالا آنحضرت نے بقیہ آب وضو اپنے سے بیر قبا مین پس خشک و کم نہوا پانی اوسکا
ہرگز اور آب دہن مبارک ڈالا بیر مین کہ دار انس مین تہا پس نتہا مدینہ مین کوئی چاہ شیرین تر پانی اوسکے سے اور گذرے آنحضرت
اوپر ایک چشمہ آب کی اور پوچہا نام اوسکا کیا ہے کہا نام اوسکا بیسان ہے اور پانی اوسکا شور ہے فرمایا بلکہ نام اوسکا نعمان ہے اور آب اوسکا

خوش پس خوش ہوا پانی اوسکا اور لایا گیا حضرت پاس ایک ڈول آب زمزم سے اور ڈالا آب دہن مبارک اپنا اوسمین پس ہوا خوشبو زیادہ مشک سے اور ڈالا آب دہن مبارک ایک دلو مین چاہ سے اور ڈالا اوس چاہ مین فایح ہوئی اوس سے بوے مشک اور دی زبان شریف اپنی حسنین رضی اللہ عنہما کے دہن مین پس چوسی اونہونے اور ساکت ہوئے حالانکہ روتی تھی قبل اوسکے عطش سے اور ڈالتے تھے آب دہن مبارک اپنا لڑکون شیرخوارہ کے موتہونمین پس کفایت کرتا اونکو تا بشب اور گذرا ہے ذکر اوسکا باب حلیہ شریف مین اور از انجملہ ہے برکت دست مبارک شریف اور لمس اوسکا اور غرس نخل واسطے یہود کے اور ثمر دینا اوسکا اوسی سال قصہ اسلام سلمان فارسی مین کہ مکاتب کیا تہا اونہین یہود نے اوپر چالیس اوقیہ کے اور غرس نخیل جبتک کہ بلند ہوئے اور راوے گئے مگر ایک نخل کہ کسی اور نے غرس کیا تہا اور روایت کیا ہے ابن عبد اللہ نے کہ وہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تہے اور بخاری نے کہا کہ سلمان اور شاید دونو شریک ہون اوسمین اور اوس ایک نخل کو بہی آنحضرت نے قلع فرمایا اور غرس کیا اون نے بہی ثمر دیا اوسی سال مین اور دیا حضرت نے مثل بیضہ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازان کہ گذارا اوسے زبان مبارک اپنی پر پس دیا اوسے چالیس اوقیہ اور باقی رہا اوس پاس مثل اوس چیز کے کہ دیا تہا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہتے ہین اور خنس بن عقیل کہ ایک صحابہ سے ہین کہتے ہین کہ دیا مجہے آنحضرت نے شربت سویق کہ پیا تہا اول اوس سے آپنے اور پلایا مجھے آخر اوسکو پس ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا سیرابی اوسکی جب تشنہ ہوتا مین اور سردی اوسکی جب گرم ہوتا تہا مین اور منجملہ برکت حضرت سے ہے شیر مین گوسپندون کے مثل قصہ شاۃ ام سعید اور شاۃ انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضعہ کے اور اون تینون اوسکی مین اور شاۃ عبد اللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تہا اوسکی ساتھ نر اور شاۃ مقداد اور سوای اوسکے اور از انجملہ ہے توشہ دینا حضرت کا اصحاب کو مشک آب سے بعد ازانکہ باندہ دیا تہا موتہہ اوسکا اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز نزول کیا اور کہولا اوسے ناگاہ دیکہا کہ اوسمین شیر خوش و شیرین ہے اور کف اوسکی موتہہ پر اور ہاتہہ پہیرا آنحضرت نے اوپر سر بن سعد کے اور دعا برکت فرمائی پس اسّی برس عمر اوسکی ہوئی اور ہنوز جوان تہا اور جوان اس عالم سے گیا۔ شفا مین کہتا ہے کہ مثل ان قصص کے بہتون سے روایت کیے ہین اور مسح کیا حضرت نے اوپر سر قیس بن زید خدامی کے اور دعا کی اوسکو پس سو برس کا ہوا اور تمام سر اوسکا سفید ہوا تہا الا موضع کف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جہان دست مبارک گذرا تہا اور پاک کیا تہا آنحضرت نے موتہہ عائذ بن عمر سے کہ مجروح ہوا تہا روز حنین اور دعا فرمائی اوسکے حق مین پس تہا غرہ مثل غرہ فرس اور نام کیا اوسے اغر اور مسح کیا موتہہ قتادہ بن ملحان کو پس تہا اوسکے موتہہ کو براقت و لمعان یہانتک کہ دکہائی دیتا تہا موتہہ اوسکی موتہہ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہے آئینہ مین اور مسح کیا راس عبد الرحمن بن زید بن الحارث بن الخطاب کا اور وہ قصیر تہا اور بدبد اوسکا طویل پس دعا کی اوسکو

ساتھ برکت کی پیس سر آمد فردو تھا ہو اطول اور حسن اور جمال مین اور یہ برکت پاشیدگی آب تھا اوپر موتھہ زینب بنت ام سلمہ کے
پہچانا نجاتا تھا موتھہ کسی عورت مین وہ جو پہچانا جاتا تھا اوسکے موتھہ پر حسن و جمال سے اور کہتے ہین کہ وہ پاشیدگی آب از روے
مزاح اور ہزل تھا تعالی اللہ جو حال مزاح و ہزل یہ تھا ع مروجد کو کیا تاثیر ہوگی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور یہ عتبہ ابن فرقد
ایک مرد تھا کہ زنان متعدد رکھتا تھا اور وہ بتعصب یکدیگر خوشبوئین ملتی تھین اور عتبہ طیب مین سب غالب و فائق ہوتا تھا اور
سبب اوسکا وہ تھا کہ آنحضرت نے مسح کیا تھا شکم اور پشت اوسکا بجہت عارضہ تحلہ کے اور پیدا ہونا جودت و جلادت کا فرس
ابی طلحہ مین ساتھ برکت سواری آنحضرت کی از ان بعد کہ بغایت تنگ گام تھا اور ایسا ہوا کہ کوئی فرس مماشات و مجارات اوسکی
ساتھ نکر سکتا تھا اور پیدا ہونا سرعت و سبکی کا شتر جابر مین بعد از سستی و ماندگی کے ساتھ برکت خلانیدن چوب کے کہ دست شریف
مین تھی ایسا تیز ہوا کہ کوئی زمام اوسکی نروک سکتا تھا اور جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ پشت اسپ پہ بیٹھ سکتا تہا
اور آنحضرت نے اوپر سینہ اوسکے مارا پس ہوا فارس ترین عرب و ثابت ترین اونکا اور از انجملہ دینا حضرت کا ہے عکاشہ کو تیغ درخت
وقت شکستہ ہونے اوسکی شمشیر کے روز بدر اور ہو جانا اوسکے ہاتھ مین اوس تیغ کا تیغ بران اور قتال کرنا اوسکا ساتھ اوس
شمشیر کے ہمیشہ مواقف و مشاہد مین تا وقتیکہ شہید ہوا قتال اہل ردت مین اور نام اس سیف کا عون تھا اور ایسا ہی دینا حضرت کا
عبد اللہ بن جحش کو روز احد شاخ خرما اور ہو جانا اوسکا ہاتھ اوسکے مین شمشیر اور شکایت کرنا ابو ہریرہ رض کا نسیان احادیث
کو اور امر کرنا اوسکو ساتھ بسط ردا کے اور رکھنا دست مبارک اپنا ردا اوسکی مین اور امر کرنا ساتھ ضم ردا کے اور حاصل ہونا
حفظ علم کا ساتھ برکت دست شریف کے مشہور ہے اور انتقال اس عالم سے نفرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تا فتح کیا
حق تعالی نے مکہ و خیبر و بحرین اور باقی جزیرہ عرب کو اور ارض یمن تمام اور لیا جزیرہ کو مجوس ہجر سے اور بعض اطراف شام اور ہدیے
پیشکش بھیجا حضرت کو ہرقل بادشاہ روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کہ مقوقس ہووے اور ملوک عمان اور نجاشی ملک حبشہ
اور ایمان لایا جب رحلت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس عالم سے اور اختیار کیا حق تعالی نے اوسکے واسطے جو کچھ
حق تعالی کے نزدیک تھا کرامت سے قیام کیا بامر بعد از حضرت خلیفہ راشدین اوسکی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس اصلاح
کیا اور جمع اور قوی وہ جو متفرق تہا اور پریشان اور سست ہوا بعد از حضرت اور ایسی شجاعت برروے کار لا کہ کوئی
ایک صحابہ عظام سے مانع نہو سکا اونکو اوس سے باوجودیکہ سب ای توقف مارتی تھی خلیفہ اول نے کمر ہمت و شجاعت باندہی اور
طی کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری کی اور برانگیختہ کیا جیوش اسلامیہ کو اوپر بلاد فارس کے بصحابت خالد بن الولید کے پس فتح کیا

کہا مینی چہوڑ و مجہے تا آ دن مین اپنی منزل مین کہا اونہون نی ابہی باقی ہی تیری عمر تمام نہین کیا تو نی اوسکو جب تمام کرے تو عمر اپنی کو آوے تو منزل اپنی کو روایت کیا اوسی بخاری نی **اور** اس حدیث مین کچہہ زیادتی ہی کہ دوسری روایت بخاری مین آیا ہی اور اور روایتین مذکور ہین اور غرایب اوس چیز سی کہ روایت کیا گیا ہی تعبیرات سی وہ ہی ۔ کہ زرارہ عمرو بن نخعی آیا آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفد نخع مین پس کہا یا رسول اللہ صلعم مینے آتے ہوئے راہ مین ایک خواب دیکہا ہی کہ مادہ خر کہ چہوڑ آیا ہون مین اوسکو اپنی قبیلہ مین جنی ہی ایک بزغالہ کہ دو رنگ ہی سفید اور سیاہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا ہی تیرے ہان کوئی کنیز کہ چہوڑ آیا ہی اوسکو گہر مین حاملہ کہا البتہ ایک کنیز ہی میرے گہر مین گمان رکہتا ہون مین کہ حاملہ ہوئی ہو ۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے بتحقیق جنی ہی وہ کنیز ایک لڑکا کہ تیرا بیٹا ہی کہا زرارہ نی پس کیا سبب ہی کہ پیدا ہوا اوسکے ہان بچہ سفید و سیاہ فرمایا میری پاس آ پس نزدیک آیا مین فرمایا کیا تجہے برص ہی کہ چہپاتا ہی تو لوگون سی کہا ہان سوگند بخدا کہ بہیجا ہی تجکو بحق نہین دیکہا وہ برص میرا کسی مخلوق نی اور نہین جانا اوسکو ۔ فرمایا یہہ سفیدی اور سیاہی اوس بچہ کے بدن مین اثر تیری برص کا ہی کہ اوسمین ظہور کیا ہے **اور** پہر کہا زرارہ نی دیکہا مینے نعمان بن منذر کو خواب مین اور یہہ نعمان بن منذر ایک ملوک عرب سی تہا زمان کسرےٰ مین کہ اوسپر دو گوشوارے اور دو بازو بند اور دو سوار ہین کہ زیور عورتون کا ہے ۔ تعبیر فرمائی آنحضرت صلعم نے وہ ملک عرب ہی کہ رجوع کرے بحال خود زینت اور بہجت اور پوشش و رہیات نیک مین **اور** کہا زرارہ نی دیکہا مینی ایک پیر دمو کہ موی سفید اوسکی ساتہہ سیاہ کی آمیختہ ہین باہر آتا ہی زمین سی فرمایا یہہ بقیہ دنیا ہی **اور** کہا دیکہا مینی ایک آتش کو کہ نکلتی ہی زمین سی اور حائل ہوئی درمیان میری اور میرے بیٹے کے کہ اوسکو عمرو کہتی ہین اور دیکہا مینی اوس آتش کو کہ کہتی ہی لظی لظی اور لظی نام آتش اور نام دوزخ ہی اور کہتی ہی بینا اور نابینا کہاتی ہون مین تمکو اور کہاؤنگی اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ فتنہ ہی کہ آخر زمانہ مین ہوتا ہی کہا زرارہ نی اور کیا ہی وہ فتنہ اور کونسا ہی یا رسول اللہ فرمایا فتک کرتا ہی لوگ اونکو ساتہہ اونکے امام کے **اور** فتک ناگاہ گرفتن و ناگاہ کشتن ۔ اور فتک دلیر کو بہی کہین پہر اختلاف اور اشتباک کرتے ہین مانند اشتباک اطباق راس کی یعنے وہ عظام کہ باہم مشتبک ہین آپس مین آئی ہوئین کنایہ ہی ہرج و مرج سی اور باہم افنادن سے اور درہم لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگشتان مبارک اور فرمایا یحسب المسئی انہ محسن یعنے گمان لیجاتا ہی اوس فتنہ مین بدکار کہ وہ نیکوکار ہی یعنے اشتباہ ہوتا ہی کہ بری کام کرتے ہین اور نیک سمجہتے ہین و دم المؤمن عند المؤمن احلی من شرب الماء یعنی اوس وقت خون مسلمانونکا نزدیک مسلمانون کے شیرین تر ہوگی پانی پینے سے ۔ مراد کثرت تقاتل ہے ۔ کہا صاحب اہب نے پس نظر کرنا چاہیے ساتہہ اس تعبیر کے طرف اسرار مشکوٰۃ نبوی کے محشو ساتہہ حلاوت حق اور مکسو ساتہہ طلاوت صدق مجلو ساتہہ انوار وحی کے ۔ اور اس عبارت سی ظاہر ہوتا ہے کہ تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بمجرد اخذ مناسبت اور مشابہت کی نہین ہین اور اگر اسی طرح ہی ہوں احتمال تخلف اور خلاف

واقع کا نہین جیسا کہ گذرا۔ اگر کہا جاوے کہ سوارین کو اس تعبیر مین راجح ساتھ بشارت کی کیا اور فرمایا کہ تعبیر اوسکی وہ ہے
کہ ملک عرب عائد بزینت اور بہبت ہووے گا اور سابقا گذرا کہ دیکھا آنحضرت صلعم نے سوارین کو اپنے ہاتھ مین گران اور مکروہ آیا حضرت پر
جواب اوسکا وہ کہ نعمان بن منذر بادشاہ عرب تھا جانب اکاسرہ سے اور وہ سوار پہناتے تھے ملوک کو اور متحلی کرتے تھے ساتھ حلی کے
اور سوار لباس نعمان تھا منکر اور مکروہ نہ تھا اوسکے حق مین اور موضوع نہ تھا غیر موضع مین عرفا ولیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
منع کیا ہے لباس فراہب واسطے احاد امت کی پس جگہ اوسکی تھی کہ اندوہگین کرے حضرت کو کہ اونکی لباس سے نہ تھا پس استدلال کیا ساتھ
اوسکی اوپر ایک امر موضوع کے غیر موضع مین لیکن محمود ہوا جانا اور اوڑجانا اوسکا اور قیس بن عباد سے صحیحین مین آیا ہے کہ بیٹھا تھا مین بیچ مسجد مدینہ
مین بیچ حلقہ کے کہ اوسمین سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر تھے رضی اللہ عنہم پس گذرا عبداللہ بن سلام اور ایک روایت مین آیا
ایک مرد کہ اوسکے موںھ پر اثر خشوع تھا پس کہا جماعہ نے کہ بیٹھے تھے یہہ مرد ہے اہل جنت سے پس ادا کی دو رکعت نماز اوسنے ادا کی اور باہر آیا
اور گیا مین پیچھے اوسکے اور کہا مینے اوسکو اوس ہنگام مین کہ آیا تو مسجد مین کہا اس جماعہ نے کہ یہہ مرد ہے اہل جنت سے کہا نہ چاہیے کسیکو کہ کہے کچہ بغیر علم کی
اور ایک روایت مین آیا ہے نہین چاہیے اونکو کہ کہین وہ چیز کہ نہین اونکو اوسکا علم اور اس بات مین تواضع ہے اوس رضی اللہ عنہ سے اور ترس
عجب ہے اور ترس اوسکا کہ مشار الیہ باصابع نہووے یعنے نہین جانتا مین کہ انکی کہانسے علم حاصل ہوا ساتھ ان معنون کے جو چیز کہ ہے یہہ ہے
کہ مینے ایک خواب دیکھا تھا عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گویا ایک مرغزار ہے سبز نہایت فراخی اور سبزی مین اوسمین ستون ہے
لوہے سے بلند کہ اسفل اوسکا زمین مین ہے اور اعلی اوسکا آسمان مین اور اعلی اوسکے مین ایک عروہ ہے اور وہ عروہ دستہ کوزہ اور دلو
اور اوسکے مانند کے لیے استعارہ کرتے ہین اور امر خیر کو کہ محکم پکڑین اوسکو کہتے ہین ۔ پس کہا گیا مجھے اوپر چڑہ کہا مینے اوپر نہین چڑہ سکتا مین
اور طاقت چڑہنے کی نہین رکہتا ہون پس آیا میرے پاس ایک خدمتگار اور اوٹھائے میرے کپڑے پیچھے سے پس چڑہا مین اوپر عمود کے اور پکڑا
مینے عروہ کو اور کہا گیا محکم پکڑ اس عروہ کو پس بیدار ہوا مین اور حال آنکہ عروہ میرے ہاتھ مین تھا پس عرض کیا مینے یہہ خواب اوپر پیغمبر خدا صلعم
کے فرمایا یہہ روضہ اسلام ہے اور وہ عمود عمود اسلام اور وہ عروہ عروہ وثقی ہے کہ بوقت مرگ تو متمسک بعروہ وثقی ہوگا اور یہہ آنحضرت صلعم
تلمیح ساتھ قول خدا تعالی کے آیہ فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی پس جسنے کہ کفر اختیار کیا ساتھ بتون کے
اور ایمان لایا ساتھ خدا کی پس تحقیق چنگل مارا ساتھ عروہ وثقی کے ۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ پیش آیا میرے ایک مرد اور کہا اوٹھ
اور پکڑا ہاتھ میرا پس چلا مین اوسکی ساتھ ناگاہ ایک راہ پیش آئی بجانب شمال اور چاہا مینے اوس راہ جانا پس کہا گیا مت جا اس راہ کہ یہہ راہ
اصحاب شمال ہے اور تو اوسکا اہل نہین ہے پس ایک راہ پیش آئی یمین سے پس کہا پکڑ اس راہ کو اور پیش آیا مجھے ایک پہاڑ پس کہا چڑہ اس کوہ پر

پس ارادہ کیا مینے حیثیت کا مہربان کہ ارادہ کرتا مین چڑہنے کا نیچے گرتا مین اور چڑہ نسکتا پس جب عرض کیا مینے اس خواب کو اوپر آنحضرت صلعم کے فرمایا
کہ راہ محشر ہے اور جبل پس وہ منزل شہدا ہی نہ پاوی تو اوسکو اور کہا ہی کہ یہہ نشانیون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی۔ اسواسطے
کہ عبد اللہ بن سلام شہید نہین مرا ہی اور اوپر فراش اپنے کے مرا ہے اول امارت معاویہ مین بیچ مدینہ کے۔ کہا صاحب مواہب لدنیہ نے کہ یہہ
ایک انموذج ہی تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وگرنہ جو کچہ کہ منقول ہی لطائف تعبیر اور غرائب تاویل سی مجلدات بھر اوسکا نہین کر سکتے
اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے کہ ہر کرامت کہ دی گئی ہی ایک کو افراد امت سی علم یا عمل مین سب آثار معجزات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہین
اور سبب تصدیق اور برکات طریق اور ثمرات اہتدی بہدی توفیق اونکی سی اور پر ہوی زمین ساتھ اوسکی اثر وہی صدق و صواب و عجب عجائب
اور بحر عجائب کے اور اگر شمار کرے تو جو کچہ دیا گیا ہی امام محمد بن سیرین کو لطائف تعبیر سے وہ جو شائع اور ذائع ہی اور بہر گئی ہین ساتھ اوسکے
اسماع حکم کرے تو جو کچہ دیا گیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم اور معارف سی احاطہ نہین کر سکتے اوسکا عبارات اونہین پہونچتی ساتھ حقیقت
اور کنہ اوسکی کی اشارات ہذا اور جو ابن سیرین ایک امت سی ہے کہ نقل کیے گئے ہین اوس سی فن تعبیر مین وہ جو خارج حد و عد سی ہین پس آنحضرت صلعم سے
کسقدر اور کسن علم ہوگا زَادَہُ اللّٰہُ فَضْلاً وَّ شَرَفاً وَمَدَدًا وَاَفَاضَ عَلَیْنَا سَحَائِبَ عُلُوْمِہٖ وَمَعَارِفِہٖ وَتَعَطَّفَ عَلَیْنَا بِعَوَاطِفِہٖ زیادہ کرے
اللہ تعالی اوسکا فضل اور شرف اور مدد اور ریختہ کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اوسکی اور مہربانی کرے اوپر ہمارے ساتھ مہربانیون
اوسکی کے **وصل** روایت کیا ہی بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تہے
اپنے اصحاب کو آیا دیکہا ہے کسیلنے تم مین سے کوئی خواب پس عرض کرتا تہا جو کوئی دیکہتا تہا خواب حضرت صلعم سی اور تعبیر دیتے تہے اوسکو آنحضرت صلعم
بعد ازان ترک کیا سوال کرنیکو اگر کوئی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتی اور حکمت سوال کرنے اور پوچہنے مین سابقا معلوم ہوگا اور اختلاف
کیا ہی اہل نقل نے سبب ترک کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سوال کو بعض نے لکہا ہی کہ سبب اوسکا حدیث ابی بکرہ ہی کہ ترمذی اور
ابو داود کے نزدیک ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ایکدن کون ہی جسنے دیکہا ہی تم مین خواب کہا ایک مرد نے مینے دیکہا ہی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اوتری ہی آسمان سے ایک میزان پس وزن کیے گئے آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پس راجح
اور فائق آئے آپ اور وزن کیے گئے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما پس راجح آئے ابو بکر اور وزن کیے گئے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما
پس فائق ہوی عمر پس برداشتہ ہوئی میزان پس بد اور ناگوار آیا حضرت کو اسکا جواب اور اندوہگین کیا آپکو اور دیکہے ہمنے آثار کراہیت
روی مبارک مین اونکے بعد ازین نہ پوچہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکو خواب دیکہنے سے اور کہا ہی کہ سبب کراہیت آنحضرت کا
اس خواب سی اشارہ اور اختیار اونکا ہی ستر عواقب اور اخفاء مراتب کو اور ہرگاہ کہ یہہ دیا کاشف منازل اور مراتب اور مبین فضل بعض کا اوپر بعض کی سے

در ہو کہ متواتر اور متوالی ہووی وہ چیز کہ ابلغ ہی کشف مین اوس سی اور خاص حق تعالی کو ستر احوال خلق مین حکمت بالغہ ہی اور مشیت نافذہ
کذا فی المواہب یعنی وہ وجود دیکھا تو نی تفاوت مراتب سی اگرچہ حق ہی لیکن کشادہ ہونا اس راہ کا خوب نہین کہ بکشفت استار منجر ہوتا ہی اور
بعضون نی لکھا ہی کہ وجہ بشارت اور کراہت کی وہ ہووی واللہ اعلم کہ اوٹھانا میزان کا دلالت رکھی اوپر انحطاط رتبہ افردین کے
جس زمانہ مین کہ قیام ساتھ اوسکے چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسواسطے کہ رعایت موازیت اشیاء متقاربہ مین ہوتی ہے
اور جب متباعد ہووی موازیت نہووی ایسا ہی لکھا ہی شارحین حدیث نی واللہ اعلم اور ابن قتیبہ سی منقول ہی کہ سبب ترک سوال مین رویا
حدیث ابن زمل ہی کہ کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی کھتے تھے اور حال آنکہ وتا کرنیوالی ہوتی دیا نو
اپنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا پاک اور منزہ ہی خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہون مین بہ تحقیق کہ اللہ تعالی
توبہ پذیر ہے ستر مرتبہ اور کہتے تھے کہ ستر برابر ہین اور جزا دہندہ ساتھ سات سو بار کے خیر نہین جس شخص کو کہ ہون گناہ ایکدن مین
زیادہ سات سو سے بعد ازان متوجہ ہوتی طرف لوگون کی اور فرماتے آیا دیکھا ہی کسینے تم مین سی خواب کہا ابن زمل نی پس کہا مینی ایکدن مین
دیکھتا ہون یا رسول اللہ صلعم فرمایا خَیْرٌ تَلْقَاہُ وَشَرٌّ تَوَقَّاہُ وَخَیْرٌ لَنَا وَشَرٌّ لِاَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی خیر ہی کہ ملاقات
کرتا ہی تو اوسکو اور بدی ہی کہ باز رکھا جاتا ہی تو اوس سی اور نیکی ہمارے لیے ہے اور بدی واسطی دشمنون ہمارے کے اور تمام تعریفین
خدا کے لیے ہین کہ پروردگار عالم کا ہی غرض کہ قصہ خواب اپنے کا کہا دیکھا مینی تمام لوگونکو اوپر راہ فراخ کے نرم جاتی ہین جادہ پر
پس اوس درمیان مین کہ وہ جادہ پر جاتے ہین مشرف کیا اوس راہ نی اونکو اوپر چراگاہ بزرگ کی کہ نہین دیکھا ہی کسی چشم نی مانند اوس
چراگاہ کی اور چمکتی تہی وہ چراگاہ ایسا چکنا کہ ٹپکتی تہی اوس سی تری اوسکی گویا پانی ٹپکتا ہی اوس سی اور اوس چراگاہ مین طرح طرح کی گیاہ ہے
اور گویا مین ملاقی اور آپسمین پیوستہ ہون یعنی ساتھ گلہ اسپ کے اور اہل وسکی کہ پہلے اوسمین آئے ہین جسوقت کہ مشرف اور مطلع ہوے اوس چراگاہ پر
تکبیر برلائے ہین یعنی تعجب کیا ہی خوبی اور تازگی اوسکی سے پہر چہوڑ دیا ہی اپنے رواحل شترونکو راہ مین اور گم نہین کیا راہ کو چپ و راست بعد ازان
آیا گلہ دوسرا اور یہہ بیشتر اول سی چند در چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے تکبیر برلائے پہر چہوڑ دیا رواحل اپنون کو راہ مین پس بعض نے
اوسمین سی چرایا اور بعض نی لیا اور اوٹھائے دستہ گیاہ کی اور گذرے اوپر اسی حال کے بعد ازان آمد عظیم اور کثیر لوگون سی یہہ بہی جب مشرف
ہوئے تکبیر کہی اور کہا یہہ بہترین منازل ہی یعنی خوش لگا اوس جگہہ کو اور مقام اور منزل کیا پس میل کیا اور پہری چراگاہ مین چپ و راست مین
جسوقت دیکھا مینی یہہ معاملہ لازم پکڑا اپنی راہ کو اور نہ ٹہرا رہا مین اوس جگہہ تا آیا مین نہایت چراگاہ کو پس نا گاہ مین تمہارے ساتھ یا رسول اللہ
ایک منبر پر ہون کہ سات درجے رکھے اور تم اعلی درجہ اوس منبر پر ہو اور جانب دست راست تمہاری ایک مرد بلند بینی گندم گون

جب بات کرتا ہی بلند ہوتا ہی اور نزدیک ہی کہ بالا جاوے مردون سی درازی مین اور اوسکے دست چپ آپکی ایک مرد ہی میانہ قد فربہ پر گوشت سرخ خال بہت اوسکے موتھہ پر جب تکلم کرتا ہی کان دہرتے ہین اور سنتی ہین بات اوسکی بجہتہ اکرام اور بزرگ رکھنے کے اوسکو اور آگی منبر کی ایک پیر ہی بزرگ گویا تم سب اقتدا کرتے ہو اوسکی ساتھہ اور اتباع کرتے ہو اوسکا اور آگے ایک ناقہ ہی لاغر کلان سال اور گویا آپ اوسکو اوٹھاتی ہین یا رسول اللہ صلعم کہا حاکی اوس روایت نے کہ ابن زمل ہی جب سنا آنحضرت صلعم نے متغیر ہوا رنگ روی مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ساعت پھر بحال اور کشادہ ہوا یہ حال گویا وحی نازل ہوئی کہ اوسوقت آنحضرت صلعم کو ایک حال پیش آتا تھا پہتر کشادہ ہوجاتا تھا پس شروع کیا تعبیر اسکی خواب کی مین اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم سی تونے دیکھی پس وہ راہ راستہ ہی کہ ظاہر اور ہویدا کی مینے اوپر تمہارے اور تم اوسپر ہو اور جراگاہ کہ دیکھا تونے اوسکو دنیا اور نضارت اور خوش عیشی اوسکی ہی کہ نہین چسپیدہ ہوی ہین ہم ساتھہ اوسکی اور نہین چاہا اوسنے ہمکو اور نہ ہمنے اوسکو لیکن گلہ اور چراگاہ ثانیہ اور ثالثہ اور پڑہا آنحضرت صلعم نے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تہ ایک کلمہ ہی کہ نزدیک اصابت مصیبت اوسکو پڑہتے ہین مقصود پڑہنا اوس جماعت کا ہی مراتع شہوات دنیا اور افراط و تفریط مین اور بہرہ مند اور منتفع ہونا ساتھہ متاع حیات دنیا کی جیسا کہ ملوک وامرا امت نے کیا لیکن تو اے ابن زمل اوپر طریقہ صالحہ کے ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اوس طریقہ پرتا آنکہ ملاقات کریگا تو میری ساتھہ جیسا کہ کہا تونے مین تمہاری ساتھہ ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منبر ہفت پایہ کہ دیکھا تونے وہ دنیا ہی کہ مدت عمر اوسکی سات ہزار سال ہی اور مین الف آخر مین ہون کہ پایہ اعلیٰ ہے اور مرد دراز گون کہ دیکھا تونے وہ موسیٰ علیہ السلام ہی کہ تکریم کرتا ہون اونکو ساتھہ فضل ہم کلامی خدا تعالیٰ کے اونکے ساتھہ بیواسطہ اور مرد میانہ بالا پر گوشت سرخ رو عیسیٰ علیہ السلام ہی تکریم کرتا ہون اونکو ساتھہ زیادتی مرتبہ کے خدا کے نزدیک اور پیر کہ دیکھا تونے کہ ہم اقتدا کرتے ہین اوسکے ساتھہ وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور ناقہ لاغر کلان سال کہ تونے دیکھی اوٹھاتا ہون مین اوسکو قیامت ہی کہ مجھپر اور میری امت پر قائم ہوتی ہی اور نہین کوئی نبی مجھسے پیچھے اور نہ کوئی امت میری امت کی بعد . نقل ہے سوال نکیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے اس قصہ سے کسی ایک کو خواب اوسکے سے مگر لاتا تھا ایک مرد اپنی خواب کو آگے آپکے اور تحدیث کرتا تھا حضرت صلعم پر سے روایت کہا ابن قتیبہ اور طبرانی اور بیہقی نے اس حدیث کو دلائل مین اور سند اسکی ضعیف ہی واللہ اعلم بالصواب **وصل** در ذکر اسمار شریف جان اور معلوم کر کہ حق جل وعلی نے تسمیہ کیا ہی اپنے حبیب صلعم کو قرآن عظیم اور غیر اوسکے مین کتب سماویہ سی اور اوپر زبان انبیا اور رسل علیہم السلام کے ساتھہ اسمار کثیرہ کی اور کثرت اسما دلالت کرتی ہے اوپر شرف مسمی کی اسواسطے کہ اشتقاق اسما کا صفات اور افعال سے ہی اور ہر اسم مشتق صفت اور فعل سے ہے اور اشہر و اعظم سب اسما مین محمد ہے جیسا کہ اسم ذات باری عز اسمہ اللہ اور باقی اسمار صفات ہین کہ اوسپر محمول ہین اور روایت ہین کہ عبد المطلب نے ایک خواب دیکھا تھا

کہ گویا اوسکی پشت سے سلسلۂ نقرہ باہر آیا ہے کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہے اور دوسری طرف مشرق و مغرب مین اور بعد ازان گویا وہ سلسلہ
ایک درخت ہوا ہے کہ ہر برگ اوسکے پر ایک نور ہے اور اہل مشرق و مغرب متعلق ہین اوسکے ساتھ۔ اوسوقت کے معبرون نے تعبیر کیا اوسکو ساتھ ایک
مولود کے کہ پیدا ہو صلب عبد المطلب سے اور متابعت کرین اوسکی اہل مشرق و مغرب اور حمد کہین اوسکی اہل سما و ارض اس جہت سے محمد نام کیا گیا اور وہ
جو حدیث کیا عبد المطلب کو آمنہ والدۂ آنحضرت صلعم نے کہ کہا گیا اوسکو خواب مین کہ تو باردار کی گئی ساتھ سید اس امت کے اور جب کہ جنے تو اوسکو
نام اوسکا محمد رکھ اور حدیث شیخین مین جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ لِی خَمسَۃَ اَسمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحمَدُ وَاَنَا
المَاحِی الَّذِی یَمحُو اللہُ بِیَ الکُفرَ وَاَنَا الحَاشِرُ الَّذِی یُحشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی وَاَنَا العَاقِبُ یعنے خاتم الانبیا اور معنے قول حضرت کے لی خمسۃ اسماء
وہ ہین کہ یہ اسما موجود ہین کتب متقدمہ مین اور مذکور نزدیک علما امم سالقہ کے اور بعض احادیث مین جیسے آئے ہین یہ پانچ اور خاتم اور
روایت کیا ہے نقاش نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قرآن مین سات نام میرے ہین محمد اور احمد اور یٰس اور طٰہٰ
اور مدثر اور مزمل اور طٰہٰ کو ساتھ یا طاہر یا ہادی کے تفسیر کیا ہے اور یٰس مین یا سید حکایت کیا ہے اوسکو سلمی نے واسطی اور جعفر بن محمد سے
اور بعض احادیث مین دس آئے ہین پانچ کہ حدیث اول مین گذرے اور وَاَنَا رَسُولُ الرَّحمَۃِ اور رَسُولُ الرَّاحَۃِ اور رَسُولُ المَلَاحِمِ
جمع ملحمہ کی بمعنے شدت حرب یا شدت ضرب کے اور جہاد کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ خدا مین کیا کسینے نہین کیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاَنَا
المُقَفّٰی ساتھ کسرۂ فا اور فتح اوسکی قفا سے بمعنے عاقب اور بعضے نے بفتح فا قفاوت سے بمعنے کرم و لطف کے رکہا ہے اور مقفی کریم و لطیف کو کہتے ہین
اور مقتفی بزیادت تا بعد قاف کے بھی آیا ہے وَاَنَا القَیِّم ساتھ تحتانیہ مشددہ کے بمعنے جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہے کہ گمان وہ
کہ قُثَم ہے بضم قاف اور فتح مثلثہ کے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے آیا میرے پاس فرشتہ اور کہا اَنتَ قُثَم ای مجتمع اور تحقیق آئے ہین القاب
اور اسما حضرت سے قرآن مین نورا اور سراج منیرا اور منذرا اور نذیرا اور مبشرا اور بشیرا اور شاہدا اور شہید اور حق المبین
اور خاتم النبیین اور الامین اور العزیز اور الحریص اور الرؤف اور الرحیم اور قدم صدق اور نعمۃ اللہ
اور عروۃ الوثقی اور صراط المستقیم اور طٰہٰ اور نجم الثاقب اور یٰس اور الکریم اور نبی الامی اور حق اور برہان
اور خاص اسمای آنحضرت صلعم کے اوصاف کثیرہ اور سمات جلیلہ ہین کتب متقدمین اور احادیث مین جیسا کہ مصطفے مجتبے اور ابو القاسم
اور شفیع اور مشفع اور متقی اور مصلح اور طاہر اور مہیمن اور صادق اور مصدوق اور ہادی اور سید ولد آدم
اور سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین اور قائد الغر المحجلین اور حبیب اللہ اور خلیل الرحمٰن اور
صاحب الحوض المورود اور صاحب الشفاعۃ اور صاحب المقام المحمود اور صاحب الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ اور

صاحب التاج والمعراج واللواء والقضیب اور راکب البراق والناقۃ والنجیب اور صاحب الحجۃ اور سلطان اور خاتم اور علامۃ
اور صاحب الہراوۃ والنعلین اور اسماء شریف اونکے بیچ کتب متقدمین مین المتوکل اور المختار اور مقیم السنۃ اور مقدس اور
روح الحق - اور یہی ہین معنی فارقلیط کے کہ انجیل مین واقع ہوا ہی - اور کہا ہی کہ فارقلیط وہ کہ فرق کرے درمیان حق اور باطل کے اور اسماء آنحضرت
بیچ کتب سابقہ مین ماذ ماذ یعنے طیب طیب اور حمطایا یعنے حامی الحرم اور اسم شریف آپکا زبان سریانی مین مشفح اور منحمنا اور اسم مبارک
حضرت کا توریت مین احید اور معنے اوسکے صاحب القضیب اور صاحب السیف ہین اور کنیت مشہور حضرت کی ابوالقاسم ہی اور روایت ہے
انس سے کہ جب پیدا ہوے حضرت ابراہیم بیٹے آنحضرت کے پاس آئے جبرئیل اور کہا السلام علیک یا ابا ابراہیم انتہے اور بعضون نے ابوالارامل اور
ابوالمومنین بہی لکہا ہی اور اگر ابوالیتامی بہی کہین گنجایش رکہی جیسا کہ شعر ابوطالب مین آیا ہی مصرع اب للیتامی عصمۃ للارامل باپ یتیمون کے
یعنی پناہ بیوہ زنون کے ہین اور صاحب مواہب لدنیہ نے لکہا ہی کہ اسماء آنحضرت کے قرآن مین بہت آئے ہین اور شمار کیا اونکو بعضون نے اور پہونچایا ہی
بعدد مخصوص - پس بعض نے ساتھ ننانوین کے پہونچایا ہی موافق اسماء الہی کے اور یہہ وجہ کتاب مستوفی مین کہی ہی اور اگر تفحص کیا جاوے اونکو
کتب متقدمہ اور قرآن اور حدیث سے پہونچتے ہین تین سو تک اور دیکہا ہی بیچ کتاب احکام القرآن قاضی ابوبکر بن العربی مین کہ کہا بعض
صوفیہ نے کہا ہی خداتعالی وتقدس کو ہزار نام ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی ہزار نام ہین اور مراد اوصاف ہین ہر وصف سے ایک اسم مشتق ہے
یعنے مختص ہین ساتھ اوسکے اور غالب ہین اوپر اوس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض مشترک اور جو ہر وصف اوصاف اوسکے سے ایک اسم لیوین
پہونچتے ہین اوصاف اوسکے اس عدد تک بلکہ بیشتر وصل صاحب مواہب نے شمار کیا ہی اسماء شریف آنحضرت صلعم کو زیادہ اوپر چارسو کے اور ذکر کیا ہی
اونکو مرتب اوپر حروف معجم کے جیسا کہ آوے اور اعظم اور اشہر اسماء آنحضرت مین احمد و محمد ہے کہ بمنزلہ اسم ذات ہین اور یہہ دونون اسم حقیقت مین
ایک اسم ہے مشتق حمد سے مفید معنون مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ احمد کہ وہ ہی خداتعالی کو ساتھ افضل محامد کے
اور حمد کی گئی حضرت پر ساتھ کثرت محامد کے دنیا وآخرت مین احمد الحامدین احمد المحمودین وافضل من حمد وحمد یعنے ستودہ ترین
سب ستودون مین اور فاضل ترین اوس شخص کا کہ ستائش کیا اور ستودہ ہوا اور ساتھ اوسکے ہی لواء حمد روز قیامت بالتمام ہووے اوسکو کمال حمد
اور مشہور ہووے اوس عرصات مین ساتھ صفت حامدیت اور محمودیت کے اور برانگیختہ کرے اوسے پروردگار اوسکا مقام محمود مین جیسا کہ وعدہ کیا ہی ساتھ
قول اپنے کے آیہ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنی قریب ہی کہ برانگیختہ کرے تجہے رب تیرا مقام محمود مین اور حمد کرین اولین وآخرین مفتوح کشادہ
کرنے باب شفاعت کے اور تعلیم کرے حق تعالی اوسکو ایسی محامد کہ کسیکو نہین کہی اور تسمیہ کیا ہی حق جل جلالہ نے اوسکی امت کو حمادون پس ہنر اور اسکے
کہ تسمیہ کیا جاوے ساتھ احمد و محمد کے اور ابن عساکر کعب الاحبار سے روایت کرتا ہی کہ آدم علیہ نے شیث کو کہا اے بیٹے تو میرے خلیفہ میرا تو میرے بعد

اخذ کر ساتھ عماد تقوی اور عروۃ وثقی کے اور جسوقت ذکر کرے تو خدا کا ذکر کر اوسکے ساتھ مین محمد کو کہ مینے دیکھا ہے اسم اوسکا مکتوب اوپر ساق عرش کے اور حال یہ کہ
مین روح اور طین تھا بعد ازان طواف کیا مینے سموات کو اور نہ دیکھا مینے اون مین کوئی موضع مگر وہ کہ دیکھا مینے اوسپر اسم محمد کا لکھا ہوا یعنی میرے پروردگار
نے کہا جو بہشت مین پس نہ دیکھا مینے بہشت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ مگر وہ کہ لکھا ہے اوسپر اسم محمد کا اور دیکھا مینے اسم محمد کا مکتوب اوپر سینون حور العین کے
اور اوپر پتون درخت طوبی کے اور پتون سدرۃ المنتہی اور اوپر اطراف حجب کے اور فرشتون کی آنکھون مین پس اکثار کر اسکے ذکر محمد کو اور حدیث مین
بروایت ابو ہریرہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جب لیگئے مجھے اوپر آسمان کی نہ گذرا مین کسی آسمان پر مگر وہ کہ پایا مینے نام اپنا اوسمین
لکھا ہوا محمد رسول اللہ اور ابوبکر میرے پیچھے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک معصیت اپنی کے کہا اللھم بحق محمد اغفرلی
خطیئتی یعنی یا اللہ بحق محمد بخش میری خطا اور ایک روایت مین تقبل توبتی آیا ہے یعنے قبول کر میری توبہ کہا اوسے حق تعالی نے کہانسے پہچانا تو نے محمد کو
کہا دیکھا مینے ہر موضع مین کہ بہشت سے کہ لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عبدی و رسولی یعنی میرا بندا اور
میرا رسول پس جانا مینے کہ وہ اکرم خلق ہے تیری نزدیک پس قبول کی خدا نے توبہ اوسکی اور یہی تاویل قول حق سبحانہ کی آیتہ فتلقی آدم من ربہ
کلمات یعنی پس لیے آدم نے اپنے پروردگار سے کلمات توبہ اور کتاب شفا مین عجائب و غرائب سے لکھا ہے کہ دلالت رکھی ثبت اسم شریف حضرت صلی اللہ و آلہ
سفلیات مین بھی کہ اوپر ایک سنگ قدیم کے لکھا پایا محمد تقی مصلح امین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک مین اصلاح کنندہ امانت دار اور کہا ہے اونے
ایک سنگ کی جگہ عبرانی لکھا پایا باسمک اللھم جاء الحق من ربک بلسان عربی مبین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کتبہ موسی ابن عمران
ذکرہ ابن ظفر فی البشیر عن معمر عن الزہری رسالہ نام تیرے کہ یا اللہ آیا حق تیرے رب کی طرف سے زبان عربی آشکارا مین نہین کوئی معبود غیر اللہ
محمد رسول اللہ کے ہے لکھا اوسے موسی بن عمران نے ذکر کیا اوسکو ابن ظفر نے بشیر مین معمر سے اور معمر نے زہری سے اور مشاہدہ کیا گیا بعض بلاد خراسان
ایک مولود کہ پیدا ہوا اور لکھا ہے اوپر پہلو اوسکے کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بلاد ہند مین ایک گل ہے کہ لکھا ہوا ہے اوسپر بخط سفید
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور علامہ ابن مرزوق نے ذکر کیا ہے عبد اللہ بن صوحان سے کہ کہا چلی اوپر ہمارے ایک ہوا تند حالانکہ ہم موجون دریا
ہند مین تھے پس لنگر کیا ہمنے کشتی کو جزیرہ مین اور دیکھا ہمنے اوسمین ایک گل سرخ تیز خوشبو نسیم کہ لکھا ہے اوسمین بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور ایک گل سفید کہ لکھا ہے اوسمین بخط زرد براءۃ من الرحمن الرحیم الی جنت النعیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے بیزاری ہے
روزی دینے والے بخشنے والے سے طرف بہشتون نعمت کے اور تاریخ ابن العزیم مین علی بن عبد اللہ ہاشمی شرقی لا باہے
کہ پایا گیا بعض قرا سے ہند مین گل بزرگ خوشبو سیاہ کہ لکھا ہے اوسپر بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق
عمر الفاروق رضی اللہ عنہم کہا پس شک کیا مینے اوسمین اور کہا مینے کہ یہ مصنوعی ہے پس قصد کیا

دوسرے گل کی طرف کہ ہنوز ناشگفتہ تہا اوسمین بہی ایسا ہے خط لکہا دیکہا ہینے اور شہر مین بہت سی چیزین مشاہدہ کین اور اہل اوس قریہ کے عبادت احجار کرتے ہین اور خدائی جل جلالہ کو نہین پہچانتے اور کہا عبداللہ بن مالک نے آیا مین بلاد ہند کو اور سیر کی مینے شہر مین کہ اوسکو نیلہ یون کے ساتہہ یا تمیلہ تا کے ساتہہ کہین پس دیکہا مینے ایک درخت بڑا کہ میوہ اوسکا مانند بادام کے ہے اور اوسکو پوست ہی اور جب توڑا جاتا ہے وہ میوہ نکلتا ہی اوسمین سے ایک ورق سبز پیچیدہ کہ لکہا ہوا یہ سرخی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اہل ہند تبرک ڈہونڈتے ہین ساتہہ اوسکے اور استسقا طلب کرتے ہین اوس سے اور جب قحط ہوتا ہے باران رحمت ہوتی ہے اور حکایت کیا ہے اوسکو ابوالیقین صافی نے مسک مین اور کتاب روض الریاحین یافعی مین نقل کیا ہے بعض سے مثل اوسکے اور کہا حدیث کیا مینے اوسکو یعقوب صیاد سے کہتا تہا مین کہ صید کرتا تہا مین اوپر نہر ابلہ کے پس صید کیا مینے ایک ماہی کو کہ لکہا ہے پہلو سے راست پر اوسکے لا الہ الا اللہ اور پہلوے چپ پر محمد رسول اللہ پس جب دیکہا مینے اوسکو دفن کیا مینے اندیشہ باقی کے از جہت تعظیم اور احترام کے اور بعضے لوگون نے شرح قصیدہ بردہ مین ابن مرزوق سے نقل کیا ہے کہ کہا لائی گئی ایک سمک پس دیکہا گیا ایک لوکان اوسکے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ اور منقول ہے ایک جماعت سے کہ انہون نے پایا ایک جزیرہ زرد کو کہ اوسمین خطوط سفید مین حلقہ زدہ اور سب خطوط مین بعربی لکہا ہی ایک پہلو مین اللہ دوسرے مین احمد بخط روشن کہ شک نکرے اوسمین جاننے والا خط کا اور کہا پایا گیا ۵۰۰ آٹہہ سو نو ہجری مین دانہ انگور کہ لکہا ہے بخط ظاہر برنگ سیاہ لفظ محمد اور کتاب بطن مفہوم مین نقل کیا ہے کہ دیکہا جزیرہ مین ایک درخت بزرگ کہ اوسکے اوراق بڑے ہین خوشبو لگا ہے اوسمین ساتہہ سرخی اور سفیدی کے سبزی ہین کتابت واضحہ بطریق خلقت کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو خدائے تعالی نے اوراق مین تین سطرین اول مین لا الہ الا اللہ دوسرے مین محمد رسول اللہ تیسرے مین ان الدین عند اللہ الاسلام وصل مشرف کرنے مین حق تعالی کے اپنی لبیب حبیب کو ساتہہ تسمیہ کے باسماء حسنی اور صفات کبیری کے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ تعالے نے مخصوص کیا ہے بہتونکو انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتہہ کرامت خلعت اسما اپنی سے جیساکہ اسحق علیہ السلام اور اسمعیل کو ساتہہ علیم اور حلیم کے پکارا اور ابراہیم کو حلیم کہا اور نوح علیہ السلام کو شکور اور عیسی اور یحیی کو برّا اور موسی کو کریم اور قوی اور یوسف کو حفیظ علیم اور ایوب کو صابر کہ بمعنی صبور ہے اور اسمعیل کو بصادق الوعد بہی فرمایا جیساکہ ناطق ہے

اوسکے ساتھ کتاب عزیز مواقع ذکر اوسکے بین اور تفصیل دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ کثیرہ کے اپنی اسماء سے
اوسمے بتعلیم الہی تحریر کیے ہین تیس اسم اور امیدوار ہین ہم کہ زیادہ اوپر اوسکے فتح اور الہام کرے آخر ہوا کلام قاضی
جان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہین کمالات اسمائی اور صفات تے حضرت رب العالمین تعالی اور تقدس کو
اور متخلق ہین بجمیع اخلاق الہی عز اسمہ کے جیسا کہ بعضے عارفون نے بتفصیل اوسکو بیان کیا ہے اور مقصود قاضی کا ذکر
اون اسما کا ہے کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح مین اوس سے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام اوس حسنہ اللہ کا ناظر ہے اوسمین
ایک اون سب سے اسم حمید ہے بمعنے محمود اسواسطے کہ حمد کیا ہے حق تعالی نے اپنی ذات کو کلام قدیم مین اور ساتھ
بث آیات اور دلائل دالہ اوپر کمال اوس علی الاطلاق کے الفس و آفاق مین اور حمد کہی ہے اوسکو بندون نے اور
ہوسکتا ہے کہ حمید بمعنی حامد ہووے کہ حامد ہے ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالی ہی حامد ہے اور ہی محمود
اور تسمیہ کیا اپنی حبیب کو ساتھ محمدؐ اور احمدؐ کے اور محمد بمعنی محمود ہے اور احمد بہی بمعنی حامد اور بہی بمعنی محمود آیا ہے اور
جملہ اسماء الہی سے الرؤف الرحیم اور تسمیہ کیا ہے اوسکو اوس اسم کے ساتھ کتاب اپنی مین بالمومنین رؤف الرحیم اور یہ
دونو اسم متقارب ہین معنون مین اور بعض نے کہا ہے کہ رافت شدت رحمت ہے اور کہا ہے کہ رؤف بالمطیعین رحیم
بالمذنبین اور اسماء الہی سے الحق المبین یعنے حق موجود و ثابت کہ متحقق ہے امر اوسکا اور مبین وہ کہ ہین اور آشکارا
ہے امر الوہیت اوسکا اور برہان حقانیت اور بیان اور ایان کے ایک معنی ہین اور معنی مبین عباد کے لیے امر دین
اور معاد اور معاد اونکا یہ معنی بہی جائز ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی تسمیہ کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا
یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم یعنے ای لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس حق جانب پروردگار تمہارے سے اور فرمایا
آیت فقد کذبوا بالحق لما جاءہم یعنی پس تحقیق جھٹلایا اونہون نے حق کو جب آیا اونکے پاس اور فرمایا آیت حتی جاءکم الحق
ورسول مبین یعنی یہانتک کہ آیا تمہارے پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ وقل انا النذیر المبین یعنی مین ہون
ڈرانیوالا ظاہر اور مراد حق سے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا قرآن اور معنی حق کے اس جگہہ ضد
باطل کے ہین یعنی وہ کہ متحقق ہے امر اوسکے صدق کا اور ہین ہی امر اوسکی رسالت کا اور مبین ہے جانب حق سے
اوس دین متین کو کہ بہیجا اوسکو ساتھ اوسکے مثل قول حق تعالی کے آیت لتبین للناس ما نزل الیہم یعنی تو کہ بیان کرے تو
اور آشکارا واسطے لوگون کے وہ اوتارا گیا اونکی طرف اور بعض اہل اشارت نے قول حق سبحانہ مین کہا ہے آیت

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور وہ چیز کہ درمیان ہی مگر ساتھ حق کے ای ساتھ محمد از جبت جابر کے کہا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَالسَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَجَمِيْعَ الْمَوْجُوْدَاتِ یعنی اول اوس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہر پیدا کیا اوس سے عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین اور سب موجودات کو اور ایک اسماء الٰہی سے نور ہی اور معنی اوسکے خداوند نور اور پیدا کرنیوالا نور کا یا نورانی کرنیوالا آسمان کا اور زمین کا ساتھ نورون کے اور روشن کرنیوالا دلون عارفون کا ساتھ ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت کو بہی نور فرمایا آیت قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ یعنے تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر و آشکارا اور فرمایا شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا یعنی چراغ روشن کرنیوالا تسمیہ کیا حضرت کو اوسکے ساتھ از جہتہ وضوح اوسکے امر اور بیان اوسکی نبوت کے اور روشن کرنا عارفون کے دلونکا ساتھ اوس چیز کے کہ لائی دین سے اور اسماء الٰہی سے الشہید ہی قاضی نے کہا معنی اوسکے عالم ہی اور کہا گیا شہید اوپر بندون اپنے کے اور آنحضرت صلعم کو بہی شاہد اور شہید فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا یعنی بدرستی بہیجا ہمنے تجکو عالم و حاضر ساتھ حال امت اور تصدیق و تکذیب اور نجات وہلاک اوسکے اور کہا يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا یعنے اور ہوگا رسول اوپر تمہارے گواہ جیسا کہ انکار امم مین ارسال انبیا کو اور شہادت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر اوسکے اور تزکیہ آنحضرت صلعم کا امت کو آیا ہی اور اسماء الٰہی سے الکریم ہی اور معنی اوسکے کثیر الخیر اور فضل اور عفو ایسا ہی کہا ہے قاضی نے اور حدیث مین اسماء الٰہی مین اکرم بہی آیا ہی اور آنحضرت صلعم کو بہی کریم پکارا اور فرمایا آیت اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ یعنی بدرستی ہر آینہ وہ قول رسول کریم کا ہی اور نہین وہ قول شاعر کا کم ہے کہ ایمان لاؤ تم اور نہ قول کاہن کا کم ہے کہ پند پذیر ہو تم مراد محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ جبرئیل ساتھ قرینہ قول وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ وَّلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اسواسطے کہ وصف نہین کیا کفار نے جبرئیل کو ساتھ اوسکے پس متعین ہوا کہ مراد رسول کریم آنحضرت ہین نہ جبرئیل اور یہ سورۂ الحاقہ مین ہے اور سورۂ تکویر مین مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور بعض نے کہا ہے کہ اوس جگہہ بہی مراد آنحضرت ہین از جہتہ صادق آنے ان صفات کے حضرت پر اور صواب یہہ ہی کہ محتمل ہی واللہ اعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ یعنی مین اکرم اولاد آدم کا ہون معنی اس اسم کے صحیح ہین حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا ہی کہ حبیب وصف کیا ایک کو بکرم وصف بجمیع صفات خیر کے اور تہے آنحضرت متضمن ساتھ صفات کرم کے ظاہر اور باطنا ذاتا وصفاتا صلی اللہ علیہ وسلم

اور نام اسماء الٰہی سے العظیم ہے اور معنی اوسکے جلیل الشان ہر چیز سے کہ دون اوسکی ہے اور کہا ہے اپنی پیغمبر کی شان مین
آیتنا وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے بدرستی تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے اور واقع ہوا ہے سفر اول مین توریت سی واسطے
اسماعیل کے وَسَیَلِدُ عَظِیْمًا لِاُمَّۃٍ عَظِیْمَۃٍ یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہوا اور جنے عظیم القدر کو واسطے امت کے پس آنحضرت عظیم ہین اور اوپر
خلق عظیم کے اور جو صفت کیسی کی عظیم ہوئی ذات اوسکی بھی عظیم ہوگی جیسا کہ باب اخلاق شریف مین تھوڑا اس کلام سے
گذرا ہے اور اسماء الٰہی سے الجبار ہی اور جبار بمعنی مصلح اور قاہر اور اعلی اور عظیم اور متکبر کے آوے اور نام کی گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزامیر داود مین اور رمز مورچو الیسوین مین کہا ہے تَقَلَّدْ اَیُّہَا الْجَبَّارُ سَیْفَکَ
فَاِنَّ نَامُوْسَکَ وَشَرَائِعَکَ مَقْرُوْنَۃٌ بِہَیْبَۃِ یَمِیْنِکَ یعنے گردن مین ڈال ای جبار شمشیر اپنے کو پس بدرستی ناموس یعنی راز تیرا
اور شریعت تیرے نزدیک کی گئی ہے ساتھہ ہیبت تیری کے اور ذکر اوسکا سابق گذرا ہے اور معنی اوسکے حق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین صادق ہین از جہت حضرت کے امت کو ساتھہ ہدایت اور تعلیم کے اور قہر اونکا اعدای دین کو اور علو منزلت
اور عظیم خطر اور کبر شان اونکا بہ نسبت سائر افراد بشر کے اور وہ کہ نفی کیا ہے قرآن مین تکبر سے وہ ہے کہ نہین لائق
ساتھہ شان اور حال اونکے اور فرمایا ہے وَمَا اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ یعنے اور نہین تو اوپر جبر کرنیوالا اور اسماء الٰہی سے
الخبیر ہی اور معنی اوسکے مطلع اوپر کنہ شی کے اور عالم ساتھہ حقیقت اوس شی کے اور اس تقدیر پر علیم کے معنون مین
ہووے اور بعضون نے کہا ہے خبیر بمعنی مخبر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبیر ہین ساتھہ دو وجہ کے
اسواسطے کہ وہ عالم ہین ساتھہ غایت علوم کے ساتھہ اوس چیز کے کہ جتایا ہے اونہین حق تعالی نے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی ہے
اور مخبر امت اپنی کو ساتھہ اوس چیز کے کہ اذن دیا ہے حق سبحانہ نے اونکو ساتھہ اعلام اور اخبار اوسکے اور تسمیہ حضرت کا
باسم خبیر ثابت اس آیہ سے ہے فَاسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا مراد بہ خبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوپر ایک کے وجوہ مذکورہ
سے آیہ مین اور اسماء الٰہی سے الفتاح اور معنی اوسکے حاکم میان بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہی اور کہولنے والا
کامون بستہ کا اوپر خلق کے اور فاتح قلوب اور بصائر اونکا واسطے معرفت حق کے اور معنی ناصر بھی آیا ہے قول حق سبحانہ مین
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَکُمُ الْفَتْحُ ای اِنْ تَسْتَنْصِرُوْا فَقَدْ جَاءَکُمُ النَّصْرُ یعنی اگر نصرت مانگتے ہو تم پس بتحقیق آئی تمہین نصرت اور
تسمیہ کیا ہے آنحضرت کو خدا تعالی نے فاتح حدیث اسرا مین کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کی روایت مین آیا ہے
اور کہا ہے وجعلتک فاتحا وخاتما اور اسماء الٰہی سے الشکور ہے اور معنی اوسکے مثیب اوپر عمل قلیل کے ساتھہ جزا

کثیر کے اور شفی اور بلیغ کے اور تحقیق وصف کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کو ساتھہ شکور کے کہ افلا اکون عبداً شکوراً یعنے پس کیون نہ ہوؤن مین بندہ شکر گزار معترف ساتھہ نعم پروردگار کے عارف اوسکے قدر کا ثنا کرنے والا اوپر اوسکے اور ظاہر ہے کہ توصیف حضرت کا اپنی کو شکور ساتھہ اذن اور امر الٰہی کے ہے اور اسماء الٰہی سے العلیم اور علام اور عالم الغیوب والشہادت ہے اور وصف کیا اپنے نبی کو ساتھہ علیم کے اور مخصوص کیا اوسکو ساتھہ مزیت اور فضیلت کے اوسکو اور آیت وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا یعنے اور سکھلایا تجھے جو نجانتا تھا تو اور ہی فضل خدا کا تجھپر بڑا اور کہا وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ یعنی اور سکھلایا تمکو کتاب اور حکمت اور سکھلایا تمکو جو کہ تم نجانتے تھے اور اسماء الٰہی سے الاول والاخر ہے اور معنی اوسکے سابق وجود مین اور باقی اور باقی بعد از فنا اوسکے اور تحقیق اوسکی وہ ہے کہ نہین اوسکو اول اور نہ آخر اور آنحضرت اول انبیا مین پیدائش مین اور آخر اونکی بعثت مین اور اشارا کیا ہی ساتھہ قول حق سبحانہ کے ایت وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ اور جب لیا ہمنے پیغمبر ونسے پیمان اونکا اور تجہسے اور نوح اور ابراہیم سے اسواسطے کہ تقدیم کیا آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور یہی فرمایا آنحضرت نے نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ یعنی ہم آخر ہین بعثت مین اور باعتبار زمان سابق ہین ہم اور اولیت ثابت ہے آنحضرت کو امور کثیرہ مین جیساکہ فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَآخِرُ الرُّسُلِ یعنی مین اول اوس کا ہون کہ شگافتہ کیجاوے زمین اور اول اوس کا کہ داخل ہوتا ہے بہشت مین اور اول شفاعت کرنے والا اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہے اور آخر رسولون کا اور اسماء الٰہی سے اَلْقَوِيُّ وَذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ہے اور معنی اوسکے قادر ہر امر پر اور وصف کیا اوسکو حق تعالی نے ساتھہ قول اپنے کے ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ یعنے صاحب قوت نزدیک خدا وند عرش کے صاحب منزلت مراد ساتھہ اوسکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا ہے کہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اس صورت مین یہہ صفت مخصوص ساتھہ آنحضرت کی نہوگی اور اسما الٰہی سے صادق ہے اور حدیث مین آیا ہے وصف آنحضرت کا بصادق مصدوق اسما الٰہی سے ولی اور مولی ہے اور فرمایا ہے حق تعالے نے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ یعنے سواے اسکے نہین کہ ولی تمہارا اللہ اور رسول اوسکا ہے اور فرمایا آنحضرت نے اَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ یعنی مین ولی ہر مومن کا ہون اور فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ یعنی

جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہے مراد اس جگہہ محب اور ناصر ہے اور اسماے الٰہی سے عفو ہے اور
معنی اوسکے گذرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے اور امر کیا ساتھہ اوسکے اپنی پیغمبر کو قرآن اور توریت مین ساتھہ عفو
اور صفح کے اور فرمایا خُذِ العَفوَ وَأمُر بِالعُرفِ یعنی اختیار کر در گذر گناہ سے اور امر کر ساتھہ نیکی اور احسان کے اور کہا فَاعفُ
عَنهُم وَاصفَح یعنے پس عفو کر گناہ سے اور در گذر اور کہا ہی توریت و انجیل مین آپ کی شان مین لَیسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیظٍ وَلٰکِن
یَعفُو وَیَصفَحُ یعنی نہین ہے بدخو اور درشت گو ولیکن بخشتا ہی اور در گذر کرتا ہے اور اسماء الٰہی سے الہادی ہے اور
معنی اوسکے توفیق دینے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے ہدایت اور بمعنی راہ دکہلانے اور پکارنے کی آیتہ
وَاللّٰہُ یَدعُوا اِلیٰ دَارِ السَّلَامِ وَیَهدِی مَن یَّشَاءُ اِلیٰ صِرَاطٍ مُّستَقِیمٍ یعنی اور اللہ پکارتا ہے طرف بہشت کے اور ہدایت
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کے اور فرمایا وَاِنَّکَ لَتَهدِی اِلیٰ صِرَاطٍ مُّستَقِیمٍ یعنی اور بدرستی تو البتہ ہدایت
کرتا ہے طرف راہ سیدہی کے اور فرمایا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ یعنی اور پکارنیوالا طرف اللہ کے ساتھہ اوسکے
حکم کے ولیکن معنی پہلے مخصوص ہین ساتھہ حق تعالی کے اور ثانی مشترک ہین درمیان اوسکے اور پیغمبر کے اور اسماء الٰہی
المؤمن والمہیمن ہے بعضون نے کہا ہے یہہ دونو اسم ایک معنوں ہین پس معنی مؤمن کے حق تعالی مین مصدق
اپنے وعدہ کا ہے کہ ساتھہ بندون کے کیا اور مصدق قول اپنے کا کہ حق ہے اور مصدق بندون مؤمن اور رسولو
اپنے کا اور بعضون نے کہا ہے موحد ذات اور شاہد اوپر الوہیت اپنی کے اور بعضون نے کہا ہی امان
دینے والا بندون اپنے کا دنیا مین ظلم اور شدت سے اور مؤمنونکو آخرت مین عذاب اپنے سے اور کہا ہے
مہیمن بمعنی امین ہی مصغر مؤمن کا پس طلب قلب کیا گیا ہمزہ کو ساتھہ ہا کے اور کہا ہے مہیمن بمعنی حافظ اور شاہد کے
ہے اور وہ کہ بیدار کرے اور ونکو خوف سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین ہین اور مہیمن اور مؤمن
اور تسمیہ کیا ہے اونکو امین حق تعالے نے اور کہا مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِینٍ یعنی اطاعت کیا گیا ہے اوس جگہہ امانت دار
اور آنحضرت پیش از نبوت اور بعد از نبوت معروف اور مشہور امین تہے اور تسمیہ کیا اونکو عباس اونکی عم نے
مہیمن اور خدا اسے تعالی نے کہا آیت یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَیُؤمِنُ لِلمُؤمِنِینَ یعنی تصدیق کرتا ہے بخدا اور تصدیق کرتا ہے
واسطے مومن کے اور فرمایا اَنَا اَمِینٌ لِاَصحَابِی یعنی مین امین ہون اپنے اصحاب کا اور صاحب مواہب نے
قول حق سبحانہ مین آیت وَاَنزَلنَا عَلَیکَ الکِتٰبَ بِالحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَینَ یَدَیہِ مِنَ الکِتٰبِ وَمُهَیمِنًا عَلَیہِ یعنی اور اوتارا

مشتمل ہے اوپر جوامع مسائل توحید کے اور کیونکہ تشبیہ دیوے اوسکی ذات کو ساتھ ذات محدثات کے حالانکہ ذات اوسکی ساتھ وجود اپنی کے مستغنی ہے سب سے اور کیونکر تشبیہ دیا جاوے فعل اوسکا ساتھ فعل خلق کے کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص سے حاصل ہوا ہے نہ بخواطر اور اعراض موجود ہوا اور نہ ساتھ مباشرت اور معالجت کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سی نہین اور کہا ہی مشایخ نے وہ چیز کہ توہم کیا تمنے ساتھ اوہام اپنی اور ادراک کیا ساتھ عقول اپنی کے محدث ہی ساتھ تمہارے اور کہا ہی امام ابو المعالی جوینی نے جو کوئی مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اوسنے ساتھ وجود کے کہ منتہی ہے ساتھ اوسکے فکر اوسکا وہ مشبہ ہے اور کوئی کہ مطمئن ہوا ساتھ نفی محض کے وہ معطل ہے اور جس کسینے کہ یقین کیا ایسی موجود کے اقرار کرتا ہے ساتھ عجز کے دریافت حقیقت اوسکی سے وہ موحد ہے اور یگانہ پرست اور کیا اچھا ہی قول ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کا حَقِیْقَۃُ التَّوْحِیْدِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ قُدْرَتَہٗ تَعَالٰی فِی الْاَشْیَاءِ بِلَا عِلَاجٍ وَصُنْعَہٗ لَہَا بِلَا مِزَاجٍ یعنی باکتساب اور مزاج آلات نہین وَعِلَّۃُ کُلِّ شَیْءٍ صُنْعُہٗ وَلَا عِلَّۃَ لِصُنْعِہٖ اور علت اور سبب ہر چیز کا کاریگری اور فعل اوسکا ہے اور نہین علت صنع آلہی کو یعنی حقیقت توحید وہ ہے کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالی کی بغیر مشارکت اسباب کی ہے اور پیدا کرنا حق تعالی کا اشیا کو بانجیکی مادہ نہین اور علت ہر چیز کی صنع آلہی ہے اور صنع آلہی کو کوئی علت درکار نہین وَمَا تَصَوَّرَ فِیْ ذِہْنِکَ فَاللّٰہُ بِخِلَافِہٖ یعنی اور جو چیز کہ تیرے ذہن وفہم و وہم مین آوے پس اللہ برخلاف اوسکے ہی یہہ ہے ملخص کلام قاضی عیاض کا اور شرح مشکوات مین شرح اس مقام کی بتفصیل مذکور ہے واللہ اعلم وصل صاحب مواہب لدنیہ نے اسمای شریفہ سے وہ جو کتاب اور سنت اور کتب قدیم مین مذکور ہین زیادہ اوپر چار سو کے ساتھ ترتیب حروف معجم کے ذکر کیے ہین ہم بھی تطویل اور تکرار سے نہ اندیشہ کر کے بطریق تیمن اور تبرک کے ثبت کرتے ہین طالب مشتاق کو لازم ہے کہ اونکو مونس جان اور ورد زبان اپنا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ الالف الآمر باللہ الابطحی اتقی الناس الاجود اجود الناس الاحد الاحسن احسن الناس الاحمد احید الآخذ بالحجزات آخذ الصدقات الآخر الاحصی اللہ اذن خیر ارجح الناس عقلا ارحم الناس بالعیال الازہر الاسلم اسلم الناس اشجع الناس الاصدق فی اللہ اطیب الناس ریحا الاعز الاعلی الاعلم باللہ اکثر الناس تبعا الاکرم اکرم الناس اکرم ولد آدم المص امام الخیر امام الناس امام المتقین امام النبیین الامام الامر الامن امنۃ اصحابہ الامین الامی النجم اللہ اول شافع اول مسلمین اولی المسلمین اول مشفع اول من تنشق عنہ الارض

البائع البارقلیط الباطن البر البرہان البشر البشری البشیر البصیر البلیغ بالغ البیان بینۃ التائب التالی تذکرۃ تقی تنزیل تہامی الثاء
ثانی اثنین الجسیم الجبار الجد الجواد جامع الجار حاتم حزب اللہ حاشر حافظ حاکم حمیا اراہ اللہ حامد حامل لواء الحمد الحائد لامتہ
عن النار الحبیب الحفی الحفیظ الحکیم الحلیم حمطایا حمیاطا حمعسق حمید حنیف النحا نخبیر خاتم النبیین خاتم المرسلین الخاتمہ
خازن مال اللہ الخاشع الخاضع الخالص خطیب الانبیاء خطیب الامم خطیب الوافدین علی اللہ الخلیل خلیل الرحمن الخلیفۃ
خیر الانبیاء خیر البریۃ خیر خلق اللہ خیر العالمین خیر الناس خیر ہذہ الامۃ خیرۃ اللہ الدال دار الحکمۃ الداعی الی اللہ
دعوت ابراہیم دعوت النبیین دلیل الخیرات الذال الذاکر الذکر ذکر اللہ ذو الحوض المورود ذو الخلق العظیم ذو الصراط المستقیم
ذو القوۃ ذو المکان ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمود ذو الوسیلۃ الراء الراضع الرضی الراغب الرافع
راکب البراق راکب البعیر راکب الجمل راکب الناقۃ راکب النجیب الرحمۃ رحمۃ الامۃ رحمۃ للعالمین رحمۃ مہداۃ رحمۃ الرحیم
الرسول رسول الراحۃ رسول الرحمۃ رسول اللہ رسول الملاحم الرشید الرفیع رافع المراتب رفیع الدرجات الرقیب روح القدس
الرؤف رکن المتواضعین الزاء الزاہد زعیم الانبیاء الزکی زین العباد الزمزمی زین من وافی القیامۃ السین السابق
السابق بالخیرات سابق العرب الساجد سبیل اللہ السراج المنیر الصراط المستقیم السعید سعد اللہ سعد الخلائق السمیع
السلام السید سید ولد آدم سید المرسلین سید الکونین سید الثقلین سیف اللہ المسلول سید الفریقین الشین الشارع
الشافع الشفیع الشاکر الشکور الشاہد الشکار الشمس الشہید الصاد الصابر الصاحب صاحب الآیات صاحب المعجزات
صاحب البرہان صاحب البیان صاحب التاج صاحب الجہاد صاحب الحجۃ صاحب الحطیم صاحب الحوض المورود
صاحب الخاتم صاحب الخیر صاحب الدرجۃ الرفیعۃ صاحب الرداء صاحب الازواج الطاہرات صاحب السجود
للرب المحمود صاحب السرایا صاحب السلطان صاحب السیف صاحب الشرع صاحب الشفاعۃ الکبری صاحب العطایا
صاحب العلامات الباہرات صاحب العلو والدرجات صاحب الفضیلۃ صاحب الفرج صاحب النقیب صاحب القضیب
الاصفر صاحب قول لا الہ الا اللہ صاحب القدم صاحب الکوثر صاحب المحشر صاحب المدینۃ صاحب الطہر الشہیر وصاحب المعراج
صاحب المغفر صاحب المغنم صاحب المقام المحمود صاحب المنبر صاحب المغیر صاحب النعلین صاحب الہراوۃ صاحب الوسیلۃ
الصادع لما امر الصادق الصبور المصدق صراط اللہ صراط الذین انعمت علیہم صراط المستقیم الصفوح عن الزلات
الصفوۃ الصفی الصالح الضاد الضارب بالحسام المثلوم الضاحک الضحوک الطاء طاب طاب الطاہر الطیب

طس طہٰ الطیب طسٓ طسمٓ طہٰ الطاء الطاہر الطہور الطاہر العین العابد العادل العظیم العافی العاقب العالم علم الایمان
علم الیقین العالم بالحق العامل عبد اللہ العبد عبد الکریم عبد الجبار عبد الحمید عبد المجید عبد الوہاب عبد الغفار عبد الغنی
عبد الخالق عبد الرحیم عبد الرزاق عبد السلام عبد القادر عبد القدوس عبد القہار عبد المومن
عبد المہیمن العدل العربی العروۃ الوثقیٰ العزیز العطوف العفو العلیم العلی الغین الغالب الغفور الغنی بالله
الغیث الغوث الغیاث الفاء الفاتح الفارقلیطا الفارق الفاروق الفتاح الفجر الفرط الفصیح فضل اللہ الفلاح الفوز
القاف القاسم القاضی القانت قائد الخیر قائد الغر المحجلین القائل القائم القتال القتول القثم القثوم
قدم صدق القرشی القریب القمر القیم الکاف کافۃ الناس الکفیل الکامل فی جمیع اموره الکریم کثیر الصمت
اللسان المیم الماجد ماذ ماذ الماضی الماحی المامول المانح المبارک المبعوث بالحق المبتہل المبر المبشر مبشر الیائسین
بالحق المبعوث المبلغ المبین المتین المتبتل المتبسم المتربص المخصوص المترحم المتضرع المتقی المتلو علیہ المتہجد المتوکل المحرم المنابت
مجاب مجیب المجتبی المجیر المحرض المحفوظ المحلل محمد محمود المخبر المختار المخصوص بالشرف المخصوص بالعز المخصوص بالمجد المخلص
المدثر المدنی مدینۃ العلم المذکر المذکور المرتضی المرتل المرجی المرحوم المرسل المترفع الدرجات المراد المردۃ المزکی المزمل
المسیح المسعود المستغفر المستغنی المستقیم المسلم المشاور المشفع المشفوع المشفح المشہود المشیر المصباح المصارع المصالح
مصحح الحسنات المصدوق المصطفی المصلح المصلی علیہ المطاع المطہر المطلع المطیع المظفر المعزز المعصوم المعطی المعقب
المعلم معلم امتہ المعلن المعلی المفتاح مفتاح الجنۃ المفضال المفضل المتفضل المقدس المقسی المقسط المقیم
المقصوص علیہ المقفی مقیل العثرات مقیم السنۃ بعد الفترات المکرم المکتفی المکتفی بقلیل الکائن المکی اللامحی
ملقی القرآن الممنوح المنادی المنفر المنجی المنذر المنزل علیہ المنحمنا المنصف المنصور المنیب المنیر المومن الموقی
جوامع الکلم الموحی الیہ موذ موذ الموصل الموقر المولی المؤید المومن الموسر المہاجر المہتدی المہدی المہدات
المہیمن المیسر النون النابذ الناجد الناس الناسخ الناشر الناصح الناطق الناہی نبی الاحمر نبی الاسود نبی التوبۃ
نبی الحرمین نبی الرحمن نبی الرحمۃ البنی الصالح نبی العد نبی المرحمۃ نبی الملحمۃ نبی الملاحم النبی النجم المنجم الثاقب نجی اللہ النذیر
النسیب نصیح ناصح النعمۃ نعمت اللہ النقیب النقی النور الذی لا یطفی الواو الوجیہ الواسط الواسع الواصل
الواضح الواعد الواعظ الورع الوسیلۃ الواقی الوفی الولی ولی الفضل الہاء الہادی ہدی ہدیۃ اللہ الہاشمی الیاء

یثربی لیس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم اجمعین کعب الاحبار سے نقل ہے کہ اونسے کہا اسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
نزدیک اہل جنت کی عبدالکریم اور اہل نار کے نزدیک عبدالجبار اور عرش والون کے نزدیک عبدالحمید اور فرشتون کے
نزدیک عبدالمجید اور انبیا کے نزدیک عبدالوہاب اور شیطان کے نزدیک عبدالقہار اور جن کے نزدیک
عبدالرحیم اور جبال مین عبدالخالق اور جنگل مین عبدالقادر اور دریا مین عبدالمہیمن اور مچھلیان کے نزدیک
عبدالقدوس اور حشرات کے نزدیک عبدالغیاث اور وحوش کے نزدیک عبدالرزاق اور درندون کے
نزدیک عبدالسلام اور چارپایون کے نزدیک عبدالمومن اور طیور کے نزدیک عبدالغفار اور توریت مین
موذ موذ اور انجیل مین طاب طاب اور صحف مین عاقب اور زبور مین فاروق اور خدا کے نزدیک
طہ اور یس اور مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی منقول ہے حسین بن محمد اصفانی سے
کتاب اوسکی شوق العروس اور انس النفوس مین جاننا چاہیے کہ کسیکو خلاف نہین اس بات مین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور افضل انبیا ہین روایت ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالی نے قسمت کیا خلق کو دو قسم
اور کیا مجھے بہترین دونو قسم سے اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ اور
مین اصحاب یمین سے ہون اور بہترین اصحاب یمین ہون پھر کیا ان دو قسم کو تین قسم آیت اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ
وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ وَالسَّابِقُوْنَ پس مین سابقین سے ہون اور بہترین سابقین پس ان اقسام کو قبائل کیا
اور کیا مجھے اوس قبیلہ سے کہ بہترین قبیلون کا ہے اور یہی ہے قول حق تعالی کا آیت وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا
وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے اور کردانا ہم نے تمکو شاخین اور قبیلے تاکہ پہچان حاصل کرو تم
ید رستیکہ گرامی ترین تمہارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے پس مین اتقی اولاد آدم اور اعز و اکرم اونکا ہون
نزدیک خدای عزوجل کے پھر گردانا قبائل کو بیوت اور گردانا مجھے بہترین بیوت مین اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا
آیت لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا یعنی تاکہ لیجاوے تم سے پلیدی اور پاک کرے
تمہین پاک کرنا اور لائی ہین کہ آئے ایک روز عباس رضی اللہ عنہ حضرت پاس خشمگین گویا کفار سے کچھ سنا تھا
کہ نسبت آنحضرت طعن اور تنقیص سے کہتے تھے پس کہا عباس نے جو سنا تھا پس اوسنے آنحضرت اور آگے

اوپر منبر کے اور فرمایا اون لوگون سے کہ بیٹھے تھے مین کون ہون کہا رسول اللہ فرمایا مین محمد بن عبد المطلب ہون بدرستیکہ
اوبراستی پیدا کیا حق تعالی نے خلق کو پس کیا مجھے بہترین خلق مین اور کیا خلق کو دو فرقہ عرب اور عجم پس کیا مجھے
بہترین فرقہ یعنی عرب اور کیا اونکو قبائل اور کیا مجکو بہترین قبائل مین اور کیا اونکو بیوت اور کیا مجکو
بہترین بیوت مین پس مین بہترین خلق ہون از روی ذات اور بہترین اونکا از روی بیت کے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ سے آیا ہے کہ خدا تعالی نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا اونمین سے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس قبول کیا اوسکو اپنی لیئے اور بہیجا اوسے برسالت **فصل** جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالی نے حضرت کو ابتدائے
خلق اور ابتدای امر مین اور کیا اونکو مبدا او منشا آفرینش کا اور اول انبیا عالم ارواح مین اور اول اجابت مین
روز الست اور نوری ساتہہ حضرت کے مہر فضل و کمال معاد مین پس کیا اونکو اول اوسمین سے کہ شگافتہ ہووے
زمین ساتہہ اوسکے اور اول اونمین حشر مین اور اول شافع اور اول مشفع اور اول ناظر بجمال رب العالمین اور تمام خلق محجوب
ہووے اوس ہنگام مین اور اول نبی کہ حکم کیا جاوے امت اوسکی مین اور اول اوسکا کہ گذرے صراط سے ہمراہ
اپنی امت کے اور اول اوسکا کہ آوے بہشت مین اور امت اوسکی اول امتون کی ہو آنے بہشت کے مین اور
عطا کرے اوسی لطائف اور نفائس تحف خارج عد و حد اور احصا سے روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین اولین اون لوگون کا ہون کہ برانگیختہ ہو وین قبور سے اور مین خطیب
اونکا ہون جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے اور مین بشارت دہندہ ہون جسوقت ناامید ہووین کہ لواء حمد میرے ہاتہہ
مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک پروردگار اپنی کے اور نہین اسمین فخر روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا آنحضرت نے پہنایا جاؤن مین حلہ حلہائے بہشت سے پہر کہڑا ہون مین داہنے طرف بہشت کے اور نہین
وہ مقام کہ کہڑا ہووے وہان کوئی سوائے میرے اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مین حامل
لواء حمد ہون دن قیامت کی اور اول اوس کسیکا ہون کہ ہلاوے حلقے دروازہ بہشت کے پس کہولا جاوے میرے لیے
اور داخل ہووین میرے ساتہہ فقرا مومنین اور مین اکرم اولین اور آخرین ہون اور نہین فخر اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین بہترین مردمان ہون روز قیامت اور جانتے ہو تم کہ وہ کس جہت سے ہی جمع کرتا ہی
خدا تعالے اولین و آخرین کو بعد ازان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آویگا بیان اوسکا اور ابی ہریرہ سی روا-

کر فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون اوسکا کہ ہون مین عظیم ترین انبیا از روی اجر کے روز قیامت مین اور دوسری حدیث
مین آیا ہے کہ فرمایا کیا تم خوش نہین کہ ہووین ابراہیم اور عیسیٰ درمیان تمہارے بعد ازان فرمایا کہ وہ میری امت
مین داخل ہین روز قیامت - ابراہیم کہتا ہے تو صاحب دعوت میری کا ہے اور میری ذریت پس کر وان مجکو تو
امت سے اور عیسی علیہ السلام کہتا ہے کہ انبیا سارے بھائی علاتی میرے ہین کہ باپ اونکا ایک ہے اور دین ایک
اور نہ پایا تجھے میرا بھائی ہے نہین میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر اور مین قریب ترین مردم ہون اوسکے
ساتھ اور وہ جو فرمایا کہ سید اولاد آدم ہون دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سید اوسکے
ہین دنیا و آخرت مین تخصیص روز قیامت کی اسلیے ہے کہ ظہور آثار اوسکا روز قیامت مین زیادہ ہووے اور اوس
جہت کہ اوس دن مین منفرد اور یگانہ ہووین سرداری مین جسوقت کہ متوجہ ہون سب طرف اوسکی اور پناہ پکڑین
ساتھ اوسکے اور نہ ہووے کوئی سید اور مہتر اور سردار ورا سے حضرت کی اور سید اوسی کہین کہ التجا لاوین
لوگ ساتھ اوسکے حوائج مین پس ہووین اس ہنگام مین سید منفرد جماعت بشر سے کہ مزاحمت نکرے اوسکو
کوئی - مواہب لدنیہ مین حدیث ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اول
شخص کا ہون کہ شگافتہ ہووے زمین اوسکے لیے اوس سے پیچھے ابوبکرؓ اور اوس سے پیچھے عمر رضی اللہ تعالے عنہما
پس آؤن مین اہل بقیع پاس پس برانگیختہ ہووین بعد ازان انتظار کرون اہل مکہ کا تا وہ کہ حشر کیا جاؤن مین
درمیان حرمین کے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اوسکو ابو حاتم نے اور نوادر الاصول
مین حکیم ترمذی ابن عمر سے روایت کرتا ہے کہ باہر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز منزل اپنے
سے داہنی طرف اونکے ابوبکر اور بائین طرف عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرت نے برانگیختہ ہون مین یونہین روز قیامت
کے دن اور آیا ہے کہ آنحضرت محشور ہووین اوپر براق کے اور حشر کیے جاوین انبیا اوپر دواب کے اور محشور ہون صالح
اپنی ناقہ پر اور حشر کیے جاوین دو نو بیٹے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ میری کے کہ غضبا اور قصوی ہے - اور محشور ہو بلال
اوپر ایک ناقہ کے ناقون بہشت سے اور حدیث کعب الاحبار مین آیا ہے کہ کہا طلوع نہین کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اوترتے ہین
ستر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد پہرتے ہین قبر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہین بازو اپنے
اور درود بھیجتے ہین سید الانبیا پر اور جب شام ہوتی ہے عروج باسمان کرتے ہین اور اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے اور

جسدن تک کہ شگافتہ ہووین آنحضرت سے اور باہر آوین وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ستر ہزار فرشتون
کے کہ لیجاوین اونکو بدرگاہ رب العزت جیسیکہ عروس کو بخانہ شوہر لیجاوین اور بروایت جامع الاصول مین بروایت
ابوہریرہ آیا ہے کہ فرمایا کہ مین اول اوس کسیکا ہون کہ شگافتہ ہووے اوس سے زمین پس پہنایا جاؤن مین حلہ اور
ظاہر اس روایت کا وہ ہے کہ انشقاق اور کسوت دونو ثابت ہین آنحضرت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اول
خلائق کہ کسوت دیا جاوے اوسکو ابراہیم علیہ السلام ہین اور زیادہ کیا بیہقی نے کہ اول اوس کسیکا کہ پہنایا جاوے
خلق سے ابراہیم ہین کہ پہناوین اونکو حلہ بہشت سے اور دیجاوے کرسی اور رکھی جاوے داہنی عرش کے پھر لایا جائے
مجھے اور پہنایا جاؤنگا مین حلہ بہشت سے کہ قیمت نکر سکے اوسکی بشر اور بٹھایا جاؤن مین اوپر کرسی کے جانب داہنی عرش کے
اور کہا ہے کہ لازم نہین آتا تخصیص ابراہیم علیہ السلام سے ساتھ اولیت کسوت کے کہ وہ افضل ہون آنحضرت سے
اور احتمال رکھے کہ پیغمبر ہمارے ساتھ جامہ اپنے کے قبر سے باہر آوین اور عطا اور پوشش حلہ جہت تکریم اور تعظیم کے
بجہت برہنگی اور ابراہیم کو بسبب برہنگی کے پہناوین پس اولیت ابراہیم کی کسوت مین نسبت بہ بقیہ خلق کے ہوے کہا
شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کہ تقدیم ابراہیم بکسوت جہت رعایت نسبت ابوت آنحضرت کے
ہے کہ آبا امثال ان امور مین اوپر اولاد کے مقدم ہوتے ہین اور یہ فضل جزئی ہے امور ظاہری مین لیکن فضل
معنوی جانب حضرت مین ہین اور اسیواسطے حضرت کو اوپر کرسی کے بٹھاوین نہ ابراہیم کو اور بعض نے کہا ہے
کہ یہ تقدیم کسوت ابراہیم کو جزا عریان کرنے نمرود کی اونکو وقت القا کے نار مین کذا قیل واللہ اعلم اور مشہور وہ ہے
کہ حشر لوگونکا حفاۃ وعراۃ وغرل یعنی پابرہنہ اور تن برہنہ اور بے ختنہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث بخاری مین بروایت
ابن عباس آیا ہے اور اشارہ قول حق تعالے کا آیہ کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ یعنے جیسا پیدا کیا ہے ہمنے اول
خلقت مین بنی آدم کو پھر دوسری بار پیدا کرین ہم اوسکو بھی ساتھ اوسکے ہے ولیکن ابوداود اور ابن حبان نے روایت
کیا ہے کہ ابو سعید خدری نے وقت احتضار کے لباس نو منگا کر پہنا اور کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے میت
برانگیختہ ہوتا ہے جس لباس مین کہ مرا ہو اور صاحب مواہب لدنیہ نے حارث بن ابی اسامہ اور احمد بن منیع سے روایت کیا ہے
کہ مردے مبعوث ہونگے بیچ اکفان اپنے اور زیارت کرتے ہین ایک دوسرے کو اوسمین اور کہا ہے کہ توفیق درمیان اس حدیث اور حدیث
کہ کہ بخاری مین ہے یون ہی کہ بعض عاری مبعوث ہووینگے اور بعض کاسی اور بعض نے کہا ہے کہ مراد بہ ثیاب اعمال ہین کہ مبعوث ہوونگے ساتھ اونکے

نے بنایا تاویل کو اور حمل کیا اوپر ظاہر کے اور بعضے اصحاب بین اہل ظواہر کہ نہین دریافت کرتے مراد کو جیسے بنایا عدی بن حاتم نے تاویل خیط الابیض والاسود کو صیام مین ایسا ہی کہا ہے توپشتی نے اور شیخ نے شرح مشکوۃ مین اس حدیث مین زیادہ کلام کیا ہے

تنبیہ در بیان لوار حمد مراد ساتھ لوار حمد کے انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ساتھ حمد اور مقام محمود کے جیسا کہ فصل شفاعت مین معلوم ہووے اور عرب وضع کرتے ہین لوار کو موضع شہرت مین اور یہ ہوسکتا ہے کہ آنحضرت کے دست مبارک مین لوا ہووے اور اوسکا نام لوار الحمد ہو - قول طیبی یہی ہے - اور صاحب مواہب طبرانی سے ریاض النضرہ مین ایک حدیث لایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آیا نجانا تو اے علی کہ مین اول وہ نین کا ہون کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کھڑا ہون مین جانب راست عرش کے اوسکے سایہ مین اور پہنایا جاؤن مین حلہ سبز حلون بہشت سے بعد ازان پکارے جاوین اور انبیا ایک کے پیچھے ایک پس استادہ ہوین دو لون جانب عرش کے اور پہنائے جاوین حلہ ہائے سبز حلون بہشت سے - پس جان اور آگاہ ہو کہ میری امت اول امتون کی ہووے کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے پس تجھ بشارت دیتا ہون تجھے اے علی آگاہ تو اول اوسکا ہو کہ پکارا جاوے بجگہ اور سپرد کیا جاوے تجھے لوار حمد کہ میرا لوا ہے کہ سایہ ڈھونڈھین آدم اور تمام خلق قیامت کے دن اوسکے نیچے اور درازی میرے لوا کی مسافت ایک ہزار اور چھ سو برس کی ہے اور ستان اوسکی یاقوت احمر کی اور قبضہ اوسکا نقرہ سفید کا اور پھریرا اوسکی حرور ارید سبز کی ہے اور اوسکے تین گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے مکتوب ہین اوسمین تین سطر **اول** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ثانی** الحمد للہ رب العالمین **ثالث** لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی اوسکی ہی ہزار سال پس سیر کریگا تو اے علی ساتھ اوس لوا کے اور امام حسن جانب راست اور امام حسین جانب چپ تیرے ہون تا آنکہ استادہ ہووے تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ عرش مین اور پہنایا جاوے تو حلہ بہشت سے اور کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے کہ کہا ہے حافظ قطب الدین حلبی نے جیسا کہ نقل کیا ہے محب بن الہایم نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور ظاہر ین اوسمین آثار وضع اور خدا دانا تر ہے ساتھ حقیقت لوار الحمد کے کہا شیخ عبد الحق قدس سرہ العزیز نے قول قائل کہ خدا دانا تر ہے بحقیقت لوار حمد حق ہے ولیکن احادیث مین تعبیر حقائق یا مثال ان صور کے واقع ہوئی ہے جیسا کہ درمیان لوح وقلم کے واقع ہوا ہے کہ زبرجد سے ہے یا یاقوت سے اور حاملان عرش

اور احتمال ہین کہ منہ گوش سے دو من تک مسافت دو سو برس اور ایک روایت مین سات سو برس ہے اور امثال
اوسکی اور ہم ایمان لاتے ہین ساتھ ہر چیز کے کہ بصحت پہونچی اور بہ ثبوت ملی ہو نقل اوسکی شارع سے اور وجہ اوسکی شارع
سے اوس سے اور اگر اوسکی کوئی تاویل ہے ہم اسپر بھی ایمان لاتے ہین اور چھوڑتے ہین حکم عقل کوتہ اندیش کو کہ استحالہ
اور استبعاد اوسکا کرے اور سپرد کرتے ہین ہم حقیقت اوسکی اوپر خدا کے اور اگر محدثین اوسکی اسناد مین گفتگو کرین
وہ بات دوسری ہے اور اگر اوسکے معانی مین استبعاد کرین کمال قدرت قادر جواب اوسکا ہے لیتے واللہ اعلم
اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عرف عرب مین نگاہ نہین کرتا لوا کو مگر صاحب جیش اور رئیس اور سردار اور قتال
رکھے کہ ہاتھ غیر کے بین بھی ہو باذن اوسکے اور تابع ہو خاص اوسکو اور متحرک ہو ساتھ حرکت اوسکے اور مائل ہو ہر جانب
کہ وہ مائل ہے اور استقبال حرب مین نہ نزدیک حرب کے نگاہ نہین رکھتا لوا مگر صاحب اوسکا اور منع نہین کرتا اوسکو قتال
سے بلکہ کرتا ہے ساتھ اوسکے اشد قتال اور اسیواسطے لائق نہین نگاہ رکھنا اوسکا ہر کسیکو جیسا کہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو روز
خیبر کہ دیتا ہون مین رایت کو فردا ایسے مرد کو کہ دوست رکھتا ہے خدا اور رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسے خدا اور رسول
کہا صاحب مواہب نے غزوہ موتہ مین آیا ہے کہ لیا رایت کو پہلے جعفر بن ابیطالب نے پس قتال کیا اور مارا گیا بعد ازان لیا
عبد اللہ بن رواحہ نے پس لڑا اور مارا گیا بعد ازان خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا پس معلوم ہوا کہ لوا ہاتھ
مین قتال کنندہ کے ہوتا ہے واللہ اعلم وصل تفصیل وتخصیص آنحضرت مین بحوض کوثر۔ حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حوض میرا مسافت یکماہ ہے اور زوایا اوسکے برابر اور آب اوسکا
شیرین تر شہد سے اور مجرے اوسکا اوپر درو یاقوت کے ہے اور سفید زیادہ شیر سے اور ایک روایت مین
سفید زیادہ سیم سے اور بعض مین سفید زیادہ برف سے اور بو اوسکی خوش زیادہ مشک سے اور کوزے
اوسکے مثل ستارون آسمان کے اور تحدید مسافت حوض مین بہت جگہ احادیث مین ذکر واقع ہوا ہے
ہر جماعت نے بلاد سے کہ متعارف اوس دیار کے ہین نشان دیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ وہ مواضع برابر
ہون مسافت مین یا قریب المسافت اور اگر متفاوت ہون مقصود بیان بعد مسافت اور کنایہ اوس سے ہو
بطریق تخمین اور تقریب مبلغین اور تحدید اور بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت کو دو حوض ہین ایک موقف
مین اور دوسرا بہشت مین اور دونو کو کوثر کہین اور قرطبی سے منقول ہے کہ واجب ہوا اوپر مکلف کے

ساتھ حوض کے کہ ثابت ہوے ہین صفات اوسکی احادیث صحیحہ مشہورہ مین کہ حاصل ہوتا ہے اون سب سے علم قطعی اور
حدیث انس مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار رکن ہین اول ابی بکر صدیق کی ہاتھہ مین
اور ثانی عمر فاروق کے ہاتھہ مین اور ثالث عثمان ذوالنورین کے ہاتھہ مین اور رابع ہاتھہ مین علی مرتضی کے پس جو کہ
محب ابوبکر ہے اور مبغض ہی عمر کا پانی نہ پلاوے اوسی ابوبکر اور جو کہ محب علی ہے اور مبغض عثمان نہ پلاوے اوسکو علی
روایت کیا ہے اسکو ابوسعید نے شرف النبوت مین اور اسیطرح منقول ہے مواہب لدنیہ مین لیکن مشہور وہ ہے کہ ساقی کوثر
علی مرتضی رضی ہین اور اونہین نے کہا ہے کہ مبغض ابوبکر صدیق کو آب کوثر سے ہرگز نہ پلاؤن مین واللہ اعلم وصل تفضیل
آنحضرت مین شفاعت اور مقام محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع ہی مفسرین کا اوسپر
کہ مقام محمود مقام شفاعت ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اونہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن
اوپر کرسی کے پروردگار کے روبرو اور حاصل مقام وہ ہے کہ حق تعالی اپنے حبیب کو ایسے مقام مین رکھے کہ کسیکو سوا
اوسکے حاصل نہین اور قیامت کے دن حکم خاص خدا کو ہے اور یہ نیابت اور خلافت اوسکی ہے کہ کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور حدیث شفاعت مشہور ہے انس اور ابوہریرہ اور اور اصحابہ سے اور مذکور ہے کتب ستہ وغیرہ مین اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکے دلمین بمقدار دانہ گندم یا جو کے ایمان ہے باہر لاؤ اوسکو پس جاؤن مین
اور نکالون اور رجوع کرون طرف پروردگار اپنے کے اور حمد وثنا کہون مین اوسکی بمحامد کثیرہ پہر حکم ہو کہ جسکے دلمین بمقدار
دانہ خردل ایمان ہے اوسکو نکالو پس جاؤن مین اور نکالون اوسکو اور رجوع کرون طرف پروردگار کے اور حمد وثنا کہون
بہت پہر حکم ہو کہ جسکے دل مین کم سے کم دانہ خردل سے ایمان ہووے اوسکو دوزخ سے نکالو دفعہ چہارم مین اگر کہون مین
یارب اذن دی مجکو حق مین اوسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ فرماوے حق تعالی نہین یہہ کام مفوض طرف تیرے یہہ کام میرا ہے
سوگند بعزت وکبریائی اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤن مین نار سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس باقی نرہے نار مین
مگر جسکو کہ حبس کیا ہے اوسکو قرآن نے یعنی واجب ہے اوسپر خلود اور یہہ حدیث روایات متعددہ ساتھہ اختلاف الفاظ
اور عبارات اور طول اور اختصار کے آئی ہے اور احادیث اس باب مین بسیار ہین اور سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ شفاعت
آنحضرت اول وقت ہر دم سے محشر مین دخول نار تک واسطے دفع عذاب کے اور بعد از دخول جنت بہی واسطے
رفع درجات کے شامل اور واقع ہے فائدہ کہا ہے کہ مواطن شفاعت پانچ ہین اول اراحت اہل موقف مین شدت

وقوف اور حبس اوس مقام مین گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے ثانی عقوبت سوال اور حساب سے اور اتانا بہشت مین بحساب ثالث شان مین اوس قوم کے کہ حساب کیے گئے اور مستحق عذاب کے ہوئی ساتھہ رفع عقاب کی اون سے رابع نکالنی مین اوس قوم کی کہ لائی گئی آتش مین ساتھہ نکالنی اونکے اوس سے خامس رفع درجات مین اون لوگون کے کرامی بہشت مین۔ اور ہر ایک مین ان ابواب سے احادیث واقع ہوئی ہین اور بعضون نے شفاعت سادسہی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت حضرت کی اپنی عم ابیطالب کے لیے تخفیف عذاب مین اور بعضون نے شفاعت سابعہی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ثابت و قائم رہے کوئی اوپر شدت اور محنت مدینہ کے اور صبر نکرے اوسپر مگر وہ کہ ہون مین اوسکا گواہ اور شفیع دن قیامت کے شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ متعلق اس شفاعت کا خالی نہین ہے پانچ قسم اول سے اور اگر اسکو جدا شمار کرین اور اقسام پیدا ہووین جیسا کہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اول وہ کہ شفاعت کرونگا مین اونکی جو اہل مدینہ ہین پس پہر اہل مکہ پہر اہل طائف پر شفاعت اوسکی کہ زیارت کی ہے قبر شریف آنحضرت کی پہر جو کوئی اجابت کرے موذن کی یعنی جو وہ کہے یہہ کہے بعد ازان درود بہیجے پیغمبر پر پہر درگذر کرنا تقصیر صالحین سے پہر وہ کہ برابر ہین حسنات اور سئیات اوسکے کہ آوے بہشت مین منقول ہے ابن عباس سے کہ سابق آتا ہے بہشت مین بغیر حساب کی مقتصد یعنی میانہ رو ساتھہ رحمت خدا کی اور ظلم کنندہ اپنے نفس کا اور اصحاب اعراف بشفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہشت مین آوین اور راجح اقوال اصحاب اعراف مین وہ ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ برابر ہین حسنات اور سئیات اونکے واللہ اعلم وصل روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سوال کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شفاعت اپنی سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کرونگا ان شاء اللہ تعالی عرض کیا مینے کہان ڈہونڈہون آپکو یا رسول اللہ فرمایا طلب کر مجہی نزدیک صراط کے کہا مینے اگر وہان ملاقات نہوا اور نپاؤن مین فرمایا پس طلب کر نزدیک میزان کے کہا اگر وہان نپاؤن کہان طلب کرون فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا نکرونگا مین ان تین جگہہ سے اور اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سب اماکن اور مواطن آخرت مین موجود اور قائم ہونگے امداد و اعانت و شفاعت امت کے لیے اور خلاصی اور رہائی دلاوینگے شدائد اور مزالق اور مضائق سے جیسا کہ بر صراط حدیث الی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے قائم کیا جاویگا صراط اوپر پشت دوزخ کے پس مین اور میری امت پہلا اوسپر سے گذرین

اور دعا رسولونکی اوسدن یہی ہے اللّہم سلّم وسلّم یا اللہ بچا بچا اور حدیث مین آیا ہے کہ جب امت اوپر
صراط کے گذرین اور لغزش کرین اور عاجز رہین مرد رسے فریاد کرین وا محمداہ وا محمداہ پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سے باواز بلند ندا کرین رب امتی امتی اے پروردگار میری
امت میری امت سوال نہین کرتا مین تجھسے آج کے دن اپنے نفس کے لیے اور نہ فاطمہ زہرا کے لیے کہ بیٹی میری ہے
اور اسمین مبالغہ اور غایت اہتمام ہے آنحضرت سے باب امت مین اور استخلاص اونکے مین اور اس حدیث
سے کمال محبت اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھہ نفس شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہے
اور ایمان میزان کہ مدار سوال اور حساب اوپر اوسکے ہے حدیث مین آیا ہے کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست
عرش اور دوزخ بجانب چپ اوسکے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکھا جاوے کفہ حسنات مقابل بہشت
کے اور کفہ سیئات مقابل دوزخ کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جب چاہین کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے ندا کرین کہان ہین محمد اور اونکی امت اور ایک روایت مین
ہے کہ کہان ہے امت امیا ور پیغمبر اونکا پس کہڑا ہونگے او پیروی کرے مجکو امت میری غر محجل اثر وضو سے
یکسو کیجاوین انمین راہ ہمارے لیے اور دیکہین لوگ فضیلت اور درجہ اس امت کا کہین کہ نزدیک ہے کہ یہہ امت سب
پیغمبر ہوئین اور حدیث مین آیا ہے کہ زائل نہین ہوتا قدم بندہ کا اپنی جگہہ سے جبتک سوال کیا جاوے چار چیز سے
عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین کہوئی اور عمل اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اس عمر مین اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا
اور کہان کہویا اور جسم اوسکے سے کہ کس چیز مین کہتہ کیا اوسکو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہہ
حدیث حسن صحیح ہے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ صاحب میزان روز قیامت جبرئیل علیہ السلام ہونگے اور ردہی کرین گوزن
اعمال اوسدن روایت کیا اوسکو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اور یہہ سب احوال اور حساب اور رسول بحضور رسول کریم
متعال ہوویگا او مخلصی اور نجات سبکی بشفاعت اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی ہو لیکن حوض شریف
اور ورود اوپر اوسکے ظاہر وہ ہے کہ بعد از خلاصی شدت وقوف اور سوال اور حساب اور تجاوز صراط سے اور نجات
اہوال وآفات سے ہوویگا جیسا کہ فرمایا من شرب منہ لا یظمأ ابدا یعنے جو پیوے اوس سے نہ تشنہ ہووے گا کبھی
بعد ازان دخول جنت ہے اور اول اوس کسیکا کہ آوے بہشت مین آنحضرت ہون گے جیسا کہ فرمایا انا اول

من قرع باب الجنۃ یعنی مین اول اوس شخص کا ہون کہ کوٹنا دروازہ جنت کا اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرام ہی اوپر انبیا کے آنا بہشت مین تا آنکہ آؤن مین اور حرام ہی
اوپر اوراستون کے جبتک آوے امت میری لیکن تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت مین ساتھ وسیلت
اور فضیلت اور درجۃ الرفیعہ کے ہی پس روایت کیا ہے مسلم نے حدیث عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم موذنونکو اذان دہندہ کہو جو کہ وہ کہین بعد اذان درود بھیجو اوپر میرے اور جو کوئی بھیجے
اوپر میرے درود بھیجے اوسپر خدا تعالی دس بار پھر سوال کرو خدا تعالی سے میرے لیے وسیلہ پس ظاہر وہ ہی کہ مراد
اور دست آویز ہو کہ آنحضرت اوسکے ساتھ توسل اور تقرب طلب کرین بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب شفاعت ہو
اور بعضون نے کہا ہے کہ حق سبحانہ نے تقدیر کیا ہے اوس منزلت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے باسباب
کہ ایک اونمین دعا امت کی ہے آپ کے لیے ساتھ وسیلہ کے بمقابلہ اوس چیز کے کہ پایا ہے اوپر اونکے ہاتھ سے ہدایت
اور ایمان سے کذا قال صاحب المواہب اما طلب فضیلت پس وہ مرتبہ زائدہ ہے اوپر سائر خلائق کے اور احتمال ہے
کہ وہ بھی منزل ہو یا تفسیر وسیلہ کی جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان اوسکا ہے اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہے خدا کے نزدیک کہ نہین فوق اوسکے کوئی درجہ پس سوال کرو
میرے لیے وسیلہ کو روایت کیا اسکو احمد نے مسند مین اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور
اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ مانگو خدا سے مانگو میرے لیے وسیلہ عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون رہیگا آپ کے ساتھ اوسمین فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم **تنبیہ** جب ثابت
اور مقرر ہوا ثبوت نبوت اور صحت رسالت واجب ہوا ایمان لانا اوپر اوسکے اور تصدیق کرنا اوسکا قال اللہ تعالی
فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا یعنے کہا خدا تعالی نے پس گرویدہ ہو ساتھ خدا اور اوسکے رسول کے اور نور وہ جو
کہ اوتارا ہمنے یعنے قرآن اور کہا انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا لتومنوا باللہ ورسولہ یعنی بدرستی بھیجا ہمنے تجھے اے محمد گواہ
اوپر امت کے اور بشارت دہندہ بہشت اور ڈرانیوالا دوزخ سے تاکہ ایمان لاوین ساتھ خدا اور اوسکے رسول کے
اور کہا آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی یعنی کہہ ای محمد ای آدمیو تحقیق مین
فرستادہ خدا ہون تم سب کی طرف پس گرویدہ ہو ساتھ اللہ اور اوسکے رسول کے کہ نبی ناخواندہ ہی پس ایمان بہ محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب اور مفترض ہے اور تمام نہین ہوتا ایمان اور حقیقت اوسکی اور صحیح نہین ہوتا اسلام اور حصول نہین ہوتا قبول کرتا مگر ساتھ ایمان کے بہ محمدؐ اور شہادت برسالت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

وصل وجوب اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدای سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ۔ اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع بہی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرائض اور واجبات عبادت اور اوامر و نواہی مین آتا ہے اور اتباع اور اقتدا سنن اور آداب اور عادات شریف نبوی مین اطلاق پاتا ہے اور اسیواسطے صاحب شفا نے دو فصلین کین ہین واسطے ذکر ان دو مطلب کے اور جو دو نو کو ایک فصل مین ذکر کرین بہی درست ہے جیسا کہ صاحب مواہب نے کیا اما اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اللہ برتر نے **آیت** یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یعنی اے ایمان والو فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی اور کہا **آیت** وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے اور فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول کی تا کہ تم رحم کیے جاو ۔ اور کہا **آیت** وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنے اور نہین بہیجا ہمنے کوئی رسول مگر تا کہ اطاعت کیا جاوے ساتھ حکم خدا اسکے ۔ اور کہا **آیت** مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے فرمان برداری کی رسول کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی ۔ پس گردانا حق سبحانہ نے اطاعت رسول مقبول کو اطاعت اپنی اور مقارن گردانا اطاعت رسول کو ساتھ اطاعت اپنی کے اور وعدہ کیا اوپر اوسکے ثواب جزیل اور وعید کے اوپر ترک اور مخالفت اوسکی طرف عقاب جلیل سے کر اور واجب کیا امتثال امر اور اجتناب نہی اوسکے کو حقیقت مین اطاعت اپنی ۔ پوچہی گئے سہیل بن عبد اللہ تستری شرائع اسلام سے کہا **آیت** مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنے وہ جو دیوے تمہین رسول پس لو اوسکو اور وہ جو منع کرے تمکو اوس سے پس باز رہو اور کہا ہے اطاعت کرو اللہ کی بشہادت ربوبیت اور اوسکے رسول کی بشہادت نبوت اور یہہ اطاعت دلیل محبت ہے اور محبت مورث معیت جیسا کہ وصل معیت مین آوے ۔ غرضکہ محبت خدا مشروط ہے باتباع رسول اور مشروط بے شرط وجود نہ پکڑے اور یہہ اتباع مورث محبت اور علت اوسکی ہے پس اتباع ہم شرط محبت ہے کہ انتفا اوسکا مستلزم اسکے انتفا کو ہی اور یہم علت محبت کہ وجود اوسکا مستلزم اسکے وجود کو ہے **اور** مواعظ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہے کہ فرمایا تمپر واجب ہے کہ لازم او محکم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کو اور دور رکہو اپنے کو محدثات امور سے اسواسطے کہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت **اور** حدیث جابر مین یہہ زیادہ آیا ہے کہ ہر ضلالت نار مین ہے **اور** یہی آیا ہے کہ جسنے تمسک کیا ساتہ سنت میرے کے نزدیک فساد میری امت کے ہووے اوسکو اجر سو شہید کا

اور آیا ہی کہ تمسک بسنت بہتر ہی احداث بدعت سی اگرچہ حسنہ ہو جیسیکہ احیاء آداب خلا و قیلولہ مثلاً جیسا کہ سنت مین واقع ہوا ہے
بہتر ہے بنا رباط اور مدرسہ سی اور پہنچتا ہے فاعل اوسکا با علی مقام قرب اور وصول کے ببرکت اقامت سنت اور
حصول رضائی حق اور مقرر و متحقق ہے کہ مذموم اور مردود بدعت مغیرہ سنت ہے اور جو بدعت کہ ایسی نہو
بلکہ مقوی اور مروج سنت ہو اوسکو بدعت حسنہ کہین اور یہہ جائز ہے از جہت رعایت مصلحت اور حکمت کی اور
کہا ہے کہ بدعت کئی طرح ہوتی ہے۔ واجب فعل اوسکا مانند سیکھنی صرف اور نحو اور وہ علم کہ نہ تہے زمان
نبوت مین یا مستحب مثل بنائی رباط اور مدارس اور لیقاع خیر کے۔ یا مباح مثل سیری اور ترفیہ کے باقی مکروہ
اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور صغیر ہو اعلی اور ارفع ہی بدعت سے اگرچہ کثیر اور کبیر ہو منفعت
اور مصلحت اوسمین و باللہ التوفیق۔ لائے ہین کہ بعضے عمال عمر بن عبد العزیز نے لکھا طرف اوسکے احوال اپنے
بلد کا اور کثرت لصوص کا اوس بلد مین آیا گرفتار کرون نہین اونکو بمظلنہ یا موقوف رکہون مین اوپر بینہ کے جیسیکہ
سنت ہے پس لکھا اونکو عمر نے گرفتار کرو اونہین بہ بینہ نہ بمظلنہ اور رسا تہہ اوس چیز کے کہ جاری ہوئی ہے
اوسپر سنت اور اگر اصلاح نکرے اونکو جو چیز کہ حق ہے اصلاح کیجو اونہین خدا اور دیکھا عمر رضی اللہ عنہ نے
حجر اسود کو اور کہا واللہ جانتا ہون مین کہ تو حجر ہی نفع اور ضرر نہین کرتا تو اگر نہ دیکھتا مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ بوسہ کرتے تہے تجہی بوسہ نکرتا مین تجکو بعد ازان بوسہ کیا اوسکو اور دیکھا گیا عبد اللہ بن عمر کو
کہ پہراتے تہے ناقہ کو ایک جگہہ پس پوچہا سبب اوسکا کہا نہین جانتا مین مگر وہ کہ دیکہا مینے رسولخدا کو کہ کرتے تہے
مین بہی کرتا ہون اور یہی لائے ہین کہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا اور وہان ایک درخت تہا پہرتے تہے گرد اوسکے
اور ڈالتے تہے پانی اوسکی جڑ مین رکوہ سی کہا دیکہا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کیا ایسا مین بہی کرتا ہون۔ اور آیا ہی
تفسیر قول حق تعالی والعمل الصّالح یرفعہ مین کہ عمل صالح اقتدا برسول اللہ ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا سہیل تستری نے کہ اصول
مذہب ہمارے کی تین چیزین ہین اقتدا سا تہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور اکل حلال اور اخلاص نیت سب اعمال مین
اور حکایت کی گئی ہین احمد بن حنبل سے کہ کہا تہا مین ایکدن سا تہہ ایک جماعت کی کہ برہنہ ہوئی وہ اور آئی پانی مین
اور عمل کیا مینے بحدیث کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکہے ساتہہ خدا اور دن آخرت کی چاہیے کہ نہ آئے حمام مین مگر
بمیزر اور برہنہ نہوا مین پس دیکہا مینے اوسی رات مین قائل کو کہ کہتا ہی یا احمد بشارت ہو تجہے تجہی کہ خدا نے بخشا تجکو باستعمال

اوس سنت کی اور کیا کبھی امام کہ اقتدا کیا جاوے ساتھہ تیری پوچھا بیٹے کون ہی تو کہا مین جبرئیل ہون وصل اور جملہ حقوق سی رعایت
ادب ہی ساتھہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن مملو اور مشحون ہی ساتھہ آیات کی کہ ارشاد ہی اون مین برعایت ادب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالی لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ معنی اس آیت کی ماسبق مین مذکور ہوی اور کہا
آیت یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور کہا آیت یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الآیۃ اور
لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا اور بعضی آیات کی ہی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی اور لفظ تعزروہ کہ آیت اول مین
واقع ہوا معنی اوسکے وہ ہین کہ مبالغہ کرو تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تنصروہ یعنی اعانت کرو اور یاری دو اوسکو اور
دوسری آیت مین نہی کی پیشدستی سے نسبت با آنحضرت صلعم اور سخن مین یعنی نکہو پہلے کہنی اوسکی سے اور جو وہ کہی سنو اور نہی کی شتابی سے
بقضای کسی امر کی کہ پیش آوی قبل از قضای آنحضرت صلعم کی امور دین سے اور کہا آیت واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم یعنی ڈرو
خدا سے بدرستی کہ اللہ سننے والا ہے وہ جو کہتے ہو پہلے کہنے رسول مقبول سے اور دانا وہ جو کرتے ہو پہلے کرنے اوسکے سے ایسا ہی کہا
قاضی عیاض نے اور مواہب مین کہا ہے کہ جملہ آداب سی ہی کہ تقدم نکرے آگے آنحضرت صلعم کی بامر و نہی اور اذن اور کسی تصرف
مین تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرے اور نہی کرے اور اذن کرے جیسا کہ آنحضرت صلعم کے باب آداب مین اسی
آیہ مین حق سبحانہ نے ارشاد کیا ہے اور یہہ حکم باقی ہی تا قیام قیامت اور منسوخ نہین ہوا پس تقدم نسبت بہ سنن اور
احکام اوسکے بعد از وفات حضرت صلعم کے مثل تقدم روبرو حضرت صلعم کی ہے حالت حیات مین اور کہا ہی کہ نظر کرو ساتھہ ادم
صدیق رضی اللہ عنہ کے نسبت بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تقدم کیا آگے اوسکے نماز مین پس کیونکر تاخر کیا
اگرچہ وہ تقدم باذن اور امر آنحضرت صلعم تہا اور کہا نہین سزاوار پسر ابو قحافہ کو کہ تقدم کرے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور کہان پہونچایا اوسکو اس ادب نے کہ قائم بمقام اور امام کیا بعد از اوسکے اور ایسی جگہہ پہنچایا کہ کوئی نہ پہونچا اور جملہ آداب رسول سے
وہ ہی کہ نکرنا جاوے دعا اور پکارنا اوسکے کو مانند دعا بعض ہمارے کے بعض کو فرمایا اللہ تعالی وتقدس فی آیت ولا تجعلوا
الرسول کدعاء بعضکم بعضا اور اس آیت کی معنون مین مفسرین کے دو قول ہین ایک وہ کہ نہ پکارین اوسکو ساتھہ نام اوسکے
جیسا کہ پکارتے ہین بعضے تمہارے بعض کو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ ساتھہ توقیر اور تواضع کے
اور ان معنون پر مصدر مضاف ہے مفعول سے دوسرے وہ کہ مکرو پکارنا اوسکا مثل پکارنے بعض تمہارے کے
بعض کو کہ اگر چاہے جواب دیوے اور اگر چاہے ندیوے بلکہ بر تقدیر پکارنے اوسکی تمکو البتہ جواب دینا چاہیے

کہ اجابت اوسکی واجب اور تخلف اوس سے گنجایش نہین رکہتا جیسا کہ مضمون کریمہ آیت یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم یعنی اے ایمان والو اجابت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب پکارے تمہین اوس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تمکو
کا اوسپر دال ہی اور اوپر اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے اور شاہد اسکا حدیث ابن المعلی ہے کہ نماز مین تہا اور
آنحضرت نے اوسکو پکارا اوسنے اجابت نکی اور عذر کیا کہ نماز مین تہا مین اس سبب سے جواب نہ دیا بیچ اسکے پس فرمایا آنحضرت نے کیا نہین سنا
کہا ہے اللہ تعالے نے استجیبوا للہ وللرسول اور ذکر خصائص شریف مین گذرا ہے کہ نماز باطل نہین ہوتی نزدیک شافعی کے باجابت
نبی وصل لزوم محبت آنحضرت مین اور محبت آنحضرت واجب ہے تمام خلق پر جاننا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور
غذای ارواح اور روح ایمان ہے اور مقامات مین رضا سے اور احوال مین محبت سے بالاتر اور فاضلتر نہین ہے
اور شیخ وقت نے سالک سبنے محبت کو جسد بے روح سے مشابہت دی ہے اور عبارات قوم بیان معنی محبت مین اور
کشف اوسکی حقیقت مین مختلف آئی ہین اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال مین ناشی اختلاف احوال سے ہے
اور اکثر اوسکا راجع ثمرات نتایج محبت ہی نہ حقیقت اوسکی اور مواہب لدنیہ مین بعضے محققین سے نقل کیا ہے کہ حقیقت
محبت کے نزدیک اہل معرفت کے معلومات سے ہے کہ تعریف اور تحدید اوسکی ممکن نہین ہوسکتی اور نہین پہچانتا اوسکو مگر وہ
کوئی کہ قائم ہے ساتہ اوسکے بطریق وجدان کہ ممکن نہین تعبیر اوس سے اور تحدید زیادہ کرتی ہے اوسمین خفا پس اوسکی
وجود اوسکا ہی انتہا اور یہہ کلام ذوق اور وجدان محبت مین ہے ورنہ بحسب وضع لفظ کی معنی اوسکی میل اور انجذاب قلب
کا ہے طرف چیز موافق اور مرغوب کے اور واسطے محبت کے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور شواہد اور علامات ہین
کہ اشارات قوم اوسپر واقع ہین پس بعضون نے کہا ہے کہ محبت موافقت محبوب ہے جمیع احوال مین اور ایثار اور وجود
اور اطاعت اوسکی ہے اور شہوت نفس اور ارادت قلب کے اور بعض نے کہا ہے کہ محبت محو ہونا صفات محب اور
فانی ہونا اوسکا صفات محبوب مین اور اوسکی ذات مین اور یہہ احکام سب محبت مین ہے نہین پایا اوسکو مگر وہ کہ فانی
کیا ہے اوسکو اور محبت نے اور خالی ہوا ہے ہستی اپنی سے تمامہ اور بعض نے کہا ہے محبت سفر قلب ہی طلب
محبوب مین اور شوق ساتہ لقای اوسکی اور جاری رکہنا زبان کا ساتہ ذکر اوسکے علی الدوام اور چونکہ عادت آدمی زاد کی
جاری ہے اسبات پر کہ دوست رکہتا ہے محسن اپنے کو کہ احسان کرے اوسکی ساتہ ایکبار یا دوبار نعمت فانیہ سے
باخلاص اور نجات دی اوسکو مہالک اور مضار زائلہ سے پس کیونکر نہو محبت ایسی محبوب کی کہ نعمتین ہین اوسے نعمتین

دائمی ابدی اور نگاہ رکھا اور بچایا ہے بلیات اور آفات سرمدی سے اور قاعدہ ہے کہ آدمی دوست رکھتا ہے اوسکو کہ
کچھ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکھتا ہو پس وہ محبوب و معشوق کہ جامع تمام حسن اور جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو
یہ محبت اولی اور الیق ہے پس مستحق اور مستوجب اوسکے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ محبت اونکی اوفر اور اکثر اور اولی
اور اعلی محبت نفس اپنے اور اہل و اولاد اور اموال اپنی سے ہووے پس جو کوئی کہ حضرت صلعم پر ایمان لایا ہے ایمان صحیح
باخلاص خالی نہین وجدان شمہ اس محبت سی ولیکن بعض نے حظ وافر اوس سے پایا اور بعض نے کمتر اور مدار اس محبت کا
اوپر ترک شہوات اور عدم استجابت غفلات کے ہی اور شک نہین کہ حظ صحابہ اس باب مین اتم اور اکمل ہی اسواسطے
کہ یہ ثمرہ معرفت کا ہی اور معرفت اونکی بآنحضرت عالی ہے جیسا کہ آثار منقولہ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہے اور کہا علی ابن ابی طالب
رضی اللہ عنہ نے کہ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ترین طرف ہماری ہماری اموال اور اولاد اور پدرون اور
مادرون سے اور باقی سرو سے اور پر تشنگی کے وصل اور عاظم ثواب محبت اور جزا اوسکی ثبوت معیت معنوی روحانی
اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان ہووے حدیث انس رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ آیا ایک مرد نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا متی الساعۃ کب ہوگی قیامت یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہی تو نے اعمال سے
قیامت کے لیے یعنی قیامت سے کیا سوال کرتا ہے تو عمل کر کہ روز قیامت تیرے کام آوین کہا آمادہ نہین کیا قیامت
کے لیئے مینے کثرت روزہ اور صدقہ سے ولیکن دوست رکہتا ہون مین خدا اور رسولخدا کو فرمایا آنحضرت صلعم نے انت مع
من احببت یعنی تو ہمراہ اور ساتھہ اپنے محبوب کے ہے اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتھہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکہی ان دونونکو اور باپ اور مان
ان دونونکی ہووے میرے ساتھہ درجہ میری مین قیامت کو اس جگہہ غایت مبالغہ ہے کہ فرمایا ہووے میرے درجہ مین
اور تحقیق کہ مراد غایت قرب اور معیت ہی بہ نسبت اورون کے کہ وہان اکتفا مطلق معیت ہے اور روایت کیا گیا ہے
کہ آیا ایک مرد آنحضرت صلعم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلعم تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل اور مال میرے سی ہی اور جب یاد کرتا ہون
مین تجہی بن دیکہے جمال تیرے کے صبر نہین کر سکتا اور مین یاد کرتا ہون موت اپنی اور موت تیری اور جانتا ہون نہین کہ جب
آوے تو بہشت مین مرفوع اور برداشتہ ہووے تو اور پیغمبرون کے ساتہہ مقام اعلی مین اور آؤن مین
نہ دیکہون تجکو پس بہیجی حق تعالی نے یہہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الایۃ

یعنی اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی پس وہ گروہ ساتھ اونکے ہی کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اونکے
پیغمبروں اور صدیقوں سے پس بلایا آنحضرت نے اوس مرد کو اور پڑھی یہہ آیت اوسکے سامنی اور دوسری حدیث مین
یون آیا ہے کہ ایک مرد تھا مجلس شریف مین بیٹھا کرتا تھا اور نظر بجمال مبارک کیا کرتا تھا اور ہرگز اور طرف میلان نظر کا نہ تھا
پوچھا حضرت نے کیا ہے حال تیرا کہا ہان باپ میرے تجہپر فدا ہوون یا رسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہون مین جمال حضرت کے اور ذوق
حاصل کرتا ہون ساتھہ دیدار آپ کے لیکن غم اوسکا رکھتا ہون کہ جب روز قیامت ہووے بر داشتہ کرے تمکو خدا تعالے
ساتھہ تفضل اپنی کے پس نازل کیا حق تعالے نے اس آیت کو شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ہو سکتا ہے
کہ جب قت مشتاقون نے شکایت کی ہے حرمان رویت بصری سے قیامت مین بجہۃ علو درجہ آنحضرت کے اس موطن مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی اونکو کہ اس دنیا مین جیکہ رویت قلبی اور بصری مین افتراق اور تفاوت
ہے اوس عالم مین کہ بصر اور بصیرت متحد ہووین ایسی معنی حاصل ہون کہ کچھ پردہ درمیان مین نرہے واللہ اعلم وصل
بیان مین اوس چیز سے کہ وارد ہوا ہے سلف اور ائمہ سے آثار محبت مین ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
روایت ہی ابو ہریرہ سی رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت ترین میری امت کے محبت مین
وہ لوگ ہین کہ آتے ہین بعد میرے دوست رکہتا ایکیا اونسے کاش کے دیکھی مجھے مقابلہ اہل ومال اپنی مین۔ یعنے
سب مال اور اہل اپنی کو دیوے اور فدا کرے اور دیدار میرا حاصل کرے اور یہہ تمنا دیدار شریف اور اظہار محبت
آنحضرت ہی کہ ساتھہ اس طریق کے بھی حاصل ہوتی ہے اور ان معنون پر مراد دیدار آنحضرت بھی زمانہ آنحضرت مین
اور یہہ طریق فرض اور تقدیر ہے اور بقول شیخ علیہ الرحمۃ اگر مراد دیدار آنحضرت بعد وفات آنحضرت ہو منام مین
جیسا کہ سائر صلحا امت کو ہوتا ہے یا یقظہ مین جیسا کہ کاملین اولیا کو ہوتا ہے بھی درست ہے یعنی ایسے مشتاق جمال
اور لقاے شریف حضرت ہین کہ اگر اوسکو بہ بذل اہل ومال پاوین اگرچہ خواب مین ہو غنیمت جانین فافہم باللہ التوفیق
روایت ہے ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا باپ اور سب بہائی اور زوج اوسکا روز احد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ پس پوچھا اوس زن نے کیا حال ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگون نے کہا بخیر ہی الحمد للہ جیسا کہ دوست رکہتی ہی
کہا مجھے کہا دو تا دیکھون مین جب دیکھا حضرت کو کہا یہ مصیبت بعد از سلامت آپ کے خورد اور آسان ہے اور روایت ہی کہ جب بلال رضی اللہ عنہ
قریب ہوا او نکی بی بی نے فریاد کی اور کہا واحسرتاہ اور ایک روایت مین واکربتاہ کہا بلال نے واطرباہ غدا القی الاحبۃ

محمداً و حزبہ یعنی زہے خوشی اور شادی کل ملاقات کرتا ہوں مین دوستونکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی گروہ ہے اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نے بیت در غربت مرگ ہیچم تنہائی نیست ✤ یاران عزیز آن طرف بیشتر اند۞ اور روایت کیا گیا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سوگند بخدا کہ بھیجا ہی آپ کو ساتھ حق کے کہ اسلام ابوطالب خنک اور روشن کنندہ تر ہی میرے آنکھہ کو اسلام اوسکی یعنی ابوقحافہ سے کہ باپ میرا ہی اسواسطے کہ خنک کنندہ چشم مبارککا ہے۔ اور ایسا ہی کہتی ہین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھہ عباس رضی عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہے میرے نزدیک اسلام خطاب سے اسواسطے کہ محبوب تر ہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور روایت کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمر سو گیا اونکا پاؤن پس کہا گیا یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنی تا زائل ہو یہہ آفت پس فریاد برلائے یا محمداہ پس اچھا ہوا اونکا پاؤن اور روایت کیا گیا ہے کہ آئی ایک عورت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور التماس کیا کہ وا کر میرے لیے قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کھولا عائشہ صدیقہ رضی نے قبر شریف کو پس گریہ کیا اوس عورت نے یہانتک کہ جان دی اور زید بن عبداللہ انصاری صاحب الاذان سے آیا ہے کہ اپنے باغ مین کام کر رہے تھے پس آیا اونکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہنچائی پس دعا اور زاری کی کہ خداوندا مجھے نابینا کر تا نہ دیکھون مین بعد محبوب اپنی کے کسیکو پس جاتی رہی بصر اوسکی اور مثل اس دعا کے بعض اور اصحاب سے بھی ماثور اور منقول ہے

وصل علامات محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مین اعلی اور اعظم سب مین اتباع اور اقتدا اونکا اور استعمال سنت اور سلوک طریقہ اور اہتدی بہدی اور سیرت اونکی اور وقوف حدود شریعت اور عادت تحاور احکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قال اللہ تعالی آیت قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا کی پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہی اور لازم اور ملزوم آپس مین۔ اور رسالہ قشیری مین ابوسعید خراز لاتا ہے کہ کہا دیکھا مینے آنحضرت کو منام مین اور کہا یا رسول اللہ معذور رکھہ مجھے کہ محبت خدا نے بازر کہا ہے مجھے محبت تیری سے یعنی محبت میری تیرے ساتھہ اتنی ہے کہ ہر گز ساتھہ غیر تیرے کے مشغول نہین ہوتا مین اور یاد غیر تیرے کی نہین کرتا مین اور ساتھہ ذکر غیر تیرے مشغول نہین ہوتا مین ولیکن جو محبت حق افضل اور مقدم ہے اور تو نے بہی ساتھہ اوسکے فرمایا ہے مجھی لیکن فرصت کو اور گنجایش محبت دوسرے کی نہین چہوڑی اور محبت تیری چلیا کہ چاہتا ہو لیکن وہ دلمین نہین آتی اور یہہ بی تمیزی اور سکر حالی سے ہی اور

مرتبہ جمع اور اجمال مین دیکھہ کر آنحضرت ؐ نے اوسکے جواب مین کیا فرمایا کہا یا مبارک مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جسنے
کہ دوست رکہا خدا کو پس تحقیق دوست رکہا مجھکو یعنی دوستی خدا کی اور دوستی میری ایک ہی ہے اور لازم آپسمین
ولیکن جہت غلبہ سکر اور عدم تمیز کے اطلاع اوپر حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سے جاتی رہتی ہے اور
یہی ہے سبب اشتباہ بعضی کوتاہ بینونکا کہ مشہود حق کو وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفارق جانتے ہین اور
اوپر بزرگیت اوسکی کے واقف نہین ہوتے اور ہو سکتا ہے کہ یہہ کلام تعجب اور رد ہووے اوپر ابو سعید کے
کہ یہہ جو تو کہتا ہے معنی نہین رکہتا اور خطا اور نقص ہے رجوع کر اس خیال مکروہ سے اور یہہ بات مت کہہ ولیکن چونکہ ابو سعید
صادقان راہ اور خاصگان درگاہ اور محبان آگاہ سے ہے ندا کیا ساتہہ یا مبارک کے اور معذور رکہا اور منع فرمایا
ساتہہ رفق اور نرمی کے اور نہ ظاہر کیا شدت اور سختی بتوقع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجہہ جائیگا اور دفع اشتباہ
اور التباس کا فرمایا اور مثل اسکے رابعہ بصری سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم اور فی الحقیقت محبت علت متابعت
اور باعث ہے اوپر اوسکے پس متابعت دلیل اور علامت محبت کی ہووے اور کہا ہے کہ محبت ناشی ہوتی ہے
مطالعہ نعمت سے اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہوتی ہے قوت محبت اور یہہ ملاحظہ احسان کے ہے اور
ساتہہ مشاہدہ حسن اور قدر اوسکے بہی پیدا ہوتی ہے اور منجر بمتابعت اسواسطے کہ محبت بالذات مقتضی اتفاق
اور اتحاد کو ہے اور جو متابعت محبت سے ہے کچہہ ثقل اور تعب اطاعات اور عبادات مین نہوگا بلکہ غذائی قلب
اور نعیم روح اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سے خصوصاً مخصوص بصحبت آنحضرت ؐ کے
ولیکن جاننا چاہیئے کہ یہہ اقوی اور اکمل انواع محبت ہے اور جو کوئی کہ متصف ہے بصفت متابعت کامل المحبت
اور عالی مرتبت ہے اور جو کہ مخالفت ہے بعض امور مین ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہے لیکن اصل اسم محبت
اور اتصاف سے ساتہہ اوسکے باہر نہین اور دلیل اوسکی قول آنحضرت ؐ ہے درباب اوس شخص کے کہ حد مارا گیا
شرب خمر مین اور مکرر واقع ہوا اوس سے یہہ فعل پس لعنت کیا اوسکو بعض مردم نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْہُ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی لعنت نکرو اوسی پس تحقیق وہ دوست رکہتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور وہ شخص تہا
اہل بادیہ سے ظاہر نام اور آپ پاس آیا کرتا تہا اور اشیاے بادیہ سے ترہ اور مثل خضراوات وغیرہ کے لایا کرتا تہا
اور آنحضرت ؐ بہی چیزون شہری سے مثل جامہ اور زر وغیرہ سے اوسکو عطا فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ ظاہر ہمارا

روستائی ہے اور ہم اوسکے شہری اور بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اس شارب خمر کا عبد اللہ ہے ملقب بحمار اور زاہر اور یہی واللہ اعلم اور اس جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت وہی میل اور انجذاب ہی اگرچہ متابعت مین تقصیر اور کوتاہی ہوا اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے ولیکن جاننا چاہیے کہ استمرار ثبوت محبت اللہ تعالے کا دل مین ... اصی مین مشروط اور مقید ہی ساتھ ندامت کے وقوع معصیت پر تا اقامت کیجاوے اوسکی اوپر جتنا پس گناہ ہو اوسکے گناہ کا بخلاف اوس کیلئے کہ واقع ہوا اوس سے ندامت اور انفعال خوف اسباب کا ہے کہ بتکرار تو بہ اور اصرار کے بمرتبہ طبع اور رین اور ختم کے منجر ہوا اور سلب کیا جاوے اوس سے ایمان والعیاذ باللہ اور علامات محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی توقیر اور تعظیم اونکی نزدیک ذکر اوسکے اور اظہار خشوع وخضوع اور انکسار نزدیک سماع اسم شریف حضرت کے اور تہا جعفر بن محمد کثیر المزاح والتبسم اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اوسکے اسم مبارک حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زرد ہوجاتا رنگ اوسکا اور تہا صفوان بن سلیم متعبدین اور متہجدین سے جب ذکر کیا جاتا اوسکے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت روتا تا انکہ اوٹھ جاتے لوگ اوسکے پاس سے اور چہوڑ جاتے اوسکو اور تہے قتادہ رضی اللہ عنہ جب سنتے نام شریف آنحضرت کا لاحق ہوتا اونکو نالہ اور گریہ اور اضطراب اور تہے عبد الرحمن بن مہدی جب پڑہتے حدیث امر کرتے لوگونکو سکوت اور کہتے لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اور واجب ہے انصات نزدیک قرات حدیث حضرت کے جیسا کہ واجب ہی نزدیک سماع قول حضرت کے اور درود بہیجنی مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماع اسم شریف کے کلام ہی کہ آویگا باب اوسکے مین اور فرمایا آنحضرت نے درباب حسنین رضی اللہ عنہما کے خداوندا مین دوست رکہتا ہون اونکو پس دوست رکہہ تو اونکو اور فرمایا جسنے دوست رکہا انکو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنے دوست رکہا مجکو پس تحقیق دوست رکہا خدا کو اور جسنے دشمن رکہا انکو تحقیق دشمن رکہا مجکو اور جسنے دشمن رکہا مجکو دشمن رکہا خدا کو اور فرمایا حق مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارۂ گوشت میرا ہے غضب مین لاتا ہے مجہے وہ جو غضب مین لاتا ہے اوسکو اور فرمایا درباب اسامہ بن زید کے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دوست رکہہ اے عایشہ اوسکو زیرا کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو اور فرمایا درباب اصحابہ رضی اللہ عنہم کے تہ پکڑو اونکو ہدف اور جو کہ دوست رکہتا ہے پس بسبب دوستی میری کے دوست رکہتا ہے اونکو اور جو کہ عداوت رکہتا ہے اونسے پس بسبب دشمنی میری کے دشمن رکہتا ہی اونکو اور جو کوئی ایذا

پہنچاتا ہے اونکو پس بتحقیق ایذا پہنچاتا ہے مجھے۔ اور جسنے ایذا رسانی کی میری بتحقیق ایذا رسانی کی خدا کی۔ اور جسنے ایذا رسانی کی خدا کی نزدیک ہی کہ پکڑے خدا اوسکو اور عذاب کرے اور فرمایا نشان ایمان کا دوست رکھنا انصار کا ہے اور نشان نفاق کا دشمن رکھنا اونکا اور فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو پس بدوستی میری کے دوست رکھا اونکو اور جسنے دشمن کہا عرب کو پس بدشمنی میری کے دشمن کہا اونکو سہیل شتری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علامات محبت خدا سے محبت قرآن ہے اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہے اور نشان محبت پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت بغض دنیا ہے اور نشان بغض دنیا وہ کہ ذخیرہ نکرے مگر توشہ کہ پہنچاوے اوسکو باخرت۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ قرآن پڑہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشہ مین گوش اوپر آواز اونکے کہہ کر دوق پکڑتے تھے اور محظوظ ہوتے تھے جب صبح ہوئی فرمایا شب کو تم کیا اچھا قرآن پڑہتے تھے اور مین سنتا تھا کہا افسوس اگر مین جانتا کہ آپ سنتے ہین زیادہ اس سے اپنی آواز آستہ کرتا مین بیت دلم را شادی رو داده در نالیدنم آمید رجایے یار گوئا گوش بر آوازہ من دارد ؀ اور صحابہ جب جمع ہوتے اور درمیان اونکے ابو موسی اشعری ہوتے کہتے اے ابو موسی یاد خدا سے ہمکو بہرہ مند کر پس پڑہتے ابو موسی قرآن کو اور وہ سنتے شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سماع قرآن وہ سماع ہی کہ مختلف نہین اوسمین دو شخص اہل ایمان سے اور اختلاف پڑہنے اشعار مین ہی بالحان موسیقیہ ایک جماعت اوسکو موصل اور مقرب جانتے ہین اور ایک قوم ملحق بفسق اور دونو جانب افراط اور تفریط مین ہین انتہی۔ شیخ اجل اکرم عبد الوہاب متقی قادری شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب شیخ نے ہمسے دست انابت اور ارادت پکڑا کہا کہو اَلْفَقْرُ اَفْضَلُ مِنَ الْغِنَاءِ یعنی فقر بہتر ہی تونگری سے اول بافضیلت فقر اقرار کیا بعد ازان مرید کیا اور اس جگہہ باطل ہوا زعم بعضے مدعیون اور متصنعون ہمارے زمانے کا کہ دعوا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جمیع مراتب اتباع ہمکو حاصل ہین اور باوجود اوسکے گرفتار دنیا ہین پس راست آیا اونکے حق مین قول حق تعالی آیت فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا یعنے پس پیچہے سے آئے بعد اونکے سے اولاد کہ وارث ہوئی کتاب کے لیتے ہین متاع اس عالم خسیس کو اور کہتے ہین زود ہے کہ بخشا جاوے ہمکو تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْنَا اِنْشَاءَ اللّٰهُ قبول کرے اللہ توبہ اونکی اور رجوع برحمت کرے اوپر اونکے اور ہمپر اگر چاہے اللہ تعالے وصل دوم مناصحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ خیر خواہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلاص اور ادای حقوق اونکا سہ اور علامتین واجبات دین اور اسلام سے ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ یعنی دین ہی

نصیحت ہی تھا کو الدین پوچھا صحابہ نے نصیحت کسکے لیے یا رسول اللہ فرمایا لِلّٰہِ وَلِرَسُولِہٖ وَلِکِتَابِہٖ وَلِعَامَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَخَاصَّتِہِمْ
یعنی اللہ اور اوسکے رسول کو اور اوسکی کتاب اور عامہ مسلمین اور خواص اونکیو اور ایک روایت مین وَأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَعَامَّتِہِمْ آیا ہی اور یہہ حدیث جوامع الکلم سے ہے اور تمام علوم دینی حیطۂ اجمال اوسکے مین مندرج ہین اور جوامع الکلم
اون احادیث کو کہین کہ غایت ایجاز و اختصار لفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی کثیرہ کی آوین اور اس قسم کی بات
شرافت کلام محمدی اور دلائل و شواہد کمال اونکے سے ہے جیسا کہ فرمایا اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَاخْتُصِرَ لِیَ الْکَلَامُ یعنی دیا گیا
مین جوامع الکلم اور اختصار کیا گیا میرے لیے کلام پس جیسا کہ وجہ جمیل حضرت مین اجناس دقائق حسن اور جمال خارج
حد و حصر اور احصا سے ابداع کیے کلام جلیل حضرت مین انواع اسرار اور حقائق باہر تصور و افہام سے تضمین فرمائی اور
نصیحت لغت مین خالص اور صاف ہونا عسل کا ہے عسل ناصح اوس شہد کو کہین کہ موم سے صاف اور خالص ہوا ہو
مراد اس جگہہ صفا اور خلوص ہے ادای حقوق وارد ہ خیر مین منصوح لہ کے لیے پس نصیحت للہ صحت اعتقاد ہے
ساتھ وحدانیت اوسکے اور وصف اوسکا ساتھ اون اشیا کے کہ اہل اوسکا ہی اور تنزیہ و تقدیس ذات اور
صفات اوسکا ایسی چیز سے کہ لائق کمال اوسکے نہین اور امتثال اوامر و مناہی شرعیہ اور تسلیم احکام ارادیہ
اوسکے کا ہی اور نصرت دین جہاد اور تحصیل اسباب کہ موجب بقا اور تقویت دین و ملت کا ہے ساتھ علم اور عمل
اور اخلاص کے عبادت مین اور نصیحت لرسول اللہ ابو سلیمان نے کہا تصدیق نبوت اور اطاعت اوسکی
اوامر و نواہی مین اور ابوبکر نے کہا نصیحت رسول نصرت اور حمایت اوسکی ہے حیا و میتا اور احیا اوسکی سنت کا
ساتھ طلب اور تائید اور دفع کرنے اور بات کہنے مخالف کو اوس سے اور تخلق باخلاق کریمہ اور آداب جمیلہ اوسکے
اور اسحاق یحییٰ نے کہا کہ تصدیق اوسکی اوسمین کہ لایا پیش خدا سے دین اور اعتصام بسنت اور نشر اوسکا
اور برانگیختہ کرنا لوگونکو اوسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اوسکی اور رسول اوسکی اور ساتھ سنت اوسکی اور
عمل اوسپر اور عمر بن لیث کو کہ ایک امراے خراسان سے تھا اور پہلوان اور توانا اور قوی بازو اور دولت مین
دیکھا اور پوچھا کہ کیا حق تعالی نے تیرے ساتھ کیا کہا بخشا مجھی کہا کس چیز سے بخشا کہا ایکدن اوپر بلندی کوہ کے کھڑا ہوا
نظر کرتا تھا اوپر لشکر اپنے کے پس خوش آئی مجھے کثرت اونکی اور آرزو کی مینے کہ کاش کہ حاضر ہوتا مین بخدمت آنحضرت
اور امداد و اعانت و نصرت کرتا مین اونکی پس رحمت کی اور بخشا مجھی خدای تعالے نے اور بعض حکایت اوس سے

یا غیر اوسکے سے منقول ہین کہ کہا اے کاش روز محاربہ حضرت امام حسین اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کے حاضر ہوتا مین
اور مخذول و مقہور کرتا مین یزید یونکو اوس سے اور نصیحت لکتاب اللہ ایمان لانا اوسکے ساتہہ اور عمل کرنا ساتہہ
اوس چیز کے کہ اوسمین ہی اور تدبیر آیات اور معرفت معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہین ساتہہ اوسکے اور ملازمت
تلاوت اوسکی ساتہہ رعایت طہارت اور تحسین صلوت اور حضور قلب اور اوسکی تعظیم سے اور تفہیم و تفقہ اوسمین اور دفع کرنا
تاویلات اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مآل کا اور یہی رعایت حقوق کلام اللہ سے ہی ترک
تکلم اوسمین اور تفسیر اوسکی اپنی طرف سے بی سند اور نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے جیسا کہ بعضی جاہل
بوالفضول اس وقت کے کرتے اور اوسکو تفسیر قرآن نام رکہین اور نجانین کہ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ فَقَدْ كَفَرَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْهَا یعنے جسنے تفسیر کیا قرآن کو اپنی عقل سے پس تحقیق کفر کیا پناہ دیوے اللہ ہمین اوس سے لیکن نصیحت عامہ مسلمین
کیا ہے رعایت اونکے حقوق کی اور ارشاد اونکو مصالح اور معونت امر دین اور دنیا مین قولاً اور فعلاً اور متنبہ اور
آگاہ کرنا غافلوں کو اور تبصیر اور بینا کرنا جاہلونکو اور دینا محتاجونکو اور ستر عورات اور دفع مضار اور جلب اونکے
منافع کا کرنا اور حرمت مال اور عرض اور نفس اونکے کا نگاہ رکہنا اور بچشم حقارت مسلمانونمین نظر کرنا اور ہاتہہ اور
زبان اونکی ایذا سے باز رکہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور یہ بہی نصیحت عامہ مین داخل ہے
کہ تکلم بقدر عقول اونکے کرنا اور ذکر حقائق اور دقائق اور کشف اسرار کا کرنا اور اظہار اقوال علما اور اونکے
اختلافات کا یا غیر علما کا بہی یہی حکم رکہی وَمِنَ اللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالْعَوْنُ اور نصیحت و خیر خواہی خواص مسلمانون کی اگر مراد
بخواص امرا اور سلاطین رکہین کہ حاکم ہین اوپر خلق کے جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ پس
اطاعت اونکی ہے امر حق مین اور معونت اور امر اور تذکیر کرنا اونکو ساتہہ اوسکے اوپر احسن اور ارفق و اصلح وجوہ
کے اور متنبہ اور آگاہ کرنا اوس چیز پر کہ غافل ہون امور مسلمین سے اور پوشیدہ ہوا ونسے اور ترک خروج اوپر
اونکے اور عدم اعزا لوگون کا اور افساد قلوب کا اوپر اونکے اور ترغیب اوسپر اونکی طرف سے نفرت اور بکر دینے
اور دعائی خیر کرنا اونکے لیے اور بعض علماء صوفیہ نے مشائخ مغرب رحمہم اللہ سے خواص کو تین قسم کیا ہے ایک
امرا اور اولی الامر اور کہا ہے کہ مرد اپنی گہر مین امیر ہے اور معلم اپنے شاگردون پر اور باپ اپنی اولاد پر اور حاکم
اور رئیس اوپر تابعین اور زیر دستون کی کہ اوسکی جو زیر حکم ہین امیر ہے دوسری علما اور تعظیم علما اور

تصدیق انکی واجب ہے اوسمین کہ موافق دین کے نقل کرین اور تمسک بکتاب او رسنت کرین نہ اوسمین کہ مخالف دین لیمین اور
ہوای نفس اور محبت دنیا کے حیلہ آموزی اور فتنہ اندوزی کرین **تیسرے** مراد اہل خلوص مشایخ طریقت کو رکہا ہے
کہ بعد از عمل العلم اور تحقیق ورع اور اتباع سنت اور توجہ تام بجناب حق اور انقطاع غیر حق سبحانہ سے اور ترک دنیا اور
تجرید ماسوی سے بعد از رسوخ کے شریعت اور طریقت مین ساتھ انوار اور اسرار حقیقت کی پہونچکر ساتھ صفت کمال
اور مذہب کے ممتاز ہوی ہین اور تصدیق اونکی محققین اور متمسکین کے کہ جامع ہین میان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت
سے کہ مخالف اور منافی ظاہر شریعت کے نہ پڑے لازم ہے اور ضابطہ اس باب مین وہ ہے کہ جو چیز سبب شبہ مخالفت
مقتضاے علم اور حکم شریعت کے ہو انکار اوسکا واجب اور جو کہ اوسمین شبہ ہو توقف اوسمین لازم اور اگر قایل اور
فاعل اوسکا ایک مرد ہے کہ امام ہی علم و عمل مین اور مستقیم ہے تقوی اور ورع مین تاویل اور توجیہ اوسکی قبول کی
لایق اور اگر مصلحت شرعی اسکی رد مین ہو تا باعث ضلال اور اضلال ناقصون کا نہووے جایز جاننا چاہیے کہ عصمت
خاصہ انبیا ہے اور جو کہ وراے انبیا ہین خطا اونپر جایز۔ لائی ہین کہ معاذ بن جبل کہ علماے صحابہ اور ادنکے عقلا سے
تہی وقت اپنی رحلت کے کہتے تہے کہ رد اور انکار کرو اوسپر کہ خلاف دین اور شریعت کے کہی کا ہو تامن کان جوکہ کہے
اور جو کوئی ہو واللہ الموفق **وصل** تعظیم اور توقیر اور اجلال صحابہ مین شان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
حدیث طویل مین عمرو بن العاص سے کہ ذکر کی ہین اوسمین صفات رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آیا ہے کہ تہا نہ
کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور نہ عظیم تر میری آنکہہ مین حضرت سے
اور تہا مین کہ طاقت نرکہتا تہا کہ سیر نگاہ کرون مین طرف حضرت کے اور اگر چہ چاہا جاؤن مین کہ وصف کردن آنحضرت
قدرت نہین رکہتا ہین اور ترمذی انس رضی سے لایا ہے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ باہر آتے
اور جلوہ گر ہوتے اپنی اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے حالانکہ وہ بیٹہی ہوتے اور ہوتے درمیان اونکی ابوبکر رض
اور عمر رض پس نہ اوٹہاتا کوئی اونمین سے طرف حضرت کے بصر اپنی نہایت اجلال اور عظمت اور کبریائی اوسکی سے
مگر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہ نظر کرتے طرف حضرت کے اور نگاہ کرتے آنحضرت طرف اونکے اور تبسم کرتے
وہ طرف آپکی اور تبسم فرماتے آپ طرف اونکے از جہت غایت انس اور محبت کے درمیان اونکی تہی اور
حدیث وصف آنحضرت مین کہ بیان کی ہے آیا ہے کہ جب تکلم فرماتے آنحضرت سر افگندہ اور خاموش ہوتے

همنشین اونکے گویا کہ اونکے سرون پر طایران پرند ہین اور کہا عروہ بن مسعود نے جس ہنگام مین کہ بہیجا اوسکو
قریش نے سال صلح حدیبیہ مین طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے اور دیکہا تعظیم اصحاب حضرت سی وہ
جو دیکہا اور دیکہا جب وضو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبادرت کرتے اور گرتے آب وضو پر یہان تک
کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کرین اوسپر اور نہ ڈالتے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم آب دہن اور آب بینی
اور علق مگر وہ کہ پیش آتے اور لیتے اوسکو کفہائے دست اپنے مین اور ملتی اوسکو اپنی وجوہ اور اجساد
اور نہ گرتا موے شریف آنحضرت مگر وہ کہ مبادرت کرتے اور اوٹہاتے اور نگاہ رکہتے اوسکو تبرکا و جب امر کرتے
شتابی کرتے اوسکے امتثال مین اور جب تکلم کرتے پست کرتے اپنی آواز اونکو اور نہ پاتے مجال نگاہ کرنیکی
اور طاقت نظر ڈالنے کی طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اونکے سے پس جب رجوع کیا عروہ نے
طرف قریش کے اور دیکہا اونکو کہا یا معشر قریش آیا مین کسری اور قیصر اور نجاشی پاس ایام سلطنت
اونکی مین اور بخدا اسوگند دیکہا مینے کسی بادشاہ کو کسی قوم مین مانند محمد اور اونکے اصحاب کے اور
رعایت ادب آنحضرت سے ہی کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو قریش پاس
بہیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ مین
پس انکار کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کہا نہین مین کہ طواف کرون تا طواف نکرین اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانا رعایت ادب کو ساتہ آنحضرت کے طواف سے اور الحق یون ہی چاہیے
کوئی عمل اور کوئی عبادت برابر اوسکے نہووے کہ رعایت ادب با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کرین اور مغیرہ سی روایت
ہے کہ کہا تہے اصحاب رسول اللہ کہ قرع باب آنحضرت باظفار کرتے تہے تا آواز قرع سخت نہو اور تشویش وقت شریف
نہ پڑی اور کہا براء بن عازب نے تحقیق تہا مین کہ سوال کرون آنحضرت سی کوئی کار پس تاخیر پڑی چند سال اور
باوجودیکہ تہی آنحضرت مہربان ترین مردم اور خوش خلق ترین اونکے اپنی اصحاب کے ساتہ خصوصا ساتہ فقرا اور
ساکین کے جیسا کہ باب اخلاق شریف مین گذرا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **وصل** تعظیم روایت حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمد و رفت مینی طرف ابن مسعود کی ایکسال تک اور
نہ سنا مینے اوسکو کہ کہی قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایکروز پس اتفاقا گذرا اوسکی زبان پر قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکڑا اوسکو کرب نے تا دیکھا مینے عرق کو کہ ٹپکتا ہے پیشانی اوسکی سے **اور** ابو مصعب نے
کہا کرتے امام مالک کہ تحدیث نکرتے تے بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر وہ کہ با وضو ہوتے **اور** مطرف نے کہا ہے
کہ جب آتے لوگ مالک پاس باہر آتی لونڈی اونکی اور کہتی شیخ کہتا ہے تمھین کہ سایل حدیث ہو یا سایل مسایل
اگر کہتے سایل مسایل علی الفور نکلتی اور جواب دیتی مسایل کا اونکو اور اگر کہتے خواہان حدیث ہین ہم آتے غسل گاہ مین
اور غسل کرتے اور خوشبو ملتی اور نئی کپڑے پہنتے اور طیلسان سیاہ و یا سبز دوش پر ڈالتے اور عمامہ اوپر سر کے رکہتے
اور بچہایا جاتا اوسکے لئی تخت پس نکلتی اونہی او سپر کہتی از خشوع اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اوس حدیث سے
اور ہرگز نہ بیٹہتے اوپر اس حال کے مگر اوسوقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اور مکروہ رکہتے
کہ تحدیث کرین راہ مین یا استادہ یا مستعجل اور سلف مکروہ سمجہتے تے تحدیث کو بی وضو **اور** عبد اللہ بن مبارک نے کہا تہا
مین پاس مالک کے اور وہ تحدیث کر رہی تے پس نیش مارا اونکو کژدم نے سولہ[۱۶] بار اور متغیر اور زرد ہوتا تہا رنگ
اونکا اور قطع نکرتے تے حدیث کو پس جب فارغ ہوئی اور متفرق ہوئے لوگ اوسنے کہا مینے یا ابا عبد اللہ آج تمسے
ایک امر عجیب مشاہدہ کیا مینے کہا آری صبر کیا مینے بنابر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے **اور** جریر بن الحمید القاضی
نے کہ قاضی شہر تے پوچہی مالک سے حدیث رسول مقبول دران حالیکہ کہڑے تے پس امر کیا ساتہ حبس اونکے
لوگون نے کہا وہ قاضی ہین کہا قاضی سزاوار تر ہی کہ ادب کیا جاوے **اور** ہشام بن عمار نے پوچہی مالک سی حدیث
در حال استادگی پس ماری اوسے بیس[۲۰] تازیانہ بعد ازان شفقت سے اوپر اوسکے اور روایت کین بیس[۲۰] حدیثین
پس کہا ہشام نے دوست رکہتا ہون مین کاشکے زیادہ مارتے تازیانہ تا زیادہ کرتے روایت احادیث کو **اور** کہا ہی
عبد اللہ بن صالح نے تے مالک اور لیث کہ نہ لکہتے تے مگر اوپر طہارت کے **اور** مشہور ہی کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
لکہنے صحیح اپنی مین ہر حدیث کے لئی غسل کرتے تے اور دوگانہ ادا کرتے تے اور ایسا ہی لکہنے تراجم کتاب مین
اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل بآب زمزم کرتے تے اور دوگانہ مقام ابراہیم علیہ السلام مین ادا کرتے تے واللہ اعلم

وصل اور جملہ توقیر اور بر اور آداب آنحضرت بر اور اداب ال اور ذریت اونکی کا کہ جگر گوشہ حضرت کے ہین
اور ازواج حضرت کہ امہات المومنین ہین جیسا کہ تخصیص اور ترغیب کیا ہے اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
اور چلی ہین اوس راہ سلف صالح اور چونکہ برگزیدہ کیا حق تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہر کسی پر

کہ سوائے اونکے ہی اور مخصوص کیا اونکو ساتھ فضل عام کے مشتمل ہوا ہیبرکت اونکی جو کوئی منقب ہی اونکی ساتھ
نسبا اور نسبتا او قریبا او بعیدا اور حقیقت مین دوستی اوس سبکی کہ دوست رکھا اوسکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جیساکہ محبت رسول اللہ نشان دوستی خدا کا ہی - اور ایسی ہے عداوت اور بغض اور سب اونکی پس جو کوئی دوست
رکھتا ہے کسیکو دوست رکھتا ہے ہر شخص اور ہر چیز کو کہ متعلق ہی اوسکے ساتھ اور دشمن اور مکروہ رکھتا ہے جسکو اور
جس چیز کو کہ ہیگا نہ اور مخالف اوسکے ہی فرمایا اللہ تعالے نے آیت لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون
من حاد اللہ ورسولہ پس حب اہل بیت اور اصحاب اور اولاد اور ازواج کی واجبات منجیہ سے ہو وے اور بغض
اونکا موبقات مہلکہ سے اور کمال حب اور بغض چیز کا اوسمین سے کہ سرایت کرے اوسکی متعلقون مین کما اللہ تعالے
نے آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سواے اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا تاکہ
لیجا وے اور دور کرے تمسے پلیدی گناہ کی اے اہل بیت پیغمبر اور تاکہ پاک کرے تمکو پاک کرنا اور رکھا وازواجہ
امہاتہم یعنے اور زنان حضرت مائین اون مومنون کی ہین اور تفسیر اہل بیت مین اقوال اور اطلاقات ہین کبہی اونپر
کہ حرام ہے صدقہ اطلاق اہلبیت آتا ہے اور وہ آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم ہین
اور کبہی بمعنی شامل اولاد آنحضرت اور ازواج مطہرہ کے اور کبہی مخصوص بفاطمہ زہرا اور حسنین اور علی سلام اللہ
علیہم اجمعین کے آوے اور بحث مفصل اونکا اور تطبیق ان اقوال مین وہ ہے کہ تین بیت ہین بیت نسب اور بیت سکنی
اور بیت ولادت پس اولاد عبد المطلب اہلبیت نسب ہین اور ازواج مطہرہ اہل بیت سکنی اور اولاد کرام
اہل بیت ولادت ہین اور حضرت علی اگرچہ اولاد سے نہین مگر ملحق باولاد ہین بوساطت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا کے اور حدیث مین آیا ہے کہ مین چھوڑنیوالا ہون تم مین ایسے دو چیز کو کہ اگر پکڑو اور تمسک کرو اوسکے ساتھ
گمراہ نہو کتاب اللہ اور میری عترت پس دیکھون کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میری ان دو چیزین اور فرمایا آنحضرت نے
شناخت آل محمد کی سبب ہی بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمد سبب گذرنیکا ہی صراط سے اور ولایت
مر آل محمد کو امان ہی عذاب سے اور مراد ساتھ شناخت اونکی شناخت ہی مرتبہ اور منزلت اونکے کا - آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور حسب پہچاننا اونکو نسبتے ساتھ اس نسبت کے پہچاننا وجوہ حل وحرمت اونکا سبب اوسکے اور
عمر بن ابی سلمہ سے آیا ہے کہ کہا جسوقت مین کہ آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الآیۃ نازل ہوئی اور یہہ بیت

ام سلمہ مین تہا بلایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فاطمہ زہرا اور حسنین کو اور کہا خداوندا یہہ میرے اہل بیت ہین اور اوڑہائی اونکو کمبا اور علی مرتضی پس پشت آنحضرت سے کہڑے ہوے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حسنین رضی اللہ عنہما کو بغل مین پکڑا اور علی کو ایک ہاتہ مین پکڑا اور فاطمہ کو ساتہ ہاتہ دوسرے کے چسپیدہ کیا اون دونو کو ساتہ اپنے اور کہا خداوندا یہہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر اونسے رجس اور پاک کر اونکو اور اختلاف ہی اسمین کہ مراد اہلبیت اس آیہ مین کون ہین اکثر اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتہ اوسکے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دال ہین اور انصاف وہ ہی کہ نساء مطہرہ بہی داخل ہین از جہت دلالت سیاق اور سباق کلام کے اوسمین اور ترول آیہ کا درباب اونکے جیسا کہ دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ مین ۔ رحمۃ اللہ علیکم و برکاتہ اہل البیت یعنی رحمت خدا کی اوپر تمہارے اور برکتین اوسکی ای اہل بیت اور جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دشمن نرکہے ہمکو کہ اہل بیت ہین ہم کوی ایک مگر وہ کہ لادے اوسکو خدایتعالی آتش مین اور بلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ان چارتن پاک کو اور بیٹہانا اونکا اپنی کنارہ مین اور اوڑہانا کسا کا اور قول اوس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اللہم ان ہؤلاء اہل بیتی الحدیث یعنی یا اللہ بدرستی یہہ ہین اہلبیت میرے منافات نرکہے دخول نسائین بیچ اونکے اور شمول فضل اذہاب رجس کا اور ثبوت تطہیر کا خاص اون سے کیواسطہ ایسا ہی اختلاف ہی اس آیہ کریمہ مین آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی کہہ ای محمد نہین مانگتا مین تمسے اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوی القربی مین اور روایت کیا گیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت کہا صحابہ نے من قرابتک یعنی کون ہین اقربا تیرے کہا آنحضرت نے ہؤلاء علی و فاطمۃ و ابناہما یعنے یہہ ہین علی اور فاطمہ اور دو نو بیٹے اونکے اور صواب وہ ہے کہ شامل ہے تمام لوگونکو کہ قرابت رکہین ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور یہہ چارتن عمدہ اور نجبا اوس جماعت کے ہین اور امام فخر الدین رازی نے کہا کہ اس جگہہ تصفیہ کامل ہے صحابہ عظام کو کہ نسبت قرابت معنوی رکہین ساتہ جناب رسالتمآب کے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور فرمایا شان مین علی کرم اللہ وجہہ کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ یعنی جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہی یا اللہ دوست رکہہ جو دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ جو دشمن رکہی علی کو اور فرمایا خاص درباب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لا یحبک الا مومن و لا یبغضک الا منافق یعنی دوست نرکہے تجہے ای علی مگر مومن اور بغض و عداوت نکرے تیری مگر منافق

اور فرمایا انت منی بمنزلة هارون من موسی یعنی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے - اور ایک روایت مین ایا ہے اما ترضی
ان یکون منی بمنزلة هارون من موسی یعنی کیا نہین چاہتا تو یہہ کہ ہوۓ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے اور یہہ تشبیہ مبہم ہے
اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مابعد اس حدیث مین الا انہ لا نبی بعدی یعنی مگر یہہ کہ نہین ہے نبی میرے بعد بیان اوسکا
کرتا ہے کہ یہہ تشبیہ نبوت مین نہین ہے بلکہ اوسکے غیر مین ہے اور وہ خلافت ہے اور فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ عنہا مین
فاطمة بضعة منی یؤذینی من اذاها ویسیئنی من اغضبها یعنی فاطمہ پارہ گوشت میری ہے ایذا دیتا ہے مجھے جو کہ ایذا دیتا ہے اوسکو
اور رنج مین لاتا ہے مجکو جو کہ رنج مین لاتا ہے اوسکو اور کہا عائشہ صدیقہ نے احب النساء الی رسول اللہ کانت فاطمة ومن الرجال
زوجها علی یعنی دوست ترین عورتون مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہین فاطمہ رضی اللہ عنہا اور محبوب ترین مردون
مین اونکا زوج علی کرم اللہ وجہہ - روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور یہہ غایت انصاف عائشہ صدیقہ رضی کا ہے انہا
مین اور اگر چہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے کہتے ہیں کان احب الرجال ابو بکر واحب النساء عائشة یعنی تہا سب سے دوست
محبوب مردون مین ابو بکر رضی اللہ عنہ اور محبوب تر سب نسا مین عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہہ بہی صحیح ہے اسواسطے کہ وہ جو محبت
متعدد ہین اور مختلف فافہم باللہ التوفیق اور فرمایا شان حسنین مین اللھم انی احبهما فاحبهما واحب من یحبهما یعنی یا اللہ
بدرستی مین دوست رکھتا ہون ان دونو کو پس دوست رکھہ تو ان دونون کو اور دوست رکھہ جو کہ دوست رکھتا ہے ان دونو کو
اور کہا ابو ہریرہ نے دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ ہاکرتے تھے دہن امام حسن رضی اللہ عنہ کو پیس لاتے تہے
زبان مبارک اپنی اونکے موتہہ مین اور فرماتے تہے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اوسکو تو دوست رکھہ اوسے اور دوست رکہہ
جو کہ دوست رکہے اوسکو فرمایا تین بار اور تہے یہہ دونو امام بزرگ شبیہ ترین ناس ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور واسطے غیر انکے بہی اثبات مشابہت آنحضرت کیا ہے مثل جعفر بن ابی طالب اور اونکا بیٹا عبد اللہ بن جعفر اور قثم بن عباس
اور ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب وغیرہم سے کہ اقارب اور اخوان اوسکے تہے رضی اللہ عنہم اور فرمایا خاص عباس
رضی اللہ عنہ کو سوگند بخدا کہ میرے ہاتہہ قدرت اوسکی مین ہے نہ آوے دل کسی مرد مین ایمان تا کہ وہ دوست رکھے
تمکو بسبب خدا اور اوسکے رسول کے اور فرمایا من اذی عمی فقد اذانی وانما عم الرجل صنو ابیہ یعنی جسنے ستایا میرے چچا کو
پس تحقیق مجھی ستایا اور سوا ہی اسکے نہین کہ عم مرد شاخ باپ اوسکی ہے اور فرمایا خاص عباس کو آ کل میرے پاس
اپنے ہم ساتہہ اولاد اپنی کے پس جمع کیا اونکو اور اوڑہائی اونکو چادر اپنی کہ کسا سیاہ مخطط ساتہہ خطون سرخ کے تہی

اور فرمایا اللھم اغفر العباس و ولدہ مغفرۃ ظاہرۃ و باطنۃ لا یغادر ذنبا اللھم احفظہ فی ولدہ رواہ الترمذی یعنی
یا اللہ بخش عباس اور اوسکی اولاد کو بخشنا ظاہر و باطن کہ نہ چھوڑے کوئی گناہ یا اللہ محافظت کر اوسکا اوسکی اولاد میں
روایت کیا اوسکو ترمذی نے اور کہا ہی کہ چھ تن تھے فضل اور عبد اللہ اور عبید اللہ اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن
اور فرمایا ہذا عمی وصنو ابی وھولاء اہل بیتی وعترتی فاسترھم من النار کستری ایاھم یعنی یہہ میرا عم ہی اور شاخ میری باپ کی
اور یہہ سب اہلبیت میرے ہین اور خویش میرے پس ڈہانپ اونکو آتش سے مثل ڈہانپنے میرے اونکو یعنی ساتھہ
کسا کے پس آمین کہا آستانہ اور دیواروں خانہ نے آمین آمین اور فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو ایذا مدہی مجھے مقدمہ عائشہ مین
اور یونہی فرمایا فاطمہ زہرا کو دوست رکہہ عائشہ کو ساتھہ دوستی میرے کی اور اوٹھاتے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حسن بن علی
رضی اللہ عنہ کو اوپر گردن اپنی کے اور کہتے تھے یابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بالعلی یعنی میرا باپ فدا ہو جو مشابہ ہی ساتھہ نبی کے اور
نہین مشابہ ساتھہ علی کے۔ اور حضرت علی خندہ فرماتے تھے اور تھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت کرتے تھے ام ایمن کو
کہ مولات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تہین اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زیارت اونکی کرتے تھے
اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت پاس آتین بچہاتے اونکی لیے ردای مبارک اپنی اور بر لاتے حاجت اونکی اور جب وفات پائی
آنحضرت نے تہین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پاس پس کیا اونکے ساتھہ وہ جو کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ **وصل**
اور جملہ توقیر اور بر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہے توقیر اصحاب اور معرفت اونکے حق کی اور ادا اوسکا اور اقتدا
اور اتباع اور جریان اوپر سلوک اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتھہ افعال اونکے اوس چیز مین کہ عقل کو اوسمین مجال نہین
اور حسن ثنا اور رعایت اونکی ادب کی اور دعا اور استغفار اونکی لیے اور جیسی کہ ثنا حق تعالی نے کی اور راضی ہوا اوس سے
واجب اور حق ہی ہر شخص پر کہ ثنا کی جاوے اوسکی اور استغفار اوسکی لیے اور ایسا ہی امساک اور کف نفس ذکر اختلافات اور
منازعات اور وقائع سے کہ درمیان اونکے ہوئے اور گذرے ہین اور اعراض اور اضراب اخبار مورخین اور جہلہ رواۃ اور
ضلال شیعہ اور غلاۃ اونکے اور مبتدعین سے کہ ذکر معائب اور قوادح اور زلات اونکا کرین کہ اکثر اونکا کذب اور افترا ہی
اور طلب کرنا اور جستجو نا چہ بلا تاویل نیک کا کہ لائق شان اونکے ہووے اوس چیز مین کہ واقع ہوی آپسمین مشاجرات اور محاربات
اور ذکر اور یاد نکرنا کسی ایک کو اونمین سے ساتھہ بدی اور عیب کی بلکہ ذکر حسنات اور فضائل اور حمائد صفات اور سیر اونکا
اور سکوت اور اغماض ماورا اوسکے سے اسواسطے کہ صحبت اونکی ساتھہ حضرت کی یقینی ہے اور ماورا سے اوسکے ظنی اور

کافی ہے اس باب مین وہ کہ برگزیدہ اور اختیار کیا اونکو حق تعالی نے واسطے صحبت اپنی حبیب کے اور اگر احیاناً بعض اونکے
سے کوئی تقصیر حقوق اہلبیت مین اور سوا اسکے واقع ہوئی ہو امید ہے کہ شفاعت آنحضرت اوس سے بھی درگذر کرنیگی
طریقہ اہل سنت وجماعت اس باب مین یہہ ہے عقاید مین لکھا ہے کہ ولا یذکر احد منہم الا بخیر یعنی اور نہ یاد کیا جاوے
کسی ایک کو اونمین سے مگر ساتھ بھلائی کے اور احادیث کہ فضائل صحابہ مین عموماً اور خصوصاً واقع ہوئی ہین
اس باب مین کافی ہین کہا اللہ تعالے نے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الی آخر السورۃ
یعنی محمد فرستادہ خدا ہین اور وہ لوگ کہ ساتھ اوسکے ہین بہت سخت ہین اوپر کافرون کے مہربان ہین آپس مین آخر سورۃ تک
اور کہا آیت والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار الایہ یعنی اور سبقت کرنیوالے پہلے مہاجرین اور انصار سے
اور کہا اللہ تعالے نے آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنی ہر آئینہ تحقیق خوشنود ہوا
خدا اون مومنون سے جب کہ بیعت کی اونہون نے تیرے ساتھ اے محمد صلعم نیچے درخت کے اور فرمایا اللہ تعالے
نے آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ الایہ یعنی مرد ہین کہ راست کیا اونہون نے جو عہد کیا تھا ساتھ خدا کے اور
قول حق تعالی کا آیت یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ یعنی دن ہے کہ نہ رسوا کرے گا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ ایمان
لائے ہین ساتھ اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی
اصحاب میری مثل ستارون کے ہین ساتھ ہر کدام اونکے کہ پیروی کرو تم راہ پاؤ تم اور روایت ہے انس رضی اللہ
عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مثل اصحابی کمثل الملح فی الطعام لا یصلح الطعام
الا بہ یعنی مثال میرے اصحاب کی مانند نمک کے ہے طعام مین اصلاح نہین پاتا طعام مگر ساتھ اوسکے اور فرمایا اللہ
فی اصحابی لا تتخذوہم غرضاً بعدی ومن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم یعنی اللہ اللہ حق اصحاب میری مین
نہ پکڑو اونکو نشانہ بعد میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو پس ساتھ دوستی میری کے دوست رکھا اونہین اور جسنے
دشمن رکھا اونکو ساتھ دشمنی میری کے دشمن رکھا اونہین اور فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذہبا الحدیث
یعنی دشنام نہ دو اور برا نکہو میرے یارونکو پس اگر خرچ کرے ایک تم مین سے مثل کوہ احد کے زر راہ خدا مین آخر
حدیث تک یعنی مرتبہ صحابہ کو نہین پہونچیگا اور فرمایا من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنی جسنے
دشنام دی اور برا کہا میرے یارونکو پس اوپر اوسکے لعنت خدا اور فرشتون اور سب آدمیونکی اور فرمایا اذا ذکر

اصحابی فامسکوا یعنی جب یاد وکی جاوین میرے اصحاب تب بند کرو تم زبان اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے

ان اللہ اختار اصحابی علی جمیع العالمین سوی النبیین والمرسلین واختار منہم اربعۃ ابابکر وعمر وعثمان وعلیا فجعلہم خیر اصحابی

واصحابی کلہم خیر یعنی بدرستی اللہ نے برگزیدہ کیا میرے یارون کو اوپر تمام عالم کے سوای انبیا اور مرسلین کے اور برگزیدہ کیا
اونمین سے چار کو ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو پس گردانا اون چار کو بہترین میرے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب
بہترین اور بعض احادیث مین ذکر علی مقدم اوپر عثمان کے آیا ہے رضی اللہ عنہم اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے من احب عمر فقد احبنی ومن ابغض عمر فقد ابغضنی یعنی جسنے دوست رکہا عمر کو پس تحقیق دوست رکہا سب مجہے
اور جسنے دشمن رکہا عمر کو پس تحقیق دشمن کہا سب مجہے اور احادیث فضل صحابہ مین بہت ہین فصل خطاب مین امام ہمام محمد باقر
رضی اللہ عنہ سے لاتا ہے کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکی پاس آئی اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتہ بدی کے یاد کیا
اور کچہہ اونکے حق مین کہا بعد ازان بدگوئی عثمان رضی اللہ عنہ مین پڑے امام ہمام نے اونکو کہا خبر دو مجہے کہ مہاجرون اولین سے ہو

کہ خدا تعالی نے اونکے حق مین فرمایا ہے آیت للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلا

من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ہم الصادقون یعنی مال غنیمت فقرا مہاجرین کے لئے ہی وہ جو نکالے گئے
اپنے گہرون سے اور اپنے اموال سے ڈہونڈتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور یاری دیتے ہین اللہ کو اور اوسکے
رسول کو یہ گروہ وہی ہین سچے کہا اوس جماعۃ عراق نے ہم اوس قسم سے نہین ہین کہا امام نے پس تم جماعۃ انصار سے ہو

کہ اونکی شان مین آیا ہے آیت والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم

حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون یعنی اور یہی مال غنیمت
اون لوگونکو ہی کہ اونہون نے پکڑا دار یعنی مدینہ کو پہلے آنے مہاجرین سے دوست رکہتے ہین جو کہ ہجرت کرے طرف اونکے
اور نہین پاتی اپنے سینون مین تنگی اوس چیز سے کہ دی گئے ہین مہاجرین غنیمت وغیرہ سے اور اختیار کرتے ہین مہاجرین کو
اوپر نفسون اپنی کے اور اگرچہ ہووے ساتہہ اونکے احتیاج اور فاقہ اور جو کہ نگاہ رکہا جاوے بخل نفس اپنے سے
پس وہ گروہ وہی رستگار ہین کہا جماعۃ عراق نے ہم اوس قسم سے بہی نہین ہین فرمایا امام نے گواہی دیتا ہون مین کہ اوس

جماعۃ سے بہی نہین ہو کہ اونکی شان مین فرمایا آیت والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان الآیہ یعنی وہ لوگ کہ آئے بعد مہاجرین اور انصار کے کہتی ہین ای رب بخشش کر ہمکو اور بہائیون ہمارے کو

وہ بہائی کہ سبقت لیگئے ہمسے ساتہہ ایمان کے۔ پس کہا او سنو میرے آگے سے خدا کسیکو تمہارے ساتہہ ہمسایہ بکرے تہنی صورت اسلام کو اپنا لباس کیا ہے ولیکن معنون میں اہل اسلام سے نہین ہو اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا دو خصلتین جسمین ہوویں نجات پاوے صدق اور حب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعید مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ مین حجۃ الوداع سے پرائے اوپر منبر کے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا

یا یہا الناس انی راض عن ابی بکر فاعرفوا لہ ذالک ایہا الناس انی راض عن عمر و عن علی و عن عثمان و عن طلحۃ و الزبیر و سعد و سعید و عبد الرحمن بن عوف فاعرفوا لہم ذالک یعنی ای لوگو بدرستی مین راضی ہون ابو بکر سی پس جانو واسکو یہہ اے لوگو تحقیق مین راضی ہون عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف سی پس جانو اون سبکو یہہ اور یہہ حدیث مثل حدیث عشرہ کے ہی کہ اوسمین بشارت دی ہی اونکو ساتہہ جنت کے لیکن اسمین ذکر ابو عبیدہ بن الجراح کا نہین ہے اور لایا گیا حضرت پاس جنازہ ایک مرد کا پس نہ پڑہی اوپر اوسکے نماز اور فرمایا وہ بغض رکہتا تہا ساتہہ عثمان کے پس مبغوض رکہا اوسے خدا سے عز وجل نے۔ اور کلام اس باب مین یعنی فضل اصحاب مین اور تفاضل اونکی مین طویل ہے نہایت طول مین شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوۃ خصوصا اوسکی منتخب مین اوسے کہ کتب قوم مین نظر سے گذرا قطع نظر تعصب فریقین سے نقل کیا ہے جو چاہے وہان دیکہہ لے و باللہ التوفیق وہو اعلم فضل اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اکبار جمیع اشیاء متعلقہ کا ہے ساتہہ اونکے مشاہد اور اماکن اور معاہد سے اور وہ اشیا کہ دست شریف اونکا ساتہہ اوسکی پہونچا اور ساتہہ اوسکے شناخت ہوا۔ لائے ہین کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے موئی پیشانی ور از تہے جب بیٹہتی اور لٹکاتے اون اشعار کو زمین تک پہنچتی تہے کہا لوگون نے کیون دراز رکہتے ہو ان اشعار کو اور نہین کتراتے کہا نہین ترا شتا مین اس جہت سے کہ ایکوقت مین دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پہونچا پس نگاہ رکہتا ہون مین ان اشعار کو تبرکا اور دیکہا لوگون نے ابن عمر کو کہ رکہا ہاتہہ اپنا اوپر جگہہ بیٹہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد ازان رکہا اوس ہاتہہ کو اوپر موںہہ اپنی کے اور حکایت کیا گیا ہے احمد بن فضلویہ زاہد سے اور تہا وہ غازیون اور تیر اندازون سے کہ کہا نہین پکڑا مینے کمان کو اپنی ہاتہہ مین بی طہارت از ان بعد کہ سنا مینے کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک مین لیتی تہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتوا دیا حق مین اوسکے جسنے کہا تربت مدینہ ردی ہی ساتہہ مارنے تیس درون کے

اور امر کیا ساتھ قید اوس شخص کے باوجودی کہ تھی اوس مرد کو قدر اور منزلت لیکن گویا وضع کیا عجب کہ گردن نہ مارا جاوے وہ جو
اوس خاک کو کہ دفن کیے گئے اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رد کرے اور غیر طیب ہے اور ایک اسماء کرامت انتما
اوس بلدہ کریمہ سے طاب اور طیبہ ہی از جہت طہارت اوسکے انجاس شرک سے اور موافقت اوسکی طبائع سلیمہ کو اور جہت طیب رایحہ
کے بلکہ طیب نام امور اوسکے اور رکھا ہے کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت اور در و دیوار اوسکے سے روائح طیبہ پاتی ہین
کہ کسی طیب مین نہین پاتے اور شاید کہ استشمام شمیمہ نے اس معنی سے شامۂ ذوق بعضی صادقین غریب اور محبین مشتاقین
بھی راہ پائی ہوا اور شبلی کہ علماء صاحب حدون سے ہی کہتا ہے کہ تربت مدینہ کو تحفہ خاص ہے کہ کسی مشک و عنبر مین نہین اور کیا
کہیہ معنی العجب عجائب سے ہین اور حقیقت مین کچھ عجب نہین بیت دران زمین کہ نسیمے وزد ز طرۂ دوست چہ جاے دم زدن
از نافہائی تاتار ست اور آیا ہے کہ لیا جہجاہ غفاری نے قضیب آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کو ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ سے
اور چاہا کہ توڑے اوسکو اوپر زانو اپنی کے پس فریاد کی لوگون نے اوسپر پس پکڑا اکرم نے زانو اوسکا پس کاٹا زانو کو اوسی سال
مین اور مرگیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کھاوے جھوٹی سوگند میرے منبر پر چاہیے کہ آمادہ کرے جگہ اپنی کو آتش دوزخ
مین اور ما بین قبر شریف اور منبر حضرت کے روضہ ہی ریاض جنت سے اور باقی فضائل اور کمالات اور مناقب اور صفات
اس بلدہ طیبہ اور بیان اماکن اور مواضع اوسکے اور آداب اقامت کے اوسمین اور رعایت تعظیم اوسکے اہالی کی کتاب جذب القلوب
الی دیار المحبوب مین مذکور ہین جسکو چاہیے کہ طلب کرے اور پاسکے وہ فصل صلوۃ و سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور وجوب اوسکا اور فضیلت اوسکی اور بیان صفت اور کیفیت اور مواطن اور سوائی اوسکے وہ جو متعلق
ہے ساتھ اوسکے جان کہ اصل باب وجوب صلوات اور سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ آیہ کریمہ
ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی بدرستی خدا اور اوسکے فرشتے درود
بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے اے ایمان والو درود بھیجو تم اوپر اوسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنی کر جان کہ حق تعالی نے اس آیہ کریمہ
مین اسناد کیا صلوت علی النبی کو طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنون کو ساتھ صلوۃ اور سلام کے اوپر
حضرت کے اور اقوال علماء معانی صلوت مین متغایر ہین اور مستفاد کیا ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہی معنی صلوۃ بمعنی
خدا کے اوپر نبی کے ثنا اوسکی ہے اوپر اوسکی اور تعظیم اوسکی نزدیک ملائک کے اور معنی صلوات ملائکہ کے اوپر حضرت کے
دعا کرنا اونکا اور درخواست کرنا درگاہ عزت سے اوسکو اور ایسا ہی معہ منقول ہے کہ اعمر کئی گئے ہین ساتھ اوسکے اور رہ اولمیہ

زیادتی اور برکت ہے اوسمین نہ اصل اوسکی اور مقاتل سے آیا کہ صلوات من اللہ مغفرت اوسکی ہی اور صلوات من الملائکہ
استغفار اور ضحاک نے کہا کہ صلوات من اللہ رحمت اوسکی ہے اور ایک روایت مین اوس سے مغفرت بھی آیا ہے
اور صلوات من الملائکہ دعا یعنے دعا مغفرت اور رحمت اور خود کار ملائکہ استغفار ہے مومنوں کے لئے فرمایا حق تعالیٰ نے آیت
ویستغفرون للذین امنوا یعنی مغفرت مانگتی ہین مومنون کے لئے اور در باب اوس کسیکی کہ منتظر بیٹھا ہو نماز کا تو کار دو ہرلکا
آیا ہے کہ دعا کرتے ہین اوسکے لئی ملائکہ اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ یا اللہ بخش اوسکے لئے یا اللہ رحم کر اوسکو اور مبرد نے کہا
صلوات خدا سے رحمت ہے اور ملائکہ سے رقت ہے کہ باعث ہے اوپر استدعا رحمت کے اور حلیمی نے کہا ہے
کہ معنی صلوات علی النبی کے تعظیم اوسکی ہے اور معنی قول ہمارے کے اللہم صل علی محمد عظم محمدا ہین اور مراد تعظیم اونکی ہو
دنیا مین باعلای ذکر اونکے اور اظہار دین اور ابقائی شریعت کے اور آخرت مین ساتھ اجزال مثوبت اور تشفیع حضرت کے
در بارہ امت اور اقامت اونکی مقام محمود مین اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہے کہ فائدہ صلوات بھیجنے کا اوپر آنحضرت
کے رجوع کرتا ہے طرف مصلی کے ازجہت دلالت کرنے اوسکے اوپر نصوح عقیدت اور خلوص طویت اور اظہار محبت کے
اور مداومت اوپر طاعت اور معرفت حق وساطت کے اور احترام واسطہ کرام ذات شریف کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ دعا کرنا آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر وبرکت کا اونکے لئے حقیقت مین دعا ہے خلق کے لئے فائدہ اختلاف
ہی حکم صلوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ فرض ہے یا مستحب مختار وہ ہے کہ فرض ہے اسواسطے کہ ظاہر امر وجوب ہے
ساتھ ہی ولیکن فی الجملہ اگرچہ تمام عمر مین ایکبار ہی جیسا کہ شہادت بنبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس واجب ہو بغیر قید کے
ہوتا ہے ساتھ اوسکے حرج بے تخصیص عدد اور وقت معین کے اور یہی فائدہ امر صلوات کا اوپر آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم
کے مکافات اونکے احسان کی ہے اور احسان اونکی دائم اور مستمر ہے پس ہتا کہ ہووے جسوقت کہ ذکر کیا جاوے۔
اور کہا ہے صاحب مواہب نے کہ اطلاق کیا ہے قدوری نے کہ قول بوجوب صلوات ہر بار کہ ذکر ہووے مخالف اجماع
ہے اور بعض نے کہا ہی ہر مجلس مین ایک بار اگرچہ ذکر شریف مکرر ہووے اور زمخشری سے بھی یہی حکایت کیا گیا ہے
اور بعضون نے کہا ہی واجب ہے دعا مین اور اکثر او سیبر ہین کہ مستحب ہے اور امر بھی واسطے استحباب کی ہی اور نزدیک شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہے کہ اگر عمر مین ایکبار فرض ہے اور اکثار اوسکا واجب اور ہر بار مستحب یہی صورت کہی لیکن لائق بحال محب مشغوف وہ کہ اس
مستحب کو بمنزلہ واجب جانے اور ساتھ تقصیر کے اوسمین اتحود راضی ہوا اور ہر وقت اطلاع کے اوسکے فوائد پر عجیب مطالب سے

کہ غایت بذل وجہد وسعی نکرے اور معلوم کیا چاہیے کہ احادیث کیفیت صلوات مین درمیان تشہد کے واقع ہوئے ہین ساتھ صیغون مختلف کے لایا گیا ہے اگر ساتھ اس صیغہ کے پڑہین کفایت ہے یعنی اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ایسا ہی سنا گیا ہے بعض مشائخ سے اور اگر اول مین کہے وصل علینا معہم اور ثانی مین وبارک علینا معہم جیسا کہ بعض طرق مین آیا ہے بہتر ہووے اور اختلاف کیا ہے افضل صلوات مین کہ کس طریق پر ہے اکثر اوپر اوسکے ہین کہ یہی صیغہ ہی جو نماز مین پڑہتے ہین کہ افضل حالات ہی اور بعض نے کہا جو چیز کہ مشتمل ہو ساتھ زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے اور بعضون نے کہا ہے کہ اس صیغہ کو کہی اللہم صل علی محمد کما ہو اہلہ ومستحقہ اور مثال اوسکا اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ صلوتیہ مین صلوۃ اور اوسکے صیغون سے وہ جو حاصل ہوا ذکر کیا ہے وباللہ التوفیق وصل مواطن کہ وارد ہی اونمین صلوات اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشہد اخیر ہے صلوات سے جیسا کہ گذرا اور معلوم ہوا کہ وہ فرض ہے شافعی کے نزدیک اور بعض ائمہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بعد از تشہد قبل الدعا اور وجوب اوسکی مین تشہد اول مین دو قول ہین اظہر منع ہے بجہت بنا اوسکی اوپر تخفیف کے اور استحباب صلوات ہی تشہد اول مین دو قول ہین اور وجوب اوسکے مین تشہد اخیر مین ہی دو راسے ہین اصح وہ ہے کہ سنت تابعہ ہے اور یہہ سب اقوال شافعیہ کے ہین اور حنفیہ کے نزدیک صلوات واسطے تشہد ثانی کے نہین ہے اور سنت ہے اور اگر تشہد اول مین سہوا پڑہے سجدہ سہو واجب ہووے از جہت تاخیر قیام کے اور ابن عطا نے کہا ہے کہ دعا کے ارکان اور اجنحہ اور اسباب اور اوقات ہین پس جو موافق ہووے ارکان تو قوی ہوتے ہین دعا اور اگر موافق ہوا اجنحہ پرواز کرتے ہی طرف آسمان کے اور اگر موافق ہووے مواقیت فیروزی پاتی ہے اور اگر موافق ہووی اسباب جلد پہونچتا ہی ساتھہ مقصود کے پس ارکان دعا کے حضور قلب اور رقت اور فروتنی اور بیٹہانا تعلق قلب بجناب حق اور قطع ماسوا سے اور اجنحہ دعا کے صدق اور مواقیت اوسکے اسحار ہین اور اسباب اوسکے درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حدیث مین آیا ہے جس دعا کے کہ اول وآخر درود ہووے رد نہین کیجاتی اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ ہر دعا محجوب ہی زیر آسمان جب درود بہیجی جاوے اوپر میرے صعود کرتی ہے اوپر آسمان کے اور تاکد صلوات بعد از دعائی قنوت ہے اور سند اوسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ولد اپنی حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو قنوت اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ اور آخر اوسکے مین آیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد

اور یہہ نزدیک شافعی کے ہے اور باب صلوات مین ذکر اوسکا آویگا اور مواطن صلوٰت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
خطبۂ جمعہ ہے اور عقیب اجابت موذن اور بعض کتب مین عقیب اذان اور اقامت اور اجابت بھی آیا ہے اور اثنائے تکبیرات
عیدین ذکر کیا اوسکو مواہب مین اور یہ مذہب شافعی کے اور نزدیک دخول مسجد اور خروج کے اوس سے روایت کیا ہے
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے مسجد مین درود بھیجتے پھر فرماتے اللہم اغفرلی
ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک یعنی یا اللہ بخش میرے لیئے گناہ میرے اور کہول میرے لیئے دروازے اپنے رحمت کے
اور جب باہر آتے درود بھیجتے اور پہر اوسکے پہر فرماتے اللہم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک یا اللہ بخش میرے لیئے
گناہ میرے اور کہول میرے لیئے دروازے اپنی فضل کے اور تلبیہ احرام حج اور عمرہ مین اور اوپر صفا اور مروہ کے
اور نزدیک اجتماع اور تفرق کے واسطے امن کے غیبت سے اور نزدیک صباح اور مسا کے اور نزدیک فراموش
کرنے چیز یا بات کے درود بھیجے وہ چیز یاد آجاوے تجربہ اسکا فراموشی سخن مین ثبت کیا گیا ہے اور نزدیک قبر شریف
کے کہ اولی اور اقرب مواطن صلوٰت کا ہے اور بعد اذان اور شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کو بعض فقرای سلسلہ شریفہ
قادریہ سے اجازت ہے کہ بعد ہر نماز فرض یا نفل کی تین مرتبہ درود کہی و باللہ التوفیق اور نزدیک قیام کے مقام سے
صلوات اللیل کے لیے اور عقیب وضو اور حمد کے اور بعد از تہجد اور روز جمعہ اور شب جمعہ مین خصوصا بعد از نماز جمعہ
اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ مین اور ہر ایک ان ایام سے احادیث وارد ہوئی ہین اور وقت سحر مین اور
نزدیک دیکھنے کعبہ زادہا اللہ شرفا کے اور نزدیک استلام حجر اسود کے اور طواف اور التزام اور مواقف حج مین اور
نزدیک مشاہدہ آثار نبویہ اور مواطن حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل مسجد قبا اور وادی بدر اور جبل احد اور مساجد نبوی
اور مواضع اونکے اور نزدیک بیع و شرا کے اور نزدیک کتابت وصیت اور ارادہ سفر اور رکوب دابہ اور نزول منزل
اور بازار سے نکلنے اور آنے مین اور نزدیک خطر بیان شغل اور غفلت کے اور نزدیک حضور دعوت اور رجوع کے دعوت سے
اور نزدیک آنے اور نکلنے کے گہر سے اور نزدیک نزول حاجت اور نزدیک خوف اور احتیاج کے اور نزدیک
بہاگنے لونڈی اور غلام کے ملکہ گم ہونے ہر چیز کے اور نزدیک غم اور شدت اور دفع طاعون اور خوف غرق کے اور نزدیک
سو جانے پانو کے اور نزدیک کہانے مولی کے تا بدبو نلاوے اور حدیث بھی اس باب مین لاتے ہین اور نزدیک بانگ مرغ
کے طرف سے اور نزدیک چھینک جانے کے اور مشہور اوسمین استعاذہ ہی شیطان سے اور درود بھی پڑھے تا دفع شر اور جلب خیر ہو

واقع ہوں۔ اور بعد از وقوع ذنب تا کفارہ اوسکا ہووے اور نزدیک ملاقات برادر مسلمان کے یا مصافحہ کے
اور ہر اجتماع میں کہ خدا کے واسطے واقع ہو اور شعائر اسلام سے ہو اور نزدیک ختم قرآن کے اور دعائی حفظ قرآن میں
اور نزدیک افتتاح کلام غیر منہی عنہ کے اور ابتداے درس علم میں خصوصاً حدیث اور نشر علم اور وعظ اور
قراءت حدیث میں اولاً و آخراً اور نزدیک استحسان کسی چیز کے اور بعض علما نے مقام تعجب میں مکروہ رکھا ہے
اور بیا ہے کہ تلفظاً اور کتابت میں سلام کو ساتھہ صلوات کے ضم کرے تتمہ صلوات اوپر حضرت کے جمیع اوقات
میں مستحب ہے اور مستحسن خصوصاً ساتھ جمعہ میں کہ افضل ایام اسبوع ہے اوسمیں امر باکثار ورود کے واقع ہوا ہے
اور ساتھہ وصول اوسکے جناب نبوت میں اور ساتھہ قبول کے آنحضرت سے بشارت پہونچی ہے حدیث صحیح میں
آیا ہے اکثروا من الصلوات علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ یعنی بہت بھیجو صلوات اوپر میرے دن جمعہ اور رات جمعہ میں اور
سیداور صاحب مواہب نے ابن قیم سے وجہ مناسبت کی نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سید الانام
ہیں اور روز جمعہ سید الایام پس صلوات اوپر حضرت کے اوسدن میں مزیت اور مناسبت رکہی کہ غیر اوسکی میں
نہیں ہے یا حکمت اور کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہونچی ہے دنیا اور آخرت میں بہی اور دست مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے پہونچی اور اعظم کرامت کہ حاصل ہوتی ہے حضرت کو روز جمعہ میں حاصل ہوتے ہی اور حور اور
قصور جنت اور دیدار مولی تعالی و تقدس آخرت میں اوسی دن میں حاصل ہوتا ہے اور نام اوسکا آخرت میں یوم المزید
ہے اور دن ہی کہ جمع ہوتی ہے اوسمیں خلق عالم اور استعانت کرتا ہے خدا تعالی سے اوسمیں مطالب اور حوائج اونکے اور رد نہیں کرتا
حاجت روا و استعانت ۱۲
سائل کو اور قبول کرتا ہے دعا کو اور یہہ سب حاصل نہیں ہوتا انکو مگر بسبب وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
پس شکر اور حق نعمت شناسی اور ادای قلیل حق آنحضرت کا ہے وہ ہے کہ اکثار صلوات کریں اوپر اوسکے اسدن اور
رات میں واللہ اعلم **وصل** معلوم ہووے کہ فوائد اور فضائل اور نتائج اور ثمرات صلوات کے خارج حد وحصر اور
بیان سے ہیں اور جمیع خیرات اور برکات دنیا اور آخرت کو شامل اور متضمن اور اصل اوسکی امتثال امر الہی تعالی
شانہ اور موافقت اوسکی اور ملائکہ عز شانہ کی ہے کہ فرمایا ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما اور احادیث صحیح میں آیا ہے کہ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا یعنی جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود
بھیجے اللہ اوپر اوسکے دس بار وجہ بالا تر اور عظیم تر اوس سے کہ رب العزت جل جلالہ و عم نوالہ اوپر کسیکے صلوات

اور رحمت اور برکت بھیجی اور ابو طلحہ سے روایت ہے کہ کہا باہر آئے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایکدن اور حال انکا ظاہر
ہوتے تھے اثر سرور و بشرہ مبارک حضرت مین کہا یا رسول اللہ آج کے دن اثر ذوق و سرور کا روی پر نور مین تابان تر ہے
سبب کیا ہی فرمایا آئے جبرئیل ع اور کہا آیا راضی نہین کرتا تجھے یا محمد ص کہ پروردگار تیرا کہتا ہے درود نہین بھیجتا اوپر تیرے
کوئی امت تیری سے مگر وہ کہ بھیجون مین اوپر اوسکے دس صلوات اور سلام اور دوسری حدیث مین آیا ہے
کہ ناجی ترین لوگونکا اہوال اور شرور روز قیامت سی بیشتر مین تمہارا ہے صلوات بھیجنے مین اوپر میرے اور بالجملہ صلوات
اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منبع انوار و برکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات اور سعادات ہی اہل
سلوک کو آنا اس باب مین موجب فتح عظیم اور مواہب شریفہ کا ہے اور بعضے متاخرین مشایخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم
نے فرمایا ہے کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا زمان فقدان وجود اولیا مرشد متصرف کی التزام طاعت [illegible]
کا ہے ساتھ ادامت ذکر اور کثرت صلوات کے اوپر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور کثرت اشتغال
صلوات سے ایک نور باطن مین پیدا ہوتا ہے اور فیض اور اعانت اور امداد آنحضرت سے بواسطہ پہونچے اور حسن بصری ع
کہا ہے کہ جب بندہ نے اللہم کہا گویا خدا ے تعالی کو ساتھ تمام اسمائے الہی کے یاد کیا اور جب صلی علی محمد کہا بحر فضل حضرت
رسالت پناہی مین غوص کیا اور ساتھ علی آلہ و اصحابہ کے بحار فضائل اور کمالات اونکے مین پڑا آخر بعد از خوض اور غوص کے
ان بحار نامتناہی مین محروم اور مایوس برآنا کیا صورت رکھے اور جسوقت کہ اس فقیر کو ساتھ سفر مدینہ منورہ کے وداع کیا
فرمایا جانتا تو کہ اس سفر مین بعد از ادا کرنے فرائض کے کوئی عبادت بالاتر صلوات سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے نہین ہے جب تعین عدد سے پوچھا گیا فرمایا شیخ اجل اکرم قطب الوقت عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ
عدد معین نہین اتنا پڑھو کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان اور ساتھ رنگ اوسکے مصبغ ہو جاو اور فوائد عظیمہ اور [illegible]
سے وہ کہ صلوات اور سلام امت کا پہونچتا ہی حضرت کو اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے سلام نہین بھیجتا میرے اوپر کوئی مگر وہ کہ اولٹا بھیجتا ہی خدا تعالی اوپر میری روح میری تا وہ کہ رد کرتا ہون مین اوپر اوسکی سلام اوسکا اور
جواب اوسکے سلام کا کہتا ہون مین اور دوسری حدیث مین ابو ہریرہ سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بھیجتا ہے
اوپر میرے دور سے پہونچائی جاتی ہے میری طرف یعنی ملائکہ پہونچاتے ہین اور بحدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے بدرستیکہ واسطے حق تعالی کے فرشتے ہین سیاحت کنندہ زمین مین پہونچاتے ہین مجھے امت میری سے سلام اور بعض روایات

میں آیا ہے کہ نام اوسکا بھی لیجاتے ہیں اور کہتے ہیں یا رسول اللہ فلانا فلانے کا بیٹا اوپر آپ کے عرض صلوات اور سلام
کرتا ہے بیت جان بیدہ ہم در آرزو است ۔ قاصدا خبر بازگو ۔ در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود اور اعظم فوائد اور اہم
رغائب سی حصول شرف رد سلام کہ سنت مستمرہ بلکہ فرض مقررہ ہی اور کوئی سعادت بالاتر اوس سے ہی کہ دعای خیر
اور سلامت آنحضرت سے شامل حال کسیکے ہووے اگر تمام عمر میں ایکبار بھی حاصل ہو اور میسر ہووے موجب صد ہزار
کرامت اور مثمر فراوان برکات ہی نظم ہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ۔ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب بود زہی سعادت
آنکس کہ یارش آرد یاد ۔ وہ بند غم و محنت الم آزاد ۔ اور فوائد صلوات سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
باز رکھنا ملکین کا کتابت ذنوب سے تین دن تک اور منع اغتیاب لوگونکا مصلی کو اور آنا مصلے کا نیچے سایہ عرش کے قیامت
کے دن اور گرانی میزان اعمال کی اور امن عطش سے اور تکثیر ازواج جنت میں اور حصول رشد اور ہدایت دنیا اور آخرت
میں اور اشتمال صلوات کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر ذکر الٰہی عز اسمہ کے اور تضمن اوسکا شکر نعمت
حق عز و علا کو اور معرفت حق اور نعمت اوسکی کا اور اقرار ساتھ اوسکے ذکر کیا ہے ان سب کو فاکہی نے رحمۃ علیہ رسالہ
آداب زیارت میں کہ جذب القلوب میں وہاں سے منقول ہے اور اس جگہ اس کتاب میں اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات
اور فوائد زوائد کے بھی مذکور ہیں کہ وقت ساتھ ذکر اونکے اتساع نہیں لاتا ایک اون حکایات سے کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد
رداد صوفی محدث اپنی کتاب میں کہ شیخ مجد الدین فیروزآبادی سے پایا ہے کہ اوسکو حاصل ہیں روایت کرتا ہے اور
اس جگہ باسید اوسکے کہ طالب اوسی ورد اپنا کرے ثبت ہوتا ہے ۔ لاتا ہے کہ ایکدن شبلی قدس سرہ اوپر ابوبکر مجاہد
کے گئے اوس وقت اور ائمہ عصر اپنی سے تہا آیا ابوبکر بجہت اکرام اوسکے کھڑا ہوا اور اوسکی ساتھ معانقہ کیا اور درمیان دو چشم
اوسکے بوسہ دیا جو حاضرین نے کہا کہ یا سیدی یہ معاملہ شبلی کے ساتھ کرتا ہے تو اور حال انکو تھا وہ جو کوئی کہ بغداد میں ہے
اوسکو مجنون پکارتے ہیں کہا میں نے نہیں کیا مگر وہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دیکھا میں نے خواب میں
دیکھتا ہوں کہ شبلی آگے پیغمبر خدا کے آیا آو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر دیکھتے اوسکے کھڑے ہو لئے اور اوسکی گلے
سے لگایا اور درمیان دو چشم اوسکے بوسہ دیا پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ معاملہ ساتھ شبلی کے
کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں وہ پیچھے نماز کے یہ آیت پڑھتا تھا آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم الآیۃ
اور پیچھے اوسکے درود اوپر میرے بھیجتا تھا اور پڑھنا اس آیہ کا پیش از شروع صلوات متعارف مجالس مولود اہل حرمین

شہر یثرب کا ہے نازل ہوا انا فتحنا لک فتحا مبینا ویغفر لک اللہ اور تبھی اوس سے یہ آیت بھی پڑہتا تھا ایت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بعد ازان ساتھ امتثال اس امر کے شروع صلوات مین کرتا تہا اللہم صل علی محمد وعلی آلہ وسلم و صل شک نہین کہ اوپر اندازہ فضائل اور فوائد کے درود اوپر آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی اور مدح اور ثواب فاعل اوسکے کا کردار ہوا قبائح اور مضار ترک اور ذم اور عقاب تارک اوسکے کا بھی ثابت ہووےگا اسواسطے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اوسکا عالی تر اور کامل تر اور ترک اوسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عقاب اوپر اوسکے شدید تر اور قوی تر اور حدیث علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان البخیل اور ایک روایت مین البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی یعنی بخیل سخت تر اور کامل تر وہ کہ ذکر کیا جاون مین نزدیک اوسکے اور درود نہ بھیجے اوپر میرے اور اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان محبت اور شکر نعمت میری مین نہ کرے کہ ثواب اوسکا عظیم تر اور زیادہ تر صرف مال اور فضل عتق رقاب سے ہے اور آسان تر اوس سے اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے کہ فراموش کیا درود کو اوپر میرے فراموش کیا طریق جنت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ خوار ہوجیو وہ مرد کہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک اوسکے اور درود نہ بھیجے اوپر میرے اور خوار ہوجیو وہ مرد کہ آیا اوپر اوسکے رمضان اور گذرا پہلے اوس سے کہ بخشا جاوے یعنی ماہ رمضان مین چاہیے کہ وہ کام کرے کہ سبب مغفرت اوسکی کا ہووے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہے اور موسم مغفرت ہی سا اور خوار ہوجیو وہ مرد کہ پایا ماں باپ اوسکے نے یا ایک نے اون دو سے بڑہاپے کو اور نہ لائے اوسی بہشت مین۔ یعنی چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرے اور راضی رکہے اونکو خصوصا کبر سن مین تا مستوجب دخول جنت کا ہووے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت منبر پر آئے اور فرمایا آمین پھر منبر پر آئے اور فرمایا آمین معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ سبب کہنے ان آمینوں کا کیا تہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے نزدیک اوسکے آپ کا اور درود نہ بھیجے آپ پر اور مرے اور آتش مین آوے اور دور ڈالتا ہے اوسکو خدا تعالی درگاہ قرب اور رحمت اپنی سے کہہ آمین مین نے کہا آمین اور یونہی کہا جبریل نے حق مین اوسکے کہ پایا رمضان کو اور قبول نکیا اوس سے اور جسنے کہ نیکی نہ کی ماں باپ کے ساتھ اور آیا ہے کہ جو کوئی بیٹھی مجلس مین اور درود لکہا جاتا ہے جو کچھ کہ واقع ہووے

اوس سے اوس مجالس مین بنشینہ گمان نہ لیجاوین لوگ کہ مراد ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس مین فقط لیجانا نام شریف کا ہے بلکہ عام تر اور شامل تر ہے ذکر اسم اور ذکر اوصاف اور احوال مسنیہ آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اگرچہ صراحۃ نام شریف مذکور نہووے وصل اختلاف کیا ہے درود بھیجنے مین اوپر غیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سائر انبیا علیہ السلام کے اور مجموع اوسکا کہ سمجھا جاتا ہے کلام قوم سے تین قوم ہین ایک جماعت اودہر گئی ہے کہ جائز نہین صلوات اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفا مین کہتا ہے کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جائز نہین صلوات اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مواہب مین کہا ہے کہ ثابت ہوئی ہے یہہ روایت ابن عباس سے اور ایسا ہی بہت روایتون مین ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہے

قول ثانی اس باب مین کہ مخصوص نہین ہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا صلوا علی الانبیاء قبلی فان اللہ بعثہم کما بعثنی یعنی درود بھیجو اوپر انبیا کے کہ پہلے مجھسے مین پس ہر ستی اللہ تعالے نے مبعوث کیا اونکو جیسا کہ مبعوث کیا مجھے پس صلوات مخصوص ہے ساتھ انبیا کے اور اونکے غیر پر جائز نہین اور سفیان ثوری سے بہی منقول ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت مین آیا ہے کہ کہا لا ینبغی الصلوات علی احد الا النبیین یعنی نہین سزاوار بھیجنا درود کا اوپر کسیکے مگر اوپر انبیا کے اور تیسرا فرقہ کہتا ہی کہ صلوات بمعنی ترحم اور دعا ہے حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت کرے اوپر بندی اپنے کے وصل الرابع عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شک نہین کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہے قولہ تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون فرمایا اللہ تعالے نے اور نہین پیدا کیا مینے جن اور انس کو مگر واسطے عرفان اور شناخت اپنی کے اور اختلاف علما ہے تعبد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پیش از بعثت آیا متعبد تھے ساتھ کسی شریعت کے شرائع پیشینہ سے جمہور اوپر اوسکے ہین کہ متبع نہ تھے ساتھ کسی چیز کے اوس سے بلکہ کرتے تھے [illegible] اونکے فعلون اور حکم کرتے تھے عقل اونکی ساتھ اوسکے اور بعض نے توقف کیا ہے اس مسئلہ مین اور صاحب مواہب نے مقصد عبادات کو سات نوع پر ترتیب دیا ہے اول طہارت دوسرے صلوات تیسرے زکات چوتھی صوم پانچوین حج چھٹے دعا ساتوین تلاوت نوع اول طہارت مین اور اوسمین چند احوال ہین وصل وضو اور مسواک اور مقدار آب وضو مین وضاءت بمعنی حسن اور نظافت ہے وضو بالضم مصدر و بالفتح آب وضو

اور بمعنی مصدر بھی آیا ہے اور بعض نے کہا ہے دونو لغت ہین کبھی بمعنی مصدر آوین اور کبھی بمعنی آب کذا فی القاموس اور اختلاف کیا ہے علما نے وقت وجوب وضو مین بعض نے کہا ہے کہ وجوب اوسکا مدینہ مین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور بعض اوقات مین ایک وضو کے ساتھ چند فریضے ادا کئے ہین اور ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ اتفاق اہل تفسیر اور سیر ہی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا اوپر حضرت کے مکہ مین جیسا کہ فرض کی گئی نماز اور مسواک مشتق ہے سواک سے بمعنی مالیدن اور مالیدن دہن کی سواک کا چوب دندان مال مسواک مثلہ اور احادیث فضیلت اور استحباب مسواک مین بہت واقع ہوئی ہین فرمایا اگر نہوتا خوف مشقت اوپر امت کے واجب کرتا مین اوپر اونکے مسواک ہر نماز کے لئے اور مستحب ہے کہ مسواک درخت اراک سے ہووے اور مقدار آب غسل اور وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہی کہ غسل ساتھ ایک صاع پانی کے کرتے تھے کہ پانچ مد ہی اور وضو ایک مد کے ساتھ وصل کبھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعضا اپنے وضو ایکبار سے زیادہ نہ دہوتے تھے تعلیم امت کے لئے کہ اسقدر کافی ہی اور اقتصار اوپر مقدار فرض کے کہ ضعیف دون اوسکے درست نہین اور کبھی تین بار دہوتے اور یہہ نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ ہی اور اسباغ وضو کہ اکثر احادیث مین امر اوسکے ساتھ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضمضہ اور استنشاق کبھی ساتھ ایک غرفہ کے فرماتے تھے اور کبھی ساتھ دو کے اور کبھی ساتھ تین کے جیسا کہ غسل اعضا مین کرتے تھے اور ایک غرفہ سے آدہا مضمضہ اور آدہا استنشاق مین بکار لیجاتے تھے وضو تو مین اسیطرح وصل فرماتے اور جمع درمیان مضمضہ اور استنشاق مذہب شافعی کا ہے اور وہ اوپر صور متعددہ کے منقول ہی لیکن صحیح یہہ ہے کہ ساتھ ایک غرفہ کے مضمضہ کرے اور استنشاق پہر دوسرے غرفہ کے ساتھ مضمضہ اور استنشاق اونہین تین بار کرے اور مضمضہ اور استنشاق وضو مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہے اور امام احمد کے نزدیک فرض اور مسح سر مین اختلاف ہے قدر واجب مین اوسکے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک واجب وہ ہے کہ جسپر اطلاق کیا جاوے مسح اگرچہ ایک بال ہو اور ایک روایت مین تین بال اور امام مالک اور ایک جماعت اوپر اوسکے ہین کہ مسح تمام سر واجب ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ربع سر اور دلائل ان مذاہب کے مذکور ہین ہر ایک کے محل مین اور غسل رجلین اکثر روایات مین مطلق آیا ہے

بے ذکر عدد کے لیکن مقید بقید تنقیہ اور تنظیف کے اور اسیواسطے بعضے قایل اوسکے تثلیث کے نہین ہین جو ہین مذکور
شرح ابن الہمام مین اور بعض مین دہویا داہنا پانون تین بار اور دہویا بایان پانون تین بار تو ہر وقت مین سایتہ ایک طریق
کے واقع ہوا ہے واللہ اعلم اور تخلیل لحیہ مین عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے اور محدثین کو اختلاف
ہے صحت اور ثبوت اوسکے مین اور راجح جانب ثبوت ہے اور وہ سنت ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اور شافعی رحمہ کے نزدیک
اور امام احمد کے نزدیک یہی اور پر مذہب معروف کے اور نزدیک بعض ائمہ اوسکے مذہب کے واجب ہی اور ثابت
حدیث انس رضی اللہ عنہ کی اور وقت اوسکا نزدیک ابو یوسف کے بعد دہونے مونہہ کے ہے اور نزدیک امام محمد کے مخیر ہے
وقت دہونے مونہہ کے کرے یا وقت مسح راس کے اور تخلیل انگشتان ہاتہہ اور پانون کے کبہی کبہی کرتے تہے
ایسا ہی ہے سفر السعادت مین اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی کے سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے تخلیل اصابع
رجل مسنون ہے بے خلاف اور تخلیل اصابع یدین مین دو روایت مین اشہر مین سنت اور دوسری مین نہین اور
مسح رقبہ مین بہی حدیث آئی ہے کہ فرمایا جو کوئی مسح کرے اوپر قفا کے ہمراہ سر کے نگاہ رکہا جاوے غل روز قیامت
سے اور اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے روایت کیا ہے ولیکن سند اوسکی ضعیف ہے اور
نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ کے مستحب ہے اور اختیار بعض شافعیہ بہی یہی ہے اور آنحضرت کو رومال نہ تہا کہ ساتہہ
اوسکے اعضا بعد از وضو پاک کرین بلکہ خود چہوڑ دیتے تہے کہ آپ ہی خشک ہو جاتے تہے اور مسح مونہہ کا بطرف ثوب
بہی آیا ہے اور حدیث عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی اسی پر دلالت کرتی ہے لیکن جامع ترمذی مین ان دو حدیثون
کو تضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے اس باب مین کچہہ صحیح نہین پہونچا اور بعض کتب حنفیہ مین مذکور ہے کہ اگر نفض
تکبیر ہووے کراہت نہ رکہے اور احادیث کہ اذکار وضو مین وارد ہوئی ہین کہا اونکو صحت نہین پہونچا بلکہ
محدثین نے موضوع اون حدیثون کے حکم کیا ہے اور منقول سلف سے شروع وضو مین یہ لفظ ہے بسم اللہ العظیم
والحمد للہ علی دین الاسلام اور آخر وضو مین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فصل
مسح خفین مین جاننا چاہیے کہ کتب ائمہ حدیث مین کتب معتبرہ غیرہا سے مذکور ہے روایات متعددہ اور طرق
مختلفہ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر اور حضر مین مسح موزہ فرماتے تہے اور تصریح کیا ہے ایک جماعت حفاظ نے
کہ حدیث مسح خفین متواتر ثابت ہوئی حتی کہ بعضے نے کہا کہ مسح نہ کرنا اور رشتہ کرنا اوسکا ہی مراد نہین اور منکر اوسکا نزدیک بعض اصحاب

ہدایہ کے مبتدع اور کرخی کے نزدیک کافر اور رہنا چاہیے کہ علما نے اختلاف کیا ہے کہ مسح
افضل ہے یا غسل ایک جماعت اوپر اوسکے ہے کہ غسل افضل ہے کہ اسواسطے کہ غسل عزیمت ہے
اور مسح رخصت اور اخذ بعزیمت افضل ہی عمل برخصت سے اور صواب وہ ہے کہ مسح اور غسل دونو
مشروع ہین اور برابر اور ایک دوسرے سے افضل اور راجح نہین **وصل** تیمم مین تیمم ثابت ہی کتاب اور سنت
اور اجماع کے اور خصائص اس امت سے ہے اور آنحضرتؐ اوپر ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہتے خواہ سنگ خواہ خاک
خواہ ریگ تیمم فرماتے اور فرق خاک اور ریل اور غیر اوسکے مین نکرتے اور تیمم حکم وضو کا رکھتا ہے کہ ایک تیمم کے ساتھ
چند نماز ادا سکے کرنا جیسا کہ ساتھ وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مونھہ کے لئے اور دوسرا ذراعین کے لیے
مرفقین تک **وصل** غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین غسل بفتح شستن و بضمتین و سکون اسم اور
بالکسر شوی مانند گل اور خطمی وغیرہ کے۔ اغتسال غسل کرنا غسول بالفتح آب غسل مغتسل بھی ایسا ہے اور جائے غسل
مغسل بکسر سین جائے مردہ شستن غسالہ بالضم آب دست ور و شستہ یعنی مستعمل غسل مغسول شستہ یہ معانی لغوی
اس لفظ کے ہین اور حقیقت اغتسال کی شرع مین غسل جمیع اعضا کا ہے اور اجرا پانی کا اوپر اور اختلاف کیا ہی
وجوب دلک مین ساتھ ہاتھ کے نزدیک اکثر علما کے واجب نہین اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور اجماع ہی اوپر عدم
وجوب غسل کے بین الجماعتین لیکن وضو مستحب ہے اور پاک کرنے اعضا مین بخرقہ اختلاف ہے۔ حدیث میمونہ مین
آیا ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ دیتے تھین کہ ساتھ اوسکے پانی اعضا سے خشک کرتے تھے اور
بعض نے کہا ہے کہ مکروہ ہے صیف مین اور مباح ہے شتا مین۔ **نوع دوسری** نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین جان کہ نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکمل عبادات کی ہے کہ جمع ہوئے ہین اوسمین سجود اور قیام قراءت
اور قعود عبادات اور عبودیات سے کہ غیر اوسکے مین جمع نہین طہارت اور صمت اور استقبال اور استفتاح اور تکبیرات
اور رکوع اور سجود اور تسبیح اور دعا اور توجہ اور حضور اور خشوع اور خضوع کہ ہر ایک اونسے عبادت ہی تنہا کیا جائے
جمعیت ان سب کی اور فرضیت نماز کی شب معراج مین ہوئی ہے کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا بعد ازان پچاس سے پانچ تک آیا
اور حکم ہوا کہ یہ پانچ پچاس کے حکم مین ہین کہ تبدیل نہین پاتا قول نزدیک میرے **وصل** تعیین اوقات صلوات
تشدید مین التعیین اوقات صلوات بعد از رجوع آنحضرت کے ہی معراج سے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از ہجرت ساتھ بیان

جبرئیل علیہ السلام کے اور پیچھے اوس کے ساتھہ بیان حضرت کے پس ندا کی کہ الصلوٰۃ جامعۃ اور جمع ہوئی صحابہ اور امامت کی جبرئیلؑ نے پہلے دن اول وقت اداے ظہر کیا اوسوقت کہ آفتاب نے زوال قبول کیا بعد ازان امامت کی اور ادا کیا عصر کو اوسوقت کہ سایہ شخص مثل اوسکے ہوا مغرب اوسوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اوسوقت کہ غروب کیا شفق نے اور صبح اوسوقت کہ ظاہر ہوئی فجر۔ دوسرے دن پھر جبرئیلؑ آئے اور امامت کی اور پڑہا ظہر کو وقت بلوغ ظل شی کے اوسکی مثل کو اور پڑہی عصر وقت بلوغ ظل مثلین کو اور مغرب وقت غروب آفتاب اس جگہہ دونو دن ایکوقت مین پڑہا اور عشا یا ثلث یا نصف لیل تک تنکے اوی ہے اور فجر کو وقت اسفار تنبیہ سابقا حدیث امامت جبرئیل علیہ السلام مین گذرا ہے کہ ندا دی الصلوٰۃ جامعۃ اور یہہ پیش از شریعت اذان تہا اور اذان مدینہ مین شروع ہوئی سنہ اولی مین ہجرت سے یا ثانی مین اور تحقیق وہ ہی کہ آنحضرتؐ نے شب معراج مین کلمات اذان سنے تہی لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین اور آنحضرتؐ نے مکہ مین بے اذان نماز پڑہی ہے تا مدینہ مین آئے اور اس باب مین ساتہہ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے اذان کو خواب مین سنا پس وحی آئی کہ وہ کلمات اوپر آسمان کے سنے تہے اوپر زمین کے سنت اذان کی ہو وین واللہ اعلم

وصل افتتاح آنحضرتؐ مین نماز کو۔ احادیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کہڑے ہوتے تہے اللہ اکبر فرماتے اور پیش از تکبیر نیت اوپر زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہین ہے اور محدثین کہتے ہین کہ نیت ساتہہ زبان کے پڑہنا بدعت ہی نہین کیا ہے اوسکو آنحضرتؐ نے اور نہ کسی نے اصحاب اونکے سے اور فقہا اختلاف رکہتی ہین تلفظ مین ساتہہ نیت کے بعضی اوپر اوسکے ہین کہ بدعت ہی اس لیے کہ منقول نہین فعل اوسکا آنحضرتؐ سے اور بعضے کہتے ہین مستحب ہی اس لیے کہ وہ عون ہی اوپر استحضار نیت قلبی کے اور موجب جمع ہی درمیان عبادت لسانی اور قلبی کے اور قواعد شرع اور ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہے کہ اگر دل ساتہہ زبان کے جمع ہووے اتم اور اکمل ہو اور ساتہہ تکبیر کے دونو ہاتہہ اوٹہاتے اکثر احادیث مین ایسا ہی واقع ہوا ہے اور بعض احادیث مین تاخیر تکبیر رفع یدین سے بہی وارد ہے۔ اور اوٹہانا ہاتہو نکا اکثر تا گوش اور احیانا تا بدوش ہوتا تہا بعد ازان داہنا ہاتہہ اوپر بائین کے زیر سینہ بالاے ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور بعض اصحاب شافعی کے اور یہ نہین ہے مواہب مین اور حاوی مین مذہب شافعی بالاے سینہ کہا ہے

بعد ازان دعای استفتاح سبحانک اللهم آخر تک اور انی وجهت وجهی آخر تک اور سوای اوسکے اور شافعیہ اسکو کلا اور بعضا نماز فرض اور نفل سب پڑہتی ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہنوا فل اور صلوات لیل ہے اور فرض مین غیر از سبحانک اللهم نہین ہے بعد ازان استعاذہ اور کہتے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور بعد از استعاذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم باخفا بعد ازان فاتحۃ الکتاب پڑہتے اور آخر فاتحہ مین آمین کہتے نماز جہری مین بجہر اور سری مین بخفیہ اور مقتدی بہی بموافقت آمین کہتے اور مذہب امام ابو حنیفہ اخفاہی مطلقا اور بعد از فاتحہ سورہ پڑہتے نماز صبح مین قرات دراز فرماتے بمقدار ساٹھہ آیت سے سو تک اور کبہی تخفیف قرات مین کرتے اور نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور منافقون پڑہتے اور کبہی سبح اسم اور غاشیہ اور جب قرات سی فارغ اور تکبیر کہتے اور رکوع مین جاتے تکبیر کہتے بے رفع ہمارے نزدیک اور با رفع شافعی کے نزدیک اور رکوع مین دونو کفدست کو اوپر زانو کے سخت کرتے اور درمیان اونگلیون کے تفریج اور کہنیونکو پہلو سے اور پشت کو سیدہا اور سرکو برابر پشت اور تین بار سبحن ربی العظیم کہتے اور سجدہ مین ہاتونکو پہلو سے دور رکہتے جیسا کہ ظاہر ہوتی بیاض الطین اور بازو اور شکم کو زانو سے دور رکہتے جیسا کہ بزغالہ اوسمین سے نکل جاوے اور سجدہ مین سرکو درمیان دونو کف کے رکہتے اور قومہ اور جلسہ بہی اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تہا اور کبہی اوسقدر کہ لوگونکو وہم ہوتا کہ نماز کو فراموش کیا اور احادیث باب اطمینان اور اعتدال رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین بہت وارد ہین اونی اوسکا دہ ہے کہ استخوان پشت سیدہی کرے اور قومہ اور جلسہ سنت ہے **وصل** اور جب تشہد مین بیٹہتے بایان پانو فرش کرتے اور اوسپر بیٹہتے اور داہنے پانو کو نصب کرتے قول امام اعظم یہی ہے اور امام شافعی کے ہان بہی یہی ہے قعدہ اولی مین اور ثانیہ مین تورک اور جب تشہد پڑہتے دونو ہاتہہ اوپر دونو زانو کے رکہتے اور بعقد اور اشارت ساتہہ ہاتہہ داہنے کے کرتے نزدیک شافعی کے بعقد ترپن اور صورت اوسکے دہ ہے کہ انگلیون کو بند کرے مگر مسبحہ کہ اوسکو بسط کرے اور طرف ابہام نزدیک اسفل مسبحہ اور جانب کفدست کے رکہے ایسا ہی تفسیر کیا ہی علماء شافعیہ نے عقد بتجاوہ وسہ مین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعقد تسعین یعنی نوی کے اور صورت اوسکی قبض خنصر اور بنصر اور بسط مسبحہ اور رکہنا ابہام کا ہے اوپر انگشت وسطے کے اور نزدیک امام مالک کے قبض سب انگلیون داہنے ہاتہہ کا اور بسط سبابہ اور تحریک اوسکی اور وقت اشارہ کا بعض کے نزدیک وقت تلفظ الا اللہ کے ہی اور بعضون کے نزدیک وقت تلفظ بکلمہ اللہ کے اور مشہور دہ ہے کہ نزدیک نفی کے انگشت اوٹہاوے اور نزدیک اثبات کے رکہے اور خطاب السلام علیک ایہا النبی مین دو سوال

گئے ہیں ایک وہ کہ خطاب بہ بشر کرنا نماز میں منہی عنہ اور مفسد نماز ہے اور جواب دیا ہے کہ یہ خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور حقیقت میں یہ دعا ہے نماز میں اگرچہ بصیغہ خطاب ہے اور ساتھ اس تقریر کے حاصل ہوا جواب سوال دوسرے سے کہ کہتے ہیں کیا حکمت ہے عدول میں غیبت سے طرف خطاب کے باوجودیکہ مقتضای سیاق لفظ غیبت ہے اور صیغہ صلوات میں روایات متعددہ آئی ہیں اور کافی اسی قدر ہے کہ پڑھتے ہیں اور دعا میں بعد از درود و احادیث بطرق متعددہ روایات سے آئی ہیں بنا بر تطویل نہیں لکھی گئیں اور بعد از فراغ نماز و سلام تھا راتبہ دائمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ پندرہ نفر نے مشاہیر صحابہ سے اور علما اونکے نے روایت کیا ہے

وصل بیان اذکار اور دعوات میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از عبادت پڑھتے تھے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جب آنحضرت نماز سے پھرتے تھے یعنی سلام دیتے تھے استغفار کرتے تھے تین بار اور پڑھنا معوذات کا بھی آیا ہے اور یہ حدیث غایت صحت میں ہے اور مشہور ترین اذکار بعد از فرائض ذکر معقبات ہے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور مشاہیر اور اوسی پیچھے نماز فرض کی پڑھنا آیۃ الکرسی کا ہے جیسا کہ سنن نسائی میں لایا ہے اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد بھی زیادہ کی ہے

وصل بیان سجدہ سہو میں جاننا چاہیے کہ نسیان اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اقوال میں اوس چیز میں کہ متعلق باخبار و ابلاغ ہے جائز نہیں باتفاق لیکن افعال میں کیا نماز اور کیا اوسکی غیر میں اختلاف ہے مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہے اوسکا اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ پانچ موضع میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو فرمایا ہے نماز میں تمام عمر میں اور غیر اس سے ثابت نہیں ہوا پہلے نماز ظہر تھی کہ تشہد اول میں بیٹھے اور اوٹھے جب تمام کیا نماز کو دو سجدے کیے اور سلام پھیرا دوسرے ایک مرتبہ پہر رکعت دوسری میں نماز ظہر سے یا پچھلی میں سلام پھیرا اور بابت کے بعد از ان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام دو سجدے کیے اور بعد از دو سجدہ پھر سلام پھیرا اور اس حدیث میں سجدہ سہو بعد از سلام تھا اور اس حدیث کو حدیث ذوالیدین کہتے ہیں کہ نام صحابی کا ہے تیسرے ایک روز نماز پڑھی اور نماز سے باہر آئے ایک رکعت باقی رہی تھی جو مسجد سے باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عقب آنحضرت سے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت فراموش کی آپ نے پس رجوع بمسجد فرمائی اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت کہ آپ نے فراموش کی تھی ادا فرمائی اور سلام دیا اور پھر پھرے لیکن اس حدیث میں ذکر سجدہ مسکوت عنہ ہی شاید کہ مقام نے اوسکے بیان کا

اقتضا نہ کیا چوتہے پہر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ پڑہی صحابہ سے کہا کہ نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا
کس سبب سے کہا اونہوں نے پانچ رکعت پڑہین آپ نے اوسوقت دو سجدہ سہو کیے حضرتؐ نے اور سلام دیا اور
اوسپر اقتصار کیا اور آخر مین اس حدیث کے ہے کہ انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون الحدیث یعنی سوای اسکے نہین
کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے بہولتا ہون جیسا کہ تم بہولتے ہو اور پانچوین بہی ایکبار پہر نماز عصر مین تین رکعتین
پڑہین اور بدولتخانہ مراجعت فرمائی اور صحابہ پیچہے گئے اور اعلام کیا مسجد مین پہر تشریف لائی اور ایک رکعت ادا کی
اور سلام پہیرا اور بعد از سلام دو سجدہ کیے اور دوبارہ پہر سلام دیا **وصل** سجدہ تلاوت مین اختلاف کیا ہے
علما نے حکم سجدہ تلاوت مین۔ ائمہ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ واجب ہین اور امام مالک اور شافعی اوپر اوسکے ہین
کہ سنت ہے اور فعل اوسکا ترک اوسکے سے افضل ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے بہی واجب ہے
اگر نماز مین ہووے اور غیر اوسکے مین واجب نہین اور مذہب امام اعظم اور جمہور ائمہ کا وہ ہے کہ واجب ہے
اوپر قاری اور سامع کے مطلقا بشرائط صلوٰت قول مختار یہی ہے اور نزدیک حنفیہ کے پیش از سجدہ اور بعد از سجدہ
تکبیر کہین اور دونو مندوب ہین نہ واجب اور مروی ابن مسعود سے ایسا ہی ہے اور نزدیک بعضون کے
سلام بہی ہے لیکن تشہد کسیکے نزدیک نہین ہے اور اگر کہڑا ہووے اور سجدہ مین جاوے اولی اور افضل ہے
وصل اور تسبیح اس سجدہ کی وہے تسبیح سجدہ نماز کی ہی۔ شکر مین **جان** کہ علما نے اختلاف کیا ہے سجدہ مفردہ مین
کہ خارج صلوٰت کے کرین آیا جایز اور مسنون ہے اور عبادت اور موجب تقرب بجناب آلہی ہے یا نہین نزدیک بعضون کے
بدعت ہے کچہہ اوسکی شرع مین اصل نہین اور بعض کے نزدیک جائز اور مسنون اور حنفیہ نے نقل کیا ہے کہ جائز ہے مع الکراہۃ
تفصیل کلام اسطرح پر ہے کہ سجدہ خارج نماز مین کئی قسم ہی ایک سجدہ سہو ہے اور وہ خود حکم مین سجدہ نماز کے ہے
دوسرا سجدہ تلاوت اور ان مین خلاف نہین ہے اور سجدہ مناجات کہ بعد از نماز ہی اور ظاہر کلام اکثرین کا اوسپر
دال ہے کہ یہ بہی مکروہ ہے اور ایک سجدہ شکر اوپر حصول نعمت اور اندفاع بلیات کے اور اس جگہہ اختلاف ہے
نزدیک امام شافعی کے سنت ہے اور قول امام احمد اور ابی یوسف یہی ہے اور احادیث اور آثار اس باب
مین بہت آئے ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک کے سنت نہین بلکہ مکروہ ہے اور ایک قسم اور ہے
کہ اوسکو سجدہ تحیت کہین اور بعض روایات فقہیہ مین رخصت ساتہہ اوسکے واقع ہے لیکن مختار کراہت اور حرمت

اوسکی ہے **وصل** ذکر نماز جمعہ مین مشہور جمعہ بضم جیم اور سکون میم اور ضم اوسکا ہے **اور** سیوطی نے بفتح میم بہی
کہا ہے **اور** زجاج سے کسرہ اوسکا بہی حکایت کیا ہے اور نام اس دن کا جاہلیت مین عروبہ بفتح عین اور ضم را
اور باے موحدہ کے تہا **اور** جمعہ اسم اسلامی ہے بجہت اجتماع ناس کے اوس دن مین نماز کے لیے کذا قیل **اور**
اختلاف کیا ہے علما نے روز جمعہ اور عرفہ مین کہ کونسا ان دونو سے افضل ہے ـ بعض نے کہا ہے کہ دنون مین جمعہ کا دن
افضل ایام اسبوع ہے اور روز عرفہ افضل ایام سنہ **اور** خصائص و فضائل یوم جمعہ کے بہت ہین از انجملہ وہ کہ اوسمین
ایک ساعت ہی کہ جو کچہ بندہ اوس ساعت مین خدا سے چاہے پاوے **اور** علما کو صحابہ و تابعین رضی اور من بعدہم سے
اس ساعت مین خلاف ہے اوپر دو قول کے ـ بعضے کہتے ہین کہ وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تہا اور
بعد اوسکے مرفوع ہوا اور یہ قول مردود ہی ـ قول دوسرا اور وہ صحیح ہے کہ جیسا زمان برکت توامان حضرت میں تہا
ویسا ہی اسوقت مین بہی باقی ہے اور اسمین بہی دو قول ہین ایک جماعت کے نزدیک وہ ساعت مبہم و مخفی رکہی ہے
جمعہ مین تنظیر شب قدر کی عشرہ اخیرہ رمضان مین **اور** اکثر اوپر اوسکے ہین کہ معین ہے اور اس جگہہ اقوال متعدد
زیادہ وارد ہین تینتیس قول سے بجہت طوالت کے نہین لکہی گئے **اور** فضیلت موت مین روز جمعہ اور شب جمعہ مین
ساتہ امن کے عذاب قبر سے آثار بہی وارد ہین ـ سیوطی جمع الجوامع مین حدیث احمد اور بیہقی سے لایا ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مامن مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر یعنی نہین کوئی مسلمان
کہ مرے دن جمعہ یا رات جمعہ مین مگر بچا وے اوسے اللہ تعالی فتنہ قبر سے **اور** آیا ہے کہ جب حق تعالی دنیا کو
برانگیختہ کرے ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیات اور صورت کے کہ رکہین اونہا وسے جمعہ کو روشن اور تابان
کہ اہل جمعہ اوسکی روشنائی مین جاوین **اور** حرمت اور کراہت بیع نزدیک اذان جمعہ کے اور استحباب سفر بعد از نماز
خصائص جمعہ سے ہے **اور** پڑہنا سورۂ الم سجدہ اور سورہ ہل اتی کا نماز فجر جمعہ مین ـ اور پڑہنا سورۂ جمعہ یا منافقون
یا سبح اسم اور سورۂ غاشیہ کا نماز جمعہ مین **اور** پڑہنا قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ کا نماز مغرب جمعہ مین **اور**
پڑہنا سورۂ جمعہ اور منافقون کا نماز عشا جمعہ مین مسنون ہے حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور عظیم ہے دنیا
اور آخرت مین بسبب شرف اوسکا دنیا مین معلوم ہوا اور درباب عظمت اوسکے آخرت مین ایک حدیث ہے کہ وارد ہوئی
ہے مشتمل اوپر فوائد شریفہ اور حقائق عظیمہ کے کہ دلالت رکہتی ہے اوپر اوسکے کہ حاضرین نماز جمعہ کو وہ کہ حاصل ہوتی ہین

انوار شہود اور عظمت اور اجلال حق پرتوہ اور نمونہ ہے اوسکا کہ حاصل ہووے یگا روز آخرت مین قرب پروردگار اور دیدار اوسکا
سے **اور** انعقاد جمعہ مین اختلاف علما ہے اور اوسمین پندرہ قول ہین **اول** یہہ کہ ایک سے بہی صحیح ہے نقل کیا اوسے
ابن حزم نے **ثانی** دو مرد مثل جماعت کے اور یہہ قول نخعی اور اہل ظاہر کا ہے۔ **ثالث** دو مع الامام نزدیک ابی یوسف
اور محمد اور ابی اللیث کے **رابع** تین آدمی مع امام نزدیک امام اعظم اور سفیان ثوری کے **خامس** سات نزدیک
عکرمہ کی **سادس** نو نزدیک بعض کے **سابع** بارہ نزدیک ربیعہ کی دوسری روایت مین **ثامن** مثل اوسکے غیر امام کے نزدیک اسحق کے **تاسع**
بیس روایت ابن حبیب مین مالک سے **عاشر** تیس اوسی روایت مین **حادی عشر** چالیس ساتہہ امام کے
نزدیک شافعی کے بشرط ہونے اونکے حر عاقل بالغ مقیم **ثانی عشر** چالیس سوائی امام کے بہی شافعی کے نزدیک
ثالث عشر پچاس امام احمد کے نزدیک اور ایک روایت مین عمر ابن عبد العزیز سے **رابع عشر** اسّی حکایت
کیا اوسکو مازری نے۔ **خامس عشر** جماعت کثیر بغیر حصر اور شمار کے اور شاید کہ یہی قول اخیر فتح الباری مین
کہا ہے کہ ارجح الاقوال ہے اور یہہ اقوال تعداد انعقاد جمعہ مواہب لدنیہ سے منقول ہین **وصل** جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لیے منبر پر تشریف لاتے بلال شروع کرتا اذان مین درپیش دست آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور زمان شریف مین غیر از اس ایک اذان کے نہ تہا اور ایسا ہے زمان ابو بکر اور عمر رضی اللہ
عنہما مین **اور** جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہنچا اور کثرت اور تفرق لوگونمین پیدا ہوا امر کیا ساتہہ اذان
دوسری کی پیش از اس اذان سے باہر مسجد کے بیچ مدینہ مطہرہ مین اوپر زوراء کے کہ نام ایک موضع کا ہے
اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو خلفائی راشدین نے کیا ہووے اوسکو بدعت نہ کہنا چاہیے اور اگر بعض اسلاف نے
اطلاق بدعت اوپر اوسکے کیا ہو معنی اوسکے یہی کہ زمانہ حضرت مین نہ تہا اور مقصود تذمیم و تقبیح اوسکی نہوگی جیسا کہ
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے جماعت تراویح مین آیا ہے کہ کہا ہے نعمت البدعۃ ہذہ یعنی اچھی بدعت ہے یہہ اور
حکم ہر بدعت حسنہ کا یہی ہے **اور** اوپر فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوتی تہا کہ کوئی ایک صحابہ سے اوسکو
اوپر اوسکے انکار نکرتا تہا فتدبر **اور** مشکوات مین بروایت عمر بن حریث لایا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خطبہ پڑہا اور سر مبارک پر حضرت کے دستار سیاہ تہی کہ چہوڑی تہین دو طرف اوسکے درمیان دو لونشانون اپنے کے
اور دن جمعہ کے لباس اسود مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب اوقات مین **وصل** تازہ تجدید مین آنحضرت صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم تہجد بمعنی نوم اور تہجد ترک نوم جیسا کہ تاثم ترک اثم اور تحنث ترک حنث اور یہان مراد ترک نوم بمعنی استیقاظ ہے اسواسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار رہنے کے اوس سے ہوتی تہی اور اختلاف ہی اوسمین کہ قیام لیل کہ بمعنی نماز تہجد ہے فرض تہا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا سنت اور دلیل ہر طایفہ کی قول حق تعالے کا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی پس ترک خواب کر نماز شب کے لئے اوس حالمین کہ نافلہ ہے تیری لیے - ایک جماعت کہ سنت کہتی ہے نافلہ کو نفل سے کہین بمعنی زیادہ اوپر فرض کے اور وہ لوگ کہ فرض کہین نافلہ کو بمعنی زایدہ کہین کہ معنی اصل لغت نفل کے ہین یعنی فریضہ زایدہ علی الفرض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شروع کرتے نماز شب کو ساتہہ دو رکعت خفیف کے بعد ازان تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کمیت رکعات مین روایات متعددہ واقع ہوئی ہین متعبد مخیر ہے اوپر مواظبت ہر ایک کے اون انواع سے اور فعل اونکے مین اوقات مختلفہ مین کہ یہہ طریق ادخل و انسب ہے ساتہہ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طرق احادیث صحاح مین مذکور ہین **وصل** آنحضرت بعد از دو رکعت سنت فجر کے پہلوی راست اوپر زمین کے رکہتے اور ایک لحظہ استراحت فرماتی بخاری اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو پڑہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو رکعت فجر کی اگر بیدار ہوتی مین مجہسے بات کرتے وگرنہ اضطجاع فرماتے وقت اعلام نماز تک اور بعض اہل علم نے اصحاب نبی اور من بعدہم سے نے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکہا ہے مگر وہ جو جنس ذکر الہی یا سخن ضروری سے ہو کہ اوس سے چارہ نہووے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا سنتے اور تکلم آنحضرت بہی اسی قبیل سے تہا **وصل** لیکن قیام آنحضرت شب نصف شعبان مین کہ اکثر یہان کے لوگ اوسی شب برات کہتی ہین ثابت ہوا ہے ساتہہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس شب مین پس دراز کیا سجدہ کو تا گمان لے گئے ہین کہ قبض کی گئی روح مبارک اونکی پس جب یہ دیکہا مینے یہہ حال کہڑی ہوئی مین اور گئی مین اونکی طرف اور ہلایا مینے انگشت اونکا پس ہلے اور اوٹہایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ ہوئے نماز سے الی اخر الحدیث اور احادیث فضل شب نصف شعبان مین بہت وارد ہوئی ہین کہ وہ افضل لیالی ہے بعد از لیلۃ القدر کے اور حدیث مین آیا ہے کہ کہولے جاتے ہین دروازے رحمت کے چار شبون مین شب عید الضحی اور شب عید الفطر اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ وقت اذان صبح تک اور ساتہہ صحت کے پہنچا ہے قیام لیل اور صوم نہار اوسکا

اور آنحضرت سے بجز قیام اور طول سجدہ اور استغفار واسطے اہل بقیع کے ساتھ صحت کے نہین پہنچا اس رات مین **اور** وارد نامہ مشایخ مین کہ اس رات مین سو رکعت لکہی ہین ہر رکعت مین دو بار قل ہو اللہ محدثین کے نزدیک صحت نہین پہنچی **اور** شیخ امام ابو الحسن ہکاری رحمۃ اللہ علیہ کہ روایات امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑہین چار رکعت شب نصف شعبان مین اور پڑہی بعد از سلام چودہ بار فاتحۃ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ اور چودہ چودہ بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ایک بار آیۃ الکرسی بعد ازان لقد جاءکم رسول من انفسکم اور ثواب اوسکا بہت فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث مین کلام ہے اور بیہقی کے نزدیک موضوع واللہ اعلم **اور** وہ جو متعارف ہوا ہے ہمارے دیار مین روشن کرنے چراغان اور مشال اوسکے سے اس رات مین سب نامشروع ہے اور مشابہ ساتھ دوالی ہنود کے اور رسم مجوس کی ہے لیکن قیام لیل رمضان مین کہ اوسکو تراویح کہین بیان اوسکا باب صیام مین آویگا ان شاء اللہ

وصل بیان صلوۃ ضحی یعنی نماز چاشت مین ضحو اور ضحوۃ اور ضحیہ اور بروزن عشیہ کے ارتفاع نہار کو کہین اور ضحی فوق اوسکے ہے اور بعضی شعاع آفتاب بہی آیا ہے **اور** ضحاء بفتح اور مد وقت بلند ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک جاننا وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار مین نوافل سے دو نمازین ہین ایک اول روز مین بعد از طلوع آفتاب اور بلند ہونے اوسکے ایک دو نیزہ اور اوسکو صلوۃ الاشراق کہین **اور** دوسری بعد از بلند ہونے آفتاب کے مقدار ربع آسمان تا انتصاف نہار اوسکو صلوۃ ضحی اور نماز چاشت کہین اور اکثر احادیث مین بہی اسم صلوۃ الضحی کا شامل دونو نماز ون کو دونو وقتون مین آیا ہے **اور** ساتھ صحت کے پہنچا کہ آنحضرت نے دو اوقات مین نماز پڑہی ہے اور امت کو ساتھ اوسکے ترغیب کیا ہے اور امر باستحباب فرمایا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ ایک وقت ہے اور ایک نماز کہ اول وقت اوسکا اشراق ہے اور آخر اوسکا قبل انتہاء نصف النہار تک اور چونکہ بعض اوقات مین دونو وقت مین نماز پڑہی ہے اس جگہہ سے گمان لیگئے ہین کہ مگر اس جگہہ دو وقت اور دو نمازین **اور** بعضی ضحوۃ الصغری اور ضحوۃ الکبری بہی کہین واللہ اعلم **اور** وہ جو کہا ہے علما کو کہ اختلاف ہے صلوۃ ضحی بعضی نے اثبات کیا ہی اور بعض نے نفی اور بعض نے سنت کہا ہے اور بعض نے بدعت اور ہر ایک نے اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہے ظاہر وہ ہے کہ یہہ اختلاف نماز آخیر ملحوظ ہے کہ اوسکو نماز چاشت کہتی ہین نہ نماز اولی مین کہ اوسے نماز اشراق کہین **اور** بعدد رکعات اس نماز مین بہی اختلاف ہے اور وہ جو کچہ بنا اختلاف آیا ہے اور اقوال ہیگے وارد ہوئی ہیں ساتھ اختلاط اور کسل اور ساتھ اہتمام مہمات کے آیا ہے **اور** اکثر اللہ

اختیار چار رکعت کی ہے اسلیے کہ احادیث اوسکی سب صحیح ہین اور احادیث اور اعداد کی بعض صحیح اور بعض ضعیف واللہ اعلم **وصل** ۔ نماز عیدین مین جان کہ عید کو عید اسلیے کہین کہ عود کرتی ہے اور مکرر آتی ہے اور یہہ وجہ عام ہے شامل اور مواسم کو بھی اس لیے بعض نے قید اور زیادہ کی ہے اور کہا ہے کہ عود کرتی ہے ساتھ فرح اور سرور کے پس موجب فرح اور سرور عید فطر مین شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہے اور عید اضحی مین تمام ہونا نعمت حج کا اور جمعہ کو کہ عید ہر ہفتہ ہے شکرانہ تمام نمازون ہفتہ کا ہے اور عیدین مین اور جمعہ مین پہننا اجمل واجب ثیاب کا مسنون ہے اور در باب غسل یوم الفطر اور یوم النحر اور یوم العرفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثین آئی ہین ایک بروایت فاکہہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیاد بن عیاض اشعری کے اور کتب ستہ مین ہرگز کوئی حدیث اس باب مین منقول نہین ہے مگر اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول مین موطا سے لایا ہے کہ تھے عبداللہ بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلے جانے سے عیدگاہ مین اور تاخیر نماز عید الفطر اور تعجیل نماز اضحی مسنون ہے **وصل** استسقائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صاحب مواہب لدنیہ لکھتا ہے کہ خلاف نہین کیا کسی ایک نے علما سے مسنونیت نماز استسقا مین الا امام اعظم نے اور نماز استسقا دو رکعت ہین اور تحویل ردا کہ منقول اور مروی ہے استسقا مین تفاؤل ہے ساتھ تقلیب حال کے **وصل** صلوٰۃ کسوف مین اور اور مشہور لغت مین استعمال خسوف قمر مین اور کسوف شمس مین ہے اور روات حدیث بعض نے کافنا روایت کیا ہے دونو مین اور بعض نے بدلا اور احادیث کہ اس باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور اور ہجرتین سب کسوف شمس مین ہین مگر ایک حدیث کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی مین اور مشکوٰۃ سے کہ خسوف قمر پر حمل کیا ہے **وصل** صلوٰۃ الخوف مین صلوٰۃ خوف ثابت ہے ساتھ کتاب اور سنت کے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ کفار نے کہا اگر ہم حملہ اوپر مسلمانون کے نماز مین کرتے پارہ پارہ کرتے اونکو اور کہا کہ اونکو ایک نماز ہے کہ محبوب تر ہے اموال اور اولاد سے اور وہ نماز عصر ہے اوسوقت مین اوپر اونکے کرنا چاہئے پس جبرئیل علیہ السلام آئی اور یہہ خبر حضرت کو پہنچائی پس پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف **وصل** عبادت سفر مین آداب سفر اور ادعیہ اور اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور نزول منزل مین وقت رجوع وطن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کتابون مین مذکور ہین لیکن اس جگہہ دو مسئلہ مذکور ہین ایک مسئلہ قصر اور دوسرا مسئلہ جمع قصر وہ کہ نماز چہارگانہ مین دو رکعت ادا کرنا ہے یہہ قول متفق علیہ ہے درمیان علماے امت کے کسیکو اوسمین خلاف نہین ہے اور صورت جمع بین الصلوتین

وہ ہی کہ جب رحیل پس از زوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے میان ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہتے ہین اور اگر وقت پیش از رحیل آتا کبھی نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے بعد ازان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورت مین جمع نہین واقع ہوتی اور بعض اوقات مین ظہر کو ساتھ عصر کے جمع کرتے اور وقت سوار ہوتے اور اوسکو جمع تقدیم کہتے ہین اور اسیطرح مغرب اور عشا مین یعنی اگر کوچ پیش از مغرب واقع ہوتا اور وقت مغرب کا راہ مین آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا وقت نزول مین مغرب اور عشا کو جمع کرتے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب پیش از رحیل آتا مغرب اور عشا دونوکو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے اور امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہین اور وجہ اونکی قول کی وہ ہے کہ تعین اوقات نماز قطعی ہے اور ثابت بتواتر کہ شک اور شبہ کو اوسمین دخل نہین یہانتک کہ تاخیر نماز کو وقت سے اور تقدیم نماز کو اوپر وقت کے کبائر سے گنا ہے اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہے کہ بعض شافعیہ کے نزدیک ترک جمع افضل ہے اور ایک روایت مین امام مالک سے آیا ہے کہ جمع مکروہ ہے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جواز کے لئے تھا واللہ اعلم تنبیہ وہ کہ ذکر جمع بین الصلوتین مین حق مسافر مین تھا لیکن جمع بین الصلوتین مقیم کے لیے ترمذی کہتا ہے کہ بعض سلف تابعین سے رخصت دی ہے اسمین مریض کے لیے اور ساتھ اسکے قایل ہین احمد اور اسحاق اور مطر مین اور ساتھ اوسکے قایل ہے شافعی اور احمد اور اسحق اور قایل نہین شافعی ساتھ جمع کے مریض کے لئے اور ابن عباس سے روایت لاتا ہے کہ کہا من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتا بابا من ابواب الکبیر یعنی جسنے اکٹھی پڑھین دو نمازین بے عذر پس تحقیق آیا ایک دروازہ کو دروازون کبیرہ سے اور عمل اسی حدیث پر ہے جمہور امت کے نزدیک کہ جمع نکیا جاوے دو نمازون مین مگر سفر اور عرفہ مین انتہی وصل نماز جنازہ مین مسایل کتاب الجنایز کی اور احادیث واردہ اور آداب اور مقدمات اوسکے بیت مین فضیلت مرض اور ثواب اوسکے سے اور ثواب عیادت اور آداب اوسکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیادت کے لئے کوئی دن معین نہ تھا بلکہ سب اوقات مین شب و روز سے عیادت فرماتے جیسا کہ لوگون مین متعارف ہے کہ رات کو یا روز شنبہ اور سہ شنبہ عیادت نامبارک ہے تکرتے اور آنحضرت درد چشم کے لئے بھی عیادت کرتے تھے اور نماز جنازہ مین کبھی چار تکبیر کہتے اور کبھی پانچ اور کبھی چھ اور عمل صحابہ بھی مختلف آیا ہے اور ہاتھ ہر تکبیر مین اوٹھاتے مذہب شافعی اور احمد کا یہی ہے اور امام مالک سے تین روایتین ہین رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول مین اور عدم رفع باقی مین اور مذہب ابو حنیفہ یہی ہے اور بعض روایات مین پڑھنا فاتحہ الکتاب اور سورہ کا جہر آنحضرت

سے ماثور ہے اور لکہا ہے کہ جو بنا بر تعلیم تہا تا لوگ جانین کہ سنت ہے اور آنحضرت ہمراہ جنازہ پیادہ جاتے تہے اور اکثر کوئی
بعد چاہیے کہ پیچہے جنازہ کے جاوے اور نماز جنازہ اوپر غایب کے حضرت سے ماثور نہین الا اوپر نجاشی کے کہ حبشہ مین مرا تہا
نماز پڑہی ہے اور گور کو بلند نفرماتے اور اوپر اوسکے بنا سنگ و خشت وغیرہ سے نکرتے اور ساتہ گچ اور گل کے سخت نکرتے
اور اوپر گور کے عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ سفر السعادت مین بہی یہی لکہا ہے اور حدیث صحیح
مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا لعنت کرے حق تعالی یہود کو کہ پکڑا قبور انبیا اپنی کو مساجد اور لعنت کرے اون عورتونکو کہ زیارت
قبور جاوین اور بعض نے لکہا ہے کہ یہہ منع اور لعنت اول مین تہی اور بعد از رخصت عورتین بہی داخل ہین اور منع از جہت
قلت صبر اور کثرت جزع اونکی ہے اور چراغ روشن کرنا اوپر قبر کے ممنوع ہے مگر وہ کہ اوسکے سایہ مین کچہہ کام کرین یا لوگ
راہ چلین اور نماز پڑہنا سواے قبر کے مکروہ ہے اور بعضون نے مقبرہ مین بہی مکروہ لکہا ہے اور عادت نہ تہی کہ لوگ
جمع ہو کر میت کے لیے قرآن اور ختمات پڑہین نزد اوپر قبر اور نہ غیر اوسکے اور یہہ سب بدعت ہی الا تعزیت اہل بیت اور
تسلی اور صبر فرمانا اونکو مستحب اور سنت ہی لیکن یہہ اجتماع مخصوص روز سیوم اور ارتکاب تکلفات اور صرف اموال
یتامی کا بدعت اور حرام ہے اور حد تعزیت تین دن ہین اور بعد ازان مکروہ **وصل** سنن رواتب مین مراد سنن
رواتب بیان نمازین ہین غیر فرایض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز شب مین بطریق راتبہ اور وظیفہ پڑہتے تہین
عام تر موکدہ اور غیر موکدہ ہے اسلیے کہ چار رکعت پیش از عصر کو روایت مین ذکر کرتے ہین اور حال آنکہ اونکو موکدات
سے نہین گنتے اور راتبہ ظہر بروایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلے اوس سے اور دو پیچہے اوسکے اور
اسی پر ہے عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہے مذہب امام اعظم کا اور یہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت
بعد از زوال چار رکعت پڑہتے تہے اور فرماتے تہے کہ اس ساعت مین دروازے آسمان کے کشادہ ہوتی ہین لیکن آپس مین
اختلاف ہے کہ یہہ چار رکعت آیا سنت ظہر سے تہین یا نماز مستقل وراے راتبہ ظہر کے اور راتبہ مغرب دو رکعت ہین پیچہے
اوس سے اور راتبہ عشا بہی دو رکعت ہین پیچہے اوسکے لیکن پڑہنا چار رکعت کا پیش از عشا احادیث مین نظر سے نہین گزرا
اور کتب حنفیہ مین اوسکو مستحب لکہا ہے واللہ اعلم اور بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہین جیسا کہ وتر اور کہتے ہین کہ
سنت فجر ابتدا اسے عمل ہے اور وتر ختم عمل اور بیٹہ کر پڑہنا اونکا بے عذر جایز نہین **تنبیہ** عامہ ناس مین کہ متعارف ہوا ہے
کہ بعد از سنت اخیر ظہر اور سنت مغرب اور عشا کے دو رکعت نفل پڑہتے ہین وجہہ اوسکی نہین معلوم ہوتی کہ کہان سے ہی اور

الزام ادا کرنا اونکا ہمیشہ کبھی خالی عنایت سے نہین کہ عادت لوگونکی ایسی ہی ہے فتدبر **نوع تیسری** زکوۃ مین

زکوۃ لغت مین بمعنی نما اور افزونی اور طہارت اور پاکی کے ہے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین **اور** راجح وہ ہے کہ

وجوب زکوۃ بعد از ہجرت ہے سنہ ثانیہ مین پیش از وجوب رمضان یا بعد اوس سے **اور** فرضیت زکوۃ چار صنف

ہے **ایک** صنف زرع اور ثمار نہ مثل بقول اور خضراوات **دوسرے** صنف بہیمۃ الانعام شتر اور گاؤ اور

گوسپند سے **تیسرے** صنف زر و سیم کہ قوام و معاش عالم والونکا باعتبار تقویم و اشیا کے اوسکے ساتھ ہے

چوتھی صنف اموال تجارت مین جس قسم سے کہ ہو جمیع اصناف اموال مین ہر سال مین ایکبار **اور** زروع اور

ثمار مین بوقت حصاد اور درو اور پختگی اونکی کے **اور** شرع شریف مین ہر صنف مین مال سے ایک نصاب تعین پائی ہے

جیسا کہ نقرہ دوسو درہم مین کہ روپی اوسکے بحساب ہمارے دیار کے باون تولہ ہووین **اور** ذہب بیس مثقال مین کہ

بوزن اس دیار کے ساڑہی سات تولہ ہوسے **اور** غلات اور ثمار مین پانچ وسق کہی ہین کہ آٹھ سو من شرعی ہووے

اور وسق سات صاع ہین **اور** نصاب زکوۃ گوسپند چالیس ہین اور گاو تیس ہین **اور** شتر پانچ مین ہے **اور**

آنحضرت شتران صدقہ کو بدست مبارک داغ فرماتے تھے اور اکثر داغ اوپر گوش کے فرماتے **اور** داغ کرنے حیوانات

مین علما کو اختلاف ہے صحیح وہ ہے کہ اگر اوسمین مصلحت ہو مثل علامت اور تمیز کے مخلوط ہووین جایز ہے **اور** آدمی کے

داغنے مین بقصد علاج اسمین بھی اختلاف ہے اور صحیح حرمت اور کراہت ہے مگر بوقت انحصار علاج کے اوسمین بقول

طبیب حاذق کے اور یہہ متاثر **اور** صدقہ فطر واجب ہے اوپر ہر مسلم مرد یا زن آزاد یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور جو

بندہ اور صغیر پر یعنی وجوب کے سید اور والد پر ہے **اور** صدقہ فطر نصف صاع ہے گندم سے اور صاع تمر اور شعیر سے

اور وزن صاع مین اختلاف ہے بوزن جہانگیر شاہی نصف صاع سوا دو سیر ہوتا ہے **اور** افضل وہ ہے کہ صدقہ فطر

پیش از نماز عید دیوین **اور** صدقہ تطوع اگرچہ امر ایجابی نہین اور اوسکی ترک پر وعید نہین لیکن اوسکو آنحضرت بہت

دوست رکہتے تھے اور بہت خوش ہوتے تھے اور بانواع شتی دیتے تھے **نوع چوتھی** بیان صیام مین صوم

عبارت ہے روکنا نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہووے کہ جوارح اور اعضا کو معاصی

اور حرکات شنیعہ سے باز رکہین **اور** صحیح بخاری مین فضیلت صوم مین آیا ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ صوم میرے

لیے ہے اور مین جزا دیتا ہون ساتھ اوسکے **اور** تہی فرضیت صوم کی سنہ ثانی مین ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم

افطار مین تعجیل اور تسحر مین تاخیر فرماتے تھے اور صیام ایام بیض مین تاکید فرماتے اور صیام دہر سے تھے اور روز دوشنبہ
اور پنجشنبہ مین بھی تحری صوم فرماتے اور عشرہ ذیحجہ مین کہ مراد اوس سے نو روز ہین روزہ رکھتے اور روز عاشورہ
مین اور آخر عمر مین اگر باقی رہا مین تو نوین کو بھی روزہ رکھونگا اور روز عرفہ اگر حج مین ہوتے افطار فرماتے اور
فضیلت صیام شش عید مین فرمایا ہے کہ یہ چھ روزہ متصل رمضان کے برابر صیام دہر کے ہین اور سب رمضانون مین
اعتکاف فرماتے عشرہ اخیر مین مگر ایک رمضان مین کہ اعتکاف فوت ہوا اوسکے قضا ماہ شوال مین فرمائے **نوع
پانچوین** بیان حج وعمرہ مین - حج لغت مین بمعنی قصد آیا ہے اور شرع مین قصد بیت اللہ او پر وجہ مخصوص کے
اور تحقیق لفظ حج مین فتح اور کسرہ حا دو لغت ہین اور عمرہ بمعنی زیادت آیا ہے اور بمعنی عمارت اور زفاف زن بھی
آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہے کہ اوسکو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہین
اور عدد عمرون آنحضرت چار کہی ہین - اول عمرہ حدیبیہ کہ سال ششم مین ہجرت سے بوقوع آیا ہے - ثانی سال ہفتم مین
ثالث سال ہشتم مین کہ سال فتح مکہ ہے - رابع وہ عمرہ کہ حج کے ساتھ سال دہم مین حجۃ الوداع مین کیا اور ذبح فرمائی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترسیٹھ اونٹ اپنی دست مبارک سے اور یہی عدد ترسیٹھ عمر شریف حضرت کے تھے -
اور وجہ تسمیہ چاہ زمزم کے ساتھ زمزم کے از جہت بسیاری اوسکی پانی کی ہے اور زمزم موم اور زمازم ماء کثیر کو کہین
اور معلوم کیا چاہیے وہ ذبح کہ جسکے ساتھ تقرب حاصل ہو تین ہین ایک ہدی کہ اوسکو حرم مین بھیجین یا لیجاوین - دوسرے
اضحیہ کہ روز اضحی قربانی کرین تیسرے عقیقہ کہ مولود کے لئے ذبح کرین اور اضحیہ مین ضحای کو چاہیے کہ ترک قص اشعار
اور اظفار کرے واللہ اعلم **نوع چھٹی** اذکار و دعوات و استغفار مین - تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ذکر خدائی تعالی
کرتے تھے جمیع احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز اونکو ذکر حق سے نروکتی تھی اور سخن حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد و ثنا
اور تمجید اور توحید اور تسبیح اور تقدیس اور تہلیل اور تکبیر مین ہوتا تھا اور سب حالت قیام اور قعود اور اضطجاع اور ایاب
وذہاب اور اکل و شرب اور نوم و یقظہ اور ولوج و خروج اور سفر اور اقامت اور رکوب و قدوم اور سائر حالات مین ذکر
حق تعالی سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور منفک نہوتا تھا اور فضیلت دعا اور تحریص اور ترغیب اوسکی مین آیات
اور اخبار اور آثار زیادہ حد و حصر اور شمار سے وارد ہوئے ہین اور کافی ہے اوسکے اثبات مین امر حق تبارک و تعالے
ادعونی استجب لکم یعنی پکارو مجھی قبول اور اجابت کرونین تمہارے لئے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

الدعا مخ العبادت یعنی دعا مغز ہے عبادت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکہائی ہین امت کو شرایط اور آداب کہ مذکور ہین کتب مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال اور حمد و ثنا اور عدم استعجال اور ابتدا تحمید و ثنائے ذوالجلال اور صلوۃ اور سلام اوپر حضرت اور آل اور اصحاب اونکے پر اور ایک آداب دعا سے رفع یدین اور بسط اونکا مقابل وجہہ کے اور بعض روایات مین خدا کے تشکین بہی وارد ہے اور حدیث بخاری مین بروایت ابی ہریرہ آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کے لئے ایک دعا ہے مستجاب اور مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ اور پنہان کر رکہون اپنی دعا کو شفاعت امت کے لئے آخرت مین اور تہی آنحضرت کہ استغفار کرتے تہے ساعت بساعت اور روایت ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ستر بار اور ایک روایت مین زیادہ ستر بار سے ہر روز اور ایک روایت مین سو بار آیا ہے اور کہا ہے کہ استغفار کرنا حضرت کا تعلیم و تشریع ہے امت کے لئے تا ہمیشہ مستغفر اور تایب ہو دین ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم و مغفور ہین استغفار اونکو کس چیز سے کرین یا یہہ کہ استغفار امت کے لئے ہووے **وصل** قرارت آنحضرت مین وصف قرارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرائت مرتلہ مفسر تہی حرفا بعد حرف اور مد کرتے تہے اور وقف اوپر سر آیت کے اور حدیث صحیح مین آیا ہے زینوا القرآن باصواتکم یعنی زینت اور آرایش دو قرآن کو اپنی آوازون کے ساتہہ اور اختلاف کیا ہے علما نے مسئلہ تغنی مین ساتہہ قرآن کے بعض نے جائز کہا ہے یعنی اگرچہ لازم آوے افراط مد مین اور اشباع حرکات اور مانند اوسکے مین تغنی اگرچہ بقوانین موسیقہ ہووے اور بعضون نے مطلق منع کیا ہے اور حق وہ ہے کہ تطریب اور تغنی اوپر دو وجہہ کے ہے اور ایک وہ کہ اقتضا کرے اوسکو طبیعت اور سماحت کرے ساتہہ اوسکے بے تکلف اور تمرین اور تعلیم کے اور وجہہ دوسری وہ کہ ساتہہ صنع کی صنایع موسیقہ سے ہووے مگر بہ تکلف اور تصنع اور تمرن کے اور یہی ہے کہ اوسکو سلف نے مکروہ رکہا ہے اور انکار کیا ہے قرارت کا ساتہہ اس وجہہ کے اور صاحب مواہب کہتا ہے کہ ابو اسحاق ثعلبی نے ذکر اسماء اوس جماعت مین کہ جنہون نے مجلس سماع مین جان دی ہے ایک مجلد تصنیف کیا ہے اور کتاب نفحات الانس مین بہی مذکور ہے **وصل** اور جبکہ سخن یعنی قرآن مین واقع ہوا اگر مجمل سماع غنا سے اشارہ کیا جاوے دور نہو وے جانا چاہیے کہ اس مسئلہ مین اختلاف بہت آیا ہے قدیما و حدیثا و قولا و فعلا بعضے ساتہہ اباحت اوسکے قایل ہوئے ہین اور مباشرت اوسکے ساتہہ کی ہے اور بعض نے انکار اور اجتناب کیا ہے اور بعض متوقف اور متردد رہی ہین اور کہا ہے کہ نہ یہہ کام کرین ہم نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہہ

تین طریق ہین ایک مذہب فقہا اور یہہ انکار کرنے مین اشد انکار اور سلوک کرتے ہین مسلک تعصب اور عناد مین اور الحاق کرتے ہین اوسکے فعل کو ساتھہ ذنوب کبائر کے اور اوسکے اعتقاد کو ساتھہ کفر اور زندقہ اور الحاد کے اور یہہ افراط اور خروج ہے طریقہ اعتدال اور انصاف سے اور دوسرا طریقہ محدثین کا ہے اور وہ کہتے ہین کہ تحریم اوسکی حدیث صحیح اور نص صریح سے ثابت نہین ہوئی ہے بلکہ جو کچہہ وارد ہوا ہے اس باب مین احادیث سے یا موضوع ہین یا مطعون اور ایسی ہے آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعض مفسرین نے ساتھہ اوس چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے لیکن اوسکے لیئے تاویلات اور محامل بہی اور ہین پس جب ثابت نہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور اباحت تیسرا طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اونکے اس باب مین مختلف اور افعال مجتذب آئے ہین بعضون نے اجتناب کیا ہے اور بعض نے مباشرت لیکن انکار اونکا اشد اور اجتناب اقوی ہووے کہ مذہب اونکا اخذ بعزیمت اور احتیاط اقوال اور افعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض کے اونمین غالب آیا ہے ولع اور شوق اور سکر محبت اور طفح حال اور وجد اور حکم اونکا حکم واله اور سکران کا ہے اور صاحب کتاب الاقتناع باحکام السماع نے ذکر کیا ہے کہ غنا اوپر دو وجہ کے ہے ایک وجہ کہ جاری ہوئی ساتھہ اوسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور محو غفلت اعمال اور حمل اثقال اور قطع مفاوز طریق حج مین وصف کعبہ اور زمزم اور مقام مین اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت مین اور مثل غناء النساء کے تسکین اطفال کے لیے اور مانند اوسکے اور یہہ مباح ہے اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مندوب ہے اور سماع غنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہے اور ہے اسیطرح سعد بن المسیب سے کہ افضل ہین تابعین مین سے اور سعید بن جبیر کہ اعاظم تابعین سے ہین اور ابراہیم بن سعد کہ امام وقت تہے اور حکایت کیا ہے صاحب تذکرہ نے کہ پوچہے گئے امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری حال غنا سے پس کہا دونون نے کہ نہین غنا کبائر سے اور نہ اسواء صغائر سے اور امام ابو یوسف کہ بیا اوقات حاضر ہوتے تہے مجلس رشید مین اور ہوتا تہا وہمین غنا پس سنتے تہے اور روتے تہے اور پوچہا گیا امام مالک سے پس کہا منکر نہین اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول ہے اور رد انکا یہی واسطے طوالت کے قلم کو رد کا کیا اور امام شافعی سے کہ کراہت غنا منقول ہے مراد وہ ہے کہ ترک اوسکا اولی ہے اور امام احمد بن حنبل صحیح ہوا ہے اوس سے روایت مین کہ سنتا ہے غنا کو پاس بیٹی اپنی کے نام اوسکا صالح ہے وصل اور صاحب

امتناع سے نے سماع مین تین قول ذکر کیے ہین حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلائل ہر مذہب بھی ذکر کیے ہین لیکن مذہب اباحت
کو ترجیح دیا ہے موافق مدعا اپنی کے اور مقصود شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ کا نقل اقاویل سے اباحت سماع سے تا معلوم ہو کہ
مسئلہ مختلف فیہ ہے جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی اور تعصب کرنا اوسمین مناسب طریقہ اختلاف کے نہین ہے
پس چاہیے کہ زبان حال اور قال طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگون سے باوجود تعارض ادلہ اور تباین طرفین
اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اوس جانب دوسرے مین قطع نظر راجح اور مرجوح سے نگاہ رکھی اور سررشتہ ادب ہاتھ سے
فرد صحبت عافیت گرچہ خوش افتاد ای دل ٭ جانب عشق عزیز است فرو مگذارش لیکن دف مختلف فیہ ہے بعضون نے
مباح کیا ہے اور بعضون نے مطلق حرام اور بعض نے فرق کیا ہے جلاجل دار اور اوسکے غیر مین اور صواب اباحت
اوسکی کا ہے نکاح مین اور بعض نے اعلان اوسکا بدف مستحب کہا ہے اور شاید کہ مبنی نغے ہے اور عود کہ اوسکو بربط بھی
کہین اوسمین بھی اختلاف ہے اور رود کہ قول محدثین کا ہے کہ نہی شارع سے ثابت نہین ہوئی اور کوئی حدیث اس باب مین
بثبوت نہین پہنچی مراد وہ ہوگی کہ نہی اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی لذاتہ ثابت نہین ہوئی جیسیکہ خمر اور زنا
اور اوسکی امثال مین ثابت ہے لیکن تغنی اور اوسکی استماع مین حیثیت اتباع سید الورے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اقتداے اصحاب اور اتباع آنحضرت کہ بطریق تقرب اور تعبد اوپر اوسکے اجتماع کیا ہو خلجان باقی ہے **جواب**
وہ ہے کہ محل اور مقام آنحضرت متعالی اور برتر ہے اور اوردہ سکے اوضاع اور مشارب مختلف اوپر بعض کے
جانب تورع اور اتقا غالب آئی اور احتیاط دامن گیر ہوی اور ذوق وجمعیت عبادات اور طاعات مین حاصل پایا
اور اوپر بعض کے سکر اور مستی نے غلبہ کیا اور ذوق اور شوق اونکو سماع مین پایا گیا پس مدعا وہ ہے کہ یہ امر
مختلف فیہ ہے اور امر مختلف فیہ مین ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن نکرنا چاہیے اور ہر ایک کو اوسکے حال پر چھوڑنا چاہیے
بیت عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ٭ نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند ٭ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب
وصل طعام وشراب ولباس ونکاح ونوم مین — بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہے کہ کہا پر نہوا شکم
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھہ سیری کے ہرگز اور رہتے آنحضرت اہل وعیال اپنی مین کہ نہ طلب کرتے
تھے اونسے کوئی طعام خاص اور شراب جو کھلاتے کھا لیتے اور جو پلاتے پی لیتے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ خوش آتی نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا مین تین چیزین طیب — اور نسا — اور طعام پس پایا

اون دو کو اور بنایا طعام کو اور تہا نان خورش آنحضرت سرکہ اور فرماتے تہے نعم الادام الخل یعنے بہتر نان خورش سرکہ ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ ضیق اور قلت معیشت بیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دائمی نہ تہی اور اگر تہی تو از جہت احتیاج اور افلاس اور نا یافت کی تہی بلکہ گاہے بجہت جود و ایثار اور گاہی بجہت کراہت شبع اور کثرت اکل اور اختیار بہ ریاضت کے تہی اور اختیار کیا آنحضرت نے فقر کو باوجود امکان حصول توسع اور تبسط کے جیسا کہ حدیث مین بروایت ابی امامہ آیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عرض کیا اوپر میرے پروردگار میرے نے کہ کر دیوی میرے لیئے بطحاء مکہ کو طلا مینے قبول نکیا اور کہا سیر ہوون مین ایکدن اور گرسنہ رہون مین ایکدن تا حالت سیری مین شکر کرون مین اور حالت گرسنگی مین تضرع اور علما راضی نہین ہین کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہین یا بزہد و ضرورت وصف کرین اور جو مشہور ہے لوگون مین قول آنحضرت سے کہ الفقر فخری وبہ افتخر یعنی فقر بزرگی میری ہے اور ساتہہ اوسکے افتخار کرتا ہون مین۔ کہا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہہ حدیث موضوع ہے فقد بر واللہ اعلم و فی احادیث مین وارد اور مشتہر ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت جوع سنگ اوپر شکم کے باندہا ہے اور صحابہ نے بہی اور مواہب مین کہتا ہے کہ انکار کیا ہے ابو حاتم بن حبان نے احادیث وضع حجر کو اوپر بطن شریف کے اور کہا ہے کہ یہہ احادیث باطل ہین اور تمسک کیا ہے ساتہہ حدیث صوم وصال کے وصل اور آنحضرت انواع مخصوص کے اغذیہ سے قصر نفر ماتے تہے اور بجہت عدم سلوک راہ تکلف اور بقصد توسع اور پراست کے اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتے تہے جو کہ عادت اہل بلد کی تہی اور جو کچہہ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اوسکے سے اور کہایا ہے آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے لحم شات اور کہانا لحم بقر کا بخصوص معلوم نہین ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہش کرتے تہے لحم کو یعنی بدندان کہاتے تہے استخوان سے اور کہایا ہے آنحضرت نے قدید یعنی گوشت خشک کیا ہوا اور کہایا ہے آنحضرت نے جگر بریان کیا ہوا اور کہایا ہے لحم دجاج کو روایت کیا اوسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اور کہایا ہے لحم حمار وحش کو یعنی گورخر روایت کیا اوسکو شیخین نے اور کہایا ہے گوشت شتر کو سفر اور حضر مین اور کہایا ہے گوشت خرگوش کو اور کہایا ہے دواب بحر کو۔ روایت کیا اوسکو مسلم نے اور کہائی ہے حضرت نے نان ترکی ہوئے ساتہہ روغن اور مسکہ کے اور کہائی نان ساتہہ زیت کے اور کہایا ہے آنحضرت نے کدو کو اور دوست رکہا ہے اوسکو اور کہایا ہے سلق پختہ با روجو اور کہایا ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہے کہ طیار کیا جاتا ہے آٹی سے اوپر ہیات عصیدہ کے لیکن رقیق تر لوبیسے
کذا قال الطبری اور کہایا ہے آنحضرت نے اقط کو کہ اوسکو فارسی مین [illegible] کہین ڈالا جاتا ہی طعامون اور شوربون
مین۔ اور کہایا ہے رطب اور تمر اور بسر کو اور دوسرے ثمر کہتے تہے جذب کو کہ اوسکو جمار بہی کہین اور وہ ایک
چیز ہے کہ درخت خرما سے نکلتے ہے کہ اوسکو شحمة النخل کہین اور کہایا ہے پنیر کو اور کہایا ہے آنحضرت نے
بطیخ ساتہہ رطب کے اور ایک روایت مین طبیخ واقع ہوا ہے بتقدیم طا اور تناول فرماتے آنحضرت فواکہ بلدیہ کے
بوقت رسیدگی اونکے اور پرہیز نکرتے تہے اوس سے اور نہین کہایا حضرت نے سیر اور پیاز خام کو بلکہ منع فرمایا ہے کہ اونکو
کہا کر مسجد مین نہ آوے اور مجامع کو بہی اسی پر قیاس کیا ہے اور کراہت اونکی تنزیہی ہے نہ تحریمی **وصل** طریقہ تناول آنحضرت
مین اور تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تناول فرماتے تہے ساتہہ تین انگشت ابہام اور سبابہ اور وسطے کے روایت
کیا اوسکو ترمذی نے شمائل مین اور صاحب مواہب حدیث مرسل لایا ہے کہ آنحضرت نے ساتہہ پانچ انگشت کے کہایا ہے
اور جمع مین المحدثین باختلاف احوال اور اوقات ہے اور بعد اناکل کے لعق اصابع اور صحفہ امر واقع ہوا ہے اور بعض روایات
مین چٹانا اصابع کا اطفال اور خدام کو بہی وارد ہے اور تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نکہاتے تہے متکی اور فرماتے
کہ مین بندہ ہون بیٹہتا ہون جسطرح کہ بیٹہتے بندے اور کہاتا ہون جسطرح کہ کہاوین بندے الا در صورت عارضہ رخصت ہے
اور صاحب مواہب نے کہا ہے کہ جو ثابت ہوی کراہت اتکا کی یا ہوتا اوسکا خلاف اولی پس مستحب صفت جلوس مین
اکل کے لیے وہ ہے کہ دو زانو پر بیٹہے اور پشت دونو قدم کے یا ایستادہ کرے پای راست کو اور بیٹہے اوپر پای چپ کے
اور جب کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کہے کافی ہے اور
حاصل ہوتی ہے سنت اور بعد طعام کے حمد کرتے تہے خداے عز وجل کی اور صیغے حمد کے متعدد ماثور ہین اور اسقدر کافی ہے
کہ کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت ہین اللہ کے لیے جسنے کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو
اور گردانا ہمکو مسلمانون سے اور دہوتے آنحضرت دست مبارک پیش از طعام اور بعد اوسکے اور نکہاتے تہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور نہین کہایا حضرت نے اوپر خوان کے ہرگز اور نہین کہاے نان تنک
ولیکن کہایا ہے اوپر سفرہ کے کہ وہ چرم یا برگ خرما سے تہا اور مواہب مین کتاب ہدی سے نقل کیا ہے کہ بعض اطبا نے
کہا ہے کہ جو کوئی چاہے حفظ صحت لیبعد عشا مشی کرے باندازہ سو قدم کے اور خواب نکرے عقب اوسکے کہ مضر ہے اور

نماز پڑھنا پیچھے کھانے کے آسان کرتا ہے ہضم کو **وصل** بیان شرب آنحضرت میں ولیکن شرب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
پس بتحقیق دوست رکھتے تھے آب شیریں اور سرد کو کہ لاتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم سقیا سے کہ ایک چشمہ ہے کہ درمیان مدینہ
اور اوسکے دو دن کی راہ ہے اور لائے ہیں کہ آنحضرت عسل کو بآب مزج کرتے تھے وقت صباح اور نوش فرماتے تھے اور
جب چند ساعت اوپر اوسکے گذرتیں اور توجع پیدا ہوتی جو حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتے اور دوست رکھتے تھے
حضرت لبن کو اور فرماتے تھے کوئی چیز نہیں کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے اور کام دونو کا کرے مگر لبن ہی حضرت نے
فرمایا ہے تین چیزیں اگر کوئی دیوے پھیرنا بجا ہے لبن اور وسادہ اور دہن اور ایک حدیث میں طیب بجاے دہن واقع
ہوا ہے اور احیانا حضرت نے تکرع بھی کیا ہے یعنے پانی کہ ساتھ پیا ہے انہار وغیرہ سے نہ ساتھ مونہہ کے مثل چارپایوں کے
اور آنحضرت پانی اوپر کھانے کے نہ پیتے تھے کہ مفسد ہے اور جبتک طعام رو بانہضام نہ ہووے پانی پینا نہ چاہیے اور پانی بیٹھکر
پیتے تھے روایت کیا اسکو مسلم نے - الا آب زمزم اور آب وضو اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ پیتے تھے پانیکو بیچ تین دم
ساتھ اور فرماتے تھے کہ یہہ سیراب سازندہ تر اور گوارندہ تر اور شفا بخشندہ تر ہے اور قدح کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کر
اور دم لیتے اور دم لینے کو اندر قدح کے منع فرماتے تھے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتھ مونہہ کے تسمیہ فرماتے اور جب
جدا کرتے حمد کہتے یہہ تین بار اور حدیث میں آیا ہے کہ جب رکھا جاوے مائدہ پس چاہیے کہ نہ اوٹھے آدمی اور نہ اوٹھاوے
اپنا ہاتھ کھانے سے اگرچہ سیر ہووے جب تک کہ فارغ نہ ہووے قوم کہ یہہ بات خجل کرتی ہی اوسکے ہمنشین کو کہ شاید اوسے
حاجت باقی رہی ہو **وصل** بیان لباس حضرت میں - عادت شریف حضرت کی لباس میں توسع اور ترک تکلف تھا سفر السعادت میں
مرقوم ہے کہ لوگ بعد آنحضرت دو فرقے ہوئے - بعض نے مبالغہ کیا تزئین اور تجمل میں اور ثیاب نفیس پہننا اختیار کیا اور اوسکے
مقید ہوئے اور بعض نے التزام ثیاب خشن اور درشت اور خسیس اختیار کیا اور اوسکے مقید ہوئے اور یہہ دونو روش
خلاف طریقہ نبوی کے ہیں توسع اور عدم تقید اور تکلف ہر حال میں محمود ہے اور بسا اگر احیانا لباس نفیس گران بہا کہ حضرت
کے لیے ملوک ہدیہ بھیجتے اور ارسال کرتے تھے بارادۂ استمالت اونکی خاطر کے پہنتے تھے لیکن جلد بدن مبارک سے اوتارتے تھے
اور اوپر لوگوں کے تقسیم کرتے تھے اور اکثر علما و عباد لباس حسن اور جامۂ نفیس پہنتے تھے اور نیت اونکی اوس میں
صالح تھی جیسا کہ آنحضرت وفود کے لیے تجمل فرماتے تھے اور جمعہ اور اعیاد کے لیے بھی لباس جدا رکھتے تھے **وصل** دستار مبارک
میں - نہ تھا عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت بڑا اور بھاری کہ اوس سے سر مبارک پر بار ہوتا اور نہ صغیر کہ قاصر ہوتا

وقایہ سرکو چادر بردے اور یہ آیا ہے کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تہا اور کبھی سات گز ہوتا اور دراع شرعی ایک ہاتھ ہے سرانگشت میانہ سے بند مرفق تک اور صحیح مسلم مین حدیث عمر بن حریث سے آیا ہے کہ کہا دیکہا مینے آنحضرت کو اوپر منبر کے اور تہا اوپر سر مبارک کے عمامہ سیاہ کہ رہا کیے تہے طرف اوسکے درمیان دونو شانون اپنے کے اور صاحب مواہب ابن ارقم سے نقل کرتا ہے کہ کہا ہے یہہ آستینین فراخ دراز مانند اخراج کے اور عمائم مثل ابراج حادث ہین نہین پہنا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور نہ کسی ایک نے اصحابہ رضی اللہ عنہم سے اور مخالف ہے سنت کے اور جنس خیلا سے اور نہ اوپر ہر تقدیر کے وہ ہوا ہے ہوتا ہے حرمت اور کراہت سے اسبال اور تطویل سے آزار اور اوسکے غیر مین مقید بقصد خیلا اور تکبر اور تزئین کی ہے اور جو یا ان قصد نہو وے جیسا کہ دفع برد یا اور عارضہ کے ہو داخل اس حکم مین نہو وے اور جو آیا ہے ازار اس جگہ کہ مذکور ہے یعنی تہبند کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم مین ہے اور سر اوسکو سراویل کہتے ہین اختلاف ہے کہ آنحضرت نے اوسکو پہنا ہے یا نہین اور روایت کیا گیا ہے کہ بیچتی تے آنحضرت سراویل کو اور پہنتی تے صحابہ حضرت کے زمانہ مین واللہ اعلم اور تہا محبوب ترین ثیاب حضرت کے نزدیک قمیص اگرچہ ازار اور ردا ہی پہنتے تے لیکن پیراہن کو بہت دوست رکہتے تے اور تہا طول ردا حضرت کا چار گز اور عرض اوسکا دو گز اور ایک بالشت اور پہنا ہے آنحضرت نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبہ رومیہ تنگ آستین چنانچہ وقت وضو کے دستہا ے مبارک آستین سے نکال کر اور جبہ کو اوپر کتفین اور پشت کے ڈالتے پس ہاتھ دہوتے اور یہہ حالت سفر مین تہا اور سفر مین جامہ تنگ پہنتے تہے اور صاحب مواہب نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اختلاف ہے علما کا ثیاب معصفر مین پس اباحت کیا ہے ایک جماعت علما اور تابعین اور من بعدہم نے اور امام اعظم اور شافعی اور مالک قائل ہین ساتہہ اوسکے ولیکن کہا ہے امام مالک نے کہ پس غیر معصفر افضل ہے اور ایک روایت مین تجویز کیا ہے لبس اوسکا بیوت اور سرا اون مین اور مکروہ رکہا ہے محافل اور اسواق مین اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اور مذہب حنفیہ مین بہی اقوال ہین صحیح وہ ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تحریمی اور جائز ہے نماز ساتہہ اوسکے بکراہت پس معلوم ہوا کہ جامہ معصفر اور معقر دونو منہی عنہ ہین ولیکن تطلس کہ عبارت ہے ڈہانکنی سر سے ساتہہ چادر اور مانند اوسکے اور ڈالنی دونو طرف اوسکی اوپر کتفین کے پس کہا ہے ابن قیم جوزی نے کہ وہ مکروہ ہے منقول نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور حدیث بیہقی کی شعب الایمان مین ہے اور حدیث سہل بن سعد ساعدی اور ابن سعد طبقات مین حدیث انس سے اور سعد بن منصور سنن مین یہہ سب احادیث رد کرتے ہین قول ابن قیم جوزی کو وصل

اور لباس آنحضرت سے خاتم بہی کہ پہنتی تہے اوسکو صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی بہی وہ خاتم دست مبارک مین اور بعد آنحضرت کے دست ابوبکر رضی اللہ عنہ
مین اور بعد اوسکے دست عمر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اونکے دست عثمان رضی اللہ عنہ مین تا آنکہ گر پڑی بیر اریس مین
کہ نام ایک چاہ کا ہے جانب مسجد قبا مین اور پہننا خاتم حدید اور صفر اور نحاس کا مکروہ ہے - ولیکن خاتم ذہب پس صحیحین
مین بروایت براء بن عازب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آیا ہے کہ کیا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خاتم ذہب سے
اور تختم بخاتم عقیق پس بروایت انس آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تختم کرو بخاتم عقیق اور یہ بیچ سر فراز تر ہے
بزینت اور نقش نگین آنحضرت صلی علیہ و آلہ وسلم محمد رسول اللہ تہا سطر اول مین محمد اور ثانی مین رسول اور ثالث مین
اللہ لونہین کہا ہے صاحب مواہب نے اولیس دو خاتم یا زیادہ مین کراہت ہے جفی خا کہ فتنہ ہو وسے اور صاحب مواہب
بہی کہتا ہے کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل مین لبس خاتم مین بہی اختلاف ہے بعضون نے اہل علم سے
مباح رکہا ہے بے کراہت اور بعض نے مکروہ رکہا ہے اگر بقصد زینت ہو وسے اور بعض مکروہ رکہاین مگر صاحب سلطنت
اور خداوند حکم کو اور حدیث مین بہی ایسا ہی آیا ہے و فصل بیان نعل شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
- نعل اوسے کہین کہ ڈہانپے ساتہہ اوسکے قدم کو اور اگر ڈہانپا جاوے ساتہہ اوسکے فقط انگشت تو وہ ہے والا نعل -
صحیح بخاری مین بروایت انس آیا ہے کہ نہین نعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو قبال اور قبال زمام نعل ہے اور وہ
ایک دوال ہے کہ ہوتا ہے درمیان دو انگشت کے اور ترمذی شمائل مین روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دو قبال تہے
کہ دونو تہے شراک اوسکے اور بعض نے علماء حدیث سے تمثال نعل شریف کو تالیف علیحدہ مین بیان کیا ہے اور فضل اور
نفع اور برکت اوسکی بہت لکہی ہے اور مواہب مین تجربہ اوسکا دفع وجع کے لیے ساتہہ رکہنی اوس تمثال کے موضع
وجع مین اور حصول امان کے بغی بغات اور غلبہ عداوت سے اور حرز ہو شیطان مارد اور شر حاسد سے اور تیسیر طلق اور پر عورت
کے ذکر کیا ہے اور قصائد اونکی مدح اور بیان فضائل مین انشا کیے ہین و فصل بیان فراش مین - اور فراش آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحیحین مین عائشہ رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ کہا تہا فراش رسولخدا کہ خواب فرماتے تہے اوپر
اوسکے ایک چرم حشو بپوست درخت خرما اور تہا کوفتہ اور رکہا ہے کہ لیٹتے تہے آنحضرت اوپر حصیر کے اور نہ تہا اوپر بدن مبارک
کے سوای ازار کے اور نشان پڑ گئی تہی حصیر کے پہلو مین اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ایک قوم ہی کہ دیے گیے شتاب اونکو

وصل بیان نکاح اور جماع آنحضرت مین
طیبات اونکے دنیا مین اور ہم وہ قوم ہین کہ دیر رکہے گئے طیبات ہماری آخرت مین
ابن سعد نے طاؤس اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ دیے گئے تہے آنحضرت قوت چالیس مرد کی جماع مین اور کہا ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے تزوج کرو اس لیے کہ افضل اس امت کا وہ کوئی ہے کہ زیادہ ہین نسا اوسکے اشارت ہے ساتہہ ذات شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا عام ہو وے بروایت انس آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تفضیل دیا گیا
مین اوپر لوگون کے ساتہ چار خصلت کے سماحت اور شجاعت اور کثرت جماع اور شدت بطش کے رواہ الطبرانی پس معلوم ہوا
کہ قوت مباشرت نسا کمال انسان سے ہے اور تحقیق داود علیہ السلام کی ننانوے ازواج پس دوست رکہا ایک اور عورت کو
تا سو پوری ہوین اور سلیمان بن داود علیہما السلام طواف کرتے تہے اوپر نوسی نساء کے اور قوت جماعی کہ آنحضرت کو تہی داخل
معجزہ ہے کہ طواف کرتی تہے ایک شب مین سب ازواج مطہرات کے اوپر کہ گیارہ یا نو تہین علی اختلاف الروایات اور بیان سے کوئی
توہم فضیلت سلیمان علیہ السلام کا اوپر آنحضرت کے نکرے اسلیے کہ سلیمان علیہ السلام نبی ملک تہے اور دیا گیا تہا انکو ملک کہ نہین دیا
بعد اونکے کسیکو اور یہہ کثرت نساء انکو منجملہ اوسکے تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت اور فقر اختیار فرمایا
اور فوائد اور منافع نکاح اور جماع کے بہت ہین عمدہ اونکا وجود تناسل اور بقا اور دوام نوع انسان جس مدت تک کہ خدا نے چاہا
ہو اور قضاے حاجت اور تحصیل لذت اور ذوق مباشرت اور منافع نکاح سے غض بصر اور دفع احتقان منی کا ساتہہ استفراغ اوسکے
اور حفظ صحت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہین احتقان سے اور فوائد نکاح سے زیادہ تکلیف اوپر قیام حقوق نساء کے اور
صبر اونکی ایذا اور کج خلقی کے اوپر اور مذہب حنفی مین مطلق تزوج افضل ہے تجرد سے وصل نوم آنحضرت مین۔ نوم آنحضرت
اوپر قدر اعتدال کے تہا اور نہ فرماتے تہے نوم فوق قدر محتاج الیہ کی اور منع کرتے تہے نفس کو قدر محتاج الیہ سے اور رات مین کبہی
خواب فرماتے اور بعد ازان بیدار ہوتے اور مسواک کرتے اور وضو اور نماز ادا کرتے اور پہر خواب مین جاتے اور بیدار ہوتے اور
نماز ادا فرماتے چند بار شب مین ایسا ہی کرتے اور خواب اوپر پہلو داہنے کے فرماتے تہے اور احیاء العلوم مین لکہا ہے کہ نوم چار نوع
ہے نوم اوپر ظہر کے عبرت پذیرون کے لیے کہ نظر کرتے ہین آسمان اور کواکب مین اور فکر کرتے ہین آیات اوسکی مین اور نوم
اوپر یمین کی متعبدون اور بیدار ہونیوالون کے لیے واسطے نماز شب کی اور نوم اوپر یسار کی راحت اختیار کرنیوالون کے لیے ساتہہ ہضم طعام کے اور نوم
اوپر منہہ کی یعنی اوندہا سونا نگون بختون اور بیخبرون کے لیے قسم تیسری ذکر وقائع سنوات ہجرت مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدا سے
تا مبادی مرض اور وفات تک جاننا چاہیے کہ اتفاق ہے مدت اقامت آنحضرت مدینہ مین دس برس تہی اور علماء سیر نے وقائع اون دس برس کے ہر سال مین جو کہ وقوع پایا

بعد اجدا ذکر کیا ہے **اول** وقایع بعد از قدوم شریف تاسیس مسجد قبا ہے کہ آنحضرت نے بدست مبارک اپنی کے اور خلفا نے سنگ
رکھے ہیں **ثانی** وقایع سنہ اولی سے اسلام عبد اللہ بن سلام کا ہے کہ حبار یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تہا اور **ثالث**
وقایع سنہ اولی سے بہیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابو رافع کو کہ مولی السرور تہا مکہ میں ساتہ پانچسو درہم اور دو شتر کے
تا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اوسکے ماں ام ایمن کو مدینہ میں لاوین پس اس جماعت کو لائے اور
عبد اللہ بن ابی بکر نے بہی عیال پدر اپنی کو اوٹہا کر ہمراہ اونکے مدینہ میں لائے اور **رابع** وقایع اوسی سال سے بنا مسجد عظیم مدینہ کی ہے
اور وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں علامت محراب کہ اب مساجد میں متعارف ہے نہ تہے ابتدا اوسکی وقت عمر بن عبد العزیز
سے ہے کہ ولید بن عبد الملک کی طرف سے امیر مدینہ تہا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تہا اور صاحب مواہب کہتا ہے کہ مسجد میں ایک
موضع مظلل تہا کہ وہاں پناہ پکڑتے تہے اور جا سے بود و باش اپنی کرتے تہے وہ مساکین کہ خان و مان نرکہتے تہے اور اوسکو
صفہ کہتے تہے اور اہل اوسکے کو اصحاب صفہ اور صحیح بخاری میں بروایت ابی ہریرہ وہ ستر تن تہے کہ نہ تہی اوپر کسی ایک کے
اونمیں سے ردا الا ازار یا گلیم کہ باندہا تہا اوپر گردن اپنی کے بعضوں کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین پہنچتے تہے اور
گاہی اہل صفہ چار سو تک پہنچتے تہے اور کبہی کم ہو جاتے تہے اور گاہی بیشتر اور وقایع اوسی سال سے تشریع اذان ہے
اور ذکر اوسکا باب عبادات میں بتفصیل گذرا ہی حاجت اعادہ کی نہیں ہے اور بعض نے اوسکو وقایع سنہ ثانیہ میں رکہا ہے
واللہ اعلم اور وقایع سنہ اولی ہجرت سے اسلام سلمان فارسی کا ہی کہ اصل اوسکی فارس ہرمزی سے ہے اور بعض نے
اصفہان سے کہا ہے اور وقایع اوسی سال سے ہے باندہنا عقد مواخات کا درمیان مہاجرین اور انصار کے کہ تہے وہ ہر طائفہ
سے پینتالیس اور ایک قول میں پچاس پچاس مہاجرین سے اور پچاس انصار سے اور یہہ عقد مواخات بیشتر از نزول اس آیہ کے
تہا واولی الارحام الخ اور بعد اوسکے منسوخ ہوا اور وقایع اوسی سال سے ہے زیادتی نماز حضر میں اور تحت کرنا گرگ کا ساتہ
شعبان کے اور وقایع سنہ اولی سے ہے امر کرنا آنحضرت کا صحابہ کو ساتہ صوم یوم عاشورہ کے اور وقایع اوسی سال سے
ہے وفات براء بن معرور کی اور وہ نقیبی انصار سے ہے خزرجی سلمی اور موت اسعد بن زرارہ بہی اسی سال میں ہوئی ہے
اور یہی اسی سال میں کلثوم بن الہدم نے کہ انصاری ہے اور عثمان بن مظعون نے کہ مہاجرین سے ہے وفات پائی **ذکر وقایع**
سال دوم اور منجملہ وقایع سال دوم تحویل قبلہ ہے اور نکاح فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اور
ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بقول اصح پانچ برس پہلے نبوت سے ہے اور شہر تزویج میں اختلاف ہے بعض کے

نزدیک رمضان اور بقول بعض رجب اور بقول بعض صفر اور بقول بعض بعد از غزوۂ احد کذا فی جامع الاصول اور سن شریف
حضرت فاطمہ رضی عنہا کا وقت تزویج مین بعض کے نزدیک سولہ[16] برس کا اور بقول بعض اٹھارہ برس اور بقول بعض پندرہ برس
اور تھے علی مرتضی رضی اللہ عنہ اکیس[21] برس پانچ مہینہ کے اور حدیث مین آیا ہے کہ رنگ روے مبارک حضرت فاطمہ رضی کا بسبب اکثر نشست
روبروے آتش اور پکانے روٹی اور جاروب خانہ اور طحن جو کے متغیر ہوا تھا اور دست مبارک مین اثر اور جامہ متغیر چنانچہ علی مرتضی رضی
ایک مرتبہ بطلب خادم پیش آنحضرت تشریف لیگئے پس آنحضرت نے فرمایا مین تمکو بہ از خادم ایک چیز تعلیم کرتا ہون کہ جسوقت سونے لگو
تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس[34] بار اللہ اکبر کہو۔ علی مرتضی رضی کہتے ہین کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہین کیا نہ
اور نہ شب صفین مین۔ اور وقایع سنہ دوم سے فرضیت ماہ رمضان اور نماز عید اور صدقہ فطر کی ہے بعد از تمادی اٹھارہ مہینہ
کے قدوم آنحضرت سے مدینہ مین اور یہی اسی سنہ مین امر جہاد و قتال واقع ہوا اور اذن کیا گیا ساتھ اوسکے
اور مجموع غزوات آنحضرت کہ خود بہ نفس نفیس باہر آئے ہین بقول صاحب مواہب ستائیس[27] ہین اور صاحب روضۃ الاحباب
کے نزدیک ایک قول مین اکیس[21] اور قول دوسرے مین چوبیس[24] نقل کی ہین اور صحیح بخاری مین زید بن ارقم سے
روایت کیا ہے بدر اور احد اور احزاب اور بنو قریظہ اور بنو المصطلق اور خیبر او فتح مکہ اور حنین او
طایف اور عدد سرایا کا سینتالیس[47] تھا اور بعض نے چھپن[56] کہا ہے اور صحیح بخاری مین بروایت ابن اسحق اول غزوہ آنحضرت ابوا
بعد از ان بواط بعد از ان عشیرہ اور روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے ابن عباس سے کہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سیاہ تھا اور لوا سفید اور بروایت ابن عدی مکتوب تھا اوسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہی شہر ربیع الاول
سنہ دوم[2] مین اوپر راس تیرہ[13] مہینے کے ہجرت سے غزوہ بواط واقع ہوئی اور بعد از ان غزوہ عشیرہ اور روضۃ الاحباب
اور معارج النبوت مین مذکور ہے کہ اسی سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کنیت کیا ساتھ ابو تراب
کے اور مشہور بروایت بخاری اور مسلم کے سہل بن سعدی سے اور طرح پر ہے اور یہی اسی سال مین کرز بن جابر فہری اوپر
شتران مدینہ کے کہ چراگاہ مین تھے اور وہان شتر آنحضرت کے بھی تھے آیا اور ہانک لے گیا اور یہی اسی سال مین سریہ
عبد اللہ بن جحش کہ پسر عمہ آنحضرت اور بھائی ام المومنین زینب رضی بنت جحش کا تھا وقوع پایا اور اعظم وقایع کا سال دوم
مین ہجرت سے واقعہ غزوہ بدر کبری اور بدر عظمی بھی کہین وصل او جب لشکر اسلام پہنچا آیا آنحضرت نے تسویہ صفوف کیا
اور فرمایا کہ جبتک مین نکہون حملہ اوپر اعدا کے نکرو۔ پس اول وہ لشکر کفار سے باہر آئی عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن

عتبہ تھے اور مبارز طلب کیے اور لشکر اسلام سے بھی تین شخص نکلے عوف اور معاذ بیٹے حارث کے اور عبداللہ بن رواحہ کفار نے
پوچھا تم کون لوگ ہو کہا ہم ایک قوم ہین انصار سے کہا ہمکو ساتھ تمہارے کچھ کام نہین ہم ابنائے اعمام اپنونکو طلب کرتے
ہین اور معوذ اور معاذ دونو بھائی تھے بیٹے عفرا کے ڈھونڈھتے تھے ابو جہل کو جب پایا اوسکو مانند دو چرغ کے
اپنی جگہہ سے کودی اور اوسکو ساتھ ضرب شمشیر کے مار ڈالا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ
الذی نصر عبدہ واعز دینہ یعنی جمیع ستایش اوس خدا کو جسنے فتح مند کیا اپنی بندی کو اور غالب کیا اپنی دین کو اور
فرمایا ہذا فرعون ہذہ الامۃ یعنی اور مرا فرعون اس امت کا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سجدہ شکر بجا لاے اور اسی جگہ
سے ہے کہ بعضے فقہا قایل ہوئی ہین ساتھ استحباب سجدہ شکر کے بحدوث نعمت متجددہ اور رفع بلیہ مکروہ کے اور کہا حلبی
نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ مین اور مشقت اونکی دعا مین اوس جہت سے تھے کہ دیکھا مسلمانونکو خوض
کرتے تھے غمرات موت مین اور ملائکہ کھڑی ہین قتال مین چاہا کہ آپ بھی اجتہاد کرین جہاد مین اور جہاد اوپر دو نوع کے ہے
ایک جہاد بسیف اور ایک جہاد بدعا اور آیا ہے جسوقت کہ ملتقی ہوئین دونو جماعت لی آنحضرت نے ایک سنگریزون سے
اور ڈالا اوسکو اونکے موہون پر اور کہا شاہت الوجوہ یعنی زشت اور خراب ہوئے موتہہ پس باقی نرہا کوئی مشرک
مگر وہ کہ آئے آنکہون اور ناک اونکی مین کچھ اون سنگریزون سے اور موتہہ بانہزام رکہا وصل اوس اعظم فضایل
اور خصایص غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال اونکا ساتھ مشرکین کے کہ اور غزوہ مین نہین واقع ہوا اور تفسیر قول
سبحانہ ویوم حنین مین لائے ہین کہ اختلاف ہے اوسمین کہ روز حنین مین قتال کیا ملائکہ نے یا نہین اور اس جگہہ دو قول
ہین قول جمہور وہ ہے کہ نہین کیا ولیکن رد کرتی ہے اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح مین سعد بن ابی وقاص سے
کہ دیکھا جانب یمین اور شمال رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز احد دو مرد کہ کرتے تھے اوپر اونکے ثیاب سفید کہ نہین دیکھا
مینے اونکو ہرگز اس سے پہلے اور نہ پیچھے اس سے یعنی جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو اور قتال کرتے تھے
اشد قتال اور مواہب مین ربیع بن انس سے لائے ہین کہ کہا مدد کی حق تعالی نے مسلمانونکو ساتھ ہزار کے پہر ہوئی تین ہزار
پہر ہوئے پانچ ہزار اور کہا ہے کہ پہچانے جاتے تھے کشتگان ملائکہ ساتھ آثار سیاہ کے اعناق اور بنان مین اور عدد مقتولون
بدر کے کفار سے ستر تن تھے اور ستر اور اسیر ہوئے اور مسلمانون سے چودہ مرد بدرجہ شہادت پہنچے چہہ مہاجرین اور آٹھہ
انصار سے چہہ خزرج اور دو اوس سے ۔ وصل بیان ثبوت سماع اور کلام وشعور موتی مین حدیث صحیح مسلم اور حدیث صحیح

متفق علیہ مین آیا ہے کہ میت سنتا ہے آواز کو قرع نعال مردم بوقت مراجعت اونکی دفن سے اور شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین
کہا ہے کہ اکثر مشایخ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ میت نہین سنتی - اور جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ ناطق بسماع میت ہے قرع نعال مردم
ساتھ اوسکے کہ یہہ مخصوص ہے بوقت رکھنے کے قبر مین مقدمہ سوال کے لیئے اور یہہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہے اور کوئی دلیل اوپر اوسکے
نہین اور ظاہر حدیث کا وہ ہے کہ یہہ حالت حاصل ہے میت کو قبر مین اور زندہ کرنا میت کو بوقت سوال ہے اور آگے اوس سے
زندہ کرنا مقدمہ سوال کے لیئے کیا معنی رکھے اور جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ نص ہے اوپر خلاف مذہب انکے - کاہی ساتھ اوسکے
کہ یہہ مخصوص ہے بآنحضرت اور معجزہ ہے جیساکہ بروایت قتادہ لائے ہین کہ کہا حق تعالی نے زندہ کیا اونکو تا شنوا دی اور نہین یہہ سخن
پیغمبر کی زیادت توبیخ اور حسرت اور ندامت کے لیئے اور پوشیدہ نہ ہے کہ حمل اوپر اوسکے مجرد احتمال اور تاویل ہے حمل اوس پر کرنا
چاہیے جبتک کہ تمام ہووے دلیل اوپر استحالہ سماع کے اور پروردگار عزوجل قادر ہے اوپر اوسکے اور سببیت حواس ادراک
کے لیئے عادی ہے بدون اوسکے بھی ہو سکتا ہے اور قوی ترین شبہات منکرین سماع موتے کا یہہ دو آیتین ہین انک لا تسمع الموتی
یعنی بدرستی تو ای محمد نہین سنواسکتا مردونکو و ما انت بمسمع من فی القبور یعنی نہین تو سنوانیوالا اونکا جو قبر مین ہین اور
معنی آیت کے وہ ہین کہ تو نہین سنواسکتا بلکہ خدا سنواتا ہے اور مراد موتی اور من فی القبور سے کافر ہین اور مراد ساتھ عدم
استماع کے عدم اجابت حق کو ساتھ اوس دلیل کے کہ یہہ دونو آیتین نازل ہوئین ہین دعوت کفار مین طرف ایمان کے اور نہ
قبول کرنا اونکا حق کو - یا مراد بموتی موتی القلوب آیا ہی اور ساتھ قبور کے جسد اونکے کہ اوسمین دلہاے مردہ پڑے ہین اور
حاصل کلام اخبار اور آثار سماع موتی اور علم و شعور مین بہت ہین اور کوئی دلیل قاطع اوپر خلاف اوسکے ساتھ ثبوت کے نہین ملی
اور کلام اس مقام مین شرح مشکوۃ شیخ مین باستیفا مذکور ہے چونکہ منظور بیان اب اختصار ہر جگہہ ہے اسلیئے زیادہ تحقیق نہین
کی جاتی **فصل** بیان اسیران بدر مین مروی ہے کہ جب اسیران بدر کو غل گردن اور زنجیر پا تو مین آنحضرت پاس لائے
فرمایا کہ یہہ نہین چاہتے کہ مسلمان ہووین اور بہشت مین آوین ولیکن حق تعالی بزور رستہ بستہ اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت
مین داخل کرتا ہے اور ایساہی ہے حکم تکالیف شرعیہ کا کہ حق تعالی نے اپنی بندونکو تکلیف کی ہے اور مقید اوسکی ساتھ کرکے
اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے اور اسلام حضرت عباس بن عبد المطلب مین اختلاف ہی بعضی کہتے ہین
کہ یہہ قدیم اسلام تہے لیکن پوشیدہ رکہتے تہے اور بعض کہتے ہین روز بدر اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از
خیبر اسلام لائے تہے اور مخفی رکہتے تہے بروز فتح مکہ ظاہر کیا اور قصہ اسیران بدر کا غرایب قصص سے ہے کہ جب لائے

اسیران بدر پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے اونکے باب مارنے اور فدیہ مین سا تہہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے مشورہ فرمایا اونہون نے کہا کہ فدیہ لیکر زندہ رکہنا چاہیے شاید کہ خدا تعالی اونکو توفیق اسلام عطا فرماوے۔ اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے گردن اونکی کہ یہہ ائمۂ کفر ہین اور پیشوا کافرون کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بقول صدیق رضی عمل فرمایا اور جب فارغ ہوئے آنحضرت اس قضیہ سے آخر رمضان اور اول شعبان مین سے بہیجا زید بن
حارثہ کو مدینہ مین واسطے بشارت فتح کے اور پہنچا وہ وقت ضحی مین اوسوقت کہ فارغ ہوی ستہے دفن رقیہ بنت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے وہذا ہو الصحیح **وصل** احادیث فضل اہل بدر مین بہت واقع ہوئی ہین ایک اونین سے یہہ حدیث ہے
کہ اوسکا ترجمہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے مطلع ہوا اوپر اہل بدر کے پس کہا کرو تم جو چاہو پس تحقیق بخشا مینے تمکو اور ایک روایت
مین پس تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیے جنت اور اس جگہہ ایک حکایت غریب ہے کہ عامۂ ناس مین شہرت رکہتے ہے
اور وہ یہہ ہے کہ جبال بدر مین ایک موضع ہے کہ سنی جاتی ہے اوس موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے کہ بادشاہون کے
ہان وقت فتح اور نصرت کے علامت ہے اور کہتی ہین کہ یہہ نشان ہے کہ حق تعالے نے اوس وادی مین فتح اور نصرت مومنون کا
کہ فتح مبین اور نصر عزیز واقع ہے علامت چہوڑی ہے اور شیخ قدس سرہ العزیز فرماتے ہین کہ مین جب اوس مقام شریف مین
بزیارت عرصۂ بدر کہ مقام فتح اور نصرت مومنون کا ہے پہنچا مشاہدہ اوس جنگ اور حضور سید انام اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور
ارادہ دیکہنے اوس موضع اور سننے آواز کا کہ مشہور ہے دلمین آیا جماعہ اہل اوس وادی سے کہ وہان کہڑے ستہے
حقیقت حال پوچہی کہا البتہ کبہی ہوتا ہے اور کبہی نہین اور یہی وقائع سال دوم سے سریۂ بن عدی بن حرشہ ہے کہ بہیجا ہے
اوسکو آنحضرت نے اوپر عصماء یہودیہ بنت مروان زوجہ یزید بن زید خطمی یہودی کے تاقتل کرے اوسکو اور تہی وہ ملعونہ
ایک زن بیجا معارف زنان یہود سے سلیطہ لسان کہ پیوستہ عیب کرتی تہی اسلام اور اہل اسلام کو او ہجو کرتی تہی اور
ایذا دیتی تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسی سال مین غزوہ قرقرۃ الکدر کہ نام ایک موضع کا ہے واقع ہوا
اور قرقرہ بفتح فافین نام زمین ملساء مطمئنہ کا ہے اور کدر بضم کاف اور بسکون دال مہملہ ایک نوع ہے طیر سے کہ اوسکی
رنگ مین ایک تیرگی ہے اور بعض نے اس غزوہ کو سال سیوم مین رکہا ہے۔ بعد ازان غزوہ قینقاع اور وہ ایک بطن ہے
یہود مدینہ سے کہ خاص اونین شجاعت اور صبر تہا اور یہہ غزوہ نصف شوال مین اوپر راس بیس شہر کے ہجرت سے بعد واقعہ
بدر کے ہوا تہا اور یہی اسی سال عید الضحی مین امیہ بن الصلت شاعر کہ جاہلیت مین باحساس فضائل کے اپنے ہوا امی نبوت

اور رسالت سر مین رکہتا تہا اور جب خبر ظہور نبوت آنحضرت کی سنی بعلت حسد اور سابقہ شقاوت ازلی کے گرفتار نکال غفران کا
ہوا۔ بعد ازان پانچوین ذیحجہ مین اور محمد بن اسحاق نے کہا صفر مین غزوہ سویق واقع ہوئی **وقایع سال سیوم از ہجرت**
اس سال مین غزوہ غطفان اور اسکو غزوہ آمر بفتح ہمزہ اور میم کے بہی کہین اور حاکم نے غزوہ انمار بفتح ہمزہ اور سکون نون
نام کیا اور وہ ناحیہ نجد مین بارہوین شب مین کہ گذری تہی ربیع الاول مین واقع ہوئے اور ایک وقایع سنۃ ثالثہ ہجرت سی
قتل کعب بن اشرف یہودی کا ہے کہ چودہوین شب مین ربیع الاول سے واقع ہوا اور اسکو مواہب مین سریہ محمد بن مسلمہ نام
کیا ہے اور بہی اسی سال مین غزوہ نجران تہے اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم بہی کہتے ہین ناحیہ فرع سے بفتح الفا و
الرا اور بہی اسی سال مین سریہ قردہ بفتح قاف و را اور بعض نے بکسر قا اور سکون را بہی کہا ہے نام ایک آب کا ہے
آبون نجد سے وقوع پایا اور بہی اسی سال مین بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل ابو رافع تاجر حجاز کا تہا اور روضۃ الاحباب
مین کہتا ہی کہ بقولی قتل اوسکا سال چہارم مین ہے اور بقولی سال پنجم مین اور بقولی سال ششم مین واقع ہوا اور مین نصف شہر رمضان
مین سبط رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و فلذہ بتول ریحان مسموم اور امام مسموم نور دیدہ مصطفے امام حسن مجتبی علیہ السلام متولد ہوئے اور
احوال اس اہلبیت طہارت کا مفصل محل اوسکی مین مسطور ہووے گا انشاء اللہ تعالے اور بہی اسی سال مین ام کلثوم کو بعد از وفات اوسکی ہمشیرہ کے
کہ رقیہ تہے اور بغزوہ بدر مین وفات پائی تہی ساتہہ عثمان بن عفان کے تزوج فرمایا اور اوسی سال مین رسول
خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حفصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب خزیمہ کو عقد نکاح اپنی مین لائے اور
تفصیل اس احوال کی اوسکے محل مین مذکور ہوتے ہے انشاء اللہ تعالی اور بہی اسی سال مین غزوہ احد واقع ہوئی
شوال مین گیارہوین شب یا ساتوین شب کہ گذری تہی اوس سے اور بعض نے نصف شوال مین کہا ہے اور منقول
مالک سے وہ ہے کہ بعد ایک سال کے بدر سے اور بہی اونہین سے منقول ہے کہ اوپر راس اکتیس شہر کے ہجرت سے
اور اعدا اور افراد لشکر کے ہزار مرد تہے اور ایک روایت مین نو سو اور سعدین یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ
دو لو زرہ پہنی ہوئی اگی آگے آنحضرت کے جاتے تہے وصل جب لشکر اسلام احد مین پہنچا تہین نے صف باندہی مسلمانون نے
بیخ احد مین اور اون شورپشتون نے شورستان مین کہ وہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود صفوف صحابہ کے
راست فرماتے تہے اور ایسا کیا کہ احد پیٹہہ پیچہے اور مدینہ مقابل مونہہ کے آیا اور مشرکون نے بہی اپنی صفین آراستہ کین
خالد بن ولید کو میمنہ مین اور عکرمہ بن ابی جہل کو اوپر میسرہ کے اور ابو سفیان کو قلب مین متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو

اور ایک روایت مین عمرو بن العاص کو ساتھ اتباع کے برابر رخنہ کوہ کے رکھا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو اوپر تیراندازون کے امیر کیا اور لوا طلحہ بن عثمہ کو دیا القصہ مسلمان اور پر لشکر کفار ناہنجار کے غالب آئے اور کفار نے مونہہ بہزیمت رکھا فتح اور نصرت بجانب اسلام اور ہزیمت وخیبت بجانب کفار بد کار مقرر ہوئی اور غرایب روایات سے ہے کہ معارج النبوت مین لایا ہے کہ آواز شیطان کی کہ لقیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرتا تہا مدینہ مین پہنچی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی باہر دوڑین اور روتی تہین اور ایسی ہے زنان ہاشمیہ بہی روتی تہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زہرا رضی اللہ عنہا پیچہے سننے اس آواز کے مدینہ سے احد مین تشریف لے گئین جیسا کہ ذکر شریف اونکے مین اوس جگہہ آویگا اور نہ حاضر ہونا عثمان رضی اللہ عنہ کا روز احد جیسا کہ صحیح بخاری مین آیا ہے اور غایب رہنا اونکا جنگ بدر ستی اور حاضر ہونا اور تخلف بیعۃ الرضوان سے کہ سایل نے ابن عمر سے سوال کیا تہا پس کہا ابن عمر نے آیا خبر دون مین اور بیان کرون تجہسے وہ جو پوچہا تو نے صحابہ اوس وقت مین چار قسم ہوئی ایک جماعت نے جنگ کی اور شہید ہوئے اور ایک گروہ بہاگ کر زوایا اور شعاب جبل مین مختفی ہوئے اور بعض نے شہر مین جا کر قرار پکڑا اور عثمان بن عفان از انجملہ تہے اور بعد اتمام معاملہ اور مقاتلہ اور تسکین نائرہ جنگ کے خدمت مین حضرت کی مراجعت کی اور اس آیت نے سب سے شامل حال ہو کر رقم عفو ومغفرت ناصیہ حال اور نامہ اعمال اونکے پر کہینچے ان الذین تولوا منکم الی آخرہ یعنی جن لوگون نے روگردانی اور ایک جماعت نے ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مرکز قتال کے قایم رہے پس قرار عثمان مین روز احد کے گواہی دیتا ہون مین کہ خدا نے اوسے عفو کیا اور تخلف اونکا بدر سے بجہت بیمار ہونے صاحبزادی آنحضرت کے کہ اونکی تزوج مین تہین اور چہوڑا حضرت نے اونکو بیمار داری صاحبزادی کی مین اور فرمایا تمکو اجر اوس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر مین اور سہم اوسکا اور غیبت اونکی بیعۃ الرضوان سے پس اوس جہت سے بہیجا اونکو آنحضرت صلعم نے نزدیک اہل مکہ کے تا کہین اونکو کہ حضرت معتمر آئے ہین نہ محارب اور تہی بیعۃ الرضوان بعد جانے عثمان کے طرف مکہ کے اور پکڑا آنحضرت نے دست راست اپنا اور مارا اوپر دست چپ کے اور فرمایا یہہ دست عثمان کا ہے

وصل بیان شہادت حضرت حمزہ رض مین اور قصہ قتل حمزہ بن عبد المطلب مجملا اسطرح پر ہے کہ وحشی بکینہ طعیمہ بن عدی طرف احد کے بقصد قتل حضرت حمزہ رض کے جاتا تہا ہندہ بنت عتبہ زن ابو سفیان مادر معاویہ نے راہ مین وحشی سے ملاقات کی اور اوسکو تحریص کیا اوپر قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر مارا ہے وحشی کہتا ہے اتفاقا جنگگاہ مین حمزہ کو دیکہا سینہ کہ مانند شیر مست کے درمیان قوم کے آگے صفوف لشکر قریش کو زیر وزبر ہم کرتے تہے ناگاہ سباع بن عبد العزی

خزاعی صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حمزہ باہر آئی اور سباع کو مارا اور مین پس سنگ متواری تہا کمین مین جب حمزہ میرے پاس تہا فلانہ آے حربہ اپنی کو اونکی طرف ڈالا مینے پس راہ مین گرے اور ایک جماعت اونکی یارون سے اوپر سر اونکے آئی اور کہا یا عماہ جواب نہ سنا جانا مینے کہ آخر ہوے صبر کیا مینے تا لوگ اونکے سر سے دور ہوئے پس گیا مین اور حربہ اپنی کو اوٹہا کر شکم اونکا شگافتہ کیا اور جگر نکال کر ہند پاس لیگیا مین اونہون نے اوسکو چبا کر پہینک دیا **وصل** اور صحابہ نے بہی اس غزوہ مین کارزار بہت کی اور حق محبت اور اخلاص بجالاے بعضے بشرف شہادت پہنچے اور بعضی باقی رہے رضی اللہ عنہم اور روایت ہے قیس سے کہ اوسنے اپنی باپ سعد سے روایت کی کہ کہا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے سنا مینے کہ روز احد مین فرمایا سولہ ضرب مجہی پہنچین چار ضرب مین اونمین سے اوپر زمین کے گرا مین اور ہر بار کہ گرتا تہا مین ایک مرد خوبرو اور خوشبو میری بازو پکڑتا تہا اور مجہے قائم کرتا تہا اور کہتا تہا متوجہ اوپر کفار کے ہو کہ طاعت خدا اور رسول اوسکی مین ہے تو اور وہ دونو تجہسے راضی ہین بعد از فراغ جنگ مینے حضرت رسالت سے عرض کیا آن سرور نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تہے **اور** طلحہ رضی اللہ عنہ سے بہی روز احد مین بہت دلاوریان وجود مین آئین کہ سبب ایجاب دخول جنت ہوے **اور** ایک دلاورون اور جان بازون درگاہ سے حنظلۃ الغسیل تہا کہ اوسکو غسیل الملائکہ بہی کہتے ہین اور وہ مدینہ مین تہا اور اوسی رات کدخدا ہوا تہا اور ہمراہ اپنی بی بی کے سویا تہا اور صباح غسل جنابت کرتا تہا اور ایک جانب سر اپنی سے دہوئی تہی کہ ناگاہ سنا کہ وقت نے اوپر اصحاب کے تنگی کی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ غیب سے آواز آئی اوسی حالت جنابت مین بیتاب ہوا اور احد مین آیا اور محاربہ اور بہت کفار کو دوزخ مین پہنچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکہا کہ ملائک اوسکو غسل دیتی ہین **وصل** اور ایک وقائع صعبۂ احد سے شہادت مصعب بن عمیر کی ہے **اور** مصعب بن عمیر اجلہ اصحاب اور فضلا اونکے سے ہین **اور** ایک ہزبران میدان جلالت اور سپہ سالاران معرکہ سے وہب بن قابوس مزنی اور برادر زادہ اوسکا حارث بن عقبہ بن قابوس تہے **وصل** مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کی یہہ تہی کہ مرقوم ہوئی لیکن بعض نسا مومنات صفی کہ ہمراہ تہین اور خدمت غزات کرتی تہین اور پانی اونکو پہنچاتی تہین جہاد اور قتال کیا چنانچہ نسیبہ بنت کعب کہ شیر زن تہی پیدل اور ہر معارک اور محافل کہ باتفاق شوہر اپنی زید بن عاصم اور دو بیٹون اپنی عمارہ اور عبد اللہ کے کہ اہتمام تمام کیا اور کہین کہ نسیبہ معرکہ مسیلمہ کذاب مین بہی حاضر تہی **وصل** محاربہ اصحاب اور قتال اونکا ساتہہ کفار کے اس غزوہ مین اور مارنا اور ماری جانا اور جان فدائی آنحضرت کرنا اور عہد وفا کرنا بہت اور زیادہ اوس سے ہین جو مذکور ہوا **اور**

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جو خون روی پر انوار سید ابرار سے روان ہوتا تھا میرا پدر مالک بن سنان مونہہ اپنی کو اوس موضع پر رکہکر چوستے تہے اور نگل جاتے تہے پس لوگون نے اوسمین تکلم کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی مساس کرے میری خون تاک نہ پہنچی اوسکو آتش دوزخ اور روضۃ الاحباب مین شیخ ابن حجر سے نقل ہے کہ شرح صحیح بخاری مین کہا ہے کہ عبد الرزاق معمر سے اور معمر زہری سے روایت کرتا ہے کہ ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کی مارین اور حق تعالی نے سب کے شر سے آنحضرت کو نگاہ رکہا اور عبد الرحمن بن حمید اسدی نے ببی بقصد آنحضرت کہوڑا دوڑایا تہا ابودجانہ نے ساتہ ایک ضرب شمشیر کے اوسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن شہاب کی معلوم نہین کہ ہلاکت اونکی کب اور کہان ہوئی اور معارج النبوۃ مین علی الاجمال کہا ہے کہ بقیہ وہ پنج نفر شوم بہی اوسی سال مین باقبح وجوہ ہلاک ہوئی ہ فصل لائے ہین کہ جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بامداد طلحہ اور علی کے اوس مغاک سے باہر آئی اور اصحاب نے جانا کہ وہ سرور سلامت ہین ہمراہ یارون کے متوجہ احد کے ہوے اور چاہا کہ اوپر قلہ کوہ کے چڑہین بجہت ضعف کے کہ بسبب جراحات اور کوفت بدن کے ذات بابرکات مین عارض ہوا تہا میسر نہوا ابی سفیان نے ساتہ ایک جماعت کے مشرکون سے چاہا کہ دوسری طرف اوپر کوہ کے جاکر اوپر اونکی مستعلی ہووین اور نیچہ ڈین کہ یہہ شعب مین آوین آنحضرت نے دست بدعا اوٹہایا اور فرمایا ای خدا تعالی مت چہوڑ کہ یہہ محل اپنی سی پیشتر جاسکین القرض اون نامردون نے اکثر کشتونکو اہل اسلام سے مثلہ کیا اور شکم اونکے شگافتہ کیے اور جگر اونکے باہر لائے اور گوش وبینی شہدا کی کاٹ کر رشتون مین کہنچی الا حنظلہ غسیل الملایکہ کہ اوسکو مثلہ نکیا بسبب اوسکے کہ وہ بیٹا ابو عامر راہب کہ اوسکو ابو عامر فاسق کہتے تہے تہا اور ساتہہ مشرکین کے ایک تہا اور اول اوس نیکا کہ اوپر لشکر اسلام کے تاخت لایا وہ تہا لعنۃ اللہ علیہ ہ فصل اور جو مشرکین نے طرف مکہ کے بازگشت کی خاطر اصحاب مین دغدغہ نے راہ پائی کہ مبادا عزیمت مدینہ کرین اور غارت وتاراج ہو قوع آوے اسلیے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تا عقب مخالفین کے جاوین اور تحقیق اس خبر کی کرین پس حضرت امیر المومنین بموجب فرمودہ سید المرسلین خبر لائے کہ مشرکین مکہ کو گئے اور نماز ادا کرتے مین اوپر شہدا احد کے روایت مین آیا ہے کہ بعض اہل حدیث اور سیر سے اوپر اوسکے ہین کہ آنحضرت نے اولا اوپر حضرت حمزہ نماز پڑہی بعد ازان جسکا جنازہ لاتے تہے آگے حمزہ کے رکہتے تہے اور نماز پڑہتے تہے تا ستر نماز مین اوپر حضرت حمزہ کے پڑہی گئین اور یہہ بحث بطول وتفصیل شرح سفر السعادت مین

بیان کیا گیا ہے وہان چاہیے دیکھنا - اور بعضے نے لکھا ہے کہ جنگ احد مین ستر مرد مسلمانون سے مقتول ہوئے چار تن مہاجرین سے
اور چھیاسٹھ۶۶ لشکر انصار سے اور لشکر کفار سے قریب بتیس۳۲ کے واصل جہنم ہوئے **وصل** اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
فضل مطلق شہادت مین وارد ہوا ہے **او** روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ حق تعالی اوپر شہدا کے تجلی کرے اور کہے
کہ طلب کرو مجھسے شہیدو اور اے جان بازو مجھسے جو کچھ چاہو کہین اے پروردگار ہم چاہتے ہین کہ روحین ہماری اجسام مین
ہمارے دوبارہ لاوے تو اور ہمکو دنیا مین بھیجے تا تیری رضا مین بار دوسری شہید ہووین ہم فرمان الٰہی آوے کہ ہم جسکی روح
قبض کرین دوبارہ دنیا مین اوسکو نہ بھیجین **او**ر ابی فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایکدن زیارت قبور شہداء احد فرمائی اور کہا اے خداوند یہ تیری اور رسول تیرا گواہ ہے کہ یہ جماعت طلب رضا تیری مین
شہید ہوئی ہے **او**ر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال زیارت شہدائی احد جاتے تھے - اور بعد
حضرت کے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق یہی سبیل سلوک رکھتے تھے **او**ر اخبار و آثار فضل شہدائی احد مین بہت وارد ہین
لائے ہین کہ بعد چھیالیس۴۶ برس کے کشف قبور بعض شہدائی احد کا بعد امر ضرورت شرعیہ واقع ہوا ویسے ہی تر و تازہ مثل غنچہ ہائے
گل اپنے اکفان مین تھے گویا کہ آج ہی دفن ہوئے ہین **او**ر لائے ہین کہ جب ابوسفیان اور مشرکین نے حرب احد سے
طرف مکہ کے مراجعت کی پھر اپنی سے نادم اور پشیمان ہوئے اور کہا زحمت کھینچی ہمنے اور لشکر جمع کیا ہمنے اور وہمین عظیم
لشکر محمد مین ڈالا ہمنے اور خیار اصحاب آنحضرت کو مارا ہمنے اور ابھی ہنوز یہ کار ناتمام پھرے ہم مصلحت وہ ہے کہ پھرین ہم
اور اصحاب حضرت کو بالتمام مستاصل کرین ہم بعد ازان پھر مراجعت کرین ہم چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل اس باب مین
موافق ابی سفیان کے تھا **وقایع سال چہارم** اور ماہ صفر مین اوپر راس چھتیس۳۶ مہینے کے ہجرت سے
جو واقعہ ہوا سریہ رجیع ہے **او**ر اسی قضیہ مین حدیث عضل اور قارہ کی نام دو موضع کا ہے - اور حدیث صحیح بخاری مین
آیا ہے کہ خبیب کو جسوقت کہ محبوس تھا دیکھا کہ خوشہ انگور رکھتا ہے اور تھا مکہ مین اوسوقت کوئی میوہ اور تھا وہ بستہ
بند بیس نہ تھا وہ مگر رزق کہ روزی گردانا اوسکو حق سبحانہ نے اور جب منقضی ہوئے اشہر حرم اوسوقت تنعیم مین خبیب
اور زید کو اوپر دار کے کھینچا اور خبیب نے اوس حال مین قریش سے التماس کیا کہ تا دو رکعت نماز ادا کرے خوش حالی
سے اونکے دل نے نہیں ڈالا کہ التماس اوسکی کو مبذول رکھا اور یہ سنت درمیان مقتولون کے خبیب سے یادگار ہے -
اور اوپر راس پینتیس مہینے کے ہجرت سے سریۂ ابوسلمہ عبد اللہ بن اسد مخزومی دو قوع مین آیا کہ اوسکو ساتھ

ایک سو پچاس مرد کے انصار سے کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور اسید بن حضیر اور ارقم بن ابی ارقم وغیرہ
اونمین تھے اونپر بہی اسکو بہیجا اور بہی اوپر اسس بیتیس ۳۳ شہر کے عبد اللہ بن انیس کو بہیجا تا سفیان بن خالد عنزی کو کہ ساکن
عرنہ تہا قتل کرے اور ساحت دین اسلام کو شر اور فساد اوسکے سے پاک کرے اور بہی ماہ صفر مین اوپر راس چونتیس ۳۴ شہر کے
بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ بیر معونہ ہی کہ اوسکو سریۃ المنذر بن عمرو اور سریۃ القراء بہی کہین اور بیر معونہ
ایک موضع ہے بلاد ہذیل مین درمیان مکہ اور عسفان کے اور بہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساتہ جماعت کے کبار صحابہ سے مثل ابو بکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر
اور سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتہ ایک تقریب کے کہ ارباب سیر نے ذکر کیا ہے منازل یہود بنی النضیر مین
تشریف لائے اور یہہ ایک قبیلہ بڑا ہے قبایل یہود سے اور لائی ہین کہ خیمہ آنحضرتؐ فضائی بنی حطمہ مین قایم کیا تہا
غزورا کہ ایک تیر اندازون یہود سے تہا تیر پہنکتا تہا ایک تیر خیمہ آنحضرت مین پہنچا وہان سے خیمہ کو دوسری جگہہ استادہ کیا
حضرت علیؑ اوسکی کہات مین تہے ناگاہ دیکہا کہ شمشیر برہنہ ہاتہہ مین ساتہہ نو مرد اوسکے باہر آیا علی مرتضی نے اوپر اوسکے
حملہ کیا اور سر اوسکا تن پلید اوسکے سے جدا کیا اور آگے حضرت کے لائے پس آنحضرتؐ نے ابو دجانہ اور سہل کو ساتہ
آتہہ نفر اور کے مصحوب علی مرتضی کے کیا اوس جماعت کو کہ ہمراہ غزورا کے تہی سبکو قتل کیا اور سر اونکے حضرت کے
روبرو لائے اور آنحضرتؐ نے پندرہ رات دن اوس جماعت کو محاصرہ مین رکہا اور ابن ابی منافق اور قبایل
اور کوئی فریاد رس بنو النضیر کے نہوسکے پس آنحضرت نے ابو لیلی مازنی اور عبد اللہ بن سلام کو امر فرمایا تا
نخلستان یہود کو قطع کرین۔ القصہ حق تعالی نے خوف دلہاے بنی النضیر کے ڈالا اور رعب نے اوپر اونکے غلبہ پایا
کہ کسیکو اپنی طرف سے بخدمت مقدسہ حضرت نبویہ مین بہیجا کہ ہمکو چہوڑ دو تا نکل جاوین ہم اور بیابان وادی غربت مین
رہین ہم آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسلحہ اپنی تمامہا چہوڑ جاؤ اور جسقدر کہ اموال تمہارے چار پایہ اوٹہا سکین لیجاؤ وہ لوگ
بضرورت واضطرار اسبات پر راضی ہوسے اور اپنی گہر اپنے ہاتہہ سے برباد اور خراب کیے اور کہین کہ اسلحہ بنی النضیر
پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس شمشیر تہی اور بہی اسی سال مین وفات عبد اللہ پسر عثمان بن عفان سبط رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم واقع ہوئی۔ کہین ایک خروس نے منقار اونکی آنکہہ مین ماری اوس سبب سے بیمار ہوئی اور دار دنیا سے
رحلت کی اور بہی اسی سال مین ام سلمہ کو تزویج فرمایا اور شوہر اونکا کہ ابو سلمہ بن الاسد مخزومی تہا اوسنے وفات پائی

اور بہی اسی سال مین زینب بنت خزیمہ نے کہ ازواج مطہرات سے تہین وفات پائی اور بہی اسی سال مین فاطمہ بنت اسد
بن عبد مناف مادر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور بہی اسی سال مین چوتہی شعبان کو ریحان رسول مقبول
اور نور دیدہ بتول امام شہید سعید ابو عبد اللہ حسین رضہ متولد ہوئے اور حاملہ ہوئی تہین فاطمہ زہرا ساتہہ امام حسین کے بعد از ولادت
امام حسن رضہ کے ساتہہ پچاس شب کے اور نہ تہا حضرت فاطمہ زہرا کو وہ جو ہوتا ہے عورتونکو حیض و نفاس سے اور اسلیے
تسمیہ کیا گیا ہے اونکو ساتہہ حورا کی جنت کے اور بہی اسی سال مین غزوہ بدر موعد واقع ہوئی اور اوسکو بدر صغرا بہی کہتین
اور بہی اسی سال مین ایک مرد یہودی نے ساتہہ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرت نے بحکم شریعت محمدیہ حکم رجم دونو
فرمایا اور اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت کو امر تعلیم خط توریت فرمایا پس پندرہ دن مین
اوسکو سیکہہ لیا کذا فی روضۃ الاحباب اور بہی اسی سال مین واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ بنی ظفر سے تہا کہ ایک زرہ خانہ
قتادہ بن النعمان انصاری سے کہ ہمسایہ اوسکا تہا چرائی اور انبان مین لایا اور آرد فی راہ رخنون سے کہ انبان مین تہی گر گیا
پس ڈرا کہ حال ظاہر ہووے اوسکو گہر مین زید بن السمین یہودی کے ڈالدیا اور بہی اسی سال مین بقول مشہور اور ایک
قول کے موافق سال ششم مین اور مطابق ایک قول کے ہشتم مین اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی

وقائع سال پنجم اس سال مین زینب بنت جحش کو بحکم الٰہی نکاح مین لائے اور روز زفاف اونکے آیہ حجاب بقول
اہل سیر نازل ہوئی اور اسی سال مین غزوہ مریسیع واقع ہوئی۔ اور یہ نام ایک آب کا ہی خاص بنی خزاعہ کے لیے اور
اوسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتین اور یہ لقب ایک مرد کا ہے کہ نام اوس کا جذیمہ بن سعد بن عمرو ہی ایک بطن بنی خزاعہ سے
اور سلق آواز سخت کو کہتین اور وقوع اس غزوہ کا روز دوشنبہ بعد از دو شب کے کہ گذری تہین شعبان سنہ خمس سے
اور ابن اسحاق نے سنہ ستہ اور موسی بن عقبہ نے سنہ اربع کہا اور کہا کہ یہ سہو انکی قلم کی ہے کہ بجای خمس کے
اربع لکہا اور مختار وہ ہے کہ سنہ خمس مین ہوا اور بہی اسی سال مین نازل ہوئی آیہ تیمم اور بہی اسی غزوہ بنی المصطلق مین
جو مسلمان عورتونکی بندی لیگئی اور شہوت نے اوپر اونکے غلبہ کیا اور غربت نے اشتداد پایا بطریق ملک یمین بغیر پوچہی
حضرت کے تصرف بعزل کرتے تہے پس سوال کیا آنحضرت سے کہ آیا عزل جایز ہے یا نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا کہ تم عزل کرو یا نکرو جو کہ پیدا ہونے والا ہے ہوگا اور اسی جگہہ سے اباحت اور حرمت دونو مفہوم ہوتی ہین
اور مذہب فقہا نے یون قرار پایا ہے کہ عزل امتہ مین جایز ہے اور حرہ مین جائز نہین مگر باذن اوسکے اور جاریہ غیر مین

کہ منکوحہ کسیکی ہو جایز نہین الا باذن مولی اور بہی اسی سال مین قصہ افک ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا
اور افک بکسر اور بفتح بمعنی کذب کے ہے اور عجیب وہ ہے کہ مسلمانونمین سے بہی چند آدمی ساتہ اہل افک کے شریک ہوے
اور اس ورطہ مین پڑے مثل حسان بن ثابت اور مسطح اور مسطح بن اثاثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا خالہ ابو بکر صدیق کا تہا اور
حمنہ بیٹی جحش خواہر زینب بنت جحش کی کہ امہات مومنین سے ہے اور بعضی اور لوگ کہ نام اونکے مذکور نہین اور عروہ
کہ راوی اس حدیث کا ہے کہتا ہے کہ مجہی علم نہین اونکے نامونکا بجز اسکے کہ سب عصبہ تہی اور مروی ہے کہ جب آیات
برات عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی ۔ قاذفون کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہین ہر ایک کو اون چار سے
مارے اور بہی اسی سال مین ہجرت سے غزوہ خندق نے وقوع پایا اور غزوہ خندق اسلیے کہین کہ اس غزوہ مین ایک
خندق کہودی تہی گرد مدینہ مطہرہ کے اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہے کہ سنہ رابعہ مین وقوع ہوا اور
ہمین جو مدار سنوات کا اوپر روضۃ الاحباب کے رکہا ہے سنہ خامس مین ذکر کیا ہمنے القصہ محاربات اور مقاتلات
میان دو لشکر کے واقع ہوئے خصوصاً علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اس غزا مین مبارزات حد قیاس عقل سے زیادہ
وقوع مین آئے اور بہی اسی سال مین متصل واقعہ خندق کے غزوہ بنی قریظہ کہ قبیلہ عظیمہ تہا یہود عدیل بنی النضیر سے کہ انکو
اجلا فرمایا تہا واقع ہوئی اور وقایع اسی سال سے وہ کہ بلال بن حارث مزنی نے ساتہ چار سو نفر کے قبیلہ مزینہ سے خدمت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور بدولت اسلام مستسعد ہوئے پس آنحضرت صلعم نے اون سبکو فرمایا اپنی منازل
مین جاؤ جہان تم رہو گے مہاجرین مین داخل ہو اور اسی سال مین خسوف واقع ہوا کہ یہودان مدینہ کہتی تہے کہ اوپر ماہ کے
سحر کیا ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز خسوف ادا کرتے تہے تا ماہ منجلی ہوا اور بہی اسی سال مین غزوہ دومۃ الجندل
واقع ہوا اور دومہ نام ایک کوہ کا ہے کہ وہان سے کوفہ تک دس مرحلہ ہے اور دمشق تک بہی دس مرحلہ۔ کذا قیل اور بعض نے کہا ہے
کہ دومۃ الجندل ایک قلعہ ہے کہ اساس اوسکا اوپر سنگ کے رکہا ہے اور حصول اوس موضع کا خرما و جو ہی اور مواہب مین لکہا ہے کہ ایک شہر ہے
کہ میان اوسکے اور دمشق کے مسافت پانچ شب کی ہے اور بعد اوسکا مدینہ سے پندرہ یا سولہ شب اور تسمیہ اوسکا ساتہ اس نام کے
ساتہ دومی بن اسمٰعیل کے سبب ہے کہ نزول کیا تہا اس جگہہ اور بہی اسی سال ماہ ذیحجہ مین سریہ ابو عبیدہ بن الجراح تہا اور
معارج النبوۃ مین لایا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہ ایک جماعت کے طرف سیف البحر کے بہیجا تہا اور
زاد اونکا اوس سفر مین خرما تہا اور روضۃ الاحباب مین ذکر اس سریہ کا پایا نہین جاتا ہان اواخر سال ششم مین سریہ

محمد بن سلمہ مین لایا ہے اور اس قدر کہا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ چالیس مرد کے کشتن گاہ
اونکی مین بھیجا تھا اوس جماعت سے انتقام کھینچا۔ **وقایع سال ششم** اس سال مین بقول جمہور حج اسلام فرض ہوا اور ایک
جماعت علما کا یہ قول ہے کہ فرضیت حج اسلام کی سال نہم مین ہے اور بھی اسی سال مین بقول جمہور مورخین اور اہل سیر کے
غزوہ ذات الرقاع واقع ہوئی اور ابن اسحاق کے نزدیک سنہ رابع مین ہے بعد از واقعہ بنی النضیر کے اور نزدیک ابن سعد
اور ابن حبان کے سنہ خامسہ مین اور بخاری نے اوسکو بعد از خیبر کہا ہے اور بھی اسی سال مین غزوہ بنو لحیان واقع ہوا
ربیع الاول مین اور ابن اسحاق کے نزدیک جمادی الاول مین اوپر راس چھ مہینہ کے قریظہ سے اور ابن حزم نے کہا ہی
کہ صحیح وہ ہے کہ سنہ خمس مین وقوع پایا اور بھی اسی سال مین محمد بن مسلمہ کو ساتھ تیس سوار کے ربیع الاول مین اوپر
سر ایک جماعت کے بنی کلاب سے موضع ضریہ مین کہ درمیان اوسکے اور مدینہ کے چوبیس میل ہے بھیجا اور بھی اسی سال
مین غزوہ قرد کہ نام ایک آب کا ہے اوپر مسافت ایک برید کے مدینہ سے اور اوسکو غزوہ غابہ بھی کہین نام ایک موضع کا
ہے اور غابہ اصل مین معنی بیشہ ہے وقوع پایا اور وقوع اس غزوہ کا پیشتر از حدیبیہ ہے باتفاق اہل سیر کے اور
بھی اسی سال مین عکاشہ بن محصن اسدی کو ساتھ چالیس مرد کے طرف ایک قوم کے بنی اسد سے بھیجا ایک موضع مین
کہ اوسکو غمر کہین اور اسی سال مین بار دوسرے زید بن حارثہ کو موضع عیص کہ اوپر چار میل کے مدینہ سے تھا جمادی الاول مین ساتھ
ستر سوار کے واسطے طلب کاروان قریش کے کہ شام سے آتی تھی بھیجا پس آئی اور لیا جو کچھ کہ اونکے پاس تھا اور اسی سال مین
زید بن حارثہ کو رمضان مین وادی القری مین بھیجا۔ ایک سریہ زید بن حارثہ کو رمضان مین طرف ام قرفہ فاطمہ بنت ربیعہ
بن زید فزاریہ کے کہ ناحیہ ام القری مین تھا اوپر مسافت سات شب کے مدینہ سے بھیجا اور دوسرے سریہ زید بن حارثہ کو طرف
طرف کی اور یہ ایک آب ہی اوپر چھتیس میل کے مدینہ سے بھیجا اور دوسرے سریہ زید طرف حسمی کے نزدیک وادی القری کے
اور تھا جمادی الآخر مین۔ پھر سریہ زید کو طرف وادی القری کے رجب مین اور بھی اسی سال مین عبد الرحمن بن عوف کو
قبیلہ بنی کعب مین ایک موضع مین کہ اوسکو دومۃ الجندل کہین بھیجا اور اسی سال مین حضرت علی بن ابیطالب کو قبیلہ
بنی سعد بن ابی بکر مین ساتھ سو مرد کے موضع فدک مین بھیجا اور اسی سال مین قضیہ عکل اور عرینہ واقع ہوا اور اوسکو
سریہ کرز بن جابر فہری بھی کہین اور فتح الباری مین کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہے کہ عرینہ اور عکل نام ایک قبیلہ کا ہے
اور یہ گمان اوسکا غلط ہے۔ بلکہ دو قبیلہ ہین متغایر عکل عدنان سے ہے اور عرینہ قحطان سے اور ایک وقایع

اس سال مین سریۂ عبد اللہ بن رواحہ ہے طرف اسیر بن زارم یہودی کے خیبر مین اور وقایع اس سال سے بہیجنا عمرو بن امیہ الضمری کا تہا طرف ابو سفیان بن حرب کے مکہ مین اور اسی سال مین روز دوشنبہ غرہ ذیقعد سنہ ستہ مین ہجرت سے بقصد عمرہ حدیبیہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے اوپر نو میل کے مکہ سے اور وہ جامع ہے میان حل اور حرم کے وصل جب دریافت کیا مشرکین قریش نے کہ آنحضرت ص اوپر نگاہداشت حرمت حرم اور ترک محاربہ اور مقاتلہ اور قمع اور قلع اونکے متوجہ ہین مغرور ہوئے اور اوپر جہل اور سفاہت اور بد خوئی اور بدبختی اپنی کے قایم ہوکر بیٹہا و تمرد اور سرکشی کی محکم کی اور لوگونکو اثبات مدعی اپنی کے لیے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درمیان لائے اول بدیل بن ورقا خزاعی ساتہ ایک جماعت کے قبیلے سے کہ عہد جاہلیت اور اسلام مین مخلصون اور محبون درگاہ نبوت رہی تہے اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ مین پہنچاتی تہے اور اس بدیل بن ورقا نے اوسوقت مین سلک اہل اسلام مین انتظام نپایا تہا اور بعضون نے اوسکو صحابی متقدم الاسلام مین لکہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام لایا وہ اور بیٹے اوسکے عبد اللہ اور حکیم بن حزام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اوسکا حنین اور طایف اور تبوک مین اور مارا گیا عہد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور بعض نے کہا ہے کہ مارا گیا روز صفین اور لائے ہین کہ جب جانب قریش سے لوگ آئے اور سعی اونکی نے رفع قساوت قریش اور شدت ان اشقیا مین سود نکیا آنحضرت ص نے بہی چاہا کہ کسیکو بہیجین کہ اس باب مین سعی کرے پہلے ایک مرد کو بہیجا کہ نام اوسکا خراش بن امیہ کعبی خزاعی تہا اور اوسکو سواری کے لیے ایک شتر دیا تہا تا اونکی دلنشین کرے کہ آنا آنحضرت ص کا بزیارت کعبہ و برای ادای عمرہ کے ہے نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہنچا اونہون نے اوسکے شتر کو پی کیا اور اوپر اوسکے قتل کی ایک جہت ہوئے اوسکی قوم کہ مکہ مین تہی حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہیجا اور روضۃ الاحباب مین کہا ہے کہ اون پچاس مرد کو کہ قریش سے کہ محمد بن سلمہ لایا تہا آنحضرت ص نے اوسی روز اونکے ساتہ لطف فرمایا اور سبکو اولٹا بہیجدیا اور موافق اس روایت کے آنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اوسوقت مین ہوا کہ آنحضرت ص نے بعد از وقوع صلح اور فراغت کے کتابت صلح نامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنی پاس نگاہ رکہا کہ جب تک عثمان نہ آوین تجکو نہین چہوڑتے ہم پس اوسنے قریش کو لکہا کہ عثمان رض کو بہیجدو تا مین خلاصی پاؤن پس عثمان آئے اور سہیل کو رخصت کیا کذا فی المواہب واللہ اعلم وصل بعد ازان حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص اور

سہیل بن عمرو نے تمہید پیام مصالحہ کیا یہ بات کہ کہی سہیل نے یہہ تہی کہ امسال حضرتؐ یہان سی پہر جاوین اور سال دیگر آنکر عمرہ ادا فرماوین اور درمیان
تمہارے اور ہمارے درمیان صلح ہووی محاربہ اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور بلاد و دیار مین بامن و سلامت آمد و رفت آپسمین کرین اور
ایک دوسری سے تعرض نکرین اور ہم سوگند اور ہم عہد آپسمین تعرض نہ پہنچاوین اور یہہ بہی شرط کی کہ سال آیندہ بہی اگر آوین زیادہ اوس سے تین دن کے
نرہین اور شمشیر ونکو جلباب مین رکہین اور شرط دوسرے وہ کہ جو کوئی ہم سے بے اذن اپنے ولی کے آگے تمہارے آوے اوسکو آگے ہمارے
بہیجدو اور اگرچہ مسلمان ہووے اور جو کوئی تم مین سی ہمارے پاس آوے اوسکو واپس نہ بہیجین ہم مسلمانون نے اس شرط سی تعجب کیا اور
حاصل کلام بعد از تقرر اور تمہید ثبات شرایط صلح اور حضار آلات اور ادوات کتابت کے آنحضرتؐ نے اوس بن خولی انصاری کو کہ صنعت کتابت
وخط مین مہارت رکہتا تہا بلایا تا بکتابت عہدنامہ قیام کرے سہیل نے کہا ای محمد چاہیے کہ یہہ عہد علی رض بن ابی طالب لکہین اور اسلیے حضرتؐ نے واسطے پڑہنے
سورہ توبہ کی کہ اوسمین بیان نقض عہد اور توبہ منافقین کا ہے بعد از بہیجنے ابوبکر رض کی حج کے لئے ادای امیر حاج کرنا اونکو علی رض کو بہیجا وصل اور جب کتا
صلح نامہ تمام پہنچی اور ایک جماعت نے اعیان صحابہ سے اور بعضی مشرکین نے بہی گواہی اپنی ثبت کی آنحضرتؐ نے اصحاب کو فرمایا کہ اب اونٹو
اور شتران اپنی ہدی کو کہینچو اور احرام سی باہر آؤ اور لائے ہین کہ آنحضرتؐ نے بیس شتر کہ ایک اونمین سی شتر ابی جہل کا تہا بدست مبارک اپنی
نحر فرمایا اور باقی کو ساتہہ ناجیہ بن جندب کے دیا تا مکہ مین لیجا کر مروہ مین ذبح کیا اور گوشت فقرا اور مساکین کو وہان کی قسمت کیا اور بعض نے
کہا ہے کہ مجموع شتران ہدی کو حدیبیہ مین نحر فرمایا اور اسی سال مین آنحضرتؐ نے رسل اور مناشیر ملوک آفاق اور سلاطین اکناف کو بہیجی
اور بعض اہل سیر یہہ کہتے ہین کہ یہہ ارسال محرم کی سال ہفتم مین تہا ظاہر جو آخر سال ششم اور اول سال ہفتم کا تہا اور ارادہ ارسال
سال ششم مین تہا اور سال ہفتم مین بیچ وجود کی آیا یا بعض سال ششم مین تہا اور بعض سال ہفتم مین اسلیے اشتباہ نے راہ پائی واللہ اعلم
اور ملوک سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نامہ اونکی طرف لکہی ایک نجاشی تہا بادشاہ حبشہ اور ہرقل بادشاہ روم
اور کسری بادشاہ مداین اور مقوقس والی اسکندریہ اور حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام اور ہوذہ بن علی حنفی والی یمامہ
یہہ چہہ شخص ہین کہ اونکی طرف نامہ لکہی اور بعض نے اہل سیر سی ساتوان منذر بن ساوی حاکم بحرین کو کہا ہے اور بہی اسی سال مین
قضیہ خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتہہ زوج اوسکی اوس بن اخرم انصاری کی تہا اور وقایع سال ششم سے
مسابقت تہی میان شتران و اسپان اور صورت اوسکی وہ ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان اسپ اور اشتر اپنی دوڑاوین اور باہم
مسابقت کرین تا دیکہا جاوے کہ اسپ و شتر کس کا آگی جاتا ہی اور یہہ باعث اعداد آلات جہاد سی ہے اور وقایع سال ششم سی وفات
ام رومان والدہ عائشہ صدیقہ رض کی ہی اور اسم اوسکا زینب بنت عامر ہی اور نسب اونکی مین اختلاف بہت ہی باوجود اتفاق کے اوپر اس قول

کے کہ بنی غنم بن مالک بن کنانہ سے تھی اور آخر اس سال میں اور یہی ایک قول ہے کہ اول سال ہفتم میں ابو ہریرہ دوسی اسلام لایا اور
کلام شرح اسلام اور سائر احوال اوسکی میں بہت ہیں **وقائع سال ہفتم** اس سال میں غزوہ خیبر واقع ہوا اور خیبر نام ایک
مدینہ کبیر کا ہے جو بڑا اور بلند حصون حدیدہ اور مزارع کثیرہ کا اور پر آٹھ منزل کے مدینہ سے بجانب شام کذا فی المواہب **وصل** اہل خیبر نے جو اوپر عزم بمعیت
خیر البشر کی اطلاع پائی کنانہ بن ابی الحقیق کو پاس ہم سوگندون اپنی کے غطفانیون کی بھیجا اور استمداد چاہی اور وقائع سے جو اس غزوہ میں
وقوع پایا ایک وہ تھا کہ ہوا اون ایام میں بہت گرم تھی محمود بن مسلمہ بھائی محمد بن مسلمہ کا بجہت شدت حرارت ہوا کے اور ثقل سلاح کے
سایہ حصار ناعم میں بیٹھ کر اوسکی کہ وہان کوئی اہل قتال سے نہیں سو گیا تھا ایک نامرد نامردون اونکی سے کہ کنانہ الحقیق تھا یا مرحب یہودی علی اختلاف
القولین اور صحیح قول اول ہے ایک سنگ حصار سے ڈالا اور اوپر سر محمود کے لگا اور سر اوسکا ٹوٹا اور اونہین دنون میں بروز سیوم شہادت پا کر
فرادیس جنت میں دوڑا اور واقعہ دوسرا وہ کہ حباب بن المنذر نے بعرض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچایا کہ یہ درخت خرما یہود کے
نزدیک فرزندون سے احب ہیں حکم ہو تا ان نخیل کو قطع کریں تا حسرت اونکو زیادہ ہووے پس اصحاب اس کام میں مشغول ہوے جو ابوبکر صدیق
نے کہ قلب شریف اونکا محل رفق اور رحم اور رقت تھا اوپر اوسکی خبر پائی حضرت پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہے
آپ کے ساتھ کہ خیبر فتح ہووے گا اور اس وعدہ کو وفا کریگا پس قطع نخیلات سے کیا فائدہ اگر حکم ہووے کہ ہاتھ قطع نخیلات سے باز رکھیں بہتر ہووے فرمایا
باز رکھیں اور دوسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ میں حصن صعب مسلمانونکو بجہت شدت مجاعت کے پیش آئی چنانچہ قریب ہلاک ہووے پس آنحضرت صلعم
نے درگاہ صمدیت سے مسئلت کی تا عسرت اونکی بیسر بدل ہووے اور محنت براحت مستقل اور ایک حصن کہ اوسمین طعام بہت ہووے فتح کرے
پس رایت ہاتھ میں منذر بن الحباب کے دیا اور سپاہ مسلمانون نے یکبار حملہ کیا اور اپنی تئین اوپر دروازے حصن صعب کے پہنچایا اور بقتال
مشغول ہوے تا حصار مفتوح ہوا اور اشیاء اور امتعہ اور اطعمہ بسبب اوس قلعہ سے نکلا اور خیر بہت ہاتھ آئی **وصل** جو ارادت الہی آپہ
جاری ہوئی تھی کہ یہ فضل خاص یعنی فتح خیبر بطریق اختصاص بجناب ولایت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رکھی ہر چند قلعہ قموص تمام قلاع خیبر سے
سخت تر اور مستحکم تر تھا اوپر ہاتھ اوس رضی اللہ عنہ کی فتح کر کے مقدمہ اساس فتوح سائر قلاع اور دیار خیبر کیا اگرچہ بعض اونسے مثل قلعہ نطاۃ
اور صعب وغیرہ کی بیشتر اس سے بھی مفتوح ہوئی ہیں لیکن اتمام فتح خیبر اور کمال منسوب بجناب مرتضوی ہے اور امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ
العظام واولادہ الکرام سے منقول ہے کہ جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے در خیبر کو اکھاڑا اور ہلایا تا جگہہ سے اوکھڑ گئی تمام حصار ہل گیا چنانچہ صفیہ
بنت حیی بن اخطب مرسی کرسی اور مونہ اوسکا مجروح ہوا اور مدارج میں نقل کیا ہے کہ وزن اوسکا آٹھ سو من کا تھا اور روایت ہے میں
لایا ہے کہ اوکھاڑنا علی رضی اللہ عنہ نے باب خیبر کو کہ تحریک نکیا اوسکو ستر مرد نے مگر بعد از مشقت پیار الفقہ حبیب الحسن فی [illegible] اور رسائل خصوصی فی قدرت

اور قوت کو حضرت امیر سے مشاہدہ کیا فریاد برلائے کہ الامان الامان پس علی رضی اللہ عنہ نے باشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اونکو دی
مشروط باین شرط کہ ہر مرد ساتھ طعام اور اٹھا کر اس دیار سے باہر جاوے اور نقود و امتعہ و اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کی واسطے چھوڑین
اور کوئی چیز پوشیدہ اور پنہان نرکھین اور اگر کچھ مال سے ظاہر ہووے کہ بن کہی لیگئے امان ہی مثل ایمان کی اونکے مسلوب ہووے پس جب
خبر فتح خیبر کی جناب رسالت کو پہونچی شکرانہ اس نعمت کا بجالائے کہ سبب ظہور و عزت اسلام کا ہوا پس جسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہم کفار
قرار دیکر متوجہ بدرگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرت صلعم نے بجہت تہنیت اوس رضی اللہ عنہ کی باستقبال اور باستنباط خیمہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت
علی کو گلے سے لگایا اور درمیان ہر دو چشم اونکی بوسہ دیا اور جسوقت تمام غنائم جمع ہوئی قسمت فرمایا بعد اخراج خمس کے مرد پیادہ کو
ایک سہم اور راکب کو دو سہم ایسا ہی تفسیر کیا ہی اس حدیث کو نافع نے اور ثابت و متحقق ہوا ہے کہ اوس غنائم سے بجز حضار معرکہ خیبر اور کو
کچھ نہین دیا الا ایک جماعت کو مہاجرین حبشہ سے کہ روز فتح کی راہ دریا سے پہونچی تہی مثل جعفر بن ابیطالب اور زوجہ اونکی اسماء بنت عمیس
اور باون یا تریپن نفر اشعریین سے کہ ابو موسی اشعری رئیس اونکی تہی **وصل** ذکر غزوہ خیبر اور اوسکے احکام مین اول ذکر تزویج
ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی کی ہین کہ ذکر اونکا گذرا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حکم
جاری ہوا اپنے ہی نساء اور ذریت یہود مین آنانجملہ حضرت صفیہ تہین اور سہم دحیہ کلبی مین آئی تہین لوگون نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سیدہ
قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک یہود سے ہین اور وہ اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ ہی کہ مخصوص بحضرت
ہووین کہ صحابہ مین امثال دحیہ بہت ہین اور غنیمت مین مثل صفیہ کم اور اونکی تخصیص سے ساتھ دحیہ کی سبب آزار خواطر بہتون کا
صحابہ سے ہوگا پس مصلحت عامہ اوسمین وہ ہی کہ مسترد کیجاوین دحیہ سی اور مخصوص کیجاوین با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
دوسری زفاف ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تہا اور مان اوسکی صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ عمہ عثمان کی تہی
اور وہ پہلے زوجہ عبد اللہ بن جحش برادر زینب بن جحش کے تہی اور ہمراہ اوسکی حبشہ مین ہجرت کی تہی ہجرت ثانیہ اور اس سے جنی تہی حبیبہ کو
کہ کنیت کی گئی تہی ساتہ اوسکے یعنی ام حبیبہ اور نام اوسکا رملہ تہا اور بعض نے ہند کہا ہی اور اول صحیح تر ہی بعد ازان مرتد ہوا
عبید اللہ اور دین نصاری مین آیا اور مرا حبشہ مین اور ثابت رہی ام حبیبہ اوپر اسلام کی اور دوسرا وقایع اس غزوہ سی زہر دینا [illegible]
تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہے کہ جب خیبر فتح ہوا اور آنحضرت قلعہ قموص مین تشریف لائے زہر دیا حضرت کو
زینب بنت حارث یہودی نے کہ برادر زادہ مرحب کا تہا اور وہ زن سلام بن مشکم کی اور دیگر وقایع اس غزوہ سی وہ ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از رجوع کی خیبر سی منزل صہبا مین پہنچی اور صفیہ کی ساتہ زفاف فرمایا اسی منزل مین نماز عصر ادا کی اور بعد اوسکے

سر مبارک کنار حضرت علی پر تہا کہ آثار وحی کے اوپر آنحضرت کی ظاہر ہونے لگے اور علی مرتضی نے نماز عصر نہ پڑہی تہی اور زمان وحی ایسا دراز ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا جب وحی منجلی ہوئی آنحضرت نے علی مرتضی سے پوچہا کہ نماز عصر تمنے ادا کی کہا نہیں یا رسول اللہ پس آنحضرت صلعم نے مناجات کی اور کہا خداوندا اگر علی تیری طاعت اور طاعت تیری رسول کی مین تہا آفتاب کو اوپر اوسکی رد کر کہ نماز عصر ادا کرے پس حق تعالی نے مسئلت اپنی حبیب کو اجابت کیا اور آفتاب بعد از انکہ افق مغرب مین فرو ہوا تہا طالع ہوا شعاع اوسکی اوپر کوہ و ہامون کی اور خلایق نے برای العین مشاہدہ کیا اور حضرت علی نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی **اور** ایک وقایع اس غزوہ سے قصہ لیلۃ التعریس ہے اور تعریس اوترنا مسافر کا آخر شب مین خواب اور استراحت کی لئے بطبیعۃ اس جگہہ اشکال وارد کرتی ہین کہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے تنام عینای و لا تنام قلبی یعنی سوتی ہین آنکہین میری اور جاگتا ہے دل میرا پس باوجود بیداری دل کی کیا تہا کہ طلوع فجر سے آگاہ نہوے جواب اوسکی مین طول ہے لیکن قول شیخ عبد الحق قدس سرہ جواب مین لکہا جاتا ہے کہ ہان دل بیدار ہے اور خواب کو اوسمین تاثیر نہین لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہووی کہ بسبب استغراق کے اوس حالت مین ماسوای اوس مشہود کے اور معانی ذاہل اور غافل ہووین پس باعث عدم ادراک اور نسیان اور غفلت اور نوم کا ہووے بلکہ طریان ایک حالت عظیم کا اوپر دل شریف نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ اوسکو بجز خدای عز و جل اور کوئی نہ سمجہا فافہم **اور** بعض متقلوفہ نے کہا ہے کہ یہہ خواب اور فراموشی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ابتلای الہی تہا اوپر اعتقد تدبیر اور ترک تفویض کے کہ بلال کو اوپر لگاہبانی شب کی مقرر کیا تہا کہ حق تبارک اور تعالی پر چہوڑتے کہ خود محافظت اوسکی کرتا اور یہہ اصل عظیم ہے نزدیک اس طائفہ کی کہ اوسکو اسقاط تدبیر اور ترک اختیار کہین **اور** وقایع اس غزوہ سے ایک وہ تہا کہ حرام کیا لحم حمر اہلیہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے چونکہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے بجہۃ طوالت کی نہین لکہا گیا **اور** منجملہ وقایع اس غزوہ سے تحریم اکل ثوم ہے اور صحیح وہ ہے کہ اکل بصل اور ثوم حرام نہین اور مکروہ ہے اکل اوسکا مساجد اور مجالس خیر مین کہ متاذی ہووین لوگ ساتھہ اوسکے **اور** تحریم اکل ہر ذی ناب کی سباع سے اور تحریم بیع مغانم پیش از قسمت اور نہی وطی حبالی پیش از استبرا اور نہی متعہ نسا سے کہ نکاح ہے تا مدت معین بہی وقایع اوسکی سے ہے۔ اور متعہ مباح تہا اول اسلام مین غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ مین بعد از ان مباح کیا گیا فتح مکہ مین کہ مراد یوم اوطاس ہے کہ بعد از فتح مکہ ہے **اور** وقایع اس غزوہ سے قصہ اوس مرد کا ہے کہ قتال کیا جیسا کہ چہوٹا جماعت مشرکین سے کسی ایک کو آخر اپنے تئین آپ بشمشیر ہلاک کیا **اور** وقایع سے ہے اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہین لیکن تابع اور متصل ساتھہ اوسکی ہے فتح فدک کہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک خیبر کے **اور** بیچ اسی سال مین عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین قرار پایا تہا واقع ہوا اور وقوع اوسکا ماہ ذیقعدہ سنہ سبع مین

ہجرت سی تہا۔ بعد ازان جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تا میمونہ بنت حارث کو آنحضرت کی لیے خواستگاری کری میمونہ نے اپنا حکم کو عباس
بن ابی طالب رض کی تفویض کیا اسلیے کہ بہن اوسکی ام الفضل گہر مین عباس رضی اللہ عنہ کی تہی پس عباس نے حضرت کی ساتہہ عقد اوسکا کیا اور آنحضرت تا
احرام مین تہے اور بعضی کہتی ہین کہ احرام سی نکلے تہے اور اس جگہہ دو داستان ہین کہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین اس سال مین بعد
از ذکر عمرۃ القضا کی بیان کی ہین اگرچہ ذکر اوسکا ذکر ارسال رسل اور رسائل مین بجانب ملوک کہ سال ششم مین وقوع پایا بہت مناسب تہا
لیکن جو روایت نہین منظور سا اور معتبر تری سیہ دو قضیہ سال ہفتم مین لکہی اوّل ارسال نامہ طرف جبلہ بن ایہم غسانی کی کہ بعد حارث بن ابی شمر
غسانی بادشاہ غسان تہا ـ دوم اسلام فروہ بن عمرو جذامی کہ قبل بادشاہ روم سے عامل تہا اور یہ عامل کرارض بلقا سی وقوع پایا وقایع
سال ہشتم اوائل سال ماہ صفر مین بقول جمہور اہل سیر کی اسلام خالد بن الولید اور عمر ابن العاص اور عثمان بن طلحہ کا اور
خالد بن الولید بن المغیرہ قرشی مخزومی اور عمرو بن العاص ابن وائل قرشی سہمی اور عثمان بن طلحہ عبدری حجبی کہ کلید کعبہ اوسکی ہاتہہ تہی
مسلمان ہوا اور بعضون کی نزدیک اسلام اونکا اواخر سنہ سبع مین واقع ہوا اور بعض نے سنہ خمس بہی کہا ہی اور اسی سال مین
غالب بن عبد اللہ لیثی کو طرف بنی الملوح کی بہیجا تا موضع کدید بر وزن جدید مین پہنچا اور جو رات ہوئی اوپر سر اوس جماعت کی شبخون
لیگئے اور بہت شتر اونکے ہانک لائی اور یہی اسی سال مین غالب بن عبد اللہ کو جانب فدک بہیجا تا جماعہ کفار وہان کی سی انتقام کہینچے
اور یہی اسی سال مین اور سریون نے بہی وقوع پایا تا منتہی بسریہ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہی نزدیک بلقا کی کہ وہان سے بیت المقدس
دو مرحلہ ہے اور ذکر اوسکا ارسال نامہ مین بہ ہرقل گذرا ہے اور یہہ سریہ منجملہ اور سرایا کے مشہور ہے بصعوبت اور شدت محاربہ اور مقابلہ کی اور
بہی اسی سال مین سریہ عمرو بن العاص کا ارسال طرف ذات السلاسل کے تہا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اوس جہت سی کہ مشرکون نی باندہا تہا
اپنے تئین آپس مین بسلاسل نہ بہاگین اور بعض نے کہا اس جہت سے کہ سلاسل نام ایک پانی کا ہے کہ یہہ سریہ وہان واقع ہوا اور راہی وادی القری کے
اوپر مسافت دس دن کی مدینہ سے اور وقوع اسکا جمادی الآخر سنہ ثمان مین تہا اور بعض نے سنہ سبع مین کہا ہے اور ساتہہ اسکے جزم کیا ہی ابن ابی خالد نے
کتاب صحیح بخاری مین اور اسی سال مین ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ تین سو نفر کی مہاجرین و انصار سے جیسا کہ صحیحین و غیرہا مین آیا ہی اور در
روایت نسائی مین بضع عشر زیادہ کیا امیر بنا کر طرف قبیلہ جہینہ کی بہیجا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوس درمیان مین تہے اور مدینہ سی پانچ دن کی
راہ ہی اور اس سریہ کو سریۃ الخبط اور سریہ سیف البحر بہی کہتے ہین اور خبط نام اوس برگ کا ہے کہ درخت سے جہاڑا ہو۔ اور وقوع اس سریہ کا رجب
سنہ ثمان مین تہا اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین قول بوقوع اوسکے سال ہشتم ناپسند کیا ہے پس صحیح وہ ہے کہ یہہ سریہ سنہ ستہ مین ہوا
پیش از قضیہ حدیبیہ کی انتہی اور یہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اوپر ایک طائفہ کی امارت دی کہ بجانب

اسلم کو اوپر تین برید کی مدینہ سے بہیجا اور یہی اسی سال مین فتح مکہ زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً واقع ہوئے اور یہہ فتح عظیم و مبین ہے کہ سورۂ کریمہ
انا فتحنا لک فتحا مبینا ساتھہ اوسکی ناطق ہے اگرچہ جماعۂ مفسرین اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتھہ اس فتح مبین کی فتح حدیبیہ ہے **وصل** جو ارادہ سفر مکہ معظمہ کا
مصمم ہوا بعض صحابہ کو بہیجا تا قبائل عرب کو اسلم اور غفار اور جہینہ اور اشجع اور سلیم خبر ہے کہ اہل جو نہ اسلام ہوئے تھے خبر کرین اور جمع لاوین اور
تہیہ اسباب حرب کرین پس باہر آئے آنحضرت دسوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ بعد العصر سنہ ثمان مین ہجرت سے جیسا کہ واقدی نے کہا اور نزدیک
احمد کی باسناد صحیح ابی سعید سے آیا ہے کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح دوسری رمضان مین پس وہ جو واقدی نے کہا ضعیف ہے **اور** تعین مین
تاریخ مین اور بہی اقوال آئے ہین بارہوین [12] سولہوین [16] سترہوین [17] اٹھارہوین [18] اونیسوین [19] دو قول سابق اقرب بصحت ہین اور دوم صحیح تر ہے
واللہ اعلم **وصل** جو طواف سے فارغ ہوئے مقام تطہیر بیت الحرام مین انجاس اصنام سے اکر ساحت عزت اور حرمت اوسکے کو پاک کیا
اور ارباب سیر نے لکہا ہے کہ مشرکون نے تین سو ساٹہہ بت اطراف و نواحی خانہ کعبہ مین نصب کیے تہے۔ جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا
کہ اوپر بام کعبہ کے جاکر اذان کہے **اور** یہہ بہی ایک وقت شریف اور ایک نعمت عظیم ہے کہ دست ادراک اوسکی دامان اجلال مین نہین پہونچتا
حقیقت عظمت اوس وقت کی عرشیون سے پوچھنا چاہیے کہ یہہ آواز وہان تک پہنچی ہو بلکہ وہان سے بہی گذری ہو اور کلمات اذان کے بہی
اوسی مقام مین ہین جیسا کہ باب اذان مین گذرا **وصل** اور اگرچہ حضرت نے امن دیا اہل مکہ کو اور منع کیا اونکے قتل سے ولیکن ایک جماعت کو
استثنا کیا اس حکم سے اور ہدر کیا خون اونکا اور حکم کیا مارو جہان پاؤ حل اور حرم مین ولیکن بعد از حکم ساتھہ ہدر دم اور قتل کی بعضے اونسے
ساتھہ توبہ اور رجوع اور ایمان کے مامون ہوگئے اور نجات پائی اور مجموع اونکے مردون سے گیارہ تن اور عورتون سے چہہ اور درمیان
مردون سے چار آدمی مقتول ہوگئے اور سات مامون رہے اور عورات سے چار قتل ہوئین اور ایک مین اختلاف ہے اور دو مامون ہوئین
اب نام سب مردون اور عورتون کی ذکر کرین ہم تا حقیقت حال ظاہر ہووے اول اونکا ابن خطل ہے دوم عبد اللہ بن ابی السرح
کہ جو حکم بقتل اوسکے کیا گیا پاس عثمان بن عفان کے او مختفی ہوا سوم عکرمہ بن ابی جہل تہا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگروہ کفار
قریش اور مہتر قوم اپنی کا تہا پنجم حویرث بحاء مہملہ بلفظ تصغیر بن نقید بنون و قاف بر لفظ تصغیر اور یہہ شقی شاعر تہا اور ہجو آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی بہت کرتا تہا ششم مقیس بن صبابہ ہفتم حبار بن الاسود اوس سے بہت ایذا جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
پہونچی تہے ہشتم حارث بن طلاطلہ اور وہ جملہ موذیان آنحضرت سے تہا نہم کعب بن زہیر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجو کرتا تہا دہم وحشی قاتل
حمزہ رضی اللہ عنہ تہا یازدہم عبد اللہ بن الزبعری شعرای عرب سے تہا اور رسول مقبول صلعم اور اوسکے یارون کی ہجو کرتا تہا — اور وہ عورتین
کہ روز فتح مکہ حکم بقتل اور ہدر دم اونکے واقع ہوا چہہ ہین بعض اونمین مامون ہوئین اور بعض مقتول اول ہند بنت عتبہ زن ابو سفیان

دوم اور سوم قریبہ بقاف و یا الصیغۃ تصغیرا اور قرتنا بفتح فا و سکون را و فتح تا و نون دو لونڈیان مغنیہ تہین ازان ابن حنظل کی کہ ہجو آنحضرت
پڑہتی تہین یعنی مین پس قریبہ مقتول ہوئی اور فرتنا بہاگ گئی اور اوسکے لیے حضرت سے امان چاہی چہارم ارنب مولاۃ ابن حنظل مذکور اور وہ بہی
اوسوقت ماری گئی پنجم سارہ مولاۃ بنی المطلب و بعض نے عمرو بن ہشام کہا ہے ششم ام سعد اوسی بہی مارا **وصل** سابقا معلوم ہوا کہ خروج
مدینہ سے روز چہارشنبہ تہا دسوین رمضان کی بعد از عصر باختلاف کہ اوسمین ہے اور دخول مکہ اور فتح اوسکی بیسوین ماہ مذکور مین ہوگا اور سید عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیہ ماہ اور چہدروز ماہ شوال سے مکہ مین توقف کیا اور قضایای سے کہ ایام توقف مکہ معظمہ مین واقع ہوئے تہا
کہ ایک مرد نے آکر حضرت سے کہا کہ مینے نذر کی تہی کہ جو خدا تعالی فتح کرے مکہ کو اوپر رسول مقبول اپنے کے بیت المقدس مین جاکر نماز پڑہون
مین۔ آپ نے تین بار فرمایا کہ نہین پڑہ اور واقعہ سی کہ ان ایام مین وقوع پایا وہ ہے کہ خالد بن ولید کو ساتہ تیس سوار کی موضع نخلہ مین
خراب کرنے بتخانہ عزی کے لیے کہ نام ایک بت کا ہے بہیجا **وصل** اور وقائع سال ہشتم سے غزوہ حنین ہے کہ نام ایک موضع کا ہی مکہ اور طائف
مین اور نام ایک آب کا ہی کہ میان اوسکی اور میان مکہ کی تین شب درمیان ہین قریب طائف کی اور اوسکو غزوہ ہوازن بہی کہین کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے ساکن اوس زمین مین **وصل** آنحضرت نے جو طائف سے ارتحال فرمایا اور جعرانہ مین تشریف لائے کہ غنائم حنین کو وہان
جمع کیا تہا اور وہ چہہ ہزار بردہ اور چوبیس ہزار شتر او رزیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ فضہ پس دست نوال بیذل اموال
اور پر وجوہ خلائق کے کہولا خصوصا ساتہہ مولفۃ القلوب کے کہ ہنوز نور ایمان نے اونکے دلون مین قوت نہ قبول کی تہی اور جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مہم قسمت غنائم سے فارغ ہوئے اور عزیمت رجوع نے مدینہ مطہرہ تصمیم پایا شب چہارشنبہ کہ بارہ شب ماہ ذیقعدہ
سے باقی تہین موضع جعرانہ سے احرام عمرہ باندہا اور مکہ مین آئے اور ارکان بجالا کر مراجعت فرمائی اور اسی سال مین چاہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ سودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المومنین سے تہین طلاق دیوین اور ایک روایت مین ہے کہ طلاق دی بہر تقدیر سودہ
نے کہا بخدا اسواسطے کہ دوستی مرد کی میرے دل مین نہین رہی لیکن چاہتی ہون مین کہ فردائے قیامت مجہی زنان حضرت مین حشر کرین
اور مجہے یہ سعادت کافی ہے اور نوبت اپنی عائشہ صدیقہ کو بخشی تاکہ یہ بہی باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے اونکی نسبت اور
بہی اسی سال مین ماریہ قبطیہ سے ایک پسر متولد ہوا اور نام اوسکا ابراہیم رکہا ولادت اوسکی سنہ ثمان مین اور وفات سنہ عشر مین اور
مدت عمر اوسکی سولہ مہینے اور ایک روایت مین اٹہارہ مہینے اور چہہ روز اور بہی اسی سال مین زینب دختر آنحضرت کہ منکوحہ ابوالعاص
بن الربیع تہین بروضہ رضوان پہونچین اور اونسے دو فرزند رہے ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ پہونچا تہا اور ایک دختر مسماۃ بامامہ اور
اسی سال مین اور بقولی سال ہفتم مین اتخاذ منبر نے وقوع پایا یعنی مسجد آنحضرت مین ایک منبر طیار ہوا کہ اوپر اوسکے خطبہ فرماتے

اور پہلا اس سے نہ تہا **اور** وقائع اسی سال سے قضیہ قدوم وفد عبد القیس کا ہے اور عبد القیس بن قصی بدر قبیلہ ہے اسد سے احتفاد ربیعہ سے

وقائع سال نہم ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمال تعین کیئے تا اون قبائل مین کہ مسلمان ہوے

ہین جاوین اور زکوۃ اموال اون سے لیوین چنانچہ عیینہ بن حصین فزاری کو ساتہہ پچاس سوار کے مہاجرین اور انصار سے اوپر بنو تمیم کے

بہیجا جو عیینہ معہ ہمراہیون اپنی کے دیار مخالفین مین پہونچا اکثرون کے گہر خالی پائے مردون سے دست یغارت دراز کیا گیارہ مرد

اور بندرہ عورتین اور ایک روایت مین گیارہ عورتین اور تیس لڑکونکو بردہ لیکر مدینہ مین مراجعت کی **اور** اسی سال مین ولید بن عقبہ

قرشی اموی کو کہ بہائی عثمان بن عفان کا تہا اخذ صدقات کے لئے جانب بنی المصطلق کے بہیجا **اور** اسی سال مین قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو ہمراہ بیس مرد کے

قبیلہ خثعم کی طرف بہیجا اور امر کیا ساتہہ لوٹ لینی اونکے۔ بعد ازان ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی کو کہ شجاع تہا اور اوسکو برابر سو سوار کے گنتے

تہے بہیجا **اور** یہی اسی سال مین علقمہ بن مجزز مدلجی منسوب بن جزہ کو ربیع الآخر مین اور حاکم نے کہا صفر مین اوپر تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر سر ایک

جماعت کی حبشہ سے کہ نواحی جدہ مین آئی تہے اور غارتگری کرتے تہے بہیجا **اور** یہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایلا کیا ازواج

اپنے سے اور ایک مہینہ نزدیک اونکے نہ گئی اور ایلا لغت مین بمعنی سوگند ہے اور نزدیک فقہا کے سوگند کہانا مرد کا ہے کہ ساتہہ زن اپنی کے

قربان اور اتصال نکرے مدت چار مہینے کے **اور** وقائع عظیمہ سال نہم سے غزوہ تبوک ہی اور تبوک نام ایک موضع کا ہی میان مدینہ اور

شام کے اوپر چودہ مرحلہ کے مدینہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام ایک حصن ہے اور قاموس مین نام زمین کا درمیان مدینہ اور شام کی اور بعض نے کہا

کہ تبوک نام ایک چشمہ کا ہے اوس زمین مین **اور** ایک اون وقائع سے بہیجنا خالد بن ولید کا ہے بجانب اکیدر کہ حاکم دومۃ الجندل کا تہا جانا نہ چاہے

کہ مختلف اس غزوہ کی قوم منافقین سے بہت تہی **اور** معذور بعذر صحیح اور غیر صحیح بہی تہے پس وہ لوگ کہ بی عذر اور شک و ارتیاب کے

اوس غزوہ سے مختلف ہوئی پانچ نفر اصحاب سی تہے ابوذر غفاری **اور** ابو خیثمہ سالمی **اور** کعب بن مالک **اور** مرارہ بن الربیع **اور**

ہلال بن امیہ **اور** اس سال مین بعد از انصراف کے تبوک سے تتابع وفود واقع ہوا **اور** وفود اور وفادت بمعنی دخول اور ورود کے

آوے **اور** وفد ایک جماعت کہ اختیار کیجاوے بہیجنے کے لیئے پاس عظماء کے اور وافد واحد اوسکا ہے مثل رکب اور راکب کے **اور**

بعض نے کہا ہے کہ ابتداء وفود بعد از رجوع آنحضرت تہا جعرانہ سے کہ اواخر سنہ ثمان مین ہے اور اکثر اوپر اوسکے ہین کہ بعد از رجوع کی

غزوہ تبوک سے تہا **اور** صواب وہ ہے کہ وفد بعض سنوات سابقہ مین بہی آتی تہی ولیکن کثرت اور تتابع اور توالی سنہ تاسع مین واقع

ہوئی **اور** جماعہ کثیر نے علماء حدیث اور سیر سے وفود کو ضبط کیا ہے اور مجموع اوس چیز کا کہ ذکر کیا ہے زیادہ اوپر ساٹھہ کی مین ایک

وفد بنی اسد بن خزیمہ تہا دس نفر اوس قوم سے آئے اور مسلمان ہوئے اور منت رکہی کہ سال قحط مین راہ دور دراز قطع کرکی بطوع و رغبت

ذانکہ کوئی لشکر اوپر ہماری کرآوے اسلام مین آئی ہین ہم **اور** دوسرے وفد فرانہ قریب بیس مرد کی آئی اور اظہار اسلام کیا اونمین خارجہ بن حصن اور حر بن قیس بن حصین فرازی تہا اور یہ سب قوم عیینہ ہین **اور** وفد بنی مرہ تیرہ مرد آئی اور مسلمان ہوئی اور پیشوا اونکا حارث بن عوف تہا **اور** وفد بنی البکاء آئی اور بشرف اسلام مشرف ہوئی اونمین معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکاء ایک مرد تہا کہ سو برس کی عمر رکہتا تہا **اور** وفد کنانہ آئے اور مسلمان ہوئی اور پیشوا اوس وفد کا واثلہ بن الاسقع لیثی تہا **اور** وفد بن ہلال بن عامر تہا اور درمیان اونکے زیاد بن عبد اللہ بن مالک اور عبد اللہ بن عوف بن احرم اور قبیصہ بن مخارق تے زیاد گہر مین ام المومنین میمونہ کی گیا کہ خالہ اوسکی تہی **اور** وفد عامر بن صعصعہ آئی اور درمیان اونکے عامر بن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب اور اربد بن ربیعہ **اور** روایت مین قیس اور خالد بن جعفر اور حبان بن اسلم بن مالک اور یہ چند نفر روسائی قوم اور شیاطین اونکے ہین اور یہ عامر بن الطفیل وہی شقی ہے کہ ستر قراء کو بقتل پہونچایا اور بدبختیان کین جیسا کہ ذکر وقائع سال چہارم مین قصہ بیر معونہ مین گذرا **اور** وفد عبد القیس ہے اور ذکر وفد عبد القیس کا سال ہشتم مین بتفصیل گذرا موافق اوسکے کہ روضۃ الاحباب مین ہے ذکر کیا ہے **اور** وفد بلی تہا اور رویفع بن ثابت بلوی کہ آنحضرت کی خدمت مین رہتا تہا قوم اونکی سے تہا کہا یا رسول اللہ یہ قوم میری ہے **اور** وفد تجیب بضم تا اور بصیغہ مضارع کی اجاب سے اور تیرہ تن تہے کہ زکوۃ مواشی اور اموال کی لائی تہے اور حضرت نے اونہین مرحبا کہا اور کہا کہ زکوۃ مال کو پہیر لیجاؤ اپنی دیار مین اور اوپر فقراء وہان کے قسمت کرو کہا ہم نہین لائے مگر وہ کہ ہمارے فقراء سے زیادہ ہے **اور** وفد دارم قبیلہ لخم سے اور وہ دس مرد تہے اور پیشوا اونکا ہانی بن حبیب نام رکہتا تہا آنحضرت کی لئے چند اسپ اور قبائی زربفت اور ایک مشک خمر برسم ہدیہ لایا اور حضرت نے فرمایا کہ خمر کو حق تعالے نے حرام کیا ہے **اور** ایک وفد ہوازن وقت رجوع آنحضرت مین بجانب جعرانہ طائف سے آئی اور التماس سبی اور اموال اونکا کہ مسلمانون کے ہاتہ پڑا تہا کیا پس التماس اونکا دربارہ سبی قبول ہوا نہ اموال مین **اور** وفد ثقیف تہا بعد از قدوم کے تبوک سے اور اصل اونکی قصہ کی وہ ہے کہ جب آنحضرت پہرے طائف سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جلایا ہمکو تیرون ثقیف نے دعا کر اوپر ثقیف کے **اور** وفد کندہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہی مین سے لقب ثور بن عفیر کا ہے یہ قبیلہ مین کا اسواسطے کہ کفران نعمت بد رکیا اور طرح ہوا اپنی احوال کے ساتہ مشتق کنود سی ساتہ ضم کی بمعنی ناسپاسی کرنیکے **اور** وفد اشعریین اور اہل یمن ایسا ہے واقع ہوا ہی بیچ ترجمہ اور حیات شیخ ابن حجر سے نقل کرتا ہے کہ مراد بعض اہل یمن سے ہین غیر اشعریین کے اور وہ وفد حمیر ہے **اور** وفد ہمدان نام قبیلہ کا ہی یمن سے **اور** وفد مزینہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہے **اور** وفد دوس ہے نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ وہین سے ہین **اور** وفد بہرا کہ نام قبیلہ کا ہے یمن سے تیرہ مرد تہے جو مدینہ مین آئے گئے اوپر دروازہ مقداد بن اسود کے پس مرحبا کہا اونکو اور آگے لایا کاسہ بزرگ حلیس سے پس کہایا اوس سے تا سیر ہوئی **اور** وفد عذرہ کہ نام ایک موضع کا ہے معروف شام مین اور اکثر اہل اوسکے بہ عشق مبتلا ہوتے ہین اور اوسی مین جان دیتے ہین

اور وفد محارب سے عرض کیا آنحضرت نے اوپر اوس قبیلہ کے اسلام اور دعوت کیا اونکو پس آئے اونسے دس مرد اور مسلمان ہوئے اور پہرے طرف اہل اپنی کے اور وفد سے بہاذا اوپر وزن غراب کے نام ایک قبیلہ کا ہے سال ہشتم مین وقت انصراف کی جعرانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو ساتھ چارسو آدمی کے اونکی طرف بہیجا اور وفد غسان سنہ عشر مین تہا رمضان سے اور بیچ مین مصر بہی اور وفد بنی عبس کہ کسیکو ملازمت آنحضرت مین بہیجا اور کہا یا رسول اللہ ہما اقرار ہمارے پاس آئی اور کہا کہ اسلام بے ہجرت مقبول نہین اور ہمارے پاس اموال و مواشی ہین اگر حکم ہو اون سبکو بیچکر ہجرت کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقوی اختیار کرو جہان کہین ہو اور وفد ازد نام یہ قبیلہ کا ہے یمن سے اور انصار سب اسکی اولاد مین اور وفد بنی المنتفق نام یہ قبیلہ کا ہے اور وفد بنی النخع ایک قبیلہ ہے یمن سے اور وفد خولان کہ نام قبیلہ کا ہے اور وہ دس نفر تہے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کی پاس آئی ہین اوس حال مین کہ ایمان بخدا اور تصدیق برسالت آپکی رکہتے ہین ہم اور وفد نادم اور بیلنظ اوپر وزن سحاب کی نام یہ قبیلہ کا ہے قبائل مذحج سے تہا پندرہ مرد آئے اور سرائے رملہ بنت الحارث مین نزول کیا اور وفد غامد نام یہ قبیلہ کا ہے کہ نسبت کیا جاتی ہے اونکی طرف غامدی کے اور وفد بجیلہ سے جریر بن عبد اللہ بجلی منسوب بہ بجیلہ ساتھ ایک سو پچاس کے آیا اور وفد بنی حنیفہ تہا۔ جو یہ لوگ مدینہ مین آئے سرای رملہ بنت الحارث مین باشارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوترا کیا اور وفد دیلم کہ خواہرزادہ نجاشی کا تہا اور ایمان لایا اور یہ فیروزہ ہے کہ جسنے اسود عنسی کو کہ دعوی پیغمبری کیا تہا بقتل پہونچایا اور اسی سال نہم مین عبد اللہ بن ابی ابن سلول منافق کہ رئیس منافقون کا تہا اور آخر شوال مین بیمار ہوا اور مرض بدنی کو ساتھ مرض قلبی کے کہ لازم حال منافقین کا ہے کیا اور ماہ ذیقعدہ مین مرگیا اور وقائع سال نہم سے موت نجاشی حاکم حبشہ کی ہے مروی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروقت فوت نجاشی کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تمہارا بہائی اصحمہ مرگیا ہے اوٹہو اور اوسکی نماز پڑہو اور آمرزش چاہو بہائی اپنی کے لیے اور بیچ اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذیقعدہ مین اور ایک قوم کی نزدیک ذیحجہ مین اور بعضے کہین کہ سلخ ذیقعدہ مین حج کو بہیجا اور اسی سال مین بقول اکثر اہل سیر کے قضیہ لعان واقع ہوا اور مشکوۃ مین دو حدیثین اسی باب مین لایا ہے ایک بیان عویمر بن الحارث عجلانی کے اور بیان اوسکی زوجہ کہ نام اوسکا خولہ بنت قیس تہا تنبیہ علمانے اختلاف کیا ہے حکم مین اوس شخص کے کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتھ زن اپنی کے کہ زنا کرتا ہے جمہور اوپر اوسکے ہین کہ مارا جاوے اوس شخص کو مگر وہ کہ چار گواہ گذرانے اوپر زنا کی یا اقرار کرین وارث قتیل کے لیکن فیما بینہ و بین اللہ کچہہ نہین اگر صادق ہووے کذا قیل وقائع سال دہم وقائع اس سال کے وفود وغیرہ سے بہت ہین اور بعضے وفود کو ایک جا جمع کیا ہر سال مین کہ ہو وے جیسا کہ گذرا اور غیر وفود بیان ذکر کرین ہم اور ایک اونمین سے بہیجنا خالد بن الولید کا ساتھ جماعت کے طرف بنی الحارث بن کعب کی اور اوسکو فرمایا کہ تین نوبت اونکو دعوت باسلام کر اگر قبول کرین درمیان اونکے قیام کر اور تعلیم قرآن

اور سنت اونکے لیے عمل مین لا اور اگر قبول نکرین اسلام مقاتلہ کر۔ اور اسی سال مین ایک مکتوب بہ نصاریے نجران کہ نام ایک موضع کا ہے یمن مین
نام کیا گیا ساتھ نجران بن زید بن سبا کی بہیجا اور اونکو دعوت باسلام کی پس اوس جماعت نے بعد از مشاورت بیکدیگر چودہ مرد کو اپنی قوم سے
اختیار کیا اور مدینہ مین آئے تا احوال رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تحقیق کرین اور خبر اونکو پہونچاوین ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب مین۔ اور
مواہب لدنیہ مین کہا ہے کہ وہ ساٹھہ سوار تھے۔ اور اسی سال مین باذان حاکم یمن نے وفات پائی اور جو خبر اوسکی فوت کی سمع شریف
حضرت مین پہنچی اوسکی مملکت کو قسمت فرمایا بعض اوس سے اوپر پسر اوسکے شہر بن باذان کی اور بعض اوس سے ساتھہ ابو موسی اشعری کے
اور ایک ناحیہ یعلی بن امیہ کو اور ایک معاذ بن جبل کو ارزانی کیا۔ اور بہی اسی سال مین پیش از حجۃ الوداع آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ابا موسی اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو بجانب یمن بہیجا بعد ازان خالد بن الولید کو بہی پیش از حجۃ الوداع سنہ عشر مین ربیع الاول
یا ربیع الآخر یا جمادی الاول مین طرف عبد المدان کے کہ ایک قبیلہ ہے نجران مین بہیجا اور وہ ایمان لائے۔ اور بعد ازان بہیجا علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کو بجانب یمن شہر رمضان سنہ عشر مین ساتھہ تین سو سوار کے۔ اور وقائع کلیہ عظیمہ سنہ عشر سے حج کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا ہے حجۃ الوداع کہ اوسکو حجۃ الاسلام بہی کہتے ہین۔ اور بیان کرتے ہین کہ وہ کیا مقام ہے کہ اوسمین فرض کو نفل کے لیے ترک کرین کہتے
ہین کہ وہ عرفات ہی کہ اوسمین فرض کہ وقت عصر ہے بجہۃ نفل کہ دعا بعرفات ہے ترک کرین اور بعد ازانکہ جمع بین الصلوتین عرفہ مین جمع کلمہ
امت مین وصل اور اتنا ئے طریق مراجعت مین جب منزل غدیر خم پہونچے کہ نواحی جحفہ سے ہے میان مکہ اور مدینہ کی منہ طرف یاردن کے
کیا اور فرمایا کیا نہین جانتے تم کہ مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتھہ مومنون کے ذاتون اونکی سے اور اوسوقت فرمایا خدا مولا
میرا اور مین مولا سب مومنون کا ہون۔ بعد ازان حضرت علی ابن ابیطالب کا ہاتھہ پکڑا اور فرمایا خداوندا جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا
مولی ہے خداوندا دوست رکہہ اوسکو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہے علی کو۔ اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے
کہ یاری دی اوسکو کہ یاری دی علی کو اور چہوڑ اور یاری ندی اوسکو کہ چہوڑے اور یاری دیوی علی کو اور پہیر حق طرف علی کی جس طرف
کہ وہ پہرے۔ اور اسی سال مین جریر بن عبد اللہ بجلی کو اوپر ذی الکلاع بن ناہور بن حبیب بن مالک حسان بن تبع کے کہ ایک ملوک طائف
سی تہا اور خلق اوسکو بخدا سے پرستش کرتی تہے اور مطیع اوسکے ہو رہے تہے بہیجا اور ہنوز جریر نے اوسکے پاس سے مراجعت نکی تہی کہ حضرت
نے وفات پائی اور ذی الکلاع تا زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے تہا۔ اور مواہب لدنیہ مین مفہوم ہوتا ہے کہ اوسنے ساتھہ جریر کے
اسلام لایا اور اسی سال مین ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وفات پائی اور اوسیدن کسوف ہوا لوگون نے کہا کہ کسوف
آفتاب بسبب حسرت اونکی ہے وقائع سال یازدہم ذکر مرض وفات و ما یتعلق بہا لائے ہین کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی بعض اشقیا اور جہال کو دعوی نبوت پیدا ہوا مسیلمہ بن ثمامہ اور اسود بن کعب عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی اور
ایک عورت کہ نام اوسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ تھی۔ اور مسیلمہ مشہورترین ان اشقیا کا تھا اور اوسی مسیلمہ کذاب بھی کہتی
تھے اور وہ اپنی تئین رحمن الیمامہ کہوتا تھا اور طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے تھا کہ بعد از رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
خروج کیا اور عروج پایا اور عیینہ بن حصین فزاری کہ ذکر اوسکا سابقہ غزوہ حنین اور ہوازن مین گذرا ہی ہمراہ قبیلہ فزارہ کی مرتد ہوکر
انکار کیا تھا اور اوسکے ساتھ گرویدہ ہوئی اور اسود عنسی منسوب بہ عنس بن مذحج اور عیہلہ نام اوسکا ہے اور اوسکو ذی الحمار بھی کہتے ہین
کہ حمار اوپر موتہ اپنے کے ڈالتا تھا اور تمام قصہ لو شرح اور حال اور مبدا اور مآل اس ملعون کا وہ ہے کہ باذان ابناے فارس کہ یمن مین
گماشتہ کسری اور آخر مین توفیق اسلام پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اوسکے حکومت صنعا سے یمن مقرر رکہی جب مرگیا حضرت نے
ملک اوسکا قسمت کیا جیساکہ ذکر اوسکا گذرا فروہ بن مسیک نے کہ عامل رسول مقبول تھا اوپر قبیلہ مراد کے ایک مکتوب حضرت کو لکہا اور
کیفیت واقعہ سے اعلام کیا حضرت نے معاذ بن جبل اور ابو موسی اشعری کو نامہ لکہا کہ متفق ہو کر جس طریق سے ہوسکے دفع شر اسود مین کوشش کرین
اور دفع مادہ فساد پس تابعان نبوی سب ایک جگہہ جمع ہوے اور مرزبانہ کو پیغام بہیجا اور مرزبانہ نے فیروز دیلمی کو کہ پسر عم مرزبانہ اور خواہر زادہ
نجاشی تہا مقرر کیا اونہون نے اوسکو بقتل پہونچایا اور سجاح بنت الحارث بن سوید بنی یربوع سے ایک زن تہی کہ بنی تغلب مین دعوی نبوت کیا
اور قوم اوسکی گرویدہ ہوگئی اور زمان اور مکان اوسکا ساتہہ مسیلمہ کے نزدیک تہا اور آخر غزوات اور سرایات سریہ اسامہ بن زید
بن حارثہ ہے کہ اوسکو روز دوشنبہ بست وششم ماہ صفر سنہ یازدہم مین ہجرت سے بجانب ابنی کہ دیار روم سے ہے اور مقتل اوسکے
باپ کا تہا سریہ موتہ مین امیر کیا کہ اوپر سر اوس جماعت کی تاخت لاوے اور آتش اونکے خانمان مین مارے اور جانے مین جلدی کرے
اور جو ماہ ربیع الآخر آیا اسامہ نے بجانب ابنے توجہ کی اور اونکے اہل پر ظفر پائی اور اکثر کو اونمین سے قتل کیا اور بعض اشجار اور منازل اور
بساتین اور زراعات کو جلایا اور قاتل پدر اپنے کو بقتل لایا اور غنیمت بہت حاصل کی اور مراجعت کی اور مدت غیبت اس جیش کے
چالیس دن تہے **واقعہ ابتداے مرض حضرت تا رحلت**۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹہے
اور فرمایا کہ حق تعالے نے ایک بندہ کو اپنی بندون سے مخیر کیا درمیان اوسکے کہ دیوے اوسی زیب و زینت حیات دنیا اور درمیان اوسکے
کہ نزدیک اوسکے ہے اجر اور ثواب آخرت سے پس اختیار کیا اوس بندہ نے اوس چیز کو کہ نزدیک پروردگار کے ہے اور جنت کی
دنیا مین پس روئے ابوبکر رض ساتہہ سننے اس خبر کے اور فرمایا حضرت نے کہ باقی نرہے مسجد مین کوئی دریچہ مگر دریچہ ابوبکر اور کہا ہی کہ
اس کلام مین اشارہ ہے بتفرد ابوبکر رض کے ساتہہ خلافت کے اور یہہ بات مرض موت مین فرمائی فوت کی پانچ شب پہلے اور

آخر صفر سال مذکور مین مامور ہوئی آنحضرت کہ اہل گورستان بقیع کے لیئے استغفار کرین اور جیساکہ بزیارت بقیع اور استغفار کے لیئے اونکی مامور ہوئے ایسا ہی بزیارت شہداء احد اور دعا اونکے لیئے مامور ہوئے اور ابتدا ے مرض آنحضرت کا خانہ میمونہ مین تہا اونکی نوبت مین اور جو شدید ہوا مرض حضرت کا جمع ہوئین سب ازواج مطہرات حضرت کی اور حضرت نے فرمایا مین کل کہان ہونگا اور مکرر فرمایا اس سخن کو اور مقصود آنحضرت وہ تہا کہ ایام مرض بیچ عائشہ صدیقہ کے گہر مین ہووین اور روایت مین ہے کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاق ہوگا کہ تردد فرماوین ۔ گہر دن مین ہر ایک کے ازواج سے پس سب راضی ہوئین کہ بخانہ عائشہ ؓ ہووین پس باہر آئے خانہ میمونہ سے دو لوگونکے کاندہوں پر ہاتہ رکہکر چنانچہ پانچ مبارک اوپر زمین کے کہنچتے تہے اور سر مقدس ساتہ خرقہ کی باندہا تہا اوٹہاکر گہر مین حضرت عائشہ کے لائے اور روایت عائشہ مین آیا ہے کہ کہا نہ دیکہا مینے کسیکو کہ مرض اوسکا صعب تر ہووے مرض پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور منقول ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا آیا مین پاس آنحضرت کی اور قطیفہ اوپر اپنی لپیٹا تہا پس پاتا تہا مین حرارت تپ کی بالاے قطیفہ سے اور تحمل نرکہتا تہا میں اہاتہ رکہا اوپر بدن آنحضرت کی پہونچا دن مین پس تعجب کیا مینے فرمایا بلا کسیکی بلاے انبیاء سے سخت تر نہین لاجرم جیسکہ بلا اونکی مضاعف ہے اجر اونکا بہی مضاعف لیکن جزع اور فزع بلا مین اور آہ و نالہ امراض مین کیا حکم رکہے بیان سخن ہے جزع اور فزع کہ معنی بیصبری اور بے طاقتی کی ہے اور کراہت بلا اور فرار اوس سے حرام ہے بے خلاف اور آہ و نالہ کہ بقصد اظہار غربت او شکستگی اور بیچارگی کہ لازم حال بندگی کا ہے اور اضطراب و بیقراری بہی کہ شدت مرض اوسکی صعوبت سے عارض ہووے اور بہی اور داخل جزع اور فزع اور کراہت بلا اور شکایت مبلی سے نہین اور دیگر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مرضون اپنی مین خدا تعالی سے عافیت اور شفا مگر مرض موت مین دعا بشفا نفرماتے وصل منجملہ وقائع کہ ایام مرض مین واقع ہوئی واقعہ مشہور ہے کہ کتب صحاح مین مذکور اور مسطور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اشتداد مرض مین کہ اصحاب حجرہ شریف مین مجتمع تہے فرمایا کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت مین شانہ میرے پاس لاؤ تا تمہارے لیے وصیت لکہہ دون کہ بعد میرے ہرگز تخلف نکرو تم پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے کہا جو فرمایا اوسپر عمل کرو تا حضرت جو چاہین لکہین بعض نے کہا مناسب نہین کہ آنحضرت کو اس محل مین مشغول بکتابت کرین ہم کو وقت اونکا تنگ ہے اور عمر رضی اللہ عنہ بہی اسی جانب مین تہے کہا کہ درد الم اوپر حضرت کے غالب ہے اور قرآن درمیان ہمارے ہے اور ہمکو کافی ہے یہانتک کہ اختلاف بڑا اور اصوات بلند ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اوٹہ جاؤ کہ منازعت اور رفع اصوات بحضور رسول خدا مناسب نہین با وجود اوسکے تین وصیتین فرمائین ایک وہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے اخراج کرین اور دوسرے وہ کہ جماعہ وفود کو کہ پاس تمہارے آوین اونکو جائزے دو اور صلہ دینی چاہیئین جیسا کہ مین دیتا ہون اور

تیسری وصیت راوی نے فراموش کی یا اظہار اوسکے مین مصلحت نہ دیکھی کذا قال العلماء واللہ اعلم اور از انجملہ امر کرنا آنحضرت کا ہے
ابی بکر صدیق کو باداے نماز با مردم اور لاتی ہین کہ آنحضرت نماز پڑہاتے تھے لوگونکو مدت مرض مین مگر تین دن کہ حکم ہوا کہ ابوبکر رض پڑہاوین اور
بعضون نے سترہ نمازین کہین ہین اور جو اقوال کہی گئی نماز عشا کے لئے فرمایا امر کرو ابابکر کو کہ ادا کرین نماز ساتھ لوگون کے اور امامت کرین
اونکو اور روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نماز نہین پڑہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچہے کسیکے امت اپنی سے
مگر خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ کے اور ایکبار خلف عبدالرحمن بن عوف کی سفر مین ایک رکعت پوشیدہ نرہی کہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بامامت اور مبالغہ کرنا اوسمین دلیل ہے واضح اہل سنت اور جماعت کی واسطے اوپر تقدیم اوسکی بخلافت
کہ باوجود صحابہ کی قریش سے اور حضور علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوسکو تخصیص کی اور تقدیم فرمائی پس اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ صدیق اکبر رض لہسعتین اور مقدم تہی اوپر سایر صحابہ کرا اور معلوم کرنا چاہئے کہ بعضی لوگ منع کرتے ہین او اکثر تما سے مقبرہ مین اور حدیث
ہی اس باب مین روایت کرتے ہین پس بعضی تبیح روایت کرتے ہین مطلق نظر بظاہر حدیث اور بعضی کہتی ہین کہ اگر خاک پاک ہووے ہم اور
خون اور نجاسات سے کہ پیدا ہووے اموات سے جائز ہے وہو المختار اور بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور کلہ رکہنا حرام
اور ممنوع ہے اور بوسہ دینے قبر والدین مین روایت فقہی نقل کرتے ہین اور صحیح وہ ہے کہ جائز نہین اور از انجملہ وہ ہے کہ آنحضرت ص
ساتہ دینار رکہتے تہے سبکو بفقرا قسمت کیا الا چہ یا سات اوس سے گہر مین باقی رہی تہی پس ہنگی عالم سے تا اتفاق نکیا اونکو اور از ان جملہ وصایاے
آنحضرت شان انصار مین ہے وصل اور اوس چیز سے کہ واقع ہوئے ایام مرض مین قریب بروز رحلت وہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ کشف کیا آنحضرت نے پردہ کو کہ اوپر درخانہ کی تہا پس نگاہ کی بجانب مردم کہ مسجد مین تہے نماز فجر مین اور ابوبکر نماز پڑہاتے تہے
پس تبسم فرمایا اور ابوبکر نے چاہا کہ جاوے اپنے سے پستر جاوین پس اشارہ بسوی صحابہ فرمایا کہ اپنی اپنی حال پر قایم رہو اور تمام کرو نماز اپنی
پس چہوڑ دیا پردہ اور وفات پائے اوسیدن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور از انجملہ وہ ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ جبرئیل آئے
نزدیک آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی مرض اونکی مین کہ قبض کی گئے روح مبارک اوسمین اور کہا خداے تعالی سلام بہیجتا ہے اور تمہے
اور کہتا ہے کہ اپنے تئین کسطرح پاتا ہے تو اور کیا حال رکہتا ہے تو کہا دردناک پاتا ہون اپنی تئین یا امین اللہ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
فرمایا کہ میرے فرزندونکو میرے سامنے لاؤ پس فاطمہ زہرا حسن اور حسین علیہما التحیۃ والرضوان کو آگے حضرت کے لائین جگر گوشگان
رسول مقبول نے جب اپنی جد امجد کو اس حال مین دیکہا گریہ آغاز کیا اور ایسی روئے کہ دونکے رونے سے جو کہ گہر مین تہے سب رو دئے
پس آنحضرت نے اونکو پیار کیا اور دلاسا دیا اور در باب تعظیم و احترام اور محبت اونکی صحابہ اور تمام امت کو وصیت فرمائے

اور لائے ہین کہ جو ملک الموت بصورت اعرابی آئے اور اذن چاہا فرمایا کہو تا آوین پس آئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی
پس فرمایا اے ملک الموت بیٹھو اور جس کام کے لئے مامور ہوئے ہو عمل کرو پس ملک الموت نے روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو قبض کیا اور با علی علیین لیگئے اور روایت پہونچا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رحلت فرمائی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
ندبہ اور زاری کی کہتے ہین کہ بعد گذرنے آنحضرت کی کسینے فاطمہ کو خندان ند یکھا اور عائشہ صدیقہ بھی زاری کرتی تہین اور صحابہ
بعد از فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سراسیمہ اور حیران ہوئے اور عقول اونکے مسلوب اور حواس عاطل ہوئی بعض کی
زبان بند ہوگئی اور ہوش نطق نہ رہا حال عثمان بن عفان رض اسی قبیل سے تھا اور بعضے جاماندہ ہوئے اور طاقت حرکت نہی
مثل علی مرتضی کے اور اثبت اور اشجع اونکے ابوبکر رض تھے باوجود اوسکے انصباب اشک تھا اور اوپر جاتا تہا آہ و نالہ اونکا اور
ساتھہ اسکے استقلال کیا ہے اور شجاعت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور بعض لاغر و کاہیدہ ہو کر اس عالم سے گئی اور بعض نے دعا کی
کہ خداوندا ہمکو نابینا کر کہ طاقت نظر کی اوپر موتہ اونکے نرکہین ہم پس اہل مدینہ اور اصحاب نے دل اوپر وفات حضرت
کے رکہا اور استرجاع کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون بعد ازان ابوبکر صدیق تعزیہ اور تسلیہ اہلبیت بجا لائے اور کہا کار غسل اور
تجہیز و تکفین جسے تعلق رکہی ساتھہ اوسکے قیام کرو اور آپ ہمراہ اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے قرار دینے
امر خلافت کے کہ اہم مہام دین اور موجب انتظام و التیام مہام اسلام کا تہا مشغول ہوئے اور تفصیل کلام اس مقام مین بہت ہے
مجمل اوسکا وہ کہ مہاجرین اور انصار مین خلاف پڑا اور کہا انصار نے ہم مین سے ایک امیر اور تم مین سے ایک امیر پس بحدیث الائمۃ
من قریش ثابت ہوا کہ امامت حق قریش کا ہے اور جو تقدم اور رجحان ابوبکر صدیق کا اذہان و قلوب مین راسخ و ثابت ہوا خصوصا
ایام مرض مین اونکی تقدیم سے نماز وغیرہ کے لیئے قرار اوپر ابوبکر صدیق کے پایا اور اجماع اوپر اوسکے منعقد ہوا و صل بیان کیفیت
غسل وغیرہ مین جو فرمایا تہا آنحضرت علیہ السلام نے ابتداے مرض مین کہ غسل دیوے مجکو مرد اہلبیت میری سے اور ابوبکر صدیق
نے کہا کہ کار غسل و تجہیز و تکفین ساتھہ اونکے تعلق رکہی لاجرم اہل بیت اور علی و عباس وغیرہ ساتھہ اس کار کے مشغول ہوئے اور کہا
عباس نے کہ دروازہ حجرہ بند کرین اور تکفین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تین جامہ سفید سحولی مین واقع ہوئے - اور سحولی بفتح سین
منسوب بسحول بمعنی قصار اور بروایت اشہر اور اکثر ہی یا منسوب بہ سحول کہ نام قریہ کا ہے یمن سے اور بضم سین بھی آیا ہے منسوب
بسحول بمعنی جامہ سفید اور نہین ہوتا مگر پنبہ سے اور نماز ادا کرنا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بجماعت نہ تہا ایک جماعت
آتی تہی بی جماعت اور باہر آتی تہی پس جماعت دوسری آتی تہی اور ادا کے نماز کرتی تہی اول مرد آئے جب مرد فارغ ہوئے نساء آئین

بعد ازان صبیان جیسا کہ ترتیب صفوف جماعت مین مقرر ہے اور امامت نہین کی اور جنازہ حضرت کو سینہ اور وفات شریف روز دوشنبہ
تہی اور سہ شنبہ تمام روز جسم مبارک کا گہر ہی مین اور لوگون نے نماز پڑہی اور دفن کرگئے شب چہارشنبہ کو اور دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین بہی اختلاف واقع ہوا بعضون نے کہا کہ گہر جس جگہہ کہ مقبوض ہوئے اور ایک زمرہ نے کہا مسجد مین اور فرقہ نے کہا بقیع مین اور
اور ایک جماعت نے کہا کہ مین لیجانا چاہیئے اور بعض نے کہا قدس مین کہ قبور انبیا سب وہین ہین۔ ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ دفن نکیا جاوے کوئی پیغمبر الا اوسی جگہہ کہ قبض کی گئی ہو روح اوسکی اور بنائی گئی قبر شریف خشت خام سے اور
بلند کی گئی زمین سے بقدر ایک شبر اور ایک روایت مین چار انگشت بہی آیا ہے اور روایات مختلف آئی ہین کہ قبر شریف مسنم ہے یا مسطح
بقول اکثر مسنم ہے اور جو امام حسن مجتبی رض نے ارتحال فرمایا عائشہ سے التماس کیا کہ یہہ حجرہ تمہارا ہے اگر تجویز کرو امام حسن رض کو پہلوے جد
اونکے مین دفن کرین حضرت عائشہ نے قبول کیا اور کہا بہتر مرحبا لیکن مروان اوس زمانہ مین جانب معاویہ سے حاکم تہا دفن اونکی سے
مانع آیا اور جگہہ مین بعد ازان عائشہ صدیقہ رض نے عبدالرحمن بن عوف کو بہی چاہا تہا کہ وہان مدفون ہووین میسر نہوا اور ابن عمر سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نزول کرین عیسی بن مریم اور تزوج کرین اور پیدا ہووے اونکے لئے اولاد اور مکث کرین
بروے زمین پینتالیس ۴۵ برس پس وفات پاوین اور دفن کیے جاوین میری قبر مین پس مبعوث ہونگے مین اور عیسی بن مریم ایک قبر سے
میان ابوبکر اور عمر کے اور مراد ساتہہ قبر کے میان مقبرہ ہے اور جب کہ دفن آنحضرت سے فارغ ہوئے صحابہ نے خاک حسرت اور ندامت
اوپر سر وقت اور حال اپنی کے ڈالی اور آتش فراق اوس محبوب دوجہان مین جلتی تہے اور گریہ وزاری کرتے تہے خصوصاً فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا سب سے مصیبت زدہ تر اور بیکس تر اور نالان تر تہین اور روے حسن اور حسین علیہما السلام مین لگا کر روتی تہین
اور اوپر یتیمی اپنی اور نامرادی کے اور فرزندون کے روتی تہین اور اوس جانب بہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اوسی حجرہ مین
کہ دار السرور وبیت الوصال تہا مسکن الحزن ومقام الفراق ہوا اپنے خانمان ملوکر روتی روز وشب گریان تہین فرد رہ ندیدم جو غیبت
از نظرم صورت دوست نہ ہیچو چشمی کہ چراغش نہ مقابل برود و ہر کدام نے اہل بیت کرام اور صحابہ عظام سے مراثی کہ وفات آنحضرت
مین بسلک انتظام کہینچی ہین لکہی اونکے مین طوالت کلام ہے **وصل** اور حکایات سے کہ ظاہر ہوین بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہ ایک حمار سے کہ آنحضرت گاہی اوسپر سوار ہوتے تہے چندان حزن کیا کہ اپنی تئین چاہ مین ڈالا اور ناقہ آنحضرت
علف نہ کہاتی تہے اور پانی نہ پیتی تہے تا آنکہ مرگئی اور ظہور اون چیزونکا جو خبر دی تہی بعد از موت کہ ظاہر ہوئی تھی نسبت ہین خارج عد وحد سے
وصل جاننا چاہیے کہ حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی متفق علیہ ہے درمیان علما ثلثہ کے اور کسیکو خلاف نہین اوس مین

جبے مرتبہ ۱

کاملتر اور قوی تر وجود حیات شہدا اور مقاتلین فی سبیل اللہ کہ معنوی اخروی ہے عند اللہ اور حیات انبیا حسی و دنیاوی ہے اور احادیث
اور آثار او سمین واقع ہین مزار پر حال صحیح عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا خدا کے فرشتے ہین سیاح زمین مین پہونچاتے ہین مجھی اعمال
تمہارے جو بہتر ہین شکر خدا کرتا ہون اوپر اوسکے اور وہ جو بد ہین استغفار کرتا ہون اونکے لئے **اور** اوس خبر سے آرو دلالت رکہی اوپر وجود
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر مکرم مین واقعہ سلطان نور الدین شہید کا ہے ۵۵۷ھ مین درباب رویت آنحضرت کو منام مین ایک شب
مین تین بار اور خبر دینا اوسکو شر دو رافضی سے کہ نسبت بقبر شریف تصور نوعی خبث کیا تھا اور پہچانا اونکا جمعیت ہزار شخص کے مدینہ طیبہ مین
اور پانا اون دو ملعونونکو اور احراق اون دونونکو اور حفر خندق حوالی حجرہ شریفہ کے اور بہر دینا اوسکا برصاص **وصل** بیان ازواج
پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عقد نکاح مین لائے خدیجہ بنت خویلد کو بعد ازان سودہ بنت زمعہ کو اور وہ حضرت پاس بڑہیا ہوگئین
اور حال اونکا طلاق دینے کا کہ حضرت نے چاہا تہا سابق مذکور ہوا بعد ازان عایشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رض کو نکاح مین لائے مکہ مین
ہجرت سے دو برس پہلے و بقولی تین سال پیش از ہجرت ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت شش سالہ تہین اور ہم بستر کیا اونکو مدینہ مین
ماہ شوال مین سال دوم ہجرت سے اور وہ بعمر نہ سالہ تہین **اور** جب آنحضرت نے وفات پائے وہ ہژدہ سالہ تہین اور اونہون نے
وفات پائی مدینہ مین سترہوین رمضان ۵۸ھ اٹہاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور سوا اسکے بہی منقول ہے **اور** آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی باکرہ کو بجز عایشہ صدیقہ رض تزوج نہین فرمایا اور کنیت عایشہ ام عبد اللہ ہے **اور** بعد ازان حفصہ بنت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نکاح مین لائے **اور** ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس
نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا انکو خدا تعالی فرماتا ہے کہ رجعت کرو کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہی **اور** ایک روایت
مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجعت فرمائی بجہت مہربانی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے واللہ اعلم **اور** نکاح مین لائے ام
حبیبہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تہین مہر دیا اونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ نے
چار سو دینار اور متولی امر نکاح اونکے عثمان بن عفان ہوئے اور بقول بعض خالد بن سعید بن العاص **اور** وفات پائی سال چہل
و چہارم مین **اور** نکاح مین لائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور وفات پائی اونہون نے سال باسٹہ ۶۲ھ مین اور وہ آخرین ازواج
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وفات مین اور بقولی آخرین سب کی میمونہ تہین **اور** نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو
اور وہ دختر عمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہین اول عقد نکاح زید بن الحارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
آئین بعد ازان زید نے طلاق دی اوسوقت ازواج طاہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائے مدینہ مین سال بستم مین اور وہ اول

ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین وفات مین اور پہلے وہی اوٹھائی گئین اوپر نعش کے اور مراد نعش سے وہ ہے کہ اوپر جنازہ کے
چند چوب مضبوط کی گئین بشکل گہوارہ تا ستر زیادہ ہووے اور نکاح مین لائے جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین
اسیر ہو کر آئین تھین کہ بیان اوسکا سابق غزوات مین مذکور ہوا اور وفات پائی سال پنجاہ و ششم مین اور نکاح مین لائے صفیہ
رضی اللہ عنہا کو اور وہ نسل حضرت ہارون علیہ السلام سے تھین اسیر ہوئین غزوہ خیبر مین پس آزاد کیا اونکو اور آزادی مہر اونکا
مقرر فرمایا وفات پائی سال پنجاہم مین اور نکاح مین لائی میمونہ کو اور وہ خالہ خالد بن الولید اور عبد اللہ بن عباس کی ہین وفات پائی اوسی جگہہ
کہ جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو نکاح مین لائے تھے اور نام اوس موضع کا سرف ہی سال پنجاہ و یکم مین اور بقولی سال شصت و ششم
اور اوپر تقدیر اخیر کے آخر ازواج مطہرات مین سے ہووین وفات مین اور یہہ جماعہ مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اونکے سر سے انتقال فرمایا تہا اور وہ بعد آنحضرت باقی رہین تھین سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اور نکاح مین لائے زینب
بنت خزیمہ کو سال سیوم مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس زندہ رہین مگر تہوڑے دن دو یا تین مہینے بعد ازان
وفات پائی اور سوائے اونکے یہ ہین کہ آنحضرت اونکو نکاح مین لائے یا خطبہ کیا اور یہہ امر بانجام نہ پہونچا ازانجملہ فاطمہ بنت ضحاک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو نکاح مین لائے جو آیہ تخییر نازل ہوئے مخیر کیا اس امر مین کہ صحبت آنحضرت مین رہے
یا دنیا اختیار کرے اوسنے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو جدا کیا بعد ازان مینگنی شتر التقاط کرتی تہے
اور کہتی تہی مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو اور ازانجملہ شراف خواہر دحیہ کلبی کہ ترفی چاہا اوسکو اور دخول نفرمایا اور خولہ بنت
ہذیل اور وہ وہی ہے کہ بخشا اپنی نفس کو باآنحضرت یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئے اور بقولی بخشندہ اپنی نفس کی ام شریک تہی اور اسماء
جونیہ کہ مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دست مبارک سے اوسکو مس فرماوین کہا بخدا تجہسے پناہ چاہتی ہون مین پس آنحضرت
نے مفارقت فرمائی اور عمرہ بنت یزید اور ایک زن غفاری اور عالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی قبل از دخول اور
بنت الصلت اور وہ مرگئی پہلی اوس سے کہ آنحضرت ساتہہ اوسکے نزدیک ہووین اور ایک زن اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
چاہا نزدیک ہوتا اوسکے ساتہہ فرمایا اپنا نفس مجہی دے کہا کوئی زن رئیسہ اپنی نفس کو ساتہہ بازاری کے دیتی ہے پس آنحضرت نے اوسکو
جدا کیا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اوسکے پدر نے کہا کہ وہ داغ سفید رکہتی حالانکہ اوسکو کوئی علت نہ تہی جب رجوع کیا داغ سفید پایا
اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اوسکے پدر سے اوسنے صفت بیان کی اور کہا زیادہ اس سے وہ ہے کہ کبہی بیمار نہین ہوئی ہے فرمایا اوسکو
نزدیک خدا کے کچہہ خیر نہین ہوئے ہے پس ترک کیا اور تہا مہر ازواج آنحضرت پانسو درہم ہر زن کا اور یہہ قول اصح اقوال ہے مگر صفیہ

اور ام حبیبہ جیسا کہ گذرا **وصل** بیان اولاد مین - اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایک قاسم ہی اور کنیت آنحضرت کی ساتھ نام
اوسکی تہی اور عبداللہ کہ طیب اور طاہر دونو لقب اوسکی ہین اور باعتبار ایک قول کے طیب غیر طاہر کی تہا اور زینب
اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور سب دخترون مین چہوٹی حضرت فاطمہؓ تہین اور یہہ سب پسر حضرت کے
مری تہے طفولیت مین پیش از اسلام اور دخترون نے وقت اسلام پایا اور مسلمان ہوئین اور یہہ سب جماعت بطن خدیجہ سی ہین
بعد ازان بطن ماریہ قبطیہ سے مدینہ مین ابراہیم پیدا ہوے اور طفل ہفتاد روزہ ہوکر گذر گئے اور بقولے سات مہینہ کا اور بقولے ہژدہ ماہہ
اور سب اولاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیات آنحضرت مین وفات پائی الا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ وفات اونکی
چھ مہینہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہی - پس زینب نکاح مین ابی العاص کی تہی پیدا ہوا اوس سے ایک لڑکا کہ
نام اوسکا علی تہا کہ حالت صغر مین گذر گیا اور ایک دختر امامہ نام کہ جو جوان ہوئی امیر المومنین علی اوسکو نکاح مین لائے
بعد از فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور بعد علی مرتضی کے مغیرہ بن نوفل بن الحارث اپنے نکاح مین لایا اور اوس سے ایک فرزند متولد ہوا
یحیی نام اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ نکاح امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین تہین متولد ہوئے اون سے حسنؑ اور حسینؑ اور محسن
اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم اور محسن صغر سن مین گذر گیا اور رقیہ بہی قبل از بلوغ اور زینب کو عبداللہ بن جعفر نکاح مین لائے
پس پیدا ہوا ایک پسر علی نام اور نزدیک اوسکے مرا اور ام کلثوم سے نکاح کیا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پس ایک پسر زید نام
پیدا ہوا اور بعد عمر رضی اللہ عنہ کی عون بن جعفر نے تزوج چاہا بعد اوسکی محمد بن جعفر نے اوسکے بعد عبداللہ بن جعفر نے اور رقیہ بنت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی تہین پس متولد ہوا اوس سے ایک پسر عبداللہ نام کہ صغر سن مین
گذر گیا اور رقیہ نے وفات پائی جسدن زید بن الحارث فتح بدر کی مدینہ مین لایا پس حضرت عثمان بعد اوسکے نکاح مین لائے ام کلثوم
اور وہ بہی عقد عثمان مین متوفی ہوئین ماہ شعبان سال نہم مین اور پیش از عثمان اور رقیہ عتبہ پاس اور ام عتیبہ پاس کہ دونو پسر
ابولہب کی تہی تہین **وصل** اسامی اعمام اور عمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ ہے - حارث اور قثم اور زبیر اور حمزہ
اور عباس اور ابوطالب اور عبدالکعبہ اور حجل اور ضرار اور غیداق اور ابولہب اور صفیہ اور عاتکہ اور اروی
اور ام حکیم اور برہ اور امیمہ اور اس جماعت سے تین شخص اسلام لائے - حمزہ اور عباس اور صفیہ **وصل** اسامی
موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - زید بن الحارثہ اور پسر اوسکا اسامہ اور ثوبان اور ابوکبشہ اور وہ بدر مین حاضر تہا جسدن کہ
عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے وفات پائی اور انسہ اور شقران اور بقولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے وارث ہوئے تہے

اپنی پدر سے اور بقولی اوسکو عبد الرحمن بن عوف سے خریدکیا اور رباح اور یسار اوسکو عرنیون نے مارا اور ابو رافع اوسکو عباس نے خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین گذرانا تہا جسوقت کہ خبر اسلام عباس کی پہونچائی آنحضرت نے اوسکو آزاد فرمایا اور اوسکے نکاحمین دیا سلمی کو کہ مولاۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تہی پس اوس سے ایک پسر پیدا ہوا عبد اللہ نام کہ نویسندہ وحی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا تہا اور ابو موہیبہ اور فضالہ اور اوسنے شام مین وفات پائی اور رافع اس جماعہ مذکورین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آزاد کیا اور مدعم کہ اوسکو ابو رفاعہ جذامی نے گذرانا تہا اور وہ مارا گیا غزوہ وادی القری مین اور کرکرہ اور اوسکو ہوذہ بن علی یمامی نے پیشکش بہیجا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکو آزاد کیا اور زید جد ہلال بن یسار اور عبید اور طہمان اور ابور قبطی ہدیہ مقوقس سے اور واقد یا ابو واقد اور ہشام اور ابو ضمیرہ وہ قمی سے تہا اور روز حنین اوسکو آزاد کیا اور ابو عسیب احمر نام اور ابو عبید اور ابو سفینہ کہ پہلے غلام ام سلمہ کا تہا بعد ازان آزاد کیا اور شرط کی کہ جب تک زندہ رہے خدمت آنحضرت کرے کہا اگر شرط نکرتے تو بہی مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نکرتا مین اور ابو ہند اور انجشہ کہ حدی کہتا تہا شترونکو اور ابو امامہ اور بعض اہل سیر نے زیادہ اس شمار کیے ہین وصل جواری آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سلمی اور ام رافع اور رضوی اور امیمہ اور ام ضمیرا اور ماریہ اور شیرین اور ام ایمن کہ برکہ اوسکا نام تہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی کنار مین رکہا تہا - اور ریحہ اسامی بنی قریظہ سے میمونہ بنت سعد اور عقرہ اور خویلہ وغیرہا وصل اسامی خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انس بن مالک اور ہند اور اسماء دختران حارثہ اور ربیعہ بن کعب اسلمی اور عبد اللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذو مخمر یا ذو مخبر کہ برادر زادہ یا خواہر زادہ نجاشی کا تہا اور بکیر بن شراخ لیثی اور ابو ذر غفاری وصل اسامی نگاہبانون آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سعد بن معاذ کہ روز بدر حراست کی اور ذکوان بن عبد قیس اور محمد بن مسلمہ انصاری کہ روز احد وہ لوگ حراست کی اور زبیر نے روز خندق اور عباد بن بشر اور سعد بن ابی وقاص اور ابی ایوب اور بلال وادی القری مین اور جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس موقوف رکہا کہ کوئی نگاہبانی کرے وصل اسامی ایلچیان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بجانب بادشاہون روزگار کے عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کے بہیجا اور نجاشی لقب بادشاہ حبشہ ہی اور نام اوسکا اصحمہ تہا اور ترجمہ اصحمہ کا زبان عربی مین عطیہ ہی پس کہا نامہ آنحضرت اپنی دونون آنکہون پر اور اوترا تخت سے اور بیٹہا اوپر زمین کے اور اسلام لایا اور وفات پائی ایام حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سال نہم مین پس آنحضرت نے

غائبانہ اوپر اوسکے نماز جنازہ ادا کی اور دحیہ کلبی کو بجانب بادشاہ روم کے کہ نام اوسکا ہرقل تہا پس ثابت ہوئی نزدیک اوسکے نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ دلائل کے اور ارادہ اسلام کیا مگر قوم اوسکی نے اوسکے ساتہہ موافقت نکی اور بخوف ازالۂ سلطنت کے اسلام نلایا اور عبد اللہ بن حذافہ کو طرف کسری بادشاہ فارس کے پس کسری نے پارہ پارہ کیا نامۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالے پارہ پارہ کیجو سلطنت اوسکی پس عنقریب مرگیا اور حاطب بن ابی بلتعہ کو بجانب مقوقس کے بہیجا اور مقوقس لقب اوس بادشاہ کا ہے کہ مصر اور اسکندریہ اوسکے تصرف مین ہووے پس نزدیک اسلام آیا اور ہدیہ بہیجا بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ اور شیرین اور استر سفید کہ دلدل نام تہا اور بقولی ہزار دینار اور بیس جامہ بہی اور عمرو بن العاص کو بجانب جیفر اور عبد اللہ پسران جلندا کے بادشاہان عمان کی پس وہ دو مسلمان ہوئے اور مانع نہ آئے عمرو کو رعیت سے اخذ زکوٰۃ مین اور امضائے قضا مین پس عمرو وہین رہا تا آنکہ آنحضرت نے وفات پائی اور سلیط بن عمرو کو طرف ہوذہ بن علی یمین کا مہ کی پس اوسنے اکرام سلیط کیا اور خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکہہ بہیجا کہ کیا اچہی چیز ہے جسکی طرف تم دعوت کرتے ہو اور مین خطیب اور شاعر اپنی قوم کا ہون پس مجہے بعض تصرف امر خلافت مین دو پس آنحضرت نے قبول نفرمایا اور ہوذہ مسلمان نہوا اور شجاع بن وہب کو بجانب حارث غسانی بادشاہ بلقا کی کہ ایک شہر ہے شام سے پس رد کیا نامۂ آنحضرت کو اور کہا مین مع لشکر اوس جہت کو روانہ ہوتا ہون بادشاہ روم نے اس ارادہ سے منع کیا اور مہاجر بن امیہ کو بجانب حارث حمیری کے یمن مین بہیجا اور علاء بن حضرمی کو طرف منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کے پس مسلمان ہوا اور ابو موسی اشعری اور معاذ بن جبل کو بجانب یمن پس مسلمان ہوئی رعیت یمن کی اور اوسکے سب بادشاہ بغیر قتال کے **وصل** اسامی نویسندگان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے اربعہ اور عامر بن ... اور عبد اللہ بن ارقم اور ابی بن کعب اور ثابت بن قیس بن شماس اور خالد بن سعید اور حنظلہ بن ربیع اور زید بن ثابت اور معاویہ اور زہیر بن حسنہ **وصل** اسامی نجبائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی وہ لوگ کہ بزیادت عنایت مخصوص تہے خلفائے اربعہ اور حمزہ اور جعفر اور ابوذر اور مقداد اور سلمان اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عمار اور بلال **وصل** اسامی عشرۂ مبشرہ خلفای اربعہ اور سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید **وصل** دواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افراس سے ونش راس تہے اور اس جگہ اختلاف بہی ہے سکب اور اوپر اوسکے بدہ ذراعہ سواد تہے پیشانی اور قوائم اوسکے سفید تہے الا دست راست کہ ہمرنگ بدن تہا اور اوسکو

فربہی مناسب اور ہموار می بدن تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا لقبت اوپر اوسکے فرماتے پس سبقت کرتے اور خوشوقت ہوتے **اور مرتجز** وہی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے اوسکے حق مین گواہی دی **اور لزاز** ہدایا ی مقوقس سے **اور لحیف** ہدیہ ربیعہ **اور ظرب** ہدیہ فروہ جذامی **اور ورد** ہدیہ تمیم داری **اور ضریس - اور ملاوح - اور سبحہ** کہ اوسکو تاجران مین سے خریدا تھا اور سبقت کی اوپر اوسکے تین بار پس دست مبارک اوپر موہنہ اوسکے پہیرا اور فرمایا انت الابحر یعنی نہین تو مگر دریا - اور بحر اسب کشادہ گام اور تیز رو کو کہین **اور استر** سے تین راس **دلدل** ہدایا ی مقوقس سے اور وہ اول استر ہی کہ اسلام مین اوپر اوسکے سوار ہوئے **او فضہ** قبول فرمایا اوسکو ابوبکر صدیق رض سے **اور ایلیہ** ہدیہ بادشاہ ایلہ سے **اور سرکار** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک دراز گوش تھا کہ اوسکو یعفور کہتے تھے **اور منقول** نہین کہ یہ حیش گاو سرکار آنحضرت مین **اور** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیس ناقہ شیردار تہین غابہ مین **اور** وہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کی اونہین بیجا طرف آنحضرت کے سعد بن عبادہ نے ناقہ شیردار مواشی بن عقیل سے **اور** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ایک ناقہ تہی **قصوی** نام کہ اوپر اوسکے ہجرت کی تہی اور جب وحی نازل ہوئے کوئی چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متحمل نہوتی الا قصوی کہین کہ عضبا اور جدعا بہی نام اوسکا ہی ایک بار ایکدن شتر اعرابی کی ساتھ دوڑا یا شتر نے سبقت کی اور یہ امر اوپر مسلمانون کے شاق آیا آنحضرت صلعم نے فرمایا لازم ہے اوپر اللہ تعالی کے کہ کوئی چیز امور دنیا سے غالب نہ آوے الا ایکوقت اوسکو مغلوب کرے **اور سرکار** آنحضرت مین سو راس بز تہین **او** ر ایک بز تہی کہ شیر نوشی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مخصوص دہیا کی تہی **اور** ایک خروس تہا سفید رنگ **وصل** اسلحہ مین - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نو شمشیر تہین از انجملہ ذوالفقار کہ غنائم بدر مین اموال بنی الحجاج سے ہاتہ آئی تہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکہا گویا اوسکی ایک طرف مین شکست پڑی ہے اور تعبیر کی کہ مسلمانونکو ہزیمت رو دیوے اور وہ صورت روز احد متحقق ہوئی **او** ر تین شمشیر ین اموال بنی قینقاع سے ہاتہ مین لاے تہے قلعی **او** ر تبار اور حتف اور منجملہ سیوف سے مخذم **او** ر رسوب نہین **او** ر ایک اور سیف آپنی پدر سے میراث پائی تہی **او** ر عضب کہ سعد بن عبادہ نے گذرانی تہی **او** ر قضیب کہ وہ اول شمشیر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو حمایل کیا **او** ر پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار نیزہ تہے نام ایک کا مثنی اور تین باقی بنی قینقاع سے ہاتہ آئی تہے **او** ر ایک نیم نیزہ تہا کہ اوسکا نام نبعہ تہا روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیدین مین **او** ر ایک چوبک سر کج تہی بقامت ایک ذراع اور نیم عصا کے کہ اوسکو عرجون کہتی تہے **او** ر ایک عصا تہی نام

کہ اوسکو ممشوق کہتے تھے اور چار کمانین اور ایک ترکش اور ایک سپر کہ اوپر اوسکے صورت کرکس بنائی تھی بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے برسم ہدیہ آئی تھی آنحضرت نے دونوں ہاتھ اپنے اوپر اوسکے رکھے پس وہ صورت معدوم ہوئی ۔ انس رضی اللہ عنہ نے
کہا نعل اور قبیعہ شمشیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیم سے تھا اور درمیان نعل اور قبیعہ کے چند حلقہ سیم تھے اور قبیعہ ایک چیز ہے
کہ نزدیک مقبض کے سیم وغیرہ سے تیار ہیں اور نعل ایک چیز ہے کہ جانب پائین شمشیر کے سیم وغیرہ سے تیار کرتے ہیں اور پیش
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو زرہ تھیں کہ اونکو سلاح بنی قینقاع سے تصرف میں لائے تھے ایک سعدیہ اور دوسری فضہ
اور ایک زرہ تھی کہ اوسکو ذات الفضول کہتے تھے پہنا اوسکو روز حنین ہیں اور کہتے ہیں کہ نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ
حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی وہ کہ اونہون نے روز قتل جالوت پہنی تھی ۔ اور تھی پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خود تھا
کہ اوسکو ذو السبوغ کہتے تھے اور ایک کمربند تھا ادیم سے اور اوسمین تین حلقہ سیم سے اور نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سفید تھا **وصل** اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی چھوڑے دو جامہ حبرہ اور حبرہ ایک نوع ہے چادر کی
یمن سے اور ازار یمانی اور دو جامہ صحاری اور ایک قمیص صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جبہ یمینہ اور خمیصہ چادر علم دار
اور ایک گلیم سفید اور چند کوفیہ خورد غیر ملیدہ تین یا چار اور ایک لحاف رنگین اور رسن اور پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک
ظرف تھا چرم سے کہ اوسمین آئینہ اور شانہ عاج اور سرمہ دان اور مقراض اور مسواک رکھتے تھے اور فراش آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم چرم سے تھا اور حشو اوسکا بجائے پنبہ لیف خرما تھا اور ایک قدح تھا کہ تین جگہ سے بصفائح سیم مضبوط کیا تھا اور
ایک پیالہ سنگ سے اور ایک آوند کلان صفر سے کہ اوسمین حنا اور وسمہ کرتے تھے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو سر پہ
رکھتے تھے جسوقت کہ سر مبارک میں اثر حرارت پاتے تھے اور پیالہ تھا شیشہ سے اور ایک آوند تھا حمیا واسطے غسل کے صفر سے اور
پیالہ تھا کلان اور پیمانہ تھا پیمایش صدقہ فطر کے لئے کہ چہارم حصہ صاع کا تھا اور ایک انگشتری تھی سیم سے کہ نگین اوسکا بھی سیم سے تھا
اوپر اوسکے کلمہ محمد رسول اللہ کندہ تھا اور بقولی نگین آہن سے تھا اور جائی وصل نگینہ ساتھ حلقہ سیم مضبوط کیا تھا اور نجاشی نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دو موزہ سادہ ہدیہ بھیجا تھا پس آنحضرت نے پہنا اوسکو اور پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک گلیم تھا سیاہ اور عمامہ کہ اوسکو سحاب کہتے تھے اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جامہ تھے نماز جمعہ کے لیے
سوا اون دو جاموں کے کہ سائر ایام میں پہنتے تھے اور رومال تھا کہ روے مبارک بعد وضو خشک فرماتے تھے **وصل** کمال
صوری آنحضرت کہ شامل ہے ساتھ تحقیق علو مکان اونکے نزدیک خدا تعالیٰ کے منقسم ہے اوپر تین قسم کے **قسم اول** ذاتی ہے

اور قسم ثانی فعلی جیسا کہ نماز روزہ اور صدقہ اور امثال اوسکی قسم ثالث قولی **قسم اول** ذات شریف اور صورت جمیل
اونکی ہے **اور** یہی ذات شریف حضرت کی اجمل ذوات اور اکمل و افضل و اطہر و انور **اور** صورت شریف احسن و اجمل و اجلی و ازکی
صور کی **اور** علماء شکر اللہ سعیہم نے حلیہ شریف حضرت کا وہ جو اونکو پہنچا اور اونکے فہم مین آیا ضبط اوسکو کیا اور صفحہ بیان پر لکہا
اور مقصود اوس سے تصور جمال اور مطالعہ کمال حضرت کا نصب العین کرنا اور ہر ساعت اوسکو ملحوظ رکہنا اور مشق اور مراقبہ
اوس کام کا کرنا ہے اس حیثیت کے ساتھ کہ دائم وہ جمال جہان فزا نظر مین رہے اور مفارقت نکرے اور یہہ اقرب طرق ہے واسطے
حصول کمال قرب اور وصال کے اور اگر استطاعت اوسکی اوپر طریق اتصال دوام کے میسر نہو بارے وقت صلوۃ اور سلام [illegible]
کہ اقرب طرق ہے روشنی راہ کے لیے اور حضور درگاہ کے نگاہ رکہے واللہ ولی التوفیق **اور قسم ثانی** کہ فعلی ہے افعال زکیہ
اور احوال مرضیہ حضرت کے ہین کہ معلوم اور ماثور ہین اور صحف اور دفاتر اوس سے مملو اور مشحون اور کافی ہے اس باب مین وہ
کہ کل عالم اور اعمال و حسنات اوسکے میزان حضرت مین ہین اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاسیس فرمائین راہین ہدایت
و ارشاد کی اور باہر لائے خلق کو ضلالت اور غوایت سے اور وضع فرمائے احکام سنت اور روش صلوۃ و صیام اور حلال و حرام کے
وصل کیفیت تعلق ہین بجناب معلی القاب اور عکوف اوپر باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **جاننا چاہیے** کہ جو دوست رکہا
حضرت کو حق تبارک و تعالی نے تشفیع کیا قیامت مین اونکو خلق کے لیے کہ وہ لوازم قرب و عزت و محبت سے ہے اور عام کیا اونکو شفاعت
کے لیے اور نہین ہے کسیکو خلق سے عموم شفاعت بجز حضرت کے اور اسی جہت سے وعدہ کیا اوسکو ساتھ وسیلہ کے کہ مقام محمود ہے
اور حقیقت مین نہین معنی **وسیلہ** کے مگر واسطہ وصول کا بمطلوب اور وہ شفاعت ہے **اور** یہہ جاننا اور پہچاننا اس مقصد کو بس لازم
ہے تکمیل جناب اور قوت جناب کو **اور** تحقیق نہین جانتا اور پہچانتا طالب کسی چیز کو کہ لائق بحال اوسکے ہے مگر بواسطے شیخ مرشد کے
راہ بتادے اوسکو یا بواسطہ جذب آلہی کے کہ کشف کرے وہ اوپر اوسکے اور اگر شیخ میسر نہ آوے تو لازم پکڑے اہل اللہ کو **اور**
جملہ طریق اہل اللہ کی چار چیزین ہین ایک فراغ قلب اور خالی ہونا اوسکا میل ماسوے اللہ سے دنیا اور آخرت مین **اور** دوم اقبال
علی اللہ بالکلیہ ساتھ عقد محبت کے منزہ علل سے بے فتور اور عدم التفات اور طلب عوض کے **اور** سیوم دوام مخالفت نفس کی ہر چیز مین
کہ طلب کرے اون امور سے کہ متعلق ہین بمصالح اور اعظم مخالفات نفس کا ترک ماسوے اللہ ہے نظراً اور اعتقاداً اور اعتماداً اور عملاً
اور چہارم دوام ذکر خدا نظر بجلال و جمال اوسکے خواہ ذکر لسانی ہووے یا ذکر قلبی یا ذکر روحی یا سری یا مجموع **وصل** نوع ثانی
کہ تعلق معنوی ہے بجناب محمدی صلعم وہ بہی دو قسم ہے قسم اول دوام استحضار اوس صورت بدیع المثال کو **اور** اگر ہی طالب کہ احیانا

بدیدار فایض الانوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منام مین مشرف ہوا ہے پس استحضار کرے اوسی صورت کو کہ منام مین دیکھی ہے اور
اگر وہ ہرگز مشرف نہین ہوا صفات آنحضرت کو بعینہا یاد کرے اور درود بھیجے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہووے حال ذکر یہ گویا
کہ حضرت اوسکے روبرو حاضر ہین حالت حیات مین اور دیکھتا ہے حضرت کو متادب باجلال وتعظیم وہیبت وحیا اور اگر نہو سکے اوس
ہیئہ صورت لصفت مذکورہ پس اگر کاہی بزیارت قبر شریف اور روضہ منیف کے مشرف ہوا ہو استحضار اوسکا کرے اپنی ذہن مین اور
درود بھیجے گویا کہ استادہ ہے پاس قبر شریف کے باجلال وتعظیم یہانتک کہ مشاہدہ کرے روحانیت حضرت کو ظاہر و باہر اور اگر زیارت
قبر شریف اور روضہ منیف بہی مستعد نہین ہوا پس دائم صلوۃ وسلام بہیجا اوپر حضرت کے اور تصور کرے کہ وہ سنتے ہین درود وسلام اوسکا
پس لازم پکڑے اس طریق کو کہ اسمین بہی سعادت کبری اور کرامت ہے واللہ الموفق والمعین اور قسم ثانی تعلق معنوی ہے
استحضار حقیقت کاملہ موصوفہ باوصاف کمال حضرت کا میان جمال وجلال کے اور متجلی باوصاف خدا کے کبیر متعال کی مشرف
بنور ذات الہی کے آباد و ازال مین محیط ساتھ کل کمال حقی وخلقی کے مستوعب ہر فضیلت وجود کو صورتا اور معنیا حقیقتا اور حکما عینا
وشہادۃ ظاہرا وباطنا اور اگر نہو سکے کہ استحضار کرے ان سب کو البتہ جانے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برزخ کلی ہین
قائم حقایق وجود قدیم وحدیث مین پس وہی ہین حقیقت ہر ایک کی جہتین سے ذاتا وصفاتا اسلیے کہ وہ مخلوق تہا بین نور ذات سے
جامع اسماء وصفات وافعال وآثار اوسکے کو حکما وعینا پس جسوقت معلوم ہوین طالب کو اشیاء مرقومۃ الذکر آسان ہووے استحضار کمال
محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا کہ ہے انشاء اللہ تعالے تنبیہ حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ظہور ہے ہر عالم مین لائق بحال
اوس عالم کے پس نہین ظہور اوسکا عالم اجسام مین مثل ظہور اوسکے عالم ارواح مین۔ اس لیے کہ عالم اجسام مین تنگی ہے گنجایش
نہین رکہتا اوس چیز کی کہ گنجایش رکہی عالم ارواح اور نہین ظہور حضرت کا عالم ارواح مین مانند ظہور اونکے عالم معنی اسلیے
کہ عالم معنی الطف واوسع ہے عالم ارواح سے اور نہین ظہور آنحضرت کا ارض مین مثل ظہور اونکے سما مین اور نہین ظہور اونکا
سموات مین مانند ظہور اونکے بیچ عرش سے اور نہین ظہور اونکا بیچ عرش سے مثل ظہور اونکے عند اللہ فوق العرش کہ نہین
وہان آین اور نہ کیف پس ہر مقام مین اعلی ہوتا ہے اور اکمل اور اتم ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام انزل واسفل سے
اور ہر ظہور کو ایک جلالت اور ہیبت ہے بقدر محل کے یہانتک کہ منتہا ہے ہوتا ہے اوس محل مین استطاعت نرکہے کہ دیکہے
اونکو کوئی انبیا اور اولیا سے **وصل** ملازمت حضور آنحضرت شریف اور دوام مشاہدہ اوس صورت لطیف کا ساتھ معانی
عزیزہ منیفہ کے اگرچہ تصور اور خیال اور تفکر کے ہووے منتہی سلوک کا اور سبب عزت کے اور موجب وصول کا بدرگاہ مرتبت

اوسکی کے ہے اور یہہ بھید اوسکی یہی کہ مصلی تعلق پکڑتی ہے خاطر اوسکے ساتھہ جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس عاشق
ہوتا ہے دل اوسکا اوپر صورت روحانیہ حضرت کی پس قریب ہوتا ہے اوسکے پس ہوتا ہے نزدیک اونکی اور ساتھہ اونکے اور جب کہ ہوا
یہہ نتیجہ صلوۃ بزبان کا پس کیا ہوگا نتیجہ صلوۃ بالقلب وروح اور سر کا اور نہیں صلوۃ مگر قرب واجتماع اور مثال واقبال جیسا کہ وارد
ہوا ہے لغت میں اور یہہ نتیجہ عمل ظاہری کا کہ بھیجا صلوۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ ہوئے کہ قرب مکان ہے
جنت میں تا نتیجہ عمل باطن کا کیا ہوگا اور وہ قریب ہے مقعد صدق میں نزدیک ملک مقتدر کے کہ وہاں نہ این ہے اور نہ کیف فافہم

فصل چوتھی بیان خلافت خلفاء راشدین اور اہل بیت وغیرہ میں بیان اخبار خلافت خلیفہ اول حضرت

ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد رحلت حضرت خاتم رسالت کے یہہ حال ہوا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی یہہ کہے گا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی میں اوسکا سر اپنی شمشیر سے جدا کرونگا رسول خدا مرے نہیں بلکہ حق تعالی نے اونکو رفیع سما فرمایا اور
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہہ آیت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نہ تھے مگر ایک رسول اوسکے پہلے بہی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم لوگ اولٹے پاؤں پہر جاؤ گے دین سے
سب لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوگئے خصوصا سقیفہ بنی ساعدہ نے بہت جلدی کی بعد ازان حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اونکی بیعت کرنے سے تمام لوگون نے بیعت کی اور یہہ حال ہوگیا کہ سب آدمی
بیعت پر مستعد ہوگئے یہہ بیعت درمیان عشرہ ربیع الاول سنہ ہجری نبوی میں واقع ہوئی مگر بنی ہاشم اور زبیر اور
عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور
براء بن عازب اور ابی بن کعب اور یہہ سب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ ہوگئے لیکن بیعت کرنا علی مرتضی کا ساتھہ
ابوبکر صدیق کی روایت قاضی جمال الدین بن واصل میں آیا ہے اور بروایت زہری کے عائشہ صدیقہ سے خلاف اوسکے بیان
بارھوین اور تیرھوین سال ہجری کا تیرھوین سال ہجری میں جنگ یرموک بسبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تہی اوسوقت ہرقل
درمیان حمص تہا جب اوسکو خبر پہونچی کہ روم کا لشکر یرموک میں شکست کہا کر بہاگا تب اوسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اوسکے
مسلمانون کے درمیان میں گہر گئے اور جبلہ خالد بن الولید اور ابوعبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہوگئی تب انہون نے زیدہ کا قصد کیا والی
بصرہ نے بہت گروہ واسطے مقابلہ کے جمع کیے پہر آدمیون نے صلح کرلی اور صلح اس بات پر ٹہری کہ ہر راس پر ایک دینار اور ایک
جریب گیہون دیا کرین وفات خلیفہ اول واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبب موت میں اختلاف ہے کہتے ہیں

کہ یہودیوں نے برنج مین ملا کر زہر کہلایا تہا اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے کسی چیز مین زہر ملا کر اونکو اور حارث بن کلدہ کو دونو کو دیا تہا
حارث نے کہا کہ ہمنے زہر آلودہ کہانا کہایا ہے ایک برس مین وہ زہر اثر کریگا چنانچہ ایک برس روز کے ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون نے
انتقال کیا - اور حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سرد روز مین غسل کیا بسبب
اوس غسل کرنیکے بخار لاحق ہوا چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے یہانتک کہ نماز کو بہی باہر نہ آئے تہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت
دی تہی کہ وہ نماز پڑہا دیا کرین اور خلافت بہی اونکے سپرد کی تہی بعد ازان شام کو وقت شب سہ شنبہ کو میان مغرب اور عشا کے
ہفتہ اخیرہ جمادی الآخر مین درمیان ۱۳ سنہ ہجری کے وفات پائی اس سے معلوم ہوا کہ کل مدت خلافت اونکی دو برس تین مہینہ دس دن
اور عمر شریف تریسٹھ برس کی اور اونکو بعد وفات کے اونکی زوجہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور جس تابوت مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹہائے گئے تہے اوس تابوت مین خلیفہ اول رکہی گئی اور حضرت عمر نے اونکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین پڑہی
اور بعد حفر قبر کے سر اونکا دونو موندہون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرکے دفن کیا حلیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
خوش قد سبک چہرہ اور معروق الوجہ تہے یعنی عرق اونکے چہرہ کی نمودار رہتی تہین اور آنکہین غائر اور تنگ باہر کو اوٹہا ہوا اور
بند ہائی انگشتان پر بال نہ تہی اور حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تہے اور اونکے فضائل مین بہت احادیث وارد ہین ایک اونمین سے
وہ کہ اخراج کیا ابن حسین نے - کہا نہین پیدا ہوا ذریت آدم مین بعد نبیین و مرسلین کے افضل ابوبکر سے رضی اللہ عنہ **بیان خلافت**
خلیفہ دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عدی سے لوگون نے اوس سال مین بیعت کی جس سال مین حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ فوت ہوئی پس بعد خلافت حضرت عمر نے خطبہ پڑہا اور لوگونکو سنایا کہ اے لوگو قسم ہی خدا کی کہ میری نزدیک قوی تر
ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پاوے اور ضعیف تر قوی سے وہ کہ حق اوسکا لیا جاوے - اور اول مین یہ احکام اصدار فرمائی
کہ خالد بن ولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو جیش اور شام کا سردار مقرر فرما کر روانہ کیا اور حضرت عمر کا اول
نام امیر المومنین رکہا گیا تہا اس لیے کہ حضرت ابوبکر رض خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتے تہے اونکو سب امیر المومنین نہین کہا
یہ خطاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جاری ہوا پس ابو عبیدہ بعد روانگی دمشق کے باب الجابیہ کی طرف اوترے اور خالد باب
شرقی باب توما پر اور عمرو بن العاص دوسرے طرف اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ستر رات کے رہا آخر الامر خالد نے اپنی طرف سے
بزور شمشیر فتح کیا اور باشندگان دمشق نے دوسری جانب سے باہر آکر ابو عبیدہ سے صلح کر لی اور دروازہ وا کر دیا - ابو عبیدہ اونکو امن دیکر
اندر گئی اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات حاصل ہوئی - پہر ابو عبیدہ نے خبر فتح دمشق حضرت عمر کے تئین لکہ بہیجی و واضح ہو کہ ملک

عراق بہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین فتح ہوا بیان سنہ ۱۴ چودہ ہجری ماہ محرم سنہ چودہ ہجری مین خلیفہ دوم نے
تعمیر بصرہ کے لیے حکم دیا چنانچہ بنا اس شہر کے لیے اس سال مین نشان کیے گئے بقول بعض سترہوین سال مین حکم بناء
بصرہ صادر ہوا تہا اور اسی سال مین تہا فقط پہر خلیفہ اول نے وفات پائی عمر انکی ستاسٹہین برس کی تہی مگر بعد انتقال خلیفہ
اول کے انکا انتقال ہوا بیان سنہ ۱۵ پندرہ ہجری سال پانزدہم ہجری مین شہر حمص بعد حصار مدت طویل کی فتح ہوا اور بعد فتح
دمشق کے مسلمانون کے ہاتھہ آیا بعد فتح اسکے رومیون نے صلح چاہی پہر ابو عبیدہ اور باشندگان شیرز مین صلح ہو گئی جیسے باشندگان
حمات سے اور اسیطرح باشندگان معرہ سے کہ زمانہ سابق مین اوسکو معرۃ الحمص کہتے تہے صلح واقع ہوئی کہ اب مشہور بمعرۃ النعمان
انصاری ہے پہر ابو عبیدہ مذکور نے لاذقیہ کو فتح کیا بزور شمشیر بعد آن جبلہ اور انطرطوس بعد ازان قنسرین جب قنسرین پر ابو عبیدہ اور
خالد پہنچے اوسمین بہت رومی پوشیدہ تہے اونسے خوب جنگ واقع ہوئی آخر الامر مسلمان فتحیاب ہوئے اور فیما بین اہالی
اس شہر کے صلح قرار پائی مثل صلح اہل حمص کے لیکن خالد اور ابو عبیدہ نے وہان کے سکان سے کہا کہ صلح منظور الا آخر الامر ہم اس شہر کو
ویران کرین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازان حلب اور انطاکیہ و منبج اور دلوک اور سرمین اور تیزین اور عزاز کو فتح کیا اور اطراف تمام
غالب آئی پہر خالد نے مرعش کو فتح کیا اور وہان کے رہنے والونکو جلا وطن کرکے تمام شہرون کو ویران کیا- اور قلعہ الحدث کو
فتح کیا اسی سال مین اور بعضی کہتے ہین سولہوان سال تہا اور ہرقل مایوس ہو کر ملک شام سے قسطنطنیہ کو چلا گیا پہر تہوڑی دور جاکر
پہر متوجہ بطرف شام ہوا پہر قیساریہ اور سبسطیہ کو فتح کیا اور اسی شہر مین حضرت یحیی بن زکریا علیہما السلام کی قبر ہے اور
نابلس اور لد اور یافا یہہ سب بلا فتح کیے اور بیت المقدس کا محاصرہ مدت دراز تک رہا آخر کار سکان بیت المقدس نے ابو عبیدہ سے کہا
کہ مثل اہل شام ہمسے صلح کرو بشرطیکہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہم سے صلح کرین یہہ حال ابو عبیدہ نے حضرت عمر کو لکھہ بہیجا چنانچہ خلیفہ
ثانی نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو بجای اپنی المدینہ منورہ مین چہوڑکر آپ تشریف لائی اور بیت المقدس کو فتح کیا اور
اسی سال مین حضرت عمر نے منشی اور دیوان مقرر کیے اور انعام و بخشش مسلمانون کے لیے ٹہرائی قبل ازین جسکو جتنا مال
غنیمت مین ملتا تہا اور بعضی کہتے ہین یہہ امر سنہ ۲۰ بیس ہجری مین مقرر ہوا اس تفصیل سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے پچیس ہزار اور جسکو قرابت قریبہ بجناب حضرت رسالت مآب تہی اوسکے لیے زیادہ مقرر کی پس اہل بدر کو
پانچہزار اور اصحاب حدیبیہ اور بیعت الرضوان تک چار ہزار اور من بعد انکی تین ہزار اور اہل قادسیہ اور یرموک کو
ایک ہزار اور جو انکے پیچہے تہے اونکو پانسو پہر تین سو پہر ڈہائی سو پہر دو سو اسیطرح تنخواہ انعامونکی مقرر ہوئی بیان سنہ ۱۶ سولہ ہجری

درمیان اسی سال کے مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر سبکو یا قتل کیا اور سجائی کہ ایک محل سفید تھا اوس کا محل کہنا
اور سعد بن وقاص اوسمین فروکش ہوئے اور محل کسری کو مسجد جامع بناکر نماز پڑھنی شروع کردین اور جس قدر مال کہ سیم
سیم و زر اور ظروف اور لباس سے ہاتھ آیا اوسکو ضبط کیا کہ تفصیل اوسکی مین طوالت ہے اور اسی سال مین جبلہ بن ایہم
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پاس بشان و شوکت و حشمت تمام داخل ہوا ازان بعد اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کو
تشریف لگئی اور جبلہ نے بھی حضرت کے ساتھ حج کیا اتفاقا اثناے طواف مین کہ جبلہ کر رہا تھا کوئی شخص قوم فرازہ کا جبلہ کے ملبوس سے
لگ کر نکلا جبلہ نے اوسکو ایک گھونسا ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹھ گئی وہ عمر رضی اللہ عنہ پاس فریادی آیا حضرت نے اوسکی طلبی فرما کر
کہا کہ فدیہ دے وگرنہ وہ بھی ایک گھونسا ایسا ہی ماریگا جبلہ نے کہا کہ بادشاہ اور بازاری برابر نہین حضرت عمر رض نے فرمایا اسلام نے
دونو کو مستوی اور برابر کردیا جبلہ نے کہا مجھے یہ خیال تھا کہ مسلمان ہونے سے میری عزت زیادہ ہوجائیگی زمانہ جاہلیت سے حضرت نے
فرمایا اس خیال کو دلسے دور کر جبلہ نے کہا مین نصارا ہوجاتا ہون حضرت نے فرمایا مین تیرا سر تن سے جدا کردونگا جبلہ نے کہا آجکی رات
مجھے مہلت ہو چنانچہ جب رات ہوئی جبلہ مع اپنے جاہ و حشم شام مین چلا گیا اور وہانسے قسطنطنیہ مین اور وہان جاکر پانسو آدمی
اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے اور تنصر اختیار کیا بیان سنہ ۱۷ سترہ ہجری کا درمیان اس سال کے شہر کوفہ موسس اور مختط
اور عمر رضی اللہ عنہ نے معتمر ہوکر بیس دن مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جنہون نے اونسے بیعت نکی تھی اونکے مکانات
بیچکر اوسکی قیمت بیت المال مین داخل کی اور ام کلثوم دختر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ شکم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تھین نکاح کیا
اور مغیرہ بن شعبہ کو حاکم بصرہ مقرر کیا اتفاقا وہ ام جمیل دختر ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ کے تھی جا پھنسا چار شخصون نے دیکھا کہ جماع کر رہا ہے
یہ حال بکیت اہل اوس کا حضرت عمر کو لکھ بھیجا حضرت نے اوسے عہدہ سے معزول فرماکر ابو موسی اشعری کو والی بصرہ مقرر کیا
ذکر سنہ ۱۸ اٹھارہ ہجری اور اسی سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اور ہرمزان کہ اس ملک پر مستولی ہو رہا تھا اور
امرا کبار فارس سے تھا بعد وقوع قصہ دراز کہ اوسکے لکھنے مین طوالت کلام ہوتی ہے مشرف باسلام ہوا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اوسکے لیئے دو ہزار دینار مقرر فرماے اور اسی سنہ مین درمیان مدینہ منورہ اور حجاز کے بڑا قحط واقع ہوا عمر رضی اللہ
عنہ نے حضرت عباس کو اپنی ہمراہ لیکر شہر کے باہر نماز استسقا ادا کی اور برکت دعاے حضرت عباس کے خوب بارش ہوئی
اور اسی سال مین ایک وبا کہ جسکو طاعون عمواس کہتے ہین ملک شام مین ظاہر ہوا چنانچہ اسی وبا مین ابو عبیدہ بن الجراح
کہ جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح الفہری ہے اور عشرہ مبشرہ سے ہین فوت ہوے بعد ازان معاذ بن جبل انصاری

اور عمرو بن العاص - الغرض کہ پندرہ ہزار آدمی اوس وبا مین شہید ہوئے اور یہہ ہوا نے وبائی ایک مہینہ کامل ہی پہر بصرہ مین بہی بہہ وبا پہیل گئی اور اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو تشریف لیگئے اور جو لوگ کہ وہان مرگئے تہے اونکی میراث تقسیم فرماکر ماہ ذیقعدہ مین مراجعت فرمائی ذکر سنہ اونیس ۱۹ اور بیس ۲۰ ہجری درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ اوپر ہاتہ عمرو بن العاص اور زبیر بن العوام کے فتح ہوا اور سنہ بیس مین بلال بن رباح مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور باب صغیر کی تربہ یک مدفون ہوئے ذکر سنہ اکیس ۲۱ ہجری اس سال مین جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی کہ اونکے ساتہ ڈیڑہ لاکہہ آدمی تہا اور سپہ سالار اونکا فیرزان بعد وقوع جنگہاے شدید وصعب کے مسلمانون نے عجمیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار بہاگ گیا اور اسی سال مین دینور اور صیمرہ اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوئے اور اسی سال مین خالد بن الولید نے وفات پائی لیکن مدفن انکے مین اختلاف ہی بعض کے نزدیک حمص اور بعض کے نزدیک مدینہ مین ذکر سنہ بائیس ۲۲ ہجری اس سال مین آذربائجان اور ری اور جرجان اور قزوین اور ریحان اور طبرستان یہہ سب بلاد فتح ہوئی اور عمرو بن العاص شہر برقہ پر گئے وہان کے باشندون نے جزیہ دینے پر صلح کرلی پہر بجانب طرابلس جاکر اونکا محاصرہ کیا اور بزور شمشیر فتح کیا اور احنف بن قیس نے اوپر ملک خراسان کی جنگ کی اور یزدجرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ مین آئی اسی سال مین ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک نجار سے ہین اور کتب اونکی اپا منتہی ہی فوت ہوئی یہہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہے ذکر وفات خلیفہ دوم سنہ تئیس ۲۳ ہجری واضح ہوکہ درمیان اسی سال کے ابو لولو نے کہ جسکو فیروز بہی کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان تہات خنجر پہلو مین زیر ناف خنجر مارا یہہ واقعہ چہٹی تاریخ ماہ ذیحجہ کو ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز وفات پائی اور یک شنبہ کو مدفون ہوئے اونہون نے کل دس برس اور چہہ مہینہ آٹہہ دن خلافت کی قبر اونکے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے بوقت وفات باب خلافت مین یہہ ارشاد کرگئے تہے کہ حضرت علی مرتضی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم جس پر راضی ہون وہ امیر المومنین مقرر ہو چنانچہ حضرت علی نے عبد الرحمن بن عوف سے درباب خلافت کہا اونہون نے انکار کیا حلیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہہ ہے کہ دراز قد سفید رنگ مقدم راس پر بال نہ تہے عمر شریف پچپن سال اور بقول بعض ساٹہہ اور بعض کے نزدیک تریسٹہہ برس کی تہی اور فضیلت وزہد والصلاح اور شفقت مین مسلمانون پر تفوق رکہتے تہے اور فضائل انکے شمار سے خارج ہین ذکر سنہ چوبیس ۲۴ ہجری درمیان اس سال کے بعد از وفات عمر رضی اللہ عنہ اہل شورت مثل علی مرتضی اور حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور بیت گفتگو اس باب مین تین روز تک

رستے آخر ش تنگ ہوکر یہہ تجویز کی کہ جسکو عبد الرحمن خلیفہ مقرر کردین سب اوسکی اطاعت کرین یہہ حال سنکر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس
پاس تشریف لیگئی اور صلاح فرمائی اونہون نے فرمایا کہ مین تمہارے مقدمہ مین دست انداز نہین ہوتا ہون اول تو کہا تہا کہ اس امر مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کرلو کہ امر خلافت بعد وفات حضرت کی کس سے متعلق رہیگا تمنے انکار کیا۔ الغرض عبد الرحمن نے
روبرو سب اہل مشورہ کے اپنی خلافت سے دست بردار ہوکر علی مرتضی کو بلایا اور کہا اے علی خدا کے وعدہ اور عہد کو صادق جانکر اوسکی کتاب
اور اوسکی حبیب کی سنت پر عمل کرنا اور دونو خلفا کی طریق پہ چلنا علی مرتضی نے جواب دیا کہ مجکو یہی امید ہے کہ حسب علم و طاقت اپنی کے
اقتدا اتفاق کتاب و سنت کا کرونگا پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اوسے بہی یہی کہا جو حضرت علی مرتضی سے کہا تہا اور دست مبارک
حضرت عثمان کا پکڑکر کہا کہ اے خدا اے عالم الغیب تو دانا اور بینا ہے میرا گواہ رہنا کہ مینے بار اپنا اوپر گردن عثمان کے رکہدیا یہہ کہکر بیعت
کرلی اس امر سے حضرت مرتضی علی کو نسبت بہ عبد الرحمن کو شکر رنج حاصل ہوا۔ یہہ حال دیکہکر مقداد بن الاسود نے عبد الرحمن بن عوف
سے کہا کہ تمنے دینی حق علی مرتضی مین مداہنہ کیا اونہون نے جواب دیا کہ اے مقداد مینے بہت سعی اور کوشش اس باب مین کی تمنے
کیا کہون مقداد نے کہا مجہے بہت تعجب ہے قریش سے کہ اونہون نے ایسی شخص کو منظور نکیا میرے نزدیک کوئی مرد ان سے بہتر علم اور
عدل مین نہین ہے عبد الرحمن نے کہا اے مقداد خدا سے ڈر مبادا تو کسی فتنہ مین گرفتار ہو جاوے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
اپنے اقارب اور رشتہ دار ملکون پر مسلط کیے اوسوقت عبد الرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہہ سب تمہارے کام ہین اونہون نے
کہا مجہے یہہ معلوم اور خیال نہ تہا۔ چنانچہ عبد الرحمن نے جدائی حضرت عثمان مین انتقال کیا ذکر خلافت خلیفہ سوم واضح ہو
کہ بتاریخ تیسری محرم ۲۴ھ ہجری مین حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سے لوگون نے بیعت کی
اور بعد اخذ بیعت حضرت عثمان منبر پر آئے اور خطبہ بلیغ ادا فرمایا بعد ازان منبر سے اوترے اور جو لوگ کہ حضرت عمر رضی اللہ کے زمانہ مین
حاکم تہے اونہین ایکبرس دن تک مقرر رکہا پہر مغیرہ بن شعبہ کو جو حاکم کوفہ تہا معزول کیا اور سعد بن ابی وقاص کو اونکی جگہہ مقرر کیا بعد چندے
اونکو معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط جو بہائی مادری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تہے حاکم کوفہ کیا **ذکر ۲۵ سنہ پچیس ہجری**
اور اس سال مین ابو ذر غفاری نے کہ صحابی تہے وفات پائی **ذکر ۲۶ سنہ چہبیس ہجری** اور اس سال مین حضرت عثمان نے عمرو بن العاص کو
مصر سے معزول کرکے اونکی جگہہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری کو مقرر کیا **ذکر ۲۷ سنہ ستائیس اور ۲۸ سنہ اٹھائیس ہجری**
اور اس سال مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے معاویہ نے اجازت لڑائی کی سمندر مین حاصل کی تہی اوسوقت معاویہ نے ایک لشکر جزیرہ قبرس کی طرف
روانہ کیا اور عبد اللہ بن سعد بہی مصر سے وہان پہونچے دونون نے مجتمع ہوکر وہان کے باشندون سے جنگ کی آخر الامر سات ہزار دینار

سالانہ بطور جزیہ مقرر ہو گیا اور صلح قرار پائی **ذکر سنہ ۲۹ انتیس ہجری** درمیان اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موسی اشعری کو
حکومت بصرہ سے معزول کیا اور عبداللہ بن عامر کو بجائے اونکے نصب کیا پھر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا کہ اوسنے حالت سکر میں نماز فجر
پڑھائی تھی **ذکر سنہ ۳۰ تیس ہجری** اس سال میں عثمان رضی اللہ عنہ کو یہہ معلوم ہوا کہ درباب قرآن مجید لوگوں میں اختلاف ہو رہا ہے اہل عراق یہہ کہتے ہیں کہ
ہمارا قرآن صحیح ہے بہ نسبت اہل شام کے کیونکہ ہم کو ابو موسی اشعری کی قرآن سے نقل حاصل ہوئی ہے اور اہل شام یہہ کہتے تھے کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے کیونکہ ہم کو مقداد بن اسود سے
پہنچا ہے اسیطرح اور اطراف میں بہی اختلاف واقع تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ سے مشورہ کیا آخر الامر یہہ مقرر ہوا کہ جو قرآن
کہ بخلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکہا گیا ہے اور بخانہ حفصہ رضی موجود ہے وہان سے لیکر شہرت دیجیے اور جمیع نسخ قرآن شریف سوا اوسکے
احراق کر دیے جاویں چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا اور اوس کلام اللہ سے نقول لیکر اور اونٹ بہروا کر بلاد و امصار میں جابجا روانہ کیے
اور کاتب یہہ لوگ تہے۔ زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر۔ اور سعد بن العاص۔ عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی **ذکر سنہ ۳۱ اکتیس
ہجری** اس سال میں یزدجرد بن شہریار بن پرویز جو آخرین پادشاہان ملک فارس کا تہا ہلاک ہوا اور اوسکے سبب ہلاک میں
اختلاف ہے اور اسی سال میں اہل خراسان نے بغاوت اختیار کی اور ابو سفیان بن حرب بن امیہ نے اسی سال میں وفات پائی
ذکر سنہ ۳۲ بتیس ہجری درمیان اس سال کے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ صحابی جلیل القدر عظیم الشان قراء عشرہ مبشرہ
میں سے تھے وفات پائی **ذکر سنہ ۳۳ تینتیس ہجری** اس سال میں ایک گروہ کوفہ کے نے یہہ کلام کرنے شروع کیے کہ حضرت عثمان نے
اکثر اقارب سے اوپر ملکوں کے عامل فرمائے ہیں حالانکہ اونکو لیاقت حکومت نہیں ہے چنانچہ یہہ خبر سعید بن العاص عامل کوفہ نے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو لکہہ بہیجی اونہوں نے حکم کیا کہ جو لوگ یہہ بات کہتے ہیں اونکو معاویہ کے پاس ملک شام کی طرف روانہ کر دو جب وہ معاویہ بن سفیان
کے پاس گئے اوسنے بہت سا مباحثہ کیا آخرش معاویہ نے اونکو ڈرایا اور کہا کہ مبادا اسمیں کوئی فتنہ برپا ہو جاوے اونہوں نے
دوڑ کر ریش معاویہ کی از راہ بے ادبی پکڑ لی اوسنے اس حال کی حضرت عثمان کو اطلاع دی عثمان رضی نے لکہہ بہیجا کہ ان سبکو سعید بن العاص کے
پاس روانہ کر دو اون لوگوں نے وہان جا کر بہی وہی کلام بیباکانہ شروع کیے اور اہل کوفہ بہی اون لوگوں کے ہمراہ ہو گئے **ذکر
سنہ ۳۴ چونتیس ہجری** اس سال میں سعید بن العاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس آئے اور سب معاملہ کہ اونکے ساتھ اہل کوفہ نے
کیا تہا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ یہہ چاہتے ہیں کہ ابو موسی اشعری ہمارا سردار مقرر ہو اور درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود فوت
ہوا عمر اوسکی ستر برس کی تہی **ذکر وفات خلیفہ سوم سنہ ۳۵ پینتیس ہجری** درمیان اس سال کے ایک جماعت ملک
مصر سے کہ جمعیت ہزار آدمی کی تہی اور بقول بعضے سات سو کی اور بعضے پانسو بیان کرتے ہیں اور علی ہذا القیاس ایک گروہ کوفہ سے

اور ایک بصرہ سے آئی مصر والون کی یہہ خواہش تہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت ہووین اور کوفی حضرت زبیر رضی اللہ
عنہ کو اور بصرہ والی چاہتے تھے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ قرار دیوین یہہ خواہشین لیکر مدینہ مین داخل ہوئے جبکہ روز جمعہ ہوا
اور حضرت عثمان نماز جمعہ کے لیے گہر سے باہر آئے اور نماز بجماعت ادا فرمائی بعد ادائے نماز منبر پر جا کر خطبہ پڑہا اور اون گروہون سے
جو اطراف سے آئی تہے مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے اور ساکنین مدینہ بہی واقف ہین کہ تمکو پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے نفرین فرمائی ہے یہہ سنتے ہی اون لوگون نے حملہ کیا اور سبکو جوش آیا اور لوگون پر سنگ باری شروع کی
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لوگون نے مسجد سے گہر پہنچایا اسلیے کہ اونکے اسی ہنگامہ مین ایک پتہر لگ گیا تہا اور منبر کے کنارے سے بیہوش ہو کر
گر پڑے تہے جب یہہ معاملہ پیش آیا عثمان رضی اللہ عنہ نے زبانی کسی شخص کی اونسے کہہ بہیجا کہ تم یہانسے چلے جاؤ چنانچہ وہ چلے گئے اور اکابر
مدینہ سب اپنے اپنے گہرون مین بیٹہہ رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چالیس روز تک اور بقول بعض پچاس روز تک اپنے گہر مین
محصور رہے بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان پاس آئے اور یہہ صلاح کی کہ لوگ یہہ کہتے ہین کہ مروان کو عہدۂ منشی گری سے
موقوف کیجیے اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر سے معزول کرو حضرت عثمان نے قبول کیا اور حضرت علی رض نے لوگون کو سمجہا کر پہیر دیا
اور وہ بات رفت و گذشت ہو گئی اور محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کے ساتہہ ایک گروہ مہاجرین و انصار کا گیا یہہ لوگ
ہنوز اثنای راہ مین تہے کہ ایک غلام ناقہ سوار چلا آتا دیکہا اور وہ اونسے راہ مین ملا اونہون نے پوچہا کہ کہان جاتا ہے اوسنے کہا
کہ مصر کے حاکم پاس اونہون نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہہ ہے یعنی محمد بن ابی بکر اوسنے جواب دیا کہ یہہ نہین ہین دوسرے حاکم پاس جاتا ہون
جو ابن سرح ہے یہہ سنکر اونہون نے اوسکو پکڑ لیا اوس پاس ایک نامہ نکلا کہ اوسپر حضرت عثمان کی مہر تہی اور یہہ لکہا تہا کہ جسوقت
محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیون کے تیرے پاس پہنچے اور کہے کہ تو معزول ہے قبول نکرنا اور کسی حیلہ سے اوسکو مار ڈالنا اور اوس نامہ
جو یہہ ہمراہ لایا ہے کچہہ عمل نکرنا بس یہہ نامہ دیکہتے ہی محمد بن ابی بکر نے مع مہاجرین و انصار کے بجانب مدینہ مراجعت کی اور سب
اصحاب کو جمع کیا اور نامہ دکہایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہی اسکا حال پوچہا اونہون نے کہا واقعی مہر تو میری ثبت ہے اور خط بہی
میرے کاتب کا ہے لیکن مینے نہین لکہوایا اور اس امر پر قسم کہائی اوسوقت اون لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کرو
عثمان رضی اللہ عنہ نے سپرد مروان مین انکار فرمایا اس سبب سے دشمنی اور کینہ زیادہ ہوا اور سعی اور کوشش انکے قتل مین
کرنے لگے حسن بن علی اور عبد اللہ بن زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم نے کسیکو اندر جانے نہ دیا اور منع کیا حتی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام مجروح
ہوئے آخر کار وہ لوگ دیوار پر چڑہ گئے اور ہمسایہ کے گہر مین سے عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر مین جا کر اونکو شہید کیا اور بعضی محمد بن ابی بکر

بھی شریک تھا اور بوقت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے اور تلاوت قرآن مین مشغول تھے یہہ واقعہ جانگداز اٹھارویں ذیحجہ ۳۵ سنہ
ہجری مین واقع ہوا۔ مدت خلافت بارہ برس بارہ روز کم اور عمر انکی مین اختلاف ہی بعضے چھہتر برس اور بعضے بیاسی اور بعضے نوے کہتے ہین
اور بعضے سوا اسکے اور کچھہ بھی بیان کرتے ہین اور جنازہ شریف بسبب مخالفت اون لوگون کی تین روز تک دفن نہین ہوا بعد ازان
علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انکو دفن کرو و حلیہ اونکا میانہ قد خوبصورت داغ چیچک کی بڑے بڑے روی مبارک کی اوپر گندم گون مقدم راس
بال نہ تھے اور ریش مبارک کثیر وافی تھے اور دو بیٹیون حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تزویج فرمائی تھی اس لیے اونکو
ذوالنورین کہتے ہین اور کاتب اونکا مروان بن الحکم بن العاص پسر عم اونکا تھا اور قاضی زید بن ثابت اور فضائل اونکے
بہت ہین اونمین سے ایک یہہ کہ جیش العسرت کی لیے بہت سے مال کے ولی تھے اور جب مجاہدین غزوہ تبوک مین بہت گرسنہ تھے اوسوقت
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلہ کثیر موافق گذارہ لشکر کے خرید کر کرا اونٹون پر بار کر کے بھیجا تھا جب وہ سامان بخدمت نبی آخر الزمان صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے پہنچا اوسوقت حضرت نے دست بدعا بلند فرما کر یہہ دعا فرمائی کہ بار خدایا مین راضی اور خوشنود ہوا ہون عثمان سے تو بھی
راضی ہو اوس سے اور بسبب شہید ہونے حضرت عثمان کے باب فتنہ اور فساد وا ہوگیا ذکر خلافت خلیفہ چہارم واضح ہو کہ نام
باپ ابوطالب پدر علی کرم اللہ وجہہ کا عبد مناف تھا اور یہہ بیٹے عبد المطلب کی ہین جو رسول مقبول کے جد بزرگوار تھے اور والدہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہین پس علی مرتضی رضی اللہ عنہ انکی طرف سے بھی ہاشمی ہین اور اپنی دادا کی طرف سے بھی
جس روز کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے اوسی روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے بیعت کر لی مگر کیفیت بیعت مین
اختلاف ہے بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب جمع ہوکر جن مین طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ پاس آئے اور استفسار کیا کہ اب کسکو خلیفہ مقرر کرین جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مجھسے پوچھنے
کی کچھہ حاجت نہین جسکو تم اختیار کرو مین بھی اوس سے راضی ہون سب نے عرض کی کہ ہم سوائے آپ کی کسیکو اختیار نہین کرتے
اس امر مین بہت سی تکرار رہی سب نے کہا آپ ہمارے نزدیک احق اور اقدم ہین اور طلحہ بن عبد اللہ نے اول جناب امیر المومنین سے
بیعت کی مگر چونکہ ایک ہاتھہ طلحہ کا جنگ احد مین بیکار ہو گیا تھا حبیب بن ذویب نے یہہ حال دیکھکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یہہ امر بیعت تمام
ہوتا نہین معلوم ہوتا بعد ازان زبیر نے بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت سے راضی ہو فبہا والا مین تمسے بیعت
کرنے کو راضی اور موجود ہون دونو نے کہا کہ نہین ہم ہی تمسے بیعت کرتے ہین اور بعض روایات سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعد بیعت
دونو نے یہہ اظہار کیا کہ ہمنے تو بخوف جان اپنی کے بیعت کی تھی پھر دونو بعد چار مہینے کی بیعت سے مکہ کو چلے گئے اور سعد بن ابی وقاص

اور عبد اللہ بن عمر اور انصار نے بھی بیعت اختیار کی - اور سعید بن زید - اور عبد اللہ بن سلام - اور صہیب بن سنان - اور اسامہ بن زید
اور قدامہ بن مظعون - اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی بیعت سے انکار کیا - اور حسان بن ثابت - اور کعب بن مالک - اور مسلمہ بن مخلد - اور ابو سعید
اور نعمان بن بشیر - اور محمد بن مسلمہ - اور فضالہ بن عبید - اور کعب بن عجرہ - اور زید بن ثابت ان لوگوں نے بیعت قبول کی اور جو وقت
مقتول ہوئے حضرت عثمان کے ابن عباس مکہ میں تشریف رکھتے تھے پھر مدینہ میں تشریف لائے اور حضرت علی مرتضیٰ کے پاس جب گئے تو مغیرہ بن
شعبہ کو اونکے پاس سے نکلتے دیکھا پوچھا کہ مغیرہ کیا کہتا تھا علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ پہلے تو اوسنے یہ مشورت دی تھی کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو
بالفعل معزول کرنا مناسب نہیں اپنی اپنی جگہہ پر قائم رہیں جب تک کہ بیعت نکر لیں اور امر خلافت مستقر اور مستحکم ہو جاوے میں نے اس سے
انکار کیا تھا آج آکر یہ کہا کہ جو آپ کی رای عالی میں آوے وہ کیجیے میری بھی وہی رای ہے ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے تو اوسنے
نصیحت کی بات کہی تھی اب دوسری دفعہ اوسکے خلاف بری مصلحت دی مجکو خوف ہے کہ مبادا اہل شام نہ پھر جاویں اور طلحہ اور زبیر کی طرف
سے بھی مجھے اطمینان نہیں میرے نزدیک یہ صلاح ہے کہ معاویہ کو ابھی آپ موقوف اور معزول حکومت شام سے نفرماویں کیونکہ اگر
اوسنے آپکی بیعت قبول کرلی تو پھر اوسکا معزول یا موقوف کر دینا کچھہ کام نہیں رکھتا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی
وہ بجز اسکے کہ تلوار بات نہ آویگا اوسوقت حضرت ابن عباس نے کہا کہ یا امیر المومنین آپ مرد شجاع ہیں صاحب رای نہیں حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے غصہ ہو کر کہا کہ تم کو ان باتوں سے کیا کام ابن عباس کہتے ہیں اوسوقت میں نے یہہ کہا کہ جو حضرت کو اچھا معلوم ہو وہ کیجیے ہم تابع
مرضی حضرت کے ہیں اور مغیرہ مدینہ سے نکلکر مکہ میں چلے گئے ذکر سنہ ۳۶ چھتیس ہجری درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کرکے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے - اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ عمارہ بن شہاب کو کہ مہاجرین سے تھے کوفہ کا عامل مقرر کیا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کا اور عبید اللہ بن عباس کو ملک یمن کا
صوبہ دار کیا اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل معین فرما کر روانہ
کیا جب یہ شخص تبوک پہنچا وہاں اوس سے چند سوار عرب کے ملے اور پوچھا تو کون شخص ہے اوسنے کہا کہ امیر شام اونہوں نے کہا اگر تجھے
سوا ے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کسی اور نے بھیجا ہے تو اولٹا پھر جا اوسنے کہا کیا تم حال عثمان رضی اللہ عنہ سے مطلع نہیں ہو کہا کہ ہاں ہم سن چکے ہیں
سہیل یہہ حال سنکر اولٹا پھر آیا اور قیس بن سعد والی مصر ہو گیا اور عثمان بن حنیف جب بصرہ میں پہنچا ایک فرقہ نے اوسکی اطاعت منظور کی
اور دوسرے نے مخالفت اور عمارہ سے کوفہ کی راہ میں طلیحہ بن خویلد الاسدی نے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کے خون کا بدلا لینا چاہتے ہیں
وہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں پھر واپس آیا اور والی کوفہ اول سے ابو موسیٰ اشعری تھا اور عبید اللہ جب یمن میں پہنچا وہاں کا

والی بنایا جو تمام بنی امیہ کے سردار و موجود وہ لیکر بجانب مکہ روانہ ہوا اور حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے جا ملا اور وہ سب تابع ہو
جنگ کا ارادہ کیا بیان حضرت عائشہ و طلحہ و زبیر کی جانے کا بجانب بصرہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت
عثمان نے شہرت شہادت پایا اور بیعت خلافت علی مرتضی کی ہوئی تو طالب قصاص ہوئیں اور طلحہ اور زبیر اور عبد اللہ ابن عامر اور ایک گروہ بنی امیہ کے
معاون و مصاحب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہوئی اور ایک لشکر عظیم مجتمع ہو گیا بعد از مشاورت یہ قرار پایا کہ بجانب بصرہ جا کر اپنا تسلط
کر لینا چاہیے اور عراق و ملک شام میں علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے سمجھ لیں گے اتفاقاً اس اثنا میں عبد اللہ بن عمر بھی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں
وارد ہوئے ان سے یہ لوگ طالب بیعت اپنی ہوئی اونہوں نے انکار کیا وہ سب جماعت صحابہ ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کو روانہ ہوئے
اور یعلی بن منبہ نے عائشہ صدیقہ کو ایک شتر کہ سو دینار کو خرید کیا تھا نذر گذرانا اور بقول بعضے اسّی کا خریدا تھا اور اسکو عسکر کہتے تھے بیان
محل جنگ جمل کا واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کی ایک گروہ اہل کوفہ سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملے اور
ایک جماعت حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کے اور نصف جمادی الآخر میں بمقام خریبہ مقابلہ واقع ہوا حضرت علی نے زبیر کو کہلا بھیجا کہ مجھے تم
سے کچھ کہنا ہے الغرض جس وقت زبیر مقابلہ میں آئے علی مرتضی نے یاد دلایا کہ ایک روز تم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان
غنم کے گئے تھے اور پیغمبر خدا نے مجکو دیکھ کر تبسم فرمایا تھا تم نے باعث اوسکا پوچھا حضرت نبی نے ارشاد کیا کہ ای زبیر اس میں کچھ بات ضحک کی نہیں
تم علی سے محبت رکھنا اوس وقت تم نے کہا تھا میں اوس سے محبت رکھتا ہوں آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں تم اوس سے مقابلہ کرو گے تم نے کہا تھا کہ یہ کب ہو سکتا ہے
زبیر یہ بات سنکر یہ بات کہنے لگے کہ قسم ہے مجکو اب میں تم سے ہرگز نہیں لڑونگا اسلیے کہ یہ حدیث حضرت کی یاد آگئی زبیر کے بیٹے نے کہا
کہ دریا نہ لڑنے کی حضرت علی سے جو تم نے قسم کہائی ہے اوسکا کفارہ ادا کرو چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی غلام مکحول کو آزاد کیا اور جنگ
کے لیے اور جانبین سے جنگ ہونے لگی اور حضرت عائشہ رض اوس شتر پر کہ جسکا عسکر نام سوار تہیں آخر الامر حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کو
شکست ہوئی اور مروان بن الحکم نے طلحہ رض کی ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوے اور زبیر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ روانہ ہوے
اور بہت سے اوس جنگ میں شہید ہوے اوس وقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس شتر کو ذبح کر ڈالو چنانچہ ایک شخص نے
اوسی ایسا ضرب مارا کہ وہ گر پڑا اور عائشہ رضی اللہ اپنی ہودج میں تا شب بیٹھی رہیں آخر محمد بن ابی بکر برادر عائشہ صدیقہ نے اونکو
بصرہ میں مکان عبد اللہ بن خلف میں اوتارا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشوں کو ملاحظہ کیا اور
نماز جنازہ پڑھ کر اونکو دفن کیا اور زبیر رض جنگ جمل سے بارادہ مدینہ منورہ جاتے تھے جبکہ اوپر چشمہ بنی تمیم کے پہنچے وہاں احنف بن قیس تھا
لوگوں نے اوس سے کہا کہ یہ زبیر آتے ہیں احنف نے کہا کہ دو لشکروں کو مقابلہ کرا کے اب آپ جاتے ہیں عمرو بن جرموز المجاشعی نے جب یہ سنا

یہہ کلام سنا وہاں سے اوٹھکر زبیر رضی کے متعاقب ہوا یہانتک کہ وہ وادی سباع مین پہنچے وہان اونکو سوتا پاکر اور سر مبارک اونکا جدا کرکے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لے گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مینے سنا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے
کہ قاتل زبیر جہنمی ہے - ازان بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم مدینے مین جاکر اپنے گہر مین بیٹھو چنانچہ وہ ماہ رجب
اسی سال مین تشریف لیگئین اور بہت لوگون نے اونکی مشایعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بسبب احتیاج اونکے لیے مہیا کرکے حضرت حسنین
رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ ایک منزل تک تم جاکر اونکو پہنچا دو چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ مین تشریف لے گئین اور اوس سال کا
حج ادا فرماکر مدینہ کو مراجعت کی اور منقول ہے کہ تعداد مقتولین جنگ جمل فریقین سے دس ہزار مرد تھی - بعد ازان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
عبد اللہ بن عباس کو حاکم بصرہ مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لیگئے اور وہان کا انتظام فرماکر بہہ تمام عراق و یمن و خراسان وغیرہ کا
سوائی شام کے انتظام کیا اور جریر بن عبد اللہ بجلی کو بطرف شام باین ارادہ روانہ کیا کہ معاویہ سے اقرار بیعت کروالے اور اوسکو کہے کہ
بیعت مین سب مہاجرین و انصار داخل ہو چکے ہین تم بھی داخل ہو چنانچہ جریر معاویہ پاس گیا معاویہ نے بیعت کرنے مین تاخیر و درنگ کی
اس اثنا مین عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ پاس آیا اور دیکھا کہ سب اہل شام اوپر اخذ قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
متفق ہین عمرو مذکور نے اون لوگون سے کہا کہ تم اوپر حق کے ہو اور معاویہ سے یہہ مشورہ کیا کہ مین اور تم متفق ہو کر علی مرتضی سے
جنگ کرین لیکن باین شرط کہ جب تمہاری فتح ہو تو مجھکو حاکم مصر کرنا اور اوسنے منظور کیا چنانچہ اوسوقت مین جانب علی رضی اللہ عنہ سے قیس بن سعد بن
عبادہ متولی مصر تہا ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت نہ اختیار کی تہے اور جدا ایک دیہہ مین قریب مصر کے جسکو خربتا کہتے ہین جا رہے تھے
اور قیس سے نہ ملے تھے اور قیس نے بھی بنا بر مصلحت وقت کچھ اونسے تعرض نکیا تہا ہر چند معاویہ نے بہت خطوط بہیجے اور چاہا کہ قیس مجھسے متفق
ہو جاوے اوسنے قبول و منظور کیا تب تنگ ہو کر قیس کی طرف سے ایک خط جعلی بنا کر روبرو سب کے پڑہا اور آگاہ کیا کہ قیس مجھسے متفق ہے
چنانچہ اسی واسطے اون لوگون سے جو اوسکی فرمان برداری سے خارج ہو کر خربتا مین جا رہے ہین کچھہ تعرض نہین کیا اور نہ جنگ کی جب یہہ خبر
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوئی قیس مذکور کو مصر سے معزول فرماکر بجای اوسکے محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا جب محمد بن ابی بکر
مصر مین گئے اوسوقت قیس نے اونکو یہہ وصیت کی کہ اہل خربتا سے تم ہرگز متعرض نہو تا اونسے نہ ماننا اور ایک قاصد کی زبانی اہل خربتا
کو پیام بہیجا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت اختیار کرو ورنہ زمین مصر سے خارج ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے
ہمکو مہلت دو تا دیکہین کہ انجام کار کیا ہوتا ہے محمد بن ابی بکر نے نہ مانا اور انکا کیا کرنا سنہ چھتیس ۳۶ ہجری مین داخل ہوکہ درمیان اس
جانبین کے لشکر صفین مین پڑی تہی اور تمام ماہ محرم گذر گیا کہ جنگ نہوئی اور خط و کتابت طرفین سے جاری رہی مگر کچھہ قرارداد نہ پایا آخر الامر

ابتدا سے ماہ صفر میں جنگ شروع ہوئی کہتے ہیں کہ نوے لڑائیاں صفین میں واقع ہوئیں اور ایک سو دس روز تک جانبین کا قیام اوس جگہہ رہا اور شام کی طرف کا پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے اور اہل عراق سے پچیس ہزار شہید ہوئے کہتے ہیں پچیس آدمی جنگ بدر کے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنی باردستی بتاکید یہ فرمایا کہ جب تک طرف ثانی سبقت بجنگ نکریں تم ہرگز ابتدا بجنگ نکرنا اور مفرور کو قتل نکرنا اور را دستکے اسباب و اموال سے مزاحم ہونا اور کسیکا ستر وا نکرنا۔ الغرض عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت علی کی جانب سے خوب لڑے باوجودیکہ عمر انکی نوے برس کے اور ہاتھ میں رعشہ اور با واز بلند یہ کہتے تھے کہ ہم تمسے علی تاویل القرآن محاربہ کرتے ہیں کہ باوجود ادعاے اسلام کے خلافت علی مرتضی سے اختلاف و انحراف کرتے ہو اور وقت شہادت تک جنگ سے دست بردار نہوئے۔ اور ایک حدیث صحیح متفق علیہ بیان وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے عمار کے حق میں ارشاد فرمایا تھا کہ تو ایک فرقہ باغیہ سے حرب کریگا کہتے ہیں کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اوسنے ایک تیر مارا کہ اوسکی صدمہ سے زمین پر گرے ایک دوسرے شخص نے سر اونکا تن سے کاٹ لیا اور دونو مخاصمت کرتے ہوئے عمرو معاویہ پاس آئے لیکن معاویہ نے جواب میں کہا کہ تم دونو جہنمی ہو۔ اور عمرو نے کہا کہ میں اگر بیس برس پہلے اس سے مرجاتا تو خوب ہوتا۔ پس جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اوسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار مرد جرار سے لشکر معاویہ پر حملہ کیا کہ تمام صفوف لشکر طرف ثانی شکستہ ہو گئیں اور باواز بلند معاویہ سے فرمایا کہ خونریزی خلق اللہ سے کچھ فائدہ مترتب نہیں آؤ ہم تم باہم لڑلیں عمرو نے معاویہ سے کہا کہ علی بات تو انصاف کی کہتے ہیں کہا تجھے انصاف ہے میں خوب جانتا ہوں کہ جو کوئی اونسے لڑا ہے وہ کبھی فتح مند نہیں ہوا۔ عمرو نے کہا کہ پھر لڑائی چھوڑے بھی نہیں بنتی اور بوقت جنگ معاملہ دگرگون معلوم ہوا اور علی مرتضی کی طرف کی مبارزت غالب آئی اوسوقت کلام مجید نیزوں پر رکھ کر باواز بلند کہا کہ یہ کلام اللہ ہمارے تمہارے درمیان ہی اوسوقت اہل عراق نے علی مرتضی کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ آپ قرآن کو نہیں مانتے حضرت علی نے جواب میں ارشاد کیا کہ تم اپنی حق و صدق پر معاندین و مخالفین سے محاربہ کیے جاؤ کہ یہ لوگ دیندار نہیں اور نہ صاحب قرآن میں انکو خوب جانتا ہوں تمہارے خدع اور فریب کے لیے قرآن نیزوں پر بلند کیے ہیں جب مسعود بن فدک تمیمی اور زید بن حصین الطائی جو گروہ علی رضی اللہ عنہ میں موجود تھے اور انکا لقب خارجی مشہور ہوا اونہوں نے یہ بات کہی کہ یا علی قرآن کو ماننا اور مسلم رکھنا چاہیے جب قرآن درمیان آیا اوسوقت ابا و انکار خوب نہیں ورنہ ہم آپکو سپرد مخالفین کر دینگے حضرت علی نے جواب دیا کہ اگر تمہیں میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہیں منظور تو جو تمہارے ذہن میں آوے وہ بات کرو اونہوں نے کہا کہ حضرت کسیکو بھیجکر اشتر کو بلوالیویں چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن اشتر نہ آیا اور کہا کہ یہ ساعت یہاں سے حرکت دینے کی نہیں پس فرقہ باغیہ نے کہا کہ تمنے اوسکو حکم جنگ دے رکھا ہے بلا کیوں نہیں لیتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے روبرو بلا چکا تم سنتے تھے کہا پھر دوبارہ آدمی اوسکے بلانیکو بھیجے نہیں تو ہم آپکو معزول کر دینگے

غرض کہ اشتر حضرت پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگون نے آپکو فریب دیا ہے اور سب قریب مین آ گئے پس چند مرد قراء نے اس جانب سے معاویہ سے
دریافت کیا کہ کس لیے تمنے قرآن اوٹھائے ہین کہا مین یہہ چاہتا ہون کہ ایک ہماری طرف سے اور ایک تمہاری جانب سے حکم مقرر ہووے
اور اونسے یہہ کہا جاوے کہ جو کتاب اللہ مین ہے فریقین اوپر اوسکے عمل کرین۔ اوسوقت اشعث بن قیس اخرج الخوارج حاضر تہا اوسنے کہا
ہم تو ابی موسی اشعری سے راضی ہین۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک صلاح نہین اونہون نے کہا ہم تو اونہین سے راضی ہین آپ نے
فرمایا وہ مرد ثقہ نہین اگر ابن عباس ہو تو بہتر ہے اون لوگون نے کہا ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ نسبت اوسکو آپ سے اور معاویہ سے
برابر ہو حضرت علی رضؓ نے فرمایا اشتر کو مقرر کرو اوسکو بہی نمانا۔ غرض لاچار ہو کر علی مرتضیٰؑ نے اونہین کا کہنا منظور کیا اور ابی موسی اشعری کو اپنی جانب
سے حکم مقرر کیا اور عمرو بن العاص ہین واہل معاویہ کی طرف سے منصف قرار پایا یہہ دو نو حکم علی مرتضیٰ رضؓ پاس حاضر ہووے اور اقرار نامہ جانبین
سے لکہا تو ابتدا کہ عبارت اوسکی یہہ تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ وہ اقرار نامہ ہے جسکے اوپر فیصلہ کیا امیر المومنین علیؑ رضی اللہ عنہ نے اتنی ہے
عبارت جبر تحریر مین آئی تہی کہ عمرو نے کہا یہہ امیر تمہارے ہین ہمارے نہین احنف نے کہا لفظ امیر المومنین محو نکرو اشعث بن قیس نے کہا
محو کرنا ضرور چاہیے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس لفظ کے لکہنی کی کچہہ ضرورت نہین اور فرمایا اللہ اکبر آجکے روز شریک ہوا
ہین سنت رسول مقبول مین اس لیئے کہ جسوقت مینے جنگ حدیبیہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اقرار نامہ لکہا تہا تو کہا
محمد رسول اللہ مینے لکہا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہیئے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہی
ارشاد فرمایا تہا کہ اسکو محو کردو مینے عرض کی کہ میری طاقت نہین اور مجہسے یہ نہین ہو سکتا کہ مین محو کر دون غرضکہ حضرت نے اپنے دست
مبارک سے اوسکو محو کردیا اور مجہسے فرمایا کہ تجہی بہی ایسا ہی معاملہ درپیش آویگا آخر الامر یہہ اقرار نامہ تیرہوین تاریخ صفر سنہ ۳۷ ہجری کو
قلم بند ہوا اور یہہ وعدہ قرار پایا کہ علی مرتضیٰ اور معاویہ مقام دومۃ الجندل مین درمیان رمضان شریف کی ملاقات کرین اور اگر
اس سال نہ اتفاق ہو تو سال آئندہ اذرح مین مجتمع ہون اسلئے علی مرتضیٰ بجانب عراق تشریف لیگئے اور کوفہ مین آئے اور
اسی سال مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ ابو موسی اشعری کو چار سو آدمی کا سردار مقرر کر کے روانہ کیا اور انمین
عبد اللہ بن عباس بہی تہے اور حکم کیا کہ انکے پیچہے نماز پڑہنا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کے روانہ کیا متعاقب
آپ بہی آکر مقام اذرح پر لگیا اور دربارۂ خلافت بین الحکمین گفتگو ہوئی ابو موسی نے کہا کہ ہم دونو حکمونکی رائے اس بات پر
متفق ہے کہ جس امر مین بہلائی اس امت کی ہو وہ امر کرنا چاہیے عمرو نے کہا راست ہی ذرا آگے بڑہ کر بیان کیجئے ابو موسی نے
کہا کہ مینے تو دونو کی بیعت سے خلع کیا اب تم لوگ جسکو پسند کرو اوسکو خلیفہ تجویز مقرر کرلو یہہ بات کہکر علیحدہ ہو گیا عمرو حکم دوم نے

ابو موسیٰ کی جگہہ کہڑے ہو کر یہہ بیان کیا کہ تمنے سنا جو ابو موسیٰ نے کہا میں بہی اوسکے صاحب یعنی علی مرتضیٰ کی خلافت سے تبرا کیا اور اپنی صاحب معاویہ کی
خلافت سے کہ وہ مقرر کیا ہوا عثمان رضی کا اور اونکے خون کا طالب ہی راضی ہوں کہ سب سے احق ہی اونکی جگہہ قائم مقام ہونیکا اوسوقت ابو موسیٰ نے
خفا ہو کر اوسکے حق میں بددعا کی اور کہا کہ ای عمرو تونی مجھسے فریب کیا تو گنہگار ہوا یہہ کہکر وہ تو سوار ہو کر بطرف مکہ معظمہ روانہ ہوا اور عمرو مع اہل شام
بجانب معاویہ اور سب خلافت معاویہ سے راضی اور خوش ہوے اوسی روز سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے امر میں ضعف آگیا اور
معاویہ کو قوت و توانائی ہوئی اور خوارج نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کا انکار کیا آپ نے اونسے اپنی بیعت کا دعوا کیا اونہوں نے
نہ مانا۔ اور جو قاصد حضرت مرتضیٰ علی کا اونکے پاس جاتا تہا اوسکا سر کاٹ ڈالتے تہے۔ اور یہہ خارجی چار ہزار آدمی تہے ہر چند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اونکو
وعظ اور پند فرماتے تہے اور جنگ و جدل سے مانع آتے لیکن بیسود مند ہوتا تہا آخر الامر علی مرتضیٰ رضی نے بجانب کوفہ مراجعت کی اور لوگونکو اوپر جنگ
معاویہ کے برانگیختہ کیا لیکن ہمت اونکی پست ہو گئی تہی سبنے کہا کہ بالفعل ہمسے بسبب کسل اور ماندگی کے جنگ نا کرنا چاہئے جب آرام کرلینگے
بعد تسکین اور اطمینان کے جنگ کرینگے اسواسطے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تشریف لیجانی کوفہ کی ضرورت ہوئی تہی ذکر ۳۸ سنہ اڑتیس
ہجری اس سالمین معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کر کے اونکو مصر کیطرف روانہ کیا اوسوقت محمد بن ابوبکر رضی حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی آپ نے اونکی اعانت کے لئے اشتر کو روانہ فرمایا جب اشتر دریاے قلزم کے متصل پہنچا کسیے شہد میں زہر ملا کر اوسے کہلا دیا وہ مر گیا
اور عمرو مصر کی جانب پہنچا اصحاب محمد بن ابی بکر اوس سے لڑے لیکن عمرو نے اونکو شکست دی اور لوگ منتشر اور پراگندہ ہو گئے محمد بن ابی بکر
بہاگ کر اوپر خرابات کے پہنچا تہا کہ اوسکو گرفتار کر لیا اور معاویہ بن خدیج پاس روانہ کر دیا اوسنے اوسکو قتل کر کے لاش اوسکی مردار
پہنکوا دی اور آگ سے جلا کر نیست و نابود کر دی اور عمرو مصر میں داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ سے بیعت کی جب یہہ خبر عائشہ
صدیقہ رضی کو پہنچی کہ بہائی میرا محمد بن ابی بکر رضی اسطرح مقتول ہوا بہت جزع و فزع فرمائی اور بعد ہر نماز کے معاویہ اور عمرو بن العاص کے
لئے بددعا شروع کی اور تمام اہلبیت اس دعا میں شریک عائشہ صدیقہ رضی کے ہوئے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکے قتل
ہونیکا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ پہر معاویہ نے اپنا لشکر اوپر عاملین علی رضی کے واسطے غارت کے بہیجا چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو
بجانب عین التمر اور سفیان بن عوف کو بجانب ہیت اور انبار اور مداین کے روانہ کیا اور عبد اللہ بن مسعدہ الفزاری کو سمت تیما
روانہ کیا حضرت علی رضی نے بہی سوار بنا بر مقابلہ روانہ فرمائے تیما میں جنگ باہم واقع ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر چند مواعظہ سے
ارباب حرب مقابلہ بالشکر معاویہ لوگونکو فرماتی تہے لیکن کوئی متاثر نہوتا تہا ذکر ۳۹ سنہ انتالیس ہجری اس سال میں عبد اللہ بن عباس عامل بصرہ نے
زیاد کو بجانب ملک فارس روانہ کیا زیاد نے وہاں جاکر خوب بندوبست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے کہا کہ عہد نوشیروان سے آج تک ہمنے ایسا نظم و نسق نہیں دیکہا

ذکر سنہ چالیس ہجری در بیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق مین تھے اور معاویہ شام مین اور ملک مصر بھی معاویہ کے تصرف مین تھا اور عبید اللہ بن عباس جو علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے عامل یمن تھے وہ چلے آئے اور دو بیٹے صغیر السن اونکے معاویہ نے گرفتار کر کے مروا ڈالے **بیان شہادت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ** راویان اخبار جان گذار اور ناقلان آثار غم طراز یون لکھتے ہین کہ تین شخص اہل خوارج سے یعنی عبد الرحمن بن ملجم المرادی اور عمرو بن بکر التمیمی اور برک بن عبد اللہ التمیمی کہ جسکو حجاج بھی کہتے ہین باہم مشاورہ کیا ابن ملجم نے کہا کہ مین تو علی کو کافی ہون اور برک نے کہا کہ مین اوپر قتل معاویہ کے مستعد ہون اور عمرو ابن ابی بکر بولا کہ عمرو بن العاص سے مین سمجھ لونگا یہ عہد و پیمان باہم موثق ہو گیا عبد الرحمن بن ملجم نے دو آدمی اور ایک وردان قبیلہ تیم الرباب سے دوسرا شبیب بن الاشجعی کو ہمراہ لیکر اوپر ارادہ قتل علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے تیار ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے تشریف لائے شبیب نے سبقت کر کے ایک ضرب شمشیر ماری طاق پر لگی وہ بھاگ گیا اور وردان بھی مفرور ہوا ابن ملجم نے پیشانی نورانی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ایک ضرب لگائی لوگون نے اوسکو گرفتار کر لیا اور حضرت علی پاس لائے آپ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا اور تقوی اور پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور کلمہ توحید اوپر زبان مبارک کے جاری تھا کہ روح مطہر نے بجانب ملاء اعلی پرواز کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون **حلیہ شریف** گندم گون میانہ قد فراخ چشم کبیر البطن دراز ریش سینہ مبارک پر بہت بال تھے اور پیشانی پر خوبصورت کثیر التبسم **بیان فضائل** — بروایت ابن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ فرمایا نہ نازل ہوئے کوئی آیہ مگر مجھے شان نزول اوسکی اور مکان نزول اور شخص منزل علیہ معلوم تھا اسلیے کہ میرے رب نے مجھے بخشا تھا قلب فہمیدہ اور زبان گویا اور مروی ہے ابن سعد وغیرہ سے کہ روایت کی ابی الطفیل سے کہا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھو مجھسے حال کتاب اللہ کا نہین کوئی آیہ مگر بدرستی کہ مین پہچانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی یا دن مین یا صحرا مین یا جبل مین اور منجملہ کرامات اونکی سے ایک یہ کہ کچھ بات آپ نے ارشاد کی پس تکذیب کیا اوس قول کو ایک مرد نے پس فرمایا کہ مین تیرے اوپر دعا کرتا ہون اگر ہی تو کاذب ہے اوسنے کہا بہتر دعا کرو پس دعا کی اوپر اوسکے حتی کہ نہ حرکت کی وہانسے کہ جاتی رہی بینائی اوسکی غرض کہ فضائل و کرامات اونکی بہت ہین بسبب طوالت کلام نہین لکھی گئے **بیان خلافت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ** واضح ہو کہ بوقت وفات علی مرتضیٰ کے سب مسلمانون نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ابن عباس نے اونکو لکھا کہ قوی اور مضبوط رہنا چاہیے اور جہاد دشمن کے اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے جب امام حسنؓ سے بیعت کی کہا کہ کشادہ کرو اپنا ہاتھ جنگ مخالفین پر اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر وثوق — امام ہمام نے جواب دیا کہ ہان کتاب اللہ اور سنت رسول پر کہ دونو ثابت ہین اور ہر ایک

جو آپ سے بیعت کرتا تھا یہہ شرط و عہد فرماتے تھے کہ میرے مطیع اور منقاد رہنا جسکو مین معاف کرون تم بھی درگذر کرنا اور جس سے
مین جنگ کرون تم بھی جنگ کرنا اس فرمانے سے سبکو شک پیدا ہوا کہ حضرت امام ارادہ جنگ رکھتے ہین ذکر سنہ اکتالیس ۴۱
ہجری اس سال مین امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور وہ آخر خلفای راشدین مہدیین کے ہین ساتھ نص النبی شریف
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی متوالی امر خلافت ہوئے بعد قتل پدر بزرگوار اپنی کی ساتھ مبایعت اہل کوفہ کی پس اقامت فرمایا خلافت کو
چھ مہینے چند روز خلافت حق و امام عدل و صدق محقق خبر جد امجد صادق مصدوق اپنی کی کہ خلافت میری بعد تیس برس کے ہی الی آخرہ
اور یہہ چھ مہینہ کامل اور متمم اون ۲۹ تیس برس کے تھے اور بعد انقضاے ان چھ مہینہ کی چالیس ہزار آدمی لیکر بجانب معاویہ تشریف
لیگئے اور معاویہ بھی متوجہ ہوا پس جسوقت کہ تلاقی اور تقابل فئتین ہوا معلوم کیا امام حسن رض نے کہ غلبہ احد الفئتین بدون قتال
و جدال کثیر نا ممکن پس لکھا معاویہ کو کہ امر خلافت مفوض ہے اونکی طرف بشرطیکہ خواہان ہو اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے کوئی چیز جسکو
کہ تھا ایام خلافت علی رضی اللہ عنہ مین اور اسیر کہ ادا کرے اوسنے دیون اونکے پس قبول کیا معاویہ نے جو امام حسن نے چاہا تھا اور بھیجا
کاغذ سفید اور کہا جو چاہو لکھو بعد ازان امام حسن رضی اللہ عنہ نے بالای منبر صعود فرمایا پس بعد حمد و ثنا یہہ ارشاد کیا کہ تم جانتے ہو
کہ اللہ جل ذکرہ و عز اسمہ نے ہدایت کی ساتھ جد امجد میرے کے اور نکالا تمکو ضلالت سے اور نجات دی تمکو جہالت سے اور عزت دی تمکو
بعد ذلت کے اور کثرت بعد قلت کے پھر فرمایا کہ معاویہ نے منازعت کی میرے ساتھ اوس امر مین کہ وہ میرا حق تھا نہ اوسکا پس بنظر
صلاح امت اور قطع فتنہ معاملہ اور مصالحہ کیا یعنی صلح ساتھ معاویہ کے اور موقوف کی جنگ با وجودی کہ تم سب نے بیعت میرے ساتھ
اس امر پر کی تھی کہ جس سے مین صلح کرون تم بھی صلح کرو اور جس سے مین جنگ کرون تم بھی جنگ کرو پس میرے نزدیک حقن دما
بہتر ہے سفک دماء سے پس وجود اس صلح سے ظاہر ہوا معجزہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی حق مین
فرمایا تھا یہہ میرا بیٹا سید ہے اور قریب ہے کہ صلح واقع ہو بسبب اوسکے درمیان فئتین عظیمتین کے مابین مسلمین رواہ البخاری
بیان فضائل روایت کی ہے شیخین نے براء سے کہ کہا دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حالانکہ امام حسن رضی اللہ عنہ
دوش مبارک پر سوار تھے اور حضرت فرماتے تھے یا الٰہی مین اسکو دوست رکھتا ہون پس دوست رکھہ تو اسکو اور روایت
کیا ابن عمر سے بخاری نے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حسنین رضی اللہ عنہما دونو ریحان میرے ہین دنیا سے اور ترمذی
انس سے روایت کرتا ہے کہ کہا سوال کیئے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کون اہل بیت حضرت سے آپ کی نزدیک
زیادہ محبوب ہین فرمایا حسن ع اور حسین ع غرضکہ احادیث فضائل حسنین مین بہت وارد ہین لکھنا اونکا طوالت ہی بیان

ماثر امام ہمام تھے حسن رضی اللہ عنہ سید حلیم کریم زاہد صاحب سکینہ اور وقار اور حشمت جواد اور ممدوح ۔ ایسا ہی کہا ہے ابو نعیم نے
حلیہ میں اور روایت کیا ہے حاکم نے عبد اللہ ابن عمر سے کہ کہا بدرستی حج کیے امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج پیادہ پا اور مراکب
آپ کی روبرو کھینچی جاتے تھے اور روایت ہے ابو نعیم سے کہ باہر آئے امام حسن ؑ اپنی مال سے دوبار اور قسمت کیا مال اپنا اللہ تین بار
یہانتک کہ ایک پاپوش دیتے تھے اور ایک رکھتے تھے اور ایک موزہ رکھتے تھا اور ایک دیتے تھے اور اتفاقا ایک بار سنا حضرت نے کہ کوئی شخص
خدا سے عز و جل سے دس ہزار درم مانگ رہا تھا پس بھیجدیے وہ اوس پاس اور تھی جود و عطا امام حسن علیہ السلام کی ہر برس
لاکھ درہم ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ معاویہ نے اوسکو روکا اور نہ بھیجا اس سبب سے امام مسموم کو اضاقت شدیدہ حاصل ہوئی
چاہا کہ لکھ کر اپنی طرف سے معاویہ کو یاد دہی فرماویں لیکن دست مبارک کو لکھنے سے روکا پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب میں کہ حضرت پوچھتے ہیں اے حسن رض کیونکر ہی تو میں نے کہا بخیریت ای پدر بزرگوار اور شکوہ کیا میں نے تاخیر مال کا پس فرمایا کیا
مانگی تو نے دوات تا کہ لکھے طرف مخلوق کی کہ مثل تیرے ہے اور یاد دلاوے اوسکو کہا میں نے ہاں یا رسول اللہ پس کیا کروں میں پس فرمایا کہہ
اللھم اقذف فی قلبی آخر دعا تک کہ صواعق محرقہ میں مرقوم ہے اور لکھنی تمام قصہ میں عبارت بڑھتی ہے اس لیے نہیں لکھا بیان سبب
وفات اور تھا سبب موت امام حسن علیہ السلام کا یہ کہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی زوجہ حضرت پاس یزید نے بھیجا کہ دیوے
امام حسن ؑ کو زہر اور اوسکو اپنی نکاح میں لاوے بعد اسکے اور وعدہ کیا اوسکے لیے دنیا لاکھ درم کا پس زہر دیا اوسنے اور بیمار رہے
حسن ؑ چالیس دن پس وفات پائی بھیجا جعدہ نے طرف یزید کے پیام واسطے طلب لاکھ درم موعودہ کی پس ایفای وعدہ کیا اور کہا
میں ناراض تھا کہ تو حسن ؑ پاس رہے پس کیونکر خوش آوے مجھے کہ اپنی پاس رکھوں تجھے اور مدت وفات امام حسن علیہ السلام میں
اقوال ہیں بعضے اونچاس اور بعضے پچاس اور بعضے اکیاون کہتے ہیں لیکن اکثر اوپر ثانی کے ہیں اور تھا سبب مرض آنحضرت اسہال کبدی
اور پارہ پارہ ہوتا امعا کا یعنی ہنگام اجابت دستوں کے پارہای جگر اور روده بریده ہوکر نکلتی تھے پس ہرگاہ قریب ہوئی اونکی وفات
آئے امام حسین علیہ السلام اور کہا اے میرے بھائی کسنے تیرے ساتھ یہ حرکت کی کہا تم چاہتے ہو کہ اوسکو قتل کرو فرمایا ہاں کہا قاتل
میرا وہی ہے جسکا میں گمان رکھتا ہوں لیکن اللہ تعالے شدید الانتقام ہی وہ کفایت کرتا ہے اور اگر جسپر میرا گمان ہے وہ نہیں پس نہیں
چاہتا میں کہ میرے انتقام میں کوئی بیگناہ مارا جاوے بعد ازاں کہا ہر آئینہ بتحقیق پلایا گیا مجھے زہر کئی بار اور نہیں پلایا گیا کبھی سخت تر اس سے
اور یہی روایت کیا ہے کہ امام مسموم نے خواب میں دیکھا کہ گویا درمیان آنکھوں میری کے قل ہو اللہ مکتوب ہے جو یہ خواب سامنے سعید بن المسیب
کے بیان کیا کہا کہ زمان وفات جناب امام حسن ؑ قریب پہنچا ہے پس جب وقت رحلت قریب آیا جناب امام حسین ؑ کو وصیت فرمائی کہ میں نے

عایشہ رضی اللہ عنہا سے چاہا ہے کہ بعد مرگ مجہی اپنی گہر مین جگہہ دیوین اور اونہون نے وعدہ کیا ہے پس بعد میرے وفات کی جنازہ میرا آگے
روضہ رسول خدا کی لیجانا اور عایشہ صدیقہ رض سے بحصول اجازت کی مجہی جوار مزار جد امجد میرے دفن کرنا لیکن مین جانتا ہون کہ بنی امیہ اس کام
سے باز رکہین گے پس اوسی تاریخ مگر جنازہ میرا بقیع مین لیجانا اور دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اور تہی عمر شریف اونکی پینتالیس ۴۵
برس اور چہہ مہینے کوئی دن کم اور پیدا ہوئے تہے پندرہوین شعبان سال سوم مین ہجرت سے بروایت صحیح اور بعض کی نزدیک رابعہ رمضان مین

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام اور سبب شہادت اونکی کا وہ ہے کہ جب مالک اور بادشاہ ہوا یزید پلید
اور تسلط پایا اوپر مملکت کی اور وہ ماہ رجب سال شصتم مین ہجری سے شہر دمشق مین اتفاق پڑا پس لکہی نامہ طرف اقالیم کی بیعت لینی
عقد بیعت کی اپنے لیئے اور لکہا نامہ ولید بن عقبہ اپنے عامل کو کہ مدینہ مین تہا واسطے لینے بیعت کی امام حسین علیہ السلام سے پس آپ نے
ابا اور انکار فرمایا بیعت سے اس لیے کہ یزید ظالم اور فاسق اور دائم الخمر تہا — الغرض ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسین ع کو بلایا حضرت ساتھہ
جماعہ غلامون اور موالیون اپنے کی تشریف لیگئے اور سب کو اوپر دروازہ سرائے ولید کی چہوڑکر تنہا اوس پاس گئے وہ براہ تعظیم پیش آیا
اور عرض مضمون نامہ یزید عنید کا کر کے خواہان بیعت ہوا حضرت نے جواب مین ارشاد کیا کہ مین یزید سے بیعت نہین کرونگا کہتی ہین کہ
مروان خبیث شرارت اپنی سے باز نہ آیا اور ہاتہ خبث طینت سے نہ اوٹہایا اور ولید سے کہا کہ ای امیر حسین ع کو بی اخذ بیعت یہان سے
جانے نہ دے کہ بار دیگر اوپر اوسکے قدرت نہ پاویگا تو حبس کر اور اوس سے بیعت لی اور اگر بیعت سے باز رہے حکم اوسکی ہلاک کا دے
تا خلیفہ تجہسے راضی ہووے — ولید نے کہا وای اوپر تیرے ای مروان مجہی اوپر مارڈالنے حسین ع کی ترغیب کرتا ہے تو اگر شرق سے غرب تک
تمام مجہی بخشین مین ہرگز قصد اوسکے خون کا نکرونگا مروان خاموش ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے وہان سے مراجعت بدولتخانہ
فرمائی اور بقصد روانگی مکہ معظمہ مشغول ہوئے اور چوتہی تاریخ شعبان مین داخل مکہ ہوئے اور وہان اقامت اختیار کی جو خبر خروج
حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے اور وصول مکہ معظمہ مین دیار و امصار مین مشتہر ہوئی اور لوگون نے اطراف و جوانب
سے اوپر اس سانحہ کی وقوف پایا اہل کوفہ نے باطاعت و انقیاد آنجناب کے متفق ہوکر عریضے نامی علی سبیل التواتر و التعاقب اوپر
طلب کی بہیجے جسوقت قریب ایکسو پچاس نامون کے ہر گروہ اور جماعت سے امام حسین علیہ السلام پاس آئی اوسوقت آپ نے
روانہ فرمایا اپنے پسر عم مسلم بن عقیل کو اونکی طرف اور تاکید و ترغیب فرمائی اونکو اوپر نصرت اور حمایت مسلم کے پس ہرگاہ حضرت
مسلم نے رخت اقامت بجانب کوفہ کہینچا خانہ مختار بن عبید مین اور بیعت کی حسین ع کی اونکے ہاتہ پر خلق بسیار نے زیادہ بارہ ہزار سے
یہہ خبر نعمان بن بشیر کو کہ حاکم کوفہ جانب یزید سے تہا اور صحابی تہا پہنچی پس تشدید کی لوگونکو اوپر اس کام کی اور مجرد تشدید پہ اکتفا کر دیا ۵۵

متعرض اور مانع ہوا یہانتک کہ نوبت بارہ ہزار سے گذر کر اٹھارہ ہزار اور ایک روایت میں تیس ہزار اور ایک میں چالیس ہزار تک
پہنچی اور رجال تغافل و تہاون اور ترغیب و امداد خفیہ اور پوشیدہ نعمان بن بشیر کا کہ مرد صحابی تہا سب پر ظاہر و ہویدا ہوا تب بعضی
بد نہادون نے یزید کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ساتھ سعایت اور شکایت نعمان کے مشغول ہوی اور لکہا مسلم بن یزید
حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے طرف یزید کے اور آگاہ کیا امر مسلم اور میل اہل کوفہ سے بجانب اونکی پس معزول کیا یزید نے
نعمان کو اور حاکم کیا بجاے اوسکے عبید اللہ بن زیاد کو اور تہا وہ حاکم بصرہ پس سامان سفر کیا عبید اللہ نے بصرہ سے طرف کوفہ کے
اور داخل ہوا وقت شب سمت بیابان بلباس حجازیون کے اور توہم میں ڈالا لوگونکو کہ حسین ع ہیں پس لوگ باستقبال پیش آئے
تاریکی شب میں اور سلام کیا اور کہا مرحبا تجکو ای پسر رسول خدا آیا تو نیک آیا پس خاموش رہا ابن زیاد تا آنکہ داخل ہوا مکان
نشست حاکم میں جب صبح ہوی جمع کیا ابن زیاد نے لوگونکو اور پڑہا اوپر اونکے سند اپنی حکومت کی اور تہدید و تحذیر کی
اہل کوفہ کو مخالفت یزید سے اور متفرق کیا جماعت مسلم کو ساتھ قوت تدبیر کے اور پوشیدہ ہوے مسلم خانہ ہانی بن عروہ میں پس بہیجا ابن زیاد
بدنہاد نے محمد بن اشعث کو ساتہہ ایک فوج کے طرف گہر ہانی بن عروہ کے پس لائے اوسکو اور قید کیا اوسے ابن زیاد نے اور محبوس
کیا سب روساء کوفہ کو اپنے پاس قصر میں اور پہنچی یہہ خبر مسلم کو پس آواز دی خاصون اور رفیقون اپنے کو پس جمع ہوے ہمراہ
اونکے چالیس ہزار آدمی اور احاطہ کر لیا قصر ابن زیاد کو پس امر کیا ابن زیاد نے اشارہ ای روساء کوفہ کو ساتہہ فہمایش
عزیزون اور قریبون اپنے کے کہ باز رکہیں اونکو رفاقت مسلم سے پس سمجہایا اسیرون نے اپنے عزیزونکو اور سب متفرق
ہوگئے اور شام تلک چالیس ہزار سے پانسو باقی رہے جب تاریکی شب پیدا ہوی وہ پانسو بہی چلے گئے اور باقی رہے حضرت
مسلم تن تنہا پس آمد و شد کرتے تہے راہ میں یہانتک کہ آئے گہر میں ایک عورت کے اور طلب کیا اوس سے پانی پس پلایا پانی
مسلم کو اور داخل کیا اپنے گہر میں اور تہا بیٹا اوس زن کا مولی یعنے غلام آزاد کیا ہوا محمد بن اشعث کا پس گیا وہ اور
خبر کی محمد کو اور خبر کی محمد نے عبید اللہ کو پس بہیجا ابن زیاد نے عمرو بن حریث کوتوال اور محمد بن اشعث کو پس محاصرہ کیا
اون دونون نے خانہ اوس زن کا کہ نام اوسکا طوعہ تہا اور قصد گرفتاری حضرت مسلم کا مصمم کیا چونکہ جمعیت شجاعت بنی ہاشم
نہبان بیٹہا گہر میں گوارا نکیا پس باہر آئے باشمشیر کہ جنگ کرتے تہے اونکے ساتہہ پس پیش آیا محمد بن اشعث ساتہہ امان کے اور لایا
ابن زیاد کے پاس مسلم کو پس ابن زیاد نے اونکو گردن مارا اور ڈالا تن مبارک اونکا طرف لوگون کے اور اوپر دار کے کہینچا اونکو
اور تہا یہہ واقعہ تیسری ذی الحجہ سال شصتم میں ہجری سے اور مارا ابن زیاد بدنہاد نے محمد اور ابراہیم دونو بیٹون مسلم کو

اور سر مسلم اور ہانی دونو مظلومون کے اوپر نیزہ کی رکھکر دیکھ پھرایا ذکر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام
سمت کربلا و مبتلا ہونا انکا بکرب و بلا اب احتیاجی حال حضرت اور روانگی اونکی مکہ سے طرف کوفہ کی اور پہونچنا کربلا مین
اور مبتلا ہونا ساتھ کرب و بلا کے۔ اس سانحہ ہوشربا پر گوش عبرت نیوش رکھنا چاہیے کہ جس روز یعنی تیسری ذیحجہ کو روز شہادت
حضرت مسلم تھا روانہ ہوئے امام حسین علیہ السلام مکہ سے بجانب کوفہ اور بقول بعض روز ترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ کو اور سبب
روانگی آنحضرت کا یہہ تھا کہ مسلم بن عقیل نے باصرار تمام التماس قدوم مین لکھا تھا اس لیے آنجناب نے تصمیم عزم روانگی کا مکہ سے
بکوفہ فرمایا اور جسوقت امام حسینؑ نے تہیہ سامان سفر فرمایا متبع کیا اونکو ابن عباس او ابن عمر او جابر اور ابو سعید خدری
اور ابو واقد لیثی نے پس نہ رکے روکتے اوسکے سے اور فرمایا مینے سنا ہے اپنے پدر بزرگوار سے اور اوتھون نے رسول مختار
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر آئینہ ایک گوسفند ہووے کہ کعبہ بسبب اوسکے حلال ہووے پس نہ ہون مین وہ
گوسپند اور رکھا چاہیے کہ مصداق حدیث مذکور کا عبد اللہ بن زبیر تھے کہ اونکو اندر مکہ کے مارا اور یہہ سفک دم باعث اوپر استحلال
کعبہ کے ہوا ہر چند کہ یہہ کشت و خون بجور ظلم واقع ہوا لیکن چونکہ منجر بہتک حرمت کعبہ ہوا جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے
ساتھ کمال حزم و احتیاط اور مراعات آداب کعبہ کے گوارا نکیا اور روانہ ہوئے ساتھ جمعیت بیاسی تن کی اہل بیت اور یارون
اور غلامون اپنی کے پس سنی اثناے راہ مین خبر قتل مسلم کی اور انتشار اونکی جماعت کا پس ارادہ بازگشت کیا لیکن فرزندان عقیل نے
کہا کہ قسم بخدا ہم نہین پھرینگے تا انتقام اپنے باپ کا ان اشقیا سے نلیوینگے پس فرمایا سید الشہدا نے کہ بہتر ہے نہین حلاوت زندگی مین بعد انکے
بالجملہ جو پسران عقیل ہمراہ راہ مراجعت کے ہوئے حضرت متوجہ بعراق ہوئے تا وہ کہ پہنچے اوس جگہہ کہ دو منزل تھی کوفہ سے —
پس ملاقی ہوا آنحضرت حر بن یزید ریاحی کہ ہمراہ اوسکی ہزار سوار مسلح ہمراہیون ابن زیاد سے تھے۔ پس کہا حر نے حسینؑ سے کہ
کہ ابن زیاد نے مجھے بھیجا ہے تمھاری طرف اور حکم کیا ہے کہ جدا نہون مین تمسے تا آنکہ لیجاؤن تمہین اوسکے پاس۔ اور بخدا کہ مین
اس امر سے کارہ ہون لیکن نہین مجھے ممکن بازگشت بکوفہ او نہ راہ طرف خدا سے تمھاری کے پس حسینؑ نے حر کو کہا کہ مین نہین آیا
اس شہر مین تا نہین پہنچے میرے پاس نامے اہل کوفہ کے اور نہین آئے میرے نزدیک اونکی جانب سے ایلچی اور تم اہل کوفہ
اگر قائم اور ثابت رہو اپنی بیعت پر آؤن نہین تمہارے شہر مین ورنہ مراجعت کرونگا پس کہا حر نے یا امام حسینؑ بخدا سوگند کہ مجھے
حال نامون او ایلچیون بھیجنے کا معلوم نہین اور نہین ممکن مجھے کہ بازگشت بکوفہ کرون مین اور نہین چھوڑونگا حضرت کو تا وہ کہ
لیجاؤن آپکو ابن زیاد پاس اور درازی کلام فیما مین واقع ہوئی۔ قصہ کوتاہ جب حضرت امام حسینؑ نے مرضی حر کی دریافت کی

عنان عزیمت کوفہ سے معطوف فرمائی اور سابق قضا اور قاید قدر نے اونکو نشان کشان کربلا مین لاڈالا **واقعہ کربلا** ایسہ واقعات اتفاقی اور کارگذاری دیکھنے تقدیر کا ہے جب حضرت امام حسین راہ کوفہ سے پہرے اور متوجہ ہوئی بسمت کربلا اور پہنچی وہان دوسری تاریخ محرم سال شصت و یکم مین اور نام اوس مکان کے سے استفسار فرمایا کہا اس مکان کو کربلا کہتی مین پس فرمایا کہ یہہ جگہہ کرب و بلا ہے پس تمام قوم اور آنحضرت وہان فروکش ہوئے اور احمال و اثقال اپنے واکیے اور فرود آیا حر اور اوسکا لشکر مقابل حسین کے زماین کربلا مین ترجمہ طبری مین مرقوم ہے کہ جب امام حسین کربلا مین پہنچی خواب مین دیکہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ جماعہ کثیر کے ملائکہ سے تشریف لائی اور حسینؑ کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای فرزند دلبند میرے جانتا ہون کہ دشمن درپے قصد مارنے تیرے کے ہین اور درصدد قتل تیرے کے پڑی ہین پس یہہ سب میری شفاعت سے قیامت مین محروم ہین اور نزدیک ہے کہ خدا تعالی تجہی بدرجہ شہادت پہنچاویگا اور بہشت تیرے لیئے آراستہ ہے اور ماں باپ تیرے منتظر بیٹھے ہین پس جناب آنحضرت علیہ الصلواۃ والسلام نے دست مبارک اوپر سینہ امام حسینؑ کے رکہکر فرمایا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَاَجْرًا یعنی یا الٰہی عطا فرما حسینؑ کو صبر اور اجر- پس حسینؑ خواب سے بیدار ہوئے اور اہل بیت اپنی سے یہہ خواب بیان کیا سب رونی لگے اور آیہ کریمہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ- اوپر زبان کے جاری کی القصہ جو خبر وصول امام مقبول جگر گوشہ بتول کی کوفہ مین بزمین کربلا بگوش ابن زیاد ملعون پہنچی اور وہ جو ہاتہہ جور و تعدی اوسکے سے وقوع مین آیا اوسکو سنا چاہیے کہ لکہا ابن زیاد نے نامہ بجانب امام حسینؑ واسطے طلب بیعت یزید کے پس ہرگاہ پہنچا نامہ آگے امام حسینؑ کی پڑہا اوسکو اور پہینکدیا اور فرمایا قاصد سے کہ میرے پاس اس نامہ کا جواب نہین ہے- پس رجوع کی ایلچی نے بجانب ابن زیاد کے پس شدید ہوا غصہ اوسکا اور جمع کیا لوگونکو اور سامان لشکر درست کیا اور سردار لشکر عمر بن سعد کو تجویز کردانا اور تہا ابن زیاد کہ حاکم کیا تہا ابن سعد کو اپنی خروج سے واسطے جنگ حسینؑ کے پس کہا ابن سعد کو ابن زیاد نے کہ یا خروج کر جنگ حسینؑ کے لئے اور یا استرد کردی ہمکو سند ہماری کہ حکومت رَی اور اوسکے اضلاع کی تجہی ہمنے دی ہے اور اپنی گہر بیٹہہ پس اختیار کی ابن سعد نے ولایت رَی اور بقول و حکم ابن زیاد مشغول ہوا اوپر تدارک قتال امام حسینؑ کے لیے ساتہہ لشکرون کے پس ہمیشہ ابن زیاد تجہیز لشکر و سامان ابن سعد کے لیئے کرتا تہا تا آنکہ مجتمع اور فراہم ہوسئے نزدیک عمر ابن سعد کے بائیس ہزار سوار و پیادہ سے اور اوترے اوپر کنارے آب فرات کی اور حائل ہوئے حسینؑ اور اوسکے اصحاب اور پانی کے درمیان مین اور تہے اکثر مخرجین بجنگ وہی لوگ کہ جنہون نے نامہ لکہہ لکہہ کر طالب بیعت کے حضرت سے ہوئے تہے کہتی ہین کہ جب لشکر ابن سعد آمادہ و مستعد بجنگ امام حسینؑ کے ہوا حضرت بہی اپنی مقام سے

متحرک ہوکر روبرو اونکے کہڑے ہوئے اور اونکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ دیکھو مین کون ہون تامل کرو کہ تمہین خونریزی اور ہتک حرمت میری درست ہے یا نہین اور علی ہذا القیاس بہت فضائل اور مناقب اپنی بیان فرمائے اور حجت اوپر اعدا کے تمام فرمائی پس جب لشکر ابن سعد نے پانی اوپر حضرت اور لشکریان حضرت کی بند کیا کار اوپر اہل بیت کے تنگ ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے ابن سعد کو لکہا کہ تین کام سے ایک کام اختیار کر۔ یا مجھی بجانب مکہ جانے دی۔ یا اجازت دی کہ مین رخت عزیمت اپنا اور شہر کی طرف کہینچون اور وہان جا رہون۔ یا مجھی نزدیک یزید پاس بہیجدے اوسنے نمانا اور کام اوپر حضرت اور اہلبیت کی تنگ پکڑا اور ترجمہ صواعق سے منقول ہے کہ جسوقت اوپر امام حسین علیہ السلام کے یہہ سختی گذری نصیحت اپنی بہائی امام حسن علیہ السلام کی یاد کرتے تہے اور روتے تہے کہ وقت رحلت فرمایا تہا کہ ای حسین علیہ السلام سفہای کوفہ اور اونکے اعوان سے پرحذر رہنا اور اونکے اقوال پہ خروج نکرنا کہ موجب خفت اور پریشانی ہوویگا جب نوبت بہ تنگی پہنچی پس مردمان ہمراہ کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ جو اوپر تمہارے حق رفاقت تہا بجالائے تم تہوڑے اور طرف ثانی بہت مین اپنی بیعت سے تمکو خارج کیا جسطرف چاہو روانہ ہو کہ مین اپنی جان سے ناامید ہوا۔ سب نے عرض کی کہ یہہ ہمسے نہوگا کہ تمکو دست اعدا مین مبتلا چہوڑکر اپنی جان سلامت لیجاوین ہم فردای قیامت جد امجد تمہارے کے سامنی کیا عذر کرین ہم سب اپنی جانین آگی تمہارے فدا کرینگے پس سب نی ہمت چست باندہی اور ہاتہ اپنی حیات سے دہو یا اور سب منتظر شہادت بیٹہے کہ لشکر ابن سعد بمقابلہ آکر آمادہ کارزار ہوا پس وہ جو اتفاق پڑا ایسا اوسکو سنا چاہیے کہ جسوقت یقیناً جانا کہ البتہ جماعہ ابن سعد قتال کرینگے امر فرمایا اپنی اصحاب کو پس بنائی خندق گرداگرد لشکر کے اور ایک جہۃ واسطے قتال کی رکہی اس اثنا مین لشکریان ابن سعد سوار ہوئے اور نرغہ کر لیا لشکر امام حسین علیہ السلام کو اور جنگ شروع ہوی پس جسوقت لشکریان ابن سعد نے جانا کہ ہمراہیون امام حسین علیہ السلام نی دل بمرگ رکہا ہے فردا فردا عہدہ جنگ اونکی سے ہم برنہ آسکینگے تیر برسانے شروع کیے یہانتک کہ جو کوئی لشکریان حسین علیہ السلام سے جنگ کے لیے جاتا زندہ نہ پہرتا اور کشتہ ہوتی تہے اہلبیت امام حسین علیہ السلام اور یارون اونکے سے ایک بہی ایک کی یہانتک کہ کشتہ ہوئی زیادہ اوپر پچاس کے **القصہ** جب یہانتک حال پہنچا اوسوقت امام حسین علیہ السلام نے فریاد و استغاثہ کیا کہ آیا کوئی فریادرس ہے کہ ہماری فریاد سنی کرے یا دافع کہ دفع کرے حرم محترم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور واقع مین یہہ استغاثہ فقط بنا بر اتمام حجت تہا تا معلوم ہو کہ اس حال مین کون شخص مدعیان اسلام سے شریک مصیبت امام انام ہوتا ہے کہ ناگاہ حر بن یزید ریاحی کہ پہلے ذکر اوسکا گذر چکا ہے اوپر گہوڑی کے سوار ہوکر متوجہ لطرف امام حسین علیہ السلام کی ہوا اور کہا اے فرزند رسول مقبول اول مین خروج لایا اوپر تیرے اور اب تیرے گروہ مین ہون پس فرما مجہی تا ہوون مین کشتہ تیرے مددگاری مین تا پاؤن مین فردای قیامت شفاعت تیری جلدی کیا پس حر نے

اور پر لشکر ابن سعد کے پس مقاتلہ کیا ساتھ اون قوم کے یہانتک کہ مارا گیا اور مارا گیا ساتھ اوسکے بہائی اوسکا اور دو بیٹے اور ایک مولا اوسکا یعنی غلام آزاد کیا ہوا پس جو مہوالیان اقربا ان حسین علیہ السلام ایک ایک نے داد شجاعت میدان جنگ مین دیکر اپنی جانین فدا کی تو لائی فرزند رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم او راہل بیت مصطفے کے کہین اور سوا سے تن چند کی عزیزون اور اقربا سے نرہے جناب سید الشہدا نے فرمایا کہ اب نوبت میری ہے اور چاہا کہ صف قتال سے باہر آکر متوجہ بہ لشکر اعدا ہو وین کہ سب اور اور برادر زادے اور تمام عزیزون نے فریاد کی کہ جب تک ایک تن ہم مین سے جان قالب مین رکہی ممکن نہین کہ حضرت کو بنا بر جنگ روانہ ہونے دیوین پس جسوقت یہ بہی مرۃ بعد اخریٰ بدرجہ شہادت فائز ہوئے چار ناچار نوبت مقابلہ سید الشہدا علیہ السلام کی تن تنہا ساتھ لشکر اشقیا کی پہنچے پس اشتداد پایا قتال نے یہانتک کہ کشتہ ہوئے سب یار اور فرزند اور بہائی اور عم زاد سید الشہدا کے اور باقی رہے آنحضرت علیہ السلام تن تنہا پس مبارزت فرمائی بنفس نفیس اوس حال مین شمشیر برہنہ تہی دست مبارک مین پس بہت مقابلہ کیا اور مارا ہر شخص کو کہ آتا سامنا مقابلہ مین تا آنکہ جماعہ کثیر دست تیغ بیدریغ حضرت سے ہا دیہ دوزخ مین پڑے اور تزلزل عجیب اور لغزش غریب نے لشکر مخالف مین راہ پائی پس جب عرصہ مقاتلہ اوپر اعدا کے تنگ ہوا دور سے حملہ کیا اور حضرت کو باران سہام پکڑ لیا جب اس سے بہی عقدہ کشائے نہوئی شمر ذی الجوشن علیہ اللعنہ نے اور حیلہ اوٹہایا اور آتش تدبیر تازہ کی کاسہ فریب مین ڈالی اور آگے آیا ساتہ لشکر اپنی کے پس حائل ہوا درمیان امام مظلوم رضی اللہ عنہ اور خیمہ حرم محترم کی پس فریاد کی حسین علیہ السلام نے کہ وائے اوپر تمہارے ای گروہ شیطان قتال ساتہ تمہارے مین کرتا ہون پس کسلیے تم متعرض ہوتے ہو حرم محترم کی کہ وہ قتال نہین کرتے پس کہا شمر ملعون نے اپنی رفیقون سے باز رہو عورتون سے اور قصد کرو طرف حسین کی پس خود مع اپنی یارون کی متوجہ آنحضرت ہوا پس ایک جانب سے جماعہ شمر لعین اور دوسرے جانب سے فوج دوسری نے حملہ لاکر جناب سید الشہدا کو پس و پیش سے درمیان مین لیلیا اور اسقدر تیر اور نیزے دو نو طرف سے اوپر سر امام مظلوم وقت کے برسائی کہ اوس یکہ تاز میدان وغا نے جام تسلیم و رضا کا ہاتہہ مین لیکر اور پشت اسپ سے جدا ہوکر اوپر زمین شہادت کے گر کے عنان عزیمت کی حیات اس جہان سست بنیان سے یکسو کہینچکر رخت اقامت بفردوس اعلی کہینچا اور از بسکہ تن مبارک بکثرت جراحات سہام و رماح غربال ہوگیا تہا خولی بن یزید نے گہوڑے سے اوترکر چاہا کہ بقطع سر مبارک مشغول ہووے کہ ہاتہہ اوسکا کانپا اور شبل بن یزید اور بقولی شبل بن زیاد نے گہوڑے سے اوترکر سر مبارک کو تن سے جدا کیا اور آگے اپنی بہائی کے ڈالا۔ بعد ازان وہ جو ہاتہہ لشکریان شمر اور ابن سعد ملعون سے اوپر بقیہ آل طہ و یسین کے گذرا بیان اوسکا وہ ہے کہ آئے اوپر حرم محترم کے اور اسیر کیا بارہ شخص کو نوجوانون بنی ہاشم سے اور سب عورتونکو حکم کیا

ابن سعد اور شمر نے ایک گروہ کو بیس سوار ہوے اپنی گہوڑون پر اور ٹہکرایا تن نازنین حسین علیہ السلام کو اور روندا۔ اور بہیجا سر مکرم امام مظلوم کو ساتہہ بشیر بن مالک اور خولی بن زیاد کے طرف ابن زیاد کے۔ اب اسامی شہدای اہل بیت کی کہ ساتہہ جناب سید الشہدا کے کربلا مین شہید ہوے سنا چاہیے اور رسرشک غم دیدہ پرنم سے ماتم ان اخیار اہل عالم مین برسانا چاہیے پس شہید ہوے ساتہہ سید الشہدا کے پانچ شخص اونکے بہائیون سے۔ عباس بن علی عثمان بن علی محمد بن علی عبد اللہ بن علی جعفر بن علی۔ اور تین پسران امام حسن علیہ السلام سے قاسم بن حسن عبد اللہ بن حسن عمر بن حسن۔ اور کہا گیا ابو بکر بن حسن اور شہادت پائی ہمراہ سید الشہدا کے دو بیٹون اونکے نے علی اکبر پس ہر آئینہ مقاتلہ کیا حضور پدر بزرگوار اپنی کے تا آنکہ شہید ہوے معرکہ جنگ مین اور شہادت پائی اور عبد اللہ شہید ہوے صغر سن مین پہنچا اونکے حلق معصوم پر تیر ایک بدبخت کا بدبختون فوج اعدا سے کنار پدر بزرگوار مین اور جان دی۔ اور شہید ہوے ساتہہ امام مظلوم کے محمد اور عون دو لڑکے عبد اللہ بن ابی طالب کے اور عبد الرحمن اور جعفر بیٹے عقیل بن ابی طالب کی پس یہہ جماعت ہمراہ سید الشہدا کے سولہ یا سترہ مرد خیار اہلبیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہید ہوے اور وقوع پایا روز عاشورا شہادت اوس شاہ شہیدان نے سال اکسٹہہ مین ہجرت سے اور تہا سن شریف حضرت کا اوس دن تقویل صحیح چہپن سال اور پانچ مہینہ اور پانچ دن القصہ جو سر مبارک سید الشہدا مع سراو شہیدان کربلا کے ساتہہ اسیرون اہلبیت رسول خدا کے کوفہ مین پہنچا جو کچہہ دست عناد وجور وبیداد ابن زیاد سے نسبت بدودمان مصطفے گذرا شمہ اوس سے لکہا جاتا ہے۔ کہ جسوقت اسیران اہلبیت رسالت اور رہبریان خاندان نبوت با سر سید الشہدا اور تمام شہدا کربلا کے داخل کوفہ ہوے ابن زیاد ملعون نے قصر امارت اپنی کو آراستہ کیا اور ساتہہ ہیبت ووقار کے کوشک مین بیٹہہ کر دربار عام کیا جب وضیع وشریف مردم کوفہ سی حاضر آئے سبایای اہلبیت مصطفے اور ذکور واناث ذریت رسولخدا کو با سر مبارک سید الشہدا اپنے روبرو طلب کیا جب سر مبارک پیش نظر اوسکے آیا بار بار اوسکو دیکہکر تبسم کرتا تہا اور ایک چوب کہ اوسکے ہاتہہ مین تہی لب ودندان مبارک پر مارتا تہا۔ زید بن ارقم صحابی کہ صحابہ کبار سے اوس مجلس مین موجود تہے کہا کہ ای ابن زیاد اپنی چوب کو دندان مبارک حسین علیہ السلام سے جدا کر اور اوس سر مبارک سے جدا سو گند کہ مینے بارہا دیکہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لب ودندان حسین کو بوسہ دیتی تہے۔ بعد ازان زید بن ارقم سے ضبط گریہ نہو سکا خون آنکہون سے روان کیا ابن زیاد شقاوت نہاد نے جو سخن زید بن ارقم کا سنا اور حال اوسکے گریہ کا بچشم خود دیکہا کہا بخدا کہ جسنے تیری چشم کو پر آب کیا اگر تو پیر نہوتا اور بسبب خرافت نہ پہنچا البتہ مین تجکو گردن مارتا پس زید بن ارقم نے کہا کہ اسے ابن زیاد ایک اور حدیث بیان کرون مین کہ موجب آزردگی اور غصہ تیر یکا ہو وے سابق سے۔ کہ دیکہا مینے رسولخدا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسنؑ کو ران راست پر اور حسینؑ کو ران چپ پر بٹھایا اور دست مبارک اوپر دونوں کے رکھ کر فرمایا کہ بار خدایا یہ دونوں ہیں اور مومنین صالحین کو تیرے سپرد کرتا ہون لیس ای ابن زیاد امانت کو کہ ساتھ امانت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کرتا ہے تو اور کہا اے لوگو حق سبحانہ وتعالے سے تم خوشنود ہو کہ ابن فاطمہ زہرا کو شہید کیا تم نے اور ابن مرجانہ یعنے ابن زیاد کو اپنا امیر کیا اور کہتے ہیں کہ سمرہ بن جندب صحابی کہ حاضر مجلس تہا چوب ضرب خیزران اوپر لب و دندان شاہ شہیدان کے ملاحظہ کی دست ضبط سے باہر اکر ساتھ یزید مرید کے مخاطب ہو کر کہا کہ کاٹے اللہ تعالے تیرا ہاتھ کہ چوب اوپر لب و دندان حسینؑ کے کہ بوسہ گاہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی مارتا ہے تو یزید عنید غضب ہوا اور کہا ای سمرہ اگر شرف صحبت تیرا ساتھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانع نہو تا ابہی تجہے گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ کہ میرے حق میں ملاحظہ صحبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے تو اور ساتھ جگر گوشگان رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم اور فرزندان بتول رضی اللہ عنہا کے ایسا معاملہ کیا تو نے کہ کوئی کافر کسی مسلمان سے نکرے یہہ کہا اور اوس مجلس سے کہڑے ہو کے فایدہ جواز لعن بر یزید مرید حاصل کلام یہہ کہ اس بات میں شک نہیں کہ یزید مرید آمر اور راضی اور مستبشر قتل امام حسین علیہ السلام سے تہا یہی ہی مذہب مختار جمہور اہل سنت وجماعت کا چنانچہ کتب معتبرہ مثل مفتاح النجا مرزا محمد بدخشی اور مناقب السادات ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی اور شرح عقاید نسفی ملا سعد الدین تفتازانی اور تکمیل الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ میں اسناد معتبرہ سے باشواہد اور دلائل مذکور ومسطور ہے چنانچہ استاد البریہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ رسالہ حسن العقیدہ میں حاشیہ کے اوپر کلمہ علیہ ما یستحقہ کے تعلیق فرمایا ہے لکہتے ہیں کہ علیہ ما یستحقہ کنایہ ہے لعنت سے اور کنایہ ابلغ ہے تصریح سے بیان دفن سر مبارک دفن سر مبارک حضرت امام حسینؑ میں اختلاف ہے قول محقق یہہ ہے کہ سر مبارک کو مدینہ منورہ میں بمکان بقیع مدفون کیا چنانچہ قرطبی سے منقول ہے کہ یزید نے سر مبارک کو امام حسینؑ کے مدینہ منورہ میں بہیجا اور اوسکو کفن دیکر نزدیک مزار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دفن کیا اور خلاصۃ الوفا میں مذکور ہی ہے کہ جسد مبارک سید الشہدا کا کربلا میں ہے اور سر مبارک بقیع میں پہلو میں حضرت امام حسن علیہ السلام میں اور وہ جو کہتے ہیں کہ سر مطہر کو کربلا میں دفن کیا ہے صحت نہیں رکہتی صحیح اور معتمد وہی قول اول ہے کہ سر مبارک مدینہ منورہ میں مدفون بمکان بقیع ہے بیان روانگی اہلبیت رضی اللہ تعالے عنہم کی بسوے مدینہ منورہ منقول ہے کہ جو یزید علیہ ما یستحقہ نے اہلبیت رسول مقبول اور ذریت بتولؑ کو روانہ بمدینہ منورہ کیا اور نعمان بن بشیر کو ساتھ ایک جماعہ کے سواروں سے مقرر کیا کہ انکو مدینہ میں پہنچا وے چنانچہ امام علی بن الحسینؑ

سر سید الشہدا مع اور سرون شہدا کے دشت کربلا سے لیکر ہمراہ زنان و یتیمان اہل بیت کی روانہ مدینہ منورہ کی ہوئے اور یزید و اوسکی عاری حلیہ ذلت و خواری سے نہ تھی القصہ جو قافلہ اہلبیت نبوت دمشق سے عازم مدینہ ہوا نعمان بن بشیر کہ طرف یزید مرید سے متعین تھا بتوفیق سعادت ازلی سابقہ حسن خدمت کی راہ میں ذریت سید الشہدا سے پیش آیا اور مراتب اطاعت و تعظیم و تکریم و اعزاز و احترام جیسا کہ چاہیے اپنی طرف سے بجا لاکر مدینہ مطہرہ میں پہنچایا اور جس روز کہ خبر مراجعت اہل بیت رسالت کی مدینہ میں پہنچی اولاد مہاجر و انصار مع دیگر اہالی مدینہ صغار و کبار سے استقبال کے لیئے دوڑے پھر دی کہ ذریت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جگر گوشہا سے بتول کو مبتلا بمصیبت و اندوہ دیکھا ایسی ایک حالت غم و الم اور گریہ و زاری سے اوپر اونکے گذری کہ خارج حیطہ شرح اور بیان سے ہے جو حالت کہ عارض حال ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ہوئے وہ بیان نہیں کیجا تی کہ فردا فردا زنان و یتیمان اہل بیت نبوت کو کنار میں پکڑتی تھیں اور روتی تھیں تا آنکہ ہمراہ ذریت بتول کے متوجہ روضہ مقدسہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو کر زار زار روتی تھیں اور بزبان حال یہہ ابیات کہتی تھیں ابیات یا رسول اللہ برآر از روضہ سر تا بنگری اہلبیت خویشتن را زار و غمناک و حزین در بلا سے دشمنان دین گرفتار آمدہ بیکس میاد او رجہان یارب گرفتار اینچنین مخفی و پوشیدہ نرہے کہ بیان واقعہ کربلا اور مصائب اہلبیت مصطفے علیہ التحیۃ والثنا کے کہ دل قلم اوسکی تحریر سے خون اور دیدہ دوات تقریر اوسکے سے جیحون ہے ایسی نہیں کہ حیطہ احصا میں سما دین یا میزان استیفا میں تلیں اور یہی تفصیل روایات خالی تفریط و افراط سے اور بیان واقعی عاری خلط و اختلاط سی نہیں اس لیئے اوپر تحریر مجمل کے اکتفا کیا اور ہاتھ اور قلم کو اوسکی تفصیل سے کھینچا بیان اخبار اس واقعہ ہائلہ میں اخبار و آثار اس باب میں بہت وارد ہین اونمین سے جو کہ مشہور و متواتر ہین نقل کیا جاتا ہے اون سب سے وہ ہی جو روایت کی طبری نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ التبہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبر دی مجھی جبرئیل علیہ السلام نے باینکہ فرزند میرا حسین کشتہ ہوئیگا بعد میرے زمین طف میں اور لائے میرے پاس یہہ خاک پس آگاہ کیا مجکو کہ وہ مرقد اونکا ہوویگا پوشیدہ نرہے کہ طف بالفتح والتشدید ایک موضع ہے قریب بکوفہ کہ بالفعل مشہور ہے بکربلا اور از انجملہ وہ ہے جو برلایا ابو داود و حاکم ام الفضل دختر حارث یعنی مادر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس خبر دی مجھی یہہ کہ امت میری قریب ہے کہ مارے میرے بیٹے حسین کو اور دی خاک سرخ زمین مقتل اوسکی بھی مجکو اور برلایا اسحاق بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز پہلوی مبارک اپنی پر استراحت فرمایا پس بیدار ہوئے درحالیکہ اندوہگین تھے اور غمگین اور دست مبارک آنحضرتؐ

مین خاک سرخ تھی اوسکو زیر و بالا کرتے تھے کہا مینے یہہ کیا خاک ہے اسی وقت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ خبر دی مجھی جبرئیل نے کہ تحقیق فرزند میرا حسین
علیہ السلام کشتہ ہووے زمین عراق مین اور یہہ خاک اوس مقام کی ہے اور برلایا ابن عساکر محمد بن عمر بن حسن سے کہا کہ تھا مین
ہمراہ حسین علیہ السلام کی اوپر دو نہرون کربلا کی کہ دو قطعہ فرات کی ہین پس نظر کی حسین علیہ السلام نے طرف شمر ذی الجوشن کے
پس فرمایا راست ارشاد کیا خدا اور رسول خدا نے اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا دیکھتا ہون طرف ایک سگ
ابلق کے کہ مونہہ ڈالتا ہے خون مین میرے اہلبیت کی اور تھا شمر لعین ابرص کہ جلد اوسکی بدن کی تودا خون سفید سے دو رنگی پیدا کی تھی فی الواقع
کہ یہہ ملعون نسبت اورون کے زیادہ تر حریص خون اہلبیت تھا جیسا کہ مخبر صادق نے اشارہ ساتھہ اوسکے فرمایا اور اخراج کیا
ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ آئے ہم ہمراہ رکاب حضرت علی رضی اللہ عنہ اوپر موضع قبر حسین رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا
علی مرتضی نے کہ یہہ جگہہ بٹھلانے اونکے شترون کی ہے اور موضع خیمہ گاہ اور مکان اراقہ اونکی خون کا اور کئی نوجوانون آل محمد
سے کشتہ ہووینگے اس میدان مین کہ رووے اوپر اونکے آسمان اور برلایا حاکم اور بیہقی ام سلمہ سے کہا کہ دیکھا مینے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور حالانکہ سر و ریش مبارک آنحضرت کی خاک آلودہ تھی پس کہا مینے کیا حال ہے
اے پیغمبر خدا فرمایا کہ ابہی مقام قتل حسینؑ مین حاضر تھا مین اور اخراج کیا بیہقی اور ابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جسوقت
شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام خون برسایا آسمان نے پس صبح کی ہمنے باین حال کہ خم اور سبو ہمارے اور ہر ظرف کہ ہمارے
ملک سے تھا پر خون تھا اور برلایا ابو نعیم طریق سفیان سے جدانی سے کہا کہ حاضر ہوئے دو مرد قتل امام حسینؑ کو پس ایک
اونمین سے دراز ہوا عضو تناسل اوسکا یہانتک کہ لپیٹتا تھا اوسکو اور کہتے کہ کمر مین باندہتا تھا اور کہتے کہ گردن مین مثل ریسمان
پیچیدہ کرتا تھا اور دوسرا پس حال اوسکا یہانتک پہنچا کہ استقبال کرتا تھا پکھال پر از آب کو ساتھہ دہن اپنی کی یہانتک کہ سارا
پی جاتا تھا پانی اوسکا اور سیراب ہوتا تھا اور علی ہذا القیاس قاتلان دیگر ساتھہ عذاب و نکال اسکے مبتلا ہو کر واصل جہنم کے ہوئے
اور باقی آثار و علامات سے نوحہ جن ہے اوسکو سنا چاہیئے اور اخراج کیا ابو نعیم نے حبیب بن ثابت سے کہا سنا مینے ایک زن کو
جنیون سے کہ روتی تھی اوپر حسینؑ کے درحالیکہ کہتی تھی مسح کیا اور بوسہ دیا پیغمبرؐ نے پیشانی اوسکی پس تھا واسطے اوسکے
نور اور لمعان رخسارون مین اور پدر و مادر اوسکے تھے عمدگان قریش سے اور تھا جد اوسکا بہترین جدہا۔ یہہ تھا نوحہ جنیکا
اور پوشیدہ نہ رہے کہ مراد اس مقام پر نوحہ سے رونا ساتھہ یاد کرنے اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ حضرت امام حسین علیہ السلام
کی ہے نہ نوحہ متعارفہ اور رسوم اہل بدعت اور معمول زمان جاہلیت کہ وہ باتفاق علما حرام اور احادیث صحیحہ مین وعید شدید

اوپر اوسکے وارد ہوئی ہے اور بیہ لایا ابونعیم طریق عبداللہ بن اسید سے کہ محدث مشہور ہے ابی قبیل سے کہا کہ جسوقت شہید ہوے
امام حسین علیہ السلام قطع کیا سر مبارک اونکا اور بیٹھے اول منزل مین کہ پیتے تھے نبیذ کو پس نکلا اوپر اونکے ایک قلم آہن سے
پس لکہاں ایک سطر خون سے کہ آیا امید رکھتی ہین وہ گروہ کہ قتل کیا حسینؑ کو شفاعت اونکی جد کی دن حساب کی اوپرانا [?]
بصیرت اور اصحاب معرفت کی پوشیدہ او رپنہان نرہا ہو + کہ یہہ سب آثار غریبہ اور شواہد عجیبہ کہ بیان اونکا گذرا برہان ساطع
اور حجت قاطع ہین اوپر عظمت واقعہ کربلا اور شہادت سید الشہدا کے لیکن ایک امر عجیب تر اوس سے تصور مین نہ آوے
ساتھ گوش حق نیوش کے سنا چاہیے جیسا کہ ارشاد کیا جاتا ہے اور ختم کلام اوپر اوسکے ہوتا ہے اور اخراج کیا ابن عساکر
منہال بن عمر سے کہا کہ مینے بخدا السوگند دیکھا سر امام حسینؑ کو اوسوقت کہ اوٹھایا تھا اوپر نیزہ کے اور مین دمشق مین تھا اور آگے
سر مبارک کے ایک مرد پڑہتا تھا سورۂ کہف تا آنکہ پہنچا اس آیت پر کہ معنی اوسکے یہہ ہین آیا سمجھا تو کہ اصحاب کہف اور رقیم اعجوبۃ
نشانیوں قدرت ہماری سے تھے ۔ گویا کیا حق تعالے نے سر مبارک کو ساتھ زبان تیز فصیح کے پس کہا عجیب تر اوس سے کشتہ ہونا
میرا اور اوپر نیزہ کے اوٹھایا جانا میرے سر کا تمام ہوا ۔ بیان حال قاتلان خسران مآل مین اوپر اونکے کہ جنہوں نے تصحیح کتب
تواریخ کا کیا ہے پوشیدہ نرہا ہو ۔ کہ ہر شخص کہ مباشر قتل اور سہیم و شریک قاتلین اور راضی اور خوشنود بشہادت شاہ شہیدان
ہوا قطع نظر عذاب نکال اخروی سے کہ مستحق اوس سزا اور لائق اوسکا ہے اس دار ناپایدار مین ساتھ سزا اعمال اپنی کے پہنچا بعضے
بقتل پہنچے اور بعضے نابینا ہوے اور بعضے روسیاہ اور بعض کا اندک فرصت مین ملک و دولت ہاتھ سے گیا اور بعضے
تشنگی مین مر گئے اور بعض ساتھ اور عقوبات کے مبتلا ہوئے ۔ یہہ ہے تتمہ حال نکبت مآل عوام سے کہ حاضر معرکہ کربلا تھے ۔ اب حال
پر اختلال خواص کا مثل یزید عنید او رابن زیاد و عتبہ فساد اور ابن سعد او رشمر بے پیر او رلشکر اونکے کا مجملا سنا چاہیے کہ یزید علیہ ما یستحقہ نے
جو قتل امام حسینؑ سے دل خوش کیا حق تعالی نے اوس سرآمد اشقیا کو قطع نظر امراض جسمانی سے کہ ہر چند شاق تر ہوویں لیکن بلحاظ
سزاے اعمال اوسکے احتمال اونکا سہل ہے ساتھ ارتکاب افعال شنیعہ کے مبتلا کیا کہ صورت عذاب الہی کی بی شائبہ تکلف ما حسب
حال اوس بد مآل سے نمودار تھی اور منجملہ اوسکے تخریب مدینہ منورہ ہے ہاتھ یزید اور اوسکے سے تین روز تک عوام و خواص سکنہ
اوس بلدۂ طیبہ نے قتل او رغارت سے امان نپائی اور سات سو مرد صحابہ سے کشتہ ہوئے اور خانہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کا تاراج کیا اور تین روز تک نماز و اذان مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہ ہوئی اور سگ گرد اوپر منبر منیف کے
مسجد شریف مین جگہ پکڑتے تھے سوا اسکے اور اعمال قبیحہ کہ قلم اوسکی تحریر سے لرزتا ہے یزید پلید نے مسجد نبوی مین کہ مورد خیر [?]

ملائکہ مقدسہ تہے ظہور مین لائے اور ازانجملہ ہتک حرمت کعبہ معظمہ کہ سنگہائے شامیون سے صحن حرم پُر ہوگیا اور ستون مسجد کے شکستہ اور
لباس کعبہ کو سوختہ کردیا اور پردہ کہ اوپر دروازہ کعبہ کے کشیدہ تہا اوسکو ہمیشہ تنور کا کیا یہانتک کہ چندروز خانہ کعبہ نے لباس اور اہل البلد
ایذا و ہراس مین رہے اور حلت اور اباحت منہیات شرعی کی قبیل زنا و لواطت اور شرب خمر اور تزویج برادر یا خواہر اور امثال
اوسکے کہ دلیل صریح اور بر تائید کفر اور کافری اوسکی کے ہے بجائے خود مصرح ہے القصہ اوس شوربخت نے تین سال اور سات مہینہ
ابتلا ایسے عقوبات کی بادشاہی کی اور چودہوین ربیع الاول کو مقام حمص مین کہ ایک شہر بلاد شام سے ہے واصل جہنم ہوا اور
سنتین عمر اوسکے اوتالیس کو پہنچی تہے کہ با طوق لعنت اور سلاسل نکبت دنیا سے گیا معاویہ پسر یزید کو کہ حیات یزید مین ولیعہد اور
خلیفہ کیا تہا اوپر تخت سلطنت کے بٹہایا بمجرد یکہ معاویہ بادشاہ ہوا منبر پر گیا اور بعد حمد خدا ے جل و علی اور نعت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ
والثنا کے کہا کہ خلافت آئین مضبوط خدا اور خلفاے باصفا کا ہے میری جد معاویہ بن ابوسفیان نے ازراہ خلاف ساتہ علی مرتضی
کے کہ احق و الیق بخلافت تہے نزاع اور جدال کیا بعد اوسکے میرا پدر کہ کسیطرح کی اہلیت و استحقاق نرکہتا تہا اوپر تخت سلطنت کی
بیٹہا اور استحکام اپنی حکومت کی لیئے امام حسین بن علی جیسے فرزند رسول مقبول کو قتل کیا جوان مرا اور نکال و وبال اون ظالم
حکومت چندروزہ ہمراہ اپنے لیگیا یہہ کہکر زار زار رویا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ محاربہ ساتہ امام حسینؑ کے بہت برا تہا کہ میرے
پدر نے کیا بازگشت اوسکی بسوی جہنم ہے مین اس خلافت مین لذت نہین پاتا اولاد ابوسفیان سے جسکو چاہو امیر کرو مین
عقد بیعت کرون مسلمانون سے یہہ کہکر باہر آیا پس منبر سے اوترا اور بعزلت بیٹہا اور دروازہ اپنی گہر کا اوپر موتہہ خلائق کی بند کیا
اور بعد ازان بجوار رحمت حق کے ملا۔ اور ابن زیاد شقاوت نہاد قتال مختار بن عبید ثقفی مین مارا گیا اور ابن سعد اور شمر کو بہی
مختار نے بعد تسلط اپنی کے اوپر کوفہ کے قتل کیا اور مفتاح النجا سے منقول ہے کہ واقعہ مختار مین ستر ہزار آدمیون شام سے مقتول
ہوئے اور یہہ واقعہ روز عاشورہ سنہ ست ستین ہجری بعد اتہ چہ برس کے معرکہ کربلا سے اتفاق پڑا۔ اور بروایت صحاح
مروی ہے کہ جب سر ابن زیاد اور اوسکے سردارون کا روبرو مختار کے حاضر کیا ناگاہ ایک سانپ آیا درمیان سرون کی جاکر سوراخ
بینی ابن زیاد مین گیا اور اندکی قرار پکڑکر اوسکے موتہہ سے باہر آیا اور پہر اوسکے بینی مین جاکر غائب ہوا الغرض ابن زیاد اور ابن سعد
اور شمر اور عمر بن الحجاج اور قیس بن اشعث کندے اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبداللہ بن قیس اور حکم
بن طفیل اور یزید بن مالک وغیرہ اعیان یزید سے ساتہہ عقوبتون کی مبتلا ہوکر کشتہ ہوئے اور اون سبکے تن زیر سم اسپون
کی چہوڑے اور گہوڑے اوپر اونکے دوڑائے یہانتک کہ عظام اونکی ریزہ ریزہ ہوکر ساتہہ خاک کی برابر ہوئے۔ اور

پوشیدہ نرہے کہ کتب تواریخ مین اختلاف ہے بعض مین ذکر قتل ابن سعد او رشمر وغیرہ کا پہلے قتل ابن زیاد سے ہی۔ اور
بعض مین اوسکے پیچھے اور کسطرح ہو منتقم حقیقی نے سزاے اعمال قاتلون سیدالشہداؑ کی مختار کے ہاتہہ سے اونکی کنار مین رکہی اگرچہ
شقاوت ازلی نے آخرکار اوپر ناصیہ اعتقاد مختار کی کیا تفصیل حال بدمآل اوسکی کتب تاریخ مین مسطور ہے پس جب کہ مختار اوپر کوفہ
کے اور اطراف و جوانب اوسکے مسلط ہوا اور داعیہ اوپر عبداللہ ابن زبیر کے کیا پس عبداللہ برادرزادہ مختار سے وقوف پاکر
مصعب بن زبیر اپنی بہائی کو ساتہہ محاربہ مختار کی نامزد کیا جو مصعب بن زبیر بمحاربہ مختار روانہ ہوا درمیان مصعب اور مختار
کے طرح جدال و قتال واقع ہوئی اور فتح نصیب مصعب کے ہوی اور مختار اس معرکہ مین مقتول ہوا بمجرد یکہ مصعب بن زبیر نے
اوپر کوفہ اور اوسکے نواحی کے استیلا پایا عبدالملک جنگ مصعب کے لیے اوٹہا اور ہنگام قتال گرم کیا آخرالامر فتحیاب ہوا
اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر مقتول ہوے۔ اور ابن عمر لیثی سے منقول ہے کہ عبدالملک سے کہا کہ مینے اول
سر مبارک امام حسینؑ کا دارالامارۃ مین روبرو ابن زیاد کی دیکہا بعد ازان سر ابن زیاد کا آگے مختار کی اور پس ازان سر مختار کا
حضور مصعب مین من بعد سر مصعب کا تیرے مجلس مین دیکہتا ہون اس دارالامارۃ سے پناہ بد مکان ہے کہ بازگشت روس رؤسا کی
اس جگہہ ہوئی ہے عبدالملک باصغا اس سخن کے مجلس سے اوٹہا اور کہا کہ بنا اس قصر کی نامبارک ہے منہدم کردو پس جو عبدالملک نے
اوپر مصعب کے ظفر پائی اور کشتہ ہوا مصعب کوفہ اور اوسکے نواحی تصرف مین عبدالملک کے آئی چاہا کہ سپاہ کو واسطے قتل عبداللہ بن زبیر
کے مکہ مین بہیجے اول دلہ مین کہیتی اجازت نکی کہ حرم خدا مین کہ جدال و قتال اوسمین حرام ہی کیونکر محاربہ عمل مین آوے ملایکہ ان
حجاج سے آگے عبدالملک کی حاضر ہوکر کہا کہ مینے کل رات خواب مین دیکہا کہ سر ابن زبیر کا اوسکے تن سے کاٹا ہے مینے عبدالملک
نے جانا کہ حجاج راضی بعزیمت مکہ واسطے قتال ابن زبیر کے ہے پس اپنی فوج کو بنام حجاج کی کر کے مکہ مین بہیجا حجاج کہ اصل اوسکی
طائف سے ہی تہی جب وہان پہنچا اور سپاہ جمع کی اور متوجہ بسمت کعبہ ہوا اور نائرہ قتال کو ساتہہ ابن زبیر کے اشتعال مین لایا
اور بکرا اوپر منجنیقون کی باندہ کر دامن محافظت آداب کعبہ کو یکسر ہاتہہ اعتقاد سے چہوڑا تا وہ کہ تمامی حرم محترم ساتہہ خون کشتون
کے رنگین ہوا۔ اور عبداللہ ابن زبیر نے شربت شہادت چکہا بعد اوسکے کہ یہہ مرحلہ بہی طے ہوا حکومت مروانیون نے شام اور عراق
اور حجاز مین استقرار پکڑا اور ہزار ماہ تک دوام و استمرار پایا۔ اور وہ جو تفسیر سورہ انا انزلناہ مین بذیل کریمہ لیلۃ القدر
خیر من الف شہر کے حضرت امام حسینؑ سے مروی ہے کہ ہزار ماہ سے مدت سلطنت بنی امیہ ہے ظہور مین آیا یہہ ہی روداد
وقایع کہ بترتیب حوالہ قلم اختصار رقم کے کیا۔ اور من بعد اسکے وہ جو علوہ شہود پکڑا الخوف اطناب کلام اوسکے بیان سے

کے ذکر مناسب جانی فصل پانچوین بیان خلفائے بنی امیہ اور فضائل اہلبیت اور احوال امام اعظم مین خلفائے بنی امیہ چودہ تھین
اول اونمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور آخر خلیفہ مروان الجوزی ان خلفا نے بانوے برس سلطنت کی تہی جسکے تخمیناً ہزار مہینے ہوتے ہین
اور معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ بیعت معاویہ کی اوس روز ہوئی کہ جس روز خارجین
کے حکم جمع ہوئے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیکن بیعت نامہ اوس روز تمام ہوا
جس روز امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت فرماکر سپرد معاویہ کی جب سے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا بیان سنہ ۴۲ اور ۴۳ ہجری کا
اس سال مین عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہ عمرو بدکردار
ایک اون تین مین کا ہے جو ہجو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتے تہے اور دوسرا ابو سفیان بن حرب اور عبد اللہ بن الزبعری تہے
اور تین ہی شخص حضرت کی طرف سے مجیب تہے۔ حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک بیان سنہ ۴۴ ہجری کا
اس سال مین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کنبے مین ملا لیا تہا اوس کا حال یہ ہے کہ سمیہ ایک کنیز تہی حارث بن کلدہ ثقفی کی اوس نے ایک
غلام رومی سے اوسکا نکاح کر دیا تہا اوس غلام سے کہ ایک فرزند پیدا ہوا۔ پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ابو سفیان بہی ایام جاہلیت مین
بجانب طائف گئے تہے وہان جاکر ابو مریم کلال کے گہر مین اوترے کہ وہ مسلمان ہو گیا تہا اور حالت نشہ مین ابو سفیان کو خواہش
عورت کی ہوئی ابی مریم نے کہا سمیہ موجود ہی پس ابو سفیان تہے اوس سے صحبت کی اوسکو حمل رہا اوس حمل سے زیاد پیدا ہوا
اور جس سال مین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی اوسی سال مین وہ زیاد کو جنی تہی کہ جب زیاد جوان ہوا تو فصیح و بالغ ہوا
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی ایام خلافت مین اوسکو حاکم فارس کر دیا تہا۔ جسوقت حضرت امام حسن نے خلع خلافت فرمایا
ابن زیاد نے بیعت معاویہ اختیار نکی اور رک گیا معاویہ کو اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا ابن زیاد میرا مقابلہ کرے جب یہ حال مغیرہ
بن شعبہ نے دیکہا وہ معاویہ کے پاس گیا سنہ پینتالیس ہجری مین معاویہ نے اوسکے روبرو زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس مین
یعنی ہو بیٹہا ہے اور میری اطاعت نہین قبول کرتا مغیرہ نے کہا مجہے آپ اجازت دیجیے مین اوسکو جاکر فہمایش کرون معاویہ نے
حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکہا کہ ہمنے تجکو امان دی کچہہ خوف مکر ناچنانچہ مغیرہ وہان گیا چونکہ قدیم مین مغیرہ اور ابن زیاد کی دوستی
اور اتحاد کمال تہا اوسکو اپنی ہمراہ معاویہ کے پاس لاکر بیعت کروا دی۔ پہر معاویہ نے لوگونکو جمع کیا اور ابو مریم شراب فروش کو
بہی جسنے سمیہ کو ابو سفیان پاس حاضر کیا تہا درمیان طائف کے شہادت کے لیے طلب کیا اوسنے گواہی دی کہ زیاد کا نسب
ابو سفیان سے ثابت ہے بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین داخل کیا یہ امر لوگون پر شاق اور دشوار گذرا

اور سبکو برا معلوم ہوا اصل وصفانی امیہ کو اس لیے کہ یہ یا وصریحاً اولاد ایک غلام رومی سے تہا اب وہ امیہ عبد شمس کے نسب مین داخل ہوا امیر معاویہ نے زیاد کو حاکم
بصرہ کردیا اور خراسان اور سیستان کو اور اوسکی مضافات سی یہانتک کہ ہند اور بحرین اور عمان یہ سب اوسکی متعلق ہوگئی **بیان سنہ ۴۵ پینتالیس ہجری**
اس سال مین زیاد بصرہ کو گیا اور وہان جاکر خوب انتظام اور انتساق کیا اور لوگونکو ایسا امین دین یہانتک کہ وہ سب ڈر گئی اور بعد فوت مغیرہ کی اوسکو حاکم کوفہ کردیا
چنانچہ زیاد وہان گیا اور سمرہ بن جندب کو اپنا خلیفہ کرکے بصرہ مین چہوڑ گیا یہ شخص بہی زیاد کی خاصیت رکہتا تہا یعنی خونریزی اور قتل مین اوسکے
مثل تہا اور عمال معاویہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سب کیا کرتے تہے اور حضرت علی کا نام نہ لیتی تہی بلکہ ابو تراب کہا کرتی تہی
اور فی الحقیقت حضرت علی کو یہ کنیت بہت پسند آتی تہی اور اسی سال مین عبد الرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئی کہ اہل شام تمام اونکی جانب میل کرتی تہی
معاویہ نے ایک نصرانی سے اونکو زہر دلوایا۔ **بیان سنہ ۴۶ چہیالیس اور سنہ ۴۷ سینتالیس ہجری** اس سال مین قیس بن عاصم بن سنان
بن خالد فوت ہوئے یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس قاصد بنی تمیم ہوکر آئے تہے اور بشرف اسلام مشرف ہوئی کہتی ہین کہ قیس بن عاصم باخلاق حمیدہ
اور اوصاف پسندیدہ متصف تہی **بیان سنہ ۴۸ اڑتالیس ہجری** درمیان اس سال کی معاویہ نے لشکر کثیر اور بہ قسطنطنیہ کی ہمراہ سفیان بن عوف کی روانہ کیا
اونہوں نے وہان جاکر بلاد روم اور قسطنطنیہ کو محاصرہ کیا چنانچہ اس لشکر مین ابن عباس اور ابن عمر و ابن زبیر اور ابو ایوب بہی شریک تہے یہ سب صحابی رضی اللہ
عنہم ہمراہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر اور احد اور ساتھ علی مرتضی کی جنگ صفین اور ماسوا اسکی اور محاربے مین شامل رہے ہین **بیان
سنہ ۴۹ انچاس اور پچاس ہجری** اس سال مین بلدہ قیروان مؤسس ہوا اور سنہ ۵۰ پچاس مین طیار ہو گیا حال اوس کا یہ ہے
کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا یہ صحابی صلحا سی تہے جب افریقیہ پر گئے وہان کے باشندونکو قتل کیا اسلیے
کہ وہان کے ارکان کا یہ دستور تہا کہ بعد مراجعت لشکر اسلام مرتد ہوجایا کرتے تہے اور اسی سال مین دحیہ کلبی بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ
سے جو منسوب ہی طرف کلب بن دبرہ کے وفات پائی یہ صحابی جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام
اکثر بصورت دحیہ کلبی میری پاس آیا کرتی تہی **بیان سنہ ۵۱ اکاون** اسی سال مین سعید بن زید جو ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سی ہین فوت ہوئی **بیان سنہ ۵۲
اور سنہ ۵۳ ترپن ہجری** اس سال مین زیاد بن امیہ درمیان ماہ رمضان کی بسبب عارضہ خارش کے فوت ہوئے اور پیدایش اونکی
سنہ یک ہجری مین ہوئی تہی **بیان سنہ ۵۴ چون اور پچپن ۵۵ اور چہپن ۵۶ ہجری** اس سال مین معاویہ نے سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو
حاکم خراسان کیا اونہوں نے نہر جیحون سمرقند اور صغد تک پہنچائی اور کفار کو شکست دیکر پائے تخت گیری اور اوسکو صلح کرکی فتح کیا۔ جو لوگ کہ ہمراہ اونکے
اس جنگ مین مقتول ہوئے اونمین سی قثم بن عباس ہین یہ بہی متصل سمرقند مدفون ہوئے اور اونکی بہائی عبد اللہ بن عباس طائف مین شہید ہوگئے اور
فضل شام مین اور معبد افریقیہ مین اور اسی سال مین معاویہ نے لوگوں سی اخذ بیعت اپنی بیٹے یزید کے لیے کرائی اور اپنا ولیعہد کیا چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی

مروان بن الحکم کہ معاویہ کی طرف سے متولی مدینہ منورہ تہا چاہا کہ یزید کی بیعت مدینہ والی بہی اختیار کرین حضرت امام حسین علیہ السلام نے
منظور نکی اور عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے بہی بیعت یزید اختیار نکی ان لوگون کی انکار سے اوسکی
بات رہی آخر الامر معاویہ ہزار سوار اپنی لیکر حجاز مین آیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس باب مین گفتگو رہی لیکن انجام کار اورون نے بیعت یزید
سوای اشخاص مذکورۃ الذکر کی قبول کی لیکن معاویہ نے یزید سے یہہ بات کہدی تہی کہ عبد الرحمن سے ڈرتا رہنا اور ابن عمر ایک مرد پارسا ہی اور امام حسین
رضی اللہ تعالی عنہ سے پاس قرابت رسولؐ ہی اونسے درگذر کرنا اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتہہ لگی اوس سے ہرگز درگذر مکرنا **بیان ۵۷ھ ستاون**
اور اٹہاون ہجری درمیان اس سال کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور اونکی بہائی عبد الرحمن
بن ابی بکر بہی اسی سال مین فوت ہوئے **بیان ۵۹ھ اونسٹہہ ہجری** اس سال مین سعید بن العاص بن امیہ نے رحلت کی اور تولد انکا
سال اول ہجری مین ہوا تہا اور انکی والد عاص نے روز جنگ بدر ایک کافر کو قتل کیا تہا اور اسی سال مین حطیہ نے کہ جسکا نام جرول بن مالک
وفات پائی وجہ تسمیہ انکی حطیہ بسبب کوتاہی قد اوسکے تہی اول یہہ شخص مسلمان ہوا پہر مرتد ہوگیا پہر مسلمان ہوا اور اسی سال مین ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اور یہہ اون اشخاص سے ہین جو دائم خدمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہا کرتے تہے اور اونسے احادیث کثیرہ
مروی ہین اور اونکی روایت کو صحیح جانتے ہین **بیان ۶۰ھ ساٹہہ ہجری** واضح ہو کہ درمیان اس سال کی ماہ رجب مین معاویہ ابی سفیان نے
وفات پائی اور انیس سال تین مہینے ستائیس دن خلافت کی اور عمر انکی چہتر برس اور بقول بعضی ستر برس اور بعضی کی نزدیک اور بہی روایت ہی
پہر ضحاک بن قیس نے اونکی نماز جنازہ پڑہی کہ یزید بن معاویہ اوسوقت وہان موجود نہ تہا حوارین مین کہ مضافات حمص سے ہی وہان تہا پس حال وفات سے
اوسکو آگاہ کیا چنانچہ بعد دفن معاویہ کی اوسنے آکر قبر پر نماز پڑہی **بیان احوال معاویہ** اپنی باپ ابی سفیان کی ساتہہ روز فتح مکہ مسلمان ہوگئے تہے
اونسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتابت لیا کرتی تہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اونکو عامل شام کا کردیا چنانچہ چار برس اونکے
سامنے حاکم رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی مدت خلافت مین بہی قائم رکہا تہا چنانچہ بارہ برس انکی خلافت مین سرداری کرتے رہے اور چار برس تک
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محاربہ کرکی شام پر غالب آئی پہر تقدیر چالیس برس تک ملک شام کی سلطنت کی خلق کا یہہ حال تہا کہ حلیم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست
ملک خوب جانتی تہی اور حلم اور غصہ کنہا لب تہا۔ اور سخاوت بہی بہت کرتی تہی اور اقربا سے سلوک **بیان اخبار یزید** واضح ہو کہ یزید بن معاویہ خلیفہ ثانی ہی
بنی امیہ سے اور ماہ رجب ۶۰ھ ساٹہہ ہجری مین جب یزید خلیفہ ہوچکا۔ اوسوقت اپنی عامل سے جو مدینہ مین تہا یہہ کہلا بہیجا کہ حسین ابن علی اور عبد اللہ
بن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے کہو کہ میری بیعت منظور کرین ابن عمر نے یہہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید سے بیعت کرلینگے اوسوقت کیا مضایقہ مین بہی موجود ہون اور
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور ابن زبیر دونو جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئے اور بیعت یزید منظور نکی **بیان ۶۱ھ اکسٹہہ اور ۶۲ھ باسٹہہ اور ۶۳ھ ترسٹہہ ہجری**

اس سال مین سب اہل مدینہ نی متفق ہوکر بیعت یزید کی چہوڑ دی اور اوسکے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکالدیا۔ جب یہ حال یزید کو معلوم ہوا مسلم بن عقبہ کو بالشکر روانہ بجانب مدینہ طیبہ کیا اور حکم دیا کہ بعد حرب جب مدینہ فتح ہو لشکر مین حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہووے اور غارت اموال و امتناع رہے بعد ازان اسطرح سے سب سے اقرار کر لینا کہ ہم غلام او ر تابعدار یزید کے ہین یہ اقرار لیکر اخذ بیعت کرنا اور بعد از حصول فراغت بسمت مکہ جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار اہالی شام سے ہمراہ لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ گیا تمام مہاجرین و انصار مدینہ کی اوس سے لڑے اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب شہید ہوے اور علی ہذا القیاس ایک جماعت اشراف و انصار سے محاربہ خوب واقع ہوا آخر الامر اہل مدینہ کو شکست ہوئی مسلم نی حسب الحکم یزید پلید کے تین روز تک قتل عام کیا اور دست غارت دراز اور یہ جنگ ستائیسوین ذالحجہ سنہ ترسٹھ کو واقع ہوئی تہی غرض کہ مسلم نی باقیماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم سب یزید کے تابعدار اور غلام ہین پس جب یہانکی مہم سے فراغ کلی حاصل ہوئی اوسوقت بجانب مکہ روانہ ہوا **بیان ۶۴ چونسٹھ ہجری** اور چونکہ مسلم مذکور مریض تہا قبل از پہونچنے مکہ معظمہ کے مرگیا اور اوسکے قائم مقام امیر لشکر حصین بن نمیر السکونی ہوا یہ واقعہ درمیان ماہ محرم سنہ مذکور کے واقع ہوا غرضکہ حصین وبیکہ معظمہ کے گیا اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو چالیس دن تک محاصرہ کیا اور خانہ کعبہ سے بہت سی بےادبی کی جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا اوسنے عبد اللہ بن زبیر سے کہا کہ میری رائے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا دعوا کرین۔ اور اگر تم میرے پاس آؤ تو مین تمہاری بیعت اختیار کردون اور بجانب شام روانہ ہون عبد اللہ بن زبیر نے انکار کیا اور حصین بسمت ملک شام روانہ ہوا مگر بعد از روانگی حصین کی عبد اللہ بن زبیر کو نہ متفق ہونی پر امامت حاصل ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کی باقیماندہ مدینہ مین رہگئی تہے وہ سب ہمراہ حصین کے بجانب ملک شام راہی ہوے **بیان مرگ یزید پلید بن معاویہ** واضح ہو کہ یزید بن معاویہ درمیان ایک قریہ کی مضافات حمص سے چودہوین ربیع الاول ۶۴ چونسٹھ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی اڑتیس برس کی تہی اور مدت خلافت تین برس چہہ مہینے حلیہ اوسکا گندم رنگ سفید چشم منہ پر داغ چیچک کے داڑہی خوبصورت دراز قد **اخبار معاویہ بن یزید** واضح ہو کہ معاویہ بن یزید بن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہی جب یزید بن معاویہ فوت ہوا اوسوقت لوگون نی یزید کی بیٹے معاویہ کی بیعت اختیار کی یہ شخص جوان اور دیندار تہا اوسکی خلافت کل تین مہینہ رہی اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس روز رہی اسکے فوت ہوا عمر اسکی اکیس برس کی تہی اور اواخر ایام زندگانی مین اپنے اقربا سے کہا کہ مجھسے کار خلافت نہین ہوسکتا اور نہ کوئی شخص مجکو مثل عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو مین خلیفہ مقرر کردون اور نہ مثل اہل شوریٰ کوئی ہے اسلیے تم سب کو اختیار ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ مقرر کرلو یہ کہکر اپنے گہر مین چلا گیا اور تا وقت وفات باہر نہ آیا۔ کہتے ہین کہ اوسنے بوقت مرگ یہ وصیت کردی تہی کہ ضحاک بن قیس تا قائم اور مقرر ہونی کسی خلیفہ کے لوگونکو نماز پڑہایا کرے بیعت کرنا لوگونکا عبد اللہ بن زبیر سے

جبکہ معاویہ بن یزید فوت ہوا اوسوقت لوگون نے مکہ مین عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کی اور مروان بن الحکم مدینہ مین تہا اوسنے قصد کیا کہ مکہ مین جا کر عبد اللہ بن زبیر سے بیعت
کرون لیکن بہر وہ ہمراہ اوسکے جو لوگ بنی امیہ مین سے ملک شام کو جاتے تہے چلا گیا۔ کہتے ہین کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ منورہ مین تہا یہ لکہا کہ کوئی بنی امیہ
سے وہان رہنے نہ پاوے اگر انمین ہمراہ حصین کے ملک شام کو چلا جاتا بنی امیہ سے سازش کر لیتا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خلافت مقرر ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچہ چارہ نہین
ہو سکتا اوسوقت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ مین بیعت ہو گئی۔ اور عبید اللہ بن زیاد والی بصرہ ملک شام کو راہی ہوا اوسوقت تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر سے بیعت کر لی
اور عراق و حجاز اور یمن کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ضحاک بن قیس نے بہی عبد اللہ بن زبیر سے مخفی بیعت کر لی تہی اور حمص مین نعمان بن بشیر انصاری نے بہی بیعت کی تہی تہا کہ
تمام امر خلافت طرف عبد اللہ بن زبیر کے راجع ہو جاوے اس لیے کہ یہ مرد زاہد اور پارسا اور شجاع تہے الا دو نقص بہی تہے ایک بخل اور دوسرے ضعیف الراے

بیان اخبار مروان بن الحکم واضح ہو کہ بنی امیہ کا چہارم خلیفہ مروان بن الحکم ہے یہ مروان ایام خلافت ابن زبیر مین ملک شام پر قائم ہوا اور تمام
بنی امیہ اوسکے ہمراہ ہو گئے اور تمام ملک شام مین تسلط مروان بن الحکم کا ہو گیا اوسوقت مروان نے بجانب مصر خروج کیا اور پیش از روانگی اپنی کو عمرو بن سعید
بن عاص کو روانہ کیا اوسنے مصر مین داخل ہو کر ابن زبیر کے عامل کو اخراج کیا اور باشندگان مصر سے مروان بن الحکم کی بیعت ٹہرائی پہر بعد تنظیم و تنسیق مصر کے
مروان بجانب دمشق آیا اور تا اختتام ۶۴ سنہ ہجری کے مروان بالاستقلال ملک شام اور مصر کا خلیفہ رہا اور ابن زبیر درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے
خلیفہ تہے اور اسی سال مین ابن زبیر نے کعبہ معظمہ کو سر نو تعمیر کیا **بیان سنہ پینسٹھ ۶۵ ہجری وفات مروان** سبب مرنے مروان بن الحکم
یہ ہوا کہ اوسکی زوجہ ام خالد بن یزید بن معاویہ نے گلا اوسکا گہونٹ ڈالا اور پکاری کہ ہای میرا زوج مر گیا یہ واقعہ تیسری رمضان سنہ پینسٹھ مذکور مین
ہوا اور اوسکو دمشق مین دفن کیا عمر اوسکی ترسٹھ ۶۳ برس اور مدت خلافت نو مہینے اور اٹہ روز **نخبہ از احوال مروان** اسکے باپ کو پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اخراج فرمایا تہا وہ بجانب طائف چلا گیا تہا جتنے کہ خلافت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما تک وہین رہا مگر خلیفہ سوم عثمان رضی اللہ
عنہ نے اوسکو بلا لیا تہا اور یہ مروان وہی ہے جسنے طلحہ رضہ کو بضرب تیر جنگ جمل مین شہید کیا تہا **بیان اخبار عبد الملک** واضح ہو کہ
عبد الملک پانچوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے ستائیسویں رمضان سنہ پینسٹھ ۶۵ مین لوگون نے اوس سے بیعت کی اور خلافت اوسکی ملک شام
اور مصر مین مستقل ہو گئی **خروج مختار ثقفی سنہ چہیاسٹھ ۶۶ ہجری** درمیان اس سال کے مختار نے شہر کوفہ سے بنا بر انتقام
خون سید الشہدا اسکے خروج کیا اور ساتہ اوسکے بہت لوگ شریک ہو گئے اور کوفہ پر غالب آیا اور جم غفیر نے کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور طلب انتقام خون امام ہمام پر بیعت کی اور مختار نے قاتلین سید الشہدا سے محاربہ کیا
اور کہا کہ شمر ذی الجوشن کو میرے حوالہ کر دو یہانتک کہ اوپر اوسکے فتح پائی اور قتل کیا اور خولی الاصبحی کے گہر کو جسنے سر مبارک امام حسین علیہ السلام کا
جسد مبارک سے جدا کیا تہا محاصرہ کیا اور بعد قتل خولی اوسکے گہر کو جلا دیا اور عمر بن ابی وقاص کو کہ منجملہ قاتلین سے تہا قتل کیا

اور ابن عمر کو بھی اور دونوں کے سر محمد بن حنفیہ پاس کہ حجاز مین تھے بہیجدیے اور یہ واقعہ ماہ ذیحجہ سال مذکور مین گذرا تھا
قتل عبید اللہ بن زیاد ۶۷ سنہ سڑسٹھ ہجری نبوی صلعم اس سال مین درمیان ماہ محرم کی مختار مذکور نے
لشکر آمادہ کیا واسطے جنگ کی عبید اللہ بن زیاد کے کہ اوپر موصل کے تسلط رکھتا تھا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو
اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا الغرض بوقت مقابلہ کے جانبین خوب جنگ واقع ہوئی اور ابن زیاد کی لوگ بہاگ گیے اور
عبید اللہ بن زیاد ابراہیم بن اشتر کے ہاتھ سے اسی معرکہ مین بعد وقوع جنگ عظیم کے مقتول ہوا ابراہیم نے اوسکا
سر کاٹ کر ہمراہ اور سرون کے مختار پاس روانہ کردیا اسطرح سے حق تعالی جل شانہ نے انتقام امام ہمام کا بدست
مختار اخذ کیا ہرچند کہ نیت مختار کی بخیر نہ تھی لیکن بظاہر کار نیک اوس سے ظہور مین آیا اور اسی سال مین ابن زبیر نے
اپنے بہائی مصعب کو اوپر بصرہ کے حاکم مقرر کیا مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو خراسان سے طلب کیا وہ فوج اور مال کثیر ہمراہ
لیکر مصعب پاس آیا اور دونو متفق ہوکر کوفہ پر پہنچے اور مختار سے لڑے مختار کو بعد جنگ عظیم شکست حاصل ہوئی اور
کوفہ مین مختار کو محصور کیا لیکن وہ بحالت محاصرہ مین بھی خوب لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا اور اوسکے اعوان و انصار نے
مکان خالی کردیا مصعب نے سب کی سر یک قلم جدا کیے کہتے ہین کہ اس جنگ مین سات ہزار آدمی مقتول ہوئے اور مختار
ماہ رمضان مین شہید ہوا عمر اوسکی سڑسٹھ برس اور بقول بعض اکہتر اور بعض کے نزدیک اونہتر اور سوا اسکے
اور بھی منقول ہے اور ابو بحر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے کوفہ مین وفات پائی یہہ شخص
تابعین سے بڑے رتبہ کا گذرا ہے اور یہی ضحاک بن قیس مشہور بہ احنف تھا اور ہمراہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے جنگ صفین مین
حاضر تھا اور جنگ جمل مین جانبین سے کسیکے شریک نہین ہوا **بیان ۶۸ سنہ اڑسٹھ ہجری** اس سال مین عبد اللہ بن
عباس طائف مین عازم ملک بقا ہوئے اور محمد بن حنفیہ طائف مین رہا کیے یہانتک کہ حجاج بن یوسف مکہ مین آیا اور عبد اللہ بن
بن عباس رضی اللہ عنہ ہجرت سے پیشتر تین برس پیدا ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی تھی
کہ الہی اسکو علم دین کا فقیہ کر چنانچہ ایسے ہی عالم عدیم المثل ہوئے ببرکت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اور اونکو بسبب
کثرت علم حبر کہا کرتے تھے **بیان ۶۹ سنہ اونہتر و ستر و اکہتر ہجری و قتل مصعب** رض واضح ہو کہ درمیان اکہتر ہجری کے
عبد الملک نے سامان جنگ مہیا کرکے بجانب عراق کوچ کیا اور وہان مصعب نے بھی سامان جنگ کرکے اوسکا مقابلہ کیا اور جانبین سے محاربہ شروع ہوا الا افسوس کہ اہل عراق نے
عبد الملک سے خفیہ سازش کرلی تھی مصعب کو چھوڑ کر اوس سے جا ملے باوجود اسکے مصعب خوب لڑے آخر الامر شہید ہوئے معہ اپنے فرزند دلبند کے عمر اونکی چھتیس برس کی تھی

ماہ جمادی الاول سنہ مذکور میں اور مصعب اور عبد الملک سے قبل از خلافت مصعب دوستی تھی اور مصعب کی دو زوجہ تھیں
ایک سکینہ بنت الحسینؑ اور دوسری عائشہ بنت طلحہ ان دونوں سے ایک ہی رات نکاح کیا تھا القصہ بعد اس واقعہ کے عبد الملک
کوفہ میں گیا اور وہاں کے باشندوں نے اوس سے بیعت کی اور وہ تو عراق اوسکے زیر حکم ہو گئے بیان ۷۲ھ بہتر ہجری اس سال میں
عبد الملک مذکور نے حجاج بن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر بجانب مکہ معظمہ بارادہ جنگ عبد اللہ بن زبیر کے روانہ کیا چنانچہ حجاج مذکور
ماہ جمادی الثانی ۷۲ھ مذکور میں بسمت مکہ شریفہ راہی ہوا اور طائف میں درمیان اوسکے اور اصحاب ابن زبیر کے جنگ واقع ہوئی اور
جملہ اصحاب ابن زبیر پر حملہ کیا انجام کار ابن زبیر مکہ میں محصور ہوئے اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولی مارے اور تمام سال محاصرہ
رہا بیان قتل ابن زبیر ۷۳ھ ہجری اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا محاصرہ کیے رہا مگر ابن زبیر نے اپنی تئیں سپرد کرنے سے
لڑنا بہتر اور مناسب جانا اور جمادی الآخر ۷۳ھ میں شہید ہوئے اور عمر اونکی بہتر برس کی تھی اور یہ اول فرزند ہیں جو مہاجرین میں
بعد ہجرت متولد ہوئے اور نو برس خلافت کی کہتے ہیں کہ یہ شخص کثیر العبادت تھے کہ چالیس برس اپنی پیٹھ سے چادر نہ اوتاری تھی
اور اوسی سال میں بعد شہید ہونے ابن زبیر کے اہل حجاز اور یمن نے عبد الملک سے بیعت کی اور سب نے اوسکی اطاعت منظور کی
اور اسی سال میں عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے یہ واقعہ تین مہینے بعد شہید ہونے ابن زبیر کے وقوع میں
آیا اور عمر انکی ستاسی برس کی تھی بیان ۷۴ھ چوہتر ہجری اس سال میں حجاج نے کعبۃ اللہ کو منہدم کرکے جس طرح پر کہ زمانہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھا اوسی طور سے تعمیر کیا اور حجاج امیر حجاز مقرر ہوا بیان ۷۵ھ پچہتر ہجری اس سال میں عبد الملک
نے طرف حجاز کی ایک پروانہ درباب ولایت عراق کی بھیجا کہ اوسکا بھی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور زمانہ حجاج میں ایک
شخص مسمے بہ شبیب خارجی پیدا ہوا اور اوسنے بہت لوگوں کو اپنے ہمراہ جمع کرکے حجاج سے مقابلہ کیا بعد جنگ کثیر کی مآل کار جمعیت
شبیب خارجی میں تفرقہ پڑا اور وہ گھوڑے سے گر کے ایک نہر میں ڈوب گیا اور علی ہذا القیاس اوپر حجاج کے عبد الرحمن بن اشعث نے
خروج کیا اور سب جماعتوں نکو شکست دیکر تقویت حاصل کی اور عبد الملک نے حجاج کو لشکر شام سے امداد اور کمک بھیجی یہاں تک کہ عبد الرحمن کو
شکست ہوئی اور سپاہ اوسکی متفرق ہو گئی اور وہ ہزیمت پاکر بادشاہ ترک پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطے طلب عبد الرحمن
کے بادشاہ ترک پاس بھیجا اور کہدیا کہ اگر عبد الرحمن مذکور کو سپرد کر دینے میں کچھ تاخیر عمل میں آویگی تو مجھی فوراً عازم اوسطرف کا جان لینا
مجرد استماع اس سخن کے بادشاہ ترکستان نے عبد الرحمن کو مع اوسکے چالیس ہمراہیوں کے گرفتار کرکے حجاج پاس بھیجا مگر عبد الرحمن
نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان مرتفع سے اپنی تئیں گرا کر ہلاک کیا بیان ۷۶ھ چھہتر اور ۷۷ھ ستتر و اٹھتر و اناسی و اسی

واکیاسی ہجری اس سال مین مہلب بن ابی صفرۃ الازدی سنے وفات پائی یہہ شخص سخی واقوی مشہور تھا اور اوسکو حجاج نے والی خراسان کر دیا تہا اور مہلب اوسکو مرو الرود مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے فوت ہوا اور یزید بن المہلب کو خلیفہ اپنا ہوتا بوقت مرگ مہلب نے اپنی اولاد کو بلا کر ایک دستہ تیر دکہا دیا اور کہا کہ تم ان تیر ونکو مجتمع توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین پھر پوچہا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ البتہ کہا کہ بس یہی حال تمہارا ہی یعنی اگر تم متفق رہو گے کوئی اوپر تمہارے غالب نہو سکیگا اور اگر متفرق ہو جاؤ گے تو ہلاک ہو گے بیان ۸۲ سنہ بیاسی ہجری اور اس سال مین خالد بن یزید بن معاویہ نے بہی وفات پائی یہہ شخص بنی امیہ مین سخاوت وفصاحت اور عقلمندی مشہور تھا۔ بیان ۸۳ سنہ تراسی ہجری اس سال مین حجاج نے ایک شہر سے بہ واسطہ آباد کیا بیان ۸۴ سنہ چوراسی اور پچاسی ۸۵ ہجری اور ۸۵ سنہ پچاسی مین عبد العزیز بن مروان مصر مین فوت ہوا بیان ۸۶ سنہ چہیاسی ہجری درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبد الملک بن مروان نے وفات پائی عمر اوسکی ساٹہہ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہے اور اوسکے مونہہ سے بدبو آیا کرتی تہی اور بسبب صفت بخل کی اوسکو رشح الحجر بہی کہا کرتے تہے یہہ شخص بڑا مضبوط اور عاقل اور فقیہ اور عالم دین دار تہا عجب خلیفہ ہوا مجسٹریٹ تہا نے سب بدلا دیا اور دین داری جاتی رہی اور بدل کر اور ہی کچہہ ہو گیا بیان خلافت ولید بن عبد الملک واضح ہو کہ یہہ چہٹا خلیفہ بنی امیہ کا ہے بعد مرنے عبد الملک کے ولید سے لوگون نے بیعت کی نصف ماہ شوال ۸۶ سنہ ہجری مین بسبب ایفا اوس عہد کے کہ اوسکے باپ سے ہو گیا تہا اور اسکو تعمیر مکانات کا بہت شوق تہا اور سب کام اوسکی مستحکم اور مضبوط اور اوسکے ایام خلافت مین اکثر بلاد و امصار مفتوح ہوے ازانجملہ جزیرہ اندلس اور ماوراء النہر اور اوسکے ایام خلافت مین خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا اور خط کتابت اطراف سے جاری ہوئی اور مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم مین خط وکتابت جاری کر کے اوسکو فتح کیا اور لوگونکو مقید اور محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا اور درمیان اسی ۸۶ سنہ مذکور کے ولید نے اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو والی مدینہ مقرر کر کے روانہ کیا وہ مدینہ مین جا کر اپنے دادا مروان کے مکان مین فروکش ہوا اور دس فقیہ مدینہ کے جمع کیئے وہ لوگ یہہ ہین عروہ بن الزبیر بن العوام اور عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابو بکر بن عبد الرحمن اور ابو بکر بن سلمان اور سلمان بن یسار اور قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق اور سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضا اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اور خارجہ بن یزید پس ان سبکو بلا کر عمر ابن عبد العزیز نے کہا کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری راے کے نہ کیا کرون اور جو تمکو میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجکو بیشک

جتا دینا سب نے بعد رائے پسند کی **بیان سنہ ستاسی اور اٹھاسی ہجری کے** اس سال مین ولید نے عمر ابن عبد العزیز کو حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد او گھر کو ڈھا کر ایک مسجد کلان سو گز کی مربع طیار کر دے اور اون بیوت قیمت بیت المال مین سے وضع کر دینی چاہیے چنانچہ سب اہل مدینہ راضی ہوئے اور معمار و مزدور عمارت مسجد کے لئے ولید پاس حاضر ہوئے اور عمر ابن عبد العزیز اس امر سے علحدہ ہو گیا اور اس سال اٹھاسی ہجری مین ولید مذکور نے مسجد جامع دمشق کی تعمیر شروع کی اور اوسکی تعمیر مین زر خطیر صرف کیا **بیان سنہ نواسی سے ترانوین تک** اس سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا **بیان سنہ ۹۴ چورانوین ہجری** اس سال مین حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اس سبب کہ سعید حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد الرحمن بن اشعث کا تابع ہوا وہ حجاج سے خائف ہو کر مکہ معظمہ مین مقیم ہوئے چنانچہ حجاج نے ولید کو کہہ بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ مین جا رہے ہین اونکو میرے پاس روانہ کر دو چنانچہ ولید نے حسب الایما اوسکے اپنے عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ القشیری تھا یہ حکم صادر کیا کہ جن لوگونکو حجاج نے طلب کیا ہے جلد اوس پاس روانہ کر دے اوسنے ان لوگونکو اوس پاس بھیجدیا حجاج نے سعید بن جبیر کا سر تن سے جدا کیا سعید بن جبیر بڑے عالم تھے تابعین مین اخذ علم عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تھا اور عدیل اپنا نہ رکھتے تھے اور اسی سال مین سعید بن المسیب جو تابعین مین فقہائے کبیر سے شمار کئے جاتے تھے فوت ہوئے اور یہی اسی سال مین اور بعضی کہتے ہین کہ سنہ پچانوین مین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ؑ نے جو معروف با امام زین العابدین ہین مدینہ طیبہ مین وفات پائی اور بقیع مین مدفون ہوئے عمر اونکی اٹھاون برس کی تھی **بیان سنہ ۹۵ پچانوین ہجری** درمیان اس سال کے حجاج بن یوسف ثقفی والی عراقین اور خراسان فوت ہوا عمر اوسکی چوّن ۵۴ برس کی تھی اور بیس ۲۰ برس تک حاکم عراق رہا کہتے ہین کہ حجاج صغیر العینین پست آواز فصیح الکلام تھا اور منقول ہے کہ مقتولین از دست حجاج ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی تھے **وفات ولید بن عبد الملک سنہ ۹۶ چھیانوے ہجری** واقع ہوا کہ ماہ جمادی الآخر سنہ مذکور مین ولید بن عبد الملک بن مروان فوت ہوا مدت خلافت ولید بن عبد الملک نو برس سات مہینے تھی اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا اور عمر بن عبد العزیز اوسکے چچا کے بیٹے نے اوس پر نماز پڑھی عمر اوسکی بیالیس برس چھ مہینہ کی تھی ہمیشہ خلل نزلہ سے ناک سی پانی جاری رہتا تھا اور بیٹے اوسکی اٹھارہ تھے اور ولید نے تعمیر مسجد دمشق کے لئے اکثر کاریگر بلاد روم و تمام بلاد اسلام سے طلب کئے تھے اوس مسجد کے پہلو مین ایک کنیسہ تھا اوسکو منہدم کر کے مسجد مین شامل کر لیا تھا اور باپ اوسکا عبد الملک بہت فصیح اللسان تھا اپنی بیٹے ولید کی

لکنت زبان کے سبب کہا کرتا تہا کہ تو لائق حکومت ملک عرب نہین ہے **بیان خلافت سلیمان بن عبد الملک**
یہہ ساتوان خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بہائی ولید مرگیا اوسوقت لوگون نے اوسکی بیعت خلافت جمادی الآخر
سنہ ۹۶ ہجری مین اختیار کی اور سلیمان بوقت وفات ولید شہر رملہ مین تہا جب اوسنے خبر وفات اپنے بہائی ولید کی پائی
بعد سات دن کے وہ دمشق مین آیا اور اہل دمشق سے بخصائل پسندیدہ پیش آیا اور سبکے جور اور ظلم کو محو اور مرتفع کیا
اور اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو وزیر اور مشیر اپنا مقرر کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم پر غزا اور جہاد کیا
بیان سنہ ستانوین اور اٹھانوین ۹۸ ہجری درمیان اس سال کے سلیمان بن عبد الملک نے لشکر لیکر واسطے جنگ
قسطنطنیہ کے خروج کیا اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر تہ و روبے پڑا رہا یہانتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا اور اسی سال مین یزید
بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے کہ سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے والی تہا جرجان اور طبرستان کو فتح کیا
وفات سلیمان بن عبد الملک سنہ ۹۹ ننانوین ہجری اس سال مین درمیان ماہ صفر کے سلیمان بن عبد الملک
نے وفات پائی دو برس آٹھ مہینے خلافت کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تہی گندم رنگ خوبصورت نیک سیرت مائل بہ نسوان
بیان خلافت عمر بن عبد العزیز واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف
یہہ شخص آٹھوان خلیفہ خلفاے بنی امیہ سے ہے والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کی ہے اوسکی خلافت کے لیے سلیمان بن عبد الملک نے حالت مرض شدید مین وصیت کی تہی جب وہ مرگیا اوسوقت
یہہ ماہ صفر سنہ ۹۹ مین خلیفہ ہوا اور لوگون نے اوس سے بیعت کی **بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی مرتضی**
کرم اللہ وجہہ کو واضح ہو کہ جمیع خلفاء بنی امیہ سب علی مرتضی تا ایام دولت سلیمان بن عبد الملک بالاے منابر کیا کرتے تہے
جب عمر خلیفہ ہوا اوسنے یہہ رسم بد موقوف کردی اور اپنے تمام نائبون کو جابجا لکہا کہ اس رسم بد سے باز آوین اور موقوف
کردین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑہا اور آخر خطبہ کے یہہ آیت پڑہی انّ اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون یعنی اللہ تعالی حکم کرتا ہے ساتھ انصاف کے اور احسان کا اور ساتھ
دینے حق رشتہ دارون کے اور اہل حقوق کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور برے کام اور ظلم و ستم سے نصیحت کرتا ہے
کہ تم یاد رکھو اوس روز سے سب علی مرتضی موقوف ہوگئی اور سب خطیبون نے اس آیت کا پڑہنا خطبہ مین مقرر کیا
اور باعث صدور اس امر نیک اور کار خیر کے کثیر بن عبد الرحمن خزاعی نے اس خلیفہ کی مدح کی ہے **بیان سنہ سو**

اور ایکسو ایک ہجری اور وفات عمر بن عبد العزیز پوشیدہ نرہے کہ درمیان ۱۰۱ سنہ ہجری کے عمر بن عبد العزیز پچیسوین تاریخ ماہ رجب دن جمعہ کے خاصرہ مین فوت ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور وہین مدفون۔ قاضی جمال الدین بن واصل مولف تاریخ ابو الفدا یہہ لکہتا ہے کہ ظاہر امیرے نزدیک دیر سمعان معروف بہ دیر نقیرہ کے جو کہ مضافات معرۃ النعمان سے ہے قبر اوسکی وہان مشہور ہے اور اکثر ناقلین بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص زہر دیا گیا تہا بسبب اس بات کے کہ بنی امیہ نے یہہ خیال کیا کہ اگر یہہ شخص مدت دراز تک زندہ رہا تو ہمارے ہاتہہ سے سلطنت بالکل گئی اس لیئے کہ بعد اسکے جسکو لائق خلافت جانیگا اوسکو ولیعہد مقرر کریگا اسواسطے لوگون نے اوسکو شربت مین زہر پلا دیا پیدایش اوسکی بموجب ایک قول کے مصر ہی ۶۱ سنہ اکسٹہ مین خلافت کل دو برس پانچ مہینہ کی عمر اوسکی چالیس برس چند ماہ کی ہوئی تہی سیرت نیک رکہتا تہا اور تابع خلفاے راشدین کا بیان خلافت یزید بن عبد الملک مخفی اور محتجب نرہے کہ یزید بن عبد الملک بن مروان بن ابی الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف نوان خلیفہ خلفای بنی امیہ سے ہے اور مان اوسکی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اور ایام خلافت یزید بن عبد الملک کے یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اوس سے بہت لوگ متفق ہوگئے تہے یزید نے اپنے بہائی مسلمہ کو واسطے جنگ کے روانہ کیا چنانچہ اوسنے حرب کی اور یزید بن مہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ ہلاک ہوئی یہہ لوگ بکرم و شجاعت مشہور ہین بیان ۱۰۲ سنہ ایکسو دو ہجری اس سال مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاے سبعہ سے جو مدینہ مین تہے فوت ہوا۔ یہہ عبید اللہ برادر زادہ عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہے اور بیان فقہاے سبعہ علی سبیل الترتیب یون ہے اول عبید اللہ مذکور عالم علماے تابعین سے ہے اور اوسنے بہت صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے ثانی عروہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی تہے اور والدہ عروہ کی اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے یہہ فقیہ بہائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے وفات اوسنے درمیان ۹۳ سنہ اور بقول بعض چورانوے مین وفات پائی پیدایش اوسکی ۲۲ سنہ یا بیس ہجری مین ہوئی تہی ثالث قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما ہین یہہ فاضل اپنے زمانہ مین سب سے افضل تہے رابع سعید بن المسیب قرشی یہہ عالم حدیث اور فقہ کے جامع تہے اور زاہد و عابد دو برس خلافت عمر رضی اللہ عنہ سے گذرے تہے کہ تولد انکا ہوا اور ۹۱ سنہ اکانوین یا ترانوین یا چورانوین یا پچانوین ہجری مین علی اختلاف الروایت وفات پائی خامس سلیمان بن یسار مولاے حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہین اور اکثر روایت ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کرتے ہین اونہون نے ۱۰۷ سنہ ایکسو سات

ہجری میں اور بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں وفات پائی عمر اونکی بہتر برس کی تھی **سادس** ابوبکر بن عبد الرحمن
بن الحارث بن ہشام بن المغیرۃ المخزومی القرشی ہیں انکی کنیت اور نام ایک ہی ہے یہہ عالم سادات تابعین سے ہیں مشہور بہ راہب
قریش دادا انکا حارث بھائی ابوجہل بن ہشام کا تھا اونہوں نے ۹۴ھ ہجری میں وفات پائی اور خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ میں پیدا ہوئے تھے **سابع** خارجہ بن زید بن ثابت انصاری ہیں باپ انکا زید بن ثابت اکابر صحابہ میں مشہور تھا جنکے حق
میں رسول صلعم خدا نے ارشاد کیا تھا کہ زید علم فرائض خوب جانتا ہے خارجہ مذکور درمیان سنہ ننانوین ہجری میں اور بقول بعض
سو ہجری میں فوت ہوئے مدینہ منورہ میں بہر تقدیر زمانہ عثمان بن عفان کا ادراک کیا ہے یہی سات خلیفہ فقہائے مدینہ کے مشہور
ہیں **بیان وفات یزید سنہ ایکسو تین اور ایکسو چار اور ایکسو پانچ ہجری** اس سال میں یعنے ایکسو
پانچ میں تاریخ پچیسوین شعبان کو یزید بن عبد الملک نے وفات پائی عمر اوسکی چالیس برس کی تھی بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں
اور چار برس ایک مہینہ خلافت کی اور اپنے بھائی ہشام کو اپنا ولیعہد کر دیا تھا پھر بوقت مرگ اپنی اپنے ولید بن یزید بن عبد الملک کی
وصیت کی تھی کہ بعد میرے وہ خلیفہ ہووے اور یزید کے گھر میں دو عورتیں تھیں کہ اونپر فریفتہ اور مبتلا تھا ایک حبابہ اور دوسری
سلامۃ القس چنانچہ بعد مرنے حبابہ کے سترہ دن پیچھے مرگیا **بیان خلافت ہشام بن عبد الملک** واضح ہو کہ یہہ دسوان
خلیفہ خلفائے بنی امیہ میں سے ہے عمر اوسکی بوقت خلیفہ ہونیکے چونتیس برس کئی مہینہ کی تھی اور بوقت وفات یزید بن عبد الملک کے
ہشام وہاں موجود نہ تھا اوس پاس قاصد گیا اور وہ وہانسے سوار ہوکر روانہ دمشق ہوا **بیان سنہ ایکسو چھ سے ایکسو دس تک** اس سال میں
حسن بن الحسن البصری رض نے وفات پائی تولد انکا ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ہوا تھا اور یہہ مشاہیر تابعین سے ہیں اور انہیں برسوں میں محمد بن سیرین رح نے
بھی انتقال کیا اور سیرین رح مکاتب انس بن مالک کے تھے بعد ادا کرنے بدل کتابت کے آزاد ہوگئے تھے اور محمد بن سیرین بہت صحابہ سے روایت کرتا ہے از انجملہ
ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اور نامور تابعین میں سے تھے فن تعبیر میں خوب دخل تھا **بیان سنہ ایکسو گیارہ
سے سنہ ایکسو سولہ ہجری تک کا** درمیان انہیں برسوں کے امام محمد باقر بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے بعالم بقا انتقال فرمایا
عمر شریف انکی بہتر سال تھی وجہ تسمیہ انکا باقر بسبب تبحر کے علوم میں تھا پیدایش انکی ۵۶ھ ہجری میں ہوئی جب کہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اوسوقت انکا
سن شریف تین برس کا تھا وفات انکی حمیمہ میں جو ایک شہر ہے واقع ہوئی و بعد وفات جنازہ انکا مدینہ لیجا کر بقیع میں دفن کیا **بیان سنہ ایکسو سترہ ہجری** و بیان
اس سال کے اور بقول بعض ایکسو بیس میں نافع رض مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے وفات پائی نافع مذکور اکابر تابعین سے گذرے ہیں عبد اللہ بن عمر اور ابا سعید
خدری سے بہت کچھ سنا ہے اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے روایتیں کی ہیں اہل حدیث بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رح مالک ابن انس سے

روایت کرتے ہین اور وہ نافع سے اور نافع ابن عمر سے **بیان سنہ ایکسو اٹھارہ اور ایکسو انیس ہجری**
ان سنین مین مسلمانون نے ترکستان کے ملکون مین جنگ کی اور فتح یاب ہوئے اور اموال کثیرہ غنیمت لائے اور اکثر ترکونکو قتل کیا اور
سلطان ترک کو بھی مار ڈالا اس جنگ مین سپہ سالار مسلمانون سے اسد بن عبد اللہ القشیری تھا **بیان سنہ ۱۲۰ ایکسو بیس ہجری**
اس سال مین ابو سعید عبد اللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قراء سبعہ سے تھا انتقال کیا **بیان ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری** اس سال مین
مروان بن محمد بن مروان نے کہ جزیرہ ارمینیہ پر حاکم تھا صاحب السریر کہ ہر سال ستر ہزار راس بطور جزیہ ارسال کیا کرتا تھا اوسمین توقف کیا
اوسنے اوس سے محاربہ کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم کے قلعات بزور شمشیر فتح کیے اور غنیمت بہت ہاتھ آئی
اور انہین سنین مین نصر بن سیار نے اوپر بلاد ماوراء النہر کی جہاد کیا اور ترکستان کی بادشاہ کو قتل کیا اور مردان فرغانہ کو وہان
جاکر اسیر و گرفتار کیا اور اسی سال مین اور بموجب قول بعض سنہ ۱۲۲ ایکسو بائیس مین زید بن علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب نے
رضی اللہ عنہم اور اہل کوفہ کو خروج فرمایا اور دعوت بیعت کی چنانچہ اکثر نے اونسے بیعت کی اور اون ایام مین والی کوفہ ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر الثقفی تھا
اوسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی اتفاقاً ایک تیر پیشانی نورانی پر زید مقام پہنچا ہر چند لوگون نے اونکو دو تنہا مین لیجاکر
تیر کھینچا لیکن اوسی حال مین طائر روح اونکا بروضہ رضوان فوراً پرواز کر گیا جب کہ یوسف والی مصر کو یہ خبر پہنچی اوسیوقت لاش مبارک
منگوا کر اور سر تن مطہر سے جدا کرکے ہشام بن عبد الملک پاس بھیجدیا اور جسد اطہر کو بالائی دار کھینچا اور تا حیات ہشام وہ جسم عالی مقام اوپر دار کے
رہا جب ہشام مر گیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم دیا کہ اس لاش کو احراق کر دو اور ہنگام شہادت زید رضی عمر شریف بیالیس برس کی تھی **بیان**
سنہ ۱۲۳ ایکسو بائیس اس سال مین ایاس بن معاویہ بن قرۃ المزنی نے کہ مشہور بفراست و ذکا تھا اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز
مین قاضی بصرہ نے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو تئیس اور سنہ ۱۲۴ ایکسو چوبیس ہجری** انہین سنین مین اور
بعضے کہتے اور یہی روایت کرتے ہین محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر اونکی تہتر برس کی تھی مشہور بہ زہری منسوب
بزہرہ بن کلاب یہ زہری تابعین مین بڑے عالم تھے دس صحابہ کرام کو دیکھا تھا اور زہری سے اکثر ائمہ نے مثل مالک اور سفیان
ثوری وغیرہ کی روایت کی ہے عادت زہری سے ایک عادت یہ تھی کہ جب گھر مین بیٹھتے کتابونکو گرداگرد رکھتے اور مطالعہ ہر کتاب مین مشغول ہوتے
بیان سنہ ۱۲۵ ایکسو پچیس ہجری وفات ہشام اس سال مین ہشام بن عبد الملک چھٹی تاریخ ربیع الاول کو فوت ہوا ایام
خلافت اوسکی بیس برس تو مہینے کچھ اوپر بیماری اوسکو درد گلو کی تھی عمر پچپن برس کی رصافہ مین مدفون ہوا۔ اپنی بعد گیارہ بیٹے چھوڑے
از انجملہ ابو عبد الرحمن کہ والی اندلس تھا جبکہ سلطنت بنی امیہ زائل ہو گئی تھی اور شہر رصافہ کو ہشام نے از سر نو آباد کیا تھا اس لیے کہ ابتدا مین وبا ہوا

وہان کی بہت خوب تہی یہہ شہر اسلیئے اوسنے آباد کیا تہا کہ خلفاء بنی امیہ بخوف وبا صحرا مین بہاگ جایا کرتے تہے **بیان خلافت ولید بن یزید بن عبد الملک** واضح ہو کہ یہہ گیارہوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے بعد وفات ہشام کی ۱۲۵ھ کو بروز چہارشنبہ لوگون نے ولید سے بیعت کی لیکن ولید نے فسق و فجور آغاز کیا اور خراج اہل شام سے زیادہ طلب کیا اور تاریخ ابن اثیر مین لکہا ہے کہ اس سال مین قاسم بن ابی بزہ قاری نے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو چھبیس ہجری و مقتول شدن ولید بن یزید** اس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ القسری کو یوسف بن عمر کے حوالہ کیا کہ عامل اوسکی طرف سے اوپر عراق کے تہا اوسنے خالد کو بعذاب شدید قتل کیا اور ولید بہی اسی سال مین مقتول ہوا حال اوسکا یہہ ہی کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبد الملک نے ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ھ مذکور مین بسبب کثرت عشق بازی اور لہو و لعب اور شرب خمر اور رسم صحبتی فساق کی قتل کیا اور باعث ولید سے جو عبد الملک بن محمد بن حجاج عامل دمشق تہا وہ وباکی خوف سے ایک دیہہ مین کہ مشہور بقطن تہا فروکش ہوا اس لیئے یزید بخوف و خطر دمشق مین داخل ہوا معہ اپنی لشکر کے اور عبد العزیز بہی اوسکی ہمراہ ہو گئی اوسنے دو سو سوار واسطے گرفتاری عبد الملک عامل ولید کی بجانب قطن روانہ کیے اونہون نے اوسکو گرفتار کرلیا اور امان کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے لشکر ولید بن یزید بن عبد الملک کی گرفتاری کے لیئے طیار کرکے روانہ کیا اور سپہ سالار اس لشکر کا عبد العزیز بن الحجاج بن عبد الملک تہا جب یزید بن ولید نے دمشق مین خروج پکڑا اوسوقت بعضے عبید ولید نے اوسکو خبر دی کہ ولید مقام اغدق مین جو مضافات عمان سے ہی قیام رکہتا ہی پس ولید اپنی ہمراہیونکو لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی دی اور جب لشکر ہمراہی اوسکے سب بہاگ گئے جب وہ تنہا رہگیا لاچار ایک مکان مین مخفی ہو کر دروازہ بند کرلیا پس لوگون نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسی مکان مین اندر جاکر مار ڈالا اور سر کاٹ لائی اور یزید بن ولید پاس بہیجدیا یزید نے اپنی پدر ولید کا سر کٹا ہوا جو دیکہا سجدہ شکر بجا لایا اور اوس سر کو بالائے نیزہ رکہکر تمام دمشق مین تشہیر کیا۔ یہہ شخص اٹہائیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ھ مذکور مین مقتول ہوا اور اوسنے ایک برس تین مہینہ خلافت کی عمر اوسکی چالیس برس کی تہی اور بعضے اور کچہہ بہی بیان کرتے ہین ولید جوانان بنی امیہ مین ظرفا مین شمار کیا جاتا تہا مگر شرب خمر اور لہو و لعب او سماع غنا مین شب و روز منہمک تہا **بیان خلافت یزید بن ولید** معلوم ہو کہ بارہوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا یہہ ہے اٹہائیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری مین یزید الناقص متمکن مسند خلافت ہوا اور وجہ تسمیہ اس یزید کا بناقص یہہ تہا کہ عشر خراج مین جو ولید نے مقرر کیا تہا یزید نے اوسکو ناقص اور کم کر دیا تہا اور جو خراج ہشام کے وقت مین معین و مقرر تہا وہی بدستور سابق رہنے دیا اسلیئے اوسکو یزید ناقص کہتے ہین جب ولید مقتول ہوا اور یزید مسند خلافت پہ قایم ہوا اوسوقت اہل حمص نے اوس سے باغی ہو کر اوسکی بہائی عباس کے گہر پر چڑہائی کی اور سب مال و منال اوسکا غارت کیا اور اوسکی حرم کو بہی نکالیا اور تسلط لیگئی اور ارادہ کیا کہ یزید سے دمشق مین جاکر محاربہ کیجیے بمجرد استماع اس خبر کے یزید نے بہی ایک لشکر آمادہ کرکے اوسکی مقابلے کے لیئے

اوسنے کیا اور مقابلہ فریقین کا ثنیۃ العقاب میں واقع ہوا اور جنگ شدید بعمل آئی مگر اہل حمص کو شکست ہوئی اور یزید اور ابو محمد کو گرفتار کر لیا اور
اوسنے اخذ بیعت کی بعد ازاں باشندگان فلسطین نے اوپر عامل یزید کے کو کہ تاخت لا کر فلسطین سے نکال دیا اور یزید بن سلیمان بن
عبد الملک کو اپنا سردار گردانا اوسنے یزید ناقص کے لڑائی کے لئے سپاہ فراہم کیا پس جب یہ خبر پہنچی اوسنے ایک لشکر بسر کردگی سلیمان
بن ہشام بن عبد الملک کی روانہ کیا اوسنے بجرأت عملی جمعیت مخالفین متفرق کر دی پس ازاں سلیمان بن ہشام بجانب طبریہ گیا اور اہل
طبریہ سے بیعت بنام یزید ناقص اخذ کی بعد ازاں یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کیا اور منصور بن جمہور کو وہاں کا عامل
مقرر کیا اور عراق و خراسان کو فراہم کر دیا اس سبب نصر بن سیار خراسان میں باغی ہو گیا۔ پھر یزید بن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق
سے معزول کر کے اوسکی جگہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز کو مقرر کیا اور اسی سنہ ۱۲۶ھ میں مروان بن محمد یزید سے منحرف ہو گیا **اور** اسی سال
میں یزید ناقص نے مہینے میں دیکھ کر انتقال بعالم بقا کیا دمشق میں مدت خلافت پانچ مہینہ بارہ روز عمر اوسکی تیس برس کی اور بعضی کچھ اور بھی
روایت کرتے ہیں حلیہ اوسکا گندم رنگ طویل القامت خورد سر خوبصورت غرض کہ جب یزید بن ولید فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا
بھائی ابراہیم جو خلیفہ سیزدہم خلفائے بنی امیہ کا ہے مسند نشین خلافت ہوا مگر اوسکی خلافت نے رونق و استقرار نپایا کبھی امیر المؤمنین
کیا جاتا تھا اور کبھی مثل رعایا اس طور پر چار مہینے گذارے اور بعضی کہتے ہیں کہ ستر روز خلافت غیر مستقلہ کی بیان **سنہ ۱۲۷ھ ایکسو
ستائیس ہجری** اور اسی سال میں عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی **اور** اس سال
میں مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر جزیرہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم بن ولید کو خلافت سے معزول کرے جب وہ قنسرین
میں پہنچا سب وہاں کے باشندے اوس سے متفق ہو گئے جسوقت قریب حمص پہنچا وہاں کے لوگوں نے بھی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہو گئے جب
کہ مروان قریب دمشق آ گیا اوسوقت ابراہیم نے بمقابلہ اوسکے ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا جمعیت
ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کی اور مروان بن محمد کے لشکر میں فقط اسی ہزار جوان تھے اول روز سے تا وقت عصر خوب جنگ رہی اور بہت آدمی
جانبین کے کام آئے مگر لشکر ابراہیم کو شکست ہوئی اور سپہ سالار لشکر سلیمان بن ہشام بجانب دمشق بھاگ گیا اور ابراہیم بھی چلا
دونوں نے متفق ہو کر دو لڑکوں ولید بن یزید کو جو قید میں تھے مار ڈالا پھر ابراہیم وہاں سے بھاگ کر روپوش ہو گیا اور سلیمان بن ہشام نے
اور بیت المال کو تسلط پا کر خوب غارت کیا اور اپنے ہمراہیوں اور سپاہ پر تقسیم کر کے دمشق سے باہر آیا **بیان خلافت مروان
بن محمد** یہ خلیفہ چہاردہم سب سے پچھلا بنی امیہ کا ہے اور درمیان اسی سنہ ۱۲۷ھ ہجری کے ابراہیم بن ولید اور سلیمان بن ہشام کو طلب کیا
اونہوں نے مروان سے عرض کیا کہ اگر ہماری جان بخشی ہو تو ہم حاضر ہوں چنانچہ اونکو امن دیا گیا اور حاضر ہو کر مروان سے بیعت کی

اور اسی سال مین اہل حمص مروان سے باغی ہو گئی چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا اور بعد از جنگ بسیار اوسکو فتح کیا کہ اس اثنا مین خبر آئی کہ اہل غوطہ بھی سرکش ہو گئی ہین اور یزید بن خالد کو اپنا متولی کر لیا ہی اور اہل دمشق کو محصور ۔ اس لئیے مروان نے دس ہزار سوار جرار بسر کردگی ابو الورد و عمر بن الصباح کے اوس جانب روانہ کیے ان دونون نے دمشق مین جا کر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا اور ظفریاب ہوئی اور مال بہت ہاتھہ آیا اسیاتت کو کچھہ عرصہ نگذرا تھا کہ اہل فلسطین جادہ اطاعت سی منحرف ہو گئی اور سردار اونکا ثابت بن نعیم مقرر ہوا ۔ جب مروان نے صورت حال اس طرح پر معلوم کی فوراً ابو الورد کو لکھا کہ بطرف فلسطین کی روانہ ہو چنانچہ اوسنے اہل طبریہ کو شکست دیکر اوپر فلسطین کے حملہ کیا اور ثابت بن نعیم کو شکست دی سیار اور معاون اوسکے سب بھاگ گئے بعد ازان مروان قرقیسیا مین گیا اوس جگہہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک نے مروان مذکور سے بغاوت اختیار کی اور ستر ہزار آدمی اہل شام کی اور ایک لشکر قنسرین کا اپنی ہمراہ لیکر مستعد بجنگ ہوا غرضکہ فیما بین جنگ عظیم واقع ہوئی اور سلیمان بن ہشام شکست ہوئی کہ تیس ہزار آدمی سے زیادہ اوسکے لشکر کے مقتول اور باقی مفرور ہوئے پھر بقیۃ السیف نے مجتمع ہو کر دوبارہ مروان سے مقابلہ کیا اور شکست پائی پھر اہل حمص مروان سے باغی ہو گئی چنانچہ مدت دراز تک مروان اونکا محاصرہ کیے رہا آخر کو امان چاہی اور سلیمان کی طرف سے جو حاکم تھا اوسکو مروان کی سپرد کر دیا ۔ اور اسی سال مین محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبد اللہ بن اسحق جو عبد شمس کے احیاسی تھا اور کنیت اوسکی ابو بحر اور علم نحو اور لغت مین امام وقت تھا فوت ہوا ۔ کہتے ہین کہ یہہ شخص فرزدق شاعر کو نسبت بخطا اور غلطی کرتا تھا اور اوسکی ہجو لکہی تہی

بیان ۱۲۸ سنہ ایکسو اٹھائیس ہجری اس سال مین مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو بجانب عراق واسطے مقابلہ خوارج کی روانہ کیا اور اسی سال مین عاصم بن ابی النجود کہ قراء سے تہی فوت ہوئے

بیان ۱۲۹ سنہ ایکسو انتیس ہجری اس سال مین بنی العباس نے خراسان مین لوگونکو جمع کرنا شروع کیا اور ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سی طلب کیا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا تھا کہ ابراہیم نے بدست ایک قاصد کی منع کر بہیجا کہ تو اپنی کام مین مشغول رہ مگر جو مال کہ تیری پاس ہمراہ سمیع قحطبہ کی ادہر روانہ کر دے اوسنے جسقدر مال کہ اوس پاس تہا بہیجدیا اور آپ خراسان مین چلا آیا اور مرو کے متصل جا کر اظہار دعوت بنی العباس کیا یعنی لوگونسی کہا کہ بنی العباس دعوی خلافت رکہتی ہین سب نے قبول کیا اور درمیان ابو مسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو بنی امیہ کی طرف سے تہا اکثر مکاتیب جنکی بیان مین تطویل ہے جاری رہتی تہے اور اسی اثنا مین ابو مسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت کرتی تہے قتل کیا اور مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور ابو مسلم نے باشندگان قحطبیہ جو کہ سواد کوفہ سے ہی وہانکا تہا

بیان ۱۳۰ سنہ ایکسو تیس ہجری اس سال مین ابو مسلم شہر مرو مین داخل ہوا اور نصر بن سیار مرو سی بھاگ گیا

اور اسی سال مین اور بعضی کہتی ہین کہ ۱۳۶ھ مین ربیعۃ الرای بن فروخ فقیہ ساکن مدینہ طیبہ فوت ہوے اونہون نے اکثر صحابہ سے
ملاقات کی ہے بیان سنہ ۱۳۱ ایکسو اکتیس ہجری اسی سال مین نصر بن سیار نی درمیان ساوہ و قریب ری کے وفات پائی عمر اوسکی پچاسی برس کی
اور اسی سال مین ابو حذیفہ واصل بن عطاء الغزال فوت ہوا اوسکی پیدائش سنہ اسی ہجری کی ہے اسنے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اخذ علم کیا
الا اس مسئلہ مین مخالف مذہب اپنی اوستاد کی تھا کہ اصحاب کبائر مسلمین سے نہ مسلمان ہین نہ کافر اسلیے وہ اور اوسکے متبع مشہور بہ معتزلہ ہین
واصل بن عطاء قوم کا حلاج نہ تھا بلکہ سوت کاتنی والیونکو ذکر کرتا تھا اور اسی سال مین مالک بن دینار جو ایک موالی اسامہ بن لؤی القرشی
سے تھا فوت ہوا یہ شخص عالم و زاہد مشہور تھا بیان سنہ ۱۳۲ ایکسو بتیس ہجری اس سال مین قحطبہ بہت لشکر خراسان لیکر طالب
یزید بن ہبیرہ امیر عراق کا ہوا یہ مرد اس پچھلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تھا بوقت مقابلہ یزید بن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ
گم ہوگیا بعضے کہتی ہین ڈوب گیا اور بعضے کہتی ہین وہ مقتول ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا حسن بن قحطبہ قائم مقام اپنی باپ کا ہوا اور
اسی سال مین ابو العباس السفاح کی بیعت ہوئی نام اوسکا عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہے یہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول
اور بقول بعض ربیع الآخر کوفہ مین خلیفہ ہوا اور اپنے بھائی عیسی بن موسی بن محمد کو بجانب حسن بن قحطبہ روانہ کیا اور یحیی بن جعفر بن تمام
بن عباس کو پاس حمید بن قحطبہ بھائی حسن کی درمیان مداین کے روانہ کیا اور چندماہ ابو العباس السفاح نے لشکر مین قیام کرکے
کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ مین فروکش ہوا یہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہے **بیان اخبار مروان و قتل شدن او** واضح ہو کہ مروان
بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اخیر خلیفہ ہے خلفاے بنی امیہ کا اوسکو مروان الجعدی
بھی کہا کرتے تھے وہ حران مین تھا وہاں سے بارادہ گرفتاری ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی کی جو کہ بنی العباس کی جانب سے
شہرزور پر غالب تھا چلا جب مقام زاب پر پہنچا وہان فروکش ہو کر ایک خندق کندہ کروائی ساتھ اوسکے ایک لاکھہ بیس ہزار جوان
جنگی تھے اور دوسرے جانب سے ابو عون بھی شہرزور سے معہ اپنی جمعیت کی طرف زاب روانہ ہوا اور عقب اوسکے ابو العباس السفاح
بھی لشکر لیکر آیا اور اوسکے ہمراہ چند سپہ سالار تھے ازانجملہ مسلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی اور چچا سفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس تھا
مروان نے ایک جسر بالاے زاب بنا کر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بھی بجانب مروان متوجہ ہوا
اور بجانب یمین ابو عون اور بجانب یسار ولید بن معاویہ بعد تقابل جانبین جنگ شروع ہوئی اور مروان کو بسبب دل برداشتگی
اور تکاسل لشکر کی شکست ہوئی اور بھاگا حالت فرار مین اکثر آدمی غرق ہوئے اور شکست مروان اوپر زاب کی ہفتہ کے روز گیارہوین تاریخ
جمادی الآخر ۱۳۲ھ ہجری مین ہوئے تھے بعد از شکست موصل مین آیا پھر وہان سے کوچ کرکے حران مین اور بیس روز اوس جگہ قیام کیا

کہ اس اثنا مین لشکر سفاح آپہنچا مروان معہ اسباب اور اہل بیت اپنی کی طرف حمص کی فرور رہا اور جب عبداللہ بن علی حران مین داخل ہوا
اوسوقت مروان حمص سی بہاگ کر دمشق مین آیا اور وہان سے فلسطین مین اور عبداللہ بن علی نے دمشق فتح کیا اور وہان سے کوچ کرکے فلسطین تک
آئے اور سب اصحاب مروان بہاگ گئے اور اوسکی آنکہ مین ایک تیر لگا کہ اوسکے صدمہ سے مرگیا ایک انار فروش نے باشندگان کوفہ سے
اوس کا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسوین تاریخ ۱۳۲ھ مذکور مین مقتول ہوا- اور دو فرزند اوسکی عبداللہ اور عبیداللہ بجانب حبشہ بہاگ گئے
اہل حبشہ اوسے خوب لڑے چنانچہ عبداللہ مقتول ہوا عبیداللہ بچ گئے اور بیٹیان مروان کی صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کی روبرو حاضر کی گئین
اونکی باب مین حکم ہوا کہ اونکو بجانب حران روانہ کردو- عمر مروان کی باسٹہ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکی پانچ برس نو مہینے دس دن
کنیت اوسکی ابا عبدالملک ہے- مان اوسکی ام ولد کردیہ تہی حلیہ مروان سفید رنگ بزرگ چشم کلان سر ریش ابرو ریغ سفید باقی سیاہ

بیان مقتولین بنی امیہ واضح ہو کہ سلمان بن ہشام بن عبدالملک کو سفاح نے امن دیا مگر سدیف شاعر نے چند شعر درباب قتل اوسکی
پرہے وہ سنکر سفاح نے حکم دیا کہ سلمان کو مار ڈالو اور عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس پاس چند آدمی بنی امیہ مین سے قریب نوے کی
جمع ہو کر ہمراہ اونکی سفرہ پر کہانا کہاتے تہے حاضر ہوے اوسوقت شبل بن عبداللہ غلام بنی ہاشم عبداللہ عم سفاح کی پاس حاضر ہوا اور
چند شعر اونکی باب قتل مین پڑہے عبداللہ نے حکم دیا کہ ان سبکو مار ڈالو اور بنی امیہ کی قبرین اوکہاڑ کر مردے پہینک دو چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان
اور یزید بن معاویہ او رعبدالملک بن مروان اور ہشام بن عبدالملک کی قبرین اوکہاڑ کر پہینک دین اور اجسام اونکے بعد سولی دیکر جلا دیے
اور سبکو اولاد بنی امیہ سی پایا قتل کیا غرض کہ کوئی خلفاء بنی امیہ سے باقی نرہا بجز عبدالطفال شیرخوارہ کی یا جو کوئی اندلس کی طرف
بہاگ گیا تہا اور اسیطرح سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس نے بصرہ مین ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کیا اور لاشین اونکی راہ مین
ڈلوا دین کتون نے پہاڑ ڈالا اور جو کہ بنی امیہ سے رہ گیا تہا جب اوسنے یہہ حال دیکہا کسی جانب کو بہاگ گیا اور جبال مین روپوش ہوگیا فصل
فضائل اہلبیت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منقول ہے صواعق سے واضح ہو کہ اکثر آیات اور احادیث فضل اہلبیت مین
وارد ہین کہ اون سب کی لکہنے مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اس لیے چند آیات اور احادیث اونمین سے بخیر تحریر لائی جاتی ہین

اول آیات قرآنی سے کہ شان اہل بیت مین نازل ہوئے ہین یہہ ہے آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم
تطہیرا یعنے سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا تعالی تا لیجاوے تمسے پلیدی اے اہل بیت پیغمبر اور پاک کرے تمکو حق پاک کرنیکا- اکثر مفسرین اسطرف
گئی ہین کہ یہہ آیت نازل ہوئی شان مین حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کی اور بعضے کہا ہے کہ ازواج کی شان مین
ہی اس لیے کہ بیت مین سکنا ہی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ دلیل خطاب آیت واذکرن ما یتلی فی بیوتکن کی کہ اونہین کی شان مین

ہے اور اہل بیت نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی ہیں جن لوگوں پر صدقہ حرام ہے اور اس باب میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ بعض کو اونمیں صلاحیت ہے دلیل ثانی کی اور یہ منقول ابن کثیر سے ہے حدیث اول منجملہ احادیث فضائل ہے جو کہ روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ یہ آیہ کسی شخص کی شان میں نازل نہیں ہوئی مگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مرتضی علی و فاطمہ زہرا اور حسنین رضی اللہ عنہم کی اور ابن جریر نے مرفوعا یہی لفظ روایت کی ہے کہ نزلت ہذا الآیۃ فی خمسۃ فی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی علی و حسن و حسین و فاطمہ اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے اور روایت دیگر میں بعد آیت تطہیر کے یہ وارد ہوا ہے کہ فرمایا انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وعدو لمن عاداہم یعنی میں لڑنے والا ہوں جو اونسے لڑے اور صلح کرنیوالا ہوں جو اونسے صلح کرے اور دشمن ہوں جو اونسے دشمنی کرے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بقیہ دختران اور اقارب اور ازواج اپنی کو ساتھ ان چاروں کے منضم کیا۔ آیت دوسری آیات فضائل اہلبیت سے آیت ان اللہ وملئکتہ الی آخرہ دلیل اسپر رکھتی ہے کہ صلوۃ اوپر اہلبیت کی مامور بہ ہے اسلئے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو قائم مقام اپنی نفس کا کیا ہے جس وقت اونکو تحت عبا لا کے فرمایا اللہم انہم منی وانا منہم فاجعل صلوتک ورحمتک ومغفرتک ورضوانک علی وعلیہم یعنی آلہی یہ مجھسے ہیں اور میں انسے ہوں پس کر صلوٰۃ اور رحمت اور مغفرت اور خوشنودی اپنی اوپر میرے اور اوپر انکے اور امام فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ اہلبیت رسول برابر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں پانچ چیز میں اول سلام میں کہ فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور حق اہلبیت میں آیت سلام علی الیاسین۔ ثانی صلوۃ میں اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت آنحضرت کی تشہد میں۔ ثالث طہارت میں رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا طٰہٰ اور باب اہلبیت میں ویطہرکم تطہیرا۔ رابع تحریم صدقہ میں اوپر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خامس محبت میں قال اللہ تعالی فاتبعونی یحببکم اللہ وقل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ آیت چوتھی آیات فضائل اہلبیت سے آیت وقفوہم انہم مسئولون ہے یعنی عقائد و اعمال انکے سے پوچھیں گے۔ واسطے زیادتی توبیخ اونکی کہ آیا حق موالات اور موالات اور دوستی کا جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو وصیت کی تھی بجا لائے تا اسکے ثواب کو پہنچیں یا آنکہ اوسکو ضائع کیا اور اوسکی بجا آوری میں اہمال تا عقاب اور وبال اوس اہمال کا اونکی طرف عاید ہووے۔ نقل ہے زید بن ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت حضرت رسالت کون ہیں کہا اہلبیت وہ ہیں کہ صدقہ اوپر اونکے حرام ہے اور روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے وہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق چھوڑتا ہوں تمہیں درمیان تمہارے دو چیزیں نفیس اگر اونکے ساتھ متمسک ہو بعد میرے کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک ایک اون دونوں میں اعظم ہے دوسری سے ایک کتاب اللہ کہ ایک حبل ممتد ہے زمین سے آسمان تک۔ دوسری عترت اور میرے اہلبیت حکم انکا آپس سے منفک اور جدا نہوگا اوس وقت تک کہ وارد ہووین میرے پاس اوپر حوض کوثر کے پس نظر کرو کہ میرے بعد تعظیم و تکریم اونکی کس طرح بجا لاتے ہو اور

باب ۲ فصل ۵ ذکر خلفائے نبی

ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا چہوڑتا ہون مین درمیان تمہارے کتاب اللہ اور اپنی سنت اور مراد سنت سی بوقت اطلاق شرع مین وہ احادیث ہین کہ قرآن اونکے ساتہہ ناطق نہین ہوا اور امر اور نواہی سے قولا او فعلا رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے صدور پایا اگر مطلق سنت مراد لیوین تو سنت مبین کتاب اللہ ہی ذکر کتاب اللہ اوس سے مستغنی ہے اور حاصل کلام وہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ترغیب فرماتی ہی اپنی امت کو کہ بقرآن اور سنت اون لوگون کی کہ اعلم بسنت اور کتاب اللہ مین یعنے اہلبیت متمسک ہو اور مجموع ان احادیث سے بقایا انکا قیامت تک مستفاد ہوتا ہی اور روایت طبرانی اور ابی الشیخ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ حرمات خدا تعالی تین ہین جسنے کہ محافظت حرمات ثلثہ کی اختیار کی محافظت اپنی دین اور دنیا کی بجا لایا اور جسنے کہ محافظت نہ کی محافظت دین اپنی کی بجا نہ لایا کہا جسنے وہ کیا ہین فرمایا حرمت اسلام۔ اور میری حرمت۔ اور حرمت صلہ رحم میری کی۔ اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اور میرے اہلبیت جنت ہین ایک درخت مین اور شاخین اوس درخت کی دنیا مین ہین پس جو کوئی چاہی قرب آفریدگار اپنی کا راہ خیر اور اطاعت اختیار کرے۔ آیہ پانچوین آیات فضائل اہلبیت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سی قول حق تعالی کا آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا یعنی تم سب اپنی مہاجر اور انصار چنگل مارو ساتہہ حبل اللہ کی کہ دین حق تعالی کا ہے یا عہد اوس کا یا قرآن یا متابعت رسول انس و جان یا اہل بیت جیسا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آیت چہٹی آیات فضائل اہلبیت سے ام یحسدون الناس علی ما اتہم اللہ من فضلہ ہے یعنی بلکہ حسد لیجاتی ہین اوپر اون لوگون کی کہ دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سی۔ مراد بہ ناس اس آیہ مین اہلبیت ہین اور مراد اعطاء فضل سے نبوت اور کتاب اور نصرت اور اعزاز دین ہے۔ آیہ ساتوین آیات فضائل اہلبیت سے آیت وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ہی یعنی نہین اللہ تعالی کہ عذاب کرے اونکو یعنے قریش کو حال آنکہ تو اونمین ہوا اور احادیث مین وارد ہوا ہی جیسا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم امان اہل عرض ہین اہلبیت آنحضرت بہی امان اہل زمین ہین اور منجملہ احادیث وہ کہ ایک جماعت نے بسند قوی روایت کی ہین کہ نجوم امام اہل سما ہین اور میرے اہلبیت امان میری امت کی اور ریبی ایک روایت قوی مین وارد ہوا ہی کہ اہلبیت میری امان اہل ارض ہین جب وہ ہلاک ہوون پہنچی گا اہل ارض کو آیات سی کہ اونکے ساتہہ موعود ہین اور بطرق متعددہ سی کہ بعض اونمین سے مقوی بعض ہین وارد ہوا ہی کہ مثل میری اہلبیت کی درمیان تمہاری مثل کشتی نوح کی ہی جو کہ اوپر اوسکی سوار ہوا نجات پائی اور جسنے اوس سے تخلف و انحراف کیا ہلاک ہوا یا ڈوبا اور بعض نے علما سی کہا ہی احتمال رکہتا ہی کہ مراد اہل بیت سے کہ امان اہل زمین کی ہین اونکی علما ہوون اسلیئے کہ اونکی علما ہادی راہ ہین مثل نجوم کی جس زمانی مین کہ وہ معدوم اور مفقود ہووین جو علامات کہ موعود اہل ارض مین ظاہر ہوجاوین۔ آیہ آٹہوین فضائل اہلبیت آیت انی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اہتدی کی ہی یعنی تحقیق مین البتہ بڑا آمرزندہ ہوون اوسکی کہ شرک سی توبہ کی اور ایمان لایا

اور پر میرے اور نیک کام کئی پیر راہ راست پائی۔ آیہ نوین آیات فضایل اہل بیت سے آیت فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل

تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی جھگڑے اور مجادلہ اور خصومت کرے تیری ساتھ
اے محمد در باب عیسی علیہ السلام کے پیچھے آنے اور حاصل ہونے اوسکے علم سے تجھکو کہ وہ بندہ اور رسول ہے پس کہہ کہ آؤ بلاوین ہم اپنی بیٹوں اور تمہارے
بیٹونکو اور عورتین اپنی اور عورتین تمہاریکو اور اپنی نزدیکون اور تمہارے نزدیکون کو پھر مباہلہ کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی اوپر
دروغ گویوں کی یعنی نفرین کرین ہم اوپر اہل کذب کی۔ تفسیر جامع البیان مین لایا ہے کہ مراد بانفسنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی ابن
ابی طالب رضی اللہ عنہ ہین اسلئے کہ حضرت نے علی مرتضی رض کو نفس اپنا کہا ہے اور مراد بابنائنا حسنین رضی اللہ عنہما ہین اور مراد بنسائنا سے
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پس یہانسے معلوم ہوا کہ اس آیت سے وہی مراد ہین اور یہی معلوم ہوا کہ اولاد علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما اور اونکے
ذریت فرزند پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ساتھ آنحضرت کی منسوب ہین نسبت تامہ صحیحہ نافعہ دنیا اور آخرت مین اور واسطے تتمہ فائدہ کی
ایک حدیث بہی ذکر کرتی ہین ہم صحت پہونچا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت اوپر منبر کے تھے فرمایا کیا ہے حال اوس قوم کا جو
کہتی ہین کہ رحم اور قرابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفع نہین بخشتی اونکی قوم اور امت کو روز قیامت سوگند بخدائے عز وجل تحقیق
کہ رحم اور قرابت میری متصل اور پیوند میرے ہین دنیا و آخرت مین اے لوگو بدرستی کہ مین آگے تمہارے ہونگا ورود مین اوپر حوض کے آئیو وہین

آیات فضایل اہل بیت سے آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی ہے یعنی عنقریب ہے کہ عطا کرے تجہکو خداوند کار تیرا ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مرتبہ شفاعت درباب گناہگارون امت کی پس خوشنود ہووے تو یعنی یا حکمت تیری لئی بخشے کہ تو پس راضی ہوا مین۔ اور طبرانی نے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اول وارد اوپر حوض میرے اہل بیت
ہونگی اور جو کوئی محبت رکہتا ہو اونسی میری امت سے اور حافظ ابو داود دمشقی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اے فاطمہ سبب اپنی نام کا کہ فاطمہ رکہا ہے جانتی ہے تو اور علی نے پوچھے وجہ تسمیہ اوسکی پوچھا تب پس فرمایا ان اللہ قد فطمہا و ذریتہا
عن النار یعنی بدرستی کہ خدا تعالی نے دور کیا ہے اوسکو اور اوسکی ذریت کو آتش دوزخ سے اور طبرانی نے بسند قوی کہ رجال اوسکی ثقات ہین
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ خدا تعالی تجکو اور کسیکو تیری اولاد سے عذاب نکریگا

آیت گیارہوین آیات فضایل اہل بیت سے آیت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریہ یعنی بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے
اور کام کیے اچہے پس وہ لوگ بہترین خلایق ہین اور دار قطنی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس شب مین کہ میری نوبت تہی
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تہے اوس ہنگام مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میرے حجرہ مین آئین اور علی کرم اللہ وجہہ

عقب اونکے تھے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے علی تو ساتھہ اپنے اصحاب کے بہشت مین داخل ہوگا - آیت بارہوین
از آیات فضائل اہلبیت سے آیت وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم یعنی اور بدرستی وہ البتہ علم ہے قیامت کا پس
نہ شک کرو تم اوسمین اور پیروی کرو میری یہہ ہے راہ سیدہی - مقاتل بن سلیمان اور اوسکے اتباع نے مفسرین سے کہا ہے کہ یہہ آیت شان مہدی مین
ہے جیسا کہ آویگا احادیث مصرحہ مین کہ وہ اہلبیت نبوی سے ہوگا اور اوسوقت مین یہہ آیت دال ہے ساتھہ برکت اور کثرت کے نسل فاطمہ رضی اللہ
عنہا اور علی رضی اللہ عنہ مین اور دال ہے اوپر اوسکے کہ نسل ان دونکی مفتاح باب حکمت اور معدن رحمت ہین اور ایک روایت احمد و ابو داود
اور ترمذی سے وہ ہے کہ دنیا تمام اور آخر نہین ہوویگی جب تک کہ مالک دنیا ہووے ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ اسم اوسکا موافق اسم میرے کے
ہے زمین کو پر از عدل کرے جیسا کہ جور و ظلم سے پر ہوگئی ہوگی اور اوسکے زمانہ مین باران آسمان سے برسے اور زمین گیاہ اوگاوے اور
کوئی چیز اپنی نفس مین نگاہ نرکہی اور یہہ مرد درمیان اونکی سات برس یا نو برس جیوے اسطرح کہ زندے تمنا وجود مردونکی کرین یعنی کہین کاش اوسکے
خویش اور اقربا ہمارے زندہ ہوتے تا مشاہدہ اس نعمت اور دولت کا کہ ہم رکہتے ہین کرتے - آیت تیرہوین آیات فضائل اہلبیت سے
آیت وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماہم سے اخراج کیا ثعلبی نے تفسیر اس آیت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اونہون نے
اعراف ایک موضع بلند ہے صراط سے کہ اوپر اوسکے عباس اور حمزہ اور علی بن ابی طالب اور جعفر ذو الجناحین ہونگے پہچانینگے اپنے محبون کو
ساتھہ بیاض وجوہ کے اور دشمنون اپنونکو ساتھہ سواد وجوہ کے - چودہوین آیہ آیات فضائل اہلبیت سے آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربی یعنی نہین طلب کرتا مین اوپر ابلاغ پیام الہی کی کوئی اجر مگر محبت اور مودت بیچ ذوی القربی کے - تبیان مین ابن عباس سے منقول ہے
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لاے اکابر انصار نے خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر کہا کہ تم ہمارے
بہن کے بیٹے ہو اور راہ دین ہمکو ہدایت کرنے والے ہو اور اخراجات تمہارے بہت ہین اور مداخل کم اگر فرماؤ قدری مال کہ پیدا کیا ہے ہمنے بطیب النفس اپنی
کے لاوین ہم تا خدام عتبہ علیہ ضروریات مین خرچ فرماوین اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الخ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم نہین مانگتا مین تمسے ساتھہ پہنچانے پیغام الہی کے کچہہ مزدوری الا المودۃ فی القربی مگر محبت اور دوستی میری خویش و اقربا کی آیت ومن
یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا یعنی جو کوئی کسب کرے نیکی تو زیادہ کرین ہم اوسکے لئے اوسمین خوبی - یعنی دو چند کرین ہم ثواب اوس نیکی کا آیت
ان اللہ غفور رحیم یعنی بدرستی کہ خدا تعالی بخشنے والا بردبار ہے - تفسیر اس آیہ مین مروی ہے بروایت احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم کی ابن عباس سے
کہ جو یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خویش و اقربا آپکے کہ دوستی اونکی واجب ہے کون ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکے - غرضکہ یہہ آیت متضمن ہے طلب محبت اہل بیت نبوت مین اور وجہ کہ یہہ محبت کمال ایمان سے ہے

پس لازم ہے کہ اقتتاح اس مقصد کا ساتھ آیہ دوسرے کے کریں ہم اور بعد ان کے وہ احادیث کہ اس باب میں وارد ہین ایراد کرین قال اللہ تعالی آیت

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا فرمایا اللہ تعالی نے بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئی اچھے عنقریب ہوو ے گا پیدا کرے

اونکو حق تعالی دوستی دل خلق مین یعنی محبت اونکی دلونمین ڈالی بے اسباب اور وسایط کے جیسا کہ صحیح مسلم مین آیا ہی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا

جس وقت خدا تعالی کسی بندہ کو اپنے بندون مین سے دوست رکہی جبرئیل علیہ السلام اوسکو دوست رکہی اور منادی کرے آسمان مین کہ خدا تعالے

فلانے بندہ کو دوست رکہتا ہی تم بہی دوست رکہو پس اہل آسمان اوسکو دوست رکہین بعد ازان وضع کرے محبت اوسکی زمین مین تا اہل

زمین اوسکو دوست رکہین سے دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تادیب کرو اپنی اولاد کو اوپر تین خصلت کے

اول ساتھ دوستی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے ساتھ محبت اہلبیت میرے کے تیسرے ساتھ قرأت قرآن کی نقل ہے

کہ دختر ابولہب ہجرت کرکی مدینہ منورہ مین آئی بعض لوگون نے اوسکو کہا کہ یہ ہجرت تجکو کچہ فائدہ نہ دیوے اسلئے کہ تو دختر حطب نار کی ہے

اوس دختر نے یہ حرف سمع مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین پہونچایا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غصبناک ہوے اور منبر پر جا کر

فرمایا کیا ارادہ کیا اوس قوم نے کہ مجکو ستاتے ہین درباب خویش و اقربا میرے کے جانو اور معلوم کرو کہ جو شخص خویش و اقربا میرے کو ستاوے

گویا اوسنے مجکو ستایا اور جسنے مجکو ستایا خدا کو ستایا - اور روایت اس حدیث کی ابی عاصم اور طبرانی اور ابن مندہ اور بیہقی نے باندک

متغایرہ کی ہی اور نام اوس دختر کا ایک روایت مین درہ وارد ہوا ہی اور ابو الشیخ اور دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی حق میری عترت کا اور حق انصار اور عرب کا نجانے پس وہ ایک اون تین سے ہے - یا منافق اور یا ولد الزنا

مرد ہو کہ ماں اوسکی بغیر طہر مین ساتھ اوسکے حاملہ ہوئی ہے اور صحت پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چہہ شخص ہین

کہ اونکو لعنت کی ہے مین نے اور خدا تعالی نے بہی اونکو لعنت کی ہے اور سب پیغمبرون نے اول جو کوئی کہ زیادتی کرے کتاب اللہ مین

کوئی چیز ثانی وہ کہ اعتقاد بقضا و قدر نرکہتا ہو ثالث وہ کہ تسلط حاصل کرے کسی قوم پر بجبر تا ذلیل کرے جسکو خدا تعالی نے عزیز کیا ہے

اور عزیز کرے جسکو کہ خدا تعالی نے ذلیل کیا ہے رابع وہ جو کہ حلال جانے جسکو کہ حق تعالی نے حرام کیا ہے خامس جو کوئی حلال جانے

میری عترت سے وہ جو خدا تعالی نے حرام کیا ہے سادس جو کہ ترک سنت میری کا کرے اور ایک روایت مین زیادہ کیا ہے سابع

کہ احمد نے ابو دجانہ سے نقل کیا ہے سب علی اور سب اہلبیت اور علماے کرام نے تصریح کیا ہے ہمارا وہ ہے کہ آرام ساکنان بلدہ طیبہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرین اگرچہ اونسے کوئی بدعت یا مثل اوسکے کوئی اور چیز صادر ہوئی ہو ساتھ رعایت حرمت جوار شریف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے طریق اولی تعظیم و تکریم اور محبت جگر گوشگان رسول مقبول اور ذریت بتول کے عترت او ردوو

ہے اور آیہ مذکورہ اشارہ ہی اوپر ترتیب سلسلہ اہل بیت کے اور اونکی مسرور کرنیکے۔ دیلمی نے مرفوعاً روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے ساتھ متوسل ہووے اور اوسکو میرے نزدیک نعمت کے سبب اوسکے ہو تو قیامت میں اوسکے
لیے شفاعت کروں میں چاہیے کہ ساتھ میرے اہل کے متوسل ہووے اور اونکو خوش رکھے اور عسکری نے انس سے روایت کی ہے
کہ کہا ایک بار نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اس اثنا میں علی کرم اللہ وجہہ آئے اور سلام کیا اور کھڑے رہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجود اصحاب میں منتظر فرماتے دیکھیں کہ کون شخص صحابہ سے اونکو جگہ دیتا ہی اوسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ جانب
راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اپنے سے اوٹھے اور کہا یا اباالحسن آؤ اور یہاں بیٹھو اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
درمیان ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور آنحضرت خوش ہوئے اور مروی ہے کہ جب علی مرتضی اور
ابوبکر رضی اللہ عنہما بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزیارت آنحضرت آئے حضرت علی ابوبکر کو کہتے تھے کہ آگے ہو ابوبکر نے کہا کہ
تقدم نہیں کرتا میں اوپر ایسے شخص کے کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکے حق میں کہ فرمایا منزلت علی کرم اللہ وجہہ کی
میرے نزدیک مثل منزلت میری کے ہے نزدیک پروردگار کے اور بخاری میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جسوقت میں کہ قحط اور کم باران
ہوتی تھی حضرت عباس کے پاس دعائے استسقا کے واسطے آتے اور کہتے تھے کہ پیشتر ازین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متوسل ہوتے
تھے ہم ایام قحط میں برکت دعائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حق تعالی باران عطا فرماتا تھا اور اب عم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
وسیلہ کرتے ہیں ہم اور امید عطائے باران خدا سے رکھتے ہیں بعد ازان حق تعالے باران رحمت بنہایت مرحمت فرماتا تھا
اور مروی ہے بروایت ابن عبد البر کہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ گذرے اور عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہما کسی وقت کہ وہ سوار ہوں مگر پیادے تھے جبتک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اونکے سامنے سے گذر نہ گئے تھے بعد ازان
سوار ہوتے اسلیے کہ وہ جانتے تھے اس امر کو کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ پا ہو دین او وہ سوار اور دارقطنی نے روایت
کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ سے مسائل کرتے تھے اور وہ جواب دیتے تھے اوسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پناہ
مانگتا ہوں خدا سے کہ میں زندہ رہوں درمیان قوم کے کہ جس میں تو نہو اور مروی ہے کہ عبد اللہ بن حسن مثنی ابن حسن سبط نے بعد انتقال حسن
ذی حاجتی کے واسطے عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے جب عبد العزیز نے اونکو دیکھا مجلس اپنی برہم کرکے استقبال اونکا کیا اور اوسکی قوم
نے ملامت کی اس امر سے اوسکو بلا ملامت اوسنے کہا کہ ایک ثقات راوی سے مجھے خبر ہوئی ہے کہ زبان مبارک حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہے سوائے اسکے نہیں کہ فاطمہ رض ٹکڑا ایک میرا ہے جو اوسے خوش کرتا ہے مجھے خوش کرتا ہے

اوسکو اور مین جانتا ہون کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اگر زندہ ہوتین شاد و خورم ہوتین
اور خطیب نے روایت کی ہے کہ امام احمد حنبل پاس اگر کوئی لڑکا یا جوان قریش سے یا
آپ پچھے اور امام اعظم تعظیم اور توقیر سادات اور اہلبیت کی بہت کرتے تھے اور انا
محبت اہلبیت کی مشہور اور معروف بتشیع ہوئے وصل بیان مین اوسکی جو پیغ
بعد میرے پہونچیگا امت میری سے قتل اور نافرمان برداری اور تحقیق کہ دشمن اس قوم
اور بنی مغیرہ اور بنی مخزوم ہین اور حاکم نے کہا ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے وصل مناقب
مین منقول خزانۃ الروایات سے فتاوی سراجیہ مین لکہتا ہے کہ امام ابی
علی بن ابیطالب کا اوٹہا لیگئی اونکو باپ اونکا حال آنکہ ابو حنیفہ صغیر السن تھے پس دعا
ساتھ برکت کی ایسا ہی ذکر کیا ہے نجم الدین نسفی نے اور یہہ قول صحیح ہے کہ اما
رضوان اللہ سبہی کی بیچ بعض اونین کو دیکہا چنانچہ اونمین انس بن مالک او
اور واثلہ بن الاسقع اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم ہین اور بعض اثبات
سے علم اکثر رجال سے مگر نسبت امام اعظم خدمت مین بجانب حماد بن سلیمان کی ہے او
اور علم علقمہ اور اسود اور قاضی شریح سے کیا ہے اور ان سب نے حضرت عمر او
اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور فتاوی صوفیہ اور
تابعین سے اور سراجیہ مین خلف بن ایوب بلخی سے منقول ہے کہ کہا بدرستی
وسلم کو صحابہ مین اور بعد صحابہ تابعین مین پہر اونکے بعد امام اعظم اور اونکے یار و
پہر جو چاہے عیش ہوا اور بعض روایات مین کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ ہم پا
اور پیوستہ کی بدرستی اللہ تعالی کی عنقریب ہے کہ ہو وہی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کے اور حکایت کی ہے کہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم
مجہہ یہہ بات پہونچی ہے کہ تو مسائل وضع کرتا ہے بقیاس اور ترک کر
یا پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حضرت سے تین مسائل پوچھتا ہون مجہکو ج

تعظیم و تکریم ہے کہ نسبت بہ پسر اونکی بجالاتین
ف اور سادات سے آتا اوسکو آگے بٹہاتا اور
ی بنا بر مبالغہ تعظیم و توقیر کے اور دوستی اور
وآلہ وسلم نے خبر دے دی کہ میرے اہلبیت
ہماری اور ہماری اہلبیت کی بنی امیہ
م اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اونکے اصحاب
ح نعمان بن ثابت تہے اور کیا ہے آخر عہد
ونکو لیے حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے
اللہ عنہ نے سماعت حدیث سات صحابہ
اللہ بن حسین الزبیر اور عبداللہ بن ابی اوفی
یثہ تحت تجرد کی ہے اور ابو حنیفہ نے اونکا کیا
منہ ابراہیم نخعی کی ہین اور ابراہیم نخعی نے
ی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اور
ز مین کہا ہے بالقول صحیح کہ ابا حنیفہ سے تھے
ذکر اعلم کو بعد اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
ابات سے جو چاہے ہے راضی ہووے اور
بیت مین جیسی حق تعالی نے نازل کیا ہے
ساتھ کہ کنیت کیا جاوے ساتھ ابو حنیفہ
ابو حنیفہ سے پس فرمایا اے ابا حنیفہ
میرے جد امجد کی پس عرض کی ابو حنیفہ نے
نسے یہہ ہے کہ ذات افضل ہے

اور اعظم شان میں یا روزہ فرمایا نماز کہا امام اعظم نے اگر ہوتا میرا قول ساتھ قیاس کی البتہ کہتا میں کہ عورت جب پاک ہو حیض سے قضا کرے نماز
اور نہ قضا کرے روزہ۔ لیکن کہتا ہوں میں اتباعاً للخبر قضا کرے حائض روزے اور نہ قضا کرے نماز میں اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ منی اخبث و اقذر ہے
یا بول فرمایا بول پس کہا ابو حنیفہ نے اگر ہوتا قول میرا مخالف نصوص کے البتہ کہتا میں کہ غسل بالبول اقرب الی القیاس ہے لیکن کہتا ہوں ساتھ
وجوب غسل کے بعد خروج منی کے بالدفق نہ بعد بول کے عملاً ساتھ آیہ اور خبر کے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت اضعف و اعجز ہے یا مرد پس فرمایا
محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے عورت اضعف ہے پس عرض کیا ابو حنیفہ نے اگر میرا قول بالقیاس ہوتا سوائے کتاب اور اخبار کے البتہ ہوتی
تضعیف میراث میں واسطے عورت ضعیف کی الیق لیکن کہتا ہوں میں جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے مرد کے لئے مثل حصہ دو عورت کی ہے۔ یہی سبب ہے
مذہب میرا کہ بیان کیا مبنی علی کتاب اللہ اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ازان علی اقاویل الصحابہ پس اس ان اور پر اجماع
امت کی پیرا کر نہیں پاتا میں کوئی چیز اشد اربع سے کہتا ہوں میں ساتھ اجتہاد اور قیاس کے پس اکرام فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے
ابو حنیفہ کو اور لطف و مہربانی اور عذر چاہا اوس سے اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اوسکے باب میں روضہ میں لکھا ہے
کہ سنا میں نے ابا الفضل کو کہ حکایت کرتے ہیں حال ابو حنیفہ رح سے کہ وہ کرتے رات کے تین حصہ ایک حصہ تدریس کے لیے اور ایک نماز کے لیے
اور ایک نوم کے لیے اتفاقاً گذرے ایکدن لڑکو میں کہ بازی کر رہے تھے پس بولا ایک اون میں سے اس لڑکو یہ ایک مرد ہے نہیں سوتا
تمام شب نماز پڑھتا ہے صبح تک پس رو دئے امام اعظم اور کہا سے نفس ڈر اللہ سے کہ لوگ گمان کرتے ہیں تجھ سے جو چیز کہ نہیں ہے تجھ میں
پھر نہ سوئے بعد اسکے کسی رات یہانتک کہ روایت کیا ہے کہ امام اعظم نے نماز فجر پڑھی ہے ساتھ وضو عشا کے چالیس برس تک منقول
میں ہے کہ ولادت ابو حنیفہ کی سنہ اسی ہجری میں ہوئی ہے اور ربیع الاول میں سنہ ... وفات پائی ابو حنیفہ رح نے کہ عمر اونکی ستر برس کی تھی
ایکسو پچاس ہجری النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتمۃ الطبع

تراوش خامہ جامع فضائل انسانی و مجمع کمالات لاثانی مولوی سید محمد بہاء الدین صاحب عرف محمد عبد اللہ الکسوی اعطاہ اللہ الاماني
بعد حمد و نعت کے دینداروں کو بشارت ہو اور خدا پرستوں کو بشاشت کہ درین زمان میمنت انجام اور فرخندگی توامان نسخہ نادرہ
روزگار و شہیر ہر دیار و اقطار جلد دوم عجائب القصص بزبان اردو ترجمہ قصص الانبیا مولفہ عالم حادی شرع

واصول کے محوی معقول و منقول متبع شریعت متین و مخترع قوانین ترجمہ کتب دین مبین مولوی محمد فخر الدین جزاہ اللہ خیر الجزا یوم لا غیر الاوہ

والنبیین جسکی عبارت نہایت سلیس اور مضامین بغایت نفیس جملہ دو جلدوں مین احوال جناب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام

و سائر انبیاء اعظم سے جناب خاتم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک اس طرح کا بیان ہے کہ ہر صفحہ میں

طور کا ایقان ہے ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے تا جناب خاتم الانبیاء کرام کا حال گویا بیٹھے بیٹھے تمام جہان کی

واو عجب تماشا ہے اور عجیب نضارت پیدا ہے کہ او سپر نثار دل و جان ہے ہر صفحہ رنگ افزا گلزار جنان ہے ورنہ

حضرت مترجم و مولف نے لعل بے بہا واسطے شائقان اہل اسلام کے ظرف تمام پر فدا کیا ہے دلوا لوالالباب بنا بر نیاز

خاطر ارباب شوق و قلوب مومنین صدف خفا سے نکالا ہے الحق کہ ایک مدت سے تاجران اور علماء دوران

فلاح سہارنپور و دہلی اور مغربی و جنوبی اہل اسلام اس کتاب کی خواہش مین تھے اور زبان کہ یہ مبسوط کتاب حلیہ طبع سے

آراستہ ہو چنانچہ بمشکل تمام ایک نسخہ ناقص و غلط دستیاب ہوا چونکہ لائق طبع تنہا نسخہ دوسرا باعانت و تحریک

نواب حاجی محمد احسن اللہ صاحب بہادر طبیب سلطانی حال متوسلان سرکار بڑودہ ہاتھہ لگا اوسی سے درست

کیا گیا اور سابقاً یہہ ترجمہ مذکورۃ الصدر بھی جو جناب حکیم صاحب موصوف کے کوشش و مساعی

مجہودہ سے چھپا تہا نہایت بندرت و قلت مجلدات اوسکے طبع ہوئی تھے کہ سوائے خاص خاص

لوگوں کے اوسکے پاس یہ نعمت غیر مترقبہ نہ تھی اسوجہ سے نظر بانتفاع عام خواص و انام

اب یہ کتاب مجدد بہ جدید حساب باہتمام تام و تصحیح مالا کلام حسن مساعی

کارپردازان مطبع نامی و مشہور و منسوب بجناب منشی

نولکشور صاحب واقع لکہنؤ مین اواخر

جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۲ھ میں زیور انطباع سے

متحلی و ملمع ہوئی فللہ

الحمد والمنۃ